شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

کنزُالعُمّالؒ

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۵

حصہ نہم، دہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 631 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿.........ملنے کے پتے.........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات ......حصہ نہم

فہرست عنوانات...... حصہ دہم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الکتاب الثالث

حرف ''صاد''......کتاب الصحبہ ......ازقسم اقوال

اس میں چارابواب ہیں۔

فائدہ:......فقہی اصطلاح میں ''کتاب'' مسائل کے مستقل مجموعہ کو کہتے ہیں اور صحبت کا معنی دوسرے سے دوستی رکھنا اچھا تعلق رکھنا اور خوش اسلوبی سے پیش آنا۔

پہلا باب......صحبت کی ترغیب کے بیان میں

۲۴۶۳۸......سب سے افضل عمل محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) محبت کرنا اور محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) بغض رکھنا ہے

رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۹۸ وضعیف الجامع ۹۹۶

۲۴۶۳۹......ایسے دو شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ (قیامت کے دن) عرش کے سائے تلے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۴۰......جولوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ عرش کے اردگرد یاقوت سے بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۶۴۱......اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۷

۲۴۶۴۲......اپنے بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ دوستی رکھو چونکہ قیامت کے دن ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۲۴۶۴۳......مومنین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اچھائیاں کرو چونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۷ والتنزیہ ۲/۳۱۴۔

۲۴۶۴۴......میں اپنی بعثت سے تاقیامت ایسے دو بھائیوں کی سفارش کروں گا جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۷۲۳۔

۲۴۶۴۵...... جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے اللہ کے لئے دوستی شروع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔
رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۸۲۔

۲۴۶۴۶...... اگر کوئی دو شخص محض اللہ کے لیے آپس محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انھیں آپس میں ملا دے گا اور فرمائے گا یہی وہ شخص ہے جس سے تو محض میرے لیے محبت کرتا تھا۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۰۸

۲۴۶۴۷...... جو شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے فی الواقع وہ اپنے رب تعالیٰ کا اکرام کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

۲۴۶۴۸...... جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوں۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن حبان والحاکم عن انس

۲۴۶۴۹...... جب بھی دو شخص آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان کے لیے کرسیاں سجائی جائیں گی وہ دونوں ان پر بٹھائے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی عبیدہ ومعاذ

۲۴۶۵۰...... جو شخص ایمان کا ذائقہ چکھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے کسی دوسرے شخص سے محبت کرے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

جنت میں زبرجد کے بالا خانے

۲۴۶۵۱...... جنت میں بہت سارے ستون ہیں جو یاقوت کے ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے بنائے گئے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں اور وہ ایسے چمکدار ہیں جیسے چمکتا ہوا ستارہ ان میں وہی لوگ سکونت اختیار کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کی رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں الفت رکھتے ہوں گے۔
رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۴۶۵۲...... جب بھی دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان کی آپس میں جدائی پڑ جاتی ہے یہ جدائی ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہونے کی وجہ سے پڑتی ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۴۶۵۳...... ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے دوستی کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی مکارم الاخلاق وسعید بن المنصور عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۹ والضعیفۃ ۱۳۹۵۔

۲۴۶۵۴...... اللہ تعالیٰ نیکوکار مسلمان کی وجہ سے اس کے گھر کے سو پڑوسیوں سے مصیبت وبلا کو دور کر دیتا ہے۔ راہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۵۱ والضعیفۃ ۸۱۵

۲۴۶۵۵...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میں انھیں اس دن اپنے سائے تلے رکھوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۶۵۶...... ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تم محض اللہ کے لیے محبت رکھو اور محض اللہ کے لیے بغض رکھو۔
رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی فی شعب [illegible] عن البراء

۲۴۶۵۷..... ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے دوستی کی جائے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی کی جائے اللہ ہی کے لیے محبت کی جائے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۶۵۸..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عابد سے کہو: تم نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کے اپنے نفس کو جلدی راحت تک پہنچایا ہے اور میرے لیے کنارہ کشی اختیار کر کے میرا اعتماد حاصل کیا ہے بھلا تمہارے ذمہ میرا جو عمل تھا اس میں سے کیا کیا ہے؟ عابد نے عرض کیا اے میرے پروردگار! وہ کونسا عمل ہے؟ حکم ہوا: کیا تو نے میری رضا کے لیے کسی سے دشمنی رکھی ہے کیا میری رضا کے لیے کسی سے دوستی رکھی ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة والخطیب عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۱۵ والضعیفہ ۸۴۔

۲۴۶۵۹..... جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرتا ہے اس کے لیے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ خوش ہو جا اور جنت بھی تجھ پر خوش ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے رضا کے لیے (اپنے بھائی سے) ملاقات کی ہے اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جنت کی مہمان نوازی کا انتخاب کیا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۸۔

دوستی اور دشمنی کا فیصلہ ہو چکا

۲۴۶۶۰..... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے ان کی آپس میں محبت ہو جاتی ہے (اور جو روحیں) ایک دوسرے کو اجنبی لگتی ہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی هریرة والطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۶۶۱..... بڑوں سے مجالست کرو علماء سے مسائل دریافت کرو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحیفة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۳۔

۲۴۶۶۲..... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے دوستی کرنا ہے کوئی شخص مشورہ سے بے نیاز نہیں ہوتا جو لوگ دنیا میں اچھائیاں کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھائیوں والے ہوتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں برے ہوتے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوتے ہیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرہ ۶۴۴ ضعیف الجامع ۳۰۷۳۔

۲۴۶۶۳..... ایک شخص کسی بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے کے لئے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں فرشتہ بھیجا کہ اس سے کہو: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارے دوست کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم اس سے ملنے جا رہے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں بلاشبہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے ہی محبت کرتا ہے جس طرح تو اپنے دوست سے کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی هریرة

۲۴۶۶۴..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوستوں سے ملاقات کرو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے ملاقات کرتا ہے ستر ہزار فرشتے بطور مشایعت کے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۴۔

۲۴۶۶۵..... جو شخص اپنے کسی مسلمان دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے وہ اپنے دوست سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۶ والمغیر ۲۷۔

۲۴۶۶۶ ..... جو شخص اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے اور اس کے گھر میں کھانا کھاتا ہے تو کھانا کھانے والا کھلانے والے سے افضل ہوتا ہے۔
رواہ الخطیب عن انس

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۷ والکشف الالٰہی ۱۴۳۱۔

۲۴۶۶۷ ..... آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۴۶۶۸ ..... بندہ اللہ تعالیٰ کے گمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۸۴۵۔

۲۴۶۶۹ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے انبیاء اور شہداء کو بھی ان پر رشک آتا ہوگا۔ رواہ الترمذی عن معاذ

۲۴۶۷۰ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضاء کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں اور میری رضا کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۴۶۷۱ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں،، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں۔ میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے ان کے اس مرتبہ پر انبیاء صدیقین اور شہدا رشک کرتے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۶۷۲ ..... میں اپنے کسی مسلمان دوست (جس سے محض اللہ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے کسی مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں یہ مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، میں اپنے مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں یہ مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ہناد والبیہقی فی شعب الایمان عن بریدۃ مرسلاً

۲۴۶۷۳ ..... یہ کہ میں اپنے مومن بھائی کی کسی کام میں مدد کروں مجھے ماہ رمضان کے روزوں سے اور مسجد حرام میں رمضان بھر اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابوالعتائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

۲۴۶۷۴ ..... جو لوگ آپس میں محبت کرنے والے ہوں ان کی مجلس تنگ نہیں پڑتی۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۲۷، والاسرار المرفوعۃ ۴۰۹

۲۴۶۷۵ ..... اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال عطر فروش اور لوہار کی سی ہے۔ عطر فروش اپنا اثر تمہیں ضرور پہنچاتا ہے یا تو تم اس سے خوشبو خرید لیتے ہو یا پھر اس کی خوشبو سونگھ لیتے ہو لوہار کی بھٹی یا تو تمہارا گھر ہی جلا دیتی ہے یا تمہارے کپڑے جلا دیتی ہے یا پھر تمہیں اس کی بدبو سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی موسیٰ

۲۴۶۷۶ ..... اچھے ہمنشین کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگرچہ وہ تمہیں اپنی خوشبو نہ بھی دے کم از کم تمہیں اس کی خوشبو تو آہی جاتی ہے۔
رواہ ابوداؤد والحاکم عن انس

۲۴۶۷۷ ..... جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی اللہ کے لیے بغض رکھا اللہ کے لیے عطا کیا اور اللہ ہی کے لیے کسی چیز سے منع کیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ رواہ ابوداؤد والضیاء عن ابی امامۃ

کلام: .... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰۰ والنواضح ۱۹۶۴۔

۲۴۶۷۸...... جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ انہی کے زمرہ (جماعت، گروہ) کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی قرصافۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۷۴ وضعیف الجامع ۵۳۴۳۔

۲۴۶۷۹...... جو شخص ایمان کی حلاوت پانا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ محض اللہ کی رضا کے لیے دوسروں سے محبت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۴۶۸۰...... جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر والطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۳۷۸، والتذکرۃ ۱۰۱۔

۲۴۶۸۱...... جس شخص نے جس قوم کے ساتھ شمولیت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے جس شخص نے کسی مسلمان کو بادشاہ کی رضا کے لیے ڈرایا دھمکایا اسے قیامت کے دن اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۳۶۔

۲۴۶۸۲...... آدمی کا اپنے دوست کی طرف شوق سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹۔

۲۴۶۸۳...... آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے دوست سے زیادہ سے زیادہ اچھائی کرے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الاخوان عن سھل بن سعد

کلام:...... حدیث موضوع ہے دیکھئے سنی المطالب ۱۵۷۵ وتذکرۃ الموضوعات ۲۰۴۔

۲۴۶۸۴...... آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی واصحاب السنن الاربعۃ عن انس والبیھقی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۹۴

۲۴۶۸۵...... آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ کماتا ہے۔

رواہ الترمذی عن انس وابوداؤد رقم ۵۱۰۵

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۱۷۰ وضعیف الجامع ۵۹۲۳

فائدہ:...... حدیث کے دوسرے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جو عمل کرتا ہے اسی کا اسے بدلہ ملے گا۔ از مترجم

۲۴۶۸۶...... تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن انس واحمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ذر

۲۴۶۸۷...... ایک دوسرے سے بغض نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، ایک دوسرے پر فخر مت کرو اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

الاکمال

۲۴۶۸۸...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنا فرض ہے اور اللہ کے لیے بغض رکھنا بھی فرض ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۶۸۹...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں دو دو بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ عن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدۃ

۲۴۶۹۰...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے دو شخص اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن کہ اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ وعبادۃ بن الصامت

۲۴۶۹۱......اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنے والے لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا لوگوں پر سخت گھبراہٹ چھائی ہوگی حالانکہ انھیں ذرہ برابر گھبراہٹ نہیں ہوگی، لوگ سخت خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔
رواہ الطبرانی عن معاذ

اللہ کے لئے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

۲۴۶۹۲......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے لوگ میرے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الا خوان والطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن العرباض

۲۴۶۹۳......ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہوں وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۴۶۹۴......اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے ان پر شہداء اور صالحین کو رشک آتا ہوگا۔
رواہ الحاکم عن معاذ وابن النجار عن جابر

۲۴۶۹۵......آپس میں محبت کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا ان کے لئے نور کی کرسیاں سجائی جائیں گی رب تعالیٰ کے پاس ان کے یوں بیٹھنے پر صدیقین، نبیین اور شہداء کو رشک آئے گا۔
رواہ عبداللّٰہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابویعلیٰ والبیهقی فی شعب الایمان والحاکم وابن عساکر عن معاذ بن جبل

۲۴۶۹۶......آپس میں محبت کرنے والے لوگ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا وہ نور کی بنی ہوئی کرسیوں پر براجمان ہوں گے جبکہ ان کے اس مرتبہ پر نبیین اور صدیقین کو رشک آتا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۹۷......اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء وشہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس قریب تر بیٹھے ہوں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ہیں اور یہ مختلف علاقوں اور قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے جبکہ ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا لیکن باہمی رشتہ سے کمتر نہیں ہوں گے وہ آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں گے، وہ دنیا میں ایک دوسرے سے منہ نہیں موڑتے ہوں گے، وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں پر نور کے چراغ روشن کیے ہوں گے۔ ان کے لیے رب تعالیٰ کے سامنے موتیوں کے چمکتے ہوئے منبر سجائے جائیں گے، لوگوں پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگی جبکہ وہ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی الاسماء عن ابی مالک الاشعری

۲۴۶۹۸......میں کسی ایسے مسلمان دوست (جس سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔
رواہ هناد والبیهقی فی شعب الایمان والدیلمی عن بدیل بن ورقاء العدوی

۲۴۶۹۹......اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ شہداء بلکہ قیامت کے دن انبیاء وشہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب بیٹھے ہوں گے، انھیں کوئی نہیں جانتا ہوگا کہ ان کا تعلق کس سے ہے وہ مختلف قبائل سے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں اکٹھے ہوں گے اور آپس میں محبت کررہے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا پھر انھیں ان منبروں پر بٹھائے گا، لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف بیٹھے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے انھیں نہ خوف ہوگا اور نہ ہی غم وحزن۔
رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۷۰۰.....اللہ تعالیٰ کے کچھ (نیکوکار) بندے ہیں جو قیامت کے دن عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء کو رشک آئے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔

رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۲۴۷۰۱.....یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کا آپس میں مالی لین دین ہوگا، بخدا! ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے جب لوگ نہایت خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ حزن وملال میں ہوں گے یہ بے خوف ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیهم ولاهم یحزنون.

خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواه هناد وابن جریر وابونعیم فی الحلیة والبیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۴۷۰۲.....اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آئے گا، وہ بغیر کسی قسم کے مالی لین دین یا نسبی تعلق کے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے شعلے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا وہ بے خوف ہوں جب لوگ حزن وملال میں ڈرے ہوئے ہوں گے انھیں کسی قسم کا حزن ملال نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیهم ولاهم یحزنون.

خبردار اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن ابی هریرة

۲۴۷۰۳.....اے لوگو! سنو، سمجھ لو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہد بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ جل شانہ کے قریب تر بیٹھے ہوں گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں کوئی نہیں جانتا ہوگا، ان کا تعلق دوراز کے قبائل سے ہوگا، ان کا آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا، وہ ان منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے کپڑے نور کے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا تو وہ بے خوف ہوں گے، جب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے تو انھیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔

رواه احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحکیم وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۰۴.....اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا نور کی لٹیں ان کے چہروں پر چھائی ہوں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔ رواه الطبرانی عن ابی امامة

نور کے منبروں پر بیٹھنے والے

۲۴۷۰۵.....قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کی دائیں طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے چہرے نور سے اٹے پڑے ہوں گے، یہ لوگ نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔

بلکہ وہ یہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۷۰۶......آپس میں محبت کرنے والے لوگوں کے جنت میں بالا خانے سامنے دکھائی دیتے ہوں گے وہ یوں لگیں گے جیسے شرقی یا غربی چمکتا ہوا ستارہ پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۲۷۔

۲۴۷۰۷......آپس میں محبت کرنے والوں کے بالا خانے سرخ یاقوت کے ستونوں پر بنے ہوں گے ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، جب یہ لوگ اہل جنت کی طرف جھانک کر دیکھیں گے ان کا حسن جنت کی چمک دمک میں اضافہ کر دے گا جس طرح سورج اہل دنیا کو روشن کر دیتا ہے، اہل جنت کہیں گے: چلو تاکہ ہم ان لوگوں کا دیدار کرلیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں انھوں نے سبز ریشم کے کپڑے زیب تن کیے ہوں گے، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن عساکر عن ابن مسعود

۲۴۷۰۸......جنت میں سونے کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے بنے ہوئے ہیں یہ بالا خانے اہل جنت کے لیے یوں چمک رہے ہوں گے جیسے آسمان تلے فضا میں چمکتا ہوا ستارہ، یہ بالا خانے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں گے۔رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۰۹......اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے، ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے قیامت کے دن وہ فزع اکبر (بڑی پریشانی اور گھبراہٹ) سے بے خوف ہوں گے۔ ان کا تعلق مختلف قبائل سے ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۷۱۰......میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں۔رواہ البیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۱......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت واجب ہو چکی ہے ان لوگوں کے لیے جو میری رضا کے لیے آپس میں الفت کرتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۲......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں۔رواہ االطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۳......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوں کوئی مؤمن مرد اور مؤمن عورت نہیں جن کے تین نابالغ حقیقی بچے والدین سے پہلے وفات پا چکے ہوں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عمرو بن عبسۃ

۲۴۷۱۴......مختلف قبائل سے کچھ لوگ آئیں گے جن کی آپس میں کوئی قریب کی رشتہ داری نہیں ہوگی، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس

میں محبت کرتے ہوں گے اور اللہ کی رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر بچھائے گا پھر انہیں ان پر بٹھا دے گا اس دن لوگوں پر (سخت) گھبراہٹ طاری ہوگی جب کہ یہ لوگ گھبراہٹ سے مستثنیٰ ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے جن پر کوئی خوف اور غم وحزن نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۱۵.....جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ قیامت کے دن سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔
رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

جنت میں اعلیٰ درجات

۲۴۷۱۶.....جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے محبت کی اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کی بنسبت محبّ کا درجہ اعلیٰ ہوتا ہے۔
رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۸۳۔

۲۴۷۱۷.....جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں، جب دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔
رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۴۷۱۸.....جو بھی دو شخص غائبانہ طور پر محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۷۱۹.....ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے چلا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا، جب وہ شخص فرشتے کے پاس پہنچا فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے شخص نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملاقات کے ارادہ سے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی پاسداری تم کرنا چاہتے ہو؟ جواب دیا نہیں البتہ میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں، تمہیں اطلاع دینے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تو اپنے دوست سے محبت کرتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل واھناد والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

فائدہ:.......۲۴۶۶۳ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۴۷۲۰.....کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے کچھ لوگوں کی خبر نہ دوں؟ نبی جنت میں، صدیق جنت میں، شہید جنت میں، نومولود جنت میں اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو شہر کے کسی کونے میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہو۔
راہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۴۷۲۱.....جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے الا یہ کہ آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے: جس طرح تو خوش ہے اسی طرح جنت بھی تجھ پر خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری زیارت کی ہے اس کی مہمانی میرے ذمہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی صرف اور صرف جنت ہے۔
رواہ ابویعلی وابونعیم فی الحلیۃ وابن النجار وسعید بن المنصور عن انس

۲۴۷۲۲.....اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان دوست کی زیارت کے لیے چلتا ہے اس کے ساتھ بطور مشایعت کے ستر ہزار فرشتے

چلتے ہیں اور اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: یا اللہ جس طرح اس نے صلہ رحمی کی ہے تو بھی اس کے ساتھ اچھائی والا معاملہ کر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی رزین العقیلی

۲۴۷۲۳......اہل جنت جنتی سواریوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ان سواریوں پر دبیز زینیں سجائی ہوں گی علیین والے اپنے سے نیچے والے طبقہ میں رہنے والوں کی زیارت کریں گے جب کہ نیچے طبقہ میں رہنے والے اہل علیین کی زیارت نہیں کرسکیں گے، البتہ ایسے لوگ جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ جنت میں جہاں چاہیں گے ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۴۷۲۴...... جو شخص اپنے مومن دوست کی زیارت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت کے باغات میں گھس جاتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے جو شخص اپنے مومن دوست کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں گھس جاتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ الطبرانی عن صفوان بن عساکر

۲۴۷۲۵......مومن کا اپنے مسلمان دوست کی طرف محبت وشوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے (مقبول) اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ ابن لال عن نافع عن ابن عمر

۲۴۷۲۶......آدمی کا اپنے مسلمان دوست کی طرف شوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔

رواہ الحکیم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹

۲۴۷۲۷......تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہوگے اور تمہارے لیے وہی ہے جو تم ثواب کی نیت کروگے۔ رواہ ابن حبان عن انس

۲۴۷۲۸...... آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال: صحیح عن انس

آدمی کا حشر اس کے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۴۷۲۹......آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ عمل کرتا ہے اور اس پر وبال بھی وہی کچھ ہوگا جو یہ عمل کرتا ہے، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، جو شخص جس طریقہ پر مرے گا وہ اسی کے اہل میں سے ہوگا۔ رواہ الحکیم عن ابی امامۃ

۲۴۷۳۰...... جس شخص نے کسی قوم سے ان کے اعمال کی وجہ سے محبت کی قیامت کے دن انہی کے گروہ میں اس کا حشر ہوگا اس کا حساب انہی لوگوں کے حساب کے مطابق لیا جائے گا اگرچہ وہ ان جیسے اعمال نہ کرتا ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۵۳۰

۲۴۷۳۱......آدمی اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۳۲......آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تمہیں دیکھ لینا چاہیے کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۷۲۲ والاسرار المرفوعۃ ۴۳۱۔

۲۴۷۳۳......اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ کسی قوم کی مغفرت کردے اور ان میں ایک شخص ایسا بھی ہو جو اس قوم سے کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۲۴۷۳۴......جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے عمل سیرت اور کردار سے راضی ہو بلاشبہ وہ اسی کی مانند ہے۔

رواہ ابن النجار والرافعی عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۳۵......جس شخص نے کسی قوم کے جتھے میں اضافہ کیا وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے عمل سے راضی ہوا وہ اس کے عمل میں شریک ہے۔

رواه الديلمي عن ابن مسعود

۲۴۷۳۶...... نیکوکار ہم نشین کی مثال عطر فروش کی طرح ہے، اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دیتا کم ازکم اس کی خوشبو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے، برے ہمنشین کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ تمہارے کپڑے نہ جلائے کم ازکم اس کی بدبو تو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواه ابويعلى والترمذی وابوداؤد وابن حبان في روضة العقلاء والحاكم وسعيد بن المنصور عن شبل عن انس

۲۴۷۳۷......نیک وصالح ہم جلیس کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تم اس کی عطر خرید نہ سکو کم ازکم اس کی خوشبو تمہیں پہنچ جاتی ہے برے ہم جلیس کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ اپنی چنگاریوں سے تمہارے کپڑے نہ بھی جلائے کم ازکم تمہیں اس کی بدبو ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواه ابن حبان والترمذی عن ابی موسیٰ

۲۴۷۳۸......وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مسلمان سے بہتر وافضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ان کی اذیتوں پر صبر کرسکتا ہو۔ رواه ابو داؤد الطيالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه

۲۴۷۳۹......روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہوجاتی ہے وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسرے سے اجنبیت اختیار کریں ان کا آپس میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ رواه ابن عساكر عن سلمان

۲۴۷۴۰......روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہوجاتی ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کریں ان کا آپس میں اختلاف ہوجاتا ہے جب نری باتوں کا ظہور ہونے لگے عمل کرنا مشکل ہوجائے زبانیں آپس میں ملی ہوئی ہوں دل ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں اور ہر رشتہ دار سے قطع تعلقی کی جائے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور انھیں بہرا اور اندھا کردیتا ہے۔

رواه الحسن بن سفيان والطبرانی وابن عساكر عن سلمان

۲۴۷۴۱......روحیں جمع شدہ لشکر ہیں وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہوجائے وہ آپس میں محبت کرتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبیت محسوس کریں وہ الگ الگ ہوجاتی ہیں۔ رواه الديلمی عن علی

دوسرا باب......آداب صحبت ومصاحب اور ممنوعات صحبت

۲۴۷۴۲......اپنے دوست سے اتنی ٹوٹ کر محبت نہ کرو ہوسکتا ہے ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے، اپنے دشمن سے بغض کم رکھو ہوسکتا ہے ایک وہ تمہارا دوست بن جائے۔ رواه الترمذی والبيهقی فی شعب الايمان عن ابی هريرة والطبرانی عن ابن عمرو وعن ابن عمر والدارقطنی فی الافراد وابن عدی والبيهقی فی شعب الايمان عن علی موقوفاً

۲۴۷۴۳...... جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دوستی قائم کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام دریافت کرلے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ عروج بخشتی ہے۔ رواه ابن سعد والبخاری فی تاريخه والترمذی عن يزيد بن نعامة الضبی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۵، والتمیز ۱۳۔

۲۴۷۴۴...... جب تم کسی کو اپنا دوست بناؤ اس سے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام دریافت کرلو اگر وہ تمہارے پاس سے غائب ہوگیا تم اسے یاد رکھوگے اگر بیمار پڑگیا اس کی عیادت کروگے اگر مرگیا تم اس کے پاس حاضر ہوجاؤگے۔ (رواه البيهقی فی شعب الايمان عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰ والضعیفۃ ۱۷۲۵۔

۲۴۷۴۵......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد وابو داؤد والترمذی وابن حبان والحاكم عن المقدام بن معد يكرب وابن حبان

عن انس والبخاری فی الادب المفرد عن اجل من الصحابة

۲۴۷۴۶...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے محبت کرتا ہواسے چاہیے کہ وہ اس کے گھر آئے اور اسے بتائے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن ابی ذر

۲۴۷۴۷...... جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہواسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتادے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ اور ثابت بناتی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مجاھد مرسلاً

۲۴۷۴۸...... جس شخص کے دل میں اپنے بھائی کی محبت ہو اور وہ اسے محبت کی اطلاع نہ کرے گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

(رواہ ابن ابی الدنیا عن مکحول مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

۲۴۷۴۹...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی بندے سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کردے چونکہ جس طرح وہ اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھے ضعیف الجامع ۲۹۴۔

۲۴۷۵۰...... جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اسے دھوکا مت دو اور نہ ہی شر وفساد کے لیے اس سے محبت کرو اس کے متعلق کسی سے سوال بھی مت کرو۔ ہوسکتا ہے تم اس کے دشمن سے سوال کر بیٹھو جو تمہیں اس کے متعلق غلط خبر دے بیٹھے اور یوں تمہارے اور اس کے درمیان ہونے والی محبت جدائی میں بدل جائے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۰ والضعیفة۔

۲۴۷۵۱...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی بری چیز دیکھے اسے چاہیے کہ وہ چیز اسے دکھادے۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیله عن ابن شھاب والدارقطنی فی الافراد عنه عن انس بلفظ اذانزع

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۹۔

فائدہ:...... مناوی نے فیض القدیر میں ذکر کیا ہے کہ حدیث ضعیف الاسناد ہے لیکن حدیث مرسل حدیث مسند سے قوی ہوجاتی ہے دیکھئے فیض القدیر ا ۳۲۰۔

مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے

۲۴۷۵۲...... تم اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہو لہٰذا جب اس میں کوئی بری چیز دیکھے اسے دور کردے۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۷ وضعیف الجامع ۱۳۷۱۔

۲۴۷۵۳...... تم میں سے جب کوئی شخص مجلس میں آیا اس کے بھائی نے اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کردی یہ اس کا اکرام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت افزائی کی ہے۔ رو البخاری فی تاریخ و البیھقی فی شعب الایمان عن مصعب بن شیبة

۲۴۷۵۴...... جب تم میں سے کسی کے پاس کوئی ملاقات کرنے آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی فی الفردوس عن انس

۲۴۷۵۵...... جب تم اپنے دوست میں تین خصلتیں دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید رکھو حیا، امانت اور سچائی جب یہ خصلتیں اس میں نہ دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھو۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳ وضعیف الجامع ۵۱۶

۲۴۷۵۶.....تم میں سے جب کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کے لیے جائے پھر اس کے پاس سے اسوقت تک نہ اٹھے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

۲۴۷۵۷.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کو جائے اور اس نے اسے خاک آلود ہونے سے بچانے کے لیے زمین پر کوئی چیز (کپڑا چٹائی وغیرہ) بچھائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب آتش سے بچائے گا۔رواہ الطبرانی عن سلیمان

۲۴۷۵۸.....ایک میل کی مسافت طے کر کے مریض کی عیادت کرو دو میل کی مسافت طے کر کے دو شخصوں کے درمیان صلح کرو تین میل کی مسافت طے کر کے اپنے دوست کی زیارت کرنے جاؤ۔رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مکحول مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے بیض الصحیفۃ ۱۳ وضعیف الجامع ۱۲۷۲۔

۲۴۷۵۹.....اللہ تعالیٰ پرانے دوست سے قائم شدہ دوستی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا اسکی دوستی پر قائم ودائم رہو۔رواہ الدیلمی فی الفردوس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۸۔

۲۴۷۶۰.....اللہ تعالیٰ پرانی دوستی کی نگہداشت کو پسند فرماتا ہے۔رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۱۔

۲۴۷۶۱.....وہ شخص حکیم ودانا نہیں ہوسکتا جو اچھا برتاؤ نہ کرتا ہو جس کے برتاؤ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے۔رواہ البیھقی عن ابی فاطمۃ الایادی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۳۸ واسنی المطالب ۱۲۰۱۔

۲۴۷۶۲.....اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے دوست کے لیے اچھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے پڑوسیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے پڑوسی کے لیے اچھا ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۳.....دوستوں میں سب سے اچھا دوست وہ ہے جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم بھول جاؤ تمہیں یاد کرائے۔

روہ ابن ابی الدنیا فی کتاب، الاخوان عن الحسن مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۸۰۔

۲۴۷۶۴.....تمہارا سب سے اچھا ہم جلیس وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔رواہ عبد بن حمید والحکیم عن ابن عباس

۲۴۷۶۵.....جب دو شخص آپس میں سرگوشی کررہے ہوں تم ان میں دخل مت دیا کرو۔رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائح ۱۵۱

۲۴۷۶۶.....جب تین اشخاص ہوں ان میں سے دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔رواہ مالک والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۷.....جب تم تعداد میں تین اشخاص ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ لوگوں میں مل نہ جائیں چونکہ ایسا کرنے سے تیسرا شخص غمگین ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۴۷۶۸.....جب تین اشخاص اکٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۶۹.....تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ یہ چیز اسے غمزدہ کردے گی۔روہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۷۷۰.....ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۷۱.....مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب تم مسلمان سے ملاقات کرو اسے سلام کرو جب تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جب تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو جب اسے چھینک آئے اس پر وہ الحمد للہ کہے تم اس کا جواب دو جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت

کرواور جب مرجائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلو۔رواہ البخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۲.....ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا جنازے میں حاضر ہونا، مریض کی عیادت کرنا اور چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے اسے جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۳.....مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں. جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب وہ دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے جب اسے چھینک آئے اسے جواب دے، جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے جنازے میں اس کے ساتھ چلے اور اس کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۱ وضعیف الترمذی ۵۱۹

ہر مسلمان پر دوسرے کے پانچ حقوق

۲۴۷۷۴.....پانچ چیزیں ایک مسلمان کی اپنے بھائی پر واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو اس کی چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ چلنا۔رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۵.....ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حقوق ہیں: جب اسے چھینک آئے (اور الحمدللہ کہے) تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے جب وہ مرجائے اس کے جنازہ میں حاضر ہو اور جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۷۷۶.....ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر چھ چیزیں (حق) ہیں: جب وہ بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے، جب مرجائے اس کے جنازے میں شرکت کرے، جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الحمدللہ کہے) تو اسے جواب میں یرحمک اللہ کہے جب غائب ہو اس کے لیے خیر خواہی کرے۔رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۷ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے وہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۰۶

۲۴۷۷۸.....وقفے کے بعد اپنے دوست سے ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ والبزار والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر والطبرانی والحاکم عن حبیب بن مسلمۃ الفھری والطبرانی عن ابن عمر والطبر انی الاوسط عن ابن عمر والخطیب عن عائشۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۲۹ والتذکرۃ ۷۳

۲۴۷۷۹.....اس حدیث کے دو ترجمے ہیں:

(۱).....سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔

(۲).....مال بچا کر رکھو فضول خرچی سے پرہیز کرو۔رواہ الباوردی فی المعرفۃ عن سنان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۶۔

۲۴۷۸۰.....سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۷ والضعیفۃ ۶۲۸

۲۴۷۸۱.....دوست کے بغض کو آزمالو۔رواہ ابویعلیٰ والطبرانی وابن عدی وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۲......بکری جو کہ تمہارا بھائی ہے اس سے بھی بے خوف مت ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر بن الخطاب وابوداؤد عن عمرو بن الفغواء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۵ وذخیرۃ الحفاظ ۱۴۸

فائدہ:......حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جو حقیقی بھائی ہو اس سے بھی بے خوف مت رہو بلکہ اس کی بھائی بندی کو بھی آزماتے رہو اور اس سے بھی چوکنے رہو۔ دیلمی کہتے ہیں: یہ جاہلی کلمہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ضرب المثل کے طور پر پیش کیا ہے۔

۲۴۷۸۳......جب تم کسی قوم کے علاقہ میں جاؤان سے ڈرتے رہو چونکہ کسی دانا نے یہاں تک کہہ دیا ہے: بکری جو کہ تمہارا حقیقی بھائی ہے اس پر بھی بھروسہ مت کرو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمر وبن الفغواء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۷

۲۴۷۸۴......جو شخص بھی غائبانہ طور پر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اسی کی مانند ہے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۵......صرف مومن شخص کی صحبت اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار آدمی کھانے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۴۷۸۶......ہرگز ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے اچھائی نہ دیکھنا چاہتا ہو جیسا کہ تم اس کے لیے اچھائی چاہتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن سھل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۷ والنواضح ۲۵۸۶

۲۴۷۸۷......تین چیزیں تمہارے بھائی کی محبت میں اضافہ کرتی ہیں جب تم اس سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو، مجلس میں اس کے لیے گنجائش پیدا کرو اور اچھے نام سے اسے پکارو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن عثمان بن طلحه الحجبی والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر موقوفا

ممنوعات صحبت

۲۴۷۸۸......جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ دیا گویا اس نے خون کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والبخاری فی الا دب المفر د والحاکم عن حدرد

کلام:......حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ۳۱۹۔

فائدہ:......حدیث میں بیان کیا جارہا ہے کہ مسلمان سے سال بھر قطع تعلق کا گناہ خون ناحق قتل کرنے کا گناہ برابر ہے۔

۲۴۷۸۹......مسلمان کا اپنے بھائی سے ملنا جلنا چھوڑے رکھنا ناحق خون بہانے کی طرح ہے۔رواہ ابن فانع عن ابی حدرد

۲۴۷۹۰......مومن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (قطع تعلق کرکے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گزر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہیے اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا گناہ سے نکل گیا۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۰۵۱ وضعیف الجامع ۶۳۳۵

۲۴۷۹۱......ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتے ہیں البتہ وہ دو شخص جو قطع تعلق کرکے ایک دوسرے کو چھوڑ دیں ان کی مغفرت نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔رواہ ابن ماجه عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۹۳......کسی مؤمن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۷۹۴...... مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے) چھوڑے رکھے کہ جب ملاقات ہو دونوں میں تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لیے) سلام میں پہل کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی عن ابی ایوب

تین دن سے زیادہ قطع تعلق ممنوع ہے

۲۴۷۹۵...... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جس نے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا اگر (اس دوران وہ) مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۹۶...... کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رکھے جب بھی وہ اس سے ملاقات کرے اسے تین بار سلام کرے اگر ہر بار اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوگیا۔ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ

۲۴۷۹۷...... جو شخص تم سے محبت کرتا ہو اس سے محبت میں پہل کرو چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ کرتی ہے۔

رواہ الحارث والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴، ۳۵ والنافلہ ۱۷۹

۲۴۷۹۸...... جب کسی شخص سے اس کے مسلمان بھائی کے متعلق سوال کیا جائے اسے اختیار ہے چاہے خاموش رہے چاہے اس کے متعلق کچھ کہے اور سچی بات کہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ و البیھقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۔

۲۴۷۹۹...... میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے دیکھا میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو تھمادی مجھے حکم دیا گیا کہ بڑے کو مسواک دو چنانچہ ان میں سے جو بڑا تھا میں نے اسے مسواک دے دی۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۴۸۰۰...... بڑے سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابو داؤد عن سھل بن ابی حثمۃ و احمد بن حنبل عن رافع بن خدیج

۲۴۸۰۱ جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑے کو مقدم کروں۔ رواہ الحکیم وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۴۸۰۲...... بڑے کو مقدم کرو بڑے کو مقدم کرو۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد عن سھل بن ابی حثمۃ

الاکمال...... آداب

۲۴۸۰۳...... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے انس سے شادماں نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ وہ اس سے ناواقف ہو۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

۲۴۸۰۴...... اپنے دوست کو باعتبار بغض کے آزمالو اور آہستہ آہستہ لوگوں پر بھروسہ کرو۔

رواہ ابویعلیٰ والطبرانی وابن عدی وابو نعم فی الحلیۃ عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۱۰

۲۴۸۰۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کردے اور کہے: میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں اور میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتا ہوں۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن مجاھد مرسلاً

۲۴۸۰۶...... اسے بتادو چونکہ اس سے تم دونوں کے درمیان دوستی اور زیادہ پختہ ہوگی۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس یہ کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ حدیث ذکر کی۔

۲۴۸۰۷.....اسے اپنی محبت کے متعلق بتادو چونکہ اس سے تمہاری محبت اورزیادہ پختہ ہوگی اور چاہت میں اچھائی آئے گی۔

رواہ هناد عن عمرو بن مرة

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۲۴۸۰۸.....اللہ کی قسم اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتے ہو تو اس کی محبت کی وجہ سے تمہارے لیے جنت ہے محبت کے ساتھ اس سے ملا کرو یوں تمہاری محبت دیر پا رہے گی اور آخرت میں خیر و بھلائی کا ذریعہ بنے گی۔ رواہ ابن النجار عن سلمان

۲۴۸۰۹.....جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اس سے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام دریافت کرلو اور اس کے ٹھکانے کا پوچھ لو چونکہ اگر وہ بیمار پڑ گیا تم اس کی عیادت کروگے، اگر اسے کوئی ضروری کام درپیش آ گیا تم اس کی مدد کروگے اگر وہ کہیں غائب ہوگیا تم اس کے اہل خانہ کی حفاظت کروگے۔ رواہ الخرانطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۴۸۱۰.....جب تم کسی شخص سے محبت کرو اس سے جھگڑو مت، اس پر جرأت بھی نہ کرو، اسے شر وفساد پر مت اکساؤ اور اس کے متعلق کسی سے سوال مت کرو ہوسکتا ہے تم اس کے متعلق کسی ایسے شخص سے سوال کر بیٹھو جو اس کا دشمن ہو اور وہ تمہیں ایسی باتیں بتائے جو فی الواقع اس میں نہ ہوں۔ یوں تمہارے درمیان تفریق ڈال دے گا۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم لیلة وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹ والضعیفة ۱۴۲۰ مناوی نے فیض القدیر میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں معاویہ بن صالح ہے حافظ ذہبی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے ابوحاتم نے کہا ہے کہ اس کی احادیث حجت نہیں ہیں۔

۲۴۸۱۱.....اس وقت تک تمہیں دوست کی جان پہچان مکمل طور پر نہیں حاصل ہوسکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام پہچان نہ لو چونکہ اگر وہ بیمار ہوگیا اس کی تیمارداری کروگے، اگر مر گیا تو اس کے جنازے کے ساتھ چلوگے۔ رواہ الطبرانی اعن ابن عمر

۲۴۸۱۲.....تمہیں اپنے دوست کی پہچان نہیں ہوسکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اور اس کے باپ کا نام پہچان نہ لو اگر بیمار پڑ گیا تم اس کی تیمارداری کروگے اور جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ چلوگے۔ رواہ الخرانطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۴۸۱۳.....تین چیزیں جفا میں سے ہیں: ایک یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے سے دوستی قائم کرے۔ حالانکہ وہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام نہ جانتا ہو اور نہ ہی ان کی کنیت کا اسے علم ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے کھانا تیار کرے لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔ تیسرے یہ کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہو لیکن ہمبستری سے قبل وہ مبادیات سے پرہیز کرتا ہو یعنی ہمبستری سے پہلے بیوی سے ہنسی مزاح اور بوس وکنار نہ کرتا ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چوپائے کی طرح اپنی بیوی پر نہ ٹوٹ پڑے۔ رواہ الدیلمی عن انس قال العراقی هذا منکر

۲۴۸۱۴.....جفا میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہو وہ اسے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کرے لیکن وہ کھانے سے انکار کردے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا راستے میں رفیق ہے لیکن اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام دریافت نہ کرے (جفا میں سے ہے کہ) کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے لیکن قبل ازیں بیوی سے کھیل کود نہ کرے۔ رواہ الدیلمی عن علی

۲۴۸۱۵.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی داڑھی سے یا سر سے کوئی چیز (تنکا کچرا وغیرہ) دور کرے وہ چیز اسے دکھادے اور پھر پھینک دے چونکہ ایسا کرنے سے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس گنا بڑھ جاتی ہے اور جب وہ چیز پھینک دیتا ہے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۸۱۶.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے وہ اس کی اجازت کے بغیر جوتے نہ اتارے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۱۴۲ وذیل الآلی ۱۸۹۔

۲۴۸۱۷.....جب کچھ لوگ کسی شخص کے گھر میں داخل ہوں اور گھر کا مالک ان کا امیر ہو اس کے گھر سے نکلنے تک اس کی اطاعت ان پر واجب ہو جائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۴۲۵

۲۴۸۱۸۔۔۔۔ جب تم بھوکے اور فکر مند لوگوں کو دیکھو تو ان کے قریب ہو جاؤ چونکہ ایسا کرنے میں حکمت و دانائی ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۱۹۔۔۔ علماء کے پاس بیٹھا کرو آسمانوں میں تمہارا تعارف کرایا جائے گا بڑے مسلمانوں کی عزت وتوقیر کرو جنت میں تمہیں میرا پڑوس نصیب ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن انس

بہترین دوست جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے

۲۴۸۲۰۔۔۔۔ تمہارا سب سے بہتر ہم جلیس وہ ہے جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا علم تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔رواہ الحکیم والخرانطی وابن النجار عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۰۷

۲۴۸۲۱ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے اس طرح خیر و بھلائی کا خواہاں نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۸۶۷ والمقاصد الحسنۃ ۱۰۰۹۔

۲۴۸۲۲۔۔۔۔ لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح مساوی ہیں البتہ عبادت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے خیر و فضل کا خواہشمند نہ ہو جس طرح کہ تم اس کے لیے ہو۔رواہ ابن لال عن سھل بن سعد

۲۴۸۲۳۔۔۔۔ لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں، البتہ عافیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں، آدمی اپنے مسلمان بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے تم طالب خیر ہو اور وہ تمہارے لیے نہ ہو تمہیں سچے دوستوں سے میل جول بڑھانا چاہیے اور انہی کے گھروں میں آنا جانا رکھو چونکہ سچے دوست آسائش میں تمہارے لیے زینت ہوں گے اور آزمائش کی گھڑی میں تمہارے شانہ بشانہ ہوں گے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابن بشر الدولانی والعسکری فی الامثال وابن عساکر عن سھل بن سعد وابن عدی عن انس

۲۴۸۲۴۔۔۔۔ اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے خیر کا خواہشمند نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔

رواہ ابن حبان فی روضۃ العقلاء عن سھل بن سعد

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والدر المتقط ۴۵۔

۲۴۸۲۵۔۔۔۔ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہے فرشتے بھی اسے خوش آمدید کہتے ہیں اور جب اپنے بھائی سے کہے تمہارا آنا مبارک ہے فرشتے کہتے ہیں: تم بھی برکت سے خالی رہو بلاشبہ آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ترش روئی سے پیش آتا ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔رواہ ا الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیہ مجاشع بن عمر وابو یوسف

۲۴۸۲۶۔۔۔۔ زیارت کے وقت بشاشت کا اظہار کرنا اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور مرحبا کہنا نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے مکارم اخلاق میں سے ہے۔رواہ ابن لال فی مکام الاخلاق عن جابر

۲۴۸۲۷۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے (مسلمان بھائی سے) ملاقات کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے جس کی زیارت کی جائے اس کا حق بنتا ہے کہ اپنے زیارت کرنے والے بھائی کی جس قدر ہو سکے خاطر تواضع کرے گو وہ اپنے پاس ایک گھونٹ پانی کا ہی کیوں نہ پاتا ہو (اگر وہ اپنے بھائی کوئی شے پیش کرنے سے شرما گیا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی اور جس شخص نے اپنے بھائی کے ماحضر کو حقیر سمجھا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۲۸......از روئے نعمت کے اتنی بات کافی ہے کہ دو شخص آپس میں ملیں اور ایک دوسرے کی رفاقت اختیار کریں پھر ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں اور جدا ہوئے وقت ہر ایک اپنے ساتھی سے "جزاک اللّٰہ خیرًا" کہہ دے۔ راواہ الخرائطی وابونعیم عن عائشة

۲۴۸۲۹......میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے خیریت سے صبح کی ہے۔

رواہ ابن ماجه عن مالک بن حمزة بن اسید الساعدی عن ابیه عن جده

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۴۸۳۰......اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے رہوانھیں سلام کرواور صلہ رحمی کروچونکہ تمہارے لیے ان میں عبرت ہے۔ رواہ الدیلمی عن عائشة

۲۴۸۳۱......مالدار شخص کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ (رات کو عبادت کے لیے) کھڑا رہنا اور (دن کو) روزہ رکھنا، فقیر کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خطائیں معاف ہوجاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

۲۴۸۳۲......میرے پاس ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آپ سائے میں ہیں جبکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دھوپ میں ہیں۔

رواہ ابن منده عن بريدة منكر تفرد به محمد بن حفص القطان

۲۴۸۳۳......اے فلاں ہرگز نہیں! جو شخص بھی اپنے کسی ساتھی کی صحبت اختیار کرتا ہے اس سے صحبت کے متعلق سوال ہوگا۔ گودن میں گھڑی کے لیے ہی صحبت اختیار کی ہو۔ رواہ ابن جرير عن رجل

۲۴۸۳۴......قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ رواہ عن ابی قتادہ والخطيب فی التاريخ عن يحيیٰ بن اكثم عن المامون عن الاشيد عن المهدی عن المنصور عن عكرمة عن ابی قتادہ عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۱ والشذرة ۵۰۵

۲۴۸۳۵......سفر میں قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت میں قوم پر سبقت لے جائے قوم سوائے شہادت کے کسی عمل میں اس پر سبقت نہیں لے جاسکتی۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن سهل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶۲ والشذرة ۵۰۵

۲۴۸۳۶......جو شخص مسلمانوں کے معاملہ کو اچھی طرح سے نمٹانے کا اہتمام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہ نہیں ہوتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذيفة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۳۱۲ والنصیحة الداعیة ۳۷۔

۲۴۸۳۷......ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جنازہ میں حاضر ہونا، دعوت قبول کرنا، سلام کا جواب دینا، مریض کی عبادت کرنا، چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے اس پر یرحمک اللہ کہنا۔ رواہ ابواحمد الحاکم فی الکنی عن ابی هريرة

۲۴۸۳۸......ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جب مسلمان بھائی سے ملاقات ہو اسے سلام کرے جب اسے چھینک آئے اس پر یرحمک اللہ سے جواب دے، جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے جب مرجائے اس کے جنازے میں شرکت کرے اور جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی هريرة

۲۴۸۳۹......ایک مسلمان کی اس کے مسلمان بھائی پر چھ خصلتیں واجب ہیں جس نے ان میں سے ایک خصلت بھی ترک کی اس نے اپنے بھائی کے واجب حق کو ترک کیا (وہ یہ ہیں) جب وہ اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرے، جب اس کو چھینک آئے (یرحمک اللہ سے) اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے، جب وہ مرجائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے اور جب وہ اسے نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرے۔ رواہ الحكيم والطبرانی وابن النجار عن ابی ايوب

۲۴۸۴۰......یہ کہ میں اپنے دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں اپنے دوست کو دس درہم

عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا عن زید بن عبداللہ بن الشخیر مرسلاً

۲۴۸۴۱..... میرا وہ دوست جو محض اللہ کی رضا کے لیے میرا دوست ہو میں اسے ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اسے دس درہم عطا کروں یہ مجھے کسی مسکین پر سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی جعفر معضلاً

۲۴۸۴۲..... صرف دوست دوست پر قربان ہوتا ہے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن رباح بن محمد عن ابیه بلاغاً

۲۴۸۴۳..... زیادہ دیکھ لو تم کن لوگوں میں اپنا گھر تعمیر کر رہے ہو، کن لوگوں کی زمین میں تم سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو اور کن لوگوں کے راستے پر چل رہے ہو۔رواہ الدیلمی عن ابی بکر

فائدہ:..... یعنی اپنے اڑوس پڑوس کو دیکھ لو کہیں برے لوگ تمہارے پڑوسی نہ بن جائیں پھر تم بھی ان کے ساتھ مل کر برے ہو جاؤ۔

تیسرا باب..... بری صحبت سے پرہیز کے بیان میں

۲۴۸۴۴..... برے دوست سے بچو چونکہ دوست کے ذریعہ تمہیں پہچانا جائے گا۔رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۰ والضعیفة ۸۴۷۔

۲۴۸۴۵..... بے وقوف سے گفتگو منقطع کردو۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن یسیر الانصار

۲۴۸۴۶..... تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے اچھی گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بری گفتگو سے بہتر ہے۔

رواہ الحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۲۴۲۲۔

۲۴۸۴۷..... بہت سارے عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں بہت سارے علماء فاجر ہوتے ہیں جاہل عبادت گزاروں اور فاجر علماء سے بچتے رہو۔

رواہ ابن عدی والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامة

۲۴۸۴۸..... مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ رفیق سفر جب چاہے گا رخصت ہو جائے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی هریرة

۲۴۸۴۹..... اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو اپنے پاس رکھنے والے اور بھٹی میں پھونک مارنے والے کی سی ہے چنانچہ خوشبو والا یا تمہیں اپنی خوشبو دے گا یا تم اس سے خوشبو خرید لوگے یا کم از کم تمہیں اس کی کچھ خوشبو تو آجائے گی بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا یا تمہیں اس کی بدبو ستائے گی۔رواہ البخاری عن ابی مسلم

۲۴۸۵۰..... مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ جنگل کا ساتھی تم سے رخصت ہو جائے گا۔

رواہ النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۴۸۵۱..... تین چیزیں ہیں جو کمر توڑ دیتی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو برے پڑوسی سے پناہ مانگو چونکہ اگر وہ خیر و بھلائی دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر کوئی بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلانے لگتا ہے، بری بیوی سے پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس داخل ہو گے تو بدکلامی شروع کر دیتی ہے، اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تم سے خیانت کرتی ہے برے حکمران سے اللہ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس سے اچھائی کرو گے وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرے گا اگر تم اس سے برائی کرو گے تو تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفة وضعیف الجامع ۲۴۵۹۔

٢٤٨٥٢...... ہر ذی روح کا اس کی محبت کے مطابق حشر کیا جائے گا سو جس نے کافروں سے محبت کی اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا اور اس کا عمل اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤٢٥٨۔

ممنوعات صحبت......از اکمال

٢٤٨٥٣...... یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے سینوں میں مسلمان بھائیوں کا بغض چھپائے رکھتے ہیں: جب ان سے ملتے ہیں باتکلف ہنس مکھ سے ملتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن واثلة
٢٤٨٥٤...... تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو کہ آدمی کی کمر توڑ دیتی ہیں برے پڑوسی کے پڑوس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر وہ اچھی بات دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلاتا ہے۔ بری بیوی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس جاؤ تو وہ بدکلامی شروع کر دیتی ہے اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تمہارے حق میں خیانت کر دیتی ہے۔ برے حکمران سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اگر تم اچھائی کرو تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کرو معاف نہیں کرتا۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة
٢٤٨٥١ پر حدیث گزر چکی ہے۔
٢٤٨٥٥...... برے ساتھی سے بچتے رہو چونکہ وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے اس کی دوستی تمہیں نفع نہیں پہنچائے گی اور وہ تمہارا وعدہ بھی پورا نہیں کرے گا۔
رواہ الدیلمی عن انس
٢٤٨٥٦...... آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو علانیہ دوست ہوں گے جب کہ باطنی دشمن ہوں گے یہ اس لیے ہوگا چونکہ وہ ایک دوسرے سے رغبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن معاذ
٢٤٨٥٧...... ایک قوم دوسری قوم سے محبت کرے گی حتیٰ کہ ان کی محبت میں ہلاک ہو جائے گی لہٰذا تم ان جیسے مت ہو ایک قوم دوسری قوم سے بغض کرے گی حتیٰ کہ ان کے بغض میں ہلاک ہو جائے گی لہٰذا تم ان جیسے مت ہونا۔ رواہ الدیلمی عن عبدالله بن جعفر
٢٤٨٥٨...... دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابن عمر
٢٤٨٥٩...... تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اذیت کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ ابن المبارک عن عکرمة بن خالد مرسلاً والترمذی فی الالقاب وابو الشیخ فی معجمه وابن النجار عن ابن عباس
٢٤٨٦٠...... ایک شخص کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں تو تیسرا ان کے پاس نہ جائے۔
رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر
٢٤٨٦١...... جب تم تین آدمی ہو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں ہرگز سرگوشی نہ کریں پوچھا گیا: اگر چار آدمی ہوں؟ فرمایا پھر دو کے سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر
٢٤٨٦٢...... اگر تین آدمی اکٹھے ہوں ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر
٢٤٨٦٣...... جب کسی مجلس میں دو شخص بیٹھے آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کے پاس تیسرا شخص ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔
رواہ الدیلمی عن ابن عمر
٢٤٨٦٤...... کوئی شخص دو آدمیوں کے پاس نہ بیٹھے جب کہ وہ آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں البتہ اگر وہ اجازت دے دیں پھر کوئی حرج نہیں۔
رواہ الحکیم وابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۴۸۶۵..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے مخفی راز کو جاننے کی کوشش کرے البتہ وہ اطلاع کی اسے خبر کردے۔

رواہ تمام وابن عساکر عن واثلة

۲۴۸۶۶..... ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے قطع تعلقی مت کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ دو مومنوں کا ایک دوسرے کو (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھنا تین دن تک ہے اگر تین دن میں بات کر لی فبھا ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اعراض کر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں بات کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کینہ پرور مسلمان کی مغفرت نہیں ہوگی

۲۴۸۶۷..... ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں البتہ وہ دو شخص جنہوں نے ناراضگی کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھوڑے رکھا ہو ان کے اعمال پیش نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۸۶۸..... جس شخص نے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا وہ جہنم میں جائے گا الا یہ کہ کسی کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا تدارک فرمادیں۔ رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۴۸۶۹..... ناراضگی کی وجہ سے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا حلال نہیں، اگر ان کی ملاقات ہوئی ان میں سے ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب دے دیا دونوں اجر وثواب میں شریک ہو جائیں گے، اگر دوسرے نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا (قطع تعلقی کے گناہ سے) بری الذمہ ہو گیا اور دوسرا گناہگار ہو گیا اگر دونوں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے مر گئے تو جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۴۸۷۰..... دو مسلمانوں کا آپس میں تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والخطیب عن انس

۲۴۸۷۱..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے الا یہ کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو کہ جن کی اذیتوں سے ان کا پڑوسی بے خوف نہیں رہتا۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن عائشة وانکر احمد بن حنبل هذا الحرف الاخیر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے آخری جملہ کی اصل احیاء میں ہے۔ دیکھئے الاحیاء ۳۱۹/۲ وذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۱-۶۳۱۱

۲۴۸۷۲..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۸۷۳..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمان (بھائی) کو تین راتوں سے زیادہ (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے قطع کلامی کیے رکھیں گے حق سے منہ موڑے رہیں گے ان میں سے جو پہلے رجوع کرے گا یہی رجوع اس کے لیے پہلے پہل کفارہ بن جائے گا، اگر ایک سلام کرے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہ دے اسے فرشتے سلام کا جواب دیتے ہیں جبکہ دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے، اگر قطع کلامی پر دونوں کی موت ہوئی دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن هشام بن عامر

۲۴۸۷۴..... کسی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے صلح کی طرف سبقت کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

۲۴۸۷۵..... کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اگر تین دن گزرنے پر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہوئی اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا تو دونوں اجر وثواب میں شریک ہوں گے اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری الذمہ ہو گیا اور اس کا ساتھی گناہ کا سزاوار ہوگا۔ رواہ البیهقی عن ابی هریرة

۲۴۸۷۶..... اگر دو شخص اسلام میں داخل ہوئے پھر آپس میں قطع تعلقی کر لی ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہوگا حتیٰ کہ ظالم ہو کر واپس

لوٹے گا۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود
۲۴۸۷۷.....اسلام میں جب دو شخص آپس میں دوستی رکھتے ہیں پھر ان میں سے کسی ایک سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے جس کی وجہ سے دونوں میں تفریق پڑ جاتی ہے۔رواہ ھناد عن ابی ھریرۃ

چوتھا باب.....صحبت کے حقوق کے بیان میں

پڑوسی کے حقوق

۲۴۸۷۸.....جبرئیل امین پڑوسی کے حق میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمرو احمد بن حنبل والنجار ومسلم عبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشۃ

۲۴۸۷۹.....جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے جبرئیل علیہ السلام مجھے برابر مملوک کے حق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ مملوک کے لیے کوئی مدت یا وقت مقرر کر دیں گے جب وہ اس وقت تک پہنچے گا آزاد ہو جائے گا۔رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:.....حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۷۱

۲۴۸۸۰.....میں تمہیں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی امامۃ

۲۴۸۸۱.....جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۴۸۸۲.....پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۷

۲۴۸۸۳.....پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۶ والنافلۃ ۸۴۔

۲۴۸۸۴.....جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت

۲۴۸۸۵.....اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی شریح

۲۴۸۸۶.....قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا۔حتیٰ کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہ اپنے پڑوسی کے لیے بھی پسند کرے۔رواہ مسلم عن انس

۲۴۸۸۷.....تم میں سے جب کوئی شخص سالن پکائے اس میں پانی کی مقدار بڑھا دے تاکہ اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی دے سکے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۴۸۸۸.....جب تم سالن بناؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو پھر اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دو۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ذر

۲۴۸۸۹.....اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ، اس میں سالن کی مقدار بڑھا دو تاکہ اپنی پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کر سکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والدیلمی فی مسند الفردوس ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۸۹۰..... اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی هريرة

۲۴۸۹۱..... ہمسایوں کی تین قسمیں ہیں، ایک ہمسایہ وہ جس کا صرف ایک ہی حق ہے پڑوسیوں میں سب سے کمتر حق اسی کا ہے، ایک وہ ہے جس کے دو حقوق ہیں ایک وہ ہے جس کے تین حقوق ہیں رہی اس پڑوسی کی بات جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک (کافر) ہے جس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کا صرف پڑوس کا حق ہے وہ پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک حق، حق اسلام ہے اور دوسرا پڑوسی کا حق اور تیسرا پڑوسی مسلمان رشتہ دار ہے اس کے لیے ایک اسلام کا حق ایک پڑوس کا حق اور ایک رشتہ داری کا حق۔

رواه البزار وابو الشيخ في الثواب وابو نعيم في الحلية عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷۴ والفوائد المجموعة ۷۸۲

۲۴۸۹۲..... چالیس گھروں تک پڑوس کا اعتبار ہے۔ رواه ابوداؤد في مراسيله عن الزهري مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۔

۲۴۸۹۳..... اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جس کا پڑوسی برا ہو جو اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کر لیتا ہو اور اسے باعث ثواب سمجھتا ہو حتیٰ کہ زندگی یا موت سے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کردے۔ رواه الخطيب وابن عساكر عن ابى ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۹۹

۲۴۸۹۴..... قیامت کے دن جھگڑے میں سب سے پہلے مدمقابل ہونے والے دو پڑوسی ہوں گے۔ رواه الطبراني عن عقبة بن عامر

۲۴۸۹۵..... پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔ رواه البيهقي في السنن عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۹۸۔

پڑوسی کے حقوق کا احترام

۲۴۸۹۶..... پڑوسی (کے حق) کا احترام پڑوسی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کے خون کا احترام۔ رواه ابو الشيخ في الثواب عن ابى هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۷

۲۴۸۹۷..... پڑوسی کا حق ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے ساتھ چلو، اگر وہ تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر وہ محتاج و بدحال ہو جائے تم اس کا ستر کرو، اگر اسے خیر و بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکباد دو، اسے اگر مصیبت پہنچے تم اس کے دکھ درد کو محسوس کرو تم اس کی عمارت سے اونچی اپنی عمارت مت بناؤ کیونکہ ایسا کرنے سے تازہ ہوا بند ہو جائے گی۔ تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے تکلیف مت پہنچاؤ الا یہ کہ ہانڈی سے اسے بھی کچھ دو۔ رواه الطبراني عن معاوية بن حيدة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۲۸

۲۴۸۹۸..... پڑوسی کو اذیت پہنچانے سے گریزاں رہو اور اس کی اذیت پر صبر کرو تفریق ڈالنے کے لیے موت کافی ہے۔

رواه ابن النجار عن ابی عبدالرحمن الحبلی مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۹۱۔

۲۴۸۹۹..... کتنے لوگ ہوں گے جو اپنے پڑوسیوں سے چمٹ جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ! اس نے اپنا دروازہ مجھ پر بند کر رکھا ہے اور اپنے حسن سلوک سے مجھے دور رکھا ہے۔ رواه البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۸۔

۲۴۹۰۰..... میں دو بدترین پڑوسیوں کے درمیان رہتا تھا ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان چنانچہ وہ گوبر لا کر میرے دروازے پر ڈال دیتے تھے، اسی طرح بعض دوسری اذیت کی چیزیں بھی لا کر میرے دروازے پر ڈال دیتے۔ رواہ ابن سعد بن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۷۷۔

۲۴۹۰۱..... یہ کہ آدمی دس عورتوں سے زنا کرے بہتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے، اور یہ کہ آدمی دس گھروں سے چوری کرے یہ گناہ کمتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد واحمد بن حنبل والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۴۹۰۲..... پڑوسی کا بہت بڑا حق ہے۔ رواہ البزار والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعید بن زید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۴۱

۲۴۹۰۳..... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن الطلق بن علی

۲۴۹۰۴..... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالآ لی ۱۴۸۲۔

۲۴۹۰۵..... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۴۹۰۶..... وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر کھائے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا ہو حالانکہ اسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کا علم بھی ہو۔ رواہ البزار والطبرانی عن انس

۲۴۹۰۷..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی سے اچھائی سے پیش آئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابی شریح وعن ابی هریرة

۲۴۹۰۸..... وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

۲۴۹۰۹..... قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے کہ تم دو پڑوسیوں کے درمیان بالشت بھر زمین کا ٹکڑا متنازعہ پاؤ خواہ وہ ٹکڑا زمین میں سے ہو یا گھر میں سے ان میں سے ایک دوسرے کے حصہ کو ہتھیا لیا ہے جو کہ ذراع کے بقدر ہوتا ہے چنانچہ سات زمینوں سے وہ ٹکڑا اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۸۔

۲۴۹۱۰..... یا اللہ! میں مستقل قیام گاہ میں بڑے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں چونکہ جنگل کا ساتھی رخصت ہوجاتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی هریرة

حصہ اکمال

۲۴۹۱۱..... پڑوسی کو اذیت مت پہنچاؤ اور اس کی اذیت پر صبر کرلو چونکہ تفریق کے لئے موت کافی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی عبدالرحمن الحبلی

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

۲۴۹۱۲..... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے برابر پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث مقرر کریں گے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة

۲۴۹۱۳..... جبرئیل امین مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں انتظار کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کے وارث ہونے کا مجھے حکم دے دیں گے۔رواہ الطبرانی عن محمد بن مسلمۃ

۲۴۹۱۴..... جبرئیل نے مجھے چالیس گھروں تک پڑوس کے ہونے کی وصیت کی ہے دس ادھر (سامنے) سے دس ادھر (پیچھے) سے دس یہاں (دائیں) سے اور دس وہاں۔(بائیں) سے۔رواہ البیھقی وضعفہ عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۳۱۹ والضعفیۃ ۲۷۴

۲۴۹۱۵..... خبردار (آس پاس کے) چالیس گھروں کا شمار پڑوس میں ہوتا ہے وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے خوفزدہ ہو۔واہ الحسن بن سفیان والطبرانی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتھر ۱۰۹

۲۴۹۱۶..... پڑوس کا اعتبار دائیں طرف سے ساٹھ گھر، بائیں طرف سے ساٹھ گھر، پیچھے سے ساٹھ گھر اور سامنے سے ساٹھ گھروں سے ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۳۱۹ والمقاصد المبینۃ ۳۶۔

۲۴۹۱۷..... تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔رواہ الخرانطی فی مکارم الاخلاق عن عبداللہ بن سلام والخرانطی عن ابن مسعود والخرانطی عن جابر بن سمرۃ الخرانطی طاعن ابن عباس الخرانطی عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۱۸..... وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو اپنے پڑوسی کا اکرام نہیں کرتا۔رواہ ابن النجار عن علی

۲۴۹۱۹..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والضیاء عن ابی سعید

پڑوسی کو ایذاء سے بچائے

۲۴۹۲۰..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔رواہ الخطیب عن ابن شریح الخزاعی

۲۴۹۲۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۲۲..... اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: بوائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس کی شرارتیں۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ھریرۃ والطبرانی عن ابی شراع الکعبی

۲۴۹۲۳..... اللہ کی قسم مومن نہیں، اللہ کی قسم مومن نہیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ابن عن ابی شروع

۲۴۹۲۴..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اسلام نہیں لاتا یہاں تک کہ اس کا دل اسلام نہ لائے اور اسوقت تک مومن نہیں جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: دھوکا دہی اور ظلم۔

رواہ الخرانطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود

۲۴۹۲۵..... کسی شخص کا ایمان مستقیم نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل مستقیم نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہ ہو اور جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی شعب الایمان عن انس وحسن

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۴۲ وکشف الخفاء ۳۱۴۴۔

۲۴۹۲۶.....وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔رواہ الحاکم عن انس

۲۴۹۲۷.....جس شخص نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی جس شخص نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے میرے ساتھ لڑائی کی جس نے میرے ساتھ لڑائی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کی۔

رواہ ابوالشیخ و ابونعیم عن انس

۲۴۹۲۸.....کوئی شخص اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر شکم سیر نہیں ہوتا۔

رواہ ابن المبارک و ابویعلی و ابونعیم فی الحلیۃ و الحاکم وسعید بن المنصور عن عمر

۲۴۹۲۹.....وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کر رات گزرے جب کہ اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا ہو۔رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۴۹۳۰.....قیامت کے دن پڑوسی اپنے پڑوسی سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے میرے پروردگار اس سے سوال کر اس نے میرے اوپر اپنا دروازہ کیوں بند کیا اور اپنا کھانا کیوں مجھ سے روکے رکھا۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ والتنزیہ ۱۴۴۲

۲۴۹۳۱ قیامت کے دن کتنے پڑوسی ہوں گے جو اپنے پڑوسی سے چمٹ جائیں گے وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! اس نے اپنا دروازہ بند کیے رکھا اور مجھے حسن سلوک سے روک رکھا۔رواہ ابوالشیخ عن ابن عمرو والدیلمی عن ابن عمر

۲۴۹۳۲.....جس شخص نے اپنے پڑوسی کے لیے اپنا دروازہ بند کردیا اپنے اہل خانہ اور مال سے خوفزدہ ہوکر (کہ میرا پڑوسی کھا جائے گا اور اہل خانہ بھوکے رہیں گے) یہ شخص مومن نہیں ہوسکتا وہ شخص مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

پڑوسی سے شکایت کا ایک طریقہ

۲۴۹۳۳.....اپنا ساز وسامان اٹھاؤ اور گلی میں پھینک دو اور جب کوئی آنے والا آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے تو اس پر لعنت متحقق ہوجائے گی۔رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۲۴۹۳۴.....لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں کو دین نہیں پڑھاتے جو پڑوسیوں کو تعلیم نہیں دیتے جو انھیں وعظ نہیں کرتے نہ انھیں اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی بری باتوں سے روکتے ہیں۔لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے ان سے دین نہیں سیکھتے اور نہ ہی ان کا وعظ سنتے ہیں۔بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں انھیں دین سکھائیں وعظ کریں انھیں اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں بخدا! لوگوں کو چاہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں دین سیکھیں وعظ سنیں ورنہ دنیا میں میں انھیں سخت سزادوں گا۔

رواہ ابن راھویہ و البخاری فی الواحد و ابن السکن و الباوردی و ابن مندہ عن علقمۃ بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن جدہ

ابن سکن کہتے ہیں یہ حدیث صرف ایک ہی سند سے مروی ہے اس کی سند صالح ہے لیکن اس حدیث کو محمد بن اسحاق بن راھویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور سند یوں بیان کی ہے "عن علقمۃ بن سعید بن بزی عن ابیہ عن جدہ "اسی سند سے یہ حدیث طبرانی نے عبدالرحمن کے ترجمہ میں روایت کی ہے ابونعیم نے اس حدیث کو راجح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابزی کی روایت اور رویت درست نہیں ابن مندہ نے بھی یہی کہا ہے: ابن حجر نے الاصابہ میں لکھا ہے: ابن سکن کا کلام دونوں پر وارد ہے اس میں اصل اعتماد بخاری کا ہے اور اس کی انتہاء بھی اسی تک ہے۔جب کہ محمد بن اسحاق بن راھویہ کی روایت شاذ ہے چونکہ علقمہ سعید کا بھائی ہے بیٹا نہیں۔

انتھٰی ورواہ صدرہ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرۃ الی قولہ ولا یتعظون

۲۴۹۳۵..... کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ چنانچہ اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر محتاج ہو جائے تم اس کا ہاتھ تھام لو، اگر بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلو، اگر سے خیر و بھلائی پہنچے تم اسے مبارکباد دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو، تم اس کے مکان کے آگے اپنے مکان کے لمبی چوڑی عمارت کھڑی نہ کرو کہ اس کے مکان کی ہوا ہی رک جائے البتہ اس کی اجازت سے بنا سکتے ہو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی کچھ ہدیہ کرو اگر پھل اسے ہدیہ نہ کر سکو کم از کم اس سے مخفی رکھو، ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیٹا پھل لے کر باہر نکلے کہیں پڑوسی کے بچوں کو حسد نہ آنے لگے تمہاری ہنڈی کی بو پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے الا یہ کہ اسے بھی کچھ حصہ دو کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق بہت کم لوگ ادا کر پاتے ہیں جن پر اللہ کا رحم ہو، پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے بعض کے تین حقوق ہیں، بعض کے دو حقوق ہیں اور بعض کا ایک حق ہے وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں یہ وہ مسلمان پڑوسی ہے جو قریبی رشتہ دار ہو اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک قرابتداری کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے، جس کے دو حقوق ہیں یہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے اور وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کا پڑوس کا حق ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر پڑوسی کو قربانی کا گوشت کھلا سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مشرکین کو مسلمانوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھلایا جا سکتا۔

رواہ ابن عدی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۹۳۶.....اے عائشہ جب تمہارے پاس پڑوسی کا بچہ آئے اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دو چونکہ ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۴۹۳۷.....اے مومن عورتوں کی جماعت! تم میں سے کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے جلے ہوئے کھر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ مالک و البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی عن حواء

۲۴۹۳۸.....اے انس! وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس کا پڑوسی بھوکا رات بسر کرے حالانکہ اسے (اس کے بھوکے ہونے کا) علم ہو۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۹۳۹.....کسی قیام گاہ میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ مسافر پڑوسی جب چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

پڑوسی کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنا

۲۴۹۴۰.....کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑ رکھنے سے منع نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ وابن ماجہ عن ابن عباس واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن مجمع بن یزید ورجالہ کثیر من الانصار

اکمال

۲۴۹۴۱.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے اس کی دیوار پر لکڑی رکھنے کی اجازت طلب کرے وہ اس سے انکار نہ کرے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: صحیح وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۴۹۴۲.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا مطالبہ کرے اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۴۹۴۳.....جو شخص (پڑوسی میں) دیوار تعمیر کرے وہ اپنے پڑوسی کو دیوار پر شہتیر رکھنے دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۴۴...... تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے ہرگز نہ روکے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۴۵...... تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ روکے کہ وہ اس کی دیوار پر شہتیر رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۴۹۴۶...... تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے جب غیر آباد زمین میں راستے پر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو راستے کی مقدار سات ہاتھ مقرر کردو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والبیھقی عن ابن عباس

۲۴۹۴۷...... پڑوسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے منع کرے۔

رواہ البیھقی فی السنن وصححہ عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۴۸...... پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھے گا جب وہ اسے اپنی دیوار پر شہتیر بھی نہیں رکھنے دیتا۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الکعبی

۲۴۹۴۹...... پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھ سکتا ہے جب وہ اسے اپنی دیوار پر (مکان کی) لکڑیاں بھی نہیں رکھنے دیتا۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عنہ

سواری کے حقوق

۲۴۹۵۰...... سواری پر بوجھ (تھیلے وغیرہ) پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ بند ہوتے ہیں اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزھری ووصلہ البزار وابویعلی والطبرانی فی الاوسط عنہ عن سعید ابن المسیب عن ابی ھریرۃ نحوہ

۲۴۹۵۱...... ان گونگے چوپایوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اچھی طرح سے ان پر سوار ہو اور انھیں اچھا چارہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن خزیمۃ وابن حبان عن سھل بن الحنظلیۃ

۲۴۹۵۲...... جب تم میں سے کوئی شخص سواری پر سوار ہو اسے چاہے کہ سواری کو نرم راستے پر چلائے چونکہ اللہ تعالیٰ قوی اور ضعیف (ہر طرح کی) سواری پر سوار کراتا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر وبن العاص

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳۔

۲۴۹۵۳...... جب تم ان گونگے چوپایوں پر سوار ہو تو ان پر سوار ہو کر جلدی سے آگے بڑھو اور جب قحط سالی ہو سواریوں کو جلدی سے لے جاؤ تمہیں رات کے وقت سفر کرنا چاہئے چونکہ رات کی مسافت کو اللہ تعالیٰ لپیٹ دیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عبداللّٰہ بن مغفل

۲۴۹۵۴...... جب تم ان چوپایوں پر سوار ہو اور انھیں ان کا حق دو یعنی مختلف منازل میں پڑاؤ کرو شیاطین بن کران پر مت بیٹھے رہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافرادعن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۴ والکشف الالٰہی ۱۲۷

۲۴۹۵۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدنا چاہے اسے چاہیے کہ اونٹ کی کوہان کا اوپر والا حصہ ہاتھ میں پکڑ کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۰۔

جانوروں کے حقوق ادا کرنا

۲۴۹۵۶...... جب تم سرسبز وشاداب زمین میں سفر کررہے ہو تو چوپایوں کو اس زمین کا حصہ دو اگر تم قحط زدہ زمین میں سفر کررہے ہو تو وہاں سے جلدی

جلدی آگے بڑھ جاؤ اور جب تم رات کو کسی جگہ پڑاؤ کرنا چاہو تو سر راہ چری ہوئی زمین پر پڑاؤ نہ ڈالو چونکہ ہر چوپائے کا مخصوص ٹھکانا ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن انس

۲۴۹۵۷..... شفقت ومہربانی سے چوپایوں پر سوار ہو اور نرمی سے انھیں چھوڑو، راستے اور بازاروں میں چوپایوں کو گفتگو کے لیے کرسیاں نہ بنائے رکھو بیشتر سواریاں اپنے سواروں سے بہتر ہوتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والطبرانی والحاکم عن معاذ بن انس عن ابیہ

کلام:.......حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۷۸۳ ھیثمی کہتے ہیں اس حدیث کی بعض اسانید کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ سھل بن معاذ میں قدرے ضعف ہے گو ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔

۲۴۹۵۸.....کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ میں نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو چوپائے کے منہ پر داغ لگائے اور اسے منہ پر مارے۔

رواہ ابوداؤد عن جابر

۲۴۹۵۹.....تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے میری نسبت زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم اپنا حق مجھے سونپ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن بریدۃ

۲۴۹۶۰.....آدمی اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اپنی سواری پر آگے بیٹھے (اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھائے) اور اپنے بستر پر خود بیٹھے اور اپنے کجاوے میں خود امامت کرائے۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حنظلۃ

۲۴۹۶۱.....میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ تم اپنے چوپایوں کی پشتوں کو منبر بنالو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تو چوپایوں کو تمہارے لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان پر سوار ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکو جہاں اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین عطا کی ہے تاکہ تم ان جانوروں پر سوار ہو کر اپنی حاجتیں پوری کر سکو۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۶۲.....آدمی اپنی سواری کے سینے (آگے) کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی جس جگہ بیٹھا ہو اٹھ کر چلا جائے اور جب واپس لوٹے اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۴۹۶۳.....آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور اپنے گھر میں نماز پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔البتہ اگر حکمران ہو اور لوگ اس پر مجتمع ہوں تو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔رواہ الطبرانی عن فاطمۃ الزھراء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۔

۲۴۹۶۴.....سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔رواہ الطبرانی عن بریدۃ واحمد بن حنبل والطبرانی عن قلیس بن سعد وحبیب بن مسلمۃ واحمد بن حنبل عن عمر والطبرانی عن علقمۃ بن مالک الخطمی وابوداؤد عن عروۃ بن مغیث الانصاری والطبرانی فی الاوسط عن علی والبزار عن ابی ھریرۃ وابونعیم عن فاطمۃ الزھراء

۲۴۹۶۵.....سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ وہ خود ہی اگر دوسرے کو اجازت دے دے۔رواہ ابن عساکر عن بشیر

کلام:.......حدیث ضعیف دیکھئے تحذیر المسلمین ۔۴۰ اور ترتیب الموضوعات ۴۱۰

۲۴۹۶۶.....بدترین گدھا چھوٹے قد والا کالا گدھا ہے۔رواۃ العقیلی عن ابن عمر

۲۴۹۶۷.....اونٹ شیاطین سے پیدا کیے گئے ہیں ہر اونٹ کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور عن خالد بن معدان

۲۴۹۶۸.....ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا اونٹوں پر نرمی سے سوار ہو فی الواقع اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا کرتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۶۹.....ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر تمہیں اپنی حاجتوں میں درماندگی پیش نہیں آئے گی۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم عن حمزۃ بن عمر واسلمی

ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے

۲۴۹۷۰......کوئی اونٹ ایسا نہیں جس کی کوہان پر شیطان نہ ہو جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کر لیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے پھر ان سے اپنے لیے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی لاس

۲۴۹۷۱......اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو جانور کو عذاب پہنچائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۴۹۷۲......تیسرا شخص ملعون ہے یعنی تیسرا شخص جو سواری پر بیٹھا ہو۔رواہ الطبرانی عن المهاجر بن قنفذ

کلام:......حدیث قابل غور ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۰ والکشف الالٰہی ۳۰۳

۲۴۹۷۳......جس قسم کا برتاؤ تم لوگ جانوروں کے ساتھ کرتے ہو وہ اگر تمہیں بخش دیا جائے تو تم میں سے بہت سارے لوگوں کی بخشش ہو جائے گی۔

(رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۹۷۴......چوپایوں کو ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عباس

کلام:......سند کے اعتبار سے حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۳۶

۲۴۹۷۵......چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن معاویه

۲۴۹۷۶......ریشم اور چیتوں کے چمڑوں پر سوار مت ہو یعنی ریشم اور چیتے کے چمڑے سے بنی ہوئے زینوں پر سوار مت ہو۔رواہ ابوداؤد عن معاویة

۲۴۹۷۷......گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۴۹۷۸......چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ماجه عن ابی ریحانة

۲۴۹۷۹......جانوروں کے منہ پر داغ لگانے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن جابر

اکمال

۲۴۹۸۰......ان چوپایوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انھیں کھلاؤ تاکہ موٹے ہو جائیں اور جب صحت مند ہوں تب ان پر سواری کرو۔

رواہ الطبرانی عن سهل بن الحنظلية

۲۴۹۸۱......موٹے جانور کی قربانی کرو اور عمدہ جانور پر سوار ہو، پانی والے دن دودھ دوھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن الشرید بن سوید

۲۴۹۸۲......اس چوپائے کے معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تھکاتا ہے۔رواہ الطبرانی عن عبدالله بن جعفر

۲۴۹۸۳......اس سواری کا مالک کہاں ہے؟ اس کے معاملہ میں تو اللہ سے نہیں ڈرتا یا تو اسے گھاس چارا کھلاؤ یا اس کو کھلا چھوڑ دو تاکہ خود اپنا پیٹ بھر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۹۸۴......خبردار! ایسا مت کرو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تاکہ خود اپنی موت مر جائے۔رواہ عبد بن حمید عن جابر

ایک اونٹ کو اس کے مالکان نے ذبح کرنا چاہا اس پر اونٹ نے شکایت کی۔

۲۴۹۸۵......اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۱۷

جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

۲۴۹۸۶...... کیا میں نے تجھے جانورں کے منہ پر داغ لگاتے نہیں دیکھا ان گونگے جانورں کے منہ پر داغ مت لگاؤ عرض کیا گیا: میں کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا: گردن کے اگلے حصہ پر۔ رواہ الطبرانی عن نقادۃ بن عبداللہ الاسدی

۲۴۹۸۷...... کوئی شخص بھی ہرگز جانور کے منہ پر نشان (داغ لگا کر) نہ لگائے اور نہ ہی منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق عن جابر

۲۴۹۸۸...... اے جنادہ! کیا تم نے جانور میں کوئی ہڈی نہیں پائی جس پر تم داغ لگاتے اور صرف منہ ہی پایا ہے خبردار تمہیں اس کا بدلہ دینا ہوگا۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاھین والطبرانی وابو نعیم وسعید بن المنصور عن جنادۃ الغیلانی قال ابن السکن : لااعلم لہ غیر

۲۴۹۸۹...... جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر نشان تھا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۰...... میں نے رات گزاری اور فرشتے مجھے گھوڑوں کے روکنے اور تھکانے کے متعلق کوستے رہے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۲۴۹۹۱...... جو شخص سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا تم میں سے جو شخص سفر پر جائے اور جب واپس لوٹے گھر والوں کے لے ہدیہ لائے اگرچہ اپنے تھیلے میں پتھر ڈال کر ہی لے آئے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء وفیہ الوضین بن عطاء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ سند میں وضین ابن عطا ہے۔

۲۴۹۹۲...... جو شخص اپنی سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۹۹۳...... جس شخص نے سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی ”سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین“ پھر وہ نیچے اترنے سے پہلے مر گیا وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابوالشیخ وابونعیم عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۹۴...... جو مسلمان شخص بھی سواری پر سوار ہوتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو کچھ میں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہنستے ہوئے متوجہ ہوتا ہے جیسے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بیٹھایا تین بار تکبیر کہی تین بار تسبیح کہی اور ایک بار تہلیل کہی پھر ہنسے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صرف متوجہ ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۵...... جب کوئی شخص چوپائے پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کے پیچھے شیطان سوار ہوجاتا ہے اور کہتا ہے گانا گاؤ اگر گانا نہ گا سکتا ہو تو کہتا ہے گانے کی تمنا تو کرلو وہ گانے کی تمنا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے نیچے اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۹۹۶...... ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور پھر اس سے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۴۹۹۷...... ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اونٹ پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عمر

۲۴۹۹۸...... یا اللہ! اپنی راہ میں اونٹ کی سواری عطا فرما، بلاشبہ تو ہی قوی وضعیف اور خشک تر کو بحر و بر میں سوار کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

۲۴۹۹۹...... آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ البیھقی عن انس

۲۵۰۰۰...... سواری کا مالک اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ تم اپنا حق مجھے سونپ دو۔ رواہ الحاکم عن بریدۃ

مملوک (غلام) کے حقوق اور صحبت کا بیان

۲۵۰۰۱ ...... حبشیوں کو اپنے غلام بناؤ چونکہ حبشیوں میں سے تین اشخاص اہل جنت کے سردار ہیں لقمان حکیم نجاشی اور بلال موذن۔

رواہ ابن حبان فی الصعفاء و الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۳ اور ترتیب الموضوعات ۶۲۵۔

۲۵۰۰۲ ...... اپنے مملوکین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن علی

۲۵۰۰۳ ...... نماز اور اپنے مملوکین کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ الخطیب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۵۰۰۴ ...... دو کمزوروں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو: غلام لوگ اور عورت کے متعلق۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۹

۲۵۰۰۵ ...... چہرے سے اجتناب کرو چہرے پر مت مارو۔ رواہ ابن عدی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔ ضعیف الجامع ۱۴۳

۲۵۰۰۶ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے جھگڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۰۰۷ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ ابو داؤد الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۰۸ ...... اپنے بھائی کو معاف کر دو، اگر بدلہ لینا ہی چاہو تو زیادتی کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے گریز کرو۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم فی المعرفۃ عن جزء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۸۸۔

۲۵۰۰۹ ...... تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ جس کا بھائی اس کی ملکیت میں ہو اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اسے اپنا لباس پہنائے اس کی طاقت سے بڑھ کر اس سے کام نہ لے، اگر کوئی ایسا کام اس کے سپرد کرے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس کی مدد کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابی ذر

۲۵۰۱۰ ...... جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے جو اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے اسے چاہیے کہ خادم کو اپنے ساتھ بٹھائے اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھانا چاہتا ہو تو کم از کم اسے ایک یا دو لقمے دے دے۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۱۱ ...... جب غلام چوری کرے اسے بیچ ڈالو گو نصف اوقیہ (۲۰ درہم) چاندی کے بدلہ میں کیوں نہ بیچنا پڑے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۴۹ و ضعیف الادب ۳۳۔

۲۵۰۱۲ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر دے تو اسے مارنے سے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا لو، یعنی مارنے سے رک جاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۳۰ و الضعیفۃ ۱۴۴۱

۲۵۰۱۳ ...... اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو انہیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو، اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انہیں بیچ ڈالو اے اللہ کے بندو! انہیں عذاب مت دو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن سعد عن زید بن خطاب

۲۵۰۱۴ ...... تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جو کام تم سے نہ ہو سکے اس میں ان کی مدد طلب کرو اور جو کام ان سے نہ ہو سکے اس میں ان کی مدد کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن رجل)

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱۷

۲۵۰۱۵ ...... غلام خریدو اور انھیں اپنے رزق میں شریک کرو، حبشیوں سے گریز کرو چونکہ ان کی عمریں تھوڑی اور رزق قلیل ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیفۃ ۷۲۵

۲۵۰۱۶ ...... اے ابو مسعود! جان لے جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ مسلم عن ابی مسعود

مملوک غلام کے ساتھ حسن سلوک

۲۵۰۱۷ ...... تمہارا مملوک تمہاری کفایت کر سکتا ہے، جب وہ نماز پڑھتا ہے پھر وہ تمہارا بھائی ہے اپنی اولاد کی طرح اس کا اکرام کرو اور جو کھانا تم کھاؤ وہی اسے کھلاؤ۔ رواہ ابن ماجه عن ابی بکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۹۔

۲۵۰۱۸ ...... جس شخص نے غیر شادی شدہ خادم رکھا پھر عورتوں نے اس سے زنا کر لیا، خادم پر وہی گناہ ہوگا جو عورتوں پر ہوگا البتہ عورتوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔ رواہ البزار عن سلمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۱۔

۲۵۰۱۹ ...... جس شخص نے اپنے غلام کو ناکردہ گناہ پر حد جاری کی یا طمانچہ مارا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۰۲۰ ...... جس شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا یا اس کی پٹائی کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داد عن ابن عمر

۲۵۰۲۱ ...... جس شخص نے ظلم کرتے ہوئے اپنے غلام کو مارا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۵۰۲۲ ...... جس شخص نے والدہ (باندی) اور اس کے بچے میں تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفریق ڈالے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابی ایوب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۴۴ والتمیز ۱۷۱

۲۵۰۲۳ ...... والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق مت ڈالو۔ رواہ البیهقی فی السنن عن ابی بکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۶ وضعیف الجامع ۶۲۸۰

فائدہ: ...... والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق نہ ڈالنے کا معنی یہ ہے کہ جس باندی کا ہاں بچہ ہو اس باندی کو تنہا، بچے کو الگ کر کے نہ بیچا جائے یعنی پہلے تو ایسی باندی بیچی ہی نہ جائے اگر بیچنا ہی ہو تو بچے کو اس کے ساتھ رہنے دیا جائے۔

۲۵۰۲۴ ...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالے اور جو دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی موسی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۹۳

فائدہ:......حدیث کے دوسرے حصہ کا معنی یہ ہے کہ دو غلام جو آپس میں سگے بھائی ہوں ان میں سے ایک کو کہیں دور بیچ دیا جائے کہ دونوں کے درمیان تفریق ڈال دی جائے ایسا کرنا انسانی ہمدردی کے خلاف ہے۔

۲۵۰۲۵......جس نے تفریق ڈالی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۲۲

۲۵۰۲۶......جس نے تفریق ڈالی وہ ملعون ہے۔رواہ البیهقی فی السنن عن عمران

غلام پر الزام لگانے کی سزا

۲۵۰۲۷......جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری الذمہ ہو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن بطور حد کوڑے لگائے جائیں گے الا یہ کہ وہ اپنے قول میں سچا ہو۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والحاکم عن ابی هریرة

۲۵۰۲۸......میں نے تمہارے خادم کے کام میں جو تخفیف کی ہے وہ قیامت کے دن تمہارے میزان میں باعث اجر وثواب ہوگی۔

رواہ ابویعلیٰ وابن حبان و البیهقی فی شعب الایمان عن عمرو بن حریث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۸۔

۲۵۰۲۹......ہلاکت ہے مالک کے لیے مملوک (کے حق) سے ہلاکت ہے مملوک کے لیے مالک (کے حق) سے۔رواہ البزار عن حذیفة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۲

۲۵۰۳۰......اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مت مارو۔رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجه والحاکم عن ایاس بن عبداللّٰه بن ابی ذباب

۲۵۰۳۱......غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں کیا معلوم کہ تم نے کن حالات کا سامنا کرنا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۹ وضعیف الجامع ۲۶۴۱

۲۵۰۳۲......اپنے برتنوں پر اپنی باندیوں کو مت مارو چونکہ ان کی بھی ایک مدت مقرر ہے جس طرح عام لوگوں کی مدتیں مقرر ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن کعب بن عجرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۵ وضعیف الجامع ۶۲۴۔

۲۵۰۳۳......اپنے غلاموں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انھیں اچھے کپڑے پہنائے رہو ان کے پیٹ بھرتے رہو اور ان کے لیے نرم بات کرو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۰۳۴......جس شخص نے یا عورت نے اپنی باندی سے کہا: اے زانیہ! حالانکہ وہ اس کے زنا کرنے پر مطلع نہیں ہوا، قیامت کے دن بطور حد اسے کوڑے لگائے جائیں گے جب کہ دنیا میں ان کے لیے حد نہیں۔رواہ الحاکم عن عمرو بن العاص

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۴۔

۲۵۰۳۵......خادم کے ساتھ کھانا کھانے میں تواضع ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام سلمة رضی اللّٰه عنها

۲۵۰۳۶......تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے غلاموں کے لیے سب اچھا ہو۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۰۳۷......اپنا کوڑا وہاں رکھو جہاں اسے خادم دیکھتا رہے۔رواہ البزاز عن ابن عباس

۲۵۰۳۸......غلاموں کو ان کی عقل کے بقدر سزا دو۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸۳ وضعیف الجامع ۳۶۷۲۔

۲۵۰۳۹......بندے کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق بندے سے ہے جب تک اس کی خدمت نہیں کی جاتی جب اس کی خدمت کی جاتی

ہے تو اس پر حساب لاگو ہوتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۸۳

۲۵۰۴۰...... جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی مسعود

۲۵۰۴۱...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو چہرے پر داغ لگائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۰۴۲...... جس شخص نے غلاموں پر فخر کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔رواہ الحکیم عن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۴۲ اوالشذرة ۹۲۹

۲۵۰۴۳ آقا پر غلام کے تین حقوق ہیں نماز سے اسے جلدی نہ کرائے کھانے سے اسے نہ اٹھائے اور مکمل طور پر اسے پیٹ بھر کر کھانے دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۵۳

۲۵۰۴۴...... جب تمہارے پاس تمہارا خادم کھانا لے کر آئے اسے اپنے ساتھ بٹھالو یا اسے کچھ دے دو چونکہ اس نے کھانے کی تپش اور دھواں برداشت کیا۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابن مسعود

۲۵۰۴۵...... جب تم میں سے کسی کا خادم ہو جو اس کا کام پورا کر دیتا ہو وہ اسے کھانا کھلائے یا اپنے کھانے میں سے اسے لقمہ دے دے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

مملوک غلام سے طاقت کے مطابق خدمت لینا

۲۵۰۴۶ غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا واجب ہے اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو، اگر کوئی ایسا کام اسے سونپ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اس میں اس کی مدد کرو اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

۲۵۰۴۷ غلام کے لیے دستور کے مطابق کھانے اور کپڑے کا بندوبست کرنا واجب ہے ایسا ہی کام اس کے سپرد کیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو، اگر اس کی طاقت سے بڑے کام اس سے لو تو اس کی مدد کرو، اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

۲۵۰۴۸...... دستور کے مطابق غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کیا جائے اور اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۵۰۴۹ اگر تمہارے پاس غلام ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کر سکے وہ انھیں بیچ دے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۰ جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آقا) کے پاس آئے اور اس سے کوئی چیز (سازوسامان یا مال وغیرہ) کا مطالبہ کرے اور آقا دینے سے انکار کرے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ آئے گا جو اس فاضل چیز کو نگل جائے گا جس سے اس نے غلام کو منع کیا تھا۔

رواہ النسائی عن معاویة بن حیدة

۲۵۰۵۱ جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آزاد کرنے والے آقا) سے کوئی فالتو چیز طلب کرتا ہے اور آقا انکار کر دیتا ہے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ لایا جائے گا جو وہ چیز نگل جائے گا۔رواہ ابوداؤد عن معاویة بن حیدة

۲۵۰۵۲..... اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے تجھ میں جاہلیت کی بو پائی جارہی ہے یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، جوان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کر سکے وہ انھیں بیچ ڈالے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۳..... تیرے غلاموں نے تیرے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور جو تیرے پاس انھوں نے جھوٹ بولا ہے اس کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انھیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے بقدر ہوئی تو حساب برابر سرابر رہے گا نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ نقصان میں تو نے انھیں جو سزا دی ہے وہ اگر ان کے گناہوں سے کمتر ہوئی تو یہ تمہارے حق میں فضیلت کی بات ہوگی اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ''ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ'' الآیۃ قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عائشۃ

۲۵۰۵۴..... تم میں سے جو شخص خادم خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کے لے نہایت اچھی ثابت ہوگی۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۲۷ احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے ۳۱۹

۲۵۰۵۵..... جب تم میں سے کوئی شخص نوکر خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللھم انی اسئلک خیرہ وخیر ما جبلتہ علیہ واعوذبک من شرہ وشر ما جبلتہ علیہ.

یا اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

اسی طرح

اور جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہے۔

اللھم انی اسالک خیرھا وخیر ماجبلتھا علیہ واعوذبک من شرھا وشر ماجبلتھا علیہ.

یا اللہ میں تجھ سے اس کی خیر و برکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

اس کیلئے برکت دعا کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدے تو اس کی کوہان پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور مذکور بالا دعا پڑھے۔

رواہ ابن ماجہ عن عمر وبن شعیب عن جدہ

۲۵۰۵۶..... جو شخص غلام خریدے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ یہ اس کے لیے بہت اچھی ہے۔ رواہ ابن النجار عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۳۶ والتنزیہ ۲۵۴۲۔

اکمال

۲۵۰۵۷..... جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح عن ابی مسعود

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنا غلام کو مارا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ۲۵۰۴۰ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۰۵۸..... وہ اسلام میں تمہارا بھائی ہے اسے اتنا ہی کام سونپو جس کی وہ طاقت رکھتا ہوا سے وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہوا سے وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو اگر تم اسے ناپسند کرو تو بیچ ڈالو یعنی غلام کو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ

۲۵۰۵۹......تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو غالب کاموں میں ان سے مدد لو اور جو کام انھیں مغلوب کردے اس میں ان کی مدد کرو۔ رواہ احمد بن حنبل البخاری فی الادب المفرد عن رجحل من الصحابة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱۷۔

۲۵۰۶۰......غلام خریدو اور انھیں اپنے کسب وکمائی میں شریک کرو، حبشیوں سے گریز کرو چونکہ انکی عمریں تھوڑی اور کمائی قلیل ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

حدیث ۲۵۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیفة ۷۲۵۔

۲۵۰۶۱......تم نے سچ کہا وہ تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے تمہارا باپ اور ماں آدم اور حواء ہیں تمہارے اس سلوک کا اجر عظیم ہے۔

رواہ ابن قانع عن بشر بن حنظلة الجعفی

۲۵۰۶۲......جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ اور جو کپڑے خود پہنتے ہو وہی انھیں پہناؤ۔

رواہ مسلم وابن حبان عن ابی الیسر وابن سعد عن ابی ذر وابن سعد عن ابی الدرداء والبخاری فی الادب عن جابر

۲۵۰۶۳......فقیر مالدار شخص کے پاس آزمائش ہے کمزور طاقتور کے پاس آزمائش ہے غلام آقا کے لیے آزمائش ہے آقا کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اسے وہی کام سونپے جس کی انجام دہی کی اس میں طاقت ہو وہ اس کی مدد کرتا رہے اگر ایسا نہ کر سکے کم از کم اسے سزا تو نہ دے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۵۰۶۴......غلاموں سے ایسا کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو، جس سے تم راضی ہوا سے روک لو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۵۰۶۵......تم اپنے خادم کے کام میں جو تخفیف بھی کرو گے وہ تمہارے اعمال کی ترازو میں باعث اجر وثواب ہوگا۔

رواہ ابن حبان وابویعلیٰ عن عمر وبن حریث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۹۔

۲۵۰۶۶......غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں خبر نہیں دی تھی کہ اس امت کے مملوکین اور غیر شادی شدہ لوگ سب امتوں سے زیادہ ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ غلاموں کا اکرام کرو جیسا تم اپنی اولاد کا اکرام کرتے ہو، انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۲۵۰۶۷......غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا مالک پر واجب ہے اور اس سے وہی کام لیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم عن ابی هریرة

غلام کو اپنے ساتھ کھلانا

۲۵۰۶۸......جب تمہارا غلام تمہارے لیے کھانا تیار کرے، وہ کھانے کی حرارت کا مالک ہے، لہٰذا آقا غلام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دے اگر انکار کرے تو اس کے ہاتھ پر اس کے پکائے ہوئے کھانے میں سے کچھ رکھ دے۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۵۰۶۹......خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تواضع ہے، جو شخص خادم کے ساتھ کھانا کھاتا ہے جنت اس کی مشتاق رہتی ہے۔

رواہ ابوالفضل جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱ والتنزیہ ۲۶۷/۲۔

۲۵۰۷۰...... جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے اس کی حرارت اور پکانے کی مشقت برداشت کرے اور آقا کے قریب لائے آقا کو چاہیے اسے اپنے پاس بٹھائے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے یا اسے ایک لقمہ دے دے جو اس کی ہتھیلی پر رکھ دے اور کہے: یہ کھالو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۷۱...... تم نے سچ کہا وہ ایسی زمین ہے جو سختی پر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے، جب تک اس کے باسی اپنے ہاتھوں سے کام کرتے رہیں گے اور اپنے غلاموں کو کھلاتے پلاتے رہیں گے وہ سرزمین ہلاکت کا باعث نہیں بنے گی۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن یزید بن معبد

۲۵۰۷۲...... مالک پر غلام کے تین حقوق ہیں، آقا اسے نماز میں جلدی نہ کرائے کھانا کھاتے وقت اسے نہ اٹھائے اور جب غلام بیچنے کا مطالبہ کرے اسے بیچ دے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس قال ابن عساکر حدیث غریب

۲۵۰۷۲...... رات کے وقت اپنے غلاموں سے خدمت مت لو چونکہ رات ان کے لیے ہے اور دن تمہارے لیے ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ وفیہ بحر بن کثیر مجمع علی ترکہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اس کی سند میں بحر بن کثیر ہے اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہے۔

۲۵۰۷۴...... جو غلام بھی اپنے آقا کے پاس آتا ہے اور اس سے بچی ہوئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ انکار کردیتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک گنجا سانپ اس پر مسلط کردے گا جو اسے قضا سے پہلے ڈستا رہے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان والبزار عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ

۲۵۰۷۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔ رواہ البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ

۲۵۰۷۶...... تمہارے غلاموں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور تیرے ساتھ جو جھوٹ بولا ہے اس سب کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انھیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں کے بقدر ہوئی تو معاملہ برابر سرابر رہے گا جو نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ ہی تیرے نقصان میں۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تم سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی۔ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً الا یۃ

قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے کہ کسی جان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال غریب ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے بہت سارے غلام ہیں جو میرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں اس کی پاداش میں نہیں انھیں برا بھلا کہتا ہوں اور انھیں مارتا ہوں میر ان کے متعلق کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ حدیث ۲۵۰۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۰۷۷...... اگر یہ مار غلاموں کے حق میں سودمند تھی (تو اس میں کوئی حرج نہیں) ورنہ قیامت کے دن تم سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ الحکیم عن زید بن مسلم

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ غلاموں کو مارنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۰۷۸...... عرض کی گئی: غلاموں کو گالی دینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ عرض کیا: اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے جیسا کہ ہم اپنی اولاد کو سزا دیتے ہیں اور انھیں برا بھلا بھی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: غلام اولاد کی طرح نہیں ہیں تم اپنی اولاد پر تہمت بھی لگا سکتے ہو، جس شخص نے اپنے غلام کو بدون حد کے مارا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ نکلا اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

۲۵۰۷۹...... غلاموں کا گناہ اور تمہاری دی ہوئی سزا کا وزن کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ نکلی تو تم سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔ ان کے گناہوں اور تمہاری پہنچائی ہوئی اذیت کا موازنہ کیا جائے گا اگر تمہاری اذیت زیادہ رہی تو اس کا بدلہ بھی تم سے لیا جائے گا، بلاشبہ

تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق تہمت زدہ نہیں کیا جاتا اور اس طرح اپنے آپ کو خوش نہ رکھو کہ تم پیٹ بھر کر کھاؤ اور غلام بھوکا رہے تم کپڑے پہنو اور وہ ننگا رہے۔رواہ الحکیم عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

۲۵۰۸۰..... غلام کے گناہ کا تمہاری دی ہوئی سزا کے ساتھ موازنہ ہوگا گر برابر سرابر نکلے تو نہ تمہارے حق میں کچھ فائدہ رہا اور نہ تمہارے نقصان میں اگر تمہاری سزا زیادہ رہی تو یہ ایسی چیز ہے جس کا مواخذہ قیامت کے دن تمہاری نیکیوں سے کیا جائے گا۔رواہ الحکیم عن زیاد بن ابی زیاد مرسلاً

۲۵۰۸۱..... برتن توڑ دینے پر اپنی باندیوں کومت مارو تمہاری مقررہ مدتوں کی طرح ان کی مدتیں بھی مقرر ہیں۔رواہ الدیلمی عن کعب بن عجرۃ

کلام:.......حدیث کی اصل میں آجالکم کی بجائے آجال الناس ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۵ وضعیف الجامع ۶۲۴۰

۲۵۰۸۲..... غلام کومت مارو چونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ غفلت میں تم ان پر کیا کچھ کر گزرو گے۔رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

۲۵۰۸۳..... معاف کردو، اگر سزا ہی دو تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔رواہ الطبرانی عن جزء

۲۵۰۸۴..... اسے معاف کردو ایک دن میں ستر بار، یعنی خادم کو۔رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن غریب عن ابن عمر

۲۵۰۸۵..... غلاموں کو ایک دن میں ستر مرتبہ معاف کرو۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۰۸۶..... بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اللہ کا تعلق اس کے ساتھ جب تک وہ خدمت نہیں لیتا چنانچہ جب بندے کی خدمت کی جاتی ہے اس پر حساب واجب ہوجاتا ہے۔رواہ نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۸..... بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے جب تک وہ خدمت نہیں لیتا جب خدمت لینا شروع کردیتا ہے پھر اس پر حساب واقع ہوتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور والبیھقی وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۹..... اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔رواہ ابو یعلیٰ عن انس

۲۵۰۹۰..... جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہئے اسے لے لو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۹۱..... جب غلام بھاگ جائے پھر دوسری مرتبہ بھی بھاگ جائے تو اسے بیچ دو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۹۲..... جس شخص کی باندی ہو جس سے وہ ہمبستری کرتا ہو اگر چالیس دن تک اس نے باندی سے ہمبستری نہیں کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمرو

۲۵۰۹۳..... سب سے برا غلام حبشی ہوتا ہے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے، چوری کرتا ہے۔

رواہ ابونعیم عن عبادبن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۹۹ وکشف الخفاء ۶۹۳

۲۵۰۹۳..... حبشیوں میں کوئی بھلائی نہیں جب بھوکے ہوتے ہیں چوری کرتے ہیں، اگر ان کے پیٹ بھرے ہوں تو زنا کرتے ہیں، البتہ ان میں دو اچھی عادتیں بھی ہیں کھانا کھلانا اور لڑائی کے وقت (ساتھ مل کر) لڑائی کرنا۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۱۲ ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۰۔

متعلقات از ترجمہ اکمال

۲۵۰۹۵..... جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کی ذات کے لیے بہت اچھی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۔

۲۴۰۹۶۔۔۔۔۔۔جو شخص خادم خریدے اسے چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ خادم کی پیشانی پر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اللھم انی اسئلک من خیرہ و خیر ماجبلته علیه واعوذبک من شرہ وشر ماجبلته علیه.

اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جب کوئی شخص جانور سواری وغیرہ خریدے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم افی اسالک من خیرھا و خیر ماجبلتھا علیه واعوذبک من شرھا وشر ماجبلتھا علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب اونٹ خریدے اس کی کوہان پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم انی اسالک من خیرہ وخیر ماجبلته علیه واعوذبک من شرہ وشر ماجبلته علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس اونٹ کی اور اس کی فطرت کی خیر برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة

۲۵۰۹۷۔۔۔۔۔۔جب کوئی شخص باندی خریدنا چاہے اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کے پردے کی جگہیں اور گھٹنوں سے لے کر ازار باندھنے کی جگہ تک نہ دیکھے۔ رواہ الطبرانی وابن عدی والبیھقی فی السنن وضعفه عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۲ والضعفیة ۴۲۴

غلام کی آفتیں

۲۴۰۹۸۔۔۔۔۔۔کالے حبشی کو صرف اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواہ العقیلی والطبرانی عن ام ایمن

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۹۹ وضعیف الجامع ۲۰۴۴

۲۵۰۹۹۔۔۔۔۔۔مجھے حبشیوں سے دور رہنے دو چونکہ حبشی کو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۴۲ وتذکرۃ الموضوعات ۱۱۴

۲۵۱۰۰۔۔۔۔۔۔حبشی کا جب پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا رہتا ہے چوری کرتا ہے البتہ حبشیوں میں سخاوت اور ہوشیاری ہے۔ رواہ ابن عدی عن عائشة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۹۹ والاسرار المرفوعة ۴۴۲۔

۲۵۱۰۱۔۔۔۔۔۔آخری زمانے میں سب سے برا مال غلام ہوں گے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۴۴۳ واسنی المطالب ۳۷۳۔

۲۵۱۰۲۔۔۔۔۔۔بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ تعلق رہتا ہے جب تک کہ وہ خدمت نہیں لیتا اور جب خدمت لیتا ہے اس پر حساب واقع ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۶۔

مملوک کی آقا کے ساتھ صحبت کے حقوق

۲۵۰۱۳...... غلام جب اپنے مالک کا خیر خواہ ہوتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۱۰۴...... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۰۵...... جب غلام اسلام سے بھاگ کر کفر وشرک میں داخل ہوجائے اس کا خون حلال ہوجاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد وابن خزیمة عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۶ وضعیف الجامع ۲۷۶۔

۲۵۱۰۶...... جب غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا رہتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرة

۲۵۱۰۷...... دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز میں ان کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتا ہیں مالکان سے بھاگ جانے والا غلام حتیٰ کہ پس لوٹ آئے خاوند کی نافرمان بیوی حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۱۰۸...... جنت کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والا وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا مطیع وفرمانبردار ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۳۴ والضعفیة ۱۶۷۷

۲۵۱۰۹...... جو غلام بھی اپنے بھاگنے کے دوران مرگیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا، اگرچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیوں نہ مارا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

۲۵۱۱۰...... جو غلام بھی اپنے مالکوں سے بھاگ جاتا ہے وہ کفر کرتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۱۱...... ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام جنت میں اپنے سے اوپر والے درجہ میں دیکھا عرض کیا اے میرے پروردگار! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا، حکم ہوا جی ھاں، اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے۔

رواہ العقیلی والخطیب عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۱۳۸ وضعیف الجامع ۱۸۵۸

۲۵۱۱۲...... وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اور اپنے مالکان کا بھی فرمانبردار ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکان سے ستر سال قبل جنت میں داخل فرمائے گا آقا کہے گا: اے میرے پروردگار یہ دنیا میں میرا '' غلام تھا (یہ مجھ پر کیسے سبقت لے گیا) حکم ہوگا، میں نے اس کے عمل کا اسے بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۴۔

۲۵۱۱۳...... بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی تاوقتیکہ واپس نہ لوٹ آئے۔ رواہ الطبرانی عن جریر

۲۵۱۱۴...... نیکوکار غلام کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن ھریرة

اکمال

۲۵۱۱۵...... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قابل قبول نہیں ہوتی اگر مر گیا تو کافر ہو کر مرے گا۔ رواہ الطبرانی عن جریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۶۹۔

۲۵۱۱۶...... اپنی مالکہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور سے بتاؤ کہ تمہاری مثال اس غلام کی سی ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو اگر تم اس کے پاس واپس جانے سے قبل مر گئے اسے سلام کہہ دینا۔ رواہ الحاکم عن الحارث بن عبداللہ بن ابی ربیعة

۲۵۱۱۷...... جو غلام بھاگ گیا وہ تمام تر ذمہ داری سے نکل گیا۔ رواہ ابن حنبل فی مسند ومسلم عن جریر

۲۵۱۱۸...... غلام جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کی حدود پوری کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہو اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۱۱۹...... وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہو جو اس پر واجب ہو یعنی اس کا خیر خواہ ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو، اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے ایک اجر اپنے رب عزوجل کی اچھی طرح سے عبادت کرنے کا اور دوسرا اپنے مالک کے حقوق ادا کرنے کا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۱۲۰...... اللہ تعالیٰ نے جس غلام کو بھی پیدا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق واجب کو ادا کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسے دوہرا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ البیهقی عن ابی هریرة

۲۵۱۲۱...... غلام کے لیے اس حال میں آسودگی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو وفات پائے اور اپنے مالک سے حسن سلوک روا رکھتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ عن ابی هریرة

۲۵۱۲۲...... وہ غلام جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا ہو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی بکرة وهو ضعیف

۲۵۱۲۳...... ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام اپنے سے ایک درجہ اوپر دیکھا عرض کیا: اے میرے رب! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا؟ حکم ہوا کہ میں نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

عیادتِ مریض کے حقوق

۲۵۱۲۴...... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے موت کے متعلق تسلی دو (کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی) ایسا کرنے سے اس کی موت ٹل نہیں جائے گی البتہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۶۷ وضعیف ابن ماجہ ۳۰۳

۲۵۱۲۵...... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے پھلدار باغات کے میوہ جات چنتا ہوا چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ بیٹھتا ہے، جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کے وقت آیا ہو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں تاوقتیکہ شام ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابو یعلیٰ والبیهقی فی السنن عن علی

۲۵۱۲۶...... اللہ تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کو اس وقت سے جب وہ اس کی عیادت کے لیے چلتا ہے ستر ہزار فرشتوں کی نگرانی میں دے دیتے ہیں جو دوسرے دن اس وقت تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ الشیرازی عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۴

۲۵۱۲۷...... مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے پھلدار باغات میں ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔
رواہ البزار عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۱۲۸...... جوشخص مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ دن میں کسی وقت بھی جائے فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور رات کو جس وقت جائے تا صبح اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔رواہ ابن حبان عن علی

۲۵۱۲۹...... جومسلمان بھی کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کے لیے جائے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں پھلدار باغ ہوتا ہے۔رواہ الترمذی عن علی

۲۵۱۳۰...... جوشخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے آتا ہے تو گویا وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت گیا ہو تا صبح ستر ہزار رشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ ابن ماجه والحاکم عن علی

۲۵۱۳۱...... جس شخص نے وضو کیا اور اچھا (یعنی پورا) وضو کیا اور پھر ثواب کے ارادے سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسکو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے بقدر دور رکھا جاتا ہے۔رواہ ابو داؤد عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۹۔

۲۵۱۳۲...... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت پورا نہ ہوا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے؟

اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے شفا دیتا ہے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۳۳...... جومسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے۔رواہ الترمذی عن ابن عباس

۲۵۱۳۴...... جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض سے ملاقات کی یا اس کی عیادت کی تو پکارنے والا (فرشتہ) پکار کر کہتا ہے ”خوشی ہے تمہارے لیے، اچھا ہو تمہارا چلنا اور جنت کا بڑا درجہ تمہیں حاصل ہو۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

۲۵۱۳۵...... جب کوئی شخص کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے آئے تو اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہئیں:

اللھم اشف عبدک ینکالک عدوا اویمشی لک الی الصلاۃ

اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے تا کہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لئے چلے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن اسنی والطبرانی والحاکم عن ابن عمرو

بیمار کے حق میں دعا

۲۱۵۳۶...... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے اپنے لیے دعا کرنے کا کہو، چونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔
رواہ ابن ماجه عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۶ وضعیف الجامع ۴۵۷

۲۵۱۳۷...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عبادت کرے اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہیں:

اللهم اشف عبدک ینکالک عدوا او یمشی لک الی صلاۃ

اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما تا کہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لیے چلے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمرو

۲۵۱۳۸...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرے وہ مریض کے پاس کوئی چیز نہ کھائے چونکہ اس کا حصہ (یعنی اس کا کام) تو مریض کی عیادت کرنا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۲ والضعیفۃ ۲۲۸۸

۲۵۱۳۹...... سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ القضاعی قال الحافظ ابن حجر : یروی بالموحدۃ والمشناۃ التحتیہ

۲۵۱۴۰...... مریض کی عیادت کرنے والا جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۱...... مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھس جاتا ہے پوری طرح مریض کی عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ مریض کے چہرے پر یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کا حال دریافت کرے اور تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرلو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۸۔

۲۵۱۴۲...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۳...... مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس طرح تمہیں آخرت یاد رہے گی۔

رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابن حبان و البیھقی فی السنن عن ابی سعید

۲۵۱۴۴...... مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ثوبان

۲۵۱۴۵...... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۸ والکشف الالٰہی ۱۱۱

۲۵۱۴۶...... جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے شام کے وقت جاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ صبح ہوجائے عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کردیا جاتا ہے اور جو شخص مریض کے پاس صبح کے وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ شام ہوجائے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کرلیا جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن علی

۲۵۱۴۷...... مریضوں کی عیادت کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں چونکہ مریض کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳ والضعیفۃ ۱۲۲۲

بیماروں کی عیادت وقفہ کے ساتھ

۲۵۱۴۸...... مریض کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ چلو مریض کی عیادت وقفہ کرکے کی جائے چوتھے دن دوبارہ عیادت کی جائے ہاں البتہ

مریض اگر مغلوب ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، اور تعزیت صرف ایک مرتبہ کرنی چاہئے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳۔

۲۵۱۴۹.....اجر وثواب کے اعتبار سے عظیم تر عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ البزار عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۷

فائدہ:......یعنی بیمار کے پاس زیادہ نہیں بیٹھنا چاہیے بس مریض کا حال دریافت کرے اسے تسلی دے اور اس کی شفایابی کے لیے دعا کرے پھر مریض کے پاس سے اٹھ کر چل پڑے۔

۲۵۱۵۰.....جو شخص تمہاری عیادت نہیں کرتا اس کی بھی عیادت کرو اور جو شخص تمہیں ہدیہ نہ دیتا ہو اسے بھی ہدیہ دو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والبیھقی فی شعب الایمان عن ایوب بن میسرۃ مر سلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹۴ وضعیف الجامع ۳۶۹۳۔

۲۵۱۵۱.....مریض کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھو اور پھر اس سے حال دریافت کرو پوری طرح سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم (سلام کے ساتھ) آپس میں مصافحہ کرلو۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف دیکھئے الالحاظ ۶۴۲ وضعیف الجامع ۵۲۹۷

۲۵۱۵۲.....وقفے کے بعد عیادت کرنی چاہئے اور چوتھے دن عیادت کرو۔ رواہ ابویعلیٰ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۷۵

۲۵۱۵۳.....اجر وثواب کے اعتبار سے سب سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلدی کھڑے ہو جانا چاہیے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۲۳ وضعیف الجامع ۱۰۳۱

۲۵۱۵۴.....مریض کی عیادت کرنے کا اجر وثواب جنازے کے ساتھ چلنے کے اجر وثواب سے عظیم تر ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۳ وکشف الخفاء ۱۷۹۵

۲۵۱۵۵.....عیادت اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہونی چاہیے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۹۹۔

۲۵۱۵۶.....اسے یعنی مریض کو انین "آہ وبکا" کرنے دو چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے بیمار کو اس سے راحت پہنچی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۸۵ والمغیر ۶۲

مریض کی خواہش پوری کرنا

۲۵۱۵۷.....جو شخص مریض کی خواہش کے مطابق اسے (کھانا پھل وغیرہ) کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۱ والنواضح ۲۰۴۲

۲۵۱۵۸.....تین بیماریوں کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے آشوب چشم، داڑھ کا درد اور پھوڑا پھنسی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۵۰

۲۵۱۵۹......جس شخص نے مندرجہ ذیل کلمات وفات کے وقت کہے جنت میں داخل ہوجائے گا لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للّٰہ رب العالمین تین باراور تبارک الذی بیدہ الملک وھو یحی ویمت وھو علی کل شیءٍ قدیر۔رواہ ابن عساکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۴۔

۲۵۱۶۰......تمہارے وہ لوگ جو قریب الموت ہوں انھیں لاالہ الااللّٰہ کی تلقین کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی سعید ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ والنسائی عن عائشۃ

اکمال

۲۵۱۶۱......وقفہ کے بعد عیادت کرواور چوتھے روز عیادت کرو، سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار کی جائے۔رواہ ابن ابی الدنیا وابن صصری فی امالیہ وحسنہ وابویعلیٰ والبیھقی وضعفہ والخطیب عن جابر

۲۵۱۶۲......جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آکر بیٹھ جائے جب وہ بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہوتو ستر ہزار فرشتے تا شام اس کے لیے دعائے رحمت ومغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۶۳......جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اپنے بھائی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان عن علی کرم اللّٰہ وجھہ

۲۵۱۶۴......جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہوتو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہوجائے،اور اگر شام کا وقت ہوتو ستر ہزار فرشتے تا صبح دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وھناد وابویعلی والبیھقی عن علی

۲۵۱۶۵......جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۲۵۱۶۶......جب کوئی شخص اپنے مریض بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔رواہ ابن جریر عن ثوبان

۲۵۱۶۷......جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا محض اللّٰہ تعالیٰ کے لیے اس کی ملاقات کرتا ہے اللّٰہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں: خوش ہوجاؤ اچھا ہو تیرا چلنا اور تجھے جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو۔

رواہ البخاری فی الادب و ابن ابی الد نیا فی کتاب الاخوان وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۹۔

۲۵۱۶۸......جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ پہلو تک رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس سیدھا بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۵۱۶۹......مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھسا رہتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۵۱۷۰......جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن عثمان

۲۵۱۷۱......جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں غوطہ زن

ہوجاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبخاری فی الادب والحارث وابن منیع والبزار وابویعلی والحاکم والبیهقی وابن حبان والضیاء عن جابر

مریض کی عیادت کی فضیلت

٢٥١٧٢...... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انعامات میں رغبت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اگر صبح کا وقت ہوتو شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتو صبح تک۔رواہ ابن النجار عن علی

٢٥١٧٣...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں گھس جاتا ہے، جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اگر اول دن میں اس نے مریض کی عیادت کی ہوتا شام ستر ہزار فرشتے اس کے لے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں، اگر دن کے آخری پہر میں اس کی عیادت کی ہوتا صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اجر وثواب اور انعامات تو عیادت کرنے والے کے لیے ہیں مریض کے لیے کیا انعامات ہیں: فرمایا: مریض کے لیے اس کا دوگنا اجر وثواب اور انعام ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٥٤٢٥۔

٢٥١٧٤...... جو شخص کسی مریض کی عیات کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار سال کے اعمال جاری فرمادیتے ہیں جن میں پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

٢٥١٧٥...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے تو غریق رحمت ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرة واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن کعب بن مالک

٢٥١٧٦...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں، وہ جہاں بھی ہوتا ہے صبح تا شام اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور (اگر شام کا وقت ہوتو) شام تا صبح نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک وہ مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔رواہ ابن صصری فی امالیه عن علی

٢٥١٧٧...... جو شخص کسی مریض کے عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوے وہ بہشت میں میوہ خوری کرتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے چل پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتا ہے جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن علی

٢٥١٧٨...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہوجاتا ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

٢٥١٧٩...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جنت کی میوہ خوری کیا ہے؟ فرمایا: جنت کے پھل چننا۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن جریر والطبرانی عن ثوبان

حدیث ٢٥١٤٢ نمبر پر گزر چکی ہے۔

٢٥١٨٠...... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا لپٹا رہتا ہے۔حتیٰ کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہوجاتا ہے۔پھر جب مریض کے پاس سے اٹھتا ہے برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جہاں سے وہ چلا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔جو شخص

اپنے مومن بھائی کی تعزیت کرتا ہے جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت وکرامت کے جوڑے پہنائیں گے۔

رواہ ابن جریر والبغوی والطبرانی والبیهقی والحاکم عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمر وبن حزم عن أبیه عن جده

۲۵۱۸۱...... جو شخص مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس پہنچ جائے جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۵۱۸۲...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغات میں

۲۵۱۸۳...... جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ جنت کے باغات میں بیٹھ جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ جاتا ہے اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو تا رات اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۸۴...... جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور مریض کے پاس بیٹھتا ہے جب تک اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے ہر طرف سے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک دن کے روزے کا اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

رواہ العقیلی عن ابی امامة

۲۵۱۸۵...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو صبح کی نماز پڑھے اور پھر کسی مریض کی عیادت کے لیے چل پڑے اور اس سے اسے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو اور آخرت کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں، جب مریض کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اجر وثواب میں ڈوب جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان عن انس

۲۵۱۸۶...... مریض کی عیادت کرتے رہو جنازوں کے ساتھ چلتے رہو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۲۵۱۸۷...... مریض کی عیادت کرو، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور وقفہ کے بعد مریض کی عیادت کرو۔البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، تین دن کے بعد عیادت کی جائے بہترین عیادت وہ ہے جو از روئے قیام خفیف تر ہو تعزیت ایک ہی مرتبہ کی جائے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۵۱۸۸...... مریض کی عیادت تین دن بعد کی جائے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ و ترتیب الموضوعات ۱۰۴۶

۲۵۱۸۹...... تین قسم کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے۔وہ شخص جسے آشوب چشم ہو، جس کی داڑھ میں درد ہو اور جسے پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو۔

رواہ ابن عدی والخلیلی فی مشیخته والرافعی فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ و ترتیب الموضوعات ۱۰۴۹

۲۵۱۹۰...... پوری طرح عیادت کرنے (کے آداب) میں سے ہے کہ آدمی مریض کے پاس کے پاس بہت تھوڑا قیام کرے۔

رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۲۵۱۹۱...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کے پاس داخل ہو اسے چاہیے کہ وہ مریض سے مصافحہ کرے اور پھر اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر رکھ کر اس کا حال دریافت کرے، اس کی موت کے متعلق اس کی زیادتی عمر کی تسلی دے، اس سے دعا کرنے کی گزارش کرے چونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن جابر

۲۵۱۹۲...... مریض کی پوری طرح تیمارداری کرنے میں سے یہ ادب بھی ہے کہ تم اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کا حال دریافت کرو اور یہ کہ تم اپنا ہاتھ اس کی پیشانی) پر رکھو تمہارآ پس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرلو۔ رواہ هناد عن ابی امامة

۲۵۱۹۳...... پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض (کی پیشانی) پر ہاتھ رکھو اور اس سے یوں حال دریافت کرو تم نے صبح کس حال میں کی ہے اور شام کس حال میں کی ہے۔ رواہ العقیلی و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة عن ابی امامة

کلام:...... حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ التعتیک ۱۷

۲۵۱۹۴...... پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھو۔ یا فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس کا حال دریافت کرو۔ اور تمہارا اسلام آپس میں مصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و النسائی و ضعفه و ابن ابی الد نیا و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۵۔

۲۵۱۹۵...... اپنے بھائی کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس سے دریافت کرو کہ اس نے صبح کس حال میں کی اور شام کس حال میں کی۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۹۲

۲۵۱۹۶...... کیا تم نے نہیں کہا کہ تمہیں پاکیزگی مبارک ہو۔ رواہ ابن عسا کر وتمام عن ابی امامة

ایک شخص گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ عرض کیا وہ مریض تھا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۱۹۷...... جو شخص مریض کے پاس جائے اور اس کی وفات کا وقت قریب نہ ہوا ہو عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اسأل اللہ رب العرش العظیم ان یشفیک

''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو کہ عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے'' وہ شفایاب ہو جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابن عباس

عیادت مریض کی دعا

۲۵۱۹۸...... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جائے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

اگر اس کی موت کا وقت قریب نہ ہوا سے ضرور شفا مل جاتی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۹۹...... اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے، تمہیں تا وقت وفات دین اور جسم میں عافیت عطا فرمائے، تمہارے اس دکھ درد کے بدلہ میں تمہارے لیے تین خصلتیں ہیں:

(۱)...... اس بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔

(۲)...... تمہارے سابقہ گناہ اس بیماری کی وجہ سے مٹا دیئے جائیں گے۔

(۳)...... جو چاہو دعا مانگو چونکہ مبتلائے آزمائش کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عسا کر عن یحییٰ ابن ابی کثر

رسول کریم ﷺ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۰۰...... اے سلمان! اللہ تعالیٰ تمہیں بیماری سے شفاء عطا فرمائے تمہارے گناہ بخش دے اور تا وقت وفات تمہیں دین اور بدن میں عافیت عطا فرمائے۔ رواہ البغوی و الطبرانی و ابن السنی فی عمل یوم ولیلة والحاکم عن سلمان

۲۵۲۰۱......اسے رونے دوتا کہ انیں (آہ وبکا) کرتا رہے چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، اس کی ادائیگی سے مریض کو راحت پہنچتی ہے۔
رواہ الرافعی عن عائشة
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہمارے پاس ایک بیمار شخص تھا جو آہ وبکا کر رہا تھا ہم نے اسے خاموش ہونے کو کہا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۸۵ او المغیر ۶۲

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۲۰۲......تین مرتبہ اجازت طلب کی جائے اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو اندر داخل ہو جاؤ) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔
رواہ مسلم والترمذی عن ابی موسیٰ و ابی سعید
۲۵۲۰۳......اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے پہلی بار تم غور سے سنتے ہو دوسری بار تم درستی چاہتے ہو اور تیسری بار یا تو اجازت دے دیتے ہو یا واپس کر دیتے ہو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرة
کلام:......ویروی الحدیث بلفظ الغائب فانعمو النظر ضعیف الجامع ۲۲۷۶ والضعیفة ۹۴۶۸
۲۵۲۰۴......جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے (اندر داخل ہونے) کی اجازت نہ ملے واپس لوٹ جائے۔
رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابی موسیٰ وابی سعید معا والطبرانی والضیاء عن جندب البجلی
۲۵۲۰۵......اگر مجھے تمہارے دیکھنے کا علم ہوتا میں تمہاری آنکھ میں کچوکا لگاتا، نظر ڈالنے ہی کی وجہ سے تو اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن سھل بن سعد
۲۵۲۰۶......(گھر میں) نظر ڈالنے کی وجہ سے ہی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن سھل بن سعد
۲۵۲۰۷......جب کسی شخص سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اجازت (باواز بلند) تسبیح کر دینا ہے اور جب عورت سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہی ہو اس کی اجازت تالی بجانا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ہریرة
۲۵۲۰۸......میری طرف سے اجازت یہ ہوگی کہ تم پردہ اوپر اٹھاؤ اور تم میری باتیں سنو حتیٰ کہ میں تمہیں منع نہ کردوں۔
رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی مسعود
۲۵۲۰۹......یوں نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سعد
۲۵۲۱۰......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر کے اندر نظر ڈالے تاوقتیکہ اجازت نہ طلب کرلے اگر (اجازت سے قبل) نظر ڈال دی گویا اندر داخل ہو گیا: جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو وہ قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ کرے، اگر اس نے ایسا کیا گویا اس نے قوم سے خیانت کی اور کوئی شخص پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی عن ثوبان
کلام:......ضعیف الحدیث ضعیف الترمذی ۵۵ وضعیف الجامع ۶۳۳۴۔
۲۵۲۱۱......باہر نکل کر اس کے پاس جاؤ چونکہ وہ اچھی طرح سے اجازت طلب کرنا نہیں جانتا اس سے کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من بنی عامر
۲۵۲۱۲......جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی۔
رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرة

بغیر اجازت اندر جھانکنا بھی گناہ ہے

۲۵۲۱۳..... جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ کی نہ دیت ہوگی اور نہ ہی قصاص۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۴..... کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں۔ رواہ ابوداؤد عن رجل من بنی عامر والطبرانی عن کلدۃ بن حنبل الغسانی

۲۵۲۱۵..... جس شخص نے پردہ ہٹا کر اجازت ملنے سے قبل اندر نظر ڈالی اور گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس سے ایسا کام سرزد ہوا جو اس کے لیے قطعاً حلال نہیں تھا جس وقت اس نے اندر نظر ڈالی اگر کوئی شخص آگے سے اس کی آنکھ پھوڑ دے اس پر کوئی عیب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص دروازے پر سے گزرا جس پر پردہ نہیں لٹکایا گیا تھا اور گزرنے والے نے اندر نظر رڈال دی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ غلطی تو گھر والوں کی ہے۔

رواہ الترمذی عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۱ وضعیف الجامع ۵۸۲۱۔

۲۵۲۱۶..... جو شخص اجازت ملنے سے قبل پردہ ہٹا کر اندر نظر ڈالے اس سے ایسی حد سرزد ہوئی جو اس کے لیے کسی طرح حلال نہیں تھی، اگر کسی شخص نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی اگر کوئی شخص دروازے کے پاس سے گزرے جس پر پردہ نہ لٹکایا گیا ہو اور گزرنے والے نے گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ گناہ تو گھر والوں کا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۰۔

۲۵۲۱۷..... ایک شخص کا قاصد کسی دوسرے شخص کی طرف گویا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۸..... اگر کوئی شخص تمہارے اوپر جھانکا بغیر اجازت کے اور تم نے اسے ایک کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر اس کا کوئی تاوان نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۹..... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانک کر دیکھا ان کے لیے حلال ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۲۰..... اجازت دیئے جانے سے قبل جس کی آنکھ نے جھانک کر گھر کے اندر دیکھ لیا اور وہ سلامتی میں رہا، گویا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۶۔

اکمال

۲۵۲۲۱..... اجازت لینے کا طریقہ یہ ہے کہ تم خادم کو بلاؤ تاآنکہ وہ گھر والوں سے اجازت لے جنہیں تم نے سلام کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۵۲۲۲..... اجازت لینے کا طریقہ یوں بھی ہے کہ آدمی تسبیح پڑھ دے تکبیر پڑھ دے یا حمد کرے یا کھانس کر گھر والوں کو اطلاع کردے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

۲۵۲۲۳..... آدمی تسبیح، تکبیر یا حمد سے بات کرے اور گھر والوں کو اطلاع کردے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! استیذان (اجازت طلب کرنا) کیا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۲۴......اس کے پاس جاؤ وہ اجازت طلب کرنے کے طریقہ سے بخوبی واقف نہیں اس سے کہو: یوں کہے السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟
رواہ احمد بن حنبل عن رجل عن بنی عامر

ایک شخص نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں اس پر خادم سے یہ فرمایا تھا۔

۲۵۲۲۵......تو لوٹ جا پھر کہہ: السلام علیکم! کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ مسند احمد، ترمذی حسن غریب عن کلدة بن حنبل

۲۵۲۲۶......جب تمہارا قاصد آئے یہی تمہارے اجازت ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخ والدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۷۔

۲۵۲۲۷......گھروں میں تم دروازوں کے بالکل سامنے سے مت آؤ، لیکن دروازوں کے اطراف سے آؤ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ، ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۳۵۲۲۸......بالکل دروازے کے سامنے آکر اجازت مت طلب کرو چونکہ اجازت کا حکم تو گھر میں نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔
رواہ الطبرانی عن سعد بن عبادہ

۲۵۲۲۹......اے سعد! جب اجازت طلب کرو دروازے کے سامنے مت کھڑے ہو۔ رواہ الدیلمی عن سعد

۲۵۲۳۰......اللہ تعالیٰ نے نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت کا حکم دیا ہے۔ رواہ مسلم عن سہل بن سعد

۲۵۲۳۱......تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں ہے وہ تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔
رواہ ابوداؤد وسعید بن المنصور عن مصعب بن سعد بن سعید عن ابیہ

۲۵۲۳۲......اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکا گھر والے نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۵۲۳۳......اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے اوپر جھانکے تم نے اسے کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۳۴......اگر مجھے علم ہوتا کہ تو نے مجھے دیکھا ہے کھڑا ہو کر یہ (سلائی) تمہارے آنکھوں میں داخل کر دیتا اجازت کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۵۲۳۵......سن لو! اگر تم کھڑے رہتے میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔ رواہ النسائی والطبرانی و سمویہ وسعید بن المنصور عن انس

ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازے کی جھری سے دیکھنے لگا آپ نے اسے لکڑی یا لوہے کی چھوٹی سلاخ سے کچو کا لگانا چاہا اور وہ پیچھے ہٹ گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۳۶......تمہارا گھر تمہاری حرمت ہے جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جائے اسے قتل کر دو۔ رواہ الخطیب عن عبادة بن الصامت

سلام کرنے کے بیان میں

سلام کے فضائل احکام، آداب اور ممنوعات۔

سلام کے فضائل اور ترغیب

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اپنے درمیان سلام (خوب) پھیلاؤ۔ رواہ العقیلی عن ابی ہریرة

۲۵۲۳۸......سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ نے سلام زمین پر ہمارے دین پر چلنے والوں کے لیے تحیة (سلام اور خراج تحسین پیش کرنے) کے لیے مقرر فرمایا ہے اور اہل ذمہ کے لیے امان کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۹۴۲ وضعیف الجامع ۱۴۶۸

۲۵۲۳۹......میں نے تم سے زیادہ بخیل کوئی نہیں دیکھا، البتہ وہ شخص جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہو وہ تم سے بھی زیادہ بخیل ہے۔

رواه احمد بن حنبل والحاکم عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۶۹۔

فائدہ:......مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے حوالے کی علامت ''م'' مقرر کی ہے جو مسلم کا مخفف ہے لیکن فتح الکبیر میں ''حم'' کی علامت ہے جو احمد بن حنبل کا مخفف ہے اور یہی درست وصواب ہے۔

۲۵۲۴۰......جب بھی کوئی سے دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے وہ آپس میں جدا نہیں ہونے پاتے، حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواه احمد بن حنبل عن البراء

سلام آپس میں محبت کا ذریعہ ہے

۲۵۲۴۱......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہیں لاتے اور تمہارا اسوقت تک ایمان کامل نہیں ہوسکتا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں سلام کو زیادہ رواج دو۔ رواه احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی ابن ماجه عن ابی هريرة

۲۵۲۴۲......سلام ہماری امت کا تحیہ (سلام) ہے اور اہل ذمہ کا امان ہے۔ رواه القضا عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳ الدر المتحفظ ۱۷

۲۵۲۴۳......سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں مقرر کر دیا ہے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ چنانچہ جب کوئی مسلمان مرد کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے وہ انھیں سلام کرتا ہے وہ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں سلام کرنے والے کے لیے قوم پر سلام کی یاددہانی کی وجہ سے ایک درجہ ہوتا ہے، اگر قوم اس کے سلام کا جواب نہ دے تو فرشتہ جو کہ ان سے بہتر اور پاکیزہ ہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواه البزار عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۸ وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۱۔

۲۵۲۴۴......سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو بہت عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے سلام کو اپنی مخلوق کے درمیان ذمہ مقرر کر دیا ہے جب ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو سلام کرتا ہے تو اس پر حرام ہو جاتا ہے کہ سوائے خیر وبھلائی کے اس کا کچھ اور ذکر کرے۔

رواه الديلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۷۔

۲۵۲۴۵......جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا ہے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے، جب وہ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ سلام میں پہل کرنے والے کے لیے نوے اور مصافحہ کرنے والے کے لیے دس۔ رواه الحکيم وابوالشيخ عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۔

۲۵۲۴۶......سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ محفوظ رہو گے۔

رواه البخاری فی الادب المفرد وابويعلیٰ وابن حبان والبيهقی فی شعب الايمان عن البراء

۲۵۲۴۷.....آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤیوں تم آپس میں دوستی کرنے لگ جاؤ گے۔رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ

۲۵۲۴۸.....سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۶ وضعیف الجامع ۹۹۴

۲۵۲۴۹.....سلام پھیلاؤ تا کہ تمہارا مقام بلند ہو۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:.......اس حدیث میں خوذی مسلم کواجاگر کیا گیا ہے کہ ہمیں اپنا بلند مقام پہچاننا چاہئے اوراس کا حصول آپس میں سلام کورواج دینے سے ممکن ہے۔

۲۵۲۵۰.....سلام پھیلاؤ،کھانا کھلاؤ،بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۷۔

۲۵۲۵۱.....سلام پھیلاؤ،کھانا کھلاؤ،اورکفار کی گردنیں اڑاؤ(یعنی جہاد کرو) یوں تم جنت کے وارث بن جاؤ گے۔رواہ الترمذی عن ابی هریرة

کلام:حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۱۴ وضعیف الجامع ۹۹۵

۲۵۲۵۲.....جب تم شر پسند عناصر کے پاس سے گزرو انھیں سلام کروتا کہ ان کی شرارت اورفتنہ ماند پڑ جائے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۹۸

۲۵۲۵۳.....اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار وہ شخص ہے جوسلام کرنے میں ابتداء کرے۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۴

۲۵۲۵۴.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سلام کو ہماری امت کے لیے بطور تحیہ مقرر کیا ہے اوراہل ذمہ کے لیے بطور امان مقرر کیا ہے۔

رواہ الطبرانی و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۷

۲۵۲۵۵.....سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم ہے جسے زمین میں مقرر کیا گیا ہے،آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام کورواج دو۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۵۲۵۶.....لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جوسلام کرنے میں بھی بخل کرے۔لوگوں میں سب سے عاجز وہ ہے جودعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة

سلام میں بخل کرنے والا بڑا بخیل ہے

۲۵۱۵۷.....لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جوسلام میں ابتدا کرے۔رواہ ابوداؤد عن ابی امامة

۲۵۲۵۸.....سلام کرنا اورحسن کلام ان چیزوں میں سے ہیں جومغفرت کوواجب کردیتی ہیں۔رواہ الطبرانی عن انیٔ بن یزید

۲۵۲۵۹.....مسلمان کا مسلمان کے سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۲۔

۲۵۲۶۰.....جس شخص نے سلام کرنے میں ابتداء کی وہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۶۔

۲۵۲۶۱...... جس شخص نے کسی قوم پر سلام کیا اس نے قوم کو دس نیکیوں میں فضیلت دی بشرطیکہ وہ سلام کا جواب دیں۔ رواہ ابن عدی عن رجل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۱ وضعیف الجامع ۵۶۳۲۔

۲۵۲۶۲...... یہ بھی صدقہ میں سے ہے کہ تم ہنس مکھ سے لوگوں کو سلام کرو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۹ والنواضح ۲۹۱۷

۲۵۲۶۳...... سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو اور اچھا کلام کرو۔ رواہ ابن قانع عن ابی طلحۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۳۔

۲۵۲۶۴...... لوگ سلام کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۲۔

۲۵۲۶۵...... سلام میں ابتدا کرنے والا تکبر سے بری ہوجاتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۵۔

اکمال

۲۵۲۶۶...... سلام اللہ تعالیٰ کے سمائے گرامی میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر مقرر کیا ہے آپس میں سلام پھیلاؤ، جب کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرتا ہے اور قوم سلام کا جواب دیتی ہے اسے قوم پر ایک فضیلت حاصل ہوتی ہے چونکہ اس نے انھیں سلام یاد کرایا ہے، اگر قوم نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ جو کہ ان سے افضل ہے (یعنی فرشتہ) وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۲۶۷...... مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ سلام کرنے اور کم سے کم کلام کرنے کا حکم دو، البتہ وہی کلام کرو جو با مقصد ہو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

۲۵۲۶۸...... تم ہرگز اسوقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتے جب تک تم آپس میں دوستی اور محبت نہ کرلو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم آپس میں نرمی سے پیش نہیں آؤ گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص رحمدل ہے؟ آپ نے فرمایا: رحمت تم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے لیکن رحمت عام ہے۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی موسیٰ

۲۵۲۶۹...... اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کو اس تحیہ کے علاوہ سلام سے ایک دوسرے کو تحیہ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ ابو نعیم والدیلمی عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک

حارث بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرب کے مروجہ طریقہ پر آپ کو ''انعم صباحا'' کہہ کر سلام کیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتیوں کا سلام

۲۵۲۷۰...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے تحیہ سے بے نیاز کرکے ہمیں سلام کے تحیہ سے عزت بخشی ہے اور یہ اہل جنت کا تحیہ (سلام کرنے کا طریقہ) ہے۔ رواہ الطبرانی عن عروۃ بن شھاب ومحمد بن جعفر بن الزبیر مرسلاً

۲۵۲۷۱...... یہ طریقہ سلام مسلمانوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنے کا نہیں جب تم مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس آؤ یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد عبد الرحمن بن عبد الازدی

(ابوراشد کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں کیا: ''انعم صبا حا یا محمد'' اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۵۲۷۲..... یہودیوں اور نصرانیوں کے طریقہ پر سلام مت کرو۔ چنانچہ وہ ہاتھوں، سروں اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۵۲۷۳..... جو شخص ''السلام علیکم'' کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ والطبرانی عن سھل بن حنیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۱۹۵
۲۵۲۷۴..... جو شخص ''السلام علیکم'' کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو شخص ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہتا ہے اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن مالک بن التیھان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۱۹۵
۲۵۲۷۵..... تمہارے اوپر مردوں کا تحیہ واجب ہے جب تم اپنے بھائی سے ملو یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل

۲۵۲۷۶..... یہودیوں نے نے جتنا حسد ہمارے اوپر تین چیزوں کی وجہ سے کیا ہے اتنا حسد کسی اور چیز پر نہیں کیا وہ یہ ہیں: سلام کرنا، آمین کہنا اور اللھم ربنالک الحمد کہنا۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ
۲۵۲۷۷..... کوئی نقصان نہیں کہ تم نے کیسے سلام کا جواب دیا، یہودی اپنے دین سے مایوس ہو چکے ہیں۔ یہودی قوم سراپا حسد ہے، یہودیوں نے تین چیزوں سے افضل کسی چیز پر مسلمانوں سے حسد نہیں کیا۔ سلام کا جواب دینے پر صفیں سیدھی کرنے پر اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط
۲۵۲۷۸..... تم جواب میں ''وعلیکم'' کہہ دیا کرو۔ رواہ ابو داؤد عن انس
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم انھیں کیسے جواب دیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۵۲۷۹..... اللہ عزوجل ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ سے آگے چیز کو نہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا مقرب ہے

۲۵۲۸۰..... جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہوتا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۱..... جو شخص سلام میں پہل کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامۃ
۲۵۲۸۲..... ان دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی امامۃ
ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان سے میں کون سلام کرنے میں پہل کرے؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۵۲۸۳..... کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ فرمایا! نہیں اس نے تو کہا

ہے" السام علیکم "یعنی تمہارے دین پر تمہارے ہاتھوں موت واقع ہو۔ جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے تم جواب میں وعلیک کہہ دیا کرو۔ رواہ ابن حبان عن انس

ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۴..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے پھر (دوبارہ) سلام کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی هریرة

۲۵۲۸۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کئی بار ملاقات کرے تو وہ ہر بار اسے سلام کرے اور اس کا حال دریافت کرے چونکہ نعمت کسی بھی گھڑی میں واقع ہوسکتی ہے۔ رواہ الخطیب فی المفترق والمفترق عن ابن عمر وفیه یحییٰ بن عقبة بن ابی العیزار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن عقبہ بن ابی عیزار ہے ابوحاتم کہتے ہیں وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔

۲۵۲۸۶..... جس شخص نے دس مسلمانوں کو سلام کیا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اگر اسی دن مرگیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۷..... جو مومن بھی بیس مسلمانوں کو سلام کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ رواہ ابن بلال والدیلمی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سعد بن سنان ہے جس پر موضوع احادیث روایت کرنے کی ہلاکت پڑجاتی تھی۔

۲۵۲۸۸..... جس شخص نے ایک دن میں مسلمانوں کی بیس آدمیوں کی جماعت کو سلام کیا یا الگ الگ بیس آدمیوں کو سلام کیا اور پھر وہ اسی دن مرگیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی اور اگر اس رات مراتب بھی اس کے لیے جنت ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

سلام کے احکام وآداب

۲۵۲۸۹..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، راستے میں گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

۲۵۲۹۰..... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے تم اسوقت تک کسی کو کھانے کی دعوت مت دو جب تک وہ سلام نہ کردے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹ وضعیف الجامع ۳۳۷۴۔

۲۵۲۹۱..... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۷۸ والاحفاظ ۳۳۹

۲۵۲۰۲..... سوال سے قبل سلام کیا جائے جو شخص سلام کرنے سے قبل سوال کرے اسے جواب مت دو۔ رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۲ وکشف الخفاء ۱۴۸۳

۲۵۲۹۳..... جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور ان کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا ٹیلہ حائل ہو وہ ایک دوسرے کو سلام کریں اور سلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۵۲۹۴..... سلام کرنا مستحب ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ وکشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۵۲۹۵..... جب جماعت گزر رہی ہو ان میں سے ایک سلام کردے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف سے ایک سلام کا جواب دے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے المتناهیة ۱۱۹۹

۲۵۲۹۶..... جب تم کسی گھر میں داخل ہوتو گھر میں رہنے والوں کو سلام کرواور جب گھر سے باہر نکلو تو گھر والوں کو سلام سے الوداع کہو۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی قتادہ مر سلاً
۲۵۲۹۷..... جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے اس کے جواب میں ''وعلیکم'' کہہ دو۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن انس
۲۵۲۹۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے اوران کی پھر ملاقات ہوتو وہ دوبارہ سلام کرے۔رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ
۲۵۲۹۹..... جب کچھ لوگ کسی قوم کے پاس سے گزریں، گزرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیٹھے ہوؤں کو سلام کردیا اوران میں سے ایک نے سلام کا جواب دیا تو یہ سلام اور جواب دونوں جماعتوں کی طرف سے کافی ہوجائے گا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید
۲۵۳۰۰.....سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان و الخطیب فی الجامع عن ابن مسعود
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۳۶۵
۲۵۳۰۱.....سلام میں ابتدا کرنے والا قطع کلامی سے بری ہوجاتا ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۴ والضعیفۃ ۱۷۵۱
۲۵۳۰۲..... جو شخص مجلس سے اٹھ کھڑا ہواس کا حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور جو شخص مجلس میں آئے اس کا بھی حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے۔
رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذ بن انس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳۵
۲۵۳۰۳.....سلام کا جواب دواور چھینکنے والے کو بھی جواب دو۔رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱۳

سوار پیدال چلنے والے کو سلام کرے

۲۵۳۰۴.....سوار پیادہ کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجروثواب اس کے لیے ہوگا اور جو سلام کا جواب نہ دے اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عبدالرحمن بن شبل
۲۵۳۰۵.....سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ
۲۵۳۰۶.....سوار پیادہ کو سلام کرے پیدل چلنے والا کھڑے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔رواہ الترمذی عن فضالۃ بن عبید
۲۵۳۰۷..... جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے وہ یوں کہے: ''السلام علیکم'' چونکہ اللہ ہی سلام ہے، اللہ سے پہلے کسی چیز سے ابتدا نہ کرو۔
رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ھریرۃ
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷ والضعیفۃ ۲۳۱۹۔
۲۵۳۰۸..... جب تم مجھے اس حالت میں یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے سلام کیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔رواہ ابن ماجہ عن جابر
۲۵۳۰۹..... یہودی جب تمہیں سلام کریں گے یوں کہیں گے السام علیکم، تم جواب میں وعلیک کہہ دو۔
رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمرؓ

۲۵۳۱۰..... جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے وہ یوں کہتا ہے السام علیکم تم جواب میں وعلیکم کہہ دو۔رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۱۱..... اہل کتاب کوسلام کا جواب دیتے ہوئے "وعلیکم" سے زیادہ مت کہو۔رواہ ابوعوانہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۷

۲۵۳۱۲..... کل میں یہودیوں کے پاس جاؤں گا تم میں سے جو بھی میرے ساتھ جائے انھیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرے، اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی عبدالرحمن الجھنی احمد بن حنبل والنسائی والضیاء عن ابی بصرة

۲۵۳۱۳..... یہودی سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے تمہارے اوپر حسد کرتے ہیں۔رواہ الخطیب والضیاء عن انس

۲۵۳۱۴..... جب تم راستے میں مشرکوں سے ملو سلام میں ابتدا مت کرو بلکہ انھیں تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

رواہ ابن اسنی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۳۱۴ وضعیف الادب ۱۷۴

۲۵۳۱۵..... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ یوں کہے: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

رواہ الترمذی عن رجل من الصحابة

۲۵۳۱۶..... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن المھاجر بن قنفذ

۲۵۳۱۷..... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔رواہ مسلم عن جابر

۲۵۳۱۸..... "علیک السلام" نہ کہا جائے چونکہ یہ مردوں کا سلام ہے البتہ یوں کہو: السلام علیکم.

رواہ اصحاب السنن الثلاثہ والحاکم عن جابر بن سلیم

۲۵۳۱۹..... میری امت میں جس سے بھی ملاقات کرو اسے سلام اول" کہو اور تا قیامت سلام اول ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۹۔

اکمال

۲۵۳۲۰..... سلام سے پہلے کلام نہ کرو اور جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کردے اسے جواب مت دو۔رواہ الحکیم عن ابن عمر

۲۵۳۲۱..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، ایک دو کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، سوار پیادہ کو سلام کرے راہ گزر کھڑے کو سلام کرے اور کھڑے بیٹھے کو سلام کرے۔رواہ ابن السنی عن جابر

۲۵۳۲۲..... سوار پیادہ کو سلام کرے، پیادہ بیٹھے کو سلام کرے اور دو چلنے والے سلام کرنے میں برابر ہیں ان میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کردے وہ افضل ہے۔رواہ ابن اسنی والشاشی وابوعوانة وابن حبان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۳۲۳..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر وثواب اسی کے لیے ہوگا جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۲۴..... سوار پیادے کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اسی کے لیے اجر وثواب ہوگا جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن شبل

۲۵۳۲۵.....چھوٹا بڑے کو سلام کرے راہ گزر بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ھریرۃ
حدیث ۲۵۲۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔
۲۵۳۲۶.....سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرئے دو پیادوں میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے۔
رواہ ابن حبان عن جابر
۲۵۳۲۷.....گھڑ سوار پیادہ پا کو سلام کرے پیادہ پا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔رواہ ابن حبان عن فضالۃ بن عبید
۲۵۳۲۸.....اے بچو! السلام علیکم ۔رواہ ابونعیم عن انس
۲۵۳۲۸.....مرد عورتوں کو سلام کر سکتے ہیں عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن واثلۃ
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۲۶۹
۲۵۳۳۰.....تجھے اور تیرے باپ کو سلام کہہ۔ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرا باپ آپ کو سلام کہہ رہا تھا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ ابوداؤد وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل من بنی تمیم عن ابیہ عن جدہ

ممنوعات سلام

۲۵۳۳۱.....نابینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۵ وکشف الخفاء ۹۷۰
۲۵۳۳۲.....آدمی کا ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کے فعل کی طرف اشارہ کرنا ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر
۲۵۳۳۳.....جس شخص نے ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو چنانچہ یہودی ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں جب کہ نصرانی ہتھیلی سے سلام کا اشارہ کرتے ہیں۔
رواہ الترمذی عن ابن عمرو
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۲۰۱،
۲۵۳۳۵.....قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک شخص مسجد کے پاس سے گزرے گا لیکن مسجد میں دو رکعتیں نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنے پہچاننے والے کو سلام کرے گا اور یہ کہ بچہ بوڑھے کو سلام کا جواب دے گا۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۲ والضعیفۃ ۱۵۳۰
۲۵۳۳۶.....جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کردے اسے کلام کا جواب مت دو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر
کلام:.....حدیث ضعیف دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۴
۲۵۳۳۷.....جو شخص سلام سے ابتدا نہ کرے اسے اجازت مت دو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان والضیاء عن جابر
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۹۔
۲۵۳۳۸.....یہودیوں اور نصرانیوں کو سلام کرنے میں پہل مت کرو اور جب تم ان میں سے کسی شخص سے ملو اسے تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔
رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ
۲۵۳۳۹.....یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح سلام مت کرو چنانچہ وہ ہتھیلیوں اور آبروؤں کے اشاروں سے سلام کرتے ہیں۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۳۰ والکشف الالٰہی ۱۱۲۰

مصافحہ کا بیان

۲۵۳۴۰......جب بھی دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والضیاء عن البراء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۲۳۔

۲۵۳۴۱......جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں وہ اپنی ہتھیلیاں نہیں چھوڑنے پاتے حتیٰ کہ ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۳۴۲......جونسے دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دونوں مصافحہ کر لیتے ہیں دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور پھر جدا ہو جاتے ہیں چنانچہ ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن البراء

۲۵۳۴۳......جب دو مسلمان ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔رواہ ابوداؤد عن البراء

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۱۱۳ وضعیف الجامع ۳۹۷۔

۲۵۳۴۴......آپس میں مصافحہ کیا کرو دلوں کا کینہ ختم ہو جائے گا۔رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۸ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۴۵......مصافحہ مسلمان کا اپنے بھائی کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہے۔رواہ المحاملی فی امالیہ والدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۲ والکشف الالٰہی ۴۳۵

۲۵۳۴۶......پورا سلام یہ ہے کہ آدمی ہاتھ پکڑ (کر مصافحہ کرے)۔رواہ الترمذی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۴ وضعیف الجامع ۵۲۹۴

۲۵۳۴۷......پورا سلام یہ ہے کہ ہاتھ پکڑ لیا جائے اور دائیں ہاتھ سے مصافحہ کر لیا جائے۔رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۷۹

۲۵۳۴۸......میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن امیمۃ بنت رقیقۃ

۲۵۳۴۹......مشرکین سے مصافحہ کرنے، انھیں کنیت رکھنے اور انھیں مرحبا کہنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۹۹۔

ممنوعات سلام......از حصہ اکمال

۲۵۳۵۰......جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کر دیا میں پھر بھی تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۱......میں اچھا نہیں سمجھتا کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم عن المہاجر بن قنفذ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۲......اگر میں ایسی حالت میں ہوں مجھے مت سلام کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا تو بھی میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ العسکری فی الصحابة عن المهاجر بن قنفذ

مہاجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۳......مجھے کسی چیز نے تجھے سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ میں طہارت پر نہیں تھا۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عمر

۲۵۳۵۴......مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبارودی عن حنظلة الانصاری

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ تیمم کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۵......جس چیز نے مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے پر برانگیختہ کیا ہے وہ یہ کہ مجھے اندیشہ ہوا تم اپنی قوم سے جا کر کہیں یہ نہ کہو کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا جب تم مجھے ایسی حالت میں دیکھو ہرگز مجھے سلام نہ کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ الشافعی والبیهقی فی المعرفة والخطیب عن ابن عمر

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۶......قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب جان پہچان کی بنا پر سلام کیا جانے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

مصافحہ اور معانقہ کا بیان......از حصہ اکمال

۲۵۳۵۸......مصافحہ کرنا مسلمان کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیه وابن شاهین فی الافراد عن انس

۲۵۳۵۷......قیامت کی علامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......وفیہ "اخاہ" امعنو انظر فیہ ضعف الجامع ۲۰۴۷ والکشف الالٰہی ۶۳۵

۲۵۳۵۹......سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا ہے ورنہ قبل ازیں یہ اسے سجدہ کر دیتا وہ اسے سجدہ کر دیتا تھا اسلام آیا اور (آؤ بھگت کے لیے) مصافحہ مقرر کیا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن تمیم

۲۵۳۶۰......خلوص محبت پہلی امتوں کا سلام ہوتا تھا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے معانقہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن تمیم الدارمی

۲۵۳۶۱......جب بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل ان کی دعا قبول فرمائے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دیتا ہے۔ جو قوم بھی اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ذکر کرتے ہیں آسمان میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) آواز لگاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدلی جا چکی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ وسعید بن المنصور عن میمون المرئی عن میمون بن سیاہ عن انس

۲۵۳۶۲......جب مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن خشک پتے درخت سے جھڑنے لگتے ہیں حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۵۳۶۳...... جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے ان میں سے کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہیں ہوتی وہ آپس میں اپنے اپنے ہاتھ نہیں چھڑا پاتے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے دراں حالیکہ اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہیں ہوتی اس کی نظر واپس نہیں لوٹنے پاتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۳۶۴...... جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو چنانچہ ان کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخشش دیتے ہیں جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر کی اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو وہ اپنی نظر نہیں اٹھانے پاتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۵۳۶۵...... جس شخص نے اپنے بھائی سے لطف و محبت سے مصافحہ کیا وہ جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

رواہ ابن شاهین عن البراء

۲۵۳۶۵...... آپس میں مصافحہ کیا کرو چونکہ مصافحہ عداوت کو ختم کر دیتا ہے ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو چونکہ ہدیہ دلوں کے کینے کو ختم کر لیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۴۴ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۶۷...... مصافحہ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی کے ہاتھ کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

۲۵۳۶۸...... ہم ان (یہودیوں اور نصرانیوں) کی بنسبت مصافحہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں۔ رواہ الرویانی وابن ابن الدنیا فی کتاب الاخوان والضیاء عن البراء

۲۵۳۶۹...... جو بھی دو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا استقبال کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں وہ جدا نہیں ہوتے پاتے حتیٰ کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ وابن النجار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے، ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۰۴ والضعیفۃ ۲۵۲

۲۵۳۷۰...... کپڑوں کے ماوراء مصافحہ کرنا جفا کشی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

مجالس اور مجالس میں بیٹھنے کے حقوق

۲۵۳۷۱...... جو شخص بھی مجلس کے اختتام پر یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے کسی بھی خیر و ذکر کی مجلس میں یہ کلمات پڑھے جائیں اللہ تعالیٰ اس مجلس پر ان کلمات کی مہر لگا دیتا ہے جس طرح صحیفے پر مہر لگادی جاتی ہے وہ کلمات یہ ہیں

سبحانک اللهم وبحمدک لااله الاانت استغفرک واتوب الیک

رواہ ابوداؤد والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۵۔

۲۵۳۷۲...... جو قوم بھی کسی مجلس سے اٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے ان کی مثال مردہ گدھے کی ہوتی ہے، یہ مجلس ان کے لیے تا قیامت باعث صد افسوس ہوتی ہے۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی هریرۃ

۲۵۳۷۳...... شاید تم میرے بعد بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو اور ان شہروں کے بازاروں میں تم مجلسیں لگاؤ گے جب ایسا ہو سلام کا جواب دینا اپنی نظریں نیچی رکھنا، نابینا کو راستے کی راہنمائی کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔ رواہ الطبرانی عن وحشی

۲۵۳۷۴......اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم عن حذیفہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۹۴۔

۲۵۳۷۵......جو شخص کسی قوم کے پاس آئے اور وہ مجلس میں بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردیں حتیٰ کہ وہ ان پر راضی ہوجائے اس مجلس کو راضی کرنا اللہ کا حق ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۳۷۶......جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے حلقہ کی گردنیں پھلانگیں، اس نے نافرمانی کی۔رواہ الطبرانی عن ابن امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۷

۲۵۳۷۷......مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے۔رواہ الخطیب عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۹ وکشف الخفاء ۲۲۶۹۔

۲۵۳۷۸......جب کوئی شخص بات کرے پھر اٹھ کر چلا جائے تو یہ بات تمہارے پاس امانت ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والضیاء عن جابر وابویعلی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۵۵ وکشف الخفاء ۲۲۱۔

۲۵۳۷۹......مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ایک وہ مجلس جس میں ناحق خون بہانے کی باتیں ہورہی ہوں دوسری وہ مجلس جس میں کسی عورت کی عصمت دری کی باتیں ہورہی ہوں تیسری وہ مجلس جس میں کسی کے مال کو ناحق لوٹنے کی باتیں ہورہی ہوں۔رواہ ابوداؤد عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۵۸ وضعیف ابی داؤد، ۱۰۳۷

۲۵۳۸۰......قبیلے کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔رواہ سعید بن المنصور عن ابان بن عثمان مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۵

۲۵۳۸۱......دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۲۵۳۸۲......کوئی قوم مجلس کا انعقاد نہ کرے مگر امانتداری سے۔رواہ المخلص عن مروان ابن الحکم

۲۵۳۸۳......کوئی شخص مجلس میں باپ بیٹے کے درمیان نہ بیٹھے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سھل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۲۸۔

۲۵۳۸۴......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر تفریق ڈالے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عمرو

۲۵۳۸۵......تین چیزیں روکی نہ جائیں تکیہ، تیل اور دودھ۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۸۶......میں تمہیں الگ الگ ٹولیوں میں بٹا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر بن سمرة

۲۵۳۸۷......جو شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن معاویة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے تذکرة الموضوعات ۱۷۲

۲۵۳۸۸......دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں یعنی مجلس میں کھانے پینے کی اشیاء دائیں طرف سے شروع کرنی چاہئیں۔

رواہ مالک فی الموطا والبخاری ومسلم واصحاب السنن الازبعة عن انس

۲۵۳۸۹......آدمی کو سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الحاکم عن ابی ھریرة

۲۵۳۹۰......منع کیا گیا ہے کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا اسکی جگہ آن بیٹھے۔رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۵۳۹۱.....دو آدمیوں کے درمیان تیسرے شخص کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے البتہ ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

رواه البيهقي في السنن عن ابن عمر

۲۵۳۹۲.....سائے اور دھوپ کے درمیان آدمی کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

رواه احمد حنبل عن رجل

مجلس میں وسعت پیدا کرنا

۲۵۳۹۳.....جب تم میں سے کوئی شخص مجلس تک پہنچ جائے اس کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کر دی گئی ہو اسے بیٹھ جانا چاہیے ورنہ کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔رواه البغوي والطبراني والبيهقي في شعب الايمان عن شيبة بن عثمان

۲۵۳۹۴.....جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے سلام کرے اگر مجلس میں بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو سلام کر کے چلا جائے چنانچہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذي وابن حنبل والحاكم عن ابي هريرة

۲۵۳۹۵.....جب تم بیٹھ جاؤ اپنے جوتے اتار لو تاکہ تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے۔رواه البزار عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۷۔

۲۵۳۹۶.....جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کر دی گئی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث عزت و اکرام سمجھ کر بیٹھ جائے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کی اگر مجلس میں گنجائش نہ ہو پھر کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔

رواه الحارث عن ابي شيبة الخدري

۲۵۳۹۷.....مجلسوں کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو سیدھے راہ کی طرف راہنمائی کرو اور نظریں نیچی رکھو۔

رواه الطبراني عن سهل بن حنيف

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۵ و کشف الخفاء ۱۷۳۔

۲۵۳۹۸.....جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ جائے اور پھر دوبارہ واپس لوٹ آئے وہ اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والبخاري في الادب المفرد ومسلم وابودؤد وابن ماجه عن ابي هريرة واحمد بن حنبل عن وهب بن حذيفة

کلام:.....فلینظر فی اسناد الحدیث ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۰

۲۵۳۹۹.....جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں بیٹھا ہو اور پھر اس سے سایہ چھٹ جائے اور یوں وہ آدھا سائے میں ہو اور آدھا دھوپ میں تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔رواه ابوداؤد عن ابي هريرة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶

۲۵۴۰۰.....دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو چونکہ دھوپ کپڑوں کو بوسیدہ کر دیتی ہے، ہوا کو آلودہ اور بدبودار کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے، جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ رواه الحاكم عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۶ والضعیفۃ ۱۸۹

۲۵۴۰۱.....سب سے زیادہ افضل مجلس وہ ہے جس کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ رواه الطبراني عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے الشذرۃ ۱۳۶ و ضعیف الجامع ۸۷۶

۲۵۴۰۲.....سب سے افضل نیکی ہم جلیسوں کی عزت داری ہے۔رواه القضاعي عن ابن مسعود

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے تکمیل النفع ۶ وضعیف الجامع ۱۰۰۸

۲۵۴۰۳.....سب سے اچھی مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رخ کیا گیا ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی عمی
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۵۰ والاتقان ۲۵۱
۲۵۴۰۴.....مجلسوں کی تین قسمیں ہیں۔ سلامتی والی مجلس، نفع اٹھانے والی مجلس اور بک بک کرنے والی مجلس۔
رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید
کلام:.......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۴
۲۵۴۰۵.....مسلمان کا حق ہے کہ جب اُسے اس کا بھائی دیکھے اس کے لئے کھسک جائے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن واثلۃ بن الخطاب
کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶۷
۲۵۴۰۶.....ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے، سب سے اشرف مجلس وہ ہے جو قبلہ رخ بیٹھی ہو۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عباس
۲۵۴۰۷.....مجالس کا انعقاد امانتداری کے ساتھ ہونا چاہئے۔ رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ عن عثمان وعن ابن عباس
۲۵۴۰۸.....دوشرکائے مجلس اللہ تعالیٰ کی امانتداری کی پاسداری کرتے ہوئے شریک مجلس ہوتے ہیں، ان میں سے کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوسرے ساتھی کی کوئی بات افشا کرے جس کا اسے خوف ہو۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود
کلام:.......حدیث ضعیف ہے الشذرۃ ۸۵۸ وضعیف الجامع ۲۰۶۵
۲۵۴۰۹.....راستوں میں مجلسیں لگانے سے اجتناب کرو۔ اگر چاروناچار راستوں میں مجلسیں لگاؤ تو راستوں کا حق ضرور ادا کرو، نظریں نیچی رکھو، کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ، سلام کا جواب دو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری و مسلم وابوداؤد عن ابی سعید
۲۵۴۱۰.....جو قوم بھی مجلس لگاتی ہے اور دیر تک مجلس قائم رہتی ہے پھر مجلس برخاست کر کے چلے جاتے ہیں، جانے سے قبل نہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرکائے مجلس کے لئے نقص اور عیب بن جاتا ہے اگر اللہ چاہے انہیں عذاب دے، چاہے معاف کردے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ
۲۵۴۱۱.....سائے میں چلے جاؤ، چونکہ سایہ بابرکت ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی حازم
کلام:.......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۹
۲۵۴۱۲.....سب سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں وسعت پیدا کی جاسکے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید الخدری والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن انس
کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۶۲۹ ومختصر المقاصد ۴۳۵
۲۵۴۱۳.....سلطان اور ذی علم مجلس میں شرف وعزت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ
کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۵
۲۵۴۱۴.....آدمی مجلس میں اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ اگر اپنے کام سے باہر چلا جائے اور پھر اندر لوٹے تو اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔
رواہ النسائی عن وھب بن حذیفۃ
۲۵۴۱۵.....اپنی مجالس کو مجھ پر درود بھیجنے سے مزین کرو، چونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔
رواہ الدیمی فی الفردوس عن ابن عمر
کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۷۳۴ وتذکرۃ الموضوعات ۸۹
۲۵۴۱۶.....سب سے بری مجلس راستوں کے بازار ہیں اور سب سے اچھی مجلس مسجدیں ہیں، اگر تم مسجد میں نہ بیٹھو اپنے گھر کو مت چھوڑو۔
رواہ الطبرانی عن واثلۃ

کلام :......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۳

۲۵۴۱۷......مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ لے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لاالٰہ الا انت وحدک لاشریک لک استغفرک واتوب الیک

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو وابن مسعود

کلام :...... ولم توجد وحدک لاشریک لک وفقط انظر ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۲۔

۲۵۴۱۸......جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں شوروغوغا کثرت سے ہوا اور مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لی:

سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اشھد ان لاالٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اس مجلس میں جو برائیاں بھی سرزد ہوئی ہوں گی وہ بخش دی جائیں گی۔ رواہ الترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۶۶۔

۲۵۴۱۹......جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لاالٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اگر مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے عمدہ کلام پر مہر لگادی جائے، جس نے یہ دعا لغویات کی مجلس میں پڑھی اس کے لیے کفارہ ہوجائے گی۔رواہ النسائی والحاکم عن جبیر بن مطعم

۲۵۴۲۰......جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے اور مجلس میں اس کے بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردی جائے اسے وہاں بیٹھ جانا چاہیے چونکہ یہ اس کی عزت اور اکرام کا باعث ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے مسلمان بھائی نے اسے نوازا ہے اگر مجلس میں اس کے لیے گنجائش نہ پیدا ہوسکے اسے دیکھ کر گنجائش والی جگہ میں بیٹھ جانا چاہیے۔رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۵۴۲۱......جب کوئی شخص تمہارے لیے مجلس میں کھڑا ہوجائے تم اس جگہ نہ بیٹھو تمہارا ہاتھ اس شخص کے کپڑے کو نہ چھونے پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔رواہ الطیالسی والبیھقی فی السنن عن ابی بکرۃ

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴

کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے

۲۵۴۲۲......جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہوجاتا ہے اور جو شخص بستر پر لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہوجاتا ہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۲۳......کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ بیٹھ جائے لیکن مجلس میں کشادگی کرو اور وسعت پیدا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۲۵۴۲۴......کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۵۴۲۵......جو قوم بھی کسی ایسی مجلس کا انعقاد کرتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا گیا ہو وہ مجلس قوم کے لیے باعث صد افسوس بن جاتی ہے اگر چہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں تب بھی ثواب کی لذت سے بہرہ مند نہیں ہوں گے۔رواہ النسائی عن ابی سعید

اکمال

۲۵۴۲۶......اکابر (بڑوں) سے ابتداء کرو چونکہ برکت اکابر ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔رواہ ابن ماجہ والحکیم عن ابن عباس

۲۵۴۲۷......جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑوں کی تعظیم کروں۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر
۲۵۴۲۸......جب کسی شخص نے کوئی بات کی پھر بات کرنے والے نے اپنے اردگرد دیکھا وہ بات امانت ہوگی۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر
۲۵۴۲۹......جس شخص نے کوئی بات کی پھر اس نے چاہا کہ یہ بات افشا نہ کی جائے وہ بات امانت ہوگی اگرچہ بات کرنے والے نے بات مخفی رکھنے کا مطالبہ نہ کیا ہو۔رواہ الطبرانی عن عبد للہ بن سلام
۲۵۴۳۰......جس شخص نے کسی سے کوئی بات سنی وہ نہیں چاہتا کہ اس کی بات کا کسی سے تذکرہ کیا جائے پس وہ سننے والے کے پاس امانت ہوگی اگرچہ وہ پوشیدہ رکھنے کا مطالبہ نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی الدرداء
۲۵۴۳۱......مجلس ایک طرح کی امانت ہیں۔کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ کس مومن کے حق میں بڑی حرکت کا ارتکاب کرے۔
رواہ ابن لال عن اسامة بن زید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۹

مجلس کی گفتگو امانت ہے

۲۵۴۳۲......تمہارے درمیان ہونے والی گفتگو امانت ہے۔کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کی پگڑی اچھالے۔
رواہ ابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن ھشام مرسلاً قال القاضی محمد بن ھشام: له صحبة وقال ابن المدینی: لااعرفه
۲۵۴۳۳......وہ شخص جو اکٹھے مجلس میں بیٹھے ہوں ان کی یہ مجلس امانت ہے ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوست کی کوئی بات افشا کرے جسے وہ ناپسند سمجھتا ہو لوگوں میں سب سے زیادہ غیرت مند میرے نزدیک میرا ہم جلیس ہے۔
رواہ ابن لال من طریق سلمة بن کھیل عن ابیه عن ابن مسعود
۲۵۴۳۴......مجلس امانت کے ساتھ منعقد کی جائیں البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ایک وہ مجلس جس میں خون حرام کو مباح کیا جا رہا ہو۔ایک وہ مجلس جس میں حرام مال کو حلال کیا جا رہا ہو۔رواہ الخرائطی عن جابر
۲۵۴۳۵......جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آئے وہ سلام کرے،اگر وہ مجلس میں بیٹھنا بہتر سمجھے تو بیٹھ جائے اگر جانا چاہے تو سلام کر کے چلا جائے بلاشبہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلب وابن حبان عن ابی ھریرة
۲۵۴۳۶......جب تم میں سے کوئی شخص مجلس سے کھڑا ہو جائے اسے سلام کرنا چاہیے چونکہ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرة
۲۵۴۳۷......جب تم کسی مجلس کے پاس سے گزرو تو اہل مجلس کو سلام کرو اگر وہ خیر پر ہوں تم بھی ان کے شریک ہو جاؤ گے اگر وہ خیر کے علاوہ پر ہوں تو تمہارے لیے اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔رواہ الطبرانی عن معاویه بن قرة عن ابیه
۲۵۴۳۸......جس شخص کے پاس کوئی قوم بیٹھے وہ ان کے اجازت کے بغیر کھڑا نہ ہو اور جو شخص دو آدمیوں کو بیٹھا ہوا دیکھے وہ ان کے پاس نہ بیٹھے البتہ اجازت لے کر بیٹھ سکتا ہے کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان بیٹھ کر تفریق نہ ڈالے حتیٰ کہ ان سے اجازت نہ لے لے۔
رواہ ابن لال عن ابن عمر
۲۵۴۳۹......جس شخص نے اپنی بڑائی ظاہر کرتے ہوئے مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق کی وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔
رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابان مرسلاً
۲۵۴۴۰......جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر واپس لوٹے اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابی ھریرة

۲۵۴۴۱.....کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے تمہارا ہاتھ کسی ایسے کپڑے کو چھونے نہ پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔
رواہ الحاکم عن ابی بکرۃ

۲۵۴۴۲.....گونگا مجلس کا شریک ہوتا ہے اگر وہ خود سنتا ہو فبہا ورنہ بات اسے سمجھا دی جائے۔رواہ الدیلمی عن زید بن ثابت

۲۵۴۴۳.....اہل سدوم اوران کے مضافات میں رہنے والے نہیں ہلاک ہوئے جب تک وہ مسواک کرتے رہے اور مجلسوں میں ملک چباتے رہے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۴۴۴.....دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کے سونے کی جگہ ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۴۵.....راستے کی مجالس میں مت بیٹھو، اگر ایسا کرو تو سلام کا جواب دو، نظر میں نیچی رکھو اور راستے چلنے والے کی راہنمائی کرو اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرو۔
رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۲۵۴۴۶.....میرے بعد تم بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو گے اور بازاروں میں مجلس منعقد کرو گے جب ایسا ہونے لگے سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو، نابینے کو راستہ کی رہنمائی کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔رواہ الدیلمی عن وحشی بن حرب

۲۵۴۴۷.....راستوں پر مجلس منعقد کرنے سے گریز کرو اگر چارو ناچار تمہیں ایسا کرنے کی نوبت پیش آئے تو راستے کا حق ادا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، اذیت سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔
رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن حبان عن ابی سعید

۲۵۴۴۸.....راستوں پر مجلس لگانے سے گریز کرو جو شخص راستے میں مجلس لگائے راستے کا حق ادا کرے نظریں نیچی رکھے، سلام کا جواب دے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن لبی شریح الخز اعی

۲۵۴۴۹.....راستوں پر بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں البتہ وہ شخص بیٹھ سکتا ہے جو دوسروں کو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے نظریں نیچی رکھے اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۰..... ہر عالم کے پاس مت بیٹھو البتہ صرف اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو شک سے یقین کی طرف، تکبر سے عاجزی کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت دنیا سے زہد کی طرف۔
رواہ ابن عساکر عن جابر وفیہ عباد بن کثیر الثقفی متروک

۲۵۴۵۱.....مجلس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر اللہ میں مشغول ہو سلامتی والی مجلس وہ ہے جو خاموش ہے اور ایک بک والی مجلس وہ ہے جو باطل میں اپنا سر کھائے۔رواہ العسکری عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۲.....مجالس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر میں مشغول رہے سلامتی والی وہ ہے جو خاموش رہے اور بک بک والی مجلس وہ ہے جو لوگوں میں فتنہ وفساد ڈالے۔رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفۃ ۴۴۔

مجلس میں ذکر نہ کرنے کے نقصانات

۲۵۴۵۳.....جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں نقص آجاتا ہے اور جو شخص مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور اللہ کا ذکر نہیں کیا اس کے حق میں بھی اللہ کی طرف سے نقص آجاتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۴.....جو قوم کسی ایسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث صد افسوس ہوگی اگرچہ وہ جنت میں کیوں نہ داخل ہو جائیں۔رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۵...... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا یہ مجلس ان کے لیے نقص اور عیب ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۔

۲۵۴۵۶...... جو قوم کسی مجلس میں مجتمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئی دراں حالیکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان و ابن عمر

۲۵۴۵۷...... جو قوم اکٹھی ہو کر بیٹھی پھر متفرق ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گویا وہ لوگ مجلس سے مردہ لاش سے بھی زیادہ بدبودار ہو کر اٹھے۔ رواہ ابوداؤد والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۴۵۸...... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئے دراں حالیکہ اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۹...... جو لوگ مجلس برخاست کر کے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ان کی مثال مردہ گدھے جیسی ہے۔ یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۰...... جو لوگ کسی مجلس کا انعقاد کرتے ہیں پھر دیر تک مجلس برپا کیے رہتے ہیں پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے مجلس برخاست کر دیتے ہیں اور نبی ﷺ پر درود بھی نہیں بھیجتے یہ مجلس ان کے لیے ان کی طرف سے نقص ہوگی اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں عذاب دے اگر چاہے انھیں بخش دے۔

رواہ ابن شاھین عن انس

۲۵۴۶۱...... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی بستر پر ہوتا ہے یا کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا قیامت کے دن یہ اس کے لیے نقص اور عیب ہوگا۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۲...... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے الا یہ کہ ان لوگوں میں نقص آ جاتا ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا چلنا اس کی پیشانی پر بدنما داغ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے بستر پر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یوں لیٹنا بھی اس کے لیے باعث نقص وعیب بن جاتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۳...... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں وہ لوگ اپنے رب کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے قیامت کے دن یہ مجلس ان کے لیے بدنما داغ اور نقص ہوگی اگر اللہ چاہے ان سے مواخذہ کرے اور چاہے تو معاف کر دے۔

رواہ ابن شاھین والبیھقی عن ابی ھریرۃ

افسوس وحسرت کی مجلس

۲۵۴۶۴...... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے یہ مجلس قیامت کے دن ان کے افسوس میں اضافہ ہی کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۴۶۵...... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتی وہ مجلس ان کے لیے باعث افسوس بن جاتی ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اس راستے پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یہ چلنا اس پر بدنما داغ ہوگا۔ رواہ ابن السنی عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۶...... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور محو گفتگو ہوگئی پھر مجلس برخاست کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کر لیا اللہ تعالیٰ ان کی گفتگو میں ہونے والی لغویات کو بخش دیتے ہیں۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم لیلۃ عن ابی امامۃ

۲۵۴۶۷...... جس شخص نے مجلس میں یہ دعا! ”سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک“

پڑھی لی تو اس مجلس پر مہر لگادی جائے گی جو تا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔رواہ جعفر الفریابی فی الذکر عن ابی سعید

۲۵۴۶۸...... سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مجلس کا کفارہ ہے۔رواہ سمویہ عن انس

۲۵۴۶۹...... مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ کر مجلس سے اٹھ جائے۔''سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الا انت تب علی واغفرلی'' یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے اگر لغو کی مجلس ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر ذکر کی مجلس ہو تو اس پر یہ مہر ہو جاتی ہے۔

رواہ ابن النجار عن جبیر

۲۵۴۷۰...... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے اور یہ دعا:'' سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک'' پڑھ لے، اس مجلس میں اس سے جتنی بھی خطائیں سرزد ہوں گی معاف ہو جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والطبرانی وسعید بن المنصور عن السائب بن یزید عن اسماعیل بن عبداللّٰہ بن جعفر مرسلا

ممنوعات مجلس

۲۵۴۷۱...... جس قوم نے بھی انعقاد مجلس کیا اور پھر مجلس میں وہ ایک دوسرے کے لیے خاموش نہیں رہے اس مجلس سے برکت چھین لی جاتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن محمد کعب القرظی مرسلا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۹

۲۵۴۷۲...... اگر چارونا چار راستوں پر مجلس لگاؤ تو پھر راستہ دکھانے میں لوگوں کی راہنمائی کرو، سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن البراء

۲۵۴۷۳...... تمہارا راستوں کی مجالس سے کیا تعلق راستوں میں مجالس لگانے سے اجتناب کرو ورنہ راستوں کا حق ضرور ادا کرو نظریں نیچی رکھو سلام کا جواب دو، راستہ دکھانے میں راہنمائی کرو اور عمدہ کلام کرو۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی طلحہ

۲۵۴۷۴...... مجلس سے عجمیوں کی طرح اٹھ کر مت چلے جاؤ چنانچہ عجمی لوگ ایک دوسرے پر اپنی برتری جتلاتے ہوئے مجلس سے چلے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۶۲ والمشتھر ۱۳۰

۲۵۴۷۵...... ایسا مت کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے عظماء کے ساتھ کرتے ہیں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

اکمال

۲۵۴۷۶...... کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے نہ اٹھے البتہ اپنے بھائی کے لیے مجلس میں کشادگی پیدا کردے۔رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۵۴۷۷...... میرے لیے کھڑا نہ ہوا جائے چونکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عبادۃ ابن الصامت

۲۵۴۷۸...... ایسا مت کرو جیسا عجمی لوگ کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۴۷۹...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جس کے لیے غلام صفوں میں کھڑے ہوں۔رواہ الدارقطنی عن النجیب بن السری

۲۵۴۸۰...... جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں جائے گا۔رواہ ابن جریر عن معاویۃ

۲۵۴۸۱...... جو شخص اس پر خوش ہوتا ہو کہ لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی وابن جریر وابن عساکر عن معاویۃ

ابن عساکر کے یہ الفاظ ہیں اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ دوزخ میں گھر بنا دے گا۔

فائدہ: ...... ''زیر اکمال'' آنے والی تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا ناجائز بلکہ حرام ہے جبکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ عنوان ''**التعظیم والقیام**'' سے تعظیماً کھڑے ہونے کی اباحت معلوم ہوتی ہے سلامتی کی راہ یہ ہے کہ تعظیماً کھڑے ہونا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کے لیے کھڑا ہونا ہے اس کی محبت اور تعظیم دل میں ہو اور وہ شخص فی نفسہ تعظیم کے قابل بھی ہو، مسلمان ہو، کافر نہ ہو یا اگر کھڑا نہ ہوا اس کی دل شکنی ہوگی یا دشمن ہو جائے گا یا کوئی اور مصلحت ہو پھر بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ احادیث میں جو ممانعت ہے وہ اس صورت پر محمول ہے کہ کوئی شخص بیٹھا رہے اور اس کی تعظیم میں لوگ کھڑے رہیں یا کوئی شخص دل سے چاہتا ہو کہ لوگ میرے آگے کھڑے ہوں، بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے تو آپ نے تواضع سادگی اور بے تکلفی کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔

تعظیم کرنا اور کھڑا ہونا

۲۵۴۸۲ ...... اس نے اہل حق کے حق کو پہچان لیا ہے۔ **رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن الاسود بن سریع**

۲۵۴۸۳ ...... اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ **رواہ ابوداؤد عن ابی سعید**

۲۵۴۸۴ ...... جب تمہارے پاس کسی قوم کا رئیس آئے اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر والبزار وابن خزیمة والطبرانی وابن عدی و البیهقی فی شعب الایمان عن جریر والبزار عن ابی هریرة وابن عدی عن معاذ وابی قتاده والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس عن عبدالله بن ضمرة وابن عساکر عن انس وعن عدی بن حاتم والدولابی فی الکنی وابن عساکر عن ابی راشد عبدالرحمن بن عبد بلفظ شریف قوم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۶ والتھانی ۵۲

۲۵۴۸۵ ...... جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کے لیے آئے اس کا اکرام کرو۔ **رواہ ابن ماجه عن انس**

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۔

۲۵۴۸۶ ...... جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کرنے آئے اس کا اکرام کرو۔ **رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی سفید الفردوس عن انس**

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۸۔

اکمال

۲۵۴۸۷ ...... جب تمہارے پاس کسی قوم کا کریم (رئیس بڑا، غیرتمند آدمی) آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجه والحکیم والبیهقی عن ابن عمر والحاکم عن جابر بن عبدالله والطبرانی عن ابن عباس وابن خزیمة وابن ابی شیبة وابن عدی و البیهقی فی شعب الایمان والبیهقی فی السنن عن جریر والبزار عن ابی هریرة والطبرانی وابن عدی عن معاذ بن جبل وابن عدی عن ابی قتاده ابن عساکر عن عدی بن حاتم وانس وعن طوسی بن صابر بن جابر البجلی عن ابیه عن جده ابوالحسن القطان فی الطوالات وابن منده والطبرانی والحکیم من طریق صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبدالله بن ضمرة بن مالک البجلی عن ابیه سالم عن ابیه حمید عن ابیه یزید قال حدثتنی اختی ام القصاف عن ابیها عبدالله بن ضمرة

حضرت عبداللہ بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی اور یہ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ حدیث پر کلام ہے لیکن کثرت اسانید کی وجہ سے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے دیکھئے اسنی

المطالب ۹۶ والتخفانی ۵۲۔

۲۵۴۸۸......جوشخص اپنے بھائی کا اکرام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا اکرام کرتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۴۸۹......جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پرایمان رکھتا ہواس کے پاس کسی قوم کا کریم (بڑا رئیس سردار) آئے اس کا اکرام کرے۔

رواہ الخرائطی والحاکم وبن عساکر عن معبد بن خالد بن انس بن مالک عن ابیہ عن جدہ

۲۵۴۹۰......جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پرایمان رکھتا ہووہ ہم جلیس کا اکرام کرے۔رواہ السلمی عن ابی ھریرة

۲۵۴۹۱......اگرکوئی مسلمان اپنے بھائی کا اکرام کرے تو اسے اس کا اکرام قبول کرنا چاہیے چونکہ اصل میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اکرام ہوا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اکرام کورد نہیں کرنا چاہیے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال رواہ نعیم وابن عساکر عن انس وفیہ سعید بن عبداللہ بن دینار وابو روح التمار البصری قال ابوحاتم مجھول

۲۵۴۹۲......شرف وعزت سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۳۴۴ الاسرار المرفوعة ۵۹۸

۲۵۴۹۳......اے سلمان! کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ (یعنی میزبان) اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سلمان

۲۵۴۹۴......جومسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سلمان

۲۵۴۹۵......جوشخص کسی مجلس میں آیا اور اس کیلئے کشادگی کردی گئی حتیٰ کہ وہ راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے دن اہل مجلس کو راضی کرے۔

رواہ الدیلمی عن الضحاک بن عبدالرحمن ولہ صحبة

۲۵۴۹۶......یقیناً مومن کا حق ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن واثلة بن الخطاب القرشی

واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ مسجد میں تنہا نبی کریم ﷺ تھے آپ اس شخص کے لیے تھوڑے سے ہل گئے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جگہ کشادہ ہے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ الطبرانی عن واثلة بن الاسقع

۲۵۴۹۷......مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ اسے دیکھے اس کے لیے تھوڑا کھسک جائے۔رواہ ابوالشیخ عن واثلة بن الخطاب

۲۵۴۹۸......جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں کشادگی کردی گئی اسے بیٹھ جانا چاہیئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے عزت ہے جو اس کے مسلمان بھائی کے ہاتھ سے اس کے لئے ہوئی ہے اگر مجلس میں اس کے لیے کشادگی نہ پیدا ہوا سے کھلی جگہ دیکھ کر بیٹھ جانا چاہیے۔رواہ البغوی عن ابی شیبة

نئے آنے والے کا استقبال

۲۵۴۹۹......مجلس میں آنے والے پر دہشت چھائی ہوتی ہے اسے مرحبا کہہ کر اس کا استقبال کرو۔رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳۹۔

۲۵۵۰۰......مجلس میں صرف تین شخصوں کے لیے کشادگی پیدا کی جائے، عمر رسیدہ شخص کے لیے اس کی عمر کی وجہ سے ذی علم کے لیے اس کے علم کی وجہ سے اور سلطان کے لیے اس کی سلطنت کی وجہ سے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابو عثمان الصابونی فی المائتین والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال والدیلمی عن ابی ھریرة

۲۵۵۰۱...... جس شخص نے کسی شخص (کی سواری) کی رکابیں پکڑیں نہ کوئی لالچ تھی اور نہ اس سے خوفزدہ تھا اس کی بخشش کردی جائے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۵۵۰۲...... تم برابر بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم اپنے اچھے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور ان کا حق پہچانتے رہو گے بلاشبہ حق کا پہنچانے والا حق پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن ابی الدرداء

۲۵۵۰۳...... بوڑھوں کا احترام کرو بلاشبہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔ لہٰذا جو شخص بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن حبان فی التاریخ وابن عدی والدیلمی عن انس وورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۵۵۰۴...... جس شخص نے اسلام میں کسی سن رسیدہ کا اکرام کیا گویا اس نے نوح علیہ السلام کا اکرام کیا اور جس شخص نے نوح علیہ السلام کا ان کی قوم میں اکرام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔ رواہ ابونعیم والدیلمی والخطیب وابن عساکر عن انس وفیہ یعقوب بن تحیۃ الواسطی لاشیء وبکر بن احمد بن یحی الواسطی مجھول ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۱ والتنزیۃ ۱۷۶۱

۲۵۵۰۵...... اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کیا جائے عادل حکمران اور حامل قرآن کے حق میں نہ غلو کیا جائے اور نہ ہی ان کے حق میں جفا کی جائے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر

۲۵۵۰۶...... اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا اور امام عادل کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے۔

رواہ ابن الضریس عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآ لی ۱۵۱۱

۲۵۵۰۷...... تین اشخاص کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی تعظیم میں سے ہے۔ عادل حکمران کا اکرام کرنا، ذی علم شخص کا اکرام کرنا اور وہ حامل قرآن جو قرآن میں نہ غلو کرتا ہو اور نہ ہی سرکشی اختیار کرتا ہو اس کا اکرام کرنا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن طلحۃ بن عبداللّٰہ بن کرز

۲۵۵۰۹...... تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان میں سے ہیں۔ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا، کتاب اللہ کے عالم کا اکرام کرنا، ذی علم کا اکرام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ رواہ الشاشی فی مجالس المکیۃ عن ابی امامۃ

چھینک، اس کا جواب اور جمائی کا بیان

۲۵۵۱۰...... میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: جب تمہیں چھینک آئے تو یہ کلمات پڑھو "الحمدللّٰہ بکرمہ والحمدللّٰہ کعزّ جلالہ" بلاشبہ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا سچ کہا، سچ کہا، اس کی بخشش کردی گئی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی رافع

۲۵۵۱۱...... اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے جب کہ جمائی ناپسند ہے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے ہر سننے والے مسلمان کا حق ہے کہ وہ اس کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہے، رہی بات جمائی کی سو وہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے، چونکہ جب کوئی شخص جمائی لے اور اس کے منہ سے "ہاہ" کی آواز نکلے اس پر شیطان ہنستا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۱۲...... چھینک اور جمائی میں آواز بلند کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ رواہ ابن اسنی عن ابن السریر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۵۶

۲۵۵۱۳.....شدت والی جمائی اور شدت والی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔رواہ ابن اسنی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵۔

۲۵۵۱۴.....چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو چاہو جواب دو چاہے نہ دو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن عبید بن رفاعة الزرقی مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۱۴۰۷

۲۵۵۱۵.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمدللّٰه علی کل حال۔اس کے پاس جو شخص بیٹھا ہو وہ کہے: یرحمک اللہ چھینکنے والا اپنے آس پاس بیٹھنے والوں کے لیے کہے یھدیکم اللّٰه ویصلح بالکم۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی ایوب وابن ماجه والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۵۱۶.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ، جب وہ کہہ دے تو اس کے جواب میں اس کا بھائی یا ساتھی کہے: یرحمک اللّٰه جب وہ ''یرحمک اللّٰه'' کہہ دے تو چھینکنے والا کہے: یھدیکم اللّٰه ویصلح بالکم. رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابی هریرة

۲۵۵۱۷.....جب کوئی شخص چھینکے دراں حالیکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تم اسے جواب دے سکتے ہو۔رواہ البیهقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۶

۲۵۵۱۸.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اسے اپنی ہتھیلی منہ پر رکھ لینی چاہیے اور اپنی آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کرے۔

رواہ الحاکم والبهیقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۲۵۵۱۹.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور اس پر الحمد للہ کہے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو، جب وہ الحمد للہ نہ کہے اسے جواب میں یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔رواہ احمد بن حنبل وابن خؤارزمی فی الا دب المفرد ومسلم عن ابی موسیٰ

۲۵۵۲۰.....جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے وہ ''الحمدللّٰه رب العالمین'' کہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللّٰه کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یغفر اللّٰه لنا ولکم۔رواہ الطبرانی والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن سالم بن عبد الاشجعی

۲۵۵۲۱.....جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے اور اس پر الحمد للہ کہتا ہے، فرشتے ''رب العالمین کہتے ہیں جب چھینکنے والا رب العالمین کہتا ہے فرشتے کہتے ہیں: رحمک اللّٰه۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۹۵

۲۵۵۲۲.....جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اس کے جواب میں اس کا ہم جلیس یرحمک اللّٰه کہے، اگر تین مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے تین بار سے زیادہ اسے یرحمک اللّٰه نہ کہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة

۲۵۵۲۳.....سب سے سچی بات وہ ہے جس کے وقت چھینک آ جائے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۸۳ والاتقان ۱۱۱۲

۲۵۵۲۴.....جس شخص نے کوئی بات کہی اور اس کے پاس چھینک آ گئی وہ بات حق ہے۔رواہ الحکیم عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۱۲، ۱۸۷۹ وذخیرة الحفاظ ۵۲۵۳

۲۵۵۲۵.....دعا کے وقت چھینک کا آ جانا سچا گواہ ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۲۰۷ وضعیف الجامع ۳۸۶۴۔

۲۵۵۲۶......اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
۲۵۵۲۷......تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ سے جواب دو، اس سے اگر زیادہ چھینکے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو جواب نہ دو۔
رواہ الترمذی عن رجل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۴۰۷۔
۲۵۵۲۸......اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ نزلہ ہے یا زکام ہے۔
رواہ ابن اسنی وابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۳۔

چھینک آنا اللہ کی رحمت ہے

۲۵۵۲۹......چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی شخص کو جمائی آئے وہ منہ پر ہاتھ رکھ لے چونکہ جب جمائی لینے والے کے منہ سے "آہ" آہ کی آواز نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیٹ سے ہنستا ہے، اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ہریرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۹۲
۲۵۵۳۰......جب حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی تو روح جسد سے باہر نکل کر اڑنے لگی اور آدم علیہ السلام کے سر میں داخل ہوتی اس پر آدم علیہ السلام کو چھینک آئی اور فرمایا الحمدللہ رب العالمین، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔ رواہ ابن حبان والحاکم عن انس
۲۵۵۳۱......چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ کہا جائے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن سلمۃ بن الرکوع
۲۵۵۲۳......جب تم میں سے کوئی شخص ڈکار لے یا چھینکے اسے آواز بلند نہیں کرنی چاہیے، چونکہ شیطان چاہتا ہے کہ ڈکار لینے اور چھینکنے میں آواز بلند کی جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبادۃ بن الصامت وشداد بن اوس و واثلہ وابوداؤد فی مراسیلہ عن یزید بن مرثد
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۵ والضعیفۃ ۲۲۵۴

جمائی لینے کا بیان

۲۵۵۳۳......جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے، چونکہ جب کسی کے منہ سے "ھا، ھا" کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنستا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ
۲۵۵۳۴......شدید قسم کی جمائی اور شدید قسم کی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔
رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

یہ حدیث ۲۵۵۱۳ نمبر کے تحت گزر چکی ہے۔
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵
۲۵۵۳۵......جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے چونکہ جمائی کے ساتھ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابوداؤد عن ابی سعید

۲۵۵۳۶...... جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے دونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے "ھا" کی آواز نکالتا ہے اس سے شیطان ہنس جاتا ہے۔رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۳۷...... جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے اسے ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہے تا کہ جمائی کی آواز نہ نکلنے پائے چونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۳ والضعیفۃ ۲۴۲۰۔

اکمال

۲۵۵۳۸...... جب کوئی بات کرتے ہوئے تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کی وہ بات حق ہوتی ہے۔رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۲، والموضوعات ۳۷۷

۲۵۵۳۹...... دعا کے وقت چھینک کا آنا آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی رھم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۵ وکشف الخفاء ۲۴۶۱

۲۵۵۴۰...... اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھے، یا (جمائی آنے پر) منہ پر ہاتھ رکھ دے چونکہ جب جمائی لیتا ہے اور اس کے منہ سے آہ، کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنسنے لگتا ہے۔
رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۱...... جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: **الحمدللّٰہ علی کل حال** ۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۵۴۲...... جو شخص چھینکا یا ڈکار لیا اور کہا: "**الحمدللّٰہ علی کل حال من الاحوال**" ستر بیماریاں اس سے دور کر دی جائیں گی جن میں سے ہلکی بیماری جذام ہے۔رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عمرو وورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۳ والتنزیہ ۲۹۲۔

۲۵۵۴۳...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتے ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے کہ اس دعا کو لے کر کون اوپر چڑھے۔رواہ النسائی وابن قانع والحاکم عن رفاعۃ

رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی اس پر میں نے کہا:

الحمدللّٰہ حمدًا کثیرًا مبارکًا فیہ ومبارکًا علیہ کما یحب ربنا ویرضی

اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۵۴۴...... جب کوئی شخص چھینکے تو الحمدللہ سے ابتداء کرو چونکہ الحمد ہر بیماری کی دوا ہے اور پہلو کے درد کی بھی دوا ہے۔
رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۔

۲۵۵۴۵...... جس شخص نے چھینکنے والے کو الحمدللہ سے پہلے جواب دے دیا وہ پہلو کے درد سے محفوظ رہا وہ کوئی ناگواری نہیں دیکھتا حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاتا ہے۔رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس وفیہ بقیۃ وقدعنعن

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔۱۲۹۰ والفوائد المجموعۃ ۲۶۷

۲۵۵۴۶...... جب کسی کو چھینک آئے تین بار چھینک آنے پر اسے یرحمک اللہ سے جواب دو اگر پھر چوتھی بار چھینک آئے اسے چھوڑ دو چونکہ اسے زکام ہے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۷......چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ سے جواب دو، اگر اس کے بعد اسے پھر چھینک آئے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابن اسنی عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۴۸......یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں نے کردیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے پھر تمہیں بھلا دیا۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۴۹......تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے بھی تجھے بھلا دیا یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں کرتا ہوں۔رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

یہ حکم ان دو آدمیوں کے لیے جنہیں چھینک آئی ایک نے تو اللہ کی حمد کی جبکہ دوسرے نے حمد نہ کی (اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۲۵۵۵۰......اے عثمان کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ یہ جبرائیل امین ہیں جو مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دے رہے ہیں کہ جو مومن پے در پے تین مرتبہ چھینکیں مارتا ہے الا یہ کہ اس کے دل میں ایمان ثابت ہوتا ہے۔رواہ الحکیم عن انس

کتاب الصحبۃ از قسم افعال

باب......صحبت کی فضلیت کے بیان میں

۲۵۵۵۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہدا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں اور ان کے اعمال کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں حلانکہ ان میں کوئی رشتہ داری نہیں اور نہ ہی مالی لین دین ہے۔ بخدا! ان کے چہروں پر نور چمک رہا ہوگا اور وہ نور پر ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے انھیں کوئی غم نہیں ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

ہوشیار ہو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی غم۔

رواہ ابوداؤد وھناد و ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابونعیم فی الحلیۃ و البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۵۵۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ ان جیسے اعمال کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا صلہ

۲۵۵۵۳......"مسند حذیفہ بن اسید غفاری" حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔رواہ الطبرانی عن ابی سرعۃ

۲۵۵۵۴......"مسند زید بن ابی اوفی" حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی۔ جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ میں مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ تھلگ چھوڑ دیا، اگر یہ مجھ پر ناراضی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت دینے کا اختیار آپ ہی کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تمہیں صرف اور صرف اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا تعلق میرے

ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا،تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا چیز پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وراث میں چھوڑتے آئے ہیں عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں کیا چیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: کتاب اور سنت فرمایا: تم جنت میں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میرے محل میں ہوگے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مناقب علی و ابن عساکر

۲۵۵۵۵......ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن محمد بن نقور عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد حسین بن محمد ارع تقویٰ عبدالمؤمن بن عباد عبدی، یزید بن معنی عبداللہ بن شرجیل، زید بن ابی اروفی رضی اللہ عنہ محد بن علی جوزجانی، نصر بن علی بن جھضمی عبدالمؤمن بن عباد العبدی، یزید بن معن عبداللہ بن شرجیل قریش کے ایک شخص سے حضرت زید بن ابی روفی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کو دیکھ دیکھ کر حاضری لینی شروع کردی اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود نہیں تھے ان کے پاس آدمی بھیج کر انھیں اپنے پاس منگواتے رہے حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہوگئے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس جمع ہوگے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اسے یاد رکھو اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کو بھی سناتے رہو چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے ایک مخلوق کو چنا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ”اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس “اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرمایا ہے اللہ نے ایک مخلوق کو منتخب کیا ہے جسے جنت میں داخل کرے گا میں تم میں سے ان لوگوں کو منتخب کرتا ہوں جنہیں میں منتخب کرنا پسند کروں گا۔ میں تمہارے درمیان مواخات قائم کروں گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ اے ابوبکر! کھڑے ہوجاؤ اور میرے سامنے زانوؤں پر بیٹھ جاؤ میرے ہاں تمہارے ایک مقام ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ عطا فرمائے اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا میں تمہیں اپنا خلیل بناتا تو تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ میرے بدن سے میری قمیص کا تعلق ہے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے پھر فرمایا: اے عمر! میرے قریب ہوجاؤ عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوحفص! تم ہمارے ساتھ سخت جھگڑا کرتے تھے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے یا ابوجہل بن ھشام سے اسلام کو عزت عطا فرمائے تاہم یہ بھلائی تمہارے حصہ میں آئی تم مشرکین میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھے تم میرے ساتھ جنت میں اس امت کے تین کے تیسرے ہو پھر عمر رضی اللہ عنہ الگ ہوگئے اور آپ نے حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم کی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے ابوعمرو میرے قریب ہوجاؤ میرے قریب ہوجاؤ، وہ برابر قریب ہوتے رہے حتیٰ کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لیے پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھ کر تین بار فرمایا سبحان اللہ العظیم۔ پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھوں سے بٹن بند کردیئے پھر فرمایا: اپنی چادر کے پلو اپنے سینے پر ڈال لو فرمایا اہل آسمان میں تمہاری ایک شان ہے تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو میرے حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے جبکہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا، میں تم سے پوچھوں گا: یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا ہے؟ تم کہو گے فلاں اور فلاں نے یہ۔ جبرئیل امین کا کلام ہوگا جبکہ پکار نے والا آسمان سے پکار رہا ہوگا اور کہتا ہوگا: خبردار! عثمان رضی اللہ عنہ کو ہر شخص کا امیر مقرر کردیا گیا ہے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہوگئے، پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلایا: حکم ہوا: اے اللہ کے امین میرے قریب ہوجاؤ تو اللہ کا امین ہے۔ آسمانوں میں تمہارا نام امین ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال پر برحق مسلط کیا ہے میں نے تمہارے لیے ایک دعوت کا وعدہ کیا تھا جسے میں نے مؤخر کردیا ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اسے مؤخر کردیں۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم نے بار امانت اٹھایا ہے اے عبدالرحمٰن تمہاری ایک شان ہے اللہ تعالیٰ تمہارے مال کو زیادہ کرے۔ آپ نے ہاتھوں سے یوں اور یوں اشارہ کیا۔ ہمیں آپ کے اشارے کی کیفیت حسین بن محمد نے یوں بتائی کہ گویا وہ دونوں ہاتھ بھر رہے ہوں پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے آپ نے حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے فرمایا: میرے قریب ہوجاؤ وہ دونوں آپ کے قریب ہوگئے، آپ نے

فرمایا: تم دونوں میرے حواری ہو جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعدی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے عمار! تجھے باغی ٹولا قتل کرے گا پھر آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر آپ نے حضرت عویمر بن زید ابو درداء رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلایا ارشاد فرمایا: اے سلمان! تم ہم اہل بیت میں سے ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اول وآخر کا علم عطا فرمایا ہے کتاب اول اور کتاب آخر کا علم عطا کیا ہے پھر فرمایا: کیا میں اچھی بات میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تم ان کے عیب نکالو گے وہ تمہارے عیب نکالیں گے، اگر تم انھیں چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں پکڑ لیں گے انھیں اپنی عزت ان کے ذمہ میں قیامت کے دن کے لیے دے دو جان لو بدلہ تمہارے سامنے ہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ے درمیان مواخات قائم کردی پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو تم پہلے لوگ ہو جو میرے حوض پر میرے پاس آؤ گے، تم عالیشان بالا خانوں میں ہو گے پھر آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ضلالت سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور جسے چاہا ضلالت پر رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری روح نکل چکی میری کمر ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مؤاخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ چھوڑے رکھا اگر میرے ساتھ یہ برتاؤ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت افزائی کا اختیار بلاشبہ آپ کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا میرے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وارثت میں کیا پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وارثت میں چھوڑتے رہے ہیں عرض کیا: انبیاء وارثت میں کیا چھوڑتے رہے ہیں فرمایا: کتاب وسنت تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اخوانا علی سور متقابلین'' وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے'' یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ائمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے مثلاً بغوی، طبرانی نے مجمع الصغیر والکبیر میں باوردی نے معرفہ میں اور ابن عدی نے اس حدیث کے متعلق میرے دل میں کچھ تردد تھا لیکن میں نے ابواحمد حاکم کو الکنی میں امام بخاری سے بھی روایت کرتے دیکھا اور اس کی سند یوں ہے حسان بن حبان، ابراہیم بن بشیر ابوعمرو یحییٰ بن معن ابراہیم قرشی، سعد بن شرحبیل زید بن ابی اوفی۔

پھر کہا: یہ سند مجہول ہے اس کا کوئی متابع نہیں پھر سند میں مذکور رواۃ کا ایک دوسرے سے سماع بھی ثابت نہیں۔ انتھی۔

۲۵۵۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، یہ بالا خانے چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون لوگ رہائش پذیر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان میں وہ لوگ سکونت کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور محض اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار وفیہ موسیٰ بن وردان ضعہ ابن معین و وثقہ ابن عساکر

حدیث ۲۴۶۵۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:......حدیث یروی بفرق قلیل ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۳

۲۵۵۵۷...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن

پر زبرجد کے بنے ہوئے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۹۷

۲۵۵۵۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ ان میں سے جن کی آپس میں واقفیت ہوجاتی ہے ان کی آپس میں موافقت ہوجاتی ہے اور جن کی آپس میں واقفیت نہیں ہو پاتی ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔ رواہ مسند

۲۵۵۵۹......ابوطفیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان کی آپس میں موافقت ہوجاتی ہے، اور جن کا آپس میں تعارف نہ ہو ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۲۵۵۶۰......شقیق بن سلمہ کہتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور گفتگو میں محو ہوگیا دوران گفتگو کہنے لگا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا تو نے جھوٹ بولا: اس نے کہا: اے امیر المؤمنین، وہ کیوں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ میں اپنے دل کو تجھ سے محبت کرتا ہوا نہیں دیکھتا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فضا میں روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو سونگھتی ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان میں موافقت پیدا ہوجاتی ہے اور جن کی واقفیت نہ ہوسکے ان میں موافقت پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتنوں سے واسطہ پڑا تو یہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کرنے والوں میں سے تھا۔

رواہ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء ورجالہ ثقات

۲۵۵۶۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انس، اپنے دوستوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھو چونکہ دوست ایک دوسرے کی سفارش کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

باب......آداب صحبت

۲۵۵۶۲......اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! تمہاری محبت باعث صعوبت نہ ہو اور تمہارا بغض باعث حق تلفی نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا جب تم محبت کرو تو عاشق زار مت بن جاؤ جس طرح بچہ اپنی محبوب چیز پر عاشق زار ہوجاتا ہے۔ جب تم کسی سے بغض رکھو تو ایسا بغض نہ رکھو کہ تم اس کی ہلاکت کے درپے ہوجاؤ۔

رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی اعتلال القلوب وابن جریر وعبدالرزاق

۲۵۵۶۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دوست کی محبت اسوقت تمہارے لیے خالص ہوسکتی ہے جب تم تین کام کرو۔ پہلا یہ کہ جب تمہاری اس سے ملاقات ہو سلام کرنے میں پہل کرو۔ دوسرا یہ کہ تم اسے اچھے سے اچھے نام سے بلاؤ۔ تیسرا یہ تم مجلس میں اس کے لیے وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن المبارک وسعید بن المنصور والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۶۴......ابوعتبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: کیا تم اس کے ساتھ مل بیٹھتے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم اسے نہیں پہنچانتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۲۵۵۶۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوستوں سے درگزر کرنا عزت وشرف کی دلیل ہے اور گناہوں پر انھیں بدلہ دینا برائی ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۶۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محبت سے سرفراز کرے تو اس کی محبت کو مضبوطی سے پکڑلو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۲۵۵۶۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کو ''جزاک اللہ خیر'' کہنے میں کتنا اجر وثواب ہے تو تم آپس میں اس کلمے کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا شروع کردو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۵۶۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے سر سے کوئی چیز (جوں یا تنکا وغیرہ) اٹھائے تو وہ اپنے بھائی کو دکھادے۔ رواہ الدینوری

کسی کی اچھائی معلوم کرنے کا طریقہ

۲۵۵۶۹...... عبداللہ عمر کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: فلاں شخص سچا آدمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی معاملہ ہوا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا! کیا تم نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اسے مسجد میں سر اٹھاتے اور سر نیچا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ عن اسلم

۲۵۵۷۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان چیزوں سے تعرض مت کرو جن میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے دوست سے بھی ہوشیار رہو البتہ امانتدار میں کوئی حرج نہیں چونکہ قوم کے امین شخص کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہوسکتی فاجر شخص سے اپنا میل جول مت رکھو چونکہ وہ تمہیں اپنا فسق فجور سکھادے گا اسے اپنے راز مت بتاؤ اپنے معاملات کے متعلق ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خوف خدا کو اپنے پلے باندھے رکھتے ہوں۔ رواہ سفیان ابن عیینہ فی جامعه وابن المبارک فی الزهد وابن ابی الدنیا فی الصمت والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۷۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم اپنے بھائی کو پھسلتا دیکھو اسے کھڑا کر کے درستی پر لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس پر رجوع فرمائے اور اس کی توبہ قبول کرے اور اس کے خلاف شیطان کے معاون مت بنو۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۵۷۲...... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو اپنے دوستوں میں سے ایک شخص کا بہت زیادہ تذکرہ کرتے تھے اور فرماتے: اے رات کی درازی، جب فرض نماز پڑھتے فوراً اس کی طرف لپک جاتے جب اس سے ملاقات کرتے اسے گلے لگا لیتے اور اس کے ساتھ چمٹ جاتے۔ رواہ المحاملی

۲۵۵۷۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھ سے میرے عیوب بیان کرے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۵۷۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے دوست سے اندازے کی محبت کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اپنے دشمن سے دشمنی بھی اندازے کی کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواہ مسدد وابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان وقال روی من اوجه ضعیفة مرفوعًا والمحفوظ موقوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۰، والاتقان ۶۱

۲۵۵۷۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ میں بغض کی عبارت نہیں دیکھی ۶۱۲۲۔

۲۵۵۷۶...... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر (گناہ گار) سے دوستی مت رکھو چونکہ وہ تمہارے سامنے ملمع سازی کرے گا وہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ وہ اپنی بری خصلتیں خوبصورت کر کے تمہارے سامنے پیش کرے گا اس کا تمہارے پاس آنا اور جانا باعث رسوائی اور عیب ہے بیوقوف کو دوست مت بناؤ وہ تمہارے سامنے خوب محنت ومجاہدہ سے کام لے گا مگر تمہیں نفع نہیں پہنچائے گا بسا اوقات تمہیں نفع پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن تمہیں نقصان پہنچا جائے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کا دور رہنا اس کے قریب رہنے سے بہتر ہے اس کا مرجانا زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ جھوٹے شخص کو بھی دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتا وہ تمہاری باتیں دوسروں تک منتقل کرے گا اور دوسروں کی باتیں تمہارے پاس لائے گا اگر تکلف کر کے سچ بولنے کی کوشش کرے گا پھر بھی سچ نہیں بولے گا۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۵۵۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حق کو پہچانو خواہ اس کا ظہور کسی شریف اور کمزور آدمی سے ہو غم اور پریشانی کو صبر سے ٹالتے رہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصبر والدینوری

جس سے محبت ہو اسے اطلاع کرنا

۲۵۵۷۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! میں محض اللہ کے لیے فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسے خبر کردی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کرو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی سے ملا اور کہا: میں محض اللہ کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں اس نے جواب میں کہا: جس ذات کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۵۷۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں شخص سے محض اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تو نے اسے خبر کردی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کردو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے شخص! میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس نے کہا: جس اللہ کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۵۸۰...... عبداللہ بن علقمہ بن ابی فغواء خزاعی اپنے والد علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ مال دیکر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تا کہ وہ مال ابوسفیان فقرائے قریش میں تقسیم کر دے حالانکہ وہ لوگ مشرک تھے آپ ﷺ ان لوگوں کی تالیف قلب چاہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کوئی رفیق سفر تلاش کرلو چنانچہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تمہارے ساتھ میری رفاقت اچھی رہے گی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنے لیے رفیق سفر تلاش کرلیا ہے فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کہا: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری رفاقت اچھی رہے گی فرمایا: وہ ایسا ہی ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سفر کی تیاری مکمل کرلی آپ نے چلتے وقت مجھے نصیحت کی اور فرمایا: اے علقمہ! جب بنی ضمرہ کے علاقے میں پہنچو تو اپنے رفیق سفر سے ذرا بچ کے رہو چونکہ تم نے کسی کہنے والے کا قول سنا ہوگا" اخـــوک البکری لاتـامنه "یعنی اپنے بکری دوست پر بھروسہ نہ کرو۔ چنانچہ ہم سفر پر چل پڑے اور جب ہم مقام ابواء پہنچے جو کہ بنی ضمرہ کا علاقہ ہے عمرو بن امیہ نے کہا: میں اپنے قوم کے بعض لوگوں کے پاس جانا چاہتا ہوں مجھے ایک ضروری کام ہے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی جب وہ جانے لگا مجھے نبی کریم ﷺ کی نصیحت یاد آگئی اور اپنے اونٹ کو چابک مار کر آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ عمرو بن امیہ ضمری ایک طرف سے چند لوگوں کے ہمراہ تیر اور کمانیں اٹھائے ہوئے نمودار ہو جب میں نے انھیں دیکھا تو میں نے اونٹ کو اور زیادہ تیز کر دیا جب میں ان لوگوں سے آگے نکل گیا کچھ دور جانے کے بعد عمرو نے مجھے پکڑلیا اور بولا: میں ایک ضروری کام کے لیے اپنی قوم کے پاس گیا تھا میں نے کہا: جی

ھاں۔ جب میں مکہ پہنچا اور مال ابوسفیان کے حوالے کر دیا ابوسفیان کہنے لگا: محمد سے بڑھ کر زیادہ مہربان کون ہوسکتا ہے ہم اس سے جنگ کرتے ہیں اور اس کے خون کے پیاسے ہیں جبکہ وہ ہمیں ہدیے بھیجتا ہے اور ہمارے اوپر احسانات کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حدیث ۴۲۷۸۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۵۸۱...... "مسند حارث غیر منسوب" حماد بن سلمہ عن ثابت حبیب بن سبیعہ ضبعی کی سند سے حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص کا ادھر سے گزر ہوا اور وہ بولا: یارسول اللہ! میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے بتایا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: چلے جاؤ آپ کے پاس بیٹھا ہوا شخص بولا: اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۵۵۸۲...... "مسند رباح بن ربیع" رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ دیا تھا صحرا میں دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور تیسرا اسے ہانکتا تھا ہم پہاڑ میں جا اترے اتنے میں رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں پیدل چل رہا تھا آپ نے فرمایا: اے رباح! میں تجھے پیدل چلتا دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا: میں ابھی ابھی اترا ہوں جبکہ میرے یہ دو ساتھی سوار ہوئے ہیں آپ ﷺ میرے دو رفقائے سفر کے پاس سے گزرے انھوں نے اونٹ بٹھا دیا اور دونوں نیچے اتر آئے جب میں ان کے پاس پہنچا وہ بولے: اس اونٹ کے سینے پر (یعنی آگے) تم سوار ہو جاؤ تم برابر سوار ہو گے تاوقتیکہ واپس لوٹ آؤ پیدل چلنے کی باری میرے اور میرے دوسرے ساتھی کے درمیان ہوگی میں نے پوچھا: بھلا یہ کیوں؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رفیق سفر نیک و صالح آدمی ہے لہٰذا اس کے ساتھ اچھی رفاقت رکھو۔ رواہ الطبرانی

۲۵۵۸۳...... رباح بن ربیع بن مرقع بن صیفی، ابو مالک نخعی سلمہ بن کہیل حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء کے ساتھ مل بیٹھا کرو، بڑوں سے سوالات کیا کرو اور داناؤں کے ساتھ اختلاط رکھو۔ رواہ العسکری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۲۸ والجامع المصنف ۱۶۵، ۲۳۵

۲۵۵۸۴...... مسعر، سلمہ بن کہیل، ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بڑوں کے ساتھ مل بیٹھو، علماء کے ساتھ اختلاط رکھو اور داناؤں سے دوستی رکھو۔ رواہ العسکری

۲۵۵۸۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور اس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ

حدیث ۲۴۸۲۰ پر گذر چکی ہے۔

۲۵۵۸۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ آپ نے فرمایا: جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے اور جس کا فعل تمہیں دنیا سے بے رغبتی دلائے۔

رواہ ابن النجار وفیہ مبارک بن حسان قال الازدی رمی بالکذب

۲۵۵۸۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہمارے ہم جلیسوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۶۷۔

۲۵۵۸۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ یا عرض کیا گیا کہ ہمارے کون سے ہم جلیس بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۸۹..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم برابر سنتے رہتے تھے کہ وقفے کے بعد ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سن لیا۔ رواہ ابن النجار

وقفہ کے بعد ملاقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے

۲۵۵۹۰..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! وقفہ کے بعد ملاقات کرو یوں محبت میں اضافہ ہوگا۔
رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۱..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۲..... شعبی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے فرمایا وہ شخص ایسے آدمی کی صحبت میں بیٹھا تھا جو برائیوں کا مرتکب تھا۔ یہ اشعار کہے۔

لا تصحب اخاالجهل وایاک وایاه.
جاہل کے پاس مت بیٹھو خود بھی اس سے دور رہو اور اسے بھی اپنے سے دور رکھو۔

فكم من جاهل اردیٰ حليما حين آخاه
کتنے جاہل ہیں جو ایسے بردبار صفت انسانوں کو ہلاک کردیتے ہیں جب وہ جاہلوں سے دوستی کر بیٹھتے ہیں۔

يقاس المرء بالمرء اذاهو ماشاه.
آدمی کو آدمی پر قیاس کیا جاتا ہے جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے۔

وللشیء من الشیء مقايس واشباه
ہر چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس کیا جاتا ہے جبکہ مختلف چیزیں ایک جیسی بھی ہوتی ہیں۔

وللقب على القلب دليل حين يلقاه.
ایک دل کی دوسرے دل پر دلیل ہوتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔

۲۵۵۹۳..... مجاہد کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کی صحبت میں تمہارے کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے حق کو ایسے نہ دیکھتا ہو جیسے تم دیکھتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۰۶۳۔

۲۵۵۹۴..... محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے اس کے عدل وانصاف کی بنا پر محبت کرتا ہو حالانکہ وہ شخص اللہ کے علم میں اہل دوزخ میں سے ہے اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ (یعنی محبوب) اہل جنت میں سے ہو۔ جو شخص نے کسی آدمی سے اس کے ظلم کی وجہ سے بغض کرتا ہو حالانکہ وہ (یعنی مبغوض) اللہ تعالیٰ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ تعالیٰ بغض رکھنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۵۹۵..... محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل جنت میں سے کسی آدمی سے محبت کرتا ہو، اگرچہ اس کا محبوب اہل دوزخ میں سے کیوں نہ ہو۔ چونکہ وہ ایک اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہے جو اس میں موجود دیکھتا ہے جس نے کسی شخص سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل دوزخ میں سے کسی آدمی سے بغض رکھتا ہو اگرچہ اس کا مبغوض اہل جنت میں سے کیوں نہ ہو چونکہ وہ ایک بری خصلت کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے جو اس

میں دیکھتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے لوگوں کو ان کے مراتب کے مطابق مقام دیا وہ اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوگیا اور جس شخص نے اپنے دوست کو اس کے مقام سے زیادہ فوقیت دی گویا اس سے دشمنی کرنے میں زیادہ جرات سے کام لیا۔

رواہ النولسی فی العلم

۲۵۵۹۷......نہار بحری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر، جھوٹے، بے وقوف، بخیل اور بزدل کی صحبت سے اجتناب کرو، رہی بات فاجر کی سو اس کا فعل نہایت کمتر ہوتا ہے وہ یہی چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اس کا تمہارے پاس آنا بھی عیب ہے اور اس کا تمہارے پاس سے باہر جانا بھی عیب ہے رہی بات جھوٹے (کذاب) کی سو وہ تمہاری باتیں لوگوں تک پہنچائے گا اور لوگوں کی باتیں تمہیں پہنچائے گا یوں عداوت بھڑک اٹھے گی اور لوگوں کے دلوں میں کینہ جنم لے گا، رہی بات بے وقوف کی سو اچھائی کی طرف تمہاری رہنمائی کبھی نہیں کرسکتا وہ تو اپنی ذات سے برائی کو دور نہیں کرسکتا اس کی دوری اس کے قرب سے بدر جہا بہتر ہے اس کا خاموش رہنا اس کی گفتگو سے بہتر ہے اسی موت اس کی حیات سے بہتر ہے رہی بات بخیل کی سو جب تمہیں اس کی حاجت پیش آئے گی وہ باوجود تمہارے قریب ہونے کے تم سے دور رہے گا رہی بات بزدل کی سو جب تم مشکل میں گرفتار ہوگے اور تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی وہ تمہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ رواہ وکیع

۲۵۵۹۸......"مسند اکثم بن جون" حی بن عبداللہ وصابی ابو عبداللہ دمشقی کی روایت ہے کہ میں اکثم بن جون خزاعی کلبی کے پاس حاضر ہوا انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے اکثم بن جون! اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ جہاد کرو اور عمدہ اخلاق کو ملحوظ رکھو یوں تم اپنے رفقاء پر فوقیت لے جاؤ گے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۲۵۵۹۹......"ایضاً" سعید بن سنان عبیداللہ وصابی (اہل شام میں سے ایک شخص ہیں) کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اسے اکثم بن جون کہا جاتا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اکثم! تمہاری صحبت میں امانتدار شخص ہی ہونا چاہیے وہ سریہ سب سے اچھا ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو، سب سے بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو۔ وہ قوم کبھی مغلوب نہیں ہوسکتی جس کی تعداد بارہ ہزر ہو۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم و البخاری و مسلم

۲۵۶۰۰......"مسند انس" ابوسلمہ عاملی، زھری کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اکثم بن جون رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حسن خلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے جہاد کرو تمہارے رفقاء پر تمہیں فوقیت دی جائے گی اے اکثم! چار اشخاص کی رفاقت سب سے اچھی ہے چالیس افراد پر مشتمل سب سے اچھا ہراول دستہ ہوتا ہے چار سو افراد پر مشتمل سریہ بہت اچھا ہوتا ہے چار ہزار نفوس پر مشتمل لشکر سب سے اچھا ہے اور بارہ ہزار نفوس کو قلیل نہیں شمار کیا جاتا۔

رواہ ابن ماجہ و ابن ابی حاتم فی العلل و العسکری فی الامثال و البغوی و الباروردی و ابن مندہ و ابونعیم و العاملی متروک و رواہ ابن عساکر من طریق العاملی و ابی بشر قالا: حدثنا الزھری بہ و قال ابو بشر ھذا ھو عبدالولید ابن محمد الموقدی

کلام:......حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

بری صحبت سے اجتناب کرنے کا بیان

۲۵۶۰۱......اسلم کی روایت ہے کہتے ہیں: میں ایک سفر سے واپس لوٹا مجھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کی رفاقت میں سفر کیا ہے؟ میں نے کہا: بن بکر بن وائل کا ایک شخص میرا رفیق سفر تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہیں سنا: اپنے بکری دوست پر بھروسہ مت کرو۔ رواہ العقیلی و الطبرانی فی الاوسط قال العقیلی فیہ زید بن عبدالرحمن بن اسلم منکر الحدیث لایتابع و لایعرف الابہ حدیث ۲۴۷۸۲ نمبر پر گذر چکی ہے۔

۲۵۶۰۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں، مستقل قیام گاہ میں برا پڑوسی، بری بیوی چنانچہ اگر تم اس کے پاس آؤ زبان درازی شروع کر دیتی ہے اگر غائب ہو جاؤ اس پر بھروسہ نہیں کرتے تیسرا بادشاہ اگر تم اس کے ساتھ اچھائی کرو وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کر بیٹھو وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔ رواہ البیھفی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہ کے دروازوں سے بچتے رہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

باب......ان حقوق کے بیان میں جو پڑوسی کی صحبت سے متعلق ہیں

۲۵۶۰۴......''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے پڑوسی سے سخت جھگڑا کر رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن سے فرمایا: اپنے پڑوسی سے مت جھگڑو چونکہ لوگ چلے جاتے ہیں اور پڑوسی باقی رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن المبارک وابوعبید فی الغریب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۵......ضمرہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا بولا: رات کو مجھے پتھر مارے جاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں سے پتھر آتے ہیں تم بھی ادھر واپس پھینک دیا کرو پھر فرمایا: شر کی اصلاح شر سے ہوتی ہے۔

رواہ السمعانی

۲۵۶۰۶......''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: تم سائے میں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے اصحاب دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وقال منکر

۲۵۶۰۷......محمد بن عبداللہ بن سلام کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے، آپ نے فرمایا: صبر کرو، محمد بن عبداللہ دوسری بار پھر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: اپنا ساز و سامان اٹھا کر گلی میں پھینک دو جب کوئی تمہارے پاس آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے یوں اس طرح اس پر لعنت متحقق ہو جائے گی چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۲۵۶۰۸......بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہارا پڑوسی بیمار پڑ جائے تم اس کی عیادت کرو اگر مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر اسے کپڑوں کی ضرورت ہو تم اسے کپڑے پہناؤ اگر اسے کوئی اچھائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو اس کی عمارت سے اپنی عمارت اونچی نہ بناؤ کہ تازہ ہوا اس تک نہ پہنچ پائے اور تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت نہ پہنچاؤ، ہاں البتہ پکے ہوئے میں سے اسکا بھی کچھ حصہ کر دو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

حدیث ۲۴۸۹۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۰۹......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا آپ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کر رہے تھے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۸۷۸ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۰......ابوجحیفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا، اس سے نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دو چنانچہ اس شخص نے اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دیا لوگ ادھر سے گزرتے اور اس کے پڑوسی پرلعنت کرتے جاتے چنانچہ اس کا پڑوسی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں سے مجھ کن باتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تمہیں کن باتوں کا سامنا ہے؟ عرض کیا: لوگ مجھ پرلعنت کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لعنت کردی ہے عرض کیا دوبارہ مجھ سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوگی، اتنے میں شکایت کرنے والا شخص آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھالو اب تم امن میں ہو یا فرمایا: تمہاری کفایت کردی گئی ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۱..... ابوقتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا ایک پڑوسی ہے جو اپنی ہنڈیا چڑھاتا ہے اور مجھے نہیں کھلاتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر اس وقت تک کبھی ایمان نہیں لایا۔ رواہ ابونعیم

۲۵۶۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کسے ہدیہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو اسے ہدیہ دو۔

رواہ اعبدالرزاق واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد

۲۵۶۱۳..... ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال واولاد سے خودفزدہ ہوتے ہوئے اپنے پڑوسی کے آگے دروازہ بند رکھا یہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے، اور وہ شخص بھی (کامل) مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بےخوف نہ ہو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ چنانچہ تمہارا پڑوسی تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو، جب تم سے قرض طلب کرے تم اسے قرض دو جب وہ محتاج ہو جائے تم اس کی طرف رجوع کرو جب بیمار پڑ جائے تم اس کی بیمار پرسی کرو جب اسے بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تم اسے تسلی دو جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو، تم اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت اس طرح نہ کھڑی کرو کہ اسے تازہ ہوا نہ آنے پائے۔ اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت مت پہنچاؤ البتہ اپنی ہنڈی میں سے اس کا بھی حصہ کرو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی ہدیہ دو اگر اسے پھل ہدیہ میں نہ دے سکو کم از کم اپنے گھر میں پھل چپکے سے لاؤ اور پھل لے کر تمہاری اولاد باہر نہ نکلنے پائے کہ اس کی اولاد پر رشک کرتے پھریں کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بہت تھوڑے لوگ پڑوسی کے حقوق ادا کر پاتے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برابر پڑوسی سے حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ گمان ہونے لگا کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی نہ بنادیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں دوسرا وہ ہے جس کے لیے دو طرح کے حقوق ہیں تیسرا وہ ہے جس کے لیے ایک حق ہے چنانچہ وہ پڑوسی جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک اسلام کا حق ہے اور ایک قرابتداری کا حق ہے، اور وہ جس کے لیے وہ حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک پڑوس کا حق اور دوسرا اسلام کا حق وہ پڑوسی جس کے لیے ایک حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کے لیے صرف پڑوس کا حق ہے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم پڑوسیوں کو اپنی قربانیوں کا گشت کھلا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مشرکین کو اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھلاؤ۔

رواہ ابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان وقال فیه سوید بن عبدالعزیز عن عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیه والثلاثة ضعفاء غیر انهم متهمین بالوضع

حدیث ۲۴۸۹۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۴..... اے ابوذر جب سالن پکاؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو تاکہ اپنے پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ ہدیہ کرسکو۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی واحمد بن حنبل والنجار فی الادب ومسلم والبخاری والنسائی والدارمی وابوعوانة عنه

حدیث ۲۴۸۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے

۲۵۶۱۵......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے خیرات کرتی ہے، صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ اہل دوزخ میں سے ہے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے البتہ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب لا یمان وابو داؤد الطیاسی

۲۵۶۱۶......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو وہ شخص دوسری بار پھر آیا اور پڑوسی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوا اور شکایت کی آپ نے فرمایا: صبر کرو چوتھی بار پھر حاضر ہوا اور اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا ساز و سامان نکال کر راستے میں رکھ دو چنانچہ راستے سے جو بھی گزرنے پاتا وہ کہتا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی آپ نے مجھے ساز و سامان راستے میں نکالنے کا حکم دیا ہے، جو شخص بھی راستے سے گزرتا وہ کہتا: یا اللہ اس پر (پڑوسی پر) لعنت کر، یا اللہ اسے رسوا کر پڑوسی نے آ کر کہا: اے فلاں اپنے گھر میں واپس لوٹ جاؤ اللہ کی قسم میں تمہیں کبھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۷......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ میں قیام گاہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں چونکہ دیہات کا پڑوسی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۱۸......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے پیز کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی آپ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

رواہ ابن النجار

سوار اور سواری کے حقوق

سواری کے حقوق

۲۵۶۱۹......عبید بن ابی زیاد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مجھے خبر کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کے پاس کچھ غلاظت خوردہ اونٹ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجوا کر ان کو مکہ سے باہر نکال دیا اور فرمایا: ان اونٹوں پر لکڑیاں لادی جائیں اور ان پر پانی لایا جائے اور ان پر سوار ہو کر حج یا عمرہ نہ کیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق ومسدد وھو صحیح

۲۵۶۲۰......ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ چوپایوں کو خصی کرنے سے منع کرتے تھے اور فرمایا کرتے: نر اونٹ ہی تو افزائش نسل کا ذریعہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبۃ وابن المنذر والبیھقی فی السنن

۲۵۶۲۱......ابراہیم بن مہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں گھوڑوں کو خصی نہ کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم

۲۵۶۲۲......ھشام بن جیش کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت میں دیکھا آپ اپنی سواری

سے نیچے اترے پھر عام آدمی کی طرح سواری سے کجاوہ اتارا پھر سواری کو باندھ دیا، پھر لوگوں کی سواریوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں اپنی سواری کے قریب ایک سواری دیکھی آپ نے اس کا کجاوہ اتار دیا پھر سخت غصہ میں متوجہ ہوئے حتیٰ کہ میں ان کے چہرے پر غصہ نمایاں دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ایک شخص نے کہا: اس کا مالک میں ہوں، فرمایا: تو نے بہت برا کیا تو نے اس کے سینے پر رات گزاری اس کے سینے کو مارتا رہا حتیٰ کہ جب اس کے رزق کا وقت قریب تر ہوگیا تو نے اس کی دو ہڈیوں کو علیحدہ ہڈیوں کے درمیان جمع کر کے رکھ دیا۔

رواہ الرویانی

۲۵۶۲۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپایوں کے منہ پر پتھر مت مارو چونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

رواہ ابوالشیخ وابن عساکر

۲۵۶۲۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپائے کے منہ پر تھپڑ نہ مارا جائے اور نہ ہی داغ لگایا جائے۔ رواہ النجار ومسلم

۲۵۶۲۵...... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھا جس میں انھیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نئی سواری سے دور رکھو۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۷...... علقمہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس برذون گھوڑا لایا گیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اے امیر المؤمنین! یہ فرمانبردار سواری ہے اور یہ اچھی حالت میں ہے اور یہ خوبصورت بھی ہے اس پر عجمی لوگ سوار ہوتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر سوار ہوگئے جب آگے چلے اور آپ کے کاندھے ہلنے لگے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سواری کا برا کرے آپ فورا نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن المبارک

۲۵۶۲۸...... قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کجاوے پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ اٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور پاؤں باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم

جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت

۲۵۶۲۹...... مسیب بن دارم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک شتربان کو مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: تم نے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادا جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۳۰...... سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کے پچھوڑے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: مجھے خوف ہے کہ تیرے بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۵۶۳۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرمادیا ہے کہ سواری پر آگے بیٹھنے کا حقدار اس کا مالک ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم فی الکنی وحسنہ

۲۵۶۳۲...... ''مسند علی کرم اللہ وجہہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ایک خچر ہدیہ میں پیش کیا گیا آپ کو وہ بڑا دلکش لگا اور اس پر سوار ہوگئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں تو اسی جیسے جانور پیدا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا فعل وہی کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ رواہ ابوداؤد طیالسی وابن وھب واحمد بن حنبل و ابوداؤد والنسائی وابن جریر وصححہ والطحاوی وابن حبان والدورقی والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور

۲۵۶۳۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والدورقی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۸۹۱۔

۲۵۶۳۴..... ''مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشیر'' محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے میں ان کے ساتھ تھا حسین رضی اللہ عنہ مقام حرہ میں اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے، ہم پیدل چل رہے تھے اتنے میں ہم نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے جبکہ وہ خچر پر سوار تھے نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! سوار ہو جائیں، حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ سوار رہیں تم اپنی سواری پر آگے سوار ہونے کے زیادہ حقدار ہو چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم نے اس طرح فرمایا ہے، نعمان رضی اللہ عنہ بولے: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا لیکن میرے والد بشیر نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: البتہ اگر مالک آگے سوار ہونے کی اجازت دے دے چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بیٹھالیا۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر وفیہ الحکم بن عبداللہ الایلی متروک

۲۵۶۳۵..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پاس سے گزرے جس کے منہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں پر دھوئیں کے نشانات تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے تم میں سے کوئی شخص ہرگز منہ پر داغ نہ لگائے اور نہ منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۳۶..... قبیلہ بن غیلان کا ایک شخص جنادہ بن جرادہ کہتا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اونٹ بھیجے جن کی ناک پر میں نے داغ لگا رکھا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے منہ کے علاوہ کوئی اور جگہ داغنے کے لیے نہیں پائی؟ خبردار! تمہیں آگے جا کر اس کا بدلہ دینا ہوگا اس شخص نے عرض کیا: ان اونٹوں کا معاملہ آپ کو سپرد ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میرے پاس ایسا اونٹ لاؤ جس پر داغ نہ لگایا گیا ہو چنانچہ میں نے ایک بنت لبون (اونٹ کا بچہ جیسے دو سال پورے ہو چکے ہوں تیسرے سال میں چل رہا ہو) اور ایک حقہ (جس کے تین سال پورے ہو چکے ہوں اور چوتھے سال میں چل رہا ہو) لایا میں نے ان کی گردن پر داغ لگانا چاہا آپ برابر فرماتے رہے پیچھے داغ لگاؤ پیچھے داغ لگاؤ حتیٰ کہ وہ شخص ران پر پہنچا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر یہیں داغ لگاؤ چنانچہ میں نے اونٹوں کی رانوں پر داغ لگائے ان اونٹوں کا صدقہ دو حصے تھے جبکہ اونٹوں کی تعداد نوے (۹۰) تھی۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلق والباوردی وابن شاھین وابن قانع وابن السکن وقال لاعلم لہ غیرہ والطبرانی وابونعیم والضیاء

۲۵۶۳۷..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ والد نے کہا: اے بیٹا! اندر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے باہر بلا لاؤ میں گھر میں داخل ہوا میں ابھی لڑکا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دروازے پر میرا باپ کھڑا ہے وہ آپ کو بلا رہا ہے آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دیباج کی ایک قبالی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو کپڑے تقسیم کیے ہیں ان میں میرا حصہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابوصفوان میں نے تمہارے لیے یہ قبا چھپا رکھی ہے والد نے قبا لے لی اور کہا: آپ نے رشتہ داری کا بھرپور لحاظ رکھا ہے، اس مال میں سے کچھ حصہ آپ نے اہل مکہ کے لیے بھی بطور صلہ رحمی کے بھیجا میرے والد کے ساتھ ابن حضرمی کو یہ مال دے کر بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: اپنے لیے ایک رفیق سفر تلاش کر لو میرے والد آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے ایک شخص پا لیا ہے آپ نے فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کیا: فلاں ضمری ہے۔ فرمایا: اسے اپنے ساتھ رکھ کر نکل جاؤ بکری تمہارا دوست ہے لیکن اس پر بھروسہ نہیں کرنا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام اج پہنچے جو کہ بنو ضمرہ کا علاقہ ہے میرا رفیق سفر (ضمری) بولا! یہاں میری قوم کے کچھ لوگ رہتے ہیں میں ذرا ان کے پاس سے ہو آؤں انھیں سلام کر آؤں اور ملاقات بھی کر لوں چنانچہ ضمری نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بھیجا ہے تم بھی تو ان کی قوم ہو لہٰذا جا کر وہ مال لے لو رسول اللہ ﷺ نے بخدا اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جب مقام اج پہنچے وہاں آدمی (میرے باپ مخرمہ) کو گم پایا کہ وہ تو جا چکا ہے، وہ لوگ بولے: بخدا! وہ واپس لوٹ گیا ہے ضمری آگے بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھی واپس لوٹ گئے حتیٰ کہ ضمری نے آگے چل کر اپنے ساتھی کو پا لیا۔ رواہ ابن عساکر

بے زبان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا

۲۵۶۳۸..... معاویہ بن قرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا جسے دمون کے نام سے پکارا جاتا تھا چنانچہ لوگ جب ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اونٹ عاریۃً مانگتے تو آپ کہتے اس پر صرف فلاں فلاں چیز لاد سکتے ہو چونکہ یہ اس سے زیادہ کی طاقت نہیں رکھتا جب حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا بولے: اے دمون! کل میرے ساتھ میرے رب کے ہاں جھگڑنا نہیں میں نے تجھ پر وہی بوجھ لادا ہے جس کی تو طاقت رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۳۹..... اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ آپ دونوں جحفہ اور ھرشی کے درمیان گفتگو کرتے جارہے تھے جبکہ یہ دونوں حضرات ایک اونٹ پر سوار تھے اور مدینہ کی طرف جارہے تھے اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نر اونٹ پر سوار کیا اور ان کے ساتھ اپنا ایک غلام بھی بھیجا جسے مسعود کہا جاتا تھا اوس رضی اللہ عنہ نے غلام سے کہا: ان کے ساتھ چلو جہاں بھی مختلف راستوں میں جائیں ان سے جدا نہیں ہونا حتی کہ جب یہ تجھ سے اور تیرے اونٹ سے اپنی ضرورت پوری کریں چنانچہ غلام انہیں لے کر "ثنیہ دمجا" لے گیا پھر "ثنیہ کوذبہ" میں لے گیا پھر مقام احیاء کی طرف متوجہ ہوا پھر شعبہ ذات کشط مدلج، غیشامہ اور پھر ثنیۃ مرہ سے ہوتے ہوئے مدینہ لے آیا آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کرلی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے مسعود کو اس کے مالک اوس بن عبداللہ کو واپس کردیا اوس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹوں کے متعلق قدرے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے غلام سے کہا کہ اوس سے کہو اپنے اونٹوں کی گردن پر داغ لگائے۔

رواہ البغوی وابن السکن وابن مندہ والطبرانی وابو نعیم وقال ابن عبدالبر : حدیث حسن

سوار کے آداب

۲۵۶۴۰..... "مسند علی" علی بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ ﷺ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ، جب سواری پر سیدھے بیٹھ گئے، یہ دعا پڑھی:

الحمدللّٰہ الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون

پھر تین بار اللہ کی حمد کی اور تین بار تکبیر کہی پھر تین بار سبحان اللہ کہا: پھر یہ دعا پڑھی۔

سبحانک لاالہ الا انت انی ظلمت نفسی فاغفر لی ذنو بی انہ لایغفر الذنوب الا انت

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے، میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کہا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے: رب اغفرلی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں معاف کرسکتا، ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے ہنستا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے:

لاالہ الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پہچان لیا کہ اس کا رب ہے جو اس کی مغفرت کرتا ہے اور اسے عذاب بھی دیتا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وعبد ابن حمید والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابویعلیٰ وابن خزیمۃ وابن شاھین فی السنۃ وابن مردویہ والحاکم والبخاری ومسلم والضیاء

۲۵۶۴۱..... "ایضاً" زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خچر پر تین آدمیوں کو سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں

سے ایک اتر جائے چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت کی ہے۔رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ

۲۵۶۴۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد

۲۵۶۴۳......ایضاً ”حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سول کریم ﷺ نے مجھے قسی (کتان اور ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے) کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ میں اپنی سواری کے کمبل کو بچھونا بناؤں جو کہ سواری کی پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور منع فرمایا ہے کہ میں سواری کی پیٹھ پر کمبل (زین وغیرہ) ڈالوں اور اللہ کا ذکر نہ کروں۔ چونکہ ہر سواری کی پیٹھ پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جب سوار ہونے والا اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے شیطان سکڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔رواہ الدورقی

۲۵۶۴۴......ہلال بن حباب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

الحمدللّٰہ الذی ھدانا للاسلام وعلمنا القران ومن علینا بحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وجعلنا فی خیر امة اخرجت للناس اللھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولاالہ الا انت

ترجمہ:......تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز کیا ہمیں قرآن سکھایا اور محمد کی ذات اقدس سے ہمارے اوپر احسان کیا اور ہمیں اس بہترین امت میں پیدا کیا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجی گئی ہے، یا اللہ تو ہی نیک مال عطا کرنے والا ہے اور تمام تر بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔رواہ ارستلہ

مملوک کے حقوق

۲۵۶۴۵......”مسند صدیق“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! مملوک کے ساتھ برا برتاؤ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ اس امت کے مملوکین اور ایتام (یتیم کی جمع) کثیر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، مملوکین اور ایتام کا اپنی اولاد کی طرح اکرام کرو جو کھانا تم کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ انھیں ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع پہنچا سکتی ہے؟ فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالو اور وہ غلام جو تمہاری کفایت کرتا ہو جب وہ نماز پڑھے وہ تمہارا بھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن ماجه وابویعلی وابونعیم فی الحلیة والخرائطی فی مکارم الاخلاق وھو ضعیف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۶۔

۲۵۶۴۶......ابو رافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا زیور بنا رہا تھا اور قرآن عظیم کی تلاوت بھی کر رہا تھا، حضرت عمر نے فرمایا: اے ابو رافع! بخدا! تم عمر سے بہتر ہو چونکہ تم اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر رہے ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی ادا کر رہے ہو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۴۷......”مسند عثمان رضی اللہ عنہ“ مالک اپنے چچا ابو سہیل بن مالک اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ کمسن پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو چونکہ جب تم ایسا کرو گے وہ چوری کرے گا جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اس سے بھی کمائی کا مطالبہ مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو وہ اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنا دے گی جب تمہیں اللہ تعالیٰ پاکدامن رکھے پاکدامن رہو اور جو کھانے پاک وطیب ہوں وہی کھاؤ۔

رواہ الشافعی والبخاری ومسلم والبیھقی وقال رفعه بعضھم عن عثمان عن حدیث الثوری ورفعه ضعیف

۲۵۶۴۸......عبداللہ رومی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وضو کا پانی خود انڈیلتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر

آپ خادموں کو حکم دے دیتے وہ آپ کی کفایت کرتے؟ فرمایا: نہیں چونکہ رات ان کے لیے ہے وہ رات کو آرام کرتے ہیں۔

رواہ بن سعد واحمد بن حنبل فی الزھد وبن عساکر

۲۵۶۴۹.....حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اپنی صفیں سیدھی کرلو کاندھے سے کاندھا ملالو، اپنے امام کی مدد کرو، اپنی زبانیں روکے رکھو۔ چونکہ مومن اپنی زبان روک کر رکھتا ہے اور اپنے امام کی مدد کرتا ہے جبکہ منافق اپنے امام کی مدد نہیں کرتا اور اپنی زبان قابو میں بھی نہیں رکھتا۔ چھوٹے غلام پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو جو ہنر مند بھی نہ ہو چونکہ جب وہ کمائی کا سامان نہیں پائے گا چوری کرے گا غیر ہنر مند لونڈی سے بھی کمائی کا مطالبہ نہ کیا جائے چونکہ جب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا تو اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنالے گی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۵۰.....حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک صفوان بن امیہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا آپ ﷺ نے کچھ مسکینوں اور غلاموں کو بلایا جو آپ کے آس پاس تھے آپ نے انھیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کا برا کرے جو اپنے غلاموں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور انھیں اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاتے صفوان رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! آپ غلاموں اور مسکینوں سے منہ نہیں موڑتے لیکن ہمیں ترجیح دی جاتی ہے ہم عمدہ کھانا نہیں پاتے جو ہم کھائیں وہ انھیں بھی کھلائیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۵۱.....ابن سراقہ کی روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ایک باندی کے متعلق مشاورت کی جبکہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ باندی خریدنا چاہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: باندیوں سے کمائی کا کام مت لو چونکہ یہ ایسی قوم ہے جو زنا کو برا نہیں سمجھتی، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں سے پردہ حیا ہٹا دیا ہے جس طرح کتوں کے منہ سے حیا کا پردہ ہٹا دیا ہے البتہ تم عرب باندیوں سے کوئی باندی خریدلو وہ تم سے خیانت نہیں کرے گی اور تمہاری اولاد کی حفاظت کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:.......بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومی باندیوں کے خریدنے سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا ہے چونکہ زنا ان میں معمول کی بات تھی۔ عصر حاضر میں اہل مغرب واہل یورپ کی عورتوں سے نکاح کرنا بایں وجوہ ناجائز ہوگا وبایں ہمہ اہل مغرب واہل یورپ مشرکین ہیں بدرجہ اولیٰ نکاح جائز نہیں ہوگا۔

۲۵۶۵۲.....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کوئی خادم خریدا پھر مالک اور خادم کی عادات میں موافقت نہ ہو سکی تو مالک کو چاہیے کہ وہ خادم بیچ دے اور ایسا خادم خریدے جس کی عادات میں موافقت ہو سکے چونکہ لوگوں کی عادات مختلف ہوتی ہیں، اللہ کے بندوں کو عذاب مت دو۔ رواہ ابن راھویہ

۳۵۶۵۳.....یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن طالب کی روایت ہے ان کے والد عبدالرحمٰن بن حاطب کے غلاموں نے ایک اونٹ چوری کرلیا اور پھر اسے ذبح بھی کردیا (بعد از تحقیق) ان سے اونٹ کی کھال برآمد ہوئی۔ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھوڑی دیر توقف کیا گیا ہم یہی سمجھے کہ آپ ہاتھ کٹوا کر چھوڑیں گے پھر آپ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور پھر انھیں بھوکا رکھتے ہو تم ان سے برا سلوک کرتے ہو حتیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سرزد ہوجاتے ہیں پھر اونٹ کے مالک سے پوچھا: تمہیں اونٹ کے بدلہ میں کتنی رقم دی جائے! اس نے کہا: چار سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حاطب سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور اسے آٹھ سو درہم بطور تاوان ادا کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

طاقت زیادہ کام لینے والے کی پٹائی

۲۵۶۵۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ عوالی کی طرف جاتے تھے اور جب کسی غلام کو اس کی طاقت سے بڑھا ہوا کام کرتے دیکھتے اس سے وہ کام چھڑا دیتے تھے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۵۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس سے گزرتے فرماتے: اے فلاں! خوش ہو جاؤ تمہارے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی

۲۵۶۵۶...... مسند عمر رضی اللہ عنہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ اسے پہچانتے تھے وہ ایک مہاجر کی باندی تھی اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو آزاد ہو چکی ہے؟ جواب دیا: نہیں، فرمایا: پھر تو نے چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے سر سے چادر اتار دو، چادریں تو مومنین کی آزاد عورتوں کے لیے ہیں، باندی نے چادر اتارنے میں قدرے توقف کیا، آپ رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اس کی طرف بڑھے اور سر پر کوڑا دے مارا حتیٰ کہ باندی نے سر سے چادر اتار دی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۶۵۷...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس ایک طشتری لاؤں تا کہ اس پر ان امور کی نشان دہی کر دی جائے جو آپ کی امت کو گمراہ کرتے مجھے آپ کی رحلت کا خوف ہوا میں نے عرض کیا: میں یاد کروں گا آپ نے فرمایا! میں نماز وزکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں اور غلاموں کے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور

۲۵۶۵۸...... حارث کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے چہرے پر داغ لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کر دیا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۲۵۶۵۹...... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' فرمایا: کہ معاف کرو، اگر سزا دو بھی تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔

رواہ الطبرانی وابونعیم عن جزء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۰۸۸۔

۲۵۶۶۰...... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۶۶۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھی ظلماً اپنے غلام کو مارتا ہے قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۲...... ابوعمران فلسطینی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بیوی ان کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی اچانک بیوی کی باندی نے آواز دی، بیوی نے جھڑک کر کہا: اے زانیہ! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تجھے اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے بیوی نے اپنی باندی سے کہا: مجھے معاف کرو، باندی نے معاف کر دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا وہ تمہیں معاف کیوں نہیں کرے گی۔ حالانکہ تمہاری ملکیت میں ہے، لہٰذا اسے آزاد کر دے، بیوی بولی! کیا اسے آزاد کرنے سے میرا گناہ معاف ہو جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امید ہے معاف ہو جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۶۳...... کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ رات قبل وصیت فرمائی ہے جو میں نے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان کے پیٹ بھرو انھیں کپڑے پہناؤ اور ان سے نرم لہجے میں بات کرو۔ رواہ ابن جریر

غلام پر ظلم کرنے والے کو تنبیہ

۲۵۶۶۴......ابراہیم تیمی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مار رہا تھا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تم رب تعالیٰ سے کیا کہو گے اور رب تعالیٰ تم سے کیا کہے گا تم کہو گے: یا اللہ میری مغفرت کر دے، رب تعالیٰ تجھ سے کہے گا: کیا تیری مغفرت کی جاسکتی ہے؟ تم کہو گے یا اللہ مجھ پر رحم فرما: رب تعالیٰ کہے گا: کیا تو رحمت کے قابل ہے؟

۲۵۶۶۵......معرور بن سوید کی روایت ہے کہ میں مقام ربذہ سے گزر رہا تھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر ایک قسم کی چادر ہے اور اسی جیسی دوسری چادر ان کے غلام پر ہے۔ میں نے پوچھا: اے ابوذر! اگر آپ یہ دونوں چادریں جمع کر لیتے یوں پورا جوڑا ہو جاتا انھوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے متعلق بتائے دیتا ہوں، میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو گالیاں دے دی تھیں اس کی ماں عجمیہ تھی میں نے اسے ماں کا عیب لگایا تھا چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت کرنے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری اس عمر میں تکبر کی وجہ سے مجھ میں جاہلیت ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ میں جاہلیت ہے بلاشبہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اسے ایسا ہی کپڑا پہنائے جیسا خود پہنتا ہو اس سے وہ کام نہ لے جو اس سے نہ ہوسکتا ہو اگر اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لینا بھی ہو تو کم از کم اس کی مدد کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۶......مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے ان پر قطن (روئی) کی ایک چادر ہے اور ایک شملہ (بدن پر لپیٹنے کی چادر) ہے اور ان کے پاس تھوڑی سے بکریاں بھی ہیں جبکہ ان کے غلام پر بھی قطن کی ایک چادر اور شملہ ہے اور اس کے پاس بھی تھوڑی سی بکریاں ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کھانا تم کھاتے ہو وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ انھیں بھی ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، ان سے وہ کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہو۔ اگر ان سے گراں کام لو بھی تو ان کی مدد کرو، اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو یا انھیں تبدیل کر لو اور جو مخلوق تمہاری جیسی ہے اسے عذاب مت دو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۷ "مسند ابی ذر" اے ابوذر! کیا تو نے اسے ماں کی عار دلائی ہے تجھ میں تو جاہلیت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنایا ہے سو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے ایسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہو اور اسے ایسا ہی لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہو، ان پر ایسے کام کا بار مت ڈالو جو انھیں مغلوب کر دے، اگر گراں باران پر ڈالو تو ان کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ذر

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اسے ماں کا عیب لگایا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۶۶۸......اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں جاہلیت ہے، یہ غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، لہٰذا جسے اپنا غلام نہ بھائے وہ اسے بیچ دے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت پہنچاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۶۶۹......"مسند سوید بن مقرن" سوید بن مقرن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کی تعداد سات تھی ہمارے ہاں صرف ایک خادمہ تھی اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں تھا چنانچہ ہم میں سے ایک نے اسے تھپڑ مار دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، ہم نے عرض کیا: اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری خدمت کرے اور جب تم اس سے مستغنی ہو جاؤ اس کا راستہ آزاد چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۰......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پر گراں تر اس کا غلام ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کوشادی کی پیشکش کرتے تھے اور فرماتے تھے، تم میں سے جس کا شادی کرنے کا ارادہ ہو میں اس کی شادی کرادوں گا چونکہ جو شخص زنا کرتا ہے اس کے دل سے ایمان چھین لیا جاتا ہے، اگر بعد میں واپس کرنا چاہے واپس کردیتا ہے اگر روکنا چاہے روک دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کھانا تم کھاؤ وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ اور جیسے کپڑے تم پہنو ویسے انھیں بھی پہناؤ اور جو غلام تمہارے لیے باعث فساد ہوا سے بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مت ڈالو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۶۷۳..... حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا جبکہ غلام کہہ رہا تھا ''اعوذ باللہ'' میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اتنے میں رسول کریم ﷺ نے دیکھ لیا غلام بولا: اعوذ برسول اللہ'' میں اللہ کے رسول کی پناہ چاہتا ہوں، اس شخص نے ہاتھ سے وہ چیز جس سے غلام کو مار رہا تھا پھینک دی اور غلام کو چھوڑ دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوشیار رہو! بخدا! اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پناہ لی جائے بنسبت مجھ سے پناہ لینے کے مارنے والا شخص بولا! یارسول اللہ! یہ غلام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے بخدا! دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۴..... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ اپنے خادم کو مار رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے پکار کر فرمایا: اے ابو مسعود! تمہیں جان لینا چاہیے، جب ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے آواز سنی ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہیں اس غلام پر جتنی قدرت ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اوپر قدرت ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے غلام کا مثلہ کرے جس سے وہ کانا ہو جائے یا اس کی ناک کٹ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ انھیں بھوکے نہ رکھو انھیں کپڑے پہناؤ اور انھیں ننگے نہ رکھو انھیں زیادہ نہ مارو چونکہ ان کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا، انھیں کسی کام پر برا بھلا مت کہو جو شخص اپنے غلام کو ناپسند کرتا ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو اس پر بند نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۵..... معمر کی روایت ہے کہ زہری سے خادموں کو مارنے کے متعلق دریافت کیا گیا، زہری نے جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غلاموں کو مارتے تھے البتہ انھیں لعن طعن نہیں کرتے تھے۔

۲۵۶۷۶..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو (غلطی پر) مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۷..... ''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات جس چیز کی عموماً وصیت کی وہ ایک نماز تھی اور دوسری غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، حتیٰ کہ یہ وصیت غرغرہ کی حالت میں بھی سینے میں تھی جبکہ زبان سے اس کا اظہار نہیں ہو رہا تھا اور تکلیف کی وجہ سے کلام واضح نہیں ہو رہا تھا۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

مالک کے حقوق

۲۵۶۷۸..... عبداللہ بن نافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ بنی ہاشم کے مملوک تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اس کی زکوٰۃ دوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا میں صدقہ کروں؟ فرمایا: درہم اور روٹی صدقہ کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۵۶۷۹..... عمیر مولائے ابی لحم کہتے ہیں: میں اپنے آقا کے لیے گوشت کی بوٹیاں کاٹا کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک مسکین آیا میں نے اسے گوشت کھلا دیا آقا نے مجھے مارا میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی آپ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں مارا ہے؟ میرے مالک نے جواب دیا: میری اجازت کے بغیر میرا مال دوسروں کو کھلاتا ہے آپ نے فرمایا: اجر تم دونوں کے درمیان ہوگا۔ رواہ الحاکم وابونعیم

ذمی کی صحبت

۲۵۶۸۰......استق کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور میں نصرانی تھا عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر اسلام پیش کرتے تھے اور فرماتے اگر تو اسلام قبول کرلے گا تو میں سرکاری امور میں تجھ سے مدد لوں گا چونکہ میرے لیے حلال نہیں کہ مسلمانوں کے امور میں تجھ سے مدد لوں دراں حالیکہ تو مسلمانوں کے دین پر نہ ہو۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا آپ نے مجھے آزاد کر دیا جبکہ میں نصرانی ہی تھا آپ نے فرمایا: جہاں چاہو چلے جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۸۱......استق رومی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، آپ رضی اللہ عنہ مجھے فرمایا کرتے: اسلام قبول کرلو میں سرکاری امور میں تم سے مدد لینا چاہتا ہوں، جب تم مسلمانوں کے دین پر نہیں ہو اس حالت میں تم سے مدد لینا میرے لیے روا نہیں ہے۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: دین میں زبردستی نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور فی سنتہ وابن ابی شیبۃ وابن المنذر وابن ابی حاتم

۲۵۶۸۲......عیاض اشعری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نصرانی کاتب (منشی) بھی تھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹا اور اچھی طرح سے ان کی خبر لی فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان (نصرانیوں) کی اہانت کی ہے تم انھیں عزت مت دو جب اللہ تعالیٰ نے انھیں دور کر دیا ہے انھیں اپنے قریب مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں خائن قرار دیا ہے تم ان پر اعتماد و بھروسہ مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاری اولیاء'

اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیھقی

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۶۸۳......سلیمان بن عطاء جزری، مسلمہ بن عبداللہ جہنی اپنے چچا ابومشجعہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مریض سے کہا: لا الہ الا اللہ کہو۔ مریض نے کلمہ طیبہ پڑھا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کلمہ کی وجہ سے اس کی خطائیں بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے یہ بات اپنی طرف سے کردی ہے یا اس کے متعلق سول اللہ ﷺ سے کچھ سن رکھا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ انعام تو مریضوں کے لیے ہے تندرست کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا کہ تندرست کے لیے بہت عظیم اجر و ثواب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابونعیم فی الحلیۃ سلیمان بن عطاء الجزری قال فی المغنی متھم بالوضع واہ

۲۵۶۸۴......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے شفاء عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ورواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غیر والدورقی وابن جریر وصححہ بلفظ : لاشفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما

۲۵۶۸۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا، میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں کہہ رہا تھا: یااللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو میرے لیے آسانی فرما اگر موت کا وقت ابھی تاخیر میں ہے تو مجھے شفاء عطا فرما، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی

توفیق عطا فرما، رسول اللہ ﷺ نے مجھے پاؤں سے مارا اور فرمایا: تم کیسے کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنے کہے ہوئے کلمات دہرائے، آپ نے مجھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ اسے شفاء عطا فرما، یا فرمایا: یا اللہ اسے عافیت دے مجھے پھر اس بیماری سے نجات مل گی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابویعلی وسعید بن المنصور وابن جریر وصحیحه

۲۵۶۸۶...... یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) کی عیادت کی دراں حالیکہ وہ بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذهب الباس رب الناس

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۵۶۸۷...... ثابت بن قیس بن شماس سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں انھیں پانی سے بھرے پیالے میں ڈالا پھر حکم دیا جو مریض پر انڈیل دیا گیا۔ رواہ ابن جریر وابونعیم وابن عساکر

۲۵۶۸۸...... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم بصیر کے پاس جائیں جو بنی واقف میں ہے ہم اس کی عیادت کریں گے چونکہ بصیر رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔

رواہ ابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان وابن النجار

۲۵۶۸۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس حال میں صبح کی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے خیریت سے صبح کی ہے اس شخص کی طرح جو روزہ میں نہ ہو اور نہ ہی کسی مریض کی عیادت کی ہو۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۶۹۰...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کیا: یہ بیمار تھا، فرمایا! میں نے نہیں کہا تھا کہ تمہیں پاکی مبارک ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۹۱...... ابوزبید کی روایت ہے کہ میں اور نوف بکالی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اسوقت بیمار تھے، نوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ انہیں عافیت دے اور شفا عطا فرما۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو: یا اللہ! اگر اس کی موت کا وقت قریب ہے تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما، اور اگر موت کا وقت قریب نہیں تو اسے عافیت عطا فرما اور اجر وثواب عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۹۲...... شریح بن عبید، ابو مالک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مریض کی عیادت کرتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لآشافی الا انت اللهم انا نسالک شفاء لایغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! دکھ تکلیف دور فرمادے شفاء عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں یا اللہ ہم تجھ سے ایسی شفا طلب کرتے ہیں جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ رواہ ابن جریر

۲۵۶۹۳...... حکم عن عبداللہ بن نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی عیادت کرتے ہیں، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو یہ فرشتے تا شام اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

رواہ ابن جریر والبیهقی فی شعب الایمان وقال هکذا رواہ اکثر اصحاب شعبة موقوفاً وقد روی من غیر وجه عن علی مرفوعاً

۲۵۶۹۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اپنا دایاں ہاتھ مریض کے دائیں رخسار پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

لاباس اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا یکشف الضر الا انت.

کوئی ڈر نہیں اے لوگوں کے پروردگار! دکھ و تکلیف دور فرمادے شفاعطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں تیرے سوا۔رواہ ابن مردویہ وابو علی الحداد فی معجمہ

۲۵۶۹۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: جس مریض کی موت کا وقت قریب نہ ہو وہ اگر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اس کی بیماری میں تخفیف ہو جائے گی۔

بسم اللّٰہ العظیم اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیہ. رواہ ابن النجار

۲۵۶۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کسی مریض کی عیادت کرتے ہاتھ مبارک مریض کے سر پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی اللھم انی اسألک لفلان بن فلان شفاء لا یغادر سقما

رواہ الدورقی

مریض کے حق میں دعا

۲۵۶۹۷......''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما. رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۶۹۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے عرض کیا گیا: یہ انعام تو مریض کے لیے ہے، تندرست کے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۶۹۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کی انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین دن کے بعد مریض کی عیادت کرتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ و البیھقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۰۲۳ و تحذیر المسلمین ۱۴۷۔

۲۵۷۰۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی غیر مسلم کی عیادت کرتے تو آپ مریض کے پاس بیٹھتے نہیں تھے اور فرماتے تھے: اے یہودی تمہارا کیا حال ہے؟ اے نصرانی تمہارا کیا حال ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ صحابی بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشافی الاانت وفی لفظ! لاشفاء الا شفائک لایغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے، شفاعطا فرما، تو شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ایک روایت میں ہے کوئی شفا نہیں تیری شفاء کے سوا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۰۳......''ایضاً'' جب مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ اپنی کوکھ تک رحمت میں ڈوب جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور مریض کو بھی رحمت ڈھانپ لیتی ہے جبکہ مریض رب تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوتا ہے اور رب تعالیٰ کی تقدیس کے سائے کی پناہ میں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: دیکھ مریض کے پاس

اس کی عیادت کے لیے کتنے وقت تک رکے رہے ہیں فرشتے کہتے ہیں: اونٹنی کی دوبار دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر اسے ہمارے رب! ٹھہرے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ایک ہزار سال کی عبادت لکھ دو جس میں راتوں کا قیام اور دنوں کے روزوں کا ثواب شامل ہو اور اسے خبر کردو کہ میں تمہارے اوپر ایک خطا بھی نہیں لکھوں گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو عبادت کرنے والے کتنی دیر ٹھہرے رہتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہیں، اگر عیادت کرنے والے گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہوں۔ رب تعالیٰ فرماتے ہے: اس کے نامہ اعمال میں دہر بھر کی عبادت لکھ دو اور دہر دس ہزار سال کے برابر ہے اگر اس سے قبل مر گیا جنت میں داخل ہو جائے گا اگر زندہ رہا اس کے نامہ اعمال میں ایک خطا نہیں لکھی جائے گی، اگر اس نے صبح کے وقت عیادت کی ہو تو شام تک فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کی ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور وہ جنت میں میوہ خوری کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن انس

متعلقات عیادت

۲۵۷۰۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کرنے اس کے ہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: ”طھور انشا اللّٰہ“ ان شاء اللہ تمہاری بیماری پاکیزگی کا باعث ہے اعرابی بولا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو بہت بوڑھے پر بھڑک اٹھا ہے تاکہ اسے قبروں کو دیکھنا پڑے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب پھر ٹھیک ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۷۰۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک گھاٹ پر تشریف لائے اور فرمایا: اے رسول اللہ! السلام علیکم، کیا عمر داخل ہو جائے۔

رواہ ابو داؤد والنسائی ورواہ الخطیب فی الجامع بلفظ

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ کیا عمر داخل ہو جائے؟ رواہ الترمذی

۲۵۷۰۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال: حسن غریب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۰۷

۲۵۷۰۷...... عامر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ ایک باندی زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹے کو لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور بولی: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں: چنانچہ وہ واپس چلی گئی۔ آپؓ نے فرمایا: اسے بلالاؤ جب آ گئی تو فرمایا: یوں کہو السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اجازت سے قبل کسی گھر کے صحن میں نظر ڈال کر اپنی آنکھیں بھر لیں اس نے فسق کا ارتکاب کیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۹...... معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اجازت طلب کی لوگوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رک جاؤ حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائیں چنانچہ میں ان کے قریب ہی بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

۲۶۷۱۰...... زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! دروازہ بند کر دو اور کسی کو بھی اندر نہ آنے دو پھر ایک روز انہوں نے میرے جسم پر نئی چادر دیکھی تو پوچھا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ عرض کیا: یہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے

اوڑھائی ہے فرمایا: عبیداللہ سے لے لومگر اور کسی سے ہرگز کچھ نہ لو۔

پھر زبیر رضی اللہ عنہ آئے میں دروازے ہی پر تھا، انہوں نے مجھ سے اندر جانے کو کہا: میں نے کہا: امیر المؤمنین تھوڑی دیر کے لیے مشغول ہیں انھوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر میرے کانوں کے نیچے گدی پر ایک زوردار چپت ماری کہ میری چیخ نکل گئی میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ مجھے زبیر نے مارا اور کل کا واقعہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے زبیر نے؟ واللہ میں دیکھتا ہوں۔ حکم دیا کہ انہیں اندر لاؤ میں نے انہیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے اس لڑکے کو کیوں مارا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے روکتا ہے، پوچھا کیا اس نے کبھی تمہیں میرے دروازے سے واپس کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، فرمایا کہ اس نے اگر تم سے کہا کہ تھوڑی دیر آپ صبر کیجئے کیونکہ امیر المومنین مشغول ہیں تم نے اس کا عذر قبول کیوں نہ کیا؟ واللہ! درندہ ہی درندوں کے لیے خون نکالتا ہے اور اسے کھالیتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۷۱۱..... عبداللہ بن بشر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قوم کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے تو دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے تھے اور دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ رواہ ابن النجار

محظورات

۲۵۷۱۲..... ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے گھر آیا اور دروازہ کے سوراخ سے اندر دیکھنے لگا آپ نے ایک لکڑی یا سلاخ نما لوہا اٹھایا تا کہ اس سے دیہاتی کی آنکھ پھوڑ دیں وہ دیہاتی بھاگ گیا، آپ نے فرمایا: اگر تم اپنی جگہ کھڑے رہتے تو میں ضرور تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔

رواہ الطبرانی والبخاری فی الادب المفرد رقم ۱۰۹۱

حدیث ۲۵۲۳۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۷۱۳..... انس رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکنے لگا آپ ﷺ کے پاس سلائی نما کھرچنی تھی جس سے سر کھرچ رہے تھے آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو اندر دیکھے گا میں اس سلائی سے تیری آنکھوں میں چوکا لگاتا اجازت لینے کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۷۱۴..... ''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک شخص نے دروازے کی درز سے اندر جھانکنے کی کوشش کی نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں میں چوکا دینے کے لیے تیر اکا پھل آگے کیا وہ شخص پیچھے ہٹ گیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

سلام اور متعلقات سلام

۲۵۷۱۵..... ''مسند صدیق'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس سے گزرتے اور کہتے: السلام علیکم جبکہ لوگ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کثرت اضافہ کی وجہ سے لوگ ہمارے اوپر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب

۲۵۷۱۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اغر مزنی رضی اللہ عنہ کی چند وسق کھجوریں بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر تھیں بار ہا اس شخص کے پاس جاتے رہے، وہ کہتے ہیں پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ راستے میں جو شخص ہم سے ملتا وہ ہمیں سلام کرتا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ تجھ کو پہلے سلام کرتے

ہیں اور انھیں اجر زیادہ ملتا ہے۔ اگر تم ان کو پہلے سلام کیا کرو تو تمہارے لیے پہل کرنے کا زیادہ ثواب ہوگا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن جریر وابونعیم فی المعرفة والخرائطی فی مکارم الاخلاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ وکشف الخفاء ۱۳۷۶

۲۵۷۱۷..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرنا مستحب ہے، لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ الدیلمی

۲۵۷۱۸..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ وضو فرما رہے تھے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ بھی کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۱۹..... "مسند جابر بن عبداللہ" ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں واپس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر فی تھذیب

۲۵۷۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزروں جو نماز پڑھ رہے ہوں میں انھیں سلام نہیں کروں گا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۲۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا: جب مجھے ایسی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام نہ کرو، اگر تم نے سلام کیا بھی تو میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن جریر

کلام:...... حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۸۳۔

۲۵۷۲۲..... "مسند رافع بن خدیج" نبی کریم ﷺ کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریح عن محمد بن علی بن حسین مرسلاً

۲۵۷۲۳..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۲۴..... ابوجہم بن حارث بن صمہ اسدی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لائے آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار کی طرف گئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۵..... ابوجہم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب پیشاب سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر دیوار کے پاس گئے اور دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرے کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صہیب رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اتنے میں انصار کے کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو سلام کرنے لگے میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو نماز کے دوران سلام کیا جاتا آپ کیا کرتے تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۲۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت سے واپس لوٹے بیر جمل کے پاس آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں چل رہے تھے، اتنے میں ایک آدمی نمودار ہوا جبکہ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر آئے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ نے دیوار پر اپنی ہتھیلیاں ماریں پھر ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری بار دیوار پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب صرف اس لیے نہیں دیا کہ میں حالت وضو میں نہیں تھا یا فرمایا طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۰.....زہرہ بن معبد، عروہ بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سلام کیا: **السلام علیکم ورحمة الله وبركاته** عروہ بولے: ہمارے لیے فضیلت کی کوئی بات نہیں چھوڑی چونکہ وبرکاتہ پر سلام کی انتہی ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: جب تم سلام کرو تو دوسرے کو سناؤ اور جب جواب دو تب بھی سناؤ (یعنی بآواز بلند سلام کرو یا جواب دو تا کہ دوسرا سن لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۲.....ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں میں موجود ہوتے اور آپ کو سلام کیا جاتا تو لوگ یوں سلام کرتے تھے: **السلام علیکم**، اور جب آپ تنہا ہوتے تو یوں سلام کیا جاتا: **السلام علیك یارسول الله**۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۳۳.....''مسند اسامہ'' رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۵۷۳۴.....''مسند اغر'' اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرا ایک شخص کے ذمہ قرض تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کا حق ادا کر دو (ہم چل رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: کیا نہیں دیکھتے لوگ فضیلت میں ہم سے پہل کرتے ہیں؟ چنانچہ اس کے بعد ہم سلام میں ابتدا کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

ممنوعات سلام

۲۵۷۳۵.....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' میمون بن مہران کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یوں سلام کیا: **السلام علیك یاخلیفة رسول الله**۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب لوگوں کے درمیان صرف مجھی کو سلام کیوں کیا ہے؟

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد والخطیب فی الجامع ورواہ خیثمة الطرابلسی فی فضائل الصحابة

۲۵۷۳۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ آدمیوں کو سلام نہ کیا جائے یہود، نصاری، مجوس، وہ لوگ جن کے سامنے شراب رکھی ہو وہ لوگ جو باندیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور شطرنج کھیلنے والوں کو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

۲۵۷۳۷.....مہاجر بن قنفذ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ وضو کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۸.....حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عید کے موقع پر لوگوں کے اس قول۔ ''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور تمہاری طرف سے قبول فرمائے'' کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: یہ اہل کتابین (یہودی ونصاری) کا فعل ہے، گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۹۰۰۔

سلام کے جواب کے متعلق

۲۵۷۳۹..... ''مسند صدیق'' زہرہ بن خمیصہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے ہم انھیں سلام کرتے لوگ جواب میں ہماری نسبت اکثر الفاظ میں سلام کا جواب دیتے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آج برابر ہمارے اوپر غلبہ پاتے رہے ہیں ایک روایت ہے کہ لوگ خیر کثیر میں ہم پر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۴۰..... دحیہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا:

السلام علیك یاامیر المومنین ورحمة اللّٰه وبرکاته

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: السلام علیك ورحمة الله وبرکاته ومغفرته۔ رواہ ابن سعد

۲۵۷۴۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب میں فرمایا: وعلیك السلام۔

رواہ ابن جریر فی تهذیب

متعلقات سلام

۲۵۷۴۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارے کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۴۳..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ لیث کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ نے انگلی سے اشارہ کیا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۷۴۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیماء کے راہب کو خط لکھا اور اس میں سلام کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۴۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آدمی گلی میں چھپ جاتا آپ نے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری ضرب لگائی اور اپنے بازوؤں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دے سکا چونکہ میں طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

مصافحہ اور ہاتھوں کا بوسہ لینے کے بیان میں

۲۵۷۴۶..... تمیم بن سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا پھر دونوں حضرات الگ الگ ہو کر رونے لگے تمیم کہا کرتے تھے کہ ہاتھوں کا بوسہ لینا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیهقی وابن عساکر

۲۵۷۴۷..... ''مسند علی'' حافظ ابوبکر بن مسدی اپنی مسلسلات میں کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عبشوی نغزاوی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن سیف حضرمی سے سکندریہ میں مصافحہ کیا (ح) حافظ ابوبکر کہتے ہیں میں نے ابوقاسم عبدالرحمٰن بن ابی الفضل مالکی سے بھی سکندریہ میں مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے شبل بن احمد بن شبل سے مصافحہ کیا وہ ہمارے پاس تشریف لائے تھے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے

ابومحمد عبداللہ بن مقبل بن محمد نجمی سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن فرج بن حجاج سکسکی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابومروان عبد الملک بن ابی میسرہ سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد بن محمد نغری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد اسود سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ممشاد دینوری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے علی بن رزین خراسانی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے عیسیٰ قصار سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے حسن بصری سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ سے مصافحہ کیا: آپ نے فرمایا میری کف دست نے رب تعالیٰ کے عرش کے پردوں کا مصافحہ کیا۔

ابن مسدی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے اور یہ صوفی اسناد ہے۔

انتهى قالت قال الشيخ جلال الدين السيوطي رحمه الله : اخبرني بهذا الحديث نشوان بنت الجمال عبدالله الكتاني اجازة عن احمد بن ابي بكر بن عبد الحميد بن قدامة المقدسي عن عثمان بن محمد التوزري عن ابن مسدي. انتهى.

۲۵۷۴۸......"مسند براء بن عازب" ابوھذیل ربعی کہتے ہیں ابوداؤد ربعی سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے میں نے کہا مجھے امید ہے کہ آپ نے میرا ہاتھ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے پکڑا ہے۔ کہا جی ہاں۔ یہ ایسا ہی ہے لیکن میں نے تمہارا ہاتھ اسی طرح پکڑا ہے جس طرح براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ انھوں نے مجھ سے بھی یہی بات کہی تھی جو میں نے تم سے کہی ہے اور میں نے بھی ان سے یہی بات کہی تھی جو تم نے مجھ سے کہی ہے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں لیکن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جب بھی دو مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں (یعنی مصافحہ کرتے ہیں) ان کے ہاتھ الگ الگ نہیں ہونے پاتے کہ ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ **رواه ابن عساكر**

۲۵۷۴۹......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب میں تمہیں حدیث سناؤں گا البتہ راز داری میں تمھیں حدیث سناؤں گا اس شخص نے سوال کیا: جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ تم سے مصافحہ کرتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب بھی آپ سے ملاقات کی آپ نے مجھ سے ضرور مصافحہ کیا۔ **رواه احمد بن حنبل والروياني**

۲۵۷۵۰......"مسند انس" انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواه الدارقطني وابن ابي شيبة

مجالس وجلوس کے حقوق

۲۵۷۵۱......سعید بن ابی حسین کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گواہی کے لیے بلائے گئے ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور بولا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور ہم اس کی جگہ بیٹھ جائیں۔ اور یہ کہ آدمی کسی ایسے کپڑے سے (منہ وغیرہ) پونچھے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔ **رواه ابوعبدالله البزري في حديثه واخشي ان يكون تصحف بابي بكر فان الحديث معروف من روايته**

۲۵۷۵۲......سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایک ٹانگ دوسری پر تھی۔

رواه الطحاوي

۲۵۷۵۳......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھوپ میں دیر تک نہیں بیٹھو چونکہ دھوپ جلا کر (کھال) کا رنگ

تبدیل کر دیتی ہے کپڑے کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو برانگیختہ کرتی ہے۔ رواہ ابن اسنی وابو نعیم

۲۵۷۵۴......حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کے جم غفیر کو اجازت دیتے ہو جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو شرفاء اور بڑے لوگوں سے ابتدا کرو جب وہ اپنی مجلس میں بیٹھ جائیں پھر لوگوں کو اجازت دو۔ رواہ الدینوری

دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت

۲۵۷۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دھوپ میں بیٹھنے سے منع کیا۔ اور کہا: یہ گندہ ذہنی کا باعث بنتی ہے اور بدبو پھیلاتی ہے کپڑے بوسیدہ کرتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے۔ رواہ الدینوری

۲۵۷۵۶......ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو شخص داخل ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تکیہ پھینکا، ان میں سے ایک تکیے پر بیٹھ گیا اور دوسرا زمین پر بیٹھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین پر بیٹھنے والے سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور تکیے پر بیٹھو چونکہ عزت وشرف سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة وعبدالرزاق وقال هذا منقطع

۲۵۷۵۷......"مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجلس لگائے بیٹھے ہو تو سلام کا جواب دو، راستہ بتاؤ اور مظلوم کی مدد کرو۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۵۷۵۸......حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ تھا آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ کی بائیں طرف آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو دیہاتی سے معمر بھی تھا جب نبی کریم ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے فرمایا: اے نوجوان! اگر تو اجازت دے تو میں دودھ اسے پلا دوں؟ نوجوان بولا کیا یہ میرا حق ہے فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: میں آپ کے جھوٹے سے اپنا حصہ ہرگز کسی کو نہیں دوں گا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جام اسے تھما دیا اور نوجوان نے دودھ پی لیا۔ رواہ الطبرانی

۲۵۷۵۹......ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو چنانچہ عجمی تعظیماً ایک دوسرے کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۶۰......"مسند ابی برزہ" رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الا انت استغفرك واتوب اليك. رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۶۱......"مسند ابی سعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے کئی بار رسول کریم ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہتے سنا ہے:

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين. رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۶۲......ابوطلحہ کی روایت ہے کہ ہم کونوں کھدروں میں بیٹھے باتیں کررہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ٹیلوں پر یہ تمہاری کیسی مجلسیں ہیں ٹیلوں پر مجلس قائم کرنے سے اجتناب کرو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کسی پریشانی کے لیے نہیں بیٹھے ہم مذاکرہ کرتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں فرمایا: جب یہ بات ہے تو مجلسوں کا حق ادا کرو۔ ہم نے عرض کیا: مجلسوں کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھا کلام کرنا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وابن النجار

۲۵۷۶۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسواک کے بارے میں فرمایا! قوم میں جو بڑا ہو اسے دو پھر فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ بڑے کو مسواک دو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی کو کھڑا کیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھے لیکن یوں

کہہ دے: کھسک جاؤ اور مجلس میں وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۵......عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے عدی رضی اللہ عنہ کی طرف تکیہ پھینکا۔ لیکن عدی رضی اللہ عنہ زمین پر بیٹھ گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین میں بلندی کے طالب نہیں ہیں اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں عدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم نے آپ کو عدی کے ساتھ عجیب سماں میں دیکھا ہے جبکہ ہم نے اس طرح کسی کو نہیں دیکھا۔ فرمایا: جی ہاں۔ یہ اپنی قوم کا سردار ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آجائے اس کا اکرام کرو۔

رواہ العسکری فی الامثال وابن عساکر

۲۵۷۶۶......"مسند ابی" رسول کریم ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔ رواہ ابویعلیٰ وابن حبان وابن عساکر والضیاء

۲۵۷۶۷......مجاہد بن فرقد طرابلسی واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا اپنی جگہ سے تھوڑے کھسک گئے وہ شخص بولا: یارسول اللہ جگہ کھلی ہے آپ نے فرمایا: مومن کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کے لیے کھسک جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۷۶۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں دس سال کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر برانگیختہ کرتی تھیں ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا اور اپنے گھر میں واقع کنویں کا پانی نکال کر کچی بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور ایک دیہاتی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں بیٹھے تھے عمر رضی اللہ عنہ بولے: دودھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اعرابی کو دودھ دیا اور فرمایا: دایاں تو دایاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

چھینک اور چھینک کے جواب کا بیان

۲۵۷۶۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو فرشتے رب العالمین کہتے ہیں اور جب رب العالمین کہہ دے تو فرشتے یرحمك الله کہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۰......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینک ماری اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو: الحمد لله رب العالمین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کیا کہیں فرمایا: تم اس کے جواب میں یرحمك الله کہو۔ چھینکنے والے نے کہا میں انھیں کیا اب دوں: فرمایا: تم کہو:

یهدیکم الله ویصلح بالکم. رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: الحمد للہ کہو، لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم اس کے لیے کیا کہیں فرمایا: تم یرحمک اللہ کہو۔ عرض کیا! میں ان کے جواب میں کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو:

یهدیکم الله ویصلح بالکم. رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۲......ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری کہا: الحمد الله، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یرحمك الله پھر ایک اور نے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری اس نے کہا: الحمد لله رب العالمین حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس شخص پر نو درجے آگے بڑھ گیا۔ رواہ ابن جریر ولا باس بسنده

۲۵۷۷۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد الله: اس

کے جواب میں یرحمك اللہ کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۴...... ابن علاء، عبداللہ بن شخر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک ماری وہ بولا: السلام علیك: عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیك وعلی ابیك ۔کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے وہ کیا کہے؟ اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور لوگوں کو یرحمك اللہ کہنا چاہئے اور چھینکنے والا کہے: یغفر اللہ لکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۵...... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بات کے وقت ایک بار چھینک آجانا میرے نزدیک شاہد عدل سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ حکیم

۲۵۷۷۶...... معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سارے امور اسلام آپ سے سیکھے من جملہ ان میں سے ایک بات یہ بھی مجھے سکھائی گئی کہ جب مجھے چھینک آئے تو میں الحمد للہ کہوں اور جب کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمك اللہ کہوں۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۷...... "مسند سالم بن عبید اشجعی رضی اللہ عنہ" ہلال رضی اللہ عنہ بن یساف کی روایت ہے کہ میں سالم بن عبید کے ساتھ ایک سفر میں تھا لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، سالم بن عبید نے کہا: علیك وعلی امك پھر کہا: شاید تم نے میری کہی بات کو کچھ واہی سمجھا ہے اس شخص نے کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم نے میری ماں کا خیر وشر میں ذکر نہ کیا ہوتا سالم بن عبید نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علیك وعلی امك۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے وہ کہے: الحمد للہ رب العالمین۔یا کہے: الحمد للہ علی کل حال اور اس کے پاس جو لوگ ہوں وہ کہیں یرحمك اللہ اور چھینکنے والا جواب میں کہے یغفر اللہ لنا ولکم۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن جریر وابن اسنی والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۷۷۸...... محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ابی رافع کی سند سے حدیث مروی ہے ابورافع کہتے ہیں! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر سے نکلا ان دنوں آپ کا گھر مسجد ہی تھی، ہم بقیع میں آئے رسول اللہ ﷺ نے چھینک ماری آپ کافی دیر رکے رہے میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کوئی بات کہی ہے جو میں نہیں سمجھ سکا۔ فرمایا! جی ہاں: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور مجھے خبر دی ہے کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہو: الحمدللہ ککرمہ والحمدللہ کعز جلالہ فرمایا کہ: رب تبارک وتعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے بندے نے سچ کہا اس کی بخشش ہو چکی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

چھینک پر الحمدللہ کہنا

۲۵۷۷۹...... عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اگر آپ سے یرحمك اللہ کہا جاتا تو آپ کہتے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۰...... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس خیال سے چھینکتے تھے کہ آپ: یرحمک اللہ کہیں۔ چنانچہ آپ یوں فرماتے تھے۔یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۱...... مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک اشرف واعلیٰ تھا جو شریف تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ نہ کہا رسول اللہ ﷺ نے یرحمك اللہ بھی نہ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا، اور جواب میں رسول اللہ ﷺ نے یرحمك اللہ بھی کہا۔ شریف شخص بولا: میں نے چھینک ماری آپ نے جواب میں یرحمك اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے یرحمك اللہ کہا۔ فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تھا میں نے تجھے بھلا دیا۔ اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا۔رواہ ابن شاھین

۲۵۷۸۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے چنانچہ جب کوئی شخص جمائی لیتے ہوئے ھاھا کرتا ہے، یہ شیطان ہوتا ہے جو اس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۸۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انھیں چھینک آئی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو الہام کیا کہ کہو: الحمد لله، رب تعالیٰ نے ان سے کہا: تمہارے رب نے تمہارے اوپر رحم کر دیا۔ پس یہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: فرشتوں کے پاس آؤ اور انھیں سلام کرو چنانچہ آدم علیہ السلام فرشتوں کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم، فرشتوں نے کہا: السلام علیکم ورحمة الله چنانچہ فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر کے جواب دیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۴..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ شریف تھے چنانچہ شریف نے چھینک ماری اور اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی نبی کریم ﷺ نے اسے یرحمك الله بھی نہ کہا پھر دوسرے نے چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے اسے جواب میں یرحمك الله کہا۔ شریف بولا: یارسول اللہ ﷺ میں نے چھینک ماری آپ نے یرحمك الله نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری آپ نے یرحمك الله کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے میں نے بھی اس کو یاد کیا تم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے میں بھی تمہیں بھول گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو چھینک آتی آپ اپنی آواز دھیمی کر لیتے اور ہاتھ سے یا کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے تھے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں زور سے چھینکنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمك الله کہو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفظ ۳۳۲۳۔

۲۵۷۸۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مذکورہ بالا کو معنیً نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان

چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا

۲۵۷۸۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چھینک مارتے تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی ہتھیلیاں آبروؤں پر رکھ دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد لله علی کل حال۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں نے ایک زیادہ عزت مند اور شریف سمجھا جاتا تھا شریف نے چھینک ماری اور الحمد لله نہ کہا: نبی کریم ﷺ نے یرحمك الله بھی نہ کہا۔ دوسرے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد لله کہا نبی کریم ﷺ نے بھی اسے یرحمك الله کہا۔ عزت مند بولا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے اسے جواب دیا: آپ نے فرمایا: اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا میں بھی تجھے بھول گیا۔

رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۲......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چھینک آتی اوران سے کہا جاتا یر حمك اللّٰہ آپ ﷺ کہتے:

یر حمنا اللّٰہ و ایاکم و غفرلنا ولکم. رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس مسلمان اور یہود جمع تھے دونوں جماعتوں نے آپ کو چھینکنے پر یر حمك اللّٰہ کہا۔اورآپ نے مسلمانوں کو جواب میں یہ کلمات کہے:

یغفر اللّٰہ لکم ویرحمنا وایاکم.

اور یہود کے لئے یہ کلمات کہے:

یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ عبداللّٰہ بن عبدالعزیز بن ابی داؤد عن ابیہ وھو ضعیف

۲۵۷۹۴......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اس نے الحمدللہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے بخل کیا ہے جب تم نے اللہ کی حمد کی وہاں نبی کریم ﷺ پر دورد کیوں نہیں بھیجا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۵......ضحاک بن قیس یشکری کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: الحمد للّٰہ رب العالمین۔ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اگر تم مکمل کردیتے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج دیتے تو اچھا ہوتا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۶......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے چھینک ماری اس نے کہا الحمدللّٰہ وسلام علی رسولہ،ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم یوں نہیں دی آپ نے ہمیں یوں تعلیم دی ہے کہ ہم کہیں: ان الحمدللّٰہ علی کل حال

رواہ البیھقی وقال: اسنادان الاولان اصح من ھذا فان فیہ زیادبن الربیع وفیھما دلالۃ علی خطاء روایتہ وقد قال النجار فیہ نظر

۲۵۷۹۷......ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یر حمك اللّٰہ اور سلام سے چھینک کا جواب دیتے تھے۔ابراہیم کہتے ہیں: چونکہ اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۸......قتادہ کہتے ہیں کہ جب چھینکنے والے کو لگاتار چھینک آنے لگیں تو تین مرتبہ چھینکنے پر اسے جواب دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان ومالك

۲۵۷۹۹......عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی چھینکے اسے یر حمك اللّٰہ سے جواب دو۔وہ پھر چھینکے اسے جواب دووہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دووہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دو۔وہ اگر پھر چھینکے تو کہو: تو زکام زدہ ہے۔عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ بات تیسری بار کے بعد کہنا ہے یا چوتھی بار کے بعد۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۸۰۰......حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں: جس شخص نے ہر چھینک پر جو اس نے سنی: الحمدللّٰہ رب العالمین علی کل حال کہا۔وہ ڈاڑھ کا درد اور کان کا درد کبھی محسوس نہیں کرے گا۔رواہ ابن ابی شیبۃ و النجار کافی الادب المفرد وابن اسنی وابو نعیم فی الطب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائدالمجموعہ ۶۶۷

۲۵۸۰۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں بشارت نہ دوں۔عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا جائیں۔فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں انھوں نے مجھے اللہ تعالیٰ سے خبر دی ہے کہ جو شخص لگاتار تین مرتبہ چھینکتا ہے الا یہ کہ ایمان اس کے دل میں رچ بس جاتا ہے۔رواہ الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۰۹۲۔

۲۵۸۰۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انسان کو چھینک آئے اسے چاہیے کہ کہے: الحمد للّٰہ جب اس سے یر حمك اللّٰہ کہا جائے تو وہ کہے: یغفر اللّٰہ لك۔رواہ ابن جریر

چوتھی کتاب.....حرف صاد

کتاب الصید.....ازقسم اقوال

۲۵۸۰۳..... جب تم نے بغیر پر کے تیر سے شکار کیا اور تیر نے شکار کو زخمی کر دیا تم اسے کھا سکتے ہو اگر تیر چوڑائی کے بل شکار کو لگا ہے (اور شکار مر گیا ہے) اسے مت کھاؤ چونکہ وہ موقوذ کے حکم میں ہے۔ رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن عدی بن حاتم

فائدہ:..... موقوذ اس جانور کو کہتے ہیں جو غیر دھار دار چیز سے مارا جائے خواہ وہ لکڑی ہو یا پتھر اور پھر اس جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔

۲۵۸۰۴..... جب تم (اللہ کا نام لے کر کسی شکار پر) اپنا تیر چلاؤ اور پھر وہ (شکار تیر کھا کر) تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے تم اسے کھا سکتے ہو جب تک اس میں بدبو نہ پیدا ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۵..... جب تم نے شکار کو (اللہ کا نام لے کر) تیر مارا اور پھر تم نے اسے تین راتیں گزرنے کے بعد پایا درآں حالیکہ تمہارا تیر شکار میں پیوست تھا تو شکار کھا سکتے ہو جب تک اس میں بدبو نہ پیدا ہو جائے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۶..... جہاں تک تم نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے سو اگر تمہیں ان برتنوں کے علاوہ اور برتن مل سکیں تو پھر ان کے برتنوں میں مت کھاؤ اور اگر دوسرے (متبادل) برتن نہ مل سکیں تو پھر ان کو اچھی طرح دھو کر ان میں کھا لو رہی شکار کی بات تو جس جانور کو تم نے اپنے تیر سے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے اسے کھا لو اسی طرح جس جانور کو تم نے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے (کتا چھوڑتے وقت) تو اس کو بھی کھا لو، اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ کتے سے کیا پھر تم نے اسے اس حالت میں (زندہ) پایا کہ تم ہاتھ سے اسے ذبح کر لو تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۷..... جس شکار کو تیر دھار کی جانب سے لگا ہے (کہ شکار زخمی ہو گیا ہے) اسے کھا لو اور جس شکار کو تیر چوڑائی کے بل لگا ہے پھر شکار مر گیا تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

فائدہ:..... موقوذہ وہ جانور ہوتا ہے جو مہلک ضرب لگنے سے مر جائے اور پھر ذبح اختیاری نہ ہو سکے وہ حرام ہے۔

۲۵۸۰۸..... (تربیت یافتہ کتا) جو شکار تمہارے پاس پکڑ کر لائے اسے کھا لو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۰۹..... تمہارے پاس جو سدھایا ہوا کتا یا باز ہے پھر تم نے اسے شکار پر چھوڑ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا ہے تو کتا یا باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے وہ کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۰..... اے ابو ثعلبہ! ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان یا تربیت یافتہ کتے یا تمہارے ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آ جائے خواہ اسے ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اسے کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبة

۲۵۸۱۱..... جب تم نے اپنا تربیت یافتہ کتا چھوڑا اس نے شکار کو مار دیا وہ شکار کھا لو اور اگر کتا شکار میں سے کھا لے اسے مت کھاؤ چونکہ (درحقیقت) کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تب بھی شکار مت کھاؤ چونکہ اللہ کا نام لے کر تم نے اپنا کتا چھوڑا ہے دوسرے کے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۲..... جب تم شکار پر اپنے تربیت یافتہ کتے چھوڑو اور (چھوڑتے وقت ان پر) اللہ کا نام لے لو تو جو شکار کتے پکڑ کر لائیں وہ کھا لو اگر چہ کتے شکار کو جان سے مار ہی کیوں نہ ڈالیں ہاں البتہ اگر کتے نے شکار میں سے کھا لیا ہے تو مجھے خوف ہے کہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے (اس صورت میں شکار نہ کھاؤ) اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور کتے بھی مل گئے ہیں تب بھی شکار نہ کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا ہے اگر تم نے شکار کو تیر مارا اور پھر شکار ایک یا دو دنوں کے بعد تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ہو تم وہ شکار کھا سکتے

ہوا گر شکار (تیر لگنے) کے بعد پانی میں جاپڑے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۳...... جب تم اپنا کتا شکار پر چھوڑو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لو، اگر کتے نے تمہارے پاس شکار پکڑ لایا ہے اور تم نے اسے زندہ پایا ہے تو اسے ذبح کرلو اگر تم نے شکار کو مردہ پایا دراں حالیکہ کتے نے اس میں سے کھایا نہیں تو اسے کھا سکتے ہو۔ اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کا کتا بھی پاؤ دراں حالیکہ شکار مردہ ہو چکا ہے تو اسے مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ان کتوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر تم شکار پر تیر مارو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اگر شکار تمہار نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر صرف تمہارے تیر کا اثر ہو تو چاہو اسے کھالو اگر شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں، آیا کہ پانی نے اسے قتل کیا ہے یا تمہارے تیر نے اسے قتل کیا ہے۔

رواہ مسلم والنسائی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۴...... جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو کتا جو شکار پکڑ کر لائے اسے کھالو اگر چہ شکار کو جان سے مار ڈالے اگر تم نے غیر تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑا ہو اور شکار کو زندہ پا کر تم نے اسے ذبح کرلیا تو اسے بھی کھالو وہ شکار بھی کھالو جو تیر سے تمہارے ہاتھ لگے اور اگر چہ شکار مرہی کیوں نہ جائے اور تیر مارتے وقت اللہ کا نام لیا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ثعلبۃ

۲۵۸۱۵...... ہر وہ شکار جو (تمہارے کتے یا تیر کی وجہ سے) تمہاری آنکھوں کے سامنے مر جائے اسے کھالو اور جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہو کر مر جائے اسے چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۳۱۳ وضعیف الجامع ۴۱۹۶۔

۲۵۸۱۶...... ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھالو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر وحذیفۃ بن الیمان واحمد بن حنبل وابوداؤد وعن ابن عمرو وابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

اکمال

۲۵۸۱۷...... جب تم اپنے کتے کو اس حالت میں پاؤ کہ وہ نصف شکار کھا چکا ہو تو وہ شکار کھالو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وضعفہ عن سلمان

۲۵۸۱۸...... جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور وہ شکار کو کھالے تو بقیہ شکار کو مت کھاؤ چونکہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اگر کتا چھوڑا اور شکار کو مار دیا لیکن خود کتے نے نہیں کھایا تم اسے کھالو چونکہ کتے نے شکار اپنے مالک کے لیے پکڑا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۸۷۔

۲۵۸۱۹...... جو تیر نوک کی طرف سے شکار کو لگے اسے کھالو اور جو تیر چوڑائی کے بل لگے اور شکار مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے نہ کھاؤ۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے بے پر کے تیر سے کیے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۰...... جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے شکار کو قتل کیا ہے اور شکار میں کسی درندے کا اثر نہ دیکھو تو وہ کھا سکتے ہو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن عدی بن حاتم

۲۵۸۲۱...... جو شکار تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھالو اگر چہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے بعد ازاں تم اس میں تیر یا پھل کا اثر نہ دیکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبۃ

۲۵۸۲۲...... باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے اسے کھالو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۳..... جو شکار تمہارے تیر کمان سے یا ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آئے اسے کھالو عرض کیا گیا: ذبح کیا ہو یا بغیر ذبح کیے؟ فرمایا: ذبح کیا ہوا بھی اور جو ذبح نہ بھی کیا ہو وہ بھی۔ عرض کیا گیا اگر شکار میری نظروں سے اوجھل ہو جائے فرمایا: اگر تمہاری نظروں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں سے بدبو نہ آئے اسے کھالو۔ یا اس میں کسی اور کے تیر کا نشان نہ دیکھ لو۔ رواہ حمد بن حنبل عن ابن عمرو

شاید حشرات الارض نے اسے قتل کر دیا ہو اور شکاری سے غائب ہو گیا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی زین

کتاب الصید ......از قسم افعال

۲۵۸۲۴..... زر بن جیش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: اے لوگو! ہجرت کرو اور مہاجرین کی مشابہت مت کرو اور خرگوش کو ڈنڈے یا پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو کہ پھر سے کھانے لگ جاؤ۔ البتہ نیزے اور تیر سے شکار کرو۔

رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الغریب وابن سعد والطبرانی والحاکم والبیهقی وابن عساکر

۲۵۸۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خرگوش کو ڈنڈے اور پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو البتہ نیزے اور تیر سے خرگوش کا شکار کرو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۸۲۶..... ”مسند سمرہ بن جندب“ اللہ تعالیٰ نے شکار حلال کیا ہے اور شکار کرنا اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔ مجھ سے پہلے بہت سارے رسول گزرے ہیں جو شکار کرتے تھے یا شکار کی طلب میں نکلتے تھے۔ جب تم رزق کی طلب میں ہو اور تمہارے دل میں باجماعت نماز کی محبت موجزن ہو لیکن جماعت سے پیچھے رہ جاؤ تمہیں اس حال میں جماعت کی محبت کافی ہے۔ اسی طرح شرکاء جماعت کی محبت اور ذکر اللہ کی محبت اور ذکر کرنے والوں کی محبت تمہیں کافی ہے اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے حلال رزق طلب کرو چونکہ یہ فی سبیل اللہ جہاد ہے جان لو! اللہ تعالیٰ کی مدد نیکوکار تاجروں کی جماعت میں ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن امية

کتاب الصلح ......از قسم اقوال

۲۵۸۲۷..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة واحمد بن حنبل وابن ماجه والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

۲۵۸۲۸..... راستے کی حد سات ذراع (ہاتھ) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

اکمال

۲۵۸۲۹..... جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زمین میں راستے پر جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے سات ذراع کا فیصلہ کیا ہے۔

رواہ البخاری عن ابی هريرة

۲۵۸۳۰..... جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذراع مقرر کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی هريرة والبیهقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۱..... جب تم راستے میں اختلاف کرنے لگو تو سات ذراع راستہ مقرر کرلو اور جو شخص عمارت بنائے وہ ستون دیوار کے ساتھ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیهقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۲..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع (ہاتھ) ناپ کر مقرر کرلو اور اس سے کم مت رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۸۳۳..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرلو پھر عمارت کھڑی کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن عکرمۃ مرسلاً

کتاب الصلح.....از قسم افعال

۲۵۸۳۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے آمدورفت والے راستے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: ایسا راستہ سات ذراع مقرر کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

حرف ضاد.....کتاب الضیافہ.....از قسم اقوال

اس میں تین (۳) فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....ضیافت (مہمان نوازی) کی ترغیب کے بیان میں

۲۵۸۳۵..... مہمان اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے۔ میزبانوں کے گناہوں کو لے کر کوچ کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التمییز ۱۵ وضعیف الجامع ۳۶۰۴

۲۵۸۳۶..... جب مہمان کسی قوم کے پاس آتا ہے وہ اپنے رزق کے ساتھ آتا ہے اور جب واپس جاتا ہے تو میزبانوں کی گناہوں کی مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۷ والتمییز ۱۵

۲۵۸۳۷..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے ان کے پاس مہمان کو بطور ہدیہ بھیجتا ہے وہ ان کے پاس اپنا رزق لے کر جاتا ہے، جب کوچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اہل خانہ کی مغفرت کردی ہوتی ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب وابونعیم فی المعرفۃ والضیاء عن ابی قرصافۃ

۲۵۸۳۸..... آسمان کی طرف سب سے زیادہ جلدی پہنچنے والا صدقہ یہ ہے کہ آدمی عمدہ کھانا تیار کرے پھر اپنے دوستوں کو دعوت دے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن حیان بن جبلہ ابی جبلۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۸۶۔

۲۵۸۳۹..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھوکوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۱۳

۲۵۸۴۰..... مہمان نوازی ہر مسلمان کا حق ہے جو مہمان کسی شخص کے فناء میں صبح کرتا ہے وہ اس پر دین قرض ہوتا ہے، اگر چاہے تو چکا دے نہ چاہے تو چھوڑ دے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن المقدام ابی کریمۃ

۲۵۸۴۱..... کھانا کھلاؤ اور عمدہ کلام کرو۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۵۸۴۲......کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ جنت کے وارث بن جاؤ گے۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حارث

۲۵۸۴۳......بلاشبہ اللہ تعالیٰ فراخی والے گھر والوں سے محبت کرتا ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابن جریج معضلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۰

۲۵۸۴۴......فرشتے لگاتار اس شخص کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں جس کا دسترخوان جب تک لگا رہتا ہے۔رواہ الحکیم عن عائشہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۹۰

۲۵۸۴۵......بہت بری قوم ہے وہ جس کے پاس مہمان نہ آتے ہوں۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۲ وضعیف الجامع ۲۳۵۴

۲۵۸۴۶......تم میں بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔رواہ ابویعلیٰ والحاکم عن صہیب

۲۵۸۴۷......اس گھر کی طرف بھلائی جلدی سے آتی ہے جس میں کھانا کھایا جارہا ہو۔رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۳ وضعیف الجامع ۲۹۵۱

۲۵۸۴۸......خیر و بھلائی سخاوت والے گھر کی طرف چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف پہنچنے سے زیادہ جلدی پہنچتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۵

۲۵۸۴۹......جس گھر والوں کو بھی نرمی عطا کی جاتی ہے انہیں ضرور نفع پہنچاتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۸۵۰......جس شخص نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اسے سیر کردیا اللہ تعالیٰ اسے سات خندقوں کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کردیتے ہیں ہر خندق کی مسافت سات سو سال کے برابر ہے۔رواہ النسائی والحاکم عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۰

۲۵۸۵۱......جس شخص نے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۲۔

۲۵۸۵۲......جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسندیدہ چیز کھلائی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ والتعقبات ۳۷۔

۲۵۸۵۳......جس شخص نے مسلمان کے لیے کوئی جانور ذبح کیا وہ اس کے لیے دوزخ سے خلاصی کا ذریعہ بنے گا۔رواہ الحاکم فی تاریخ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۱ والمتناھیہ ۸۶۸۔

۲۵۸۵۴......جو شخص میزبان نہ بنتا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

۲۵۸۵۵......انہیں کھانا سے کھلاؤ جس سے تم محض اللہ کے لیے محبت کرتے ہو۔ رواہ ابن ابن الدنیا فی کتاب الاخوان عن الضحاک مر سلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۲۔

اکمال

۲۵۸۵۶......مہمانوں کا اکرام کرو، مہمانوں کی مہمان نوازی کرو چونکہ جبرئیل امین گھر والوں کا رزق لے کر آتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمر وبن ھارون

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۹۶-۵۱۰ ومختصر المقاصد ۱۴۱

۲۵۸۵۷...... جس شخص نے چار مسلمانوں کی مہمانداری کی اور ایسے کھانے سے ان کی غمخواری کی جس سے اپنے گھر والوں کو غمخواری کرتا ہے ان کے کھانے اور پینے کے سامان میں اور پہننے میں۔ گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔ رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۵۸۵۸...... میری امت کی بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں اور ریا کاری و شہرت مقصود نہ ہو اور جس شخص نے دکھلاوے اور شہرت کے لئے کھانا کھلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ میں آگ بھرے گا حتیٰ کہ حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة

۲۵۸۵۹...... تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ رواہ ابن زنحویه عن صهیب

فصل دوم...... آداب ضیافت کے بیان میں

۲۵۸۶۰...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کے ساتھ تکلف اور احسان کرنے کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے مہمانداری کرنے کا زمانہ تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد جو دیا جائے وہ صدقہ اور خیرات ہوگا، مہمان کے لے جائز نہیں کہ وہ تین دن کے بعد میزبان کے ہاں ٹھہرے حتیٰ کہ میزبان خود اسے گھر سے نکالنے پر مجبور ہو جائے۔

رواہ احمد بن جبیر والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعه عن ابی شریح

۲۵۸۶۱...... مہمانداری کا عرصہ تین دن ہیں اس سے زیادہ صدقہ ہے اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۵۸۶۲...... مہمانداری کا زمانہ تین دن ہیں، اس کے بعد صدقہ ہے۔ رواہ البخاری عن ابی شریح واحمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی هریرة

۲۵۸۶۳...... مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی عن ابی سعید والبزار عن ابن عمرو الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۵۸۶۴...... مہمان نوازی تین راتوں تک ہے اور یہ حق لازم ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہوگا۔

رواہ الباوردی وابن قانع والطبرانی والضیاء عن التلب بن ثعلبة

۲۵۸۶۵...... مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۵۳ وضعیف الجامع ۳۶۰۱۔

۲۵۸۶۶...... مہمان داری تین دن تک ہے اس سے زیادہ بھلائی اور احسان ہے۔ رواہ الطبرانی عن طارق بن اشیم

۲۵۸۶۷...... مہمان نوازی اونٹ پالنے والوں پر واجب ہے اور اہل بینان پر واجب نہیں۔ رواہ القضاعی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۷۶ وتحذیر المسلمین ۱۴۲

۲۵۸۶۸...... روزہ دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔ رواہ الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۱۳ وضعیف الترمذی ۱۳۱

۲۵۸۶۹...... ملاقات کرنے والے روزہ دار کا تحفہ یہ ہے کہ اس کی داڑھی کو سنوار دیا جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور قمیص میں بٹن لگا دیئے جائیں روزہ دار عورت کا تحفہ یہ ہے کہ اس کے سر میں کنگھی کر دی جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور بٹن لگا دیئے جائیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۳ والضعیفة ۱۷۸۹

۲۵۸۷۰......ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا رزق جنت میں بچا پڑا ہے اے بلال! اگر تم جانو تو سمجھ لو کہ روزہ دار کے بدن کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن بریدۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۵۸۷۱......سنت میں سے ہے کہ (میزبان) شخص مہمان کو رخصت کرنے کے لئے دروازے تک آئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۴ وضعیف الجامع ۱۹۹۶

۲۵۸۷۲......آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۳۔

۲۵۸۷۳......جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی (سواری کی) رکابیں پکڑیں اور اسے اپنے بھائی سے نہ کوئی لالچ تھی اور نہ کوئی خوف تھا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۸۶۔

مہمان کے ساتھ کھانا کھانا

۲۵۸۷۴......اپنے مہمان کے ساتھ کھانا کھایا کرو چونکہ مہمان تنہا کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۸

۲۵۸۷۵......مہمان کے لیے تکلف مت کرو۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

فائدہ:......تکلف کا معنی بناوٹ ونمائش ہے یعنی مہمان کی لیے دکھلاوا اور نمائش کرنا تکلف ہے۔

۲۵۸۷۶......کوئی شخص بھی اپنے مہمان کے لیے اپنی قدرت سے زیادہ تکلف نہ کرے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ او الفوائد المجموعۃ ۲۴۸۔

۲۵۸۷۷......مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

رواہ الحاکم عن مسلمان و رواہ البخاری فی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب مایکرہ من کثرۃ السوال وتکلف ما لایغنیہ

۲۵۸۷۸......کسی کو اس وقت تک کھانے کی دعوت نہ دو جب تک وہ سلام نہ کردے رواہ الترمذی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۷ وضعیف الترمذی ۵۱۰

۲۵۸۷۹......تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے ہماری ایک سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ سو سے زیادہ بکریاں ہونے پائیں، چنانچہ چرواہا جب نومولود بکری کا بچہ لاتا ہے اس کی جگہ ہم ایک بکری ذبح کرلیتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد وابن حبان عن لقیط بن صبرۃ

اکمال

۲۵۸۸۰......سب سے پہلے جس نے مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابن خبان عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۱۲۶۰

۲۵۸۸۱......محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے جس سے تم محبت کرتے ہو اپنے کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواہ ابن المبارک فی الزھد عن الضحاک مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۸۶۔

۲۵۸۸۲......جس سے تم محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اپنے صاف وشفاف کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواہ ھناد عن الضحاک

۲۵۸۸۳......جان لو اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایسا معاملہ کرتا ہے اس سے وہ نہ کسی بدلے کا خواستگار ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کی بجا آوری شکر کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر تک دس فرشتے بھیج دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتے رہتے ہیں اور مالک مکان کے لیے پورا سال استغفار کرتے رہتے ہیں جب سال پورا ہو جاتا ہے اس کے لیے ان فرشتوں جیسی عبادت لکھ دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت خلد کے طیبات میں سے عطا فرمائے اور ایسی بادشاہت سے عطا فرمائے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حضرت براء بن عازب سے ملاقات ہوئی کہا: اے میرے بھائی آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ کہا: میں ستو اور کھجوریں کھانا چاہتا ہوں چنانچہ انھیں پیٹ بھر کر کھلانے پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۸۸۴......سنت میں سے ہے کہ تم مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال فی اسنادہ ضعف وابن النجار عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۴

۲۵۸۸۵......مہمان نوازی کی سنت میں سے ہے کہ گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلا جائے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۷۲

۲۵۸۸۶......گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلنا سنت میں سے ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرة والحافظ ابوسعد السمان فی معجم شیوخه وابن النجار عن انس

۲۵۸۸۷......سنت میں سے ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلے۔ رواہ ابن اسنی فی کتاب الضیافة عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۴۹

۲۵۸۸۸......تم میں سے جو شخص دو آدمیوں کے لیے کھانا تیار کرے وہ تین کے لیے کافی ہوتا ہے یا تین کے لیے کھانا تیار کیا ہو تو وہ چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یا چار کے لیے تیار کیا ہوا کھانا پانچ کے لیے کافی ہوتا ہے اسی طرح تعداد کے اعتبار سے آگے بھی۔ رواہ الطبرانی عن سمرة

۲۵۸۸۹......آدمی اس وقت تک نہ کھڑا ہو جب تک دستر خوان نہ اٹھالیا جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۵۸۹۰......اے عائشہ! مہمان کے لیے تکلف مت کرو کہ وہ اکتا نہ جائے لیکن اسے وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتی ہو۔

رواہ ابوعبداللہ محمد بن باکویہ الشیرازی والرافعی عن عیاض بن ابی قرصافة عن ابیه

۲۵۸۹۱......میزبان مہمان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة وفیه عبد الرحیم بن واقد ضعیف عن الصلت بن حجاج ضعفه ابن عدی ووثقه ابن حبان

۲۵۸۹۲......کھانے کی دعوت کے دن یا تو پیش امام لوگوں کی امامت کرائے یا میزبان امامت کرائے یا ان میں سے جو افضل ہو وہ امامت کرائے۔

رواہ ابن عساکر عن الاوزاعی عن ثابت بن ثوبان العنسی عن ابیه مرسلاً

مہمان کے آداب......از اکمال

۲۵۸۹۳...... جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اس کا (پیش کیا ہوا) کھانا کھاؤ اور س کے متعلق سوال مت کرو اور تمہیں جو مشروب پیش کرے وہ پی لو اور اس کے متعلق سوال مت کرو۔ رواہ ابویعلیٰ والحاکم عن ابی ہریرة

۲۵۸۹۴...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ضیافت کر رہا ہو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابن عدی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۴۰۔

۲۵۸۹۵...... جو شخص بھی اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے دراں حالیکہ اسے روزہ ہو پھر (میزبان کی دعوت پر) روزہ افطار کر دے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اس دن کا روزہ لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن سلمان

۲۵۸۹۶...... تمہارے بھائی نے تمہیں دعوت دی ہے اور تمہارے لئے سامان تکلف کیا ہے روزہ افطار کر لو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اگر چاہو۔

رواہ البیهقی عن ابی سعید

۲۵۸۹۷...... تمہارے بھائی نے کھانا تیار کیا ہے اور تمہیں دعوت دی ہے روزہ افطار کر لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

۲۵۸۹۸...... تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ ابوداؤد عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو کھانا ہدیہ میں دیا گیا ہم دونوں روزہ سے تھیں ہم نے روزہ افطار کر لیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:...... حدیث پر کلام ہے اور صرف مطلق متن حدیث ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۳۔

۲۵۸۹۹...... تمہارے بھائی نے تمہارے لیے تکلف کیا ہے اور کھانا تیار کیا ہے اور پھر تم کہتے ہو مجھے روزہ ہے کھانا کھا لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید وابوداؤد الطیالسی عن جابر

۲۵۹۰۰...... اے سلمان! اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور تمہارے لیے نیکی ہے چونکہ تم نے اپنے مومن بھائی کو خوش کیا ہے یعنی روزہ افطار کر کے اور اس کے ساتھ کھانا کھا کر اسے خوش کیا ہے۔ رواہ السلمی عن سلیمان

۲۵۹۰۱...... اپنی کھجوریں اپنے تھیلے میں رکھ دو اور مکھن برتن میں واپس ڈال دو چونکہ مجھے روزہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ تعلیقاً وابن حبان عن انس

مہمان کے حقوق......از اکمال

۲۵۹۰۲...... جب مہمان محرومی کی حالت میں رات گزار دے تو مسلمانوں کا حق ہے کہ دودھ اور روٹی سے اس کی مہمانی کریں۔

رواہ ابن عساکر عن مقداد بن الاسود

۲۵۹۰۳...... جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اگر وہ تمہیں مناسب مہمانی کی دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرو اور اگر وہ تمہیں دعوت نہ دیں تو مناسب طریقہ سے حق مہمانی ان سے لے سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبة بن عامر

۲۵۹۰۴...... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا لیکن قوم نے اس کی مہمانی نہ کی تو وہ قوم سے اپنی مہمانی کے بقدر مطالبہ کر سکتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام

۲۵۹۰۵...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کرے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۰۶...... مہمان کا میزبان کے پاس تین دن تک ٹھہرنے کا حق ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے (تین دن کے بعد) مہمان کو کوچ کر جانا چاہئے اور میزبان کو گناہ میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۰۷...... میزبانی حق واجب ہے اگر اس نے میزبان کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی اس کی نصرت مسلمانوں پر واجب ہے حتیٰ کہ وہ اس کے حق کے بدلہ میں اس کی روٹی اور دودھ لے سکتے ہیں چونکہ اسے ضیافت کے حق سے محروم کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۲۵۹۰۸...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مہمان کا اکرام تین دن تک ہے، اس کے بعد جتنی مدت بیٹھے گا وہ اس پر صدقہ ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۹۰۹...... ضیافت کا حق تین دن تک ہے، اس سے زیادہ صدقہ ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

فصل سوم...... مہمان کے آداب کے بیان میں

اس میں تین فروع ہیں۔

پہلی فرع...... دعوت طعام کے قبول کرنے کے بیان میں

۲۵۹۱۰...... جب تم میں سے کسی شخص کو کسی کے ہاں دعوت دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر بحالت روزہ ہو تو برکت کی دعا کردے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۹۱۱...... جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے تو اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ میں نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر روزہ میں ہو تو میزبان کے لیے دعا کردے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۱۲...... جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے، اگر چاہے کھانا کھالے اگر چاہے نہ کھائے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن جابر

۲۵۹۱۳...... جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرلو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۴...... دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرلو ہدیہ ردمت کرو اور مسلمانوں کو مت مارو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۲۵۹۱۵...... جب (تمہارے پاس) دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ وہ ہمسائیگی میں تم سے زیادہ قریب ہے اگر وہ آگے پیچھے آئے ہیں تو اس کی دعوت قبول کرو جو تمہارے پاس پہلے آیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن رجل لہ صحبۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۱۶...... جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے وہ دعوت قبول کرلے گو وہ روزہ سے کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن منیع عن ابی ایوب

۲۵۹۱۷...... جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آیا تو (اس کا قاصد کے ساتھ آنا) یہی اجازت ہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۱۸...... جب تمہیں (بکری یا گائے وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے (تب بھی) دعوت قبول کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۹...... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں قبول کرلوں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن انس

۲۵۹۲۰...... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر مجھے پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں ہدیہ قبول کروں گا۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

فائدہ:...... مذکورہ بالا تین احادیث میں بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی دعوت دے اور تمہاری خاطر مدارات کے لیے حقیر سے حقیر تر چیز بھی پیش کرے تو ہر حال میں دعوت قبول کرو طعام پر نظر رکھ کر دعوت کے قبول یا عدم قبول کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ بلکہ مسلمان بھائی کی دلجوئی اور اس کے خلوص و نیت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ انتہیٰ از مترجم۔

۲۵۹۲۱...... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ تمہیں اس کے پاس جا کر دو صورتیں پیش آ سکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں خیر و بھلائی میں تمہاری شرکت ہو جائے گی یا اس کے ہاں برائی کا سامان ہوگا تو تم اسے برائی سے منع کر دو گے اور بھلائی کا اسے حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن مرۃ

۲۵۹۲۲...... جب تم میں سے کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت دے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور دعوت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۹۲۳...... جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے دعوت ولیمہ میں شرکت کر لینی چاہیے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد و عن ابن عمر

۲۵۹۲۴...... جس شخص کو کھانے کی دعوت دی گئی ہو دراں حالیکہ وہ روزے سے ہو وہ دعوت قبول کر لے پھر اگر چاہے کھانا کھائے چاہے ترک کر دے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۹۲۵...... جس شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے دعوت میں شریک ہوا گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارتگری کر کے باہر نکلا۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۹۸ والاتقان ۱۸۹۶

اکمال

۲۵۹۲۶...... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ اس کے پاس جا کر تمہیں دو صورتیں پیش آ سکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں تم خیر و بھلائی میں اس کے شریک ہو جاؤ گے یا وہ برائی پر ہوگا یوں تم اسے برائی سے منع کرو گے اور اسے بھلائی کا حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرۃ الثقفی

یعنی: یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی وہ دعوت میں شریک ہو کر بوجہ حالت روزہ میں ہونے کے چپ چاپ بیٹھے رہے بلکہ لوگ ان کے پاس بیٹھے کھانا کھاتے رہے ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی اور بعض نے یوں کہا اگر ہمیں آپ کے روزہ میں ہونے کا علم ہوتا ہم آپ کو دعوت نہ دیتے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۰

۲۵۹۲۷...... جب تمہیں دو شخص دعوت دیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوتا ہے وہ ہمسائیگی میں بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک پہلے آیا ہے تو اس کی دعوت قبول کرو جو پہلے آیا ہے۔

رواہ ابن النجار عن رجل من الصحابۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۲۸......جو شخص تمہیں بکری کے پایوں کے لیے دعوت دے اس کی دعوت (بھی) قبول کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر والطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۹۲۹......اگر مجھے (بکری کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں میں انہیں قبول کروں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن جابر

۲۵۹۳۰......اگر مجھے (بکری) کے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔رواہ الطبرانی عن ابن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۔۶۰۸

دوسری فرع......موانع قبول دعوت

۲۵۹۳۱......ایسے دو شخص جو (فخراً) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ہی ان کا کھانا کھایا جائے۔رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۳۲......ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب رکھی گئی ہے نیز منع فرمایا ہے کہ آدمی پیٹ پر جھکے ہوئے کھانا کھائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۵۹۳۳......فاسقوں کے کھانے کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن عمران

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۲۹

۲۵۹۳۴......ایسے دو شخص جو (فخراً) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کا کھانا کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

تیسری فرع......متفرق آداب کے بیان میں

۲۵۹۳۵......اپنے بھائی کو بدلہ دو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ: وہ بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے لیے برکت کی دعا کردو چونکہ جب کسی آدمی کا کھانا کھایا جائے اور اس کا مشروب پیا جائے پھر اس کے لیے دعائے برکت کردی جائے تو یہ مہمانوں کی طرف سے اس کا بدلہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹

۲۵۹۳۶......اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیکوکار لوگوں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اور دن کو روزہ رکھتے ہیں وہ نہ امام ہیں اور نہ ہی فجار۔رواہ عبد بن حمید والضیاء عن انس

۲۵۹۳۷......تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں تمہارے لیے فرشتے دعائے استغفار کریں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن انس

۲۵۹۳۸......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس داخل ہو وہ اسے کھانا کھلائے اسے چاہیے۔کھانا کھائے، اس کے متعلق سوال نہ کرے، اگر اسے مشروب پلائے وہ پی لے اور اس کے متعلق سوال نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۴

۲۵۹۳۹...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرلے البتہ اگر رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲

۲۵۹۴۰...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرلے البتہ اگر یہ رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲

۲۵۹۴۱...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس داخل ہو وہ اس پر امیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے پاس سے چلا جائے۔

رواہ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳ ضعیف الجامع ۴۸۳

۲۵۹۴۲...... جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے دراں حالیکہ روزہ میں ہو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۴۳...... جب کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے اسے قوم کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۱ وضعیف الجامع ۷۰۶

۲۵۹۴۴...... اللہ کرے تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن ابن الزبیر

حدیث ۲۵۹۳۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۴۵...... جس مہمان نے کسی قوم کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی وہ اپنی مہمانی کے بقدر (اشیائے خورونوش) ان سے چھین سکتا ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۴۶...... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا اور مہمان نے محرومی کی حالت میں صبح کی (یعنی اسے کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دیا گیا) بلاشبہ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا حق ہے، حتیٰ کہ وہ اپنی مہمانی کے لیے اس رات ان کا غلہ اور دودھ وغیرہ چھین سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن المقدم

۲۵۹۴۷...... آدمی کی برائی کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اس سے چین بجبیں ہو جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابو الحسن بن بشران بن فی امالیہ عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۷ والکشف الالٰہی ۶۵۶

۲۵۹۴۸...... کسی شخص کو اس کی سلطنت میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ ہی کسی شخص کی بیٹھک پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے۔

رواہ الترمذی عن ابی مسعود

بلا اجازت دوسری جگہ امامت نہ کرائے

۲۵۹۴۹...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ قوم میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۰...... جو شخص کسی قوم کی ملاقات کرنے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ ان میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرادے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۱..... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ الترمذی عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۵۔

۲۵۹۵۲..... تم نے پانچ اشخاص کو دعوت دی تھی اور یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو واپس چلا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن مسعود

۲۵۹۵۳..... ہمارے پیچھے ایک شخص چلا آیا ہے اور جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی وہ ہمارے ساتھ شامل نہیں تھا اگر تم اسے اجازت دے دو تو وہ داخل ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

۲۵۹۵۴..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کے بکریوں کے پاس آئے اگر ان بکریوں کے پاس ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے لے، اگر وہ اسے اجازت دے دے تو دودھ دوہ کر پی لے، اگر بکریوں میں ان کا مالک موجود نہ ہو تو آنے والا تین بار آواز لگائے اگر کوئی اس کو جواب دے تو اجازت طلب کرے اگر اسے کوئی جواب نہ دے تو دودھ دوہ کر پی لے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی والبیهقی فی شعب الایمان والضیاء عن سمرة

۲۵۹۵۵..... جب تم اونٹوں کے چرواہے کے پاس آؤ تو آواز لگاؤ! اے چرواہے! تین بار آواز لگاؤ، اگر تمہیں جواب دے تو بہت خوب ورنہ دودھ دوہ لو اور پیو لیکن فساد مچانے سے قطعاً اجتناب کرو جب تم کسی باغ میں آؤ تو باغ کے مالک کو تین بار آواز دو اگر تمہیں اجازت دے تو بہت اچھا ورنہ باغ میں سے پھل کھالو لیکن فساد مچانے سے گریز کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۵۹۵۶..... کوئی شخص بھی کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوھے کیا تم میں سے کسی شخص کو پسند ہے کہ اس کا پینے کا سامان (مشروب وغیرہ) کسی کو دیا جائے اور اس کے محفوظ کیے ہوئے برتن کو توڑ دیا جائے اور پھر اس کا کھانا منتقل کر دیا جائے سو بکریاں اپنے تھنوں میں مالکوں کے لیے سامان خورد ونوش محفوظ رکھتی ہیں، لہٰذا کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوھا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن ابن عمر

۲۵۹۵۷..... جو شخص کسی باغ میں داخل ہو وہ خود کھالے اور کپڑے میں ڈال کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۹۵۸..... کھجوروں کو پھر مت مارو اور جو گری پڑی ہوں وہ کھالو اللہ تمہارا پیٹ بھرے اور تمہیں سیراب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن رافع بن عمرو الغفاری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۰

۲۵۹۵۹..... جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا اسے تم نے علم نہیں سکھایا (کہ غیر کا مال حرام ہے) اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجه والحاکم عن عبادبن شرحبیل

۲۵۹۶۰..... اگر تم کسی قوم کے ہاں میزبان بنو قوم مناسب انداز میں تمہاری مہمانی کرے تم ان کی مہمانی قبول کرلو، اگر وہ تمہاری مہمانی کا سامان نہ کرے تو حق مہمانی کے بقدر ان سے چھین سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد وابن ماجه عن عقبة ابن عامر

اکمال

۲۵۹۶۱..... اگر (کوئی قوم تمہاری مہمانی سے) انکار کریں اور زبردستی ان سے چھیننے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو چھین لو۔

رواہ الترمذی عن عقبة بن عامر

۲۵۹۶۲..... یہ اونٹ مسلمان گھرانے کے ہیں جو ان کے لیے سامان خوراک ہیں، کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تم اپنے توشہ دانوں کی طرف

واپس آؤ اور آکے تم انہیں خالی پاؤ کیا تم اسے اچھا سمجھو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کی مثال بھی ایسی ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سلیط بن عبداللہ ہے، جو مدلس ہے۔

۲۵۹۶۳......خبر دار! کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کے اسٹور کا دروازہ توڑ کر جو کچھ اس میں ہو وہ کہیں منتقل کر دیا جائے لوگوں کے چوپایوں کے تھنوں میں ان کا سامان خورونوش ہوتا ہے خبردار ہوشیار رہو: کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۹۶۴......اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو، اگر آجائے تو بہت اچھا ورنہ دودھ دوہ لو اور چلے جاؤ کچھ دودھ (تھنوں میں) اس کے حوادث کے لیے باقی رہنے دو۔ رواہ الحاکم عن القاسم بن مخول البھزی

۲۵۹۶۵......جب تم میں سے کوئی شخص کسی چرواہے کے پاس آئے اسے چاہیے کہ اونٹوں کے چرواہے کو تین بار آواز دے اگر چرواہا جواب دے دے تو بہت اچھا: ورنہ دودھ دوہے اور پی لے، اپنے ساتھ لے کر نہ جائے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی باغ میں آئے تین بار آواز دے اے باغ کے مالک! اگر وہ جواب دے دے (تو بہت اچھا) ورنہ پھل کھالو اور اپنے ساتھ لے کر مت جاؤ۔
رواہ ابن حبان والبیھقی وضعفہ عن ابی سعید

۲۵۹۶۶......کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ دھاگا تھنوں پر مہر کی مانند ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والبیھقی عن ابی سعید

۲۵۹۶۷......کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ یہ تھنوں پر مالکوں کی مہر ہے اگر تم بھوکے ہو تو اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو۔ رواہ ابن النجار عن ابی سعید

۲۵۹۶۸......جب تم میں سے کوئی شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے اس سے (پھل اتار کر) کھا سکتا ہے البتہ اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۵۹۶۹......اے لڑکے! کھجوروں کو کیوں پتھر مارتے ہو، گری ہوئے کھجوریں کھالو، اللہ تمہارا پیٹ بھر دے۔ رواہ الحاکم عن رافع بن عمرو

۲۵۹۷۰......اللہ کی قسم! جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا تم نے اسے علم سے بہرہ مند کیوں نہیں کیا اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا کیوں نہیں کھلایا۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن عباد بن شرحبیل

۲۵۹۷۱......جو شخص کسی قوم کے پاس داخل ہوا حالانکہ اسے دعوت طعام نہیں دی گئی تھی گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور ایسا کھانا کھایا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ رواہ البیھقی فی السنن وابن النجار عن عائشۃ

حرف ضاد......کتاب الضیافت......از قسم افعال

ضیافت کے متعلق ترغیب

۲۵۹۷۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگوں کو ایک صاع کھانے پر جمع کروں مجھے اس سے بدرجہا محبوب ہے کہ میں بازار میں جاؤں اور کسی غلام کو خرید کر اسے آزاد کروں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن زنجویہ فی ترغیبہ

۲۵۹۷۳......حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے جب نماز سے فارغ ہوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے: ہر شخص اپنی وسعت کے بقدر اپنے ساتھ آدمی لیتا جائے چنانچہ ایک شخص اٹھتا وہ اپنے ساتھ ایک دو

یا تین آدمی لے جاتا اور جو باقی بچ جاتے انھیں رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۹۷۴..... عزہ بنت ابی قرصافہ ابو قرصافہ سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کے ہاں ہدیہ بھیج دیتا ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ کیا ہدیہ ہے؟ فرمایا: یہ مہمان ہے جو اپنا رزق ساتھ دے کر میزبان کے ہاں آتا ہے پھر جب کوچ کرتا ہے تو گھر والوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۹۷۵ ''مسند علی'' شیخ شمس الدین ابن الجزری کتاب ''اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب'' میں لکھتے ہیں: شیخ محمد بن مسعود الکازرونی نے مشعر حرام میں اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے والد نے اسودین یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے شیخ ابو فضائل اسماعیل بن مظفر بن محمد نے اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابولفاخر عمر بن مظفر نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابو بکر عبداللہ بن محمد بن سابور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو مبارک عبدالعزیز بن محمد بن منصور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے اسودین (پانی اور کھجور) سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابو مسعود عبداللہ بن ابراہیم ابن عیسیٰ مالکی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو الحسن علی بن حسن صیقلی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: ابو شیبہ احمد بن ابراہیم مخرمی عطار نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: نوفل بن اھاب نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: عبداللہ بن میمون قداح نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا جعفر بن محمد صادق نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: محمد بن علی الباقر نے اسودین (کھجور اور پانی) سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: علی بن حسن نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسودین (کھجور اور پانی) سے میری مہمانی کی اور ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مومن کی مہمانی کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی مہمانی کی جس نے دو آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے آدم اور حواء کی مہمانی کی۔ جس نے تین آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے جبریل میکائیل اور اسرافیل کی مہمانی کی۔

کلام:..... ابن جزری کہتے ہیں: یہ حدیث بہت غریب ہے اس اسناد سے ہمارے لیے اس کا وقوع نہیں ہوا شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن میمون قداح متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ ذاھب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جن احادیث میں یہ منفرد ہو ان سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۲۲ا۵۔

مہمانی کے آداب

۲۵۹۷۶..... ''مسند القلب بن ثعلبۃ'' غالب بن حجیرۃ بن القلب، ام عبداللہ بنت ملقام سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا التلب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے اور اس سے زیادہ کرنا صدقہ ہے۔

ابو نعیم، ابن عساکر بسندہ الی عبداللہ بن جرار

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن تک مہمان کے اکرام میں کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔

میزبان کے آداب

۲۵۹۷۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملتے تو

پوچھا: آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ تو حضرت براء نے فرمایا: ستو اور کھجور، پس وہ چیزیں آگئیں اور انہوں نے سیر ہو کر کھالیں، پھر حضرت براء نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے براء! خوب سمجھ لو کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے اور وہ کسی قسم کے بدلے اور احسان مندی کا طالب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کی طرف سے ایک سال تک اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور تہلیل کرتے ہیں (لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں) اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لئے ان ملائکہ کی عبادت کے مثل عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پاکیزہ چیزوں سے کھلائیں گے دائمی جنت میں اور ایسی بادشاہت میں جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ابو نعیم وفیہ خالد بن یزید

۲۵۹۷۸......سری بن یحییٰ، ثوبان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو انہیں کھانا پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے مہمان کو کھانا کھلاؤ، کیونکہ مہمان اکیلے کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ بیهقی وقال فی اسنادہ نظر

۲۵۹۷۹......ابن جریر، ابن حمید سے، وہ ابن المبارک سے وہ ابراہیم بن شیبان سے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی کے پاس آئے، تو وہ جس تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہ تکیہ اٹھا کر انہوں نے ان دو مہمانوں کو پیش کیا، تو وہ دو آدمی کہنے لگے کہ ہم اس لئے نہیں آئے بلکہ ہم تو اس لئے آئے ہیں کہ کوئی فائدہ مند چیز سنیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں تو عبداللہ بن حارث نے کہا: جو اپنے مہمان کا اکرام نہ کرے اس کا حضرت محمد و ابراہیم علیہما السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خوشخبری اور بشارت ہو اس بندے کے لئے جو اللہ کے راستے میں گھوڑے سے چمٹے ہوئے شام کرے اور روٹی کے ٹکڑے اور ٹھنڈے پانی سے افطار کرے، اور ہلاکت و بربادی ہے چرنے والوں کے لئے جو ہر وقت گائے کی طرح چرتے رہتے ہیں (اور ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ نوکر کو کہتے ہیں) یہ اٹھا اے غلام! اور یہ رکھ دے اور اس دوران وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابن جریر

۲۵۹۸۰......ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی قوم کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو سب سے آخر میں کھانا شروع فرماتے۔ رواہ عبدالرزاق

آداب مہمان

۲۵۹۸۱......حمید بن نعیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی، ان دونوں حضرات نے دعوت قبول کر لی جب دعوت سے واپس لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں دعوت میں شریک ہو چکا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس دعوت میں شریک نہ ہوا ہوتا، عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ دعوت فخر ومباہات کی نہ ہو۔ رواہ ابن المبارک واحمد بن حنبل فی الزھد

فائدہ: ......آج کل عموماً ایسی دعوتیں دیکھنے میں ملتی ہیں لہٰذا جو دعوت بھی فخر ومباہات کی نیت سے زیر عمل لائی جائے اس میں شرکت ناجائز ہے۔

۲۵۹۸۲......مسند عثمان رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ولیمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت دی عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ تھے، جب آپ رضی اللہ عنہ دعوت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں روزہ سے ہوں۔ میں صرف دعوت قبول کرنے کی غرض سے آیا ہوں تاکہ دعائے برکت کروں۔ رواہ احمد بن حنبل فی الزھد

۲۵۹۸۳......"مسند جابر بن عبداللہ" عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آیا، اس کے پاس آپ رضی اللہ عنہ روٹی اور سرکہ لائے اور فرمایا: کھاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: سرکہ بہترین سالن ہے وہ قوم ہلاکت میں پڑے جسے کچھ پیش کیا جائے اور وہ اسے حقیر سمجھے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے دوستوں کو کچھ پیش کرے اور وہ اسے حقیر سمجھتا ہو۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۹۸۴.....سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی تمہارا دوست یا پڑوسی عامل یا کوئی رشتہ دار عامل ہو وہ تمہیں ہدیہ بھیجے یا تمہیں دعوت طعام دے اسے قبول کرو کھانا تمہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.......یعنی دعوت سے مقصود رشوت دینا یا کوئی اور نیت ہو اسکا وبال میزبان پر ہوگا۔

۲۵۹۸۵.....انصار کے ایک شخص جسے ابوشعیب کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا کی روایت ہے کہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات بھانپ لیے میں اپنے ایک غلام کے پاس آیا جو قصاب تھا میں نے اسے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی پھر آپ اپنے ساتھ چار آدمیوں کو لیے (بایں طور کہ پانچویں آپ خود تھے) تشریف لائے، ان کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص آ گیا، جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا، اگر تم چاہو اسے اجازت دو ورنہ یہ واپس لوٹ جائے چنانچہ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اسے اجازت دے دی۔

فائدہ:.......یہاں حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ حدیث ۲۵۹۵۲، ۲۵۹۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔ واخرجه الترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی من یحییٰ الی الولیمة رقم ۱۰۹۹ وقال حسن صحیح۔

۲۵۹۸۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تمہیں تمہارا مسلمان بھائی کھانا کھلائے کھالو اور جب مشروب پلائے پی لو اور سوال نہ کرو اگر تم شک میں پڑ جاؤ تو اس میں پانی ملالو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.......یعنی میزبان اگر تمہیں نبیذ پلائے جس میں نشہ پیدا ہوجانے کا شبہ ہو تو پانی ملالو۔

۲۵۹۸۷.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کھجوریں اور روٹی کے کچھ ٹکڑے لیتے آئے آپ نے کھانا تناول فرمایا، پھر سعد رضی اللہ عنہ دودھ کا پیالا لیتے آئے آپ نے دودھ نوش فرمایا پھر فرمایا: نیکوکار لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں یا اللہ! سعد بن عبادہ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۸.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی آپ بغیر زین کے گدھی پر سوار ہوئے اور لگام بھی نہیں تھی۔ جب آپ دروازے پر پہنچے سلام کیا سعد رضی اللہ عنہ نے سن کر سلام کا جواب دیا اور دھیمی آواز میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ سنا اور دروازے سے واپس لوٹ گئے اور فرمایا: تین مرتبہ اجازت لو اگر تمہیں اجازت دے دے تو بہت اچھا ورنہ واپس لوٹ جاؤ جب حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے یہ محسوس کرلیا کہ آپ واپس لوٹ رہے ہیں سرپٹ باہر نکلے اور آپ کے پیچھے ہولیے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے آپ نے جب بھی مجھے سلام کیا ہے میں نے سلام کا ضرور جواب دیا ہے اور آج میں نے آپ کو صرف اس لیے بلند آواز سے جواب نہیں دیا یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اور زیادہ سلام کریں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واپس تشریف لائیں چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو واپس اپنے گھر لے آئے اور کشمش اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جب رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمالیں اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو تین دعائیں کیں۔ تمہارا کھانا نیکوکار کھائیں تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۹.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرماتے: تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں نیکوکار تمہارا کھانا کھائیں اور تمہارے اوپر رحمت کے فرشتے نازل ہوں۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۵۹۴۴ نمبر پر گزر چکی ہے۔

متعلقات ضیافت

۲۵۹۹۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حالت اضطرار میں کھجور کے باغ کے پاس سے گزرے فرمایا: وہ کھاسکتا ہے بشرطیکہ چھپا کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۹۹۱......طارق بن شہاب کہتے ہیں انصار کے کچھ لوگ کوفہ سے مدینہ کی طرف نکلے اور دوران سفر بنی اسد کی ایک بستی پر سے ان کا گزر ہوا ان لوگوں کا زادراہ ختم ہوگیا اور بھوکوں مرنے لگے، انھوں نے بستی والوں سے کچھ خریدنے کا مطالبہ کیا، جبکہ ان کے مال مویشی شام کو چراگاہوں سے واپس آرہے تھے اور انھوں نے جواب دیا ہمارے پاس بیچنے کو کچھ نہیں مسافروں نے مہمانداری کا سوال کیا بستی والوں نے کہا ہم اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے چنانچہ مسافروں اور بستی والو کے درمیان توں تکرار بڑھنے لگا اور قتال تک نوبت پہنچ گئی بستی والوں نے مسافروں کے لیے اپنے گھر خالی کردیئے چنانچہ مسافروں نے ہر دس آدمیوں کے لیے ایک بکری لی بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا: اگر مجھے اس کی پیشگی خبر ہوتی میں ایسا اور ایسا کرتا پھر آپ نے تمام شہروں میں اہل ذمہ کو خطوط لکھے اور ان میں مہمان کی مہمانداری کا حکم دیا۔

۲۵۹۹۲......سعید بن وہب کہتے ہیں میں پھل کھانے سے گریز کرتا تھا (یعنی مالک کی اجازت کے بغیر) حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھلوں کے متعلق اہل ذمہ سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ مسافر باغ میں سے پھل کھاسکتا ہے اس طور کہ وہ باغ میں فساد نہ پھیلائے۔ رواہ ابوذر فی الجامع

۲۵۹۹۳......عبدالرحمٰن بن ابی یعلیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے سفر کیا، دوران سفر انھیں بھوک نے سخت تنگ کیا انھیں مجبوراً دیہاتیوں کے پاس آنا پڑا مسافروں نے دیہاتیوں سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے انکار کردیا، مسافروں نے دیہاتیوں کی کھینچا تانی کردی اور یوں ان کے طعام پر انھیں رسائی ہوگئی، دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے گئے انصار گھبرا گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسافروں کی مہمانی سے انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دن رات تمہارے اونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہے جبکہ مسافر رہائش پذیری کی نسبت پانی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ مسند

حدیث ۲۵۹۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے وہ اس میں سے پیٹ بھر کر کھاسکتا ہے البتہ چھپا کر اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا۔ رواہ ابوعبید فی الغریب وابوذر الھروی فی الجامع والبیھقی

۲۵۹۹۵......غضیف بن حارث کہتے ہیں: میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرتا تھا، انصار مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: جو کھجور از خود نیچے گر جائیں وہ کھالو اور پتھر مت مارو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۹۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۰۹۳۲ نمبر پر گذر چکی ہے۔

۲۵۹۹۷......ابوالاحوص اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس نے مجھے مہمان بنایا اور نہ ہی میری مہمانی کی، اب اگر وہ میرے پاس سے گزرے کیا میں اسے بدلہ دوں یا اس کی مہمانی کروں؟ فرمایا: بلکہ اس کی مہمانی کرو۔ رواہ ابن عساکر

حرف طاء

اس میں چار کتابیں ہیں۔
طہارت، طلاق، طب بمعہ رقی (جھاڑ پھونک) طیرہ (بدفالی) بمعہ فال از قسم اقوال۔

کتاب الطھارہ

اس میں پانچ ابواب ہیں۔

باب اول...... مطلق طہارت کی فضلیت کے بیان میں

۲۵۹۹۸...... پاکیزگی نصف ایمان ہے، **الحمد لله** میزان کو بھر دیتا ہے **سبحان الله** اور **الحمد لله** دونوں آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برھان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن حجت ہے یا تیرے حق میں ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنا نفس (اللہ تعالیٰ کو) بیچ دیتا ہے اور اسے (عذاب سے) آزاد کر لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابی مالک الاشعری

۲۵۹۹۹...... پاکی کی حالت میں سونے والا رات کو قیام کرنے والے، روزہ دار کی طرح ہوتا ہے۔ **رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عمرو بن حریث**

۲۶۰۰۰...... اللہ تعالیٰ پاکباز عبادت گزار کو پسند فرماتا ہے۔ **رواہ الخطیب عن جابر**

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۹۔

۲۶۰۰۱...... اسلام سراپا پاکیزگی ہے پاکی کا اہتمام کرتے رہو چونکہ جنت میں صرف پاکباز ہی داخل ہوگا۔ **رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ**

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۳۶۸ وضعیف الجامع ۲۲۸۱

۲۶۰۰۲...... جہاں تک ہوسکے پاکی کا اہتمام کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے نظافت پر اسلام کی بنیاد رکھی اور جنت میں صرف پاکیزہ (صاف ستھرا) انسان داخل ہوگا۔ **رواہ ابو الصعالیک الطرسوسی فی جزءہ عن ابی ہریرۃ**

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ وضعیف الجامع ۲۴۸۵۔

۲۶۰۰۳...... ان جسموں کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا جو شخص پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے اس کے ساتھ اسی کے شعار میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب بھی بندہ رات کو کروٹ بدلتا ہے وہ کہتا ہے یا اللہ: اپنے بندے کی مغفرت فرمادے چونکہ اس نے پاکی کی حالت میں رات گزاری ہے۔ **رواہ الطبرانی عن ابن عمر**

۲۶۰۰۴...... برتنوں کا دھونا اور صحن کو صاف ستھرا رکھنا مالداری کا باعث ہیں۔ **رواہ الخطیب عن انس**

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۶۳ واسنی المطالب ۹۴۶

۲۶۰۰۵...... پاکیزگی نماز کی کنجی ہے نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی تکبیر ہے اور سلام ان حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۶۶۔

فائدہ:...... یعنی بغیر طہارت وپاکی کے نماز نہیں ہوتی۔ جب آدمی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے پھر کھانا پینا، بولنا، ہنسنا اور بیوی کا بوس وکنار وغیرہ ناجائز اور حرام ہوجاتے ہیں پھر جب سلام پھیرتا ہے یہ سب جائز اور حلال ہوجاتی ہیں۔

۲۶۰۰۶......بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور خیانت سے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔
رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

فائدہ:......خیانت سے مراد ناجائز کمائی ہے لہٰذا ناجائز کمائی سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ عند اللہ قبول نہیں ہوتا۔

۲۶۰۰۷......اسلام سراپا نظافت ہے لہٰذا نظافت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ صاف ستھرا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ الخطیب عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۵۴

۲۶۰۰۸......کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال مونڈھنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑ کا دھونا، استنجا کرنا اور ختنہ کرنا امور فطرت میں سے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة وابو داؤد وابن ماجہ عن عمار بن یاسر

اکمال

۲۶۰۰۹......اے عائشہ! یہ دونوں کپڑے دھولو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کپڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور جب میلا ہوجاتا ہے اس کی تسبیح منقطع ہوجاتی ہے۔ رواہ الخطیب وقال منکر وابن عساکر عن عائشة

۲۶۰۱۰......بندے سے سب سے پہلے پاکی کا حساب کیا جائے گا اگر اس کی پاکی اچھی رہی تو اس کی نماز پاکی کی مانند ہوگی اگر اس کی نماز اچھی رہی تو اس کے بقیہ اعمال نماز کی مانند ہوں گے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی العالیة مرسلاً

۲۶۰۱۱......اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا، خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرو۔ رواہ ابو عوانة عن ابی بکر والطبرانی عن ابن مسعود

فائدہ:......اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو تمہارا بھائی یا تمہارے والدین ضرور تمند ہوں اور تم دوسرے لوگوں کو عطا کرتے رہو بلکہ اقرب فالاقرب کا خیال رکھا جائے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا خرچ واجب ہو۔

۲۶۰۱۲......دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال مونڈھنا، استنجاء کرنا، زکریا کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں الا یہ کہ وہ مضمضہ (کلی) ہوسکتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة ومسلم وابو داؤد والترمذی وقال: حسن والنسائی وابن ماجہ عن عائشة

باب دوم......وضو کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......وضو کے وجوب اور اس کی فضلیت کے بیان میں

اس میں دو فرعیں ہیں۔

فرع اول......وضو کے وجوب کے بیان میں

۲۶۰۱۳......اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔
رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان من والدابی الملیح

۲۶۰۱۴...... جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں (یعنی نماز کا رادہ کروں) تو مجھے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثة عن ابن عیاش

۲۶۰۱۵......اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ مسلم وابن ماجه عن ابن عمر وابن ماجه عن انس وعن ابی بکرة والنسائی وابن ماجه عن ابی الملیح

حدیث ۲۶۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:......اس حدیث کے بعض طرق میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۴ ۳ ۶۳ والوضع فی الحدیث ۱۶۳۳

۲۶۰۱۶......پاکی نماز کی کنجی ہے تکبیر حلال چیزوں کو حرام کر دیتی ہے اور سلام انہیں حلال کر دیتا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک سلام ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو ہر رکعت میں الحمدللہ اور سورت نہیں پڑھتا خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔رواہ الترمذی عن ابی سعید

حدیث ۲۶۰۰۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۶۳

۲۶۰۱۷......جب تم میں سے کسی شخص کو حدث (بے وضوگی) لاحق ہو جائے اللہ تعالیٰ اس وقت تک نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرے۔

رواہ مسلم عن ابی هریرة

۲۶۰۱۸......جب تم میں سے کسی شخص کو حدث لاحق ہو جائے جب تک وہ وضو نہ کرلے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

تسمیہ کا بیان......از حصہ اکمال

وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھے

۲۶۰۱۹......جو شخص وضو نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔رواہ عبدالرزاق عن عمارة بن غزیة

۲۶۰۲۰......جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

رواہ سعید بن المنصور واحمد بن حنبل والشاشی والطحاوی عن سعید بن زید والطبرانی عن ابی سیرة والحاکم عن اسماء بنت سعید بن زید انها سمعت رسول اللہ ﷺ الی قوله لایومن بی

۲۶۰۲۱......اے لوگو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس شخص کا وضو نہیں جو اللہ کا نام نہیں لیتا خبردار! وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہچانا۔رواہ البغوی عن عیسیٰ بن سبرة عن ابیه عن جده

۲۶۰۲۲......جس شخص نے وضو میں اللہ کا نام لیا اس کا سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس کا سارا جسم پاک نہیں ہوتا البتہ اعضائے وضو پاک ہو جاتے ہیں۔رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه وابوالشیخ عن ابی هریرة والدارقطنی و البیهقی فی السنن وضعفه عن ابن مسعود والدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن عباس

۲۶۰۲۳...... جب تم میں سے کوئی شخص پاکی حاصل کرنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے گا اگر تم میں سے کوئی شخص دوران وضو اللہ کا نام نہ لے اس کا سارا بدن پاک نہیں ہوگا البتہ وہ اعضاء جن پر پانی گزرے گا وہ پاک ہو جائیں گے۔ جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو کلمہ شہادت ''اشهد ان لااله الااللّٰه وحده لاشریک له واشهد ان محمداً

عبدہ ورسولہ‘‘ پڑھے پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ ایسا کر لیتا ہے ہے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی وضعفہ عن ابن مسعود

ہاتھوں کا دھونا......ازاکمال

۲۶۰۲۴......جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ ہاتھ دھولے پھر وضو کرے، اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اس نے ہاتھ ڈبو لیے اسے یہ پانی گرا دینا چاہئے۔
رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ وقال ابن عدی: قولہ فلیرق ذالک الماء منکر لا یحفظ و فی السند ضعیفان وانقطاع
کلام:......حدیث میں غسل اور وضو کا ذکر ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲
۲۶۰۲۵......جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اٹھے وہ برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ تین مرتبہ ہاتھ دھولے چونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ سعید ابن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ
۲۶۰۲۶......جب تم میں سے کوئی شخص سویا ہو پھر وہ بیدار ہو اور وضو کرنا چاہتا ہو وہ (پانی والے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر دھو نہ لے چونکہ اسے نہیں پتہ کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۳

فرع دوم......وضو کے فضائل کے بیان میں

۲۶۰۲۷......باوجود ناگواریوں کے پورا وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدموں کا اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کو دھو دیتا ہے۔
رواہ ابویعلیٰ والنسائی والبیہقی فی شعب الایمان عن علی
۲۶۰۲۸......پورا وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے تسبیح اور تکبیر آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتی ہیں نماز نور ہے، زکوٰۃ برہان ہے صبر ضیاء (روشنی) ہے قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کرتا ہے اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے پس یا تو (عذاب سے) اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن جان عن ابی مالک الاشعری
۲۶۰۲۹......ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کا کفارہ ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
۲۶۰۳۰......بندہ جب وضو کرتا ہے اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سلمان
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۲
۲۶۰۳۱......جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے اس کی خطائیں اس کے کانوں سے، آنکھوں سے، ہاتھوں سے اور پاؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پس اگر وہ بیٹھے تو اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہوگی۔ جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیا ہو یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو ہاتھوں کے چھونے سے کیا ہو پانی کے ساتھ نکال جاتا ہے یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اسکا ہر وہ گناہ جو پاؤں سے چلنے سے کیا ہو وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی ومسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۳۲...... جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابی امامہ

۲۶۰۳۳...... جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو گناہ اس کی ناک سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دنوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ خارج ہو جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دنوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر مسجد کی طرف اس کا چلنا ہوتا ہے اور اس کی نماز اس کے واسطے اعمال میں زیادتی ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابی عبداللّٰہ الصنابحی

۲۶۰۳۴...... جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے بدن سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ واحمد بن حنبل ومسلم عن عثمان

وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۶۰۳۵...... تم میں سے جو شخص بھی وضو کا ارادہ کرتا ہے کلی کرتا ہے اور منہ سے پانی باہر نکالتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے بانسے سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دھونے کا حکم دیا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں اور پانی کے ساتھ ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے خارج ہوتے ہیں، جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ انگلیوں کے پوروں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے اطراف سے خارج ہوتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے خارج ہوتے ہیں پھر وہ کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہے اس کی بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اپنے دل کو صرف اللہ کے لیے خالی کر دیتا ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عمر وبن عبسة

۲۶۰۳۶...... جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ عن عثمان

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جگہ خالی ہے۔ البتہ مسلم نے کتاب الطھارت باب فضل وضو میں ذکر کی ہے۔

۲۶۰۳۷...... وضو پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے پھر نماز اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۶۰۳۸...... جو شخص بھی وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور نماز کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے گناہ ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے کانوں اور آنکھوں سے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے وہ ہر گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ہر خطا سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا جب نماز کے لیے اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے محفوظ بیٹھتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل بن ابی امامة

۲۶۰۳۹...... جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے اجر و ثواب کے دو حصے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۴ والضعفیة ۸۳۹۔

۲۶۰۴۰...... جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اس کے اعمال میں جو لغزشیں ہوں گی اسے بخش دی جائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه وابن حبان عن ابی ایوب وعقبة بن عامر

۲۶۰۴۱...... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور وہ صرف نماز کے لیے جا رہا ہو اس کا بایاں پاؤں جس قدر اٹھے گا اسی کے بقدر اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور دائیں پاؤں کے اٹھنے کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ عشا اور فجر کی نمازوں کی کتنی بڑی فضیلت ہے وہ ان میں ضرور شریک ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل انھیں کیوں نہ چلنا پڑتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۶۰۴۲...... جس نے پاکی کے باجود وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۸ وضعیف الجامع ۵۳۶۔

۲۶۰۴۳...... کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدموں کا اٹھانا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے پس یہ رباط ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی ومسلم والنسائی عن ابی هريرة

فائدہ:...... رباط کا معنی دشمن کے مقابلہ میں مملکت کی سرحد کی حفاظت کے لیے بیٹھنا یہاں بھی شیطان کے مقابلہ کے لیے اپنی حفاظت کے لیے بیٹھنا رباط ہے۔

۲۶۰۴۴...... وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن حسان بن عطية مر سلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۵۸۔

اکمال

۲۶۰۴۵...... جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے صادر ہونے والے گناہ نکل جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی جڑوں سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے پاؤں سے صادر ہونے والے گناہ پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامة

۲۶۰۴۶...... جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ ہاتھوں سے جھڑ جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے چہرے میں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے تو بازوؤں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة عن عمر وبن عبسة واحمد بن حنبل عن مرة بن کعب

۲۶۰۴۷...... جب کوئی مسلمان شخص وضو کا پانی منگواتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ داڑھی کے کونوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں اور ناخنوں سے خارج ہوتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی اطرف سے خارج ہو جاتے ہیں، جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ پاؤں کے تلوؤں سے نکل جاتے ہیں، اگر چل کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ واقع ہو جاتا ہے اگر دو رکعت نماز پڑھ لے اور اپنی نیت خالص رکھے وہ اس کے لیے کفارہ ہو جاتی ہیں۔

رواہ الضیاء عن عمرو بن عسبة

۲۶۰۴۸...... جب بندہ اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کی خطائیں خارج ہو جاتی ہیں جب چہرہ دھوتا ہے کلی کرتا ہے مسواک کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان، آنکھوں اور زبان کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب اپنے بازو دھوتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامه

۲۶۰۴۹...... جو مسلمان کلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر وہ گناہ معاف کر دیتے ہیں جو اس دن اس کی زبان سے سرزد ہوئے ہوں جب ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جو سر کا مسح کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة

۲۶۰۵۰...... آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر ہو اور اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو ممکن نہیں کہ اس پر میل باقی رہے چنانچہ بندہ جب وضو کا ارادہ کرتا ہے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والا ہر گناہ جھڑ جاتا ہے کلی کرتا ہے تو زبان سے تکلم کر کے جو گناہ سرزد ہوئے ہوں جھڑ جاتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے تو کانوں سے سن کر ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے اور پاؤں سے چل کر جو گناہ صادر ہوئے ہوں وہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

۲۶۰۵۱...... جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے گناہ کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة وعمر وبن عسبة

۲۶۰۵۲...... جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے گناہ، اس طرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة عن سلمان وسندہ حسن

۲۶۰۵۳...... جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے تو ایک نماز سے لے کر دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کر دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق عن عثمان

۲۶۰۵۴...... تم مجھ سے نماز کے متعلق سوال کرنے آئے ہو، سو جب تم منہ دھوتے ہو تو تمہاری آنکھوں کی پلکوں سے گناہ جھڑنے لگتے ہیں، جب تم اپنے ہاتھ دھوتے ہو تمہارے ہاتھوں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں جب تم سر کا مسح کرتے ہو سر سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب تم پاؤں دھوتے ہو تو پاؤں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ رواہ مسدد عن انس

۲۶۰۵۵...... جو بندہ بھی وضو کرتا ہے اس کے ہاتھوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے اس کے گناہ نکلنے لگتے ہیں پھر بازو دھوتا ہے اس کی خطائیں بازوؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۰۵۶...... جو بندہ بھی پاکی کا اہتمام کرتا ہے اس کی خطائیں طہارت کی وجہ سے بہت جلد اس سے جھڑنے لگتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن عثمان

۲۶۰۵۷...... جس شخص نے وضو کیا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کی، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار منہ دھویا، کہنیوں تک ہاتھ دوئے سر کا مسح کیا، پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ کلمہ شہادت ''اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ'' پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ اسے بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ ابویعلیٰ عن عثمان وھو ضعیف

۲۶۰۵۸...... جو بندہ بھی مکمل وضو کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ النسائی وابوبکر المروزی فی تالیفہ الاحادیث المتضمنة غفران ماتقدم وماتاخر وقال رجال اسنادہ ثقات عن عثمان

۲۶۰۵۹...... جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے دوگنا اجر وثواب ہے اور جس شخص نے شدید گرمی میں وضو کیا اس کے لیے ایک ثواب ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن علی وضعف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۸۴۰

تکلیف کے باوجود وضو کرنا سبب مغفرت ہے

۲۶۰۶۰...... ناگواریوں کے وقت نماز کے لیے وضو کرنا کفارات میں سے ہے مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا کفارات میں سے

ہے۔اور یہی رباط ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۶۰۶۱.....قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی پھر مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی چنانچہ میں اپنے دائیں اور بائیں اپنی امت کو پہچان لوں گا عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ فرمایا: وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے اور ان کی اولاد ان کے سامنے نور کی مانند ہوگی۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۶۰۶۲.....سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا ہونا پاکی کے آثار میں سے ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچان لیں گے جنہیں آپ نے دیکھا تک نہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الطبرانی والحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ بدون قولہ بلق غیرمحجلون من الوضوء ورواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی سعید

۲۶۰۶۳.....میری امت میں کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا انھیں پہچان لیں گے؟ فرمایا: جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا سب کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۶۴.....میری امت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کثرت مخلوق میں آپ انھیں کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: مجھے خبر دو اگر تم ایسے اصطبل میں داخل ہو جاؤ جس میں سیاہ رنگ کے گھوڑے ہوں اور ان میں سفید پیشانیوں والے گھوڑے بھی ہوں کیا تم سفید پیشانیوں والے گھوڑے نہیں پہچان سکو گے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اس دن میری امت کی پیشانیاں سجدہ کی وجہ سے سفید (چمکدار) ہوں گی اور وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بسر

۲۶۰۶۵.....اے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ ہمیشہ باوضو رہو تو ایسا ضرور کرو چونکہ جب ملک الموت جب کسی بندے کی روح قبض کرتا ہے دراں حالیکہ وہ باوضو ہو تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۸۰۲

۲۶۰۶۶.....اے بیٹے! اگر ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہو چونکہ جسے موت آتی ہے دراں حالیکہ وہ باوضو ہو اسے شہادت دے دی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۸۰۲۔

فصل دوم.....وضو کے آداب میں

تسمیہ اور اذکار

۲۶۰۶۷.....جو شخص وضو کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے تو بدن کا وہی حصہ پاک ہوتا ہے جسے پانی پہنچا ہو۔رواہ عبدالرزاق عن الحسن الکوفی مرسلاً

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۲۔

۲۶۰۶۸.....اس کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہیں ہوتا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا۔یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ عن سعید بن زید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع الضعیف ۲۶۱ وجنۃ المرتاب ۱۷۹

۲۶۰۶۹.....جس شخص کا وضو نہیں ہوتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو مجھ پر (نماز میں) درود نہیں بھیجتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔رواہ ابن ماجه والحاکم عن سهل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰ وجنۃ المرتاب ۱۸۲

۲۶۰۷۰.....جو شخص وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔

رواہ الترمذی عن سعید بن زید والترمذی فی العلل عن ابی هریرة واحمد بن حنبل والحاکم فی العلل وابن ماجه والحاکم عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۶۲ وجنۃ المرتاب ۱۷۷، ۱۸۰

۲۶۰۷۱.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ تین بار ہاتھ دھو نہ لے چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

رواہ مالک والشافعی و احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

۲۶۰۷۲.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو نہ لے۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۲۶۰۷۳.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں ہاتھ نہ داخل کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو نہ لے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری اور برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۔

۲۶۰۷۴.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لاالٰه الااللّٰه وحده لاشریک له، واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ النسائی وابن ماجه والحاکم عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۷۵.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

اشهدان لاالٰه الااللّٰه وحده لاشریک له، واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دراز ے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۵ وضعیف الجامع ۵۵۳۸۔

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھے

۲۶۰۷۶.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لاالٰه الااللّٰه وحده لاشریک له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین.

ترجمہ:......میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔ رواہ الترمذی عن عمر

۲۶۰۷۷..... جس شخص نے وضو کیا اور وضو کے بعد یہ کلمات کہے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لااله الاالله انت استغفرك واتوب اليك

ترجمہ:...... یا اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ ایک ورق پر لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے سربمہر کردیا جاتا ہے پھر تا قیامت اسے نہیں توڑا جاتا۔

رواه النسائی والحاكم عن ابی سعيد

۲۶۰۷۸..... جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو وہ یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لااله الاالله وان محمدًا عبده ورسوله

پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ یہ کہہ لے گا اس کے لیے رحمت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

رواه ابوالشيخ فی الثواب عن ابی مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۵

۲۶۰۷۹..... تم میں سے جو شخص بھی پورا وضو کرتا ہے پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہتا ہے:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له' وان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی النسائی عن عمر

اکمال

۲۶۰۸۰..... جو شخص پورا وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الا انت واتوب اليك

اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور پھر (یہ وثیقہ) عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تا قیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواه ابن اسنی عن ابی سعيد

۲۶۰۸۱..... جس شخص نے وضو کیا اور پھر یہ کلمہ **اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله** کلام کرنے سے پہلے پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواه الخطيب عن ابن عمر

۲۶۰۸۲..... جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواه النسائی عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۸۳..... جس شخص نے پورا وضو کیا پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھا:

اشهدان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواه ابن اسنی والخطيب وابن النجار عن ثوبان

۲۶۰۸۴......جس شخص نے نماز کے لیے پورا وضو کیا پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھودیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

رواه الخطيب وابن النجار عن انس

۲۶۰۸۵......جس شخص نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ کلمات پڑھے:

اشهدان لااله الاالله واشهد ان محمد رسول الله اللهم اجعلنى من التوابين واجعلى من المتطهرين

''اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواه ابن اسنى فى عمل يوم وليلة والطبرانى فى الاوسط عن ثوبان

۲۶۰۸۶......جس شخص نے وضو سے فارغ ہوتے ہی تین بار یہ کلمہ پڑھا: **اشهدان لا اله الا الله** ''وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواه ابن اسنى عن عثمان

۲۶۰۸۷......جس شخص نے وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھی اور پھر جب وضو سے فارغ ہوا یہ کلمات پڑھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لااله الا انت استغفرك واتوب اليك

ایک نوشتہ سربمہر کر لیا جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ لیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا مالک قیامت کے دن اسے پالیتا ہے۔

رواه ابن النجار عن ابى سعيد

۲۶۰۸۸......جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھتا ہے:

اشهدان لااله الاالله وحده لاشريك له وان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواه ابن حبان عن عمر

۲۶۰۸۹......جو شخص بھی وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے، پھر ہر عضو دھوتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے۔

اشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

پھر فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم اجعلنى من التوابين واجعلى من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے اگر اس نے فوراً ہی دو رکعتیں پڑھ لیں اس میں سمجھ کر قرأت کی وہ اپنی نماز سے ایسا پاک ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر اسے کہا جاتا ہے از سرنو عمل میں مصروف ہو جاؤ۔ رواه المستغفرى فى الدعوات وقال حسن غريب عن البراء

۲۶۰۹۰......جس شخص نے وضو کے فوراً بعد ایک بار سورہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر پڑھی اس کا شمار صدیقین میں ہوتا ہے جو دو مرتبہ پڑھتا ہے اس کا شمار دفتر شہداء میں ہوتا ہے اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔ رواه الديلمى عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الغماز ۲۸۳ والکشف الالہی ۸۸۸۔

۲۶۰۹۱......میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جب آپ وضو کریں تو داڑھی کا خلال بھی کر لیا کریں۔

ابن ابى شيبه عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸ والضعیفۃ ۱۷۵۵

وضو میں خلال کرنے کا بیان

۲۶۰۹۲...... خلال کرو چونکہ خلال کرنا نظافت ہے اور نظافت ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور نظافت والے کاٹھکانا جنت میں ہے۔
رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۴ والکشف الالٰہی ۳۶۹

۲۶۰۹۳...... بہت اچھے لوگ ہیں وضو میں خلال کرنے والے اور بہت اچھے لوگ ہیں کھانے کے بعد خلال کرنے والے رہی بات وضو میں خلال کرنے کی سو وہ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے، رہی بات کھانے کے بعد خلال کرنے کی سو فرشتے جب کسی نمازی کو اس حال میں دیکھتے ہیں کہ اس کے دانتوں کے درمیان کھانا پھنسا ہوتا ہے تو ان پر یہ کیفیت نہایت گراں گزرتی ہے۔
رواه الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۶

۲۶۰۹۴...... خلال کرنے والے مردوں اور خلال کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۱

۲۶۰۹۵...... میری امت کے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو وضو میں اور کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں۔ رواه القضاعی عن ابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۰

۲۶۰۹۶...... یا تو وضو کرتے وقت انگلیوں کے درمیان دھونے میں مبالغہ کرو یا پھر دوزخ کی آگ ان کا مبالغہ کرے گی۔
رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۰

۲۶۰۹۷...... جو شخص (وضو کرتے وقت) پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کے ساتھ اس کی انگلیوں کا خلال کرے گا۔ رواه الطبرانی عن واثلة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۳۹

۲۶۰۹۸...... اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ رواه احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۰۹۹...... انگلیوں کے درمیان خلال کرو کہیں اللہ تعالیٰ آگ سے انگلیوں کے درمیان خلال نہ کر دے ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواه الدارقطنی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۴۵۔

۲۶۱۰۰...... اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے ان کا خلال کر دیں۔
رواه الدارقطنی عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۶ وضعیف الجامع ۲۸۴۶۔

۲۶۱۰۱...... اپنی داڑھیوں کا خلال کرو، ناخن تراشو چونکہ شیطان گوشت اور ناخنوں کے درمیان چلتا ہے۔
رواه الخطیب فی الجامع وابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۴۷۔

۲۶۱۰۲...... جب تم وضو کرو تو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواه الترمذی والحاکم عن لقیط بن صبرة

۲۶۱۰۳...... جب تم وضو کرو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواه الترمذی والحاکم عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۱۶

اکمال

۲۶۱۰۴..... وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو پانی سے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرتے ہیں اور کھانے کے بعد (دانتوں میں) خلال کرتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابی ایوب

۲۶۱۰۵..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ فنیک دھوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فنیک سے کیا مراد ہے؟ جبرائیل امین نے جواب دیا: فنیک سے مراد ٹھوڑی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن انس

انتضاح وضو کے بعد پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

۲۶۱۰۶..... شروع شروع میں جب میری طرف وحی بھیجی گئی میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے مجھے وضو اور نماز کی تعلیم دی جب جبرائیل امین وضو سے فارغ ہوئے چلو بھر پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر اس کے چھینٹے مارے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن اسامة بن زید عن ابیه زید بن حارثة

۲۶۱۰۷..... جب تم وضو کرو تو شرمگاہ پر چھینٹے مارلو۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

۲۶۱۰۸..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا: اے محمد! جب وضو کرو تو شرمگاہ پر چھینٹے مارلیا کرو۔ رواہ الترمذی عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۶ وضعیف الجامع ۲۶۲۲۔

۲۶۱۰۹..... جبرئیل امین نے مجھے وضو کی تعلیم دی اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد اپنے کپڑوں کے نیچے پیشاب نکلنے والی جگہ پانی کے چھینٹے مارلوں۔

رواہ ابن ماجه عن زيد بن حارثة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۳۱۲۔

فائدہ:......انتضاح کے معنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا ہے دوسرا معنی استنجاء کرنا ہے لیکن وضو کے بعد استنجار کرنے کا کوئی مقصد نہیں، لامحالہ پہلا معنی مراد ہوگا پھر اس میں بھی قدرے تفصیل ہے کہ ازار (شلوار) پر چھنٹے مارنے ہیں یا شرمگاہ پر سو چھینٹے مارنے کا فائدہ دفع وساوس ہے یعنی نماز میں یہ وسوسہ پیدا ہوجاتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ نکلا ہے لہٰذا شرمگاہ سے متصل شلوار کے حصہ پر چھنٹے مارنا مراد ہے تاکہ دفع وساوس کا مقصد حاصل ہوجائے۔

استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

۲۲۱۱۰..... جب ناک میں پانی ڈالو ناک جھاڑلو اور جب پتھر سے استنجا کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ الطبرانی عن سلمة بن قيس

فائدہ:...... دوسری احادیث کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ استنجاء میں طاق پتھروں کا استعمال مستحب ہے نہ کہ واجب۔ چونکہ مقصود انقاء (صفائی ہے)۔

۲۶۱۱۱..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ وضو کرنا چاہے تو اسے ناک میں تین بار پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہئے چونکہ ناک کے بانسے میں شیطان رات گزارتا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هريرة

۲۶۱۱۲......مبالغہ کر کے (پانی ڈال کر) ناک کو دو یا تین مرتبہ جھاڑو۔رواہ حمد بن حنبل و ابوداؤد و ابن ماجه والحاکم عن ابن عباس

۲۶۱۱۳......کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہیں جبکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔رواہ الخطیب عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۶۰ وضعیف الجامع ۵۹۳۸

۲۶۱۱۴......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑلے اور جب پتھر سے استنجاء کرنا چاہے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی هریرة

۲۶۱۱۵......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے ناک میں پانی ڈالے اور جھاڑے جب ناک جھاڑنا چاہے تو طاق عدد میں (پانی ڈال) کر جھاڑے۔رواہ ابونعیم فی المستخرج عن ابی هریرة

۲۶۱۱۶......جب تم وضو کرو ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑلو اور جب پتھر سے استنجا کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجه عن سلمة بن قیس الاشجعی

۲۶۱۱۷......جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈال کر جھاڑلینا چاہیے اور جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابی هریرة ومسلم عن ابی سعید

۲۶۱۱۸......کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔رواہ ابونعیم فی الخطیب عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۶۲۔

فائدہ:......کانوں کا تعلق سر سے ہونے سے یہ حکم مستنبط ہوتا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ بچے ہوئے پانی سے کانوں کا مسح کر لینا کافی ہے، الگ سے کانوں کا مسح کرنے کے لیے مزید پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

اکمال

۲۶۱۱۹......جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اسے یہ کام مبالغہ کے ساتھ دو یا تین مرتبہ کر لینا چاہیے۔

رواہ البیهقی عن ابن عباس

۲۶۱۲۰......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ تین مرتبہ کلی کرے چنانچہ (ایسا کرنے سے) گناہ چہرے سے خارج ہوجاتے ہیں پھر چہرہ دھوئے ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کرے پھر اپنے کانوں میں انگلیاں داخل کرے (یعنی کانوں کا مسح کرے) تین بار اور پھر تین بار دونوں پاؤں پر پانی بہائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۱۲۱......جب تم وضو کرو تو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ روزہ نہ ہو۔

رواہ ابو بشر الدولابی فیما جمع من حدیث النووی عن عاصم

۲۶۱۲۲......کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس وضو کا حصہ نہیں جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ البیهقی والدیلمی عن عائشة

۲۶۱۲۳......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ عبدالرزاق عن ابی هریرة

۲۶۱۲۴......ناک میں دو یا تین مرتبہ پانی ڈالو۔رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۲۵......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اور جب پتھر سے استنجا کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ عبد الرزاق عن ابی هریرة

۲۶۱۲۶ ...... جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈالے اور کلی کرے، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفه وابن ابی شیبة فی مصنفه وسعید بن المصنور فی سننه عن سلمان بن موسیٰ بلاغاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۷۰

۲۶۱۲۷ ...... جو شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے وہ نماز جاری رکھے اور نماز سے واپس نہ ہو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

اسباغ (وضو پورا کرنے) کا بیان

۲۶۱۲۸ ...... جب تم نماز کا ارادہ کرو پورا وضو کرلو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پانی ڈالو۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

۲۶۱۲۹ ...... وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لو الا یہ کہ تم اگر روزہ میں ہو تو مبالغہ ترک کردو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وعبداللّٰہ بن احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن لقیط بن صبرة

۲۶۱۳۰ ...... اس نے پورا وضو کیا ہے یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے اور جو شخص اس طرح وضو کرے (یعنی تین تین بار) پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لاالٰه الااللّٰه واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۸۱۔

۲۶۱۳۱ ...... وضو پورا کرو ویل (خرابی) ہے ایڑیوں کے لیے آتش دوزخ سے۔

رواہ ابن ماجه عن خالد بن الولید ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنة وعمر وبن العاص

۲۶۱۳۲ ...... وضو پورا کرو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۶۱۳۳ ...... مجھے پورا وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ الدارمی عن ابن عباس

۲۶۱۳۴ ...... میری امت قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید اعضاء وضو سے پکارے جائیں گے ان کی یہ سفیدی وضو کے اثر کی وجہ سے ہوگی جو شخص اپنا غرہ طویل تر کرسکتا ہو وہ ضرور کرے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۶۱۳۵ ...... پورا وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری پیشانیاں اور وضو کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) سفید ہوں گے تم میں سے جو شخص غرة طویل کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اپنا غرہ اور تحجیل طویل کرے۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

فائدہ: ...... اطالہ غرہ کا مطلب ہے کہ اعضاء وضو کو مقررہ مقدار سے بڑھ کر وضو کے لیے دھونا یعنی بازوؤں کو کہنیوں سے آگے بڑھ کر دھونا اور پاؤں کو ٹخنوں سے زیادہ دھونا غرہ کا معنی پیشانی کی سفیدی اور تحجیل کا معنی ہاتھ اور پاؤں کی سفیدی، قیامت کے دن یہ سفیدی نور کی ہوگی وضو کے لیے اعضاء کی حدود مقرر کردی گئی ہیں اور ان سے تجاوز کرکے انھیں دھونا اطالۂ غرہ ہے۔ لیکن علمائے حدیث نے بایں معنی اطالۂ غرہ کا انکار کیا ہے چونکہ دین میں تعمق اور تشدد غیر محبوب سمجھا گیا ہے لہٰذا استحباب نہیں رہا بلکہ اطالۂ غرہ سے مراد بلحاظ سنت اچھی طرح پورا وضو کرنا ہے دیکھئے فتح الملهم ج ۲ کتاب الطهارة باب استحباب اطاله الغرہ از مترجم۔

۲۶۱۳۶ ...... مؤمن کا زیور وہاں تک (اعضائے) جسمانی پر) پہنچے گا جہاں تک وضو ہوگا۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

متفرق آداب......ازا کمال

۲۶۱۳۷......اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے ابتدا کی ہے اسی سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

فائدہ:......یعنی وضو میں پہلے وہی اعضاء دھوؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان کیا ہے یعنی پہلے منہ پھر ہاتھ پھر مسح کرنا ہے اور آخر میں پاؤں دھونے ہیں۔

۲۶۱۳۸......جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں کو مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۱۶۳۹......جس شخص نے وضو کیا اور پھر شفاف کپڑے سے اعضاء وضو کو صاف کیا اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے اعضاء وضو کو صاف نہ کیا اس نے افضل کام کیا چونکہ قیامت کے دن سارے اعمال کے ساتھ وضو کا پانی بھی تولا جاتا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۳

۲۶۱۴۰......بیت الخلاء میں وضو مت کرو جس میں تم پیشاب کرتے ہو چونکہ مومن کے وضو کا پانی نیکیوں کے ساتھ تولا جائے گا۔

رواہ الدیلمی وابن النجار عن انس

۲۶۱۴۱......جس شخص نے ایک بار وضو کیا (یعنی اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا) تو یہ وضو کا وظیفہ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ جس نے دو مرتبہ وضو کیا اس کے لیے دو چند ثواب ہے اور جس نے تین بار وضو کیا تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۱۴۲......جس شخص نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گلے میں طوق پڑنے سے محفوظ رہے گا۔

رواہ ابونعیم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۳۰۰۔

۲۶۱۴۳......مومن کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے پینا ستر بیماریوں کے لیے شفا ہے جن کی ادنیٰ بیماری وسوسہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی امامۃ وعبداللّٰہ بن بسر وفیہ محمد بن اسحاق العکاشی کذاب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۹ والتنزیہ ۳۶۵۲۔

۲۶۱۴۴......کانوں کا اندرونی حصہ چہرے میں سے ہے جبکہ ظاہری حصے کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۴۵......اے ابوالہیثم پاؤں کے تلووں کو اچھی طرح سے دھوؤ۔ رواہ الطبرانی عن ابی الھیثم

۲۶۱۴۶......پاؤں کے تلوے اچھی طرح سے دھوؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن محمد بن محمود بلاغاً

۲۶۱۴۷......خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ النسائی وابن جریر عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۴۸......واپس لوٹ جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ عن جابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور دوران وضو ناخن کے برابر پاؤں سے جگہ خشک چھوڑ دی نبی کریم ﷺ نے دیکھ کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارقطنی وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی الاخلاقیات عن انس

۲۶۱۴۹......جو شخص سر کا مسح کرنا بھول جائے اور پھر اسے دوران نماز یاد آئے اگر اس کی داڑھی میں تری موجود ہو تو اسے لے کر سر کا مسح کرے اگر داڑھی میں تری نہ ہو تو وضو بھی دھرائے اور نماز بھی دہرائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۵۰......وضو کرو اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارلو۔ مسلم عن علی

۲۶۱۵۱..... میرا دایاں ہاتھ چہرے کے لیے ہے اور بایاں ہاتھ شرمگاہ کے لیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابراهیم بن محمد بن الحویرث مر سلاً

۲۶۱۵۲..... ایک مد پانی وضو کے لیے کافی ہے اور غسل جنابت کے لیے ایک صاع کافی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن خزیمة والحاکم والبیهقی عن جابر

۲۶۱۵۳..... تمہیں وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۱۵۴..... وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۲۶۸۵۔

فائدہ: ..... مد ایک پیمانہ ہے جو تقریباً دو رطل کے برابر ہوتا ہے اور ایک رطل تقریباً ایک پاؤ کے برابر ہوتا ہے اور صاع بھی ایک پیمانہ ہے جو ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے۔

۲۶۱۵۵..... اے ابو کاہل! پانی کو اپنی پانی جگہ رکھا کرو اور بچے ہوئے پانی کو اپنے گھر والوں کے لیے رہنے دو اور گھر والوں کو پیاسا مت رکھو خادم کو مشقت میں مت ڈالو۔ رواہ ابن عدی والطبرانی عن ابی کاهل

مسواک کا بیان

۲۶۱۵۶..... مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی بکر والشافعی واحمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم والبیهقی فی السنن عی عائشة وابن ماجه عن ابی امامة

۲۶۱۵۷..... مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور آنکھوں کو جلائی بخشتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۰ وضعیف الجامع ۳۳۶۱۔

۲۶۱۵۸..... مسواک منہ کو پاک کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۵۹..... مسواک نصف وضو ہے جبکہ وضو نصف ایمان ہے۔ رواہ رسته فی کتاب الایمان عن حسان بن عطیة مر سلاً

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۳۔

۲۶۱۶۰..... مسواک کرنا واجب ہے جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن عبدالله بن عمرو بن حلحلة ورافع بن خدیج معاً

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۴۔

۲۶۱۶۱..... مسواک کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ رواہ ابونعیم عن عبدالله بن جراد

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۲۔

۲۶۱۶۲..... مسواک کرنے سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی وابن عدی والخطیب فی الجامع عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۲۳۳ وتذکرۃ الموضوعات ۳۰

۲۶۱۶۳..... مسواک کرنا سنت ہے جس وقت چاہو مسواک کرو۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۹ وکشف الخفاء ۱۴۹۶۔

۲۶۱۶۴..... مسواک سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا بخشتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عائشة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۰ وکشف الخفاء ۱۴۹۷

۲۶۱۶۵..... مسواک کرتے رہو صفائی کا اہتمام کرو اور طاق عدد میں مسواک کرو چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط عن سلمان بن صرد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۰ والضعیفۃ ۹۳۹

۲۶۱۶۶..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہیں مسواک مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن واثلة

۲۶۱۶۷..... مجھے مسواک کا اتنا مبالغہ کے ساتھ حکم دیا گیا کہ مجھے اپنے دانتوں پر خوف لاحق ہو گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۲۶۱۶۸..... جب مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کو مسواک کی جگہ پر پھیر لینا چاہیے۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن عمرو بن عوف المزنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۸۴ والضعیفۃ ۲۴۷۱۔

۲۶۱۶۹..... مسواک کرنا، جمعہ کے دن غسل کرنا اور جو خوشبو دستیاب ہوا سے لگانا ہر مسلمان کا حق ہے۔ رواہ البزار عن ثوبان

۲۶۱۷۰..... مسواک کرو مسواک کرو اور میرے پاس دانتوں کی زردی لیے ہوئے مت آؤ، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۱۷۱..... مسواک کیا کرو، کیا وجہ ہے تم لوگ زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو۔ رواہ الحکیم عن تمام بن العباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۹

۲۶۱۷۲..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے ختم ہو جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۱۷۳..... جبرئیل امین نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سھل بن سعد

۲۶۱۷۴..... مسواک کرتے رہو چونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی ہے میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے خدشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دیا جائے۔ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا یقیناً میں مسواک کرتا ہوں حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۸۔

۲۶۱۷۵..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے گرنے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۷۶..... اگر مجھے تمہارے ضعف کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دیتا تھا۔ رواہ اجزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۶۔

۲۶۱۷۷..... جب کوئی شخص رات کے وقت یا دن کے وقت وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دانت صاف کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے ایک فرشتہ اس کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اسی کے منہ میں قرات کرتا ہے اگر دانت صاف نہ کرے تو فرشتہ چکر لگاتا ہے مگر اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔ رواہ محمد بن نصر فی الصلاۃ عن شهاب مرسلاً

۲۶۱۷۸..... جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور مسواک کرے اور پھر اگر رات کے وقت قرات کرے تو ایک فرشتہ اس کے منہ میں اپنا منہ رکھ لیتا ہے اور اس کے منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں ضرور داخل ہوتی ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۷۹..... مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۸۰..... مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ مخفی دعوت ستر اعلانیہ دعوتوں سے افضل ہے پوشیدہ صدقہ

ستر اعلانیہ صدقوں سے افضل ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۱...... مسواک کرکے ایک نماز پڑھنا ستر نمازوں سے افضل ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۲...... تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۱۸۳...... تمہیں مسواک کرنا چاہیے مسواک بہت اچھی چیز ہے منہ کی بدبو ختم کرتا ہے، بلغم کو خارج کرتا ہے، نظر کو تیز کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے معدہ کو درست کرتا ہے، بھلائی کے درجات میں بلندی کا باعث ہے، فرشتوں کی حمد کا باعث ہے، رب کو خوش رکھنے کا ذریعہ ہے اور شیطان کو دور رکھتا ہے۔ رواہ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ درایا عن انس

۲۶۱۸۴...... مسواک کرکے پڑھی ہوئی نماز بغیر مسواک کے پڑھی ہوئی نماز سے ستر گنا زیادہ فضلیت رکھتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عائشۃ

۲۶۱۸۵...... مسواک میں دس خوبیاں ہیں منہ کو پاک کرتا ہے، مسوڑھے مضبوط بناتا ہے، بصارت کو جلا بخشتا ہے بلغم کو خارج کرتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، سنت کے موافق ہے، فرشتوں کو فرحت بخشتا ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے اور معدے کو تندرست بناتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب وابونعیم فی کتاب السواک عن ابن عباس وضعف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۲ والمتناھیۃ ۵۴۸۔

۲۶۱۸۶...... میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے کثرت مسواک سے منہ کے اگلے حصے کے چھیل جانے کا حوف ہونے لگا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۰۔

۲۶۱۸۷...... روزہ دار کی سب سے بہترین خصلت مسواک ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

۲۶۱۸۸...... مسواک کی جگہ انگلیاں کفایت کرجاتی ہیں۔ رواہ الضیاء عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۱۵۔

۲۶۱۸۹...... اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی امت کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن زید بن خالد

۲۶۱۹۰...... اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور ایک تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والضیاء عن زید بن خالد الجھنی

۲۶۱۹۱...... اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ مالک والشافعی والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۶۱۹۲...... اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۹۳...... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کردیتا جیسا کہ وضو ان پر فرض کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن العباس بن عبدالمطلب

۲۶۱۹۴......اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر وضو کے ساتھ مسواک فرض کر دیتا، اور نصف رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۹۵......اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک اور خوشبو کا حکم دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۳۔

۲۶۱۹۶......اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں سحری کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۲۔

۲۶۱۹۷......جب تم مسواک کرو تو دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن عطار مرسلاً

۲۶۱۹۸......میں تمہیں زیادہ سے زیادہ مسواک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس

اکمال

۲۶۱۹۹......اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر وضو کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن زید بن خالد

۲۶۲۰۰......وضو ایمان کا حصہ ہے، مسواک وضو کا حصہ ہے، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا، بندے کی مسواک کر کے پڑھی ہوئی دو رکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ مرسلاً

۲۶۲۰۱......مجھے مسواک کے بعد پڑھی ہوئی دو رکعتیں مسواک سے پہلے پڑھی ہوئی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ ابن حبان عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۶۰۷ والمقاصد الحسنۃ ۶۲۵

۲۶۲۰۲......اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جیسے کہ پاکی ان پر فرض کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن بعض اصحاب النبی ﷺ

۲۶۲۰۳......اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا جیسے کہ وہ وضو کرتے ہیں۔

رواہ ابن جریر عن ام حبیبۃ واحمد بن حنبل عن زینب بنت حجش

۲۶۲۰۴......اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی ھریرۃ

مسواک کی تاکید

۲۶۲۰۵......اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۲۰۶......اگر مجھے سنت کا ڈر نہ ہوتا میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والنسائی والخطیب عن ابن عمر

۲۶۲۰۷......کیا وجہ ہے تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے آتے ہو، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا لوگوں کے لیے دیکھ بھال کرنے والے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جب کہ دیکھ بھال کرنے والا دوزخ میں جائے گا چنانچہ قیامت کے دن اسے سپاہی کے ساتھ لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اپنا کوڑا رکھو اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ سمویہ عن انس

۲۶۲۰۸.....تم لوگ میرے پاس دانتوں کی زردی لیے کیوں آتے ہو؟ مسواک کروا گر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر پاکی کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی عن تمام بن عباس

۲۶۲۰۹.....تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے کیوں آتے ہو؟ مسواک کروا گر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن تمام بن عباس

۲۶۲۱۰.....کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں؟ مسواک کروا گر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح ان پر نماز فرض کی ہے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن جعفر بن تمام بن العباس وابن عامر بن العباس عن ابیہ

۲۶۲۱۱.....کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں، مسواک کرو، اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا ہر نماز کے وقت، جس طرح ان پر وضو فرض کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی وسمویہ والحاکم عن جعفر بن تمام عن ابیہ عن جدہ العباس بن عبدالمطلب واحمد بن حنبل والباوردی عن قثم بن تمام بن قثم عن ابیہ البغوی عن جعفر بن عباس عن ابیہ قال وھو الصواب زعموا

۲۶۲۱۲.....اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن منیع عن ابی امامة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۸

۲۶۲۱۳.....اگر مجھے اپنی امت پر گراں باری کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن ابی سعید

۲۶۲۱۴.....مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک مجھ پر فرض نہ کر دی جائے۔ رواہ الطبرانی عن واثلة

۲۶۲۱۵.....مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ مجھ پر قران نازل ہو جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

فائدہ:.....یعنی قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نازل ہو جائے گا اور یوں مسواک فرض ہو جائے گا۔

(۲۶۲۱۶.....مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے اپنا منہ چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ ابونعیم عن سعید وعامر بن واثلة معا

۲۶۲۱۷.....مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ ثابت سرقطی فی الدلائل وابونعیم عن نافع بن جبیر ین مطعم عن ابیہ وضعف

۲۶۱۸.....مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے مسوڑھے چھیل جائیں گے اور دانت گر جائیں گے۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۲۱۹.....میں نے مسواک کو لازم کو کر لیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیهقی عن عائشة رضی اللہ عنها

۲۶۲۲۰.....مجھے برابر مسواک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی والبیهقی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۶۲۲۱.....جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لیے کھڑا ہوا سے مسواک کر لینا چاہیے چونکہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں قرأت کرتا ہے فرشتہ اپنا منہ نمازی کے منہ پر رکھ دیتا ہے نمازی کے منہ سے جو بھی نکلتا ہے فرشتے کی منہ میں داخل ہوتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان والدیلمی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۶۲۲۲.....تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ ابن عسا کر بن ابن عمر

۲۶۲۲۳.....تمہیں (لزوم کے ساتھ) مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے رب تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے فرشتوں کے لیے خوشی کا باعث ہے نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے بصارت کو جلائی بخشتا ہے منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے اور معدہ کو تندرست بناتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٣٥٤٢۔

٢٦٢٢٤..... مسواک کرنے میں دس خوبیاں ہیں۔ مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، شیطان کو غصہ دلاتا ہے، کراماً کاتبین کی محبت کا باعث ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، کرواہٹ کو دور کرتا ہے، بصارت کو جلاء بخشتا ہے اور سنت کے موافق ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

٢٦٢٢٥..... مسواک میں دس خوبیاں ہیں: مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کے لیے خوشنودی کا باعث ہے شیطان کو ناراض کرتا ہے، کراما کاتبین کی محبت ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، بصارت کو تیز کرتا ہے، نیکیوں کو ستر گنا زیادہ بڑھا دیتا ہے دانتوں کو سفید بناتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

٢٦٢٢٦..... اس لکڑی سے مسواک کرو۔ رواہ ابن سعد بن ابی خیرۃ الصباحی

صباحی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے اراک کی لکڑی عطا فرمائی اور اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

٢٦٢٢٧..... مسواک کی تین لکڑیاں ہیں اراک اگر اراک دستیاب نہ ہو تو عنم یا بطم۔ رواہ ابونعیم فی کتاب المسواک عن ابی زید الغافقی

فائدہ: ...... اراک عنم اور بطم تین درخت ہیں اراک پیلو کا درخت ہے جبکہ عنم اور بطم بھی سرزمین عرب میں پائے جانے والے خوبصورت درخت ہیں۔

٢٦٢٢٨..... بہترین مسواک زیتون کا ہے جو کہ مبارک درخت ہے منہ کو پاک کرتا ہے، منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے وہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا مسواک ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ

آداب متفرقہ

٢٦٢٢٩..... طہارت تین تین مرتبہ ہے جبکہ سر کا مسح ایک بار ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٦٦٢ والمغیر ٩١۔

٢٦٢٣٠..... جب تم وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

٢٦٢٣١..... اسی سے ابتدا کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ عن جابر

٢٦٢٣٢..... کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی امامۃ وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وعن عبداللہ بن زید والدارقطنی عن انس وعن ابی موسیٰ وعن ابن عمر وعن عائشۃ

٢٦٢٣٣..... سر کے (مسح کے) لیے نیا پانی لو۔ رواہ الطبرانی عن جاریۃ بنت ظفر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٢٨٢١ والمشتھر ١٠٠

٢٦٢٣٤..... وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے۔ رواہ الترمذی عن انس

٢٦٢٣٥..... وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ ابن ماجہ عن عقیل بن ابی طالب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ٢٦٨٥۔

٢٦٢٣٦..... جب تم اپنے اماموں کے پیچھے نماز پڑھو اچھی طرح سے طہارت حاصل کرلو چونکہ ناقص طہارت سے قاری پر اس کی قرأت گراں ہوجاتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤٥٧٤ والکشف الالٰہی ٢٩۔

٢٦٢٣٧..... جو لوگ بغیر طہارت کے نماز میں حاضر ہوجاتے ہیں وہ ہمارے اوپر نماز مشتبہ کردیتے ہیں جو شخص نماز میں حاضر ہو وہ اچھی طرح

طہارت کا اہتما کرلے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة عن ابی روح الکلاعی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۰

۲۶۲۳۸......لوگوں کو کیا ہوا! ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کرتے یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن کا التباس ڈال دیتے ہیں۔رواہ النسائی عن اجل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۴۔

۲۶۲۳۹......اس شخص کا وضو نہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا۔رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۶۔

۲۶۲۴۰......طشت پانی سے بھرلو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان والخطیب والدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲ اوالضعیفة ۱۵۵۲۔

مباحات وضو

۲۶۲۴۱......اے عمر میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن عدی عن بریدة

اکمال

۲۶۲۴۲......لوگوں کو کیا ہوا! نماز میں بغیر طہارت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور ہمارے اوپر ہماری نماز مشتبہ کر دیتے ہیں ہمارے ساتھ نماز میں جو شخص حاضر ہو وہ اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام کرے۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والبغوی والباوردی والطبرانی وابونعیم وعبدالرزاق عن رجل من الصحابة سماه مؤمل بن اسماعیل الاغر قال ابوموسیٰ: لانعلم احدا سماه غیره وهو احدا لثقات وقال البغوی عن الاغر: رجل من بنی غفار وعندالنسائی عن الاغر المزنی وهوخطاء

۲۶۲۴۳......لوگوں کو کیا ہوا! جو ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں تمہاری ناقص طہارت ہمیں اشتباہ میں ڈال دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل من الصحابة

۲۶۲۴۴......طشت (پانی کا برتن) نہ اٹھانے پاؤ جب تک بھرنے نہ پائے اہتمام سے وضو کرو اللہ تعالیٰ تمہارے پراگندہ حالات درست فرمائے گا۔

رواہ ابن لال والبیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۵۵۲۔۱۵۵۳۔

۲۶۲۴۵......اللہ تعالیٰ اسے کسی قوم تک پہنچائے گا جس سے انھیں نفع پہنچائے گا۔رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ کا گزر ایک نہر سے ہوا آپ کے پاس پیالا تھا پانی لے کر وضو کیا جو پانی باقی بچ گیا وہ واپس نہر میں بہا دیا اور اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۲۴۶......اے عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وابن خزیمة وابن الجارود وابن حبان عن بریدة

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے بہت ساری نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ نہیں کرتے تھے۔اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔یہ حدیث نمبر ۲۶۲۴۱ پر گزر چکی ہے۔

فصل سوم......ممنوعات وضو کے بیان میں

۲۶۲۴۷......وضو کا ایک شیطان ہے جسے ”ولھان“ کہا جاتا ہے پانی کے وسوسے سے بچو۔رواہ الترمذی وابن ماجه والحاکم عن ابی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۲۵ والجامع المصنف ۲۸۹

فائدہ:......پانی کے وسوسے سے مراد یہ ہے کہ وضو کر لینے کے بعد شک ہونے لگے کہ مسح کیا یا نہیں پاؤں دھویا یا نہیں۔اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۲۶۲۴۸......وضو میں اسراف ہے اور ہر چیز میں اسراف ہے۔رواہ سعید بن المنصور عن یحییٰ بن ابی عمر و الشیبانی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۷

۲۶۲۴۹......جس شخص نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۳۸ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۹۔

۲۶۲۵۰......اسراف مت کرو، اسراف مت کرو۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۶۲۵۱......جس شخص نے پیشاب کرنے کے بعد اسی جگہ وضو کیا اور پھر اسے وسوسوں کی مصیبت پیش آئی وہ ایسی صورت میں صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔رواہ ابن عدی عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۳ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۱

۲۶۲۵۲......ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجه عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۵۳......ایڑیوں کے لیے اور پاؤں کے تلووں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۲۵۴......کونچوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجه عن عائشة وابن ماجه عن جابر

۲۶۲۵۵......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو دائیں ہاتھ سے پاؤں کے تلوے نہ دھوئے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابی ھریرۃ وھو مما بیض له الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲ وضعیف الجامع ۴۴۱۔

۲۶۲۵۶......وضو کرتے وقت اپنی آنکھوں کو پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں سے پانی مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۷۳ والکشف الالٰہی ۴۶۔

۲۶۲۵۷......عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۲۵۸......یہ ہے وضو جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا یا ظلم کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابن عمرو

۲۶۲۵۹......بس وضو یہی ہے جس نے اس میں کمی یا زیادتی کی اس نے برا کیا یا ظلم کیا۔رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو

اکمال

۲۶۲۶۰......دوران وضو زیادہ پانی بہانے میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ اسراف شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔رواہ ابو نعیم عن انس

۲۶۲۶۱......اسراف مت کرو،عرض کیا گیا یارسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ھاں ہر چیز میں اسراف ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر عن الزھری مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفہ ۴۰

۲۶۲۶۲......اے عائشہ! ایسامت کرو چونکہ یہ (پانی جسم کو سفید کردیتا ہے)۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں دھوپ میں پانی گرم ہوگیا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۶۳......اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ میری طہارت میں کوئی اور میری مدد کرے۔رواہ ابن النجار عن ابی بکر

۲۶۲۶۴......مجھے پسند نہیں کہ کوئی شخص میرے وضو میں میری مدد کرے۔رواہ بزار عن عمر

۲۶۲۶۵......اپنے منہ سے ابتدا نہ کرو چونکہ شیطان منہ سے ابتدا کرتا ہے۔رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیہ

حضرت ابو جبیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کیلئے پانی منگوایا اور منہ دھونے سے وضو کی ابتدا کی آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فصل چہارم......نواقض وضو کے بیان میں

۲۶۲۶۶......جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کرلینا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی عن ابن عمرو

۲۶۲۶۷......جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگادے اسے وضو کرلینا چاہئے۔رواہ النسائی عن بسرۃ بنت صفوان

۲۶۲۶۸......جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگادے جبکہ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو گویا اس پر وضو واجب ہو چکا اسے وضو کرلینا چاہئے۔رواہ الشافعی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن والعقیلی عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۶۹......جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آجائے اور اس نے مذی پونچھی نہیں اسے چاہیے کہ عضو مخصوص اور خصیتین دھولے پھر وضو کرے اور نماز پڑھ لے۔رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۰......جب تم میں سے کسی کو نماز میں ہوا خارج ہوجائے وہ واپس لوٹ جائے وضو کرے اور نماز لوٹا دے عورتوں سے پچھلی طرف میں جماع مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ وابن حبان عن قرۃ بن ایاس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۲ وضعیف الجامع ۲۰۷

۲۶۲۷۱......جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے پچھلے حصہ میں کوئی حرکت پائے اور اسے شک ہوجائے آیا کہ حدث لاحق ہوا یا نہیں اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ محقق ہوجائے۔رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۷۲......جب تم میں سے کسی شخص کو مسجد میں موجود ہوتے ہوئے اپنی سرینوں کے درمیان ہوا خارج ہونے کا شک ہوجائے وہ مسجد سے باہر نہ نکلے۔حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح محقق نہ ہوجائے۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۷۳......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ پائے، اسے شک ہوجائے کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں وہ مسجد سے ہرگز نہ نکلے حتیٰ کہ آواز

سن لے یا خروج ریح محقق ہو جائے۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۷۴...... جب تم میں سے کوئی شخص دوران نماز (ربر سے) دھیمی آواز سن لے اسے واپس لوٹ جانا چاہئے اور وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۲۷۵...... جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے شرمگاہ پر چھینٹے مار لینا چاہیے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۶...... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن ماجه عن ام حبیبة وابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹۔

۲۶۲۷۷...... وضو نہیں ٹوٹتا مگر خروج ریح سے یا ریح کی آواز سننے سے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجه عن السائب بن خباب

۲۶۲۷۸...... جب تم میں سے کوئی شخص بحالت وضو کھانا کھائے اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے ہاں! البتہ اگر اونٹ کا دودھ پی لے تو پانی سے کلی کرلے۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۰ والضعیفة ۱۷۰۳

۲۶۲۷۹...... متلی کا آجانا حدث ہے۔ یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن الحسین

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۳۹ واللطیفہ ۳۰۔

۲۶۲۸۰...... مذی سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی سے غسل۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۶۲۸۱...... جو شخص نماز میں ہنس جائے اسے وضو اور نماز لوٹانا چاہیے۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۰ والغماز ۲۹۵۔

۲۶۲۸۲...... جو شخص اپنا عضو مخصوص چھولے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ مالک عن بسرۃ بنت صفوان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۷۰۹۔

۲۶۲۸۳...... وضو ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو بدن سے خارج ہوتی ہیں اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۲۴۸ واسنی المطالب ۱۶۵۹

۲۶۲۸۴...... ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دارقطنی عن تمیم

۲۶۲۸۵...... وضو نہیں ٹوٹتا مگر آواز سے یا خروج ریح سے۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۴۶۸۔

۲۶۲۸۶...... تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آجاتا ہے حالانکہ وہ شخص نماز میں ہوتا ہے شیطان اس کے دبر سے ایک بال پکڑ کر کھینچ لیتا ہے نمازی سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ پالے۔

۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۴ وضعیف الجامع ۱۴۷۹

۲۶۲۸۷...... مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو وہ سنت ہو جاتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه عن عائشة

اونٹ کے گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیز کا حکم

۲۶۲۸۸.....اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن البراء

۲۶۲۸۹.....اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو البتہ بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۶۲۹۰.....بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن اسید بن حضیر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۹ وضعیف الجامع ۶۲۸۹۔

۲۶۲۹۱.....جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سہل بن الخطیب

۲۶۲۹۲.....جس چیز کو آگ پکائے اس سے وضو واجب ہوتا ہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۹۳.....جس چیز کو آگ چھولے (اس کے کھانے سے) وضو واجب ہو جاتا ہے۔رواہ مسلم عن زید بن ثابت

۲۶۲۹۴.....آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو ہے اگرچہ وہ پنیر کے چند ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۹۵.....آگ چھوئی ہوئی چیزوں کے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ عن عائشۃ

اکمال

۲۶۲۹۶.....جب تم میں سے کوئی شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو کر لینا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں کتراتا۔

رواہ عبدالرزاق عن قیس بن طلق

۲۶۲۹۷.....جو شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو لوٹا لینا چاہیے۔روہ عبدالرازق عن علی بن سبابۃ

۲۶۲۹۸.....وضو صرف اس صورت میں واجب ہوتا ہے کہ جب تم ہوا پالو یا (ہوا نکلنے کی) آواز سن لو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عبد بن زید بن عاصم

۲۶۲۹۹.....جس شخص کو نماز میں خیال ہو کہ اسے حدث لاحق ہو گیا (یعنی وضو ٹوٹ گیا) وہ ہرگز نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۳۰۰.....نماز مت توڑو حتیٰ کہ (خروج ہوا کی) آواز نہ سن لو یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن حبان عن عبادۃ بن تمیم عن عمر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ آدمی کو دوران نماز خیال ہوتا ہے کہ اس نے کوئی چیز پائی ہے۔اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ سعید بن المنصور عن

۲۶۳۰۱.....بلاشبہ ہر مرد کو مذی آتی ہے جب منی ہو تو اس پر غسل ہے اور جب مذی ہو تو اس پر وضو ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ عن المقداد بن الاسود

۲۶۳۰۲..... تمہیں مذی سے وضو کافی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والدارمی وابن خزیمة وابویعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن سهل بن حنیف

۲۶۳۰۳..... یہ مذی ہے اور ہر نر کو مذی آتی ہے، تم پانی سے مذی کو دھولو، وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۲۶۳۰۴..... یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے دھولے پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

رواہ عبدالرزاق عن المقداد بن الاسود وعحار بن یاسر

۲۶۳۰۵..... وضو کرو اور اپنا عضو مخصوص دھولو۔ رواہ البخاری عن علی

حضرت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۰۶..... اس میں وضو ہے اور منی میں غسل ہے۔ رواہ ابن ماجه عن علی

۲۶۳۰۷..... اس میں وضو ہے یعنی مذی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن علی عن المقدام

۲۶۳۰۸..... وہ اپنے خصیتین دھولے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن علی عن المقداد

مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مذی آجائے جبکہ اس نے جماع نہ کیا ہو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ النسائی عن عمار بن یاسر

۲۶۳۰۹..... سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ پیشاب سے، بہتے خون سے، منہ بھر قے سے، پہلو کے بل سو جانے سے، نماز میں ہنسنے سے اور خون نکلنے سے۔ رواہ البیهقی فی السنن وضعفه عن ابی هریرة

۳۶۳۱۰..... حدث کی دو قسمیں ہیں: زبان کا حدث اور شرمگاہ کا حدث جبکہ ان دونوں میں برابری نہیں ہے، زبان کا حدث شرمگاہ کے حدث سے زیادہ سخت ہے، جبکہ ان دونوں میں وضو ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۳۹ والمتناھیۃ ۶۰۴

۲۶۳۱۱..... جو چیزیں بدن سے خارج ہوتی ہیں ان سے ہمارے اوپر وضو واجب ہوتا ہے اور ان چیزوں سے ہمارے اوپر وضو واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

شرمگاہ کے چھونے کا حکم.....از اکمال

۲۶۳۱۲..... جی ہاں، لیکن میں نے اپنی شرمگاہ چھوئی تھی اور وضو کرنا بھول گیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر ہ

نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر نماز لوٹائی آپ سے عرض کیا گیا: کہ آپ نے تو نماز پڑھ لی تھی اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۱۳..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ الشافعی والبیهقی فی المعرفة عن جابر

۲۶۳۱۴..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے اس وقت تک نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الحاکم عن بسرة بنت صفوان

۲۶۳۱۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن جابر

۲۶۳۱۶..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ مالك وابن حبان عن بسرة بنت صفوان وعبدالرزاق عن زید بن خالد الجهنی

۲۶۳۱۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھوئے اسے وضو کر لینا چاہیے اور عورت کا حکم بھی اسی جیسا ہے۔

رواہ ابن حبان عن بسرة

۲۶۱۳۸۔۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بسرۃ

۲۶۳۱۹۔۔۔۔ جب تم عورتوں میں سے کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے نماز کے لیے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ عن عائشۃ

۲۶۳۲۰۔۔۔۔ جب عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن بسرۃ

۲۶۳۲۱۔۔۔۔ جو شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق عن ابی ھریرۃ

۲۶۳۲۲۔۔۔۔ جو شخص اپنا ہاتھ عضو مخصوص کو لگائے جب کہ درمیان میں کوئی شے حائل نہ ہو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الشافعی والطحاوی عن جابر

۲۶۳۲۳۔۔۔۔ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھولے اسے بھی وضو کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والدارقطنی عن عمر و بن شعیب عن جدہ

۲۶۳۲۴۔۔۔۔ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو یا خصیتین کو یا کنج ران اور بغلوں کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

۲۶۳۲۵۔۔۔۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی اپنی شرمگاہ کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

۲۶۳۲۶۔۔۔۔ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو دہرانا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۳۲۷۔۔۔۔ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے نماز جیسا وضو کر لینا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۲۲۸۔۔۔۔ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے یا خصیتین کو چھولے یا کنج ران کو چھولے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۶۳۲۹۔۔۔۔ خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی شرمگاہوں کو چھولیں اور پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضو نہیں کرتے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ وابن شاھین عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۔

۲۶۳۳۰۔۔۔۔ وہ تو صرف گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہارے بدن کا حصہ ہے یعنی عضو تناسل۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی والدارقطنی وسعید بن المنصور عن طلق بن علی والطبرانی عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۵۹۸۔

۲۶۳۳۱۔۔۔۔ یہ تو صرف تمہارے بدن میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ ابن حبان عن طلق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص نماز میں خارش کرتا ہے اور اس کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچ جاتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۳۳۲۔۔۔۔ کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا حصہ ہے۔ رواہ بن حبان عن طلق

۲۶۳۳۳۔۔۔۔ کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا ایک لوتھڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی امامۃ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھولیتا ہوں اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ مسئلہ مبحوث عنہا یعنی مس کرنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ علماء امت کا اس میں اختلاف ہے چنانچہ مالک شافعی واحمد رحمہم اللہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وثوری وغیرھم کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر دیکھا جائے تو مس ذکر میں ابتلاء ہے آزمائش شدیدہ ہے اور حرج عظیم ہے جبکہ حرج مدفوع ہے اس لیے وضو کا نہ ٹوٹنا اولی واثبت ہے۔ البتہ اگر شہوت رانی سے مس ذکر ہو تو غالب امکان خروج مذی وغیرہ کا ہوتا ہے اس اعتبار سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اونٹ کا گوشت کھانے کا حکم......ازاکمال

۲۶۳۳۴......اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کی حاجت نہیں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو۔الاوسط للطبرانی عن اسید بن حضیر

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے کا حکم......ازاکمال

۲۶۳۳۵......جس چیز کو آگ متغیر کردے اسے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ النسائی عن ابی ایوب واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی طلحة وابن ماجه عن ابی هریرة والطبرانی عن ام حبیبة وعن زید بن ثابت

۲۶۳۳۶......آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو کرو۔رواہ النسائی عن ابی طلحة وابن حبان عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۸۸۔

۲۶۳۳۷......جن چیزوں کو آگ چھوتی ہے اور ہنڈیاں ابالتی ہیں انھیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی وابن منده وابن عساکر عن ابی سعید الخیر

۲۶۳۳۸......آگ جن چیزوں کا رنگ تبدیل کردیتی ہے انھیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی موسی

۲۶۳۳۹......آدمی حلال کھانا کھانے کے بعد وضو (بھلے) نہ کرے۔رواہ البزار والدارقطنی فی الافراد عن ابی بکر وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الطیفة ۳۱۔

۲۶۳۴۰......میرے دل میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں لیکن وہ میرے پاس وضو کے لیے پانی لایا میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے اگر میں ایسا کرتا تو میرے بعد لوگ بھی ایسا کرنے لگ جاتے۔رواہ احمد بن حنبل عن المغیرة

متعلقات فصل

۲۶۳۴۱......جو شخص بت کو چھوئے اسے وضو کرلینا چاہئے۔رواہ النسائی عن عبداللّٰه بن بریدة عن ابیه

فائدہ:......مراجعت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث نسائی میں ہے الہیثمی کہتے ہیں یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے اور اس حدیث کی سند میں صالح بن حیان قرشی ہے اور وہ ضعیف ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۹۲۲ ومجمع الزوائد ۲۴۴۳۔

معذور کی طہارت کا حکم......ازاکمال

۲۶۳۴۲......جب تم وضو کرو اور وہ تمہارے بدن سے پاؤں کی طرف بہنے لگے تو تمہارے اوپر وضو کرنا واجب نہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بواسیر کی شکایت ہے اور جب میں وضو کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔اس پر حدیث ارشاد فرمائی۔

سونے کا حکم

۲۶۳۴۴..... جو شخص پہلو کے بل سوجاتا ہے اس پر وضو واجب ہوجاتا ہے چونکہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰۸۔

۲۶۳۴۵..... وضو تو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل سوجاتا ہے چنانچہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۵۱ واللطیفہ ۳۲۔

۲۶۳۴۶..... آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جو شخص سوجائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ ابوداؤد عن علی

۲۶۳۴۷..... آنکھ سرین کا بندھن ہے جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عن علی ماجہ

۲۶۳۴۸..... آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے۔ رواہ البیهقی فی سننه عن معاویة

کلام:..... حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۸۵۔

۲۶۳۴۹..... جو شخص سجدے میں سوجائے اس پر وضو نہیں حتیٰ کہ پہلو کے بل سوجائے چنانچہ جب آدمی پہلی کے بل سوجاتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۰۲۔

اکمال

۲۶۳۵۰..... آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں۔ چنانچہ جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہٰذا جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔

رواہ الدارمی والطبرانی عن معاویة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفۃ ۸۶

۲۶۳۵۱..... آنکھ سرینوں کا بندھن ہے جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہٰذا جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔

راہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة والبیهقی فی المعرفة عن معاویة

۲۶۳۵۲..... آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جب آنکھیں سوجاتی ہیں بندھن ڈھیلا ہوجاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن معاویة

۲۶۳۵۳..... وضو تو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل لیٹ جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۳۵۴..... جو شخص بیٹھے بیٹھے سوگیا اس پر وضو نہیں ہے لیکن جب اپنا پہلو زمین پر رکھ دیتا ہے اس پر وضو واجب ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف الدارقطنی ۱۲۰

۲۶۳۵۵..... قئے سے وضو واجب ہوجاتا ہے۔ اگر قے منہ بھر کر آئے اور غالب ہوجائے تو (مبتلا بہ کو) وضو کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابیه معضلاً

خون نکلنے کا بیان

۲۶۳۵۶..... جس شخص کو (نماز میں) قے آجائے یا نکسیر آجائے یا متلی آجائے یا مذی آجائے وہ نماز سے واپس لوٹ آئے وضو کرلے اور پھر اپنی نماز کی بنا کرے جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ ابن ماجه عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۲ وضعیف الجامع ۵۴۲۶

۲۶۳۵۷..... خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یہاں تک کہ خون بہنے نہ لگے۔ رواہ الدارقطنی عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۱۶ وضعیف الجامع ۴۹۰۸

۲۶۳۵۸..... ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن تميم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحافظ ۵۹۸۳ وضعیف الجامع ۹۱۶۳۔

اکمال

۲۶۳۵۹..... حدث لاحق ہو گیا ہے لہٰذا از سر نو وضو کرنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن سلمان

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ناک سے خون بہنے لگا میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۶۰..... بہتی ہوئی نکسیر کی وجہ سے وضو لوٹایا جائے گا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن نعيم بن سالم عن انس قال العقيلي : عند نعيم عن انس نسخة اكثرها منا كير وقال ابن حبان: کا ن يضع عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۲۶ ولضعیفۃ ۱۰۷۱

باب سوم..... بیت الخلاء، استنجا اور ازالہ نجاست کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول..... پیشاب سے بچنے کے بیان میں

۲۶۳۶۱..... عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا پیشاب سے خوب بچنے کی کوشش کرو۔

رواہ عبد بن حميد والبزار والطبرانی والحاکم عن ابن عباس

۲۶۳۶۲..... پیشاب سے بچو چونکہ قبر میں سب سے پہلے بندے سے اسی کا حساب لیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۲ والضعیفۃ ۱۷۸۳

۲۶۳۶۳..... اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم واحمد بن حنبل وابن ماجه عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۵۷۔

۲۶۳۶۴......عام طور پر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۶۳۶۵......پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔رواہ دارقطنی عن انس

۲۶۳۶۶......کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا کیا انجام ہوا؟ چنانچہ بنی اسرائیلی کو جس جگہ پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو ہی کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی فی سنۃ عن عبد الرحمن بن حسنۃ

۲۶۳۶۷......کاش کہ تمہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کے انجام کا علم ہوتا؟ چنانچہ بنی اسرائیل (کے کپڑوں) کو جب پیشاب لگ جاتا وہ قینچیوں سے انھیں کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عبدالرحمن بن حسنۃ

۲۶۳۶۸......بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہئے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی موسیٰ

۲۶۳۶۹......جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہیے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابی موسی

پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا

۲۶۳۷۰......جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرنی چاہیے۔رواہ ابوداؤد عن ابی موسیٰ

فائدہ:......نرم جگہ اس لیے تاکہ پیشاب کے چھینٹے بدن یا کپڑوں پر نہ پڑیں چنانچہ سخت جگہ یا پتھر پر پیشاب کرنے سے چھینٹے اٹھتے ہیں یوں پیشاب سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے۔

۲۶۳۷۱......ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انھیں کسی کبیرہ گناہ پر عذاب نہیں دیا جارہا، ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا جبکہ دوسرا چغلخور تھا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحابہ السنن الاربعۃ عن ابن عباس واحمد بن حنبل عن ابی امامۃ

۲۶۳۷۲......ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انھیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا تاہم ان میں سے ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی بکرۃ

۲۶۳۷۳......جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنے عضو مخصوص کو تین مرتبہ دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد فی مرسیلہ وابن ماجہ عن یزداد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۹ را لضعیفہ ۱۳۱۴۔

۲۶۳۷۴......جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ ہوا کے (مخالف) رخ نہ بیٹھے چونکہ پیشاب کے چھینٹے واپس پڑیں گے اور دائیں ہاتھ سے استنجا بھی نہ کرے۔رواہ ابویعلیٰ وابن قانع عن حضرمی بن عامر وھو مما بیض لہ الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۴ والکشف الالٰہی ۱۸

اکمال

۲۶۳۷۵......پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وھناد عن الحسن مر سلاً

۲۶۳۷۶ ...... سو ان میں سے ایک کو چغلخوری کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا جب تک یہ شاخ ہری رہے گی انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۲۶۳۷۷ ...... پیشاب کی وجہ سے قبور میں یہ امت اکثر مبتلائے عذاب رہے گی۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن جابر فیہ ابراھیم بن یزید بن الخوزی متروک

۲۶۳۷۸ ...... بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے روکا اس کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمر وبن العاص

۲۶۳۷۹ ...... عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے پیشاب سے بچنے کی خوب کوشش کرو۔ رواہ عبد بن حمید والحاکم عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ مرفوعا والبخاری ومسلم عنہ موقوفا

۲۶۳۸۰ ...... ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے انھیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا سو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رہی بات دوسرے کی سو وہ چغلخور تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ لی اور اسے دو حصوں میں توڑ کر ہر قبر پر ایک ایک حصہ شاخ کا گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہوتے پاتی شاید ان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

رواہ ابن واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ والطبرانی عن یعلیٰ بن مرۃ والطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

۲۶۳۸۱ ...... مٹی لو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ڈال دو اور اس جگہ پانی بھی بہادو۔

رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مغفل بن مقرن مرسلا

۲۶۳۸۲ ...... اسے چھوڑ دو، اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہاؤ، سو تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ھریرۃ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے آڑے ہاتھوں لینا چاہا اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۸۳ ...... اسے چھوڑو اس کا پیشاب منقطع نہیں کرو۔ رواہ مسلم والنسائی عن انس

ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی خبر لینے کھڑے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۳۸۴ ...... گھر میں طشت میں پیشاب نہیں رہنے دینا چاہئے چونکہ جس گھر میں پیشاب رکھا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کیا جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن یزید

۲۶۳۸۵ ...... اے عمار! تمہارا بلغم اور تمہاری آنکھوں کے آنسو پانی کی مانند ہیں جو تمہارے مشکیزے میں پڑا ہو تم اپنے کپڑوں کو پیشاب، پاخانہ، منی، خون اور قے لگنے پر دھوؤ۔ رواہ ابویعلی والعقیلی والطبرانی عن عمار

۲۶۳۸۶ ...... منی کپڑے کو لگ جاتی ہے اور وہ تھوک اور رینٹ کی مانند ہے تمہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم منی کو کپڑے یا اذخر (بوٹی) سے صاف کر دو۔ منی تو تھوک اور رینٹ کی مانند ہے کپڑے یا اذخر سے اسے صاف کر لو۔ رواہ الطبرانی والبیھقی عن ابن عباس

رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جس کپڑے کو منی لگ جائے اسے کیسے صاف کیا جائے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

دوسری فرع......متفرق آداب کے بیان میں

۲۶۳۸۷......جب کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے اس کا بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن علی

۲۶۳۸۸......ان بیت الخلاؤں کے اندر جنات وشیاطین موجود رہتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونا چاہے اسے ''بسم اللہ'' پڑھ لینا چاہیے۔رواہ ابن اسنی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۸۵

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

۲۶۳۸۹......ان بیت الخلاؤں میں جنات اور شیاطین رہتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے آئے وہ یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں گندے نرومادہ شیطانوں اور جنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ و ابن حبان والحاکم عن زید بن ارقم

۲۶۳۹۰......جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء سے باہر آئے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

الحمدللہ الذی اذھب عنی مایؤذینی وامسک علی ماینفعنی.

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت پہنچانے والی چیزیں دور کیں اور نفع پہنچانے والی چیزیں مجھ میں روک دیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی عن طاؤس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۱۔

۲۶۳۹۱......تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہئے چونکہ اس سے بواسیر ختم ہوتی ہے۔رواہ ابویعلیٰ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۸۰

۲۶۳۹۲......تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے چونکہ یہ (اچھی صفائی) بواسیر کو ختم کرتی ہے۔رواہ ابن اسنی وابو نعیم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۱ وضعیف الجامع ۳۷۸۷

۲۶۳۹۴......ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرو چونکہ یہ (ٹھنڈا پانی) بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔

رواہ الطبرانیؒ فی الاوسط عن عائشۃ وعبدالرزاق عن المسور بن رفاعۃ القرظی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۳۰۔

۲۶۳۹۵......تین پتھروں سے استنجا کیا جائے اور ان میں گوبر نہیں ہونی چاہیے۔رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۳۹۶......جس شخص نے تین پتھروں سے استنجاء کیا دراں حالیکہ ان میں لید (گوبر) نہ ہو تو یہ پتھر اس کی طہارت کے لیے کافی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن خزیمۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۷

۲۶۳۹۷......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنا چاہے بلاشبہ یہ اس کے لیے سامان

طہارت ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۴۔

۲۶۳۹۸......جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۳۹۹......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے پچھلا حصہ تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن السائب بن خلاد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵۔

۲۶۴۰۰......جو شخص پتھر سے استنجا کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۴۰۱......اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے جب تم پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں کرو۔رواہ ابویعلیٰ عن ابن مسعود

۲۶۴۰۲......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۰۳......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ اپنے ساتھ تین پتھر لیتا جائے تاکہ ان سے پاکی حاصل کرے بلاشبہ تین پتھر اس کے لیے کافی ہیں۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن عائشۃ

۲۶۴۰۴......میرے آگے پردہ کردو اور میری طرف اپنی پیٹھ موڑلو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۸

۲۶۴۰۵......تم میں سے جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہو وہ ہرگز یہ دعا پڑھنے سے عاجز نہ رہے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرحیم.

یااللہ! میں گندگی اور خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۶۴۰۶......دو شخص بیت الخلاء سے ننگے ہو کر نہ نکلیں کہ آپس میں باتیں کرتے ہوں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد وضعیف الجامع ۶۳۳۶۔

۲۶۴۰۷......تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ میں نہ پکڑے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور پانی پینے وقت برتن میں سانس بھی نہ لے۔رواہ مسلم عن ابی قتادہ

۲۶۴۰۸......مینگنی اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

۲۶۴۰۹......رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۶۴۱۰......جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۴

۲۶۴۱۱......غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۴۱۲......آدمی کے کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۶

۲۶۴۱۳......پھلدار درخت کے نیچے آدمی کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور جاری نہر کے کنارے پر بھی پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۷

۲۶۴۱۴......مسجدوں کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن مکحول مرسلاً

۲۶۴۱۵ ...... آدمی کو عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا ہے، ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا ہے اس طرح چادر لپیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ اس سے ہاتھ بھی باہر نہ نکل سکیں ایسے کپڑے میں احتباء کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جس کا کچھ حصہ شرمگاہ پر نہ ہو۔

رواہ النسائی عن جابر

۲۶۴۱۶ ...... لید (گوبر) اور ہڈی سے استنجاء مت کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔ ترمذی عن ابن مسعود

۲۶۴۱۷ ...... ہر وہ ہڈی اور مینگنی تمہارے لیے ہے، جس پر اللہ کا نام لیا جائے اور تمہارے ہاتھوں میں واقع ہو جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔

رواہ مسلم عن ابن مسعود

۲۶۴۱۸ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے کہ پھر اس جگہ وضو کرے چونکہ عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وابن حبان عن عبداللّٰہ بن مغفل

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۱۹ ...... رکے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو کہ پھر اس میں غسل کرو۔ رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۰ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۱ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۲ ...... کوئی شخص بھی رکے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی رکے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرے۔

رواہ ابوداؤد وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۳ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی جمع کیے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۷ وضعیف الجامع ۶۳۲۳

۲۶۴۲۴ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عبداللّٰہ بن سرجس

۲۶۴۲۵ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ رخ پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن عبداللّٰہ بن سرجس

اکمال

۲۶۴۲۶ ...... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ اپنے عضو مخصوص کو تین بار پونچھے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یزداد اور یزداد کو ازداد بن فساۃ فارسی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۶۴۲۷ ...... جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے اپنے آپ کو تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵

۲۵۴۲۸ ...... جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے اسے چاہیے کہ تین پتھروں سے صفائی کرے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن السائب بن خلاد الجھنی وقال البغوی مالہ غیرہ

۲۶۴۲۹ ...... کیا تم میں سے کوئی شخص جب بیت الخلا میں جاتا ہے اپنے ساتھ تین پتھر تیار نہیں رکھتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عروۃ مرسلاً

۲۶۴۳۰ ...... کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تین پتھر جو صاف ستھرے ہوں اور لید (گوبر) بھی نہ ہو نہیں لے لیتا۔

رواہ عبدالرزاق عن عروۃ مرسلاً

۲۶۴۳۱.....تین پتھروں سے پاکی حاصل کی جائے ان میں لید نہیں ہونی چاہئے۔رواہ ابن ابی شیبة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۴۳۲.....استنجاء تین پتھروں سے کیا جائے یا مٹی (ڈھیلا) سے کیا جائے جب پتھر ندارد ہے۔جس چیز سے ایک مرتبہ استنجاء کیا جا چکے اس سے دوبارہ استنجاء نہ کیا جائے۔رواہ البیھقی فی سنن عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۹۱

۲۶۴۳۳.....کیا وہ تین پتھر نہیں پاتا دو پتھر کناروں کے لیے اور ایک پتھر مخرج مخصوص کے لیے۔

رواہ البیقھی فی السنن عن العباس بن سھل بن الساعد عن ابیه عن جده

۲۶۴۳۴.....میرے لیے پتھر تلاش کر لاؤ میں ان سے استنجاء کروں گا میرے پاس ہڈی اور گوبر نہ لاؤ۔رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۳۵.....جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو تین پتھر استعمال کرے۔

روہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة عن جابر

۲۶۴۳۶.....جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے اور جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں سرمہ لگائے۔

رواہ ابن النجار عن قبیصة ابن ھلب عن ابیه

۲۶۴۳۷.....تین پتھروں کے ساتھ استنجاء کرو ان میں کوئی ہڈی نہ ہو

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی فی العلل وابن ماجه والطحاوی وا لبیھقی عن عمارۃ بن خزیمة بن ثابت

کہ نبی کریم ﷺ سے استنجاء کے متعلق سوال کیا گیا اس پر یہ ارشاد فرمایا:

۲۶۴۳۸.....تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے ان میں گوبر نہ ہو۔رواہ عبدالرزاق عن خزیمة بن ثابت

۲۶۴۳۹.....مومن تین پتھروں سے پاکی حاصل کرتا ہے اور پانی سامان طہارت ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۴۴۰.....تمہارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمہارے ہاتھ لگ جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے، لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک میں۔رواہ مسلم عن ابن مسعود

کہ جنات نے رسول کریم ﷺ سے اپنی خوراک کے متعلق سوال کیا تھا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

یہ حدیث ۲۶۴۲۷ پر گزر چکی ہے۔

۲۶۴۴۱.....جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے وہ ہڈی، مینگنی اور گوبر سے استنجاء نہ کرے۔رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

۲۶۴۴۲.....میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جو شخص ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرے گا تو وہ محمد اور محمد پر نازل ہونے والی تعلیمات سے بری الذمہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن رویفع بن ثابت

۲۶۴۴۳.....پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو تین مرتبہ دبانا کافی ہے۔رواہ عبدالرزاق عن ابن جریح معضک

۲۶۴۴۴.....جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو طاق پتھر استعمال کرے چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے آسمان سات ہیں دنوں کی تعداد سات ہے اور طواف و جمار کی تعداد بھی سات ہے۔

رواہ الطبرانی وابن حبان والحاکم وتعقب عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۴۵.....پانی سے استنجاء کرو چونکہ پانی بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔رواہ عبدالرزاق عن المسور بن رفاعة القرظی

۲۶۴۴۶.....جب بیت الخلاء میں داخل ہو یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث. رواہ العمری فی عمل یوم ولیلة عن انس وصحح

۲۶۴۴۷.....ان بیت الخلاؤں میں جنات وشیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث.رواہ ابن ابی شیة عن زید بن ارقم

۲۶۴۴۸......ان بیت الخلاؤں میں شیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اعوذ بالله من الرجس النجس الشيطان الرجيم. رواه الطبرانی عنه

۲۶۴۴۹......ان بیت الخلاؤں میں جنات رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھو۔

اللهم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. رواه عبدالرزاق عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۱

۲۶۴۵۰......مسلمان آدمی جب اپنے کپڑے اتار دیتا ہے تو اس کا "بسم الله الذی لااله الا هو" پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔رواه ابن اسنی عن انس

۲۶۴۵۱......جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں بیٹھے تو اس کا "بسم اللہ" پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔رواه ابن اسنی عن انس

۲۶۴۵۲......نوح علیہ السلام بڑے نبی تھے چنانچہ جب بھی وہ بیت الخلاء سے اٹھے انھوں نے ضرور یہ دعا پڑھی:

الحمدلله الذی اذا قنی لذته وابقی فی منفعته واخرج عنی اذاه

تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے خوراک کی لذت چکھائی اس کی نفع بخش چیز مجھ میں باقی رکھی اور اذیت پہنچانے والی چیز مجھ سے دور کردی۔رواه العقيلی والبيهقی فی شعب الايمان والديلمی عن عائشة

۲۶۴۵۳......جب دو شخص قضائے حاجت کررہے ہوں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے پردہ کریں۔

رواه ابن السكن عن جابر وصححه هو وابن القطان

۲۶۴۵۴......جب دو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوں وہ ایک دوسرے سے پردہ کریں اور پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے باتیں نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کو غصہ آتا ہے۔رواه ابن حبان عن ابی سعيد

دوسری فصل......ممنوعات بیت الخلاء

قضائے حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنے کی ممانعت

۲۶۴۵۵......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے لہٰذا قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ، پھر تین پتھروں سے پاکی حاصل کرے یا تین لکڑیوں سے یا مٹی کے تین ڈھیلوں سے پھر یہ دعا پڑھے:

الحمدلله الذی اخرج عنی مايوذينی وامسک علی ما ينفعنی

رواه عبدالرزاق والدارقطنی والبيهقی فی المعرفة عن طاوس مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۔

۲۶۴۵۶......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواه مسلم عن ابی هريرة

۲۶۴۵۷......میں تمہارے لیے والد کی مانند ہوں تمہیں تعلیم دیتا ہوں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن حبان عن ابی هريرة

۲۶۴۵۸......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق ومغرب کی طرف رخ کرو۔رواه احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی ايوب

فائدہ:...... اہل مدینہ کے لیے مشرق ومغرب کی طرف رخ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ اہل مشرق کے لیے شمالاً جنوباً حکم ہوگا۔

۲۶۴۵۹...... دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے پیشاب و پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن معقل الاسدی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۱۱

۲۶۴۶۰...... مسجد کے سامنے (قبلہ والی طرف) پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابی مجلز مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۵

اکمال

۲۶۴۶۱...... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

رواہ مالک والشافعی والطبرانی والترمذی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۴۶۲...... جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔ رواہ الطبرانی عن سھل بن سعد

۲۶۴۶۳...... جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لیے جائے اپنی شرمگاہ کے ساتھ قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

رواہ مالک والشافعی والطبرانی والبیھقی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۴۶۴...... جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب کے لیے جائے اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور ہرگز قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، لعنت والی جگہوں میں بیٹھ کر پیشاب کرنے سے اجتناب کرو یعنی سایہ دار جگہ پانی اور راستے کا درمیان۔ رواہ حرب بن اسماعیل الکرمانی فی مسائلہ والطبری فی تھذیبہ عن سراقة بن مالک وضعف وقال ابوحاتم: انما یروونہ موقوفاً واسندہ عبدالرزاق بآخرہ

۲۶۴۶۵...... جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف منہ مت کرو اور پیٹھ بھی نہ کرو خواہ تمہیں پیشاب کی حاجت ہو یا پاخانے کی، لیکن مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ایوب وقال الترمذی ھو احسن شیءٍ فی الباب واصح

۲۶۴۶۶...... میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ خواہ تمہیں پاخانہ کی حاجت ہو یا پیشاب کی، تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے۔ رواہ الشافعی والبیھقی فی المعرفة عن ابی ھریرة

۲۶۴۶۷...... تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی وابن حبان والطبرانی عن عبداللہ بن الحارث الزبیدی

۲۶۴۶۸...... تم میں سے کوئی شخص بھی قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔ رواہ الخطیب عن عبداللہ بن الحارث الزبیدی

۲۶۴۶۹...... جب تم استنجا کرو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو، عرض کیا: میں کیسے کروں؟ ارشاد فرمایا: دو پتھر استعمال کرو اور ان کے ساتھ تیسرا بھی ملالو۔ رواہ ابویعلیٰ عن الحضرمی وضعف

۲۶۴۷۰...... پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ لیکن مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ النسائی والطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۴۷۱...... اپنی شرمگاہوں سے قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ۔ رواہ سمویہ والطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۴۷۲...... قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ مت کرو۔ رواہ ابویعلیٰ عن اسامة بن زید

۲۶۴۷۳......جوشخص قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرتا اور نہ ہی پیٹھ کرتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة وحسن

۲۶۴۷۴......جوشخص پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ جاتا ہے پھر اسی اثناء میں اسے یاد آجاتا ہے اور قبلہ کی عظمت کی خاطر دوسری طرف منہ موڑ لیتا ہے وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ اس کی بخشش ہوجاتی ہے۔رواہ الطبری فی تھذیبہ عن الحسن مرسلاً وفیہ کذاب

۲۶۴۷۵......تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے چونکہ وہ اس جگہ غسل کرے گا یا وضو کرے گا عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد و الترمذی والنسائی وابن ماجه وابن حبان والحاکم والعقیلی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:......حدیث کے مراجع میں غسل کا ذکر نہیں۔دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۷۶......تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو پانی جاری نہ ہو پھر اس سے وضو بھی کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرة

۲۶۴۷۷......رکے ہوئے پانی میں کوئی شخص پیشاب نہ کرے جسے وہ پیتا بھی ہے۔رواہ الطحاوی وابن حبان عن ابی ہریرة

۲۶۴۷۸......رکے ہوئے (جمع شدہ) پانی میں پیشاب مت کرو۔رواہ ابونعیم عن ابن عمر

۲۶۴۷۹......جوشخص نہر کے کنارے پاخانہ کرے جس سے پانی پیا جاتا ہے اور وضو کیا جاتا ہے اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔رواہ الخطیب عن ابی ہریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۱۔

سوراخ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۰......سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد والحاکم عن عبداللہ بن سرجس

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۳

۲۶۴۸۱......تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔رواہ ابن ماجه والحاکم عن عبداللہ ابن سرجس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۳۴ وضعیف النسائی

اکمال

۲۶۴۸۲......تم میں سے کوئی شخص بھی سوارخ میں پیشاب نہ کرے، اگر تم سونا چاہو تو چراغ گل کردو چونکہ چوہیا بتی اٹھالیتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے، مشکیزوں کو باندھ دو، برتنوں کو ڈھانپ لو اور رات کے وقت دروازوں کو بند کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ وابن الجارود والحاکم وسعید بن المنصور عن عبدالرحمن بن سرجس

قبر پر پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۳......قبروں پر پیشاب کرنے سے گریز کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔رواہ الدیلمی عن انس

۲۶۴۸۴......جس شخص نے قبر پر بیٹھ کر پیشاب یا پاخانہ کیا گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

رواہ الرویانی عن ابی امامة وضعیف وابن منیع عن ابی ہریرة وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۹٦٦

راستے اور سایہ دار جگہ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲٦۴۸۵......ایسی دو چیزیں جو موجب لعنت ہیں ان سے بچو یعنی لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا اور ان کے سائے میں پیشاب کرنا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی ھریرة

۲٦۴۸٦......جو شخص راستے میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائے اس پر لعنت واجب ہو جاتی ہے۔رواہ الطبرانی عن حذیفه بن اسید

۲٦۴۸۷......ایسی تین جگہوں (میں پیشاب کرنے) سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، آنے جانے کی جگہیں، راستے کا درمیان اور سایہ۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲٦۴۸۸......ایسی تین جگہوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، سایہ دار جگہ جہاں کوئی سایہ لینے بیٹھتا ہو یا راستے میں یا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲٦۴۸۹......جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو دور جاؤ، تیر تیار رکھو، لعنت والی جگہوں سے بچو تم میں سے کوئی شخص بھی درخت کے نیچے کوئی اترتا ہو اور نہ ہی پانی کے پاس پاخانہ کرے جس سے پیا جاتا ہو چونکہ لوگ تمہارے لیے بددعا کریں گے۔رواہ عبدالرزاق عن الشعبی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۔

اکمال

۲٦۴۹۰......لعنت والی دو چیزوں سے بچو، لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنے سے اور لوگوں کے صحفوں میں پیشاب کرنے سے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرة

۲٦۴۹۱......جس شخص نے مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پاخانہ پھیلایا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے فرشتوں کی لعنت ہو اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی ھریرة

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

۲۵۴۹۲......بچی کا پیشاب دھولیا جائے جبکہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن ام الفضل

۲٦۴۹۳......بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں جبکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔رواہ احمد بن حنبل عن ام کرز

۲٦۴۹۴......جب کھانا نہ کھانے والے بچے کا پیشاب ہو اس پر پانی بہا دیا جائے اور جب لڑکی کا پیشاب ہو اسے دھویا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ام سلمة رضی الله عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٦۴۲۔

۲٦۴۹۵......لڑکی کا پیشاب دھولیا جائے جبکہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجه عن ابی السمع وابوداؤد وابن ماجه عن علی

۲٦۴۹٦......لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔رواہ الترمذی والحاکم عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۹۔

اکمال

۲۶۴۹۷......اسے چھوڑ دے چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اسے مار و بھی نہیں۔ رواہ ابن النجار عن عائشۃ

۲۶۴۹۸......لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن انس وابویعلیٰ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۴۹۹......بچی کا پیشاب دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق عن قابوس بن المخارق

۲۶۵۰۰......لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جبکہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ ابویعلی والطبرانی عن زینت بنت جحش

۲۶۵۰۱......بچی کا پیشاب دھویا جائے گا جب کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والطبرانی والحاکم والبیہقی عن ام الفضل لبابۃ بنت الحارث

حدیث ۲۶۴۹۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۰۲......تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں پیشاب لگا ہے وہاں چھینٹے مارلو۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلیٰ والطبرانی وابن خزیمۃ و عبدالرزاق وسعید بن المنصور عن سھل بن حنیف

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم......از اکمال

۲۶۵۰۳......جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدار قطنی وضعفہ عن البراء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۸۹ واللطیفۃ ۲۷

۲۶۵۰۴......گدھے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الخطیب عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۴۵ والاسرار المرفوعۃ ۵۸۲

۲۶۵۰۵......جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ البیہقی وضعفہ عن البراء والدارقطنی والبیہقی وضعفاہ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۸ وذخیرۃ الحفاظ ۴۷۵۸۔

تیسری فصل......ازالہ نجاست کے بیان میں

۲۶۵۰۶......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے سے کوئی نجاست مسل دے تو مٹی اس کے لیے سامان طہارت ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۰۷......جب موزوں سے نجاست مسل دی جائے تو موزے مٹی سے پاک کیے جاسکتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ وعائشۃ

۲۶۵۰۸......جب گھی میں چوہا پڑ جائے، اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرد کا گھی نکال پھینکو (اور باقی استعمال کر سکتے ہو) اور اگر گھی مائع حالت میں ہو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ وعن میمونۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۲۷۔۸۲۸ وضعیف الجامع ۷۲۵۔

۲۶۵۰۹......عذاب قبر پیشاب کے اثر کی وجہ سے بھی ہوتا ہے، لہٰذا جسے پیشاب لگ جائے وہ اسے دھولے، اگر پانی نہ پائے تو پاک مٹی سے

اسے صاف کرلے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۵۔

۲۶۵۱۰..... اگر ایک درھم کے بقدر خون (کپڑوں پر یا جسم پر) لگا ہوتو وہ دھویا جائے اور نماز بھی لوٹائی جائے۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۰۳ واسنی المطالب ۶۷۴۔

۲۶۵۱۱..... ایک درہم کے بقدر خون لگنے پر نماز لوٹائی جائے گی۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۹۳ وذخیرۃ الحفاظ ۲۴۴۶

برتن پاک کرنے کا بیان

۲۶۵۱۲..... جب کتا برتن سے پانی پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔

رواہ ابو داؤد ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۳..... تمہارے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جب اس میں کتا پانی پی جائے اسے سات مرتبہ دھولیا جائے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور بلی بھی اسی کی مانند ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۹۔

۲۶۵۱۴..... جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ وابن ماجہ عن ابن عمر والبزار عن ابن عباس

۲۶۵۱۵..... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن میں جو کچھ ہو وہ گرادے پھر برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۶..... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۷..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھواور ساتویں بار مٹی سے دھو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۸..... جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھواور ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھو۔ رواہ الدارقطنی عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۳ وضعیف الجامع ۳۳۷

۲۶۵۱۹..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھواور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۵۲۰..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۲۱..... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے آخری بار اور پہلی بار مٹی سے دھویا جائے، اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو ایک بار دھویا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۲۲..... مشرکین کی ہنڈیوں میں کھانا مت پکاؤ۔ جب تم ان کے علاوہ اور برتن نہ پاؤ تو انہیں خوب اچھی طرح سے دھولو اور پھر ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۲۳..... تمہارے سینے میں شک نہ کھٹکے اس چیز کے بارے میں جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ھلب

۲۶۵۲۴......جو مٹی کے برتن ہوں ان میں پانی ابالو پھر انھیں دھولو اور جو پیتل کے برتن ہوں تو انھیں دھولو چنانچہ پانی ہر چیز کو پاک کردیتا ہے۔
رواہ مالک عن عبداللہ بن الحارث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۲۳۔

۲۶۵۲۵......راستے کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کرتا رہتا ہے۔رواہ ابن عدی والبیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۷۔

اکمال

۲۶۵۲۶......جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۲۷......جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۲۸......جب تمہیں ان (برتنوں) کی مجبوری پیش آئے انھیں پانی سے دھولو اور ان میں کھانا پکاؤ یعنی مجوسیوں کے برتنوں میں۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۵۲۹......انھیں دھوکر پاک کرلو اور ان میں کھانا پکاؤ۔رواہ الترمذی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

: کہ رسول کریم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۰......اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو ان میں مت کھاؤ اگر تمہیں ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انھیں دھوکر ان میں کھالو۔
رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی ثعلبۃ الخشنی

انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی سرزمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۱......جب تم ان (برتنوں) کے علاوہ کوئی چارہ کار پاؤ تو انھیں چھوڑ دو، اگر ان کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو انھیں پانی سے اچھی طرح دھولو اور پھر ان میں کھانا پکاؤ، کھاؤ اور پیو یعنی اہل کتاب کے برتنوں میں۔
رواہ الشافعی فی السنن حرملۃ وابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیھقی عن ابی ثعلبیۃ الخشنی

۲۶۵۳۲......تمہارے دل میں کوئی چیز شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی قبیصۃ

حدیث ۲۶۵۲۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۳۳......ایسی چیز کو مت چھوڑو جس میں تم نصرانیت کی مشابہت پاؤ۔روہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

متفرقات......از اکمال

۲۶۵۳۴......اس سے چراغ جلاؤ اور اسے کھاؤ نہیں۔رواہ الدارقطنی والبیھقی عن ابی سعید

کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ چوہا گھی یا تیل میں پڑجائے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:......حدیث مذکور بالا سے پتہ چلا کہ اگر کوئی چیز نجس ہوجائے تو اسے کسی دوسرے کام میں استعمال کرلینا چاہیے مثلاً اگر کتا دودھ پی لے تو بقیہ دودھ گرانا نہیں چاہیے بلکہ کسی جانور کو پلا دینا چاہیے۔

۲۶۵۳۵......اگر گھی جما ہوا (ٹھوس) ہو تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی پھینک دو اور باقی کھالو، اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلالو اور

اسے مت کھاؤ۔رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن میمونة

کہ رسول کرمﷺ سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے، اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ عبد الرازاق واحمد بن حنبل عن ابی هريرة مثله وعبدالرزاق عن ابی سعيد

۲۶۵۳۶......اگر گھی ٹھوس حالت میں ہو تو ہتھیلی کے بقدر چوہے کے اردگرد سے گھی اٹھالو اور بقیہ کھالو۔رواہ عبدالرزاق عن عطاء بن يسار مرسلاً

۲۶۵۳۷......اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کے آس پاس سے گھی اٹھالو اور جب تیل میں پڑ جائے تو اس سے چراغ جلالو۔

رواہ عبدالرازاق عن ابن المسيب مرسلاً

۲۶۵۳۸......بلاشبہ مٹی جوتوں کو پاک کر دیتی ہے۔رواہ البغوی وضعفه عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریمﷺ سے پوچھا کہ آدمی جوتوں تلے نجاست مسلتا رہتا ہے پھر انھیں پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۳۹......مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق عن عائشة رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریمﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے جوتوں سے نجاست روند ڈالے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۴۰......اس کے بعد کی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ام سلمة رضی الله عنها

کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا دامن لمبا ہے اور میں نجاست والی جگہ پر چلتی ہوں اس پر آپﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۱......اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس میں کوئی ایسا جانور پڑ جائے جس میں خون نہ ہو اس کا کھانا اور پینا حلال ہے اور اس سے وضو کرنا بھی حلال ہے۔رواہ الدارقطنی وضعفه والخطيب فی المتفق والمفترق عن سلمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۷

۲۶۵۴۲......تم اسے کھرچ لو پھر اسے پانی سے رگڑ لو اور دھو کر اس میں نماز پڑھ لو۔رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہے اور خون کپڑوں کو لگ جاتا ہے وہ کیا کرے۔آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۳......اسے لکڑی کے ساتھ کرچ لو اور پھر پانی اور بیری کے پتوں سے اسے دھولو۔

رواہ عبدالرازاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه ابن حبان عن ام قيس بنت محصن

کہ انھوں نے نبی کریمﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے۔آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

باب چہارم......موجبات غسل اور آداب غسل میں

حمام میں داخل ہونے کے آداب

اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اول......موجبات غسل کے بیان میں

۲۶۵۴۴......جب دو ختنوں کی جگہیں آپس میں مل جاتی ہیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔رواہ ابن ماجه عن عائشة عن ابن عمر

۲۶۵۴۵.....پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی ایوب

فائدہ:.....یعنی غسل خروج منی سے واجب ہوتا ہے جبکہ خروج منی سے مراد شرمگاہوں کا آپس میں مل جانا ہے۔ گویا جب مرد کا عضو عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ خروج منی ہو یا نہ ہو۔ از مترجم

۲۶۵۴۶.....اگر تم مذی کے آنے پر غسل کرنے لگ جاؤ تو یہ صورت تمہارے اوپر حیض سے بھی زیادہ گراں ہو جائے گی۔

رواہ العسکری وسعید بن المنصور فی الصحابة عن حسان بن عبد الرحمن الضبعی مرسلاً

۲۶۵۴۷.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اس نے (جسم پر) تری دیکھی حالانکہ اسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے، اور جب اسے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے اس پر غسل نہیں۔رواہ عبدالرزاق والبیھقی عن عائشة

۲۶۵۴۸.....جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری غائب ہو جائے تو گویا غسل واجب ہو گیا، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۵۴۹.....جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر اسے انزال نہ ہو پھر عورت سے اس کے بدن پر جو تری لگی ہے اسے دھوئے اور وضو کر لے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی بن کعب

۲۶۵۵۰.....جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے پھر جماع کی کوشش کرے مرد پر غسل واجب ہو جاتا ہے گو اسے انزال نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابوداؤد وابن ماجه عن ابی ھریرة

۲۶۵۵۱.....جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ، شرمگاہ کو مس کرلے گویا غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم والدیلمی فی مسندالفردوس عن عائشة

۲۶۵۵۲.....جب عورت خواب دیکھے پھر اسے انزال ہو جائے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔رواہ ابن ماجه عن انس

۲۶۵۵۳.....جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جاتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی عن عائشة والطبرانی عن ابی امامة وعن رافع بن خدیج والشیرازی فی الالقاب عن معاذ

۲۶۵۵۴.....جب عورت خواب میں وہ کچھ پائے جو مرد پاتا ہے تو عورت کو غسل کرنا چاہیے۔رواہ میمونه عن انس

۲۶۵۵۵.....عورت پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔ جس طرح مرد پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔

رواہ ابن ماجه عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۵۶.....تم (عورتوں) میں سے جو کوئی یہ چیز (خواب میں) دیکھے اور پھر اسے انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن انس

۲۶۵۵۷.....فرشتے اس شخص کے پاس نہیں آتے جو جنابت کی حالت میں ہو اور جو خلوق (خوشبو) میں لت پت ہو حتیٰ کہ غسل نہ کر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۵۸.....مومن نجس نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی ھریرة واحمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه عن حذیفة عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۶۵۵۹.....جب تم مذی دیکھو تو عضو مخصوص کو دھو کر وضو کر لو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو اور جب تم منی دیکھو غسل کرو۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان عن لی

اکمال

۲۶۵۶۰.....جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہو تو وہ کپڑا بغل کے نیچے سے نکال کر کاندھے پر ڈال لیا جائے۔ رہی یہ بات کہ حائضہ سے جو چیز حلال ہے وہ یہ کہ مافوق الازار نفع اٹھانا ہے البتہ اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۵۶۱.....جب شرمگاہ شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ وابن عباس معاً

۲۶۵۶۲.....جب عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان مرد بیٹھ جائے پھر کوشش کرنے لگے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۶۳.....جب شرمگاہ شرمگاہ کو چھو لیتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۲۔

۲۶۵۶۴.....جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری چھپ جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۶۵۶۵.....پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ایوب والبغوی عن عبان الانصاری

۲۶۵۶۶.....غسل چار چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے جنابت سے، سینگی لگوانے سے، میت کو غسل دینے سے اور جمعہ کا غسل۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عائشۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۲۳۷ ضعاف الدارقطنی ۸۰

۲۶۵۶۷.....چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے: جنابت سے، جمعہ کے دن، غسل میت سے اور سینگی لگونے سے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ عن ابن الزبیر عن عائشۃ

۲۶۵۶۸.....جب کوئی شخص جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:.....یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور یہ حکم معمول رہا کہ جب عضو تناسل کی سپاری عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے خواہ انزال ہو یا نہیں غسل ہو جاتا ہے۔

۲۶۵۶۹.....عورت پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے جیسا کہ مرد پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے۔ (رواہ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۰.....جب تم میں سے کسی شخص کو خروج منی نہ ہو یا انزال نہ ہو اسے وضو ہی کافی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل عن الصحابۃ لیس فی الاکسال الا الطہور وابن ابی شیبۃ والدیلمی عن ابی وھو صحیح

۲۶۵۷۱.....جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے پھر اس کے عضو مخصوص سے کچھ تری ظاہر ہو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الطبرانی عن الحکم عن عمیر الثمالی

عورت کے غسل کرنے کا بیان.....از اکمال

۲۶۵۷۲.....جب عورت کو انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ النسائی عن انس

کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت کو احتلام ہو جائے، اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ حدیث آپ نے ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۳...... جب تم پانی (منی) دیکھو غسل کرو۔ رواہ النسائی عن خولة بنت الحکیم وابن ماجه عن زینب بنت ام سلمة رضی اللہ عنها والطبرانی فی الاوسط عن سهلة بنت سهل وعن ابی هریرة

۲۶۵۷۴...... جب عورت زردی مائل پانی (منی دیکھے) تو غسل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۵...... اگر عورت کو ایسی صورت پیش آ جائے جیسی مرد کو پیش آ جاتی ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ مسلم عن انس

کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۷۶...... جب عورت کو زردی مائل پانی نکلے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۶۵۷۷...... جب تم تری پاؤ اے بسرہ! غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کہ ایک عورت جسے بسرہ کہا جاتا تھا آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر رہا ہے: آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۸...... جب عورت کو انزال ہو جس طرح مرد کو انزال ہوتا ہے عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگر عورت کو انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ رواہ البیهقی عن انس

۲۶۵۷۹...... عورت پر کچھ نہیں جس طرح کہ مرد کو جب انزال نہ ہو اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۸۰...... جب عورت حیض کی وجہ سے غسل کرے وہ اپنے بال کھول لے اور انھیں خطمی اور اشنان سے دھوئے اور جب غسل جنابت کرے اپنے سر پر پانی بہالے اور بال نچوڑ لے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی والبیهقی وسعید بن المنصور والخطیب فی التلخیص عن انس

۲۶۵۸۱...... حائضہ اور جنبیہ عورت پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔

رواہ سعید بن المنصور عن جابر

۲۶۵۸۲...... حائضہ اور جنبیہ عورت پر کوئی ضرر نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔

رواہ الخطابی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۶۵۸۳...... نہیں بس تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈال لو اور پھر اپنے اوپر پانی بہالو اور پاک ہو جاؤ۔

رواہ مسلم عن ام سلمة رضی اللہ عنها

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے سر کی بہت زیادہ مینڈھیاں ہیں کیا میں غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:...... اس حدیث کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حال پر محمول کیا جائے گا ورنہ دوسری احادیث میں یہ حکم ہے کہ جب عورت کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں۔

۲۶۵۸۴...... بس تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاؤ یوں تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی

آداب غسل

۲۶۵۸۵.....جس شخص نے جنابت کا غسل کرتے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا اور ایسا کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجه عن علی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۔

۲۶۵۸۶.....تم میں سے کوئی شخص بھی حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔رواہ النسائی عن ابی هریرة

۲۶۵۸۷.....رہی بات مرد کی سو وہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سے دھولے حتیٰ کہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے رہی بات عورت کی اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ مینڈھیاں نہ کھولے اسے چاہیے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دے۔رواہ ابو داؤد عن ثوبان

۲۶۵۸۸.....تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دو پھر تم اپنے بقیہ جسم پر پانی بہالو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۶۵۸۹.....رہی بات میری، سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۵۹۰.....رہی بات میری سو میں اپنے چلو سے تین مرتبہ پانی لیتا ہوں اور اپنے سر پر بہالیتا ہوں پھر اپنے بقیہ جسم پر پانی ڈال لیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی والبخاری ومسلم وابن ماجه عن جبیر بن مطعم

۲۶۵۹۱.....اللہ تعالیٰ تمہیں ننگا ہونے سے منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیاء کرو جو تم سے سوائے تین حالتوں کے جدا نہیں ہوتے۔وہ یہ ہیں: قضائے حاجت کے وقت، جنابت کے وقت اور غسل کرتے وقت جب تم میں سے کوئی شخص کھلی فضا میں غسل کرنا چاہے اسے کسی کپڑے سے ستر کر لینا چاہیے یا دیوار یا اونٹ کی اوٹ میں غسل کرنا چاہیے۔رواہ البزار عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲ ۷ او الضعیفة ۲۲۴۳۔

۲۶۵۹۲.....جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر، جب تم اپنے کپڑے اتار دو وہ (ستر) بسم اللہ پڑھنا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۵۹۳.....تم میں سے کوئی شخص بھی بیابان جگہ میں غسل کرے اور نہ ہی ایسی جگہ غسل کرے جو بلند سطح ہو جہاں وہ چھپ نہ سکتا ہو، چونکہ اگر وہ نہیں دیکھ سکتا اسے تو دیکھا جا رہا ہے۔رواہ ابن ماجه عن ابن مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۵ وضعیف الجامع ۶۳۵۶

۲۶۵۹۴.....بھلا کونسا وضو ہے جو غسل سے افضل ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۱۰

۲۶۵۹۵.....ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو۔

رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۶ وضعیف ابن ماجہ ۱۳۲

۲۶۵۹۶.....غسل ایک صاع پانی سے کیا جائے اور وضو ایک مد سے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰۱۔

اکمال

۲۶۵۹۷......رہی بات میری سو میں وضو کرتا ہوں جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ پھر میں تین مرتبہ چلو بھرتا ہوں اور سر پر ڈال لیتا ہوں اور پھر غسل کرتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے بعد میں اپنے بقیہ جسم پر پانی بہاتا ہوں۔ رواہ الطبرانی عن جبیر بن مطعم

جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۵۹۸......اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، رہی بات میری سو میں ایسا ایسا کر کے غسل کرتا ہوں اور وضو کرتا ہوں جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ شرمگاہ دھوتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا ذکر کیا، رہی بات پانی کی سووہ پانی کے بعد ہوتا ہے اور یہ تو مذی ہے۔ ہر نر کو مذی آتی ہے مذی آنے پر میں شرمگاہ دھولیتا ہوں اور وضو کرتا ہوں۔ رہی بات مسجد میں نماز پڑھنے کی اور گھر میں نماز پڑھنے کی سو تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے تاہم مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ اگر فرض نماز ہو تو (وہ ہر حال میں مسجد میں پڑھی جائے گی) حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کی بات رہی سو میں تو اس کے ساتھ کھانا کھالیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابن خزیمة والبیھقی وسعید بن المنصور عن حزام بن حکیم عن عبداللّٰہ بن سعدالا نصاری وروی بعضہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ

۲۶۵۹۹......جس شخص نے غسل جنابت کے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا ایسا کیا جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ وابن جریر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۴ وضعیف الجامع ۵۵۲۴۔

۲۶۶۰۰......ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔

رواہ ابن جریر عن طلحة بن نافع عن ابی ایوب الانصاری مرفوعاً وابن جریر عن ابی الدرداء وعن حذیفة موقوفا علیھما

۲۶۶۰۱......ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو پانی میں اچھی طرح تر کرلو اور جلد صاف کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً وابن جریر عن الحسن عن ابی ھریرة موقوفاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۰۸۔

۲۶۶۰۲......اے عائشۃ! ہر بال پر جنابت ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۶۶۰۳...... بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرو جلد کو اچھی طرح صاف کرو جو لوگ اچھی طرح غسل نہیں کرتے ان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پانی پہنچے اور وہ پتے نہ اگائے اور اس کی جڑیں بھی سیراب نہ ہوں اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح سے غسل کرو چونکہ یہ اس امانت کی وجہ سے ہے جس کا بار تم نے اٹھا رکھا ہے اور ان پوشیدہ رازوں کی وجہ سے ہے جو تمہیں سپرد کئے گئے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۶۶۰۴......بھلا کونسا وضو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

نبی کریم ﷺ سے غسل کے بعد وضو کرنے کا سوال کیا گیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۱۰۔

۲۶۶۰۵......بلاشبہ اللہ تعالیٰ حیادار ہے علیم ہے ستر رکھنے والا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے تو اسے چاہیے کہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۶۶۰۶......اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور حیاء کو پسند فرماتا ہے ستر رکھنے والا ہے اور ستر کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے

چھپ کر غسل کرنا چاہیے۔رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً
۲۶۶۰۷..... اے لوگو! تمہارا رب حیادار اور کریم ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہئے۔
رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن منبه

۲۶۶۰۸..... بغیر ازار کے پانی میں مت داخل ہو چونکہ پانی کی دو آنکھیں ہیں۔رواہ الدیلمی عن جابر
۲۶۶۰۹..... حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب پانی میں داخل ہونا چاہتے اس وقت تک کپڑے نہیں اتارتے تھے جب تک اپنے آپ کو پانی میں چھپا نہ لیتے تھے۔رواہ احمد بن حنبل عن انس
۲۶۶۱۰..... میں تمہیں اپنے رب تعالیٰ سے حیاء کرتے نہیں دیکھ رہا اپنی مزدوری لو (اور چلتے بنو) ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔
رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج
ابن جریج کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا ایک مزدور فضا میں کھلی جگہ غسل کررہا ہے۔اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۶۶۱۱..... مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ ہی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے کوئی آدمی بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے اور ہر دن کنگھی بھی نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن رجل من الصحابة
۲۶۶۱۲..... غسل جنابت کے لیے چھ مد پانی کافی ہے۔رواہ البزار عن ابی هریرة وضعف
۲۶۶۱۳..... جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے چاہیے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھوئے۔رواہ الدیلمی عن ام هانی
۲۶۶۱۴..... فرشتے کافر کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی جنبی کے پاس حتیٰ کہ غسل کرے یا وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے غسل کیا جاتا ہے اور فرشتے اس شخص کے پاس بھی حاضر نہیں ہوتے جو مہندی وغیرہ سے اپنے آپ کو لت پت کرے۔
رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن عمار بن یاسر

فصل دوم.....حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۶۶۱۵..... اس گھر سے ڈرو جسے حمام کہا جاتا ہے جو بھی حمام میں داخل ہو اسے ستر کرلینا چاہیے۔
رواہ الطبرانی والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس
۲۶۶۱۶..... حمام پر تف ہے، وہ پردہ ہے ستر نہیں، پانی ہے جو پاک نہیں، کسی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر رومال کے حمام میں داخل ہو مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی عورتوں کو فتنے میں نہ ڈالیں، مردوں کو عورتوں کا نگران مقرر کیا گیا ہے عورتوں کو تعلیم دو اور انھیں تسبیح کرنے کا حکم دو۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۵۳ والمغیر ۳۲۔
۲۶۶۱۷..... حمام بہت برا گھر ہے اس میں آوازیں بلند کی جاتی ہیں اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔
رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۴۹ وکشف الخفاء ۹۳۳، ۲۸۲۸
۲۶۶۱۸..... حمام بہت برا گھر ہے چنانچہ یہ ایسا گھر ہے جس میں ستر نہیں ہوتا اور ایسا پانی ہے جو پاک نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی عن عائشة
۲۶۶۱۹..... میں اپنی امت کے مردوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہوں۔اور میں اپنی امت کی عورتوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۴۵

۲۶۶۲۰......عجمیوں کی سرزمین تم فتح کرلو گے، تم ان میں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے داخل نہ ہوں، عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے روکو ہاں البتہ کوئی مریضہ ہو یا نفاس والی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۲۰ وضعیف الجامع ۲۴۶۶

۲۶۶۲۱......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو۔ رواہ النسائی عن جابر

۲۶۶۲۲......حمام میں داخل ہونا ہے میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۶۶۲۳......حمام سب سے برا گھر ہے۔ اس میں شور وغل ہوتا ہے اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جو شخص حمام میں داخل ہو بغیر ستر کے داخل نہ ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۶۲۴......جو شخص حمام میں بغیر ازار (شلوار) کے داخل ہوتا ہے وہ جگہ اس پر لعنت کرتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۵

۲۶۶۲۵......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار (شلوار) کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوا پنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا گیا ہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن جابر

۲۶۶۲۶......سوائے اپنی بیوی اور باندی کے بے پردگی کی حفاظت کرو عرض کیا گیا: اگر لوگ ایک دوسرے کے رشتہ دار ہوں (اور وہ کسی جگہ جمع ہوں) فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ بے پردہ کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ضرور کرو، عرض کیا گیا: جب ہم میں سے کوئی تنہائی میں ہو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والحاکم و البیہقی فی السنن عن بھز بن حکم عن ابیہ عن جدہ

۲۶۶۲۷......بے شک اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور ستر رکھنے والا ہے حیاء اور ستر کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن یعلیٰ بن امیہ

۲۶۶۲۸......ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے ہماری بے پردگیاں دیکھی جائیں۔ رواہ الحاکم عن جبار بن صخر

۲۶۶۲۹......مجھے ننگے ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۶۳۰......مجھے ننگا ہو کر چلنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۶۳۱......بغیر ازار کے پانی میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۹۶ اوضعیف الجامع ۶۰۱۰

۲۶۶۳۲......ننگا ہونے سے بچو چونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہونے پاتے سوائے قضائے حاجت اور ہمبستری کے وقت کے۔ لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۹ وضعیف الجامع ۲۱۹۴

۲۶۶۳۳......سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والا جس کے لیے نورہ بنایا گیا وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں چنانچہ جب سلیمان جب حمام میں داخل ہوئے اور اس کی حرارت پائی تو بولے: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ۔

رواہ العقیلی والطبرانی وابن عدی و البیہقی فی السنن عن ابی موسی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۷ اوضعیف الجامع ۲۱۴۶۔

اکمال

۲۶۲۳۴..... جب آخری زمانہ ہوگا اور میری امت کے مردوں پر بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ وہ ننگے لوگوں کے پاس داخل ہوں گے اور ان پر ننگے لوگ داخل ہوں گے، خبردار! اللہ تعالیٰ دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت کی ہے۔ رواه ابن عساكر عن الزهري مرسلاً

۲۶۲۳۵..... عنقریب تم عجمیوں پر فتحمند ہو جاؤ گے تم ایسے گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے بغیر تہبند کے کوئی آدمی ان میں داخل نہ ہو اور کوئی عورت بھی ان میں داخل نہ ہو البتہ مریضہ اور نفاس والی داخل ہوسکتی ہے۔ رواه عبدالرزاق والطبراني عن ابن عمرو

۲۶۲۳۶..... عنقریب تم آفاق ارض کو فتح کروگے ان میں ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے میری امت پر ان میں داخل ہونا حرام ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حمام سستی، لاغری کو دور کرتا ہے اور میل کو ختم کرتا ہے فرمایا: حمام میں داخل ہونا میری امت کے مردوں کے لیے حلال ہے بشرطیکہ تہبند میں ہوں جب کہ میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواه الطبراني عن المقدام

۲۶۲۳۷..... عنقریب بہت سارے حمام وجود میں آئیں گے، ان حماموں میں عورتوں کے لیے کوئی بھلائی نہیں اگر چہ تہبند چادر اور اوڑھنی لے کر ہی کیوں نہ داخل ہوں جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اوڑھنی سر سے نیچے اتار لیتی ہے اس کے اور اس کے رب کے درمیان ستر کھل جاتا ہے۔ رواه الطبراني في الاوسط عن عائشة

۲۶۲۳۸..... عنقریب تم سرزمین شام فتح کرلوگے وہاں تم ایسے گھر پاؤں گے جنہیں حمام کہا جائے گا وہ میری امت کے مردوں پر بغیر ازار کے حرام ہیں میری امت کی عوروں پر بھی حرام ہیں ہاں البتہ جو نفاس والی ہو یا بیمار ہو۔

رواه ابن عدي والخطيب في المتفق وابوالقاسم النجار في كتاب الحمام وابن عساكر عن ابن عمر

كلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۰۳ والمتناھیۃ ۵۶۲۔

۲۶۶۳۹..... تم میں سے جو حمام میں جائے تو پردے کا اہتمام کرے۔ ابن ابی شیبه عن طاؤس مرسلاً

۲۶۶۴۰..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوں وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو۔

رواه الخطيب عن انس وابوداؤد الطيالسي وابن ابي شية عن ابن عمر

۲۶۶۴۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لیے جلدی آئے جو شخص لہو ولعب میں یا تجارت میں مشغول ہو کر جمعہ سے بے نیاز ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔

رواه الطبراني في الاوسط عن ابي سعيد

۲۶۶۴۲..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا جاتا ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو عوت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو۔ رواه احمد بن حنبل وابويعلي والبيهقي عن عمر

۲۶۶۴۳..... شام میں ایک گھر ہے جس میں بغیر تہبند کے داخل ہونا مومنین کے لیے حلال ہے اور مومن عورتوں کے لیے اس میں داخل ہونا کسی طرح حلال نہیں۔ رواه الديلمي عن عائشة

كلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۵۶۴۔

۲۶۶۴۴..... بہت اچھا گھر ہے وہ حمام جس میں مسلمان شخص داخل ہو چونکہ جب وہ اس میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے گا اور

اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے پناہ مانگے گا بہت برا گھر ہے وہ گھر جو دلہن والا ہو چونکہ وہ اس میں داخل ہوگا اسے دنیا کی ترغیب دی جائے گی اور آخرت بھلا دی جائے گی۔رواه الحكيم وابن اسنى فى عمل يوم وليلة وابن عساكر عن ابى هريرة

۲۶۶۴۵...... حمام بہت برا گھر ہے جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ستر کھول دیئے جاتے ہیں عرض کیا گیا: حمام سے مریض کا علاج ہوتا ہے اور میل دور ہوتی ہے؟ فرمایا: جو بھی حمام میں داخل ہو وہ ستر کا اہتمام کر کے داخل ہو۔رواه الطبرانى عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۲۴۹۔۲۴۸ وضعیف الجامع ۳۳۸۹۔

۲۶۶۴۶...... عورت حمام میں رومال کے ساتھ یا بغیر رومال کے کسی طرح بھی داخل نہ ہو۔رواه الديلمى عن ابى هريرة

۲۶۶۴۷...... سب سے پہلے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے لیے حمام بنائے گئے۔رواه البخارى فى تاريخه والعقيلى عن ابى موسى

باب پنجم...... پانی، تیمّم، موزوں پر مسح کرنا

حیض، استحاضہ، نفاس اور دباغت کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں:

فصل اول...... پانی کے بیان میں

۲۶۶۴۸...... پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواه الطبرانى فى الاوسط عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۶۸۔

۲۶۶۴۹...... پانی پاک ہے البتہ اگر پانی کی بو اور ذائقے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔رواه الدارقطنى عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۹۔

۲۶۶۵۰...... سمندر کا پانی پاک ہے۔رواه الحاكم عن ابن عباس

۲۶۶۵۱...... یقیناً پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواه احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة والدارقطنى والبيهقى فى السنن عن ابى سعيد

۲۶۶۵۲...... یقیناً پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی البتہ جس پانی کی بو اور ذائقے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔رواه ابن ماجه عن ابى امامة

۲۶۶۵۳...... بلاشبہ پانی جنابت والا نہیں ہوتا۔رواه ابوداؤد والترمذى وابن ماجه وابن حبان والحاكم والبيهقى فى السنن عن ابن عباس

۲۶۶۵۴...... پانی پر جنابت نہیں ہے۔رواه الطبرانى عن ميمومة

۲۶۶۵۵...... پانی پر جنابت نہیں، زمین پر جنابت نہیں کپڑے پر جنابت نہیں۔رواه الدارقطنى عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۸۱ وضعیف الجامع ۴۸۹۳۔

۲۶۶۵۶...... سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔رواه ابن ماجه عن ابى هريرة

۲۶۶۵۷...... جس شخص کو سمندر بھی پاک نہ کرے اسے اللہ پاک نہ کرے۔رواه الدارقطنى والبيهقى فى السنن عن ابى هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۴۳۔

۲۶۶۵۸...... جب پانی دو مٹکوں تک پہنچ جائے وہ گندگی کا حامل نہیں ہوتا۔

رواه احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة وابن حبان والحاكم والدارقطنى والبيهقى فى السنن عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۲۶ والتنکیت والافادۃ ۶۵

۲۶۶۵۹.....جب پانی دومٹکوں تک پہنچ جائے پھراسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۶۶۶۰.....جب پانی دومٹکوں تک یااس سے زیادہ ہوتواسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ الدارقطنی عن ابی ھریرۃ

۲۶۶۶۱.....جب پانی چالیس مٹکوں تک پہنچ جائے پھراس میں گندگی کی گنجائش نہیں رہتی۔رواہ بن عدی و العقیلی والدارقطنی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۳ واللآلی ۴۲

۲۶۶۶۲.....جب پانی دومٹکے ہوپھروہ نجس نہیں ہوتا۔رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن عمر

۲۶۶۶۳.....سمندر کے پانی سے غسل کرواوراس سے وضوبھی کروچونکہ اس کاپانی پاک ہےاوراس کامردہ حلال ہے۔

رواہ البخاری فی التاریخ والحاکم والبیھقی فی المعرفۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶ ۹۷

۲۶۶۶۴.....پانی کوکوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ ابن ماجہ عن جابر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عباس

۲۶۶۶۵.....پانی پرجنابت نہیں ہوتی اورنہ ہی کوئی چیزاسے نجس کرتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن میمونۃ

۲۶۶۶۶.....پانی پاک ہےاسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید والنسائی وابن حبان والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۶۷.....سمندرکاپانی پاک ہےاوراس کامردہ حلال ہے۔رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن جابر وابن ماجہ عن ابن الفراسی

اکمال

۲۶۶۶۸.....جب پانی دویاتین مٹکے ہواسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواہ الشافعی فی القدیم واحمد بن حنبل والحاکم والبیھقی فی المعرفۃ عن ابن عمر

۲۶۶۶۹.....جب پانی دومٹکے ہووہ نجس نہیں ہوتااوراس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔رواہ عبدالرزاق وابن جریر بلاغاً

۲۶۶۷۰.....پانی نجس نہیں ہوتاالبتہ وہ پانی جس کی بواورذائقہ بدل جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ وعبدالرزاق عن عامر بن سعد مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳ وذخیرۃ الحفاظ ۶۳۹۴۔

۲۶۶۷۱.....پانی پیواورپلاؤچونکہ پانی حلال ہے حرام نہیں۔رواہ مسدد عن شیخ بلاغاً

۲۶۶۷۲.....سمندرکاپانی پاک ہےاوراس کامردہ حلال ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن انس وعن سلمان بن موسیٰ مرسلا وعن یحییٰ بن کثیر بلاغاً

فائدہ:......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوشبہ ہواتھا کہ بڑی بڑی مچھلیاں سمندرمیں مرتی ہیں انکے گوشت اوراوجڑی پانی میں شامل ہوجاتے ہیں لہٰذا ہوسکتاہے پانی پاک نہ ہویہ شبہ دورکرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ سمندرکاپانی پاک ہےاوراسے مزید پختہ کرنے کے لیے فرمایا سمندرکامردہ حلال ہے یعنی سمندرمیں مری ہوئی مچھلی حلال ہے لیکن اس میں عموم نہیں چونکہ ''طافی''،یعنی وہ مچھلی جوطبعی موت مرجائے اورپھرپانی میں الٹی تیرنے لگے وہ حلال نہیں فتامل ازمترجم۔

۲۶۶۷۳.....کھجوریں پاکیزہ ہیں اورپانی پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وضعفہ وابن ماجہ و البیھقی فی السنن عن ابی مسعود

کہ نبی کریم ﷺ نے جنات والی رات پوچھا: تمہارے برتن میں کیا ہے؟ عرض کیا: نبیذ ہے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۷۴......جو شخص مطلق پانی نہ پائے نبیذ اس کے لیے وضو کا پانی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس وقال وهم والمحفوظ وقفه على عكرمة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۱۵

۲۶۶۷۵......طہارت اور اللہ کی برکت کی طرف آؤ۔ رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۶۶۷۶......اس وضو کی طرف آؤ جو آسمان سے برکت والا نازل ہوا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عنه

فرع جانور کے جھوٹے کے بیان میں

۲۶۶۷۷......بلی نجس نہیں ہے چونکہ بلی ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعه وابن حبان والحاکم عن ابی قتادة وابوداؤد و البیهقی عن عائشة

۲۶۶۷۸......بلی درندہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۸۵ واللطیفہ ۳۳۔

۲۶۶۷۹......بلی گھر میں پائے جانے والوں میں سے ایک فرد ہے اور وہ ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی قتادة

۲۶۶۸۰......بلی نے اپنے پیٹ میں جو بھرلیا وہ اس کا حصہ ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارا حصہ ہے اور پاک ہے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸۹۔

۲۶۶۸۱......بلی نے جو اپنے پیٹ میں بھرلیا وہ اس کا حصہ ہے جو باقی بچ گیا وہ ہمارے پینے کا سامان ہے اور پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج بلاغاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸۸۔

اکمال

۲۶۶۸۲......اے حوض کے مالک! اس حوض کے بارے میں خبر مت دو یہ محض تکلف ہوگا درندوں نے جو لے لیا وہ ان کا حصہ تھا اور جو باقی رہا وہ ہمارے پینے کی چیز ہے اور پاک ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۶۶۸۳......بلی نجس نہیں ہے چونکہ یہ گھر کا سامان ہے۔ رواہ النسائی عن ابی هريرة

۲۶۶۸۴......بلی چکر لگانے والی چیزوں میں سے ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن ابی قتادة

۲۶۶۸۵......بلی درندہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن إبی هريرة وفيه عيسىٰ بن المسيب ضعيف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۵۳۴۔

۲۶۶۸۶......اے انس! بلی گھر کا سامان ہے وہ کسی چیز کو گندی نہیں کرتی اگرچہ اس میں منہ مار جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۶۸۷......بلی کی وجہ سے برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جس طرح کتے کی وجہ سے دھویا جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۳۳۔

فصل دوم......تیمّم کے بیان میں

۲۶۶۸۸......تیمّم کی دوضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عمر
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۳ وذخیرۃ الحفاظ ۱۵۰۹
فائدہ:......یعنی پاکیزہ مٹی پر دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر ضرب لگائی جائے اور پورے چہرے پر مسح کرلیا جائے دوسری ضرب مار کر کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرلیا جائے۔
۲۶۶۸۹......پاک مٹی پاک کرنے والی ہے جب تک تم پانی نہ پاؤ اگرچہ اس میں دس سال ہی کیوں نہ گزر جائیں جب تم پانی پاؤ اسے اپنی جلد پر مل لو یعنی وضو کرلو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن ابی ذر
۲۶۶۹۰......مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اپنی جلد پر پانی پھیر لینا چاہیے یہی اس کے لیے بہتر ہے۔رواہ البزار عن ابی ہریرۃ
۲۶۶۹۱......تمہیں مٹی سے تیمّم کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہیں کافی ہے۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عمران بن حصین
۲۶۶۹۲......تیمّم:ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لیے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ و احمد بن حنبل عن عمار بن یاسر
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۱۸۔
۲۶۶۹۳......پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے اپنا بدن دھولے چونکہ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر
۲۶۶۹۴......تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگاؤ اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔
رواہ ابوداؤد عن عمار
۲۶۶۹۵......جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی شخص کو زخم لگ جائے یا پھوڑا نکل آئے پھر اسے جنابت لاحق ہو جائے اسے خوف ہو اکہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا اسے تیمّم کرلینا چاہیے۔رواہ الحاکم والبیہقی عن ابن عباس
۲۶۶۹۶......لوگوں نے اسے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ انھیں قتل کرے کیا عاجز کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں ہیں۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس
۲۶۶۹۷......لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انھیں قتل کرے جب انھیں علم نہیں تھا انھوں نے سوال کیوں نہیں کیا یقیناً عاجز کی بیماری کی شفاء سوال کرنے میں ہے جبکہ اسے تیمّم کرنا کافی تھا یا اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کرلیتا اور بقیہ بدن دھولیتا۔رواہ ابوداؤد عن جابر
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷۴۔

اکمال

۲۶۶۹۸......تمہیں مٹی سے تیمّم کرلینا چاہیے۔رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ
ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں چار یا پانچ ماہ سے ریتیلے علاقہ میں رہ رہا ہوں (جہاں پانی بہت کم یاب ہے)
جبکہ ہمارے درمیان نفاس والی عورت حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں آپ ہمیں ایسی حالت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۶۶۹۹......تمہیں مٹی سے تیمّم کرلینا چاہیے بلاشبہ وہ تمہیں کافی ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم والترمذی عن عمران بن حصین

کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے جبکہ پانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۰..... انصاری نے درستی کا مظاہرہ کیا (رواہ عبدالرزاق عن مجاہد مجاہد کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور ایک انصاری کو مسلمانوں کا پہرہ دینے کے لیے روانہ کیا چنانچہ دونوں حضرات کو جنابت لاحق ہوگئی، بوقت سحر کی شدید سردی کی وجہ سے انھیں غسل کرنے کی جسارت نہ ہوئی تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لیے جبکہ انصاری نے تیمم کر لیا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۱..... اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے رہو اگرچہ تم دس سال تک پانی پر قدرت حاصل نہ ہو۔ رواہ الرافعی عن ابی ذر

۲۶۷۰۲..... پاک مٹی مسلمان کے لیے سامان وضو ہے اگرچہ دس سال تک تیمم کرتا رہے۔ جب پانی پائے اپنا بدن دھولے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ذر

۲۶۷۰۳..... پاک مٹی سامان طہارت ہے جب تک پانی نہ پایا جائے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب تم پانی پاؤ اپنا بدن دھولو۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابی الدرداء

فصل سوم..... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۷۰۴..... موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن بلال

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں موزوں میں ڈالے دراں حالیکہ دونوں پاؤں پاک ہوں اگر وہ مسافر ہو تو تین روز تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن مسح کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبه عن ابی هریرة

۲۶۷۰۶..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہنے انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھے پھر ان پر مسح کرے پھر اگر چاہے تو نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی وجہ سے اتاردے۔ رواہ ابن ابی شیبة عن ابی هریرة

۲۶۷۰۷..... موزوں پر تین دن تک مسح کرو۔ رواہ الطبرانی عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۰۸..... مسافر موزوں پر تین دن تین رات مسح کرے جبکہ مقیم ایک دن ایک رات مسح کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن علی واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة وابن حبان عن خزیمة بن ثابت، احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخه عن عوف بن مالک والطبرانی عن اسامة بن شریک والبراء بن عازب وجریر البجلی وصفوان بن عسال والمغیرة بن شعبة ویعلیٰ بن مرة وابی بکرة الطبرانی فی الا وسط عن انس وابن عمر، والبخاری فی تاریخه عن عمر والدارقطنی فی الا فراد عن بلال: البزار عن ابی هریرة وابونعیم فی المعرفة عن مالک بن سعد وابی مریم الباوردی عن خالد بن عرفظة ابن عسا کر عن یسار ابو بکر النیسا بوری عن عمر وبن امیة الضمری

اکمال

۲۶۷۰۹..... موزوں اور موقین پر مسح کرو۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن بلال

فائدہ: ..... موقہ بھی چمڑے بنے ہوتے ہیں جو موزوں کی حفاظت کے لیے موزوں پر پہنے جاتے ہیں۔

۲۶۷۱۰..... موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ روا ہ عبدالرزاق احمد بن حنبل والطبرانی عن بلال

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۴۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۱۱......اوڑھنی پر اور موقین پر مسح کرو۔رواہ سعید بن المنصور عن بلال

۲۶۷۱۲......عنقریب تم کثرت سے موزے استعمال کروگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں ان پر مسح کرنا چاہئے۔رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۲۶۷۱۳......سنت یوں نہیں ہے ہمیں تو موزوں پر یوں مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے موزے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۱۴......مسافر کے لیے مسح کی حد تین دن ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔رواہ ابن ابی شیبة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۱۵......موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلة عن علی الخطیب عن خزیمة بن ثابت الطبرانی عن ابن عباس الطبرانی عن ابن عمر ابونعیم عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۱۶......مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات نیند، پیشاب اور پاخانے کی وجہ سے انھیں نہ اتارو البتہ جنابت کی وجہ سے اتاردو۔رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۶۷۱۷......مسافر تین دن تک موزوں پر مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات۔رواہ البیهقی فی المعرفة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۷۱۸......مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے موزوں پر مسح کرے جب دونوں پاؤں پاک حالت میں موزوں میں داخل کرے۔رواہ الطبرانی عن خزیمة بن ثابت

فصل چہارم......حیض، استحاضہ اور نفاس کے بیان

حیض

۲۶۷۱۹......حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۴۱ وضعاف الدارقطنی ۱۵۰

۲۶۷۲۰......جنبی اور حائضہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۱ والکشف الالٰہی ۱۱۴۵۔

۲۶۷۲۱......روئی (وغیرہ) میں خوشبو لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشة

فائدہ:......حائضہ عورت کے لیے ارشاد ہے کہ روئی وغیرہ میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھ لے تاکہ حیض کی بدبو جاتی رہے۔حیض سے غسل کرنے کے بعد خوشبو رکھے تاکہ اس کا مفاد حاصل ہو۔

۲۶۷۲۲...... مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ماں حواء کو پیغام بھیجا جب انھیں حیض کا خون آیا، انھوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے خون آیا ہے میں اسے نہیں پہچانتی، رب تعالیٰ نے جواب دیا: میں ضرور تمہارا اور تمہاری اولاد کا خون جاری کروں گا اور اسے تمہارے لیے کفارہ اور باعث طہارت بناؤں گا۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر

۲۶۷۲۳......جب تم عورتوں میں سے کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے وہ اسے کھرچ لے پھر اسے پانی سے رگڑ کر دھولے اور ان میں نماز پڑھ لے۔رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء بنت ابی بکر

۲۶۷۲۴......تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔رواہ مسلم واصحاب السنن الثلاثة عن عائشة ومسلم والنسائی عن ابی هريرة

اکمال

۲۶۷۲۵......لڑکی کا حیض نہیں اور اس ثیب خاتون کا حیض بھی نہیں جو حیض ہونے سے مایوس ہو چکی ہو تین دن سے کم اور دس دنوں سے زیادہ۔
رواہ الدارقطنی عن ابی امامة
۲۶۷۲۶......عورتوں کو (ایام حیض میں) گھروں میں جمع رکھوان کے ساتھ بجز ہمبستری کے سب کچھ کر سکتے ہو۔رواہ ابوداؤد عن انس
۲۶۷۲۷......حائضہ عورت کے مختلف مواقع ہیں، حیض کے خون کی ایسی بدبو ہوتی ہے جو کسی اور چیز کی نہیں ہوتی جب حیض کی مدت ختم ہو جائے اس وقت تم غسل کرلو اور حیض کا خون دھولو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

استحاضہ کا بیان

۲۶۷۲۸......مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرتی رہے گی۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر
۲۶۷۲۹......جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ رنگ کا خون ہوتا ہے جب ایسا خون آنے لگے تم نماز چھوڑ دو جب وہ اختتام پذیر ہو وضو کرلو اور نماز پڑھو چونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم عن فاطمة بنت ابی حبیش والنسائی عن عائشة
فائدہ:......یعنی اختتام حیض پر غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔
۲۶۷۳۰......یہ حیض نہیں ہے۔لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب مدت حیض ختم ہو جائے غسل کرلو اور نماز پڑھو، اور جب ایام حیض آجائیں نماز چھوڑ دو۔رواہ النسائی والحاکم عن عائشة
۲۶۷۳۱......ذرا دیکھ لو یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب تمہارے ایام حیض آجائیں نماز نہ پڑھو جب ایام حیض گزر جائیں پاکی حاصل کرلو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان نماز پڑھتی رہو۔رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیش
۲۶۷۳۲......اسے ہر مہینہ میں حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے پھر اسے ہر نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔
رواہ الحاکم عن فاطمة بنت ابی جیش
۲۶۷۳۳......مستحاضہ اپنے حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دیگی پھر غسل کرے اور نماز پڑھ لے اور ہر نماز کے وقت وضو کرلے۔
رواہ اصحاب السنن الاربعة عن دینار
۲۶۷۳۴......میں تم سے کرسف (وہ کپڑا یا روئی جسے عورت ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھتی ہے) بلاشبہ وہ خون کو ختم کر دیتا ہے۔
رواہ ابوداؤد واصحاب السنن الاربعة عن حمنة بنت جحش
۲۶۷۳۵......تم عورتوں میں سے کوئی عورت (جو مستحاضہ ہو) اپنا پانی رکھے اور بیری کے پتے لے پھر اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی بہائے اسے شدت کے ساتھ رگڑے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر روئی وغیرہ کے ٹکڑے میں خوشبو لگائے اور (اندام نہانی میں رکھ کر) پاکی حاصل کرے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن عائشة رضی اللہ عنها
۲۶۷۳۶......اسے چاہیے کہ مہینوں کی جن راتوں اور دنوں میں اسے حیض آتا تھا ان کی تعداد دیکھ لے اس مشقت میں پڑنے سے قبل جو اسے پڑی ہے۔لہٰذا اس کے (حیض کے دنوں کے) بقدر نماز ترک کردے ہر مہینہ میں اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہالے اور کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لے۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنها
۲۶۷۳۷......پھر تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے تم جس ایک کو بھی اختیار کرلوگی دوسری سے بے نیاز ہو جاؤ گی اگر تمہارے اندر دونوں کی طاقت ہو تو تم بہتر جانتی ہو چنانچہ آپ ﷺ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات مارنا ہے لہٰذا

تم چھ یا سات دن حیض کے قرار دو پھر غسل کرلو اور جب تم دیکھو کہ پاک ہو چکی ہو (یعنی مخصوص ایام حیض گزر چکے) پھر تم تیئس (۲۳) یا چوبیس (۲۴) دن رات نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھتی رہو۔ یہ تمہیں کافی ہے۔ پھر ہر مہینہ میں اسی طرح کرو جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کی نماز مؤخر کرلو اور عصر کی نماز جلدی کرلو اور غسل کر کے ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو مغرب کی نماز مؤخر کرلو اور عشاء کی نماز جلدی کرلو پھر غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اور فجر کی نماز غسل کر کے پڑھ لو اور روزہ بھی رکھو اگر اس پر تمہیں قدرت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن حمنة بنت جحش

اکمال

۲۶۷۳۸...... یہ تو ایک رگ کا خون ہے غور کرلیا کرو جب تمہارے حیض کی مدت آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض کی مدت گزر جائے پاکی حاصل کرلو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیش

کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون کی شکایت کی اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۳۹...... یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض آجائیں نماز پڑھنا چھوڑ دو جب ایام حیض گزر جائیں اپنے بدن سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

رواہ الترمذی عن فاطمة

۲۶۷۴۰...... یہ تو ایک رگ کا خون ہے یہ عورت اپنے حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک غسل سے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھے پھر صبح کی نماز کے لیے غسل کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن عیینة عن عیینة عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیه

کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگی اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۴۱...... یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض گزر جائیں نہا کر نماز پڑھ لو جب حیض کے دن آجائیں ان میں نماز پڑھنا چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوگئیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے انھیں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۲۶۷۴۲...... حیض والی عورت ابتدائے حیض سے دس دن تک دیکھے گی، اگر وہ طہر دیکھے تو وہ پاک ہوگئی ہے (یعنی دس دنوں کے بعد) اگر خون دس دنوں سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون کا غلبہ ہوجائے تو وہ (پاجامے تلے) لنگوٹی باندھ لے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے نفاس والی عورت ابتداء نفاس سے چالیس دن تک انتظار کرے گی، اگر چالیس دن سے پہلے طہر دیکھے تو وہ پاک ہوجائے گی اگر چالیس دنوں سے (خون) متجاوز ہوجائے تو وہ مستحاضہ ہے اور وہ نماز پڑھے گی گدی لے اور لنگوٹی باندھے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۶۷۴۳...... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے گی ہر مہینہ میں، جب حیض گزر جائے نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ راہ الدارمی عن عدی بن ثابت

۲۶۷۴۴...... مستحاضہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ہر طہر کے وقت غسل کرلے پھر اندام نہانی میں گدی کا چیز رکھ کر نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۴۵...... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے، جن دنوں میں وہ بیٹھی رہتی تھی پھر صرف ایک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سودة بنت زمعة

۲۶۷۴۶...... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزے رکھے اور نماز بھی پڑھے۔

رواہ ابن ابی شیبة عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده

۲۶۷۴۷...... ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک ہی غسل کرے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ ابن حبان عن عائشة

کہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۴۸...... تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والترمذی عن عائشة

کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیض کا عذر کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ مسلم والنسائی عن ابی هریرة الطبرانی عن ام ایمن

۲۶۷۴۹...... (مستحاضہ) ایام حیض شمار کرلے پھر ہر دن ہر طہارت کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ الشافعی والدارقطنی عن جابر

کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ مستحاضہ کو کیا کرنا چاہیے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۰...... (مستحاضہ) اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے پھر طہر کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

رواہ الحاکم عن فاطمة بنت قیس فی المستحاضة

۲۶۷۵۱...... سبحان اللہ! (یعنی تعجب ہے) یہ تو شیطان کی طرف سے ہے پس وہ عورت ٹب میں بیٹھ جائے اور جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لیے ایک ہی غسل کرے مغرب اور عشاء کے لیے بھی ایک ہی غسل کرے پھر فجر کے لئے غسل کرلے اور اس کے درمیان میں وضو کرلے۔

رواہ الحاکم عن اسماء بنت عیس رضی اللہ عنها

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو اتنے عرصہ سے استحاضہ آرہا ہے وہ نماز نہیں پڑھتی۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۲...... نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب تمہارا حیض آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض ختم ہو جائے خون دھوڈالو اور نماز پڑھو پھر ہر نماز کے لیے وضو کرو حتیٰ کہ یہ وقت آجائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد الترمذی والنسائی وابن ماجه عن عائشة رضی اللہ عنها

فاطمہ بنت ابی حبیش (ابو حبیش وہ ابن عبدالمطلب بن اسد ہیں) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۵۳...... نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہو اگرچہ چٹائی پر (دوران نماز) خون کے قطرے گرتے رہیں۔ رواہ ابن ماجه

۲۶۷۵۴...... اس سے کہو کہ ہر مہینہ میں ایام حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ہر دن ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے طہارت حاصل کرے نظافت حاصل کرے اور اندام نہانی میں کرسف نما کوئی چیز (کپڑا روئی وغیرہ) رکھے چونکہ یہ بیماری ہے جو اسے پیش آگئی ہے یا شیطان کی ایک لات ہے یا کوئی رگ منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشة

نفاس اور حیض کے بعض احکام

۲۶۷۵۵...... نفاس والی عورت کے جب سات دن گزر جائیں اور پھر طہر دیکھے وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ الحاکم عن معاذ)

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۴۷ والضعیفۃ ۱۶۳۳

۲۶۷۵۶ ..... حائضہ عورت سے (مباشرت) تہبند کے اوپر سے حلال ہے اور تہبند کے نیچے سے حرام ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۴۔

۲۶۷۵۷ ..... تہبند کے اوپر سے (مباشرت حلال) ہے اور اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ ابو داؤد عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

فائدہ: ...... یہاں مباشرت سے مراد حائضہ عورت سے مس اور بوس وکنار ہے۔ دخول فی الفرج مراد نہیں۔

اکمال

۲۶۷۵۸ ..... نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کریگی ہاں البتہ اگر اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ چالیس دن تک پہنچ جائے اور طہر (پانی) نہ دیکھے وہ غسل کرے اور وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن مکحول عن ابی الدرداء عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۸۲۔

۲۶۷۵۹ ..... نفاس والی عورت چالیس راتیں انتظار کرے گی اگر اس سے پہلے پاکی دیکھ لے تو وہ پاک ہو جائے گی اور اگر خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو مستحاضہ ہوگی غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون اس پر غالب آجائے تو ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۵۶ والمتناھیۃ ۶۵۹۔

فصل پنجم ...... دباغت کے بیان میں

۲۶۷۶۰ ..... چمڑے کو دباغت دینے سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عباس ابو داؤد عن سلمۃ بن المحبق بالنسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ابو یعلیٰ عن انس : الطبرانی عن ابی امامۃ وعن المغیرۃ

۲۶۷۶۱ ..... مردار کے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

۲۶۷۶۲ ..... ہر کچے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۷۶۳ ..... مردار کی پاکی کرنا اس کی دباغت ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

۲۶۷۶۴ ..... ہر جانور کو ذبح کر لینا اس کے چمڑے کی دباغت ہے۔ رواہ الحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۷۶۵ ..... دباغت ہر چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات عن عائشۃ

۲۶۷۶۶ ..... جس کچے چمڑے کو دباغت دے جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۴ وذخیرۃ الحفاظ ۲۲۵۲

۲۶۷۶۷ ..... جب کچے چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم وابو داؤد عن ابن عباس

۲۶۷۶۸ ..... جب مردار کے چمڑے کو دباغت دی جائے تو دباغت اسے کافی ہو جاتی ہے اور اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۔

۲۶۷۶۹......مردار کا چمڑا دباغت سے اس طرح حلال ہوتا ہے جس طرح شراب سے سرکہ۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:......ضعیف ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۳ وذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱۸

۲۶۷۷۰......اگر تم اس (مردار) کا چمڑا لے لیتے اسے پانی اور کانٹ چھانٹ پاک کر دیتی۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن میمونۃ

۲۶۷۷۱......اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے چمڑے سے نفع اٹھالو،اللہ تعالیٰ نے تو اس کا کھانا حرام کیا ہے۔رواہ النسائی عن میمونۃ

۲۶۷۷۲......تم لوگوں نے اس (مردار) کا چمڑا لیا کیوں نہیں؟ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے اس کا تو بس کھانا حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عباس

اکمال

۲۶۷۷۳......پانی پیو چونکہ دباغت مردار کے چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔

رواہ البغوی وابن قانع وابن مندہ، ابن عساکر عن جون بن قتادۃ التیمی

جون بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ہم لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس سے گزرے مشکیزے کا مالک کہنے لگا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۷۴......تم نے اس (مردار) کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اسے دباغت اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......شراب کا سرکے کو حلال کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ شراب میں سرکہ ڈال لو وہ حلال ہو جاتا ہے نہیں! نہیں! بلکہ مطلب یہ ہے کہ شراب کو اگر کچھ عرصہ کے لیے مزید مخصوص حالت سے گزارا جائے وہ سرکہ بن جاتا ہے گویا مواد کی حالت بدل جاتی ہے۔ازمترجم

۲۶۷۷۵......تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ دباغت اسے اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۶......بھلا تم نے اس (مردار) کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی جو تم اس سے نفع اٹھاتے۔رواہ ابن حبان عن میمونۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۷......اس مردار کے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوتا اگر وہ اس کے چمڑے سے نفع اٹھاتے۔

رواہ ابن ماجہ عن سلیمان الطبرانی عن ابی مسعود

۲۶۷۷۸......بھلا تم نے اس سے نفع کیوں نہیں اٹھایا چونکہ دباغت اسے پاک کر دیتی ہے، یہ اسی طرح حلال ہو جاتا ہے جس طرح شراب (کی حالت بدل جانے) سے سرکہ۔رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۹......بھلا تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔

رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن حبان عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مردار بکری پائی تو مندرجہ بالا ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۰......مردار کے چمڑے میں پائی جانے والی خباثت (گندگی) کو دباغت ختم کر دیتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۱......ہر وہ چمڑا جسے دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۷۸۲......مردار کے چمڑے کو جب دباغت دی جائے تو اس (کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔رواہ الطبرانی عن ام سلمہ

۲۶۷۸۳.....دباغت چمڑے کی گندگی کو دور کر دیتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۴.....اسے دباغت کہاں ہوئی۔رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والبیهقی عن ابن ابی لیلی

کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس پوستین (معہ بالوں والی کھال) پر نماز پڑھ سکتا ہوں جواب میں میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۵.....مردار کا تو بس صرف گوشت کھانا حرام ہے رہی بات اون، بالوں اور چمڑے کی سوان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن النجار عن ابن عباس

۲۶۷۸۶.....تمہارے او پر تو مردار کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور اس کے چمڑے میں تمہیں رخصت دی گئی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۷۸۷.....مردار کی کسی چیز سے بھی نفع مت اٹھاؤ۔رواہ سمو یہ عن جابر ابو عبداللہ الکیسا نی فی فوائدہ عن ابن عمر

۲۶۷۸۸.....مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع مت اٹھاؤ۔رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل عن عبداللہ بن عکیم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۲ وحسن الاثر ۹

۲۶۷۸۹.....مردار کے چمڑے اور پٹھوں کو اپنے کام میں مت لاؤ۔رواہ الطبرانی فی اوسط عن عبداللہ بن عکیم

فائدہ:.......مندرجہ بالا تین احادیث میں عدم انتفاع کا حکم ہے جبکہ اوپر سب احادیث سے جواز کا حکم ملتا ہے ممانعت کی احادیث میں اس کچے چمڑے کا حکم ہے جسے دباغت نہ دی گئی ہو اور یا ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں۔

حرف الطاء.....کتاب الطہارت.....از قسم افعال

باب مطلق.....طہارت کی فضلیت کے بیان میں

۲۶۷۹۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی۔

فائدہ:.......حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ یہی حدیث ۲۶۰۰۶، ۲۶۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۷۹۱.....''مسند علی'' حجر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ ورستہ فی الایمان لکائی فی السنۃ و عبدالرزاق وابن عساکر

۲۶۷۹۲.....''ایضا'' شریح بن ھانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح سے طہارت حاصل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۷۹۳.....حسن کی روایت ہے کہ انھیں ایک شخص نے حدیث سنائی کہ رسول مقبول ﷺ ایک مد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۶۷۹۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا، دھوکا دہی سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اور وہ خرچہ بھی قبول نہیں کرتا جو دکھلاوے کے لیے کیا جائے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۷۹۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

باب وضو کا بیان.....وضو کی فضیلت

۲۶۷۹۶.....حمران روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول

اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کی طرف چل پڑا اور صرف نماز کے لئے اپنی جگہ سے چلا اس کے (کبیرہ) گناہوں کے علاوہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ مسلم و ابو عوانۃ

٢٦٧٩٧۔۔۔۔حمران مولائے عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا: بہت سارے لوگ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث سناتے ہیں میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں البتہ میں نے رسول للہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اسی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے عمل میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ رواہ مسلم

٢٦٧٩٨۔۔۔۔حمران کی روایت ہے کہ: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کرم ﷺ کو اپنی اسی جگہ بیٹھا دیکھا اور آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: دھوکا مت کھاؤ۔ رواہ ابن ماجه و ابن حبان

٢٦٧٩٩۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا اور (جاتے ہی) دو رکعتیں پڑھیں اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

رواه البزار ورجاله ثقات

٢٦٨٠٠۔۔۔۔حمان کہتے ہیں: میں وضو کا پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے کا اہتمام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں میں سے تین آدمیوں کو واسطہ دیا ان سب نے کہا: ہم نے سنا ہے اور یاد رکھا ہے۔

رواه الحارث وفيه اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر ضعيف

٢٦٨٠١۔۔۔۔حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین مرتبہ وضو کیا (یعنی ہر عضو کو تین تین بار دھویا) پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ دل میں کوئی برا خیال نہ پیدا ہوا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواه الطبرانی فی الاوسط

٢٦٨٠٢۔۔۔۔عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کم گو انسان تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر اس نے نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر اس کی تصدیق چاہی، سب نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا ہے۔ رواه ابو نعيم فی الحلیة

٢٦٨٠٣۔۔۔۔حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا ہر دن غسل کرتے تھے ایک دن میں نے نماز کے لئے وضو کا پانی رکھا جب وضو کیا اور فرمایا: میں نے چاہا تھا کہ تمہیں ایک حدیث سناؤں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں حکم بن عاص بولے: اے امیر المؤمنین! اگر خیر و بھلائی ہو تو ہم اسے اختیار کریں گے، اگر کوئی بری بات ہو تو ہم اس سے بچیں گے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سناتا ہوں چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اہتمام کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا تو اس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کردیئے جائیں گے بشرطیکہ جب تک اس سے کوئی کبیرہ گناہ سرزد نہ ہو۔

رواه احمد بن حنبل والبیهقی فی شعب الایمان

٢٦٨٠٤۔۔۔۔حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر دو مرتبہ کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے ظاہری حصہ پر پھیرے اور پھر داڑھی پر پھیر لیے پھر ٹخنوں تک تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں جس طرح میں نے آپ ﷺ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا پھر کہا کہ رسول کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر اس کے دل میں کوئی بری بات نہ پیدا ہوئی تو اس نماز اور گذشتہ کل کی نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابن بشران فی امالیہ

۲۶۸۰۵..... عکرمہ بن خالد مخزومی کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طہارت کے لیے پانی منگوایا وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان پر رسول اللہ ﷺ کے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گواہ بنایا چنانچہ انھوں نے گواہی دی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۰۶..... حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا جب فارغ ہوگئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب پورا وضو کرتا ہے اور پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے وہ نماز سے اس طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۰۷..... ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک شخص آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ سے حد کا ارتکاب ہوا ہے لہٰذا مجھ پر حد قائم کریں نبی کریم ﷺ خاموش رہے اس شخص نے پھر اپنی بات دہرائی اتنے میں نماز کھڑی کر دی گئی اور آپ نے اس شخص کو کچھ جواب نہ دیا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ! بھلا جب تم گھر سے نکلے ہو اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ: ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۰۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا انھیں آپ کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکدار) ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے حیاء نہیں کی اس سے مجھے تم سے حیاء آتی ہے۔ تاہم حدث: ہوا خارج ہونا یا گوز مارنا ہے۔ رواہ ابن جریر وصححہ

وضو کے فرائض

۲۶۸۱۰ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے وضو کیا ہوا تھا البتہ اس کے پاؤں پر انگوٹھے کے ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی (خشک جگہ دیکھ کر) نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور پورا وضو کرو۔ وہ واپس چلا گیا اور دوبارہ وضو کیا۔ رواہ ابن ابی حاتم فی العلل والعقیلی والدارقطنی وضعفاہ والطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۱۱..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز کے لئے وضو کرتے دیکھا اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی، اس جگہ کو نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو وہ شخص واپس لوٹ گیا وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ

۲۶۸۱۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو ایک ایک بار وضو کرتے دیکھا ہے (یعنی اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والطحاوی وھو حسن

۲۶۸۱۳..... ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ بڑے اہتمام سے پاؤں دھوتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۶۸۱۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۶۸۱۵..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاؤں پر خشک جگہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: امیر المومنین شدید سردی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس کمبل بھیجا اور فرمایا: اب نئے سرے سے وضو کرو۔ رواہ ابن سعد

۲۶۸۱۶..... عبد بن عمیر لیثی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا اس کے پاؤں پر خشک جگہ رہ گئی تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں حاضر ہوئے ہو؟ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! سردی شدید ہے، میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں گرمی حاصل کروں عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے اس کو ڈانٹنے کا ارادہ کیا لیکن فوراً ہی اس پر رحم آ گیا اور فرمایا: پاؤں پر جو جگہ چھوڑ دی تھی اسے دھو اور نماز لوٹاؤ پھر آپ نے اس کے لیے کمبل کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی

۲۶۸۱۷..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاؤں پر پیسے کے برابر خشک جگہ دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۸..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی تھی اسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا ہے۔ رواہ ابن ماجه

۲۶۸۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور سر کا ایک ہی بار مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۲۱..... ''مسند براء بن عازب'' یزید بن براء بن عازب کی روایت ہے کہ میرے والد حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیٹوں سے کہا: اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور کیسے نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیٹے اور گھر والے جمع کیے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار چہرہ دھویا پہلے تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کیا پہلے دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر تین ہی بار بایاں پاؤں دھویا اور پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۲..... ''مسند تمیم بن زید مازنی'' عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے پانی سے داڑھی اور پاؤں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبخاری فی تاریخه والعدنی والبغوی والباوردی والطبرانی وابونعیم قال فی الاصابة رجاله ثقات

فائدہ:..... پاؤں پر مسح کیا یعنی موزوں پر مسح کیا موزوں پر مسح کرنا پاؤں پر مسح کرنا ہے یا یہ لغوی وضو تھا۔

۲۶۸۲۳..... شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے اگر میں نے آپ کو ایک بار یا دو بار یا تین بار یا چار بار۔ حتیٰ کہ سات بار تک پہنچے نہ سنا ہوتا میں زیادہ حقدار تھا کہ تمہیں یہ حدیث نہ سناؤں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے چلا جاتا ہے۔

۲۶۸۲۴..... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا وضو بتایا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کیا حتیٰ کہ

ان کے سر سے پانی ٹپکنے لگا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۵..... قاسم بن معاویہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جب سر کے مسح پر پہنچے تو انھوں نے دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر انھیں پھیرتے ہوئے گدی تک لے گئے پھر ہتھیلیاں واپس کیں اور وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۶..... عثمان بن ابی سعید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پاؤں پر مسح کرنے کا تذکرہ کیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے محمد ﷺ کے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خبر پہنچی ہے ان میں سے ایک تمہارے چچازاد بھائی مغیرہ بن شعبہ بھی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونے کا حکم

۲۶۸۲۷..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں جھانک کر دیکھا ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے چنانچہ میں نے اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونا اور رگڑنا شروع کر دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۸..... ابو رافع کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو تین تین بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے اور ایک ایک بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۳۰..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... کم از کم ایک ایک بار ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرضیت بیان کی ہے جبکہ تین تین بار ہر عضو کو دھونا مسنون ہے جیسا کہ بعد میں آنے والی حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸۳۱..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک چلو وضو کیا (یعنی ہر عضو کو ایک ہی بار ایک ایک چلو سے دھویا) اور پھر فرمایا: اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۳۲..... "مسند ابی واقد" ابو واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے اور آپ نے یوں سر کا مسح کیا چنانچہ حفص نے طریقہ بتاتے ہوئے ہاتھ سر پر پھیرا اور پیچھے گدی تک لے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۳..... ابن نجار نے درج ذیل سند سے حدیث روایت کی ہے۔ ابو احمد اشقر (سرخ رنگ والا) اپنی کتاب میں، ابو الفضل اشیب (بڈھا) کہتے ہیں مجھے ابو قاسم زمن (لنجا) نے خط لکھا کہ میرے والد ابو عبداللہ مقعد (اپاہج) نے خبر کی ہے محمد بن ابی خراساں مفلوج، اخرم (ٹوٹے ہوئے دانتوں والا) حسن بن مہران بن ولید ابو سعید اصبہانی، احدب (کبڑا)، اصم (بہرہ) ضریر (چندیا) اعمش (کمزور آنکھوں والا) اعور (کانا) اعرج (لنگڑا)، اعمی (نابینا) کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ یعنی ہر عضو کو ایک بار دھویا۔ احدب سے مراد عبداللہ بن حسن قاضی مصیصہ مراد ہے، اصم عبداللہ بن نصر انطا کی ہے ضریر ابو معاویہ ہیں، اعمش سلیمان بن مہران ہیں، اعور ابراہیم نخعی ہیں اور اعرج سے مراد حکم ہے اور اعمی حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔

۲۶۸۳۴..... عمارہ بن خزیمہ کی روایت ہے کہ ابن فاکہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ ابن النجار

کلام:....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۷۳۔

۲۶۸۳۵..... ''مسند الربیع بنت معوذ'' ربیع بنت معوذ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کثرت سے تشریف لاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے لوٹے میں وضو کے لیے پانی رکھا آپ نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۳۶..... ''ایضا'' ربیع کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور وضو کیا اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے سر کا مسح کیا۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۳۷..... ''ایضاً'' عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کہتے ہیں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا میں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تم سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کروں ربیع بولی: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ملاقات کرنے ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے اور اس برتن میں وضو کرتے تھے وہ برتن مد کے لگ بھگ تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن مد یا سوا مد کے برابر تھا آپ ﷺ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار چہرہ دھوتے تین تین بار ہاتھ دھوتے پھر دو مرتبہ یعنی آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے سر کا مسح کرتے، ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کرتے پاؤں کو تین تین بار دھوتے پھر ربیع بولی: ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں تشریف لائے اور اس حدیث کے متعلق پوچھا میں نے انھیں یہ حدیث بتائی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: لوگ پاؤں کو دھونے کے سوا کسی چیز کا نام نہیں لیتے جبکہ ہم کتاب اللہ میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم پاتے ہیں۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه

۲۶۸۳۸..... ''ایضاً'' عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں: میں ایک جماعت کے ساتھ ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا، ہم نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا: وہ بولیں: جی ہاں: میں نے ہی رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا اور وضو کے لیے پانی اس برتن جیسے ایک برتن میں رکھا تھا ربیع نے چمڑے کے ایک برتن کی طرف اشارہ کیا جو ایک مد کے لگ بھگ تھا، ربیع کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور سر کے پچھلے حصہ کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور پھر تین بار پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۳۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کوئی سر کا مسح بھول جائے وہ نماز کو لوٹائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وضو دو اعضاء کے دھونے اور دو اعضاء کے مسح کرنے کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دو اعضاء دھونا اور دو اعضاء کا مسح کرنا فرض کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب تیمم کا ذکر کیا گیا تو دھوئے جانے والے اعضاء کی جگہ مسح کرنے کا حکم دیا جب وضو میں مسح کیے جانے والے اعضاء کا مسح ترک کر دیا گیا۔
رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۳..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کا صرف ایک بار مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۴..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دائیں ہتھیلی کا بطن پانی پر رکھتے پھر اسے جھاڑتے نہیں تھے پھر کنپٹی اور پیشانی کے درمیان ایک بار مسح کر لیتے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۵..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ پانی میں داخل کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے صرف ایک بار مسح کرتے پھر اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کا مسح کر لیتے پھر انگوٹھوں کو کانوں کے پیچھے پھیر لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۶..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۸..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چہرے کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کو دھوتے تھے ایک مرتبہ یا دومرتبہ پھر سر کا مسح کرنے کے بعد انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کے سوراخوں میں ڈال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۹..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اس شخص سے فرمایا: اچھی طرح سے وضو کیا کرو۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننه وابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۶۸۵۰..... قتادہ کی رویات ہے کہ آیت میں ''وارجلکم الی لکعبین'' کی رو سے پاؤں کو دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۶۸۵۱..... شعبی کہتے ہیں: بہرحال جبرئیل امین پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر

۲۶۸۵۲..... شعبی کی روایت ہے کہ قرآن میں مسح کا حکم نازل ہوا ہے لیکن سنت (پاؤں) دھونے کے حکم میں چل پڑی ہے۔

رواہ عبدالرحمن بن حمید والنحاس فی تاریخه

۲۶۸۵۳..... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر پر تھے آپ نے عمامہ پیچھے ہٹایا اور یوں مسح کیا شفیق نے پیچھے سے چہرے کی طرف مسح کرنے کا اشارہ کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۴..... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا عمامہ کاندھوں کے درمیان ڈالا جبکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے آپ نے صرف ایک بار مسح کیا عطاء نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا انھوں نے کھوپڑی پر ہاتھ رکھا اور پھیرتے ہوئے آگے چہرے کی طرف لے آئے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۵..... یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاؤں پر درہم کے بقدر خشک جگہ دیکھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۶..... ''مسند علی'' ھزال بنی سبرہ کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا دراں حالیکہ آپ کھڑے تھے پھر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر مسجد میں چلے گئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور

آداب وضو

۲۶۸۵۷..... ''مسند صدیق''، معمر بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے انگلیوں کے درمیان خلال کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۵۸..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہوجاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) صرف وہی اعضاء پاک ہوتے ہیں جنہیں وضو کا پانی پہنچا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۵۹..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانی سے ضرور بالضرور اپنی انگلیوں میں خلال کرو وگرنہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے ان کا خلال کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۶۰..... صنابحی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں احتیاط سے وضو کرنا چاہے اور انگوٹھی کے نیچے اچھی طرح سے پانی پہنچانا چاہیے۔ رواہ ابن قتیبة فی غریب الحدیث والدینوری فی المجالسة

۲۶۸۶۱..... حضرت عاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں ان کی طرف فوراً لپکا آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبادت کے لئے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا

انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے دیکھا اور میں بھی ان کی طرف فوراً لپکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ پانی حاصل کرنے پر میری کوئی مدد کرے۔

رواہ ابوالقاسم الغافقی فی جزء المذکور ما اجتمع فی سندہ اربعۃ من الصحابہ وفیہ احمد بن محمد بن الیمامی کذاب

۲۶۸۶۲..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۶۳..... حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر آپ ہنس گئے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا ہے آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا اور تین بار ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کے اوپر سے مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۶۴..... عطاء کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا سر پر ایک بار مسح کیا اور پاؤں کو اہتمام سے دھویا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۶۸۶۵..... انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں ضرور دکھائیں۔ اس شخص نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر کہا جان لو! کانوں کا تعلق سر سے ہے میں نے تمہیں ٹھیک ٹھیک سوچ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھایا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والعدنی والخطیب

داڑھی کا تین بار خلال کرنا

۲۶۸۶۶..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا تین بار خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبغوی

۲۶۸۶۷..... "مسند عثمان" میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے سر پر صرف ایک بار مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

۲۶۸۶۸..... سفیان بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا اور کلی، ناک میں پانی ڈالنے سے علیحدہ کی اور دونوں کام تین تین بار کیے۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن عساکر

۲۶۸۶۹..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، انگلیوں کا خلال کیا، داڑھی کا خلال کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا، پاؤں دھونے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابوداؤد وابن خزیمۃ وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

- جبکہ بغوی کی روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار انگلیوں کا خلال کیا اور تین بار داڑھی کا خلال کیا۔

۲۶۸۷۰..... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین بار ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دھویا پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر بایاں ہاتھ دھویا پھر کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں

پڑھیں کہ ان رکعتوں کے دوران اس کے دل میں کوئی بری بات پیدا نہیں ہوئی اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

رواہ ابن حبان والدارقطنی والعدنی واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۶۸۷۱......ابن دارہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر پر مسح کیا اور تین تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: جو شخص رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے وہ میرا یہ وضو دیکھ لے یہی رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۶۸۷۲......حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا، جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا: بندہ مسلمان جب اہتمام کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اہتمام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

رواہ الحارث وابونعیم فی المعرفۃ وھو صحیح

۲۶۸۷۳......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے (۔رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۶۸۷۴......ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو تین تین بار وضو کرتے دیکھا پھر دونوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ماجہ والطحاوی

۲۶۸۷۵......شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے تین تین بار بازوؤں کو دھویا تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابوداؤد

۲۶۸۷۶......ابونضر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا جبکہ آپ کے ساتھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے؟ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ رواہ مسدد وابویعلیٰ

انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۸۷۷......عامر بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

۲۶۸۷۸......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

۲۶۸۷۹......حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس سے کم وضو کیا اسے کافی ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۸۸۰......ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، چنانچہ آپ کے پاس لوٹا لایا گیا آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا (اور اسے دھویا) پھر یہی ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا، تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا، کانوں کا ظاہر اور باطن ایک بار دھویا پھر پاؤں دھوئے پھر کہا: کہاں ہیں وضو کے متعلق سوال کرنے والے؟

میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۶۸۸۱..... عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کو دو تین تین بار دھویا تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار کلی کی، تین بار چہرہ دھویا، ہر بازو کو تین تین بار دھویا، تین بار سر کا مسح کیا تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدار قطنی

۲۶۸۸۲..... حمران کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آؤ میں تمہیں رسول کریم ﷺ کا وضو کر کے دکھاؤں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے حتیٰ کہ بازوؤں کے اطراف کو چھولیا پھر سر پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھ کانوں اور داڑھی پر پھیرے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ رواہ ابن عساکر

وضو کا مسنون طریقہ

۲۶۸۸۳..... ابو علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا پھر رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، پھر سر پر مسح کیا، پھر پاؤں دھوئے اور اچھی طرح سے صاف کر دیئے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جو وضو تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر کہا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر فرمایا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پر گواہ بنایا پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمہیں میری موافقت کی توفیق دی۔ رواہ الدار قطنی

۲۶۸۸۴..... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اندر اور باہر سے کانوں کا مسح کیا، تین بار داڑھی کا خلال کیا، تین بار پاؤں دھوئے، تین بار پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے جو میں نے کیا ہے۔

رواہ الدار قطنی

۲۶۸۸۵..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد میں وضو کیا تین تین بار ہاتھوں کو دھویا، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار کلی کی، تین بار چہرہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا، تین بار پاؤں دھوئے، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ وضو سے فارغ ہوئے اور اس شخص سے معذرت کی اور اس سے کہا: مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور دوران وضو کلام نہ کیا پھر اس نے یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمدًا عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابویعلی والدار قطنی وضعف

۲۶۸۸۶..... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پانی مانگا تین بار ہتھیلیاں دھوئیں، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر اور پاؤں کی پشت کا مسح کیا پھر ہنسے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے ہو کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ جب بندہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے سرزد ہونے والے گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے ان سے بھی اسی طرح گناہ ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح جب سر کا مسح کرتا ہے اور اس طرح جب پاؤں کو پاک کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبزار وابونعیم فی الحلیة وابویعلی وصحح

۲۶۸۸۷......محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے سلام کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، سر پر مسح کیا، پاؤں دھوئے اور پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہوجائیں گے۔رواه البغوی فی مسند عثمان

۲۶۸۸۸......ابن سلیمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقام مقاعد میں وضو کیا، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور اس سے معذرت کرلی پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ کو ایک شخص نے سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

رواه البغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

۲۶۸۸۹......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور اہتمام کے ساتھ پاؤں دھوئے۔رواه سعید بن المنصور

۲۶۸۹۰......ابو مالک دمشقی کی روایت ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وضو کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہوگیا، آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی لوگ اندر داخل ہوئے آپ ﷺ نے پانی منگوایا تین بار ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے چلو بھرا پھر اپنے منہ کی طرف لے گئے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ کام ایک ہی چلو سے کیا، جبکہ ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا اور یہ کام تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ ساتھ ملا کر اور پر چہرے تک لے آئے (اور چہرہ دھویا) آپ نے یہ کام بھی تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور کہنی تک تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کے اگلے حصہ پر ایک ہی بار مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا، پھر کانوں کے سوراخ میں انگلیاں داخل کیں اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دایاں پاؤں دھویا اور اس کی انگلیوں میں خلال کیا پھر بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک دھویا اور اس کی انگلیوں میں بھی خلال کیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح ہمیں اجازت دی تھی جس طرح میں نے تمہیں اجازت دی ہے اور اسی طرح ہمارے لیے وضو کیا جس طرح میں نے تمہارے لیے وضو کیا ہے سو جو شخص رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرتا ہو تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔رواه سعید بن المنصور

۲۶۸۹۱......ابو حیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلیاں دھوئیں، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے وہی کچھ کیا (وضو میں) جو کچھ تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے میں نے چاہا کہ تمہیں (وضو) دکھادوں۔

رواه عبدالرزاق وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والنسائی وابویعلیٰ والطحاوی والهروی فی مسند علی والضیاء

۲۶۸۹۲......عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار کلی کی ایک ہی چلو سے تین بار چہرہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ داخل کرکے (ہاتھ گیلا کیا اور) سر پر مسح کیا دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا: تمہارے نبی محمد ﷺ کا یہی وضو ہے۔رواه عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۶۸۹۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے تھے البتہ مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواه ابن ابی شیبة

۲۶۸۹۴......عبد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے برتن مانگا (جو پانی سے بھرا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر انگلیاں کانوں میں داخل کردیں اور پھر ہم سے فرمایا: میں نے رسول کریم

ﷺ کواسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۹۵...... حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا چنانچہ برتن آپ کے قریب کر دیا گیا آپ نے ہتھیلیاں تین بار دھوئیں برتن میں داخل کرنے سے قبل۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنی تک تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک ہی بار سر پر مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا۔ پھر کھڑے ہوئے اور مجھ سے کہا برتن مجھے دو چنانچہ پانی والا برتن میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تھما دیا آپ نے کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی پیا میں نے ایسا کرنے پر تعجب کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے میرا تعجب دیکھا فرمایا: تعجب مت کرو چونکہ میں نے تمہارے باپ نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو اور کھڑے ہو کر پانی پینے کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ النسائی والطحاوی وابن جریر وصححه وابن ابی شیبة

۲۶۸۹۶...... سالم بن ابی جعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے

اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۹۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور یہ دونوں کام ایک ہی چلو سے کیے۔رواہ عبدالرزاق وابن ماجه

۲۶۸۹۸...... ''مسند جلاس بن سلیط یربوعی'' مرار بنت منقذ سلیطہ کہتی ہیں کہ مجھے میری والدہ ام منقذ بنت جلاس بن سلیطہ یربوعی نے اپنے باپ جلاس سے مروی حدیث سنائی کہ وہ (جلاس) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بار وضو کرنا کافی ہے اور دو بار بھی البتہ آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔رواہ ابونعیم وقال غریب لایعرف الا من هذا الوجه

۲۶۸۹۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا اور دو دو بار دھونا کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۶۹۰۰...... ابراہیم کہتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔رواہ عبدالرزاق

اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا

۲۶۹۰۱...... عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خطاب کی روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: مجھے وضو کے متعلق خبر دی جائے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہاتھ بند کیا اور پھر کھول دیا فرمایا: میں نے تمہارے چچا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا تھا انھوں نے دونوں ہاتھ بند کیے اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور فرمایا: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا۔رواہ ابن منده وقال غریب بهذا الاسناد وابن عساکر

۲۶۹۰۲...... اسود بن اسود بن یزید کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے آپ کے لیے برتن میں پانی رکھ دیا گیا آپ نے تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن میں کانوں کا مسح کیا پھر اہتمام کے ساتھ دونوں پاؤں دھوئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۳...... علقمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۴...... قرظہ بن کعب انصاری کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا چنانچہ ہم ایک مکان کی طرف چل پڑے جسے حرار کہا جاتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار! پورا وضو یہ ہے کہ اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے دو دو بارہ دھونا بھی کافی ہے خبردار! تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جن کا قرآن سے کوئی شغف نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات قبول کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۵...... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تین بار ہاتھ دھوئے برتن میں داخل کرنے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن ماجہ

۲۶۹۰۶...... ''مسند علی'' زر ابن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، حتیٰ کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و سمویہ و الضیاء

۲۶۹۰۷...... ''ایضاً'' ابونضر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ کے پاس حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم، حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، جبکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے آپ نے تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر تین بار بائیں ہاتھ پر، پھر دائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر بائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے بھی تین بار دھویا۔ پھر حاضرین سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے جس طرح میں نے ابھی کیا ہے سب نے کہا: جی ہاں۔ یہی وہ چیز ہے جو لوگوں کو وضو سے پہنچی ہے۔

رواہ ابن منیع والحارث و ابویعلیٰ قال البوصیری: ورجالہ ثقات الا انہ منقطع ابوالنضر سالم لم یسمعھم عن عثمان

۲۶۹۰۸...... ''ایضاً'' ابومطر کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھاؤ آپ رضی اللہ عنہ نے قنبر کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس لوٹا لاؤ جو پانی سے بھرا ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا ایک انگلی میں ڈالی تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار بازو دھوئے سر پر ایک ہی بار مسح کیا پھر فرمایا: کانوں کا ظاہری اور باطنی حصہ چہرے میں سے ہے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے آپ کی داڑھی سے سینے پر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا تھا سو رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی ہوتا تھا۔ رواہ عبد ابن حمید و ابومطر مجھول

۲۶۹۰۹...... ''ایضاً'' عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح ایک بار کیا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی تھا۔ رواہ ابوداؤد و سعید بن المنصور

۲۶۹۱۰...... ایضاً'' ابوغریف کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار بازو دھوئے پھر سر پر مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا پھر فرمایا: یہ وضو اس شخص کے لیے ہے جو جنبی نہ ہو اور جو جنبی ہو اس کے لیے نہ وضو ہے اور نہ ہی یہ آیت۔

رواہ احمد بن حنبل و ابویعلیٰ

سر کے مسح کے لئے نیا پانی

۲۶۹۱۱...... ''مسند حارثہ بن ظفر'' گران بن جاریہ اپنے والد سے راویت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سر کے لیے نیا پانی لو۔

رواہ ابونعیم

۲۶۹۱۲......"مسند حذیفہ بن الیمان" منصور روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انگلیوں میں خلال کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے انگلیوں کا خلال کردیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۳......حسان بن بلال کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور داڑھی میں خلال کیا، ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابونعیم

۲۶۹۱۴......حکم بن سفیان ثوری سے مروی ہے کہ انھوں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا پھر چلو بھر پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۶۹۱۵......"مسند زید بن حارثۃ" نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور پھر چلو بھر پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مار لیے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۱۶......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۶۹۱۷......"مسند وائل" نبی کریم ﷺ کے پاس ڈول میں پانی لایا گیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا اور کلی کی پھر ڈول میں کلی کی پانی مشک بن گیا یا اس سے بھی زیادہ خوشبودار البتہ ناک ڈول سے الگ ہو کر جھاڑی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۸......"مسند ابی امامہ" رسول کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۱۹......ابوغالب کہتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق خبر دیں چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور داڑھی کا خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۲۰......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وضو کا پانی ڈھانپنے، مشکیزوں کو باندھنے اور برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الضیاء

۲۶۹۲۲......"مسند عبداللہ بن زید مازنی" نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا، دو بار ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دو مرتبہ پاؤں دھوئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۲۳......عمرو بن یحیی مازنی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو مرتبہ دھوئے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اور سر کے اگلے حصہ سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو واپس کیا اور وہاں لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی پھر دونوں پاؤں دھوئے

رواہ عبدالرزاق ومالک واخرجہ البخاری کتاب الطھارۃ باب العمل فی الوضو واخرجہ مسلم کتاب الطھارۃ باب فی وضوء النبی ﷺ

۲۶۹۲۴......حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری

۲۶۹۲۵......حبان بن واسع انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو تذکرہ کرتے سنا کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین ہی بار دوسرا، سر کا مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ دونوں پاؤں دھوئے اور اچھی طرح صاف کیے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۶۹۲۶......عمرو بن ابی حسن کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوایا برتن کو سرنگوں کرکے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور پانی لے کر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دو دو مرتبہ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لائے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۷......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کرو تمہیں وضو کی ناک سے ابتدا کرنی چاہیے چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی خباثت کو ختم کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۲۸......عمرو بن یحییٰ، اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھلائی گئی تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۹......"مسند عبداللہ بن عباس" رسول کریم ﷺ نے وضو کیا ایک چلو لیا اور اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ پھر چلو بھر پانی لیا اور چہرہ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ دو دھویا، پھر چلو بھر پانی لیا سر کا اور کانوں کا مسح کیا بایں طور کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کر لیا، پھر چلو بھر کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر چلو بھر کر بایاں پاؤں دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۳۰......"ایضاً" رسول کریم ﷺ نے دو وضو کیے اعضاء وضو کو ایک بار بھی دھویا اور اعضاء وضو کو تین تین بار بھی دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۱......"مسند ابی ھریرۃ" اے ابوہریرہ! جب تم وضو کرو تو کہو: بسم اللہ الحمد للہ" چنانچہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے راحت میں نہیں رہیں گے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تمہارا یہ وضو ٹوٹ جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھیے الاسرار المرفوعۃ ۲۰۶ و تذکرۃ الموضوعات ۳۱۔

۲۶۹۳۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ وضو کرتے تو دائیں طرف سے ابتداء کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۶۹۳۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۳۴......دیلمی نے مسند فردوس میں اس سند سے حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن طاہر حافظ ابوقاسم جیش موصلی، ابوالحسن نخشل ابوبکر محمد بن علی بن جابر، ابوالحسن بن حجر عسقلانی محمد بن عبداللہ صنابحی وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ اور اپنے ہاتھوں سے پانی نہ جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

۲۶۹۳۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا ہاتھ برتن میں داخل کیے ایک ایک بار کلی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک بار چہرے پر پانی ڈالا ایک ایک بار ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ایک بار سر اور کانوں کا مسح کیا پھر آپ نے چلو بھر کر پانی لیا اور پاؤں پر چھینٹے مارے چونکہ آپ نے جوتے پہن رکھے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۶......ابوجمرہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا خلال کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے شکایت کی کہ میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے عضو مخصوص میں تری آ گئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے چونکہ شیطان ہی دوران نماز انسان کے کو چھوتا ہے تاکہ اسے دکھائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا جب تم وضو کرو شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو، اگر پھر یہی صورت نماز میں پیش آئے خیال کر لیا کرو کہ یہ پانی ہے چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور یوں اس کی مشکل جاتی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا: یہ وظیفہ وضو ہے اور اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دگنا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے پھر تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا: یہی میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جامع المنصف ۲۶۸ وذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۰۔

۲۶۹۳۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے رخساروں کو ہلکا ہلکا ملتے تھے پھر ہاتھوں کو نیچے سے داڑھی میں گھسا دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۴۰..... ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے برتن کہاں رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پہلو میں برتن رکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۱..... "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: بس یہی ہے پاکی جس شخص نے اس میں زیادتی یا کمی کی اس نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۶۹۴۲..... ھشیم، ابوعوام ایک محدث سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں) اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھونا کافی ہے تین تین مرتبہ دھونا پورا وضو کرنا ہے اور اس کے بعد فضول بات ہے۔

۲۶۹۴۳..... حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں میں خلال کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے تمہاری انگلیوں میں خلال نہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

ناک کو جھاڑنا

۲۶۹۴۴..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑ لے چونکہ شیطان انسان میں خون کے چلنے کی جگہ میں چلتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۵..... ابراہیم، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے کہ (وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے پانی منگوایا کر بائیں طرف سے وضو کی ابتدا کی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۶..... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۶۹۴۷..... عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے غلام کو حکم دیا اس نے آپ کی ہتھیلی پر تین بار پانی بہایا پھر آپ نے برتن میں ہاتھ داخل کیا کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ داخل کیا اور پانی لے کر دوسرے ہاتھ پر ملا اور پھر ایک بار سر پر مسح کیا، پھر تین تین بار ٹخنوں تک پاؤں دھوئے پھر چلو بھرا اور پی لیا۔ پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۸..... حسن بن محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے داڑھی میں خلال کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۹..... ابراہیم کی روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی منگواتے چلو بھر پانی لیتے اس سے کلی کرتے ناک میں ڈالتے جو بچ جاتا اس سے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں پر مسح کر لیتے پھر فرماتے یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۱......مجاہد کہتے ہیں: ناک میں پانی ڈالنا نصف وضو ہے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۶۹۵۲......مکحول کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور سر کا مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔
رواہ سعید بن المنصور
۲۶۹۵۳......مکحول کی روایت ہے کہ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہوجاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تب صرف وضو کی جگہ ہی پاک ہوتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور
۲۶۹۵۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے بعد وضو کے) زیر ناف تین مرتبہ چھینٹے مارے۔
رواہ ابوبکر وسندہ ضعیف
فائدہ:......بعض احادیث میں شرمگاہ پر چھینٹے مارنے حکم ہے جیسے حدیث نمبر ۲۶۹۳۷ اور اس حدیث میں زیر ناف چھینٹے مارنے کا ذکر ہے، مراد دونوں حدیثوں کی ایک ہی ہے الفاظ کا فرق ہے البتہ یہ چھینٹے شلوار پر مارنے چاہئیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کا واضح حکم ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھینٹے مارنے کی تعلیم دی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ شکایت کی تھی کہ مجھے مذی آئی ہے لہٰذا دوران نماز بھی مذی آنے کی شکایت پیش آسکتی ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ نے خود عمل کر کے دکھایا۔ از مترجم۔
۲۶۹۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک پر تین مرتبہ مسح کیا۔ رواہ ابوبکر
۲۶۹۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور سر پر ڈال لیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ پانی کے قطرے آپ کے چہرہ اقدس پر گر رہے تھے۔ رواہ المخلص وسندہ حسن
فائدہ:......ان احادیث سے جو چیز مترشح ہوتی ہے وہ سر کا مسح ہے خواہ ایک بار ہو یا تین بار یا چلو بھر کر سر پر ڈالا جائے مقصود سب سے سر کا مسح ہے آپ ﷺ کا آخری عمل ایک بار سر کا مسح کرنے کا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جمیع روایات (تقریباً) ایک بار مسح کرنے پر صریح دلیل ہیں۔
۲۶۹۵۷......''مسند ابی'' رسول کریم ﷺ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا وضو کا یہی وظیفہ ہے یا فرمایا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا اور پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دو گنا اجر عطا فرمائے گا پھر آپ نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے۔ رواہ ابن ماجہ وھو ضعیف
۲۶۹۵۸......''مسند اسامہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب جبرئیل امین رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کا طریقہ تعلیم کیا جب جبرئیل علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے چنانچہ نبی کریم ﷺ اس کے بعد چھینٹے مارتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیہ ۵۸۵۔
۲۶۹۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی پر اوپر سے پانی بہاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۶۹۶۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۶۹۶۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب۔ ۲۱۶۔
فائدہ:......لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل یعنی داڑھی پر پانی بہانا اتفاقی قرار دیا جائے گا ورنہ مسنون عمل خلال کرنا ہے۔
۲۶۹۶۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ
۲۶۹۶۳......''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا چہرہ دھوتے اور دونوں شہادت کی انگلیاں پانی میں بھگوتے اور آنکھوں کی کیچڑ دھوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تین بار اعضاء وضو کو دھونا واجب ہے اور سر کا مسح ایک بار ہے۔

رواہ الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۶۶۲ ۳ والمغیر ۹۱۔

۲۶۹۶۵......حضرت انس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے دیکھے اور فرمایا: مجھے میرے رب نے یہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۶۹۶۶......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۶۷......"مسند علی" ابن عباس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے اور وضو کے لیے پانی مانگا اور فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا جی ہاں ضرور، چنانچہ آپ ﷺ کے لیے برتن رکھ دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے پھر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑ لی پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور چہرے پر مارا آپ نے دونوں انگوٹھے کانوں کے اگلے حصہ پر لے گئے اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور پیشانی پر انڈیل دیا پھر پانی کو چہرے پر گرنے دیا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی۔ پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کیا پھر ہتھیلیوں میں پانی لے کر پاؤں پر ڈالا جبکہ پاؤں جوتوں میں تھے پھر پاؤں کو حرکت دے دی پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح پانی ڈالا میں نے کہا: جوتوں ہی میں پاؤں دھو لیتے؟ فرمایا: جی ہاں جوتوں میں ہی دھو لئے۔ میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابویعلیٰ وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان والضیاء

۲۶۹۶۸......"ایضا" عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک برتن دیا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشتری تھی آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ میں برتن پکڑ لیا پھر برتن کو بائیں ہاتھ پر سرنگوں کیا پھر دونوں ہتھیلیاں دھولیں پھر دائیں ہاتھ میں برتن لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ یہ کام آپ نے تین بار کیا اور اس دوران آپ نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا، آپ بائیں ہاتھ پر برتن کو سرنگوں کرتے پھر دونوں ہتھیلیاں دھوتے پھر دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے، پھر برتن دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے یوں آپ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے یہ سارا کام کرتے ہوئے آپ نے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالا حتیٰ کہ ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ لی یہ سب کچھ آپ نے تین تین بار کیا پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار کہنی تک بایاں ہاتھ دھویا، پھر دایاں ہاتھ تو برتن میں داخل کیا حتیٰ کہ پورا ہاتھ پانی میں ڈبو لیا پھر ہاتھ نکال لیا اور بائیں ہاتھ سے مل لیا (تاکہ پانی کی تری دوسرے ہاتھ کو بھی پہنچ جائے) پھر دونوں ہاتھ سے ایک بار سر کا مسح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے تین بار دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر تین بار بائیں ہاتھ سے دایاں پاؤں دھولیا (اسی طرح دوسرا پاؤں بھی دھولیا) پھر بایاں ہاتھ داخل کیا اور چلو میں پانی لے کر پی لیا، پھر فرمایا: یہ ہے نبی کریم ﷺ کا طہارت حاصل کرنے طریقہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے وضو کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو یہی ہے نبی کریم ﷺ کا وضو۔

رواہ ابو داؤد الطیا سی وقال صحیح وابن منیع والدارمی وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابویعلیٰ وابن الجارود وابن حبان والدارقطنی والضیاء

۲۶۹۶۹......"ایضا" عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا اور تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ یہی وضو دیکھ لے۔

رواہ الدارمی والدارقطنی

دارقطنی کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث ابوحنیفہ نے خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں تین بار مسح کرنے کا ذکر ہے جبکہ حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے ان میں سے کچھ (محدثین حفاظ) یہ ہیں زائدہ بن قدامہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابوعوانہ،

شریک، ابواشھب، جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، حجاج بن ارطات ابان بن تغلب علی بن صالح بن حی حازم بن ابراہیم حسن بن صالح، جعفراحمر، ان حضرات محدثین نے یہ حدیث خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں ایک بار مسح کرنے کا ذکر ہے، ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس حدیث میں تین بار مسح کرنے کا ذکر کیا ہو سوائے ابوحنیفہ کے انتھی۔

۲۶۹۷۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا اور سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

رواہ عبداللّٰہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی

۲۶۹۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا سر اور کانوں کو تین تین بار مسح کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح ہوتا تھا میں نے چاہا کہ تمہیں دکھادوں۔ رواہ الدارقطنی

مسواک کا بیان

۲۶۹۷۲...... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو کئی بار مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۶۹۷۳...... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' نبی کریم ﷺ جب اپنے اہل خانہ کی پاس سے سوکر اٹھتے ایک باندی کو جسے بریرہ کہا جاتا تھا مسواک لانے کا کہتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۴...... ''مسند بھز'' یحیٰی بن عثمان یمان بن عدی حضرمی ثبیت بن کثیر ضبی یحیٰی بن سعید، سعید بن مسیّب کی سند سے، بہز رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عرض (دانتوں کی چوڑائی) میں مسواک کرتے تھے چوس چوس کر پانی پیتے (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیتے اور فرماتے: یوں اس طرح پانی زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر قال ابونعیم رواہ ابراھیم بن العلاء الذی بیدی عن عبادۃ بن یوسف عن ثبیت عن یحیٰی بن سعید بن المیسب عن القشیری ورواہ سلیمان بن سلمۃ عن الیمان بن عدی عن معاویۃ القشری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۴ والجامع المصنف ۲۵۹

۲۶۹۷۵...... عبداللہ بن حنظلہ غسیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۶۹۷۶...... ''مسند عبداللہ بن عباس'' ابن عباس رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۷...... ''ایضاً'' ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہیں قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نہ نازل ہوجائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۸...... ''ایضاً'' رسول اللہ ﷺ برابر مسواک کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ قرآن میں مسواک کا حکم نازل ہوا چاہتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

رات کو سوتے وقت مسواک کرنا

۲۶۹۷۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک مسواک نہ کرلیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۰...... ابن عباس رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات کو دو رکعتیں پڑھتے پھر فارغ ہوکر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۱..... شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آپ کے پاس تشریف لاتے کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ مسواک سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۸۲..... "مسند اسامہ بن زید" حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب بستر پر آتے مسواک کرتے تھے رات کو جب اٹھتے مسواک کرتے جب صبح کے وقت باہر تشریف لے جائے مسواک کرتے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ تو بس یہی مسواک کرنے میں مصروف رہتے ہیں؟ جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ رسول کریم ﷺ اس مسواک سے مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۸۳..... ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسواک کا حکم دیا اور فرمایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور وہ قرآن سنتا رہتا ہے فرشتہ لگاتار قرآن سے دل لگی رکھتا جاتا ہے اور بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور بندے کے منہ میں سے جس قدر قرآن نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں پڑتا ہے لہٰذا اپنے منہوں کو اچھی طرح صاف ستھرے رکھو۔ رواہ ابن المبارک

۲۶۹۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا چونکہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے رب تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں پھر طلوع فجر تک یہیں رہتے ہیں رب تعالیٰ فرماتے رہتے ہیں کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے کوئی بیمار ہے جو شفاء کا خواستگار ہو؟ کوئی گنہگار ہے جو گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہو سو اس کی بخشش کردی جائے۔ رواہ عثمان بن سعید اروافی فی المدد علی الجهمة والدارقطنی فی احادیث النزول

۲۶۹۸۵..... ابوعبدالرحمٰن اسلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے اس کے پاس فرشتہ آجاتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے چنانچہ مسلسل قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے بندہ جو آیت بھی پڑھتا ہے فرشتے کے منہ میں جاتی ہے لہٰذا اپنے منہ کو پاک رکھو۔ رواہ ابن المبارک فی الزهد والاخری فی اخلاق حملة القرآن

عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۹۸۶..... عبدالرحمٰن بن عسیلہ صنابحی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۶۹۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اگر چاہو عمامہ پر مسح کرو چاہو اتارلو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۸۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... سر کی بجائے عمامہ پر مسح کرنے کا جواب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے پھر ان کے ہاں یہ بھی ہے کہ مسح کی سنیت یا فرضیت عمامہ پر مسح کرنے سے حاصل ہوجاتی ہے جبکہ احناف شوافع مالکیہ کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔ پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مسح علی العمامہ کے لیے شرائط ہیں۔

۱..... عمامہ طہارت پر باندھا گیا ہو۔

۲..... عمامہ پورے سر کو ڈھانپے ہوئے ہو۔

۳..... مسلمانوں کے طریقہ پر عمامہ باندھا گیا ہو یعنی عمامہ محنک ہو یا شملہ دار ہو۔

۴..... مسح علی العمامہ موقت ہے۔

جمہور آئمہ احادیث بالا کی تاویل کرتے ہیں:
۱......یہ احادیث معلل ہیں کما قالہ الشیخ عبدالحی لکھنوی۔
۲......امام محمد رضی اللہ عنہ نے موطا میں فرمایا ہے کہ پہلے عمامہ پر مسح تھا پھر منسوخ ہوگیا۔
۳......عذر کی بنا پر مسح کیا گیا تھا۔

وضو کے متعلق اذکار

۲۶۹۸۹......"مسند ابن عمر الدیلمی، احمد بن نصر، احمد بن نیال حسین بن عمر محمد بن عبداللہ شافعی محمد بن سلمان باغندی مقاتل فضل بن عبید سفیان ثوری عبیداللہ عمری نافع کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث مروی ہے کہ: جو شخص وضو کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اسے چالیس عالموں کا ثواب ملتا ہے اس کے چالیس درجات بلند کردیئے جاتے ہیں اور چالیس حوروں کے ساتھ اس کی شادی کردی جاتی ہے۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۹ والفوائد المجموعۃ ۹۷۔

۲۶۹۹۰......حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ثواب (اذکار) سکھائے اور فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرنا چاہو تو کہو:

بسم اللّٰہ العظیم والحمدللّٰہ علی الاسلام"

جب شرمگاہ دھولو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم حصن فرجی واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا ابتلیتھم صبروا واذا اعطیتھم شکواً

یا اللہ مجھے پاکدامنی عطا فرما: مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جنہیں جب تو آزمائش میں ڈالتا ہے وہ صبر کردیتے ہیں اور جب تو انھیں عطا کرتا ہے وہ شکر کرتے ہیں۔

جب کلی کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم اعنی علی تلاوۃ ذکرک

یا اللہ تلاوت قرآن پر میرے عمل فرما۔

جب ناک میں پانی ڈالو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم لاتحرمنی رائحۃ الجنۃ

یا اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ رکھنا۔

جب چہرہ دو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

یا اللہ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن کرنا جس دن بہت سارے چہرے سفید ہوں گے، بہت سارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

جب دایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابًا یسیرًا

یا اللہ میرا نامہ اعمال مجھے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے ہلکا پھلکا حساب لینا۔

جب بایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری

یااللہ مجھے میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ پیچھے سے۔

جب سر کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو

اللھم غشنی برحمتك

یااللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

اور جب کانوں کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم اجعلنی ممن یستمع القول فیتبع أحسنه

یااللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کردے جو باتیں سن کر اچھی باتوں کو اپنا لیتے ہیں۔

جب پاؤں دھوتو یہ دعا پڑھو:

اللھم اجعله سعیًا مشکورًا وذنبًا مغفوراً وعملًا متقبلًا اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین اللھم انی استغفرك واتوب الیك

یااللہ میرے اس عمل وضو کو سعی مشکور بنادے گناہوں کی معافی کا سبب بنادے اور عمل مقبول بنادے یااللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے یااللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھو:

الحمدللّٰہ الذی رفعھا بغیر عمدٍ

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہی جس نے آسمان کو بغیر ستون کے بنایا ہے۔

فرشتے تمہارے سر پر کھڑا ہے تم جو کچھ بھی کہتے ہو وہ لکھتا ہے۔ اور اس پر اپنی مہر لگا لیتا ہے پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور اس نوشتہ کو عرش تلے رکھ دیتا ہے اور تاقیامت اس مہر کو نہیں توڑا جاتا۔

رواه ابوالقاسم بن مندة فی کتاب الوضو الدیلمی والمستغفری فی الدعوات وابن النجار، قال الحافظ ابن حجر فی امالیه هذا حدیث غریب ورواته معر وفون لکن فیه خارجه بن مصعب تر که الجھو ر و کذبه ابن معین وقال ابن حبان کا ن ید لس عن کذابین احادیث رووها عن الثقات الذین لقیھم فوقعت الموضوعات فی روایته

۲۶۹۹۱.....ابواسحاق سبیعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں وضو کرتے وقت پڑھتا ہوں میں انہیں بھولا نہیں ہوں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ کے پاس پانی لایا جاتا آپ ہاتھ دھوتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بسم اللّٰہ العظیم والحمدللّٰہ علی الاسلام اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا اعطیتھم شکروا واذا ابتلیتھم صبروا

اللھم حصن فرجی (تین بار پڑھتے) جب کلی کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم عنی علی تلاوة ذکرك.

جب ناک میں پانی ڈالتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم ارحنی رائحة الجنة

جب چہرہ دھوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوه وتسود وجوه

جب دایاں ہاتھ دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم آتنی کتابی بیمیٰنی وحاسبنی حسابًا یسیرًا.

جب بایاں ہاتھ دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری

جب سر کا مسح کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم غشنی برحمتک

جب کانوں کا مسح کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ.

جب پاؤں دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللھم اجعل لی سعیًا مشکورًا وذنبًا مغفورًا وتجارۃ لن تبور

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی رفعھا بغیر عمد.

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ فرشتہ وضو کرنے والے کے سر پر کھڑا ہوتا ہے۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے فرشتہ اسے ایک ورق پر لکھتا رہتا ہے پھر ورق کو سربمہر کر کے لے جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے چنانچہ تاقیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواہ المستغفری فی الدعوات واوردہ ابن دقیق العید فی الاقتراح وقال ابو اسحاق عن علی منقطع وفی اسنادہ غیر واحد یحتاج الی معرفتہ والکشف عن حالہ قال ابن الملقن فی تخریج احادیث الو سیط وھو کما قال فقد بحثت عن اسما ئھم فی کتاب الاسماء فلمأ رالا احمد بن مصعب الموزی قال فی اللسان: ھو متھم بو ضع الخدیث والروای عنہ ابو مقاتل سلیمان بن محمد بن الفضل ضعیف

۲۶۹۹۲...... محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے دائیں طرف ایک برتن پانی سے بھرا رکھا ہوا ہے برتن اٹھا کر دائیں طرف رکھ لیا پھر استنجا کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم حصن فرجی واستر عورتی ولا تشمت بی الاعداء

یااللہ! مجھے پاکدامنی عطا فرما میری بے پردگیوں کا ستر کر اور دشمنوں کو مجھ سے خوش نہ کرنا

پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ دعا پڑھی۔

اللھم لقنی حجتی ولا تحرمنی رائحۃ الجنۃ

پھر چہرہ دھویا اور یہ دعا پڑھی۔

اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ.

پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم اعطنی کتابی بیمینی والخلد بشمالی.

پھر بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا تجعلھا مغلولۃ الیٰ عنقی

پھر سر کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم غشنا برحمتک فانا نخشی عذابک اللھم لاتجمع بین نواصینا واقدامنا

پھر گردن کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم نجنا من مقطعات النیران و اغلالھا

پھر پاؤں دھوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام

پھر کھڑے ہوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم کما طھرتنا بالماء فطھرنا من الذنوب

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور پوروں سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے پھر فرمایا: اے بیٹے! ایسا ہی کرو جیسے میں نے کیا ہے سو جو قطرہ بھی انگلیوں کے پوروں سے ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تا قیامت اس شخص کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے اے بیٹے! جو شخص بھی ایسا کرتا ہے جیسا میں نے کیا ہے اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن درخت سے پتے گرتے ہیں۔رواہ ابن عساکر فی امالیہ وفیہ اصرم بن حوشب کان یضع الحدیث

۲۶۹۹۳.....جعفر بن محمد اپنے والد محمد کی سند سے اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اللھم اسألک تمام الوضو وتمام الصلوٰۃ وتمام رضوانک وتمام مغفرتک

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال نماز کا کمال تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ یہ دعا تمہارے وضو کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔رواہ الحارث ولم یسق بقیتہ وفیہ حماد بن عمرو النصیبی کان نصع الحدیث

کلام:.......حدیث موضوع ہے چونکہ سند میں حماد بن عمرو ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا۔

۲۶۹۹۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اشھدان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ رب اجعلنی من التوابی واجعلنی من المتطھرین.

متفرق آداب

۲۶۹۹۵.....شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی، آپ ﷺ کو دوران نماز التباس ہو گیا اور آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کرے چونکہ یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن میں التباس ڈال دیتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۹۶.....ابوروح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی آپ پر التباس ہو گیا آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کر لیا کرے ایک روایت میں ہے کہ تمہاری ناقص طہارت ہمیں اذیت پہنچاتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

مباحات وضو

۲۶۹۹۷.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کپڑا ہوتا تھا جب آپ وضو کرتے تو اعضاء وضو کو اس کپڑے سے صاف کرتے تھے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۶۹۹۸.....اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا۔رواہ ابن خسرو

۲۶۹۹۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص کو داڑھی پر مسح کرنا پاک نہ کرے بس اسے اللہ تعالیٰ پاک ہی نہ کرے۔
رواہ عباس الرافعی فی جزئہ

۲۷۰۰۰......نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو کو تولیہ سے صاف کرتے تھے۔
رواہ ابن سعد وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۱......حسن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پر لوٹے سے پانی بہایا جارہا تھا اور آپ وضو کررہے تھے۔رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۰۰۲......جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔رواہ ابن ابی شیبة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۳۱۰،۲۲۰۲

۲۷۰۰۳......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو چادر وغیرہ کے کنارہ سے چہرہ صاف کرلیتے تھے۔رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۲۳۔

۲۷۰۰۴......حطان بن عبداللہ رقاشی کہتے ہیں: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں دریائے دجلہ کے کنارے پر تھے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا موذن نے ظہر کی اذان دی لوگ وضو کے لیے کھڑے ہوئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی پھر لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا موذن نے اذان دی لوگ وضو کے لیے دوڑ پڑے۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نیا وضو صرف اسی شخص پر واجب ہے جس کا وضو ٹوٹ چکا ہے۔پھر فرمایا: عنقریب علم ختم ہوجائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ جہالت کی وجہ سے آدمی تلوار سے اپنی ماں کو قتل کردے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۵......عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پیتل کے برتن میں وضو کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گرم پانی سے غسل اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۷......بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ (وضوخانہ سے) باہر نکلے دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں چل رہے تھے اور آپ کے پاؤں تلے جو چیز آتی روند دیتے پھر مسجد میں داخل ہوئے اور مزید وضو نہیں کیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۸......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں چاہے میں وضو کی ابتدا دائیں طرف سے کروں یا بائیں طرف سے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارا کوئی نقصان نہیں چاہے تم دائیں ہاتھ سے ابتدا کرو یا بائیں سے اور جس پاؤں کو چاہے پہلے دھولو اور جس جانب چاہے منہ موڑلو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۱......"مسند انس رضی اللہ عنہ" شریک بن عبداللہ بن عمرو بن عامر کہتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہر نماز کے وقت وضو کیا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے رہی بات ہماری، سو ہم جرات کا مظاہرہ کردیتے ہیں یا ایک ہی وضو سے پورے دن کی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔رواہ الضیاء

مکروہات وضو

۲۷۰۱۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کے لیے کنویں سے پانی نکالتے دیکھا میں فوراً آپ کی طرف

لیکا اور آپ کے لیے پانی نکالنا چاہا۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! رک جاؤ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے وضو میں کوئی اور بھی شریک ہو ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے وضو میں کوئی میری مدد کرے۔ رواہ البزار وابن جریر وضعیف وابویعفراد

۲۷۰۱۳.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو تولیہ استعمال نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۴.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا لیکن ان کی ایڑیوں کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۱۵.....حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابونعیم

۲۷۰۱۶.....''مسند معاویہ'' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۱۷.....مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں غرہ ہلال کے دوران اپنی بیوی سے ہمبستری کروں اور یہ کہ میں سنت نماز ختم کر کے مسواک کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۸.....ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ وضو کے بعد تولیہ کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے جبکہ غسل جنابت کے بعد تولیے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ منقوصین کے نام سے پکارے جائیں گے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! منقوصین سے مراد کون لوگ ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض لوگ اپنی نمازوں میں نقص ڈالتے ہیں، وضو میں نقص ڈالتے ہیں اور نماز میں التفات نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۰.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے برتن میں وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۲۱.....عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۲.....عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے بنے ہوئے طشت میں پاؤں دھو لیتے تھے جبکہ پیتل کے جام میں پانی پینا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۳.....ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ کثرت سے وضو کرنا شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۴.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں زیادہ وضو کرنا شیطان کی طرف سے ہے اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی تو اصحاب محمد رضی اللہ عنہم اس کو ترجیح دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۵.....ابراہیم کی روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کرتے وقت چہرے پر تھپڑ نہیں مارتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۶.....ابراہیم کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چہروں پر پانی سے تھپڑ نہیں مارتے تھے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم سے کہیں زیادہ وضو کے دوران پانی بچاتے تھے صحابہ تو یہ سمجھتے تھے کہ چوتھائی مد وضو کے لیے کافی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے متقی و پرہیزگار تھے دل کے سخی تھے اور لڑائی میں خوب ڈٹ جانے والے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۷.....زہری کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ شخص وضو کر رہا تھا اور وہ وضو کے لیے چلو پر چلو بھر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اسراف مت کرو اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ سعید بن المنصور

متعلقات وضو

۲۷۰۲۸ ...... یحیٰی بن سعید کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کی بیوی نے بوسہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۹ ...... یحیٰی بن سعید ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا دراں حالیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ میں تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے بیوی کو بوسہ لینے سے نہیں روکا، جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے آپ نماز کے لیے چلے گئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۰ ...... ''مسند علی کرم اللہ وجہہ'' عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں اور پاؤں پر مسح کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضوٹوٹا نہ ہو۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کی پشت پر مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا میں سمجھتا کہ پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا، پھر فرمایا: کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا کسی کے لیے جائز نہیں۔

رواہ حمد بن حنبل

۲۷۰۳۱ ...... نوال بن سبرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹے میں پانی لایا گیا جبکہ آپ مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے چلو بھر پانی لیا کلی کی، ناک مین پانی ڈالا چہرے، بازو اور پاؤں کا مسح کیا پھر بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضوٹوٹا نہ ہو۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی فی الشمائل والنسائی وابویعلیٰ وابن جریر وابن خزیمۃ والطحاوی والبخاری ومسلم

۲۷۰۳۲ ...... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۳۳ ...... حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے تو سجدہ والی جگہ کا قصد کرتے پانی سے حتیٰ کہ سجدہ والی جگہ پر پانی بہتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۰۳۴ ...... ''مسند رفاعۃ بن رافع'' عبایہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا اور میں آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادب تم نے کس سے سیکھا ہے میں نے عرض کیا: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا: ان کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۵ ...... ابواوس کی روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اعراب کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر پہنچا والد صاحب نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کر لیا میں نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم

۲۷۰۳۶ ...... ''مسند عبداللہ بن زید مازنی'' عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارے ہاں رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک برتن میں پانی رکھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۳۷ ...... زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے اس ٹب میں وضو کیا یہ ٹب پیتل کا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۳۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیشاب کرنے کے لیے چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی لئے چل پڑے آپ ﷺ نے پوچھا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی ہے آپ اس سے وضو کرلیں فرمایا! مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کروں گا تو یہ سنت ہو جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۰۷

۲۷۰۳۹.....''مسند علی'' حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نے وضو کیا اور جو پانی وضو سے بچ گیا وہ کھڑے ہو کر پی لیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جب آپ کے پاس ایک اعرابی سوال کرنے آیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۷۰۴۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ہمیں ایک وضو کافی ہے جب تک وضو ٹوٹے نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۱.....حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے نعلین (جوتوں) پر مسح کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ رواہ ابو داؤد والطیالسی واحمد بن حنبل ولعدنی وابن حبان وابونعیم والضیاء

فائدہ:......ممکن ہے وہ جوتے موزہ نما ہوں تب ہی آپ نے مسح کیا جو کہ موزوں کے حکم میں تھے۔

۲۷۰۴۲.....ھیثم، یعلیٰ بن عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ طائف میں ایک قوم کے چشمہ کے پاس آئے آپ ﷺ نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا ھیثم کہتے ہیں۔ یہ اول اسلام کی بات ہے۔

فصل......وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

۲۷۰۴۳.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی حاتم فی العلل وقال الناس یروونہ موقوفا کمافی الموطا

۲۷۰۴۴.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کے واسطے پانی لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وضو نہیں ٹوٹا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۵.....ابوملیح کی روایت ہے کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے آپ رضی اللہ عنہ نماز مغرب کے لیے باہر تشریف لے گئے اتنے میں موذن نے اذان دی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک برتن تھما دیا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا آپ نے فرمایا: بیٹھو اور کھاؤ چونکہ کھانا کھانے کے لیے بنایا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر ہاتھ دھوئے کلی کی اور نماز پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۴۶.....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنی بغلوں کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والدارقطنی

۲۷۰۴۷.....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پہلو کے بل سو جائے وہ وضو کرے۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والحارث والبیھقی

۲۷۰۴۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لمس میں سے ہے لہٰذا وضو کرو۔ رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی

۲۷۰۴۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم میں سے کسی (کے عضو مخصوص) سے موتی کی مانند مواد نکلتا ہے ایک روایت میں ہے کہ منکے کی مانند مواد نکلتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا

جاتا ہے مواد سے مراد مذی ہے۔رواه مالك و عبدالرزاق وسعيد بن المنصور

۲۷۰۵۰......ربیعہ بن عبداللہ ھدیری کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔رواه مالك

۲۷۰۵۱...... ابن جریر کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ کو سنا انھوں نے ایسے شخص سے حدیث سنائی جسے میں متھم نہیں سمجھتا۔ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جوں ہی آپ نے نماز کی ابتدا کی آپ کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچا۔ آپ نے اشارے سے لوگوں کو رکنے کا کہا اور آپ رضی اللہ عنہ وضو کرنے چلے گئے پھر واپس آئے اور نماز پڑھی عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے راوی سے کہا: شاید عمر رضی اللہ عنہ نے مذی کا اثر پالیا ہو؟ وہ بولا مجھے معلوم نہیں۔رواه عبدالرزاق

۲۷۰۵۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے مذی کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قطرے ہیں اس میں وضو ہے۔رواه ابو عبيده وابو عروبة في مسند القاضي ابي يوسف

۲۷۰۵۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے۔رواه ابو طاهر الحنائي في الحنائيات

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹

۲۷۰۵۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضوان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو جسم سے باہر نکلتی ہیں جیسے پاخانہ پیشاب اور ہوا وغیرہ اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔رواه سعيد بن المنصور

۲۷۰۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: مذی پر وضو ہے جبکہ منی پر غسل ہے۔رواه سعيد بن المنصور وابن ابي شيبة والترمذي وقال: حسن صحيح وابويعلىٰ والطحاوي وسعيد بن المنصور

۲۷۰۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مذی پاتا تھا میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میری نکاح میں ہے اس لئے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: ہر نر کو مذی آتی ہے لہٰذا منی کے بعد غسل کرنا چاہئے اور مذی کے بعد وضو کرنا چاہئے۔رواه ابن ابي شيبة وسعيد بن المنصور

۲۷۰۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جبکہ میرے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھی مجھے آپ سے سوال کرنے میں حیاء آتی تھی میں نے ایک شخص سے سوال کرنے کو کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مذی دیکھو وضو کرلو اور عضو مخصوص دھولو جب تم کودکر منی نکلتی دیکھو تو غسل کرلو۔

رواه ابو داؤد الطيالسي وابن ابي شيبة وابو داؤد والنسائي وابن خزيمة وابن حبان والدارقطني سعيد بن المنصور

۲۷۰۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی چنانچہ جب بھی مجھے مذی آنے کی شکایت پیش آتی میں غسل کرتا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے مجھے وضو کر لینے کا حکم دیا۔رواه ابن ابي شيبة

مذی سے وضو واجب ہے

۲۷۰۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے مجھے شرم آتی تھی چونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا عضو دھو کر وضو کرے۔

رواه ابو داؤد الطيالسي واحمد بن حنبل والبخاري والنسائي و مسلم وابن جرير وابن خزيمة والطحاوي والدورقي والبيهقي

۲۷۰۶۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں ہم میں سے کسی کی معمولی سی ہوا نکل جاتی ہے وہ کیا کرے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم

میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے اسے وضو کر لینا چاہئے اور عورتوں سے پچھلے راستے سے مباشرت مت کرو

رواہ احمد بن حنبل واھدنی ورجالہ ثقات

۲۷۰۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نوجوان لڑکا تھا مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے پانی نے سخت اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: غسل تو اس پانی سے واجب ہوتا ہے جو کود کر باہر نکلے یعنی منی سے۔ رواہ البیھقی

۲۷۰۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا چاہا لیکن آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی اس لیے مجھے سوال کرتے شرم آتی تھی میں نے عمار بن یاسر سے پوچھنے کو کہا عمار رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ الحمیدی والعدنی والنسائی والطحاوی والتعیای

۲۷۰۶۳..... ”ایضاً“ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کرو۔ چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عضو مخصوص اور فوطے دھولے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

رواہ ابو داؤد والنسائی والبیھقی

۲۷۰۶۴..... ”مسند براء بن عازب“ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۶۵..... ”مسند ثوبان“ سعد بن ابی طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے قے کی اور روزہ افطار کر دیا پھر میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا: ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ کہا، میں نے ہی آپ ﷺ کے لیے وضو کے واسطے پانی بہایا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۰۶۶..... ”مسند جابر بن سمرہ“ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۶۷..... ”ایضا“ ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں یہ کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۶۸..... علی بن طلق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں کوئی شخص ایسا بھی ہوا ہے جو دیہات میں رہتا ہے اس سے تھوڑی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے جبکہ دیہات میں پانی کی قلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا نکل جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۰۶۹..... علی بن طلق کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی نماز میں ہوا نکل جائے وہ نماز توڑ دے وضو کرے اور نماز لوٹائے۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۵۔۲۱۴

۲۷۰۷۰..... ”مسند عمرو بن امیہ ضمری“ نبی کریم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۷۱..... ”مسند مقداد بن اسود“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھیں کہ ایک شخص ہے وہ جب اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آ جاتی ہے یہ کیا کرے؟ چونکہ میرے نکاح میں آپ ﷺ کی بیٹی ہے میں آپ سے سوال کرتے ہوئے شرماتا ہوں۔ مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بارے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص یہ حالت پائے وہ شرمگاہ دھولے اور نماز والا وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۷۲..... ”مسند ابی امامۃ“ نبی کریم ﷺ سے مس ذکر (عضو مخصوص کو چھونے) کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۷۳..... ''مسند ابی امامہ'' ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میں نے نماز پڑھتے ہوئے عضو مخصوص چھولیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں یہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق وھو ضعیف

۲۷۰۷۴..... ''مسند ابی امامی'' ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اور اس سے کھیل کود لیتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر وفیہ رکن بن عبداللّٰہ الشافی متروك

۲۷۰۷۵..... سھل بن حنیف کہتے ہیں: مجھے شدت سے مذی آجاتی تھی جس کی وجہ سے میں بہت غسل کرتا تھا میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مذی کپڑوں کو لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں دیکھو کہ مذی لگی ہے وہاں پانی مار (کردھو) لیا کرو۔ رواہ مسلم وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۷۶..... ''مسند ابی رافع'' ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے لیے بکری کا پیٹ (یعنی پیٹ کا گوشت، پسلی، چانپ وغیرہ) پکایا آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر عشاء کی نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۷..... ابورافع کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو بکری کا شانہ کھاتے دیکھا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۸..... ''مسند ابی رافع'' میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بکری کا بچہ ذبح کیا آپ نے اس کا گوشت تناول فرمایا اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں اور نہ ہی کلی کی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۹..... ''ایضاً'' ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے تیز دھار لکڑی سے بکری ذبح کی اور اس کا گوشت پکایا آپ نے گوشت تناول کیا آپ نے کلی کی اور نہ ہی وضو کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۷۰۸۰..... ''مسند ابی سعید'' محمد بن ثابت عبدی ابو ہارون عبدی کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اور یہ سوال پوچھنا چاہا کہ ایک شخص راستے سے گزر رہا ہوتا ہے وہ کسی عورت کو دیکھ لیتا ہے اور اسے مذی آجاتی ہے کیا اسے غسل کرنا چاہئے جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوال کرنا اچھا نہیں سمجھا چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حالت مردوں کو پیش آجاتی ہے تمہیں صرف وضو کافی ہے۔ رواہ الضیاء

۲۷۰۸۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص سو جائے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۵۴۔

۲۷۰۸۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وضو صرف حدث سے واجب ہوتا ہے خواہ ہوا خارج ہو یا گوز نکلے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۳..... مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے ہوئے تھے، یکا یک ایک آدمی آیا جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آنے والا شخص بولا: کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: سوال کرو، وہ بولا: میں جب بھی پیشاب کرتا ہوں پیشاب کے بعد کودنے والا پانی آتا ہے (یعنی منی) ہم نے کہا: وہ پانی جس سے بچہ بنتا ہے؟ بولا: جی ہاں۔ ہم نے کہا: تمہیں غسل کرنا چاہئے۔ وہ شخص انا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا واپس چلا گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز میں جلدی کی جب سلام پھیرا فرمایا: اے عکرمہ! اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، عکرمہ اس آدمی کو پکڑ کر لے آئے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ذرا بتاؤ تم نے اس شخص کو کتاب اللہ کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا کیا رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: پھر تم نے کہاں سے یہ فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا رائے سے یہ فتویٰ دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی لیے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک فقیہ ہزار عبادت گزاروں سے بھی زیادہ

شیطان پر بھاری ہوتا ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے بتاؤ جب تمہیں وہ پانی خارج ہوتا ہے کیا تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ شخص بولا: نہیں فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے جسم میں بے حسی پاتے ہو عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: یہ تو بس جسم کی ٹھنڈی ہے تمہیں اس کے بعد صرف وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن عساکر وسندہ حسن

نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۲۷۰۸۴ ...... ابو عالیہ ایک انصاری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گزرا اس کی آنکھیں بینائی سے خالی تھیں چنانچہ وہ کنوئیں میں گر گیا نماز میں کھڑے (تقریبا) سب لوگ ہنس پڑے رسول کریم ﷺ نے ہنسنے والوں کو وضو اور نماز دونوں لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۵ ...... ''مسند بسرہ بنت صفوان'' بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے جب وضو سے فارغ ہو جاتی ہے، پھر اپنا ہاتھ چادر کے نیچے داخل کرتی ہے اور شرمگاہ کو چھو لیتی ہے کیا اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے؟ فرمایا: جی ھاں۔ جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۸۶ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ منی سے غسل واجب ہوتا ہے جبکہ ودی اور مذی سے وضو واجب ہوتا ہے۔ ودی اور مذی آنے کی صورت میں عضو مخصوص کی ساری دھولی جائے اور پھر وضو کر لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۸۷ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے خارج ہوں، ان چیزوں سے واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوں۔ راستے کو روندنے کی وجہ سے غسل نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۰۸۸ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے وہ وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۹۰۷

۲۷۰۹۰ ...... ابو معاویہ اعمش سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص جو کہ نابینا تھا مسجد میں آنا چاہتا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اس شخص کا پاؤں کنویں پر لگا اور لوگ اسے دیکھ کر ہنس پڑے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

۲۷۰۹۱ ...... ابو معاویہ، ھشام، حفصہ، ابو عالیہ کی سند سے حدیث مثل بالا کے مروی ہے۔

فائدہ: ...... ہنسی تین قسم پر ہے مسکراہٹ، ضحک، قہقہہ، مسکراہٹ سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی نماز، ضحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا قہقہہ سے دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

۲۷۰۹۲ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بوسے کا تعلق لمس سے ہے لہٰذا اس سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۰۹۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کرو اگر میرے نکاح میں آپ کی بیٹی نہ ہوتی میں خود سوال کرتا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آجاتی ہے، اس پر اسے قابو نہیں ہوتا حالانکہ وہ اپنی بیوی کو چھوتا تک بھی نہیں۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آنے لگے حالانکہ اس نے بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی اسے عضو تناسل اور فوطے دھو لینے چاہئیں پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابن النجار

۲۷۰۹۴ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے شدت سے مذی آجاتی تھی جس کی وجہ سے میں اکثر غسل کرتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۰۹۵ ...... مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے سامنے قرآن مجید پکڑ کر رکھتا تھا میں نے خارش کر دی سعد رضی

اللہ عنہ بولے: شاید تم نے عضو مخصوص چھوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا جاؤ اور وضو کرو۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی داؤد فی المصاف

۲۷۰۹۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول کریم ﷺ سے سوال کرو کہ ایک شخص ہے جو اپنی بیوی سے کھیل کود کرتا ہے اس سے بات چیت کرتا ہے (بس اتنا کرنے پر) اسے مذی آجاتی ہے اگر آپ کی بیٹی میرے نکاح میں نہ ہوتی میں خود سوال کرتا چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اپنا وضو اور فوطے دھولے اور پھر شرمگاہ پر چھینٹے مارلے۔ رواہ العقیلی والطحاوی

۲۷۰۹۸...... عابس بن انس جو کہ بنی سعد بن لیث میں سے ہیں کہتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کے درمیان مذی کے مسئلہ پر مذاکرہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کثرت سے مذی آجاتی ہے رسول کریم ﷺ سے اس بارے سوال کرو۔ مجھے سوال کرنے سے حیاء آتی ہے چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مذی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آئے اسے چاہئے کہ بدن سے اسے دھولے پھر اچھی طرح وضو کرے اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔ رواہ العقیلی

۲۷۰۹۹...... "مسند ابی" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے پاس باہر آئے اور کہا: مجھے مذی آگئی تھی میں نے عضو مخصوص دھو کر وضو کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ کافی ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ھاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

ان چیزوں کا بیان جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۰۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نیچے بچھی ٹاٹ سے ہاتھ صاف کیے پھر کھڑے ہوئے اور نماز شروع کردی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہڈی یا پسلی کے ساتھ لگا ہوا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۱۰۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے، آپ گوشت سے ابلی ہوئی ہنڈیا کے پاس سے گزرے ہنڈیا سے ہڈی یا شانہ لیا اور اس سے گوشت تناول کیا پھر نماز کے لیے چل پڑے حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۳...... "ایضاً" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہڈی سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمارہے تھے اتنے میں موذن آگیا آپ نے ہڈی وہیں رکھی اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۴...... "ایضاً" رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گھر میں تھے اتنے میں موذن آیا آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ جب آپ دروازے پر پہنچے آپ کو ایک پلیٹ تھمادی گئی جس میں روٹی اور گوشت تھا آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت واپس لوٹ آئے کھانا آپ نے بھی کھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پھر نماز کے لیے واپس لوٹ آئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مماسست النار (آگ سے پکی ہوئی چیزوں) سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ حدیث نمبر ۲۶۳۳۵ یعنی "جن چیزوں کو آگ تبدیل کردے انہیں کھانے کے بعد وضو کرو" میں وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا وضو والا حکم منسوخ ہوچکا ہے یا وضو سے مراد وضو لغوی ہے نہ کہ اصطلاحی۔

۲۷۱۰۵..... "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی رات کو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے رفع حاجت سے فارغ ہو کر چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے پھر رات کو نماز کے لیے اٹھے مشکیزے کے پاس آئے مختصر مگر پورا وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے انگڑائی لی اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں پھر میں اٹھ گیا اور ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ نے کیا تھا میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا مجھے قریب والے کان سے پکڑ کر گھمایا حتیٰ کہ میں آپ کی دائیں طرف ہو گیا آپ برابر نماز میں رہے آپ کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں تک مکمل ہوئی ان میں دو رکعتیں فجر کی بھی تھیں۔ پھر آپ پہلو کے بل سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ حتیٰ کہ بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کے لیے کہا، آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا آپ کی دعا میں یہ الفاظ تھے: یا اللہ نور کر دے میرے دل میں نور کر دے میری شنوائی میں نور کر دے، میری بصارت میں نور کر دے، میری داہنی طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے اور مجھے نور عظیم عطا فرما۔ کریب کہتے ہیں میرے پاس چھ چیزیں اور ہیں جو صندوق میں پڑی ہیں اور وہ یہ ہیں "نور کر دے میرے پٹھوں، دماغ، خون، بال، چمڑی اور ہڈیوں میں۔"

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرنے گیا، چنانچہ میری ملاقات میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی کریم ﷺ کی رات سے ہو گئی، آپ ﷺ رات کو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، نماز کے بعد سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی، پھر بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کا بتلانے آئے آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ نے وضو نہیں کیا اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۱۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے ایک دو مرتبہ اونگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۰۹..... زہری انصار کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس شخص کے والد کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لئے گئے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۱۱۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو آگ سے پکی ہوئی چیز تناول فرماتے دیکھا ہے پھر آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۱۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی مانگا کلی کی اور فرمایا: دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہیں۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن جریر

۲۷۱۱۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ہوا، وہ اس رات نماز نہیں پڑھ رہی تھیں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ایک چادر لائی پھر دوسری چادر لائی اور سرہانے کے پاس رکھ دی پھر چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں میرے لیے بھی اپنے پہلو میں ہلکا سا بستر لگا دیا تھا میں نے انہی کے سرہانے کو اپنا سرہانا بنایا اور لیٹ گیا، اتنے میں نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر تشریف لائے، بستر تک پہنچے سرہانے سے ایک کپڑا لیا اس کی تہبند باندھی اور اپنے کپڑے اتار دیئے کپڑے لٹکا دیئے پھر میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لحاف میں گھس گئے، رات کے آخری حصہ میں لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف اٹھے اسے کھول کر اس سے وضو کیا میں نے ارادہ کیا کہ اٹھ کر آپ پر پانی بہاؤں پھر میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں جاگتا ہوں پھر اپنے بستر پر آئے تہبند کھول دی اور کپڑے پہن لیئے پھر گھر میں نماز کے لیے مقررہ جگہ پر آئے اور نماز پڑھنے لگے میں اٹھ کھڑا ہوا وضو کیا اور آپ کی بائیں جانب آ کھڑا ہوا آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ کے ساتھ میں نے بھی تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں پھر آپ بیٹھ گئے میں بھی آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا رخسار میرے

رخسار کے قریب کردیا حتیٰ کہ میں سونے والے کی طرح آپ کے سانس لینے کی آواز سننے لگا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو چکا ہے آپ ﷺ مسجد کی طرف چل دیئے آپ نے دو رکعتیں شروع کردیں اور پھر بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۱۳..... عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات بسر کی، میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھوں (کہ آپ کے رات کو کیا معمولات ہیں) آپ رات کو اٹھے اور ہلکا سا وضو کیا پھر واپس لوٹ آئے پھر اٹھے اور پیشاب کیا اور پھر اچھی طرح سے وضو کیا پھر میں نے وضو کیا آپ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ نے چار چار رکعتیں پڑھیں پھر تین وتر پڑھے پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ میں آپ (ہلکے ہلکے) خراٹے سننے لگا پھر موذن آیا اور آپ نماز کے لیے چل پڑے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۷۱۱۴..... "مسند زینب بنت ام سلمہ" رسول کریم ﷺ کے پاس بکری کا شانہ لایا گیا، آپ نے تناول فرمایا: پھر نماز پڑھی اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۱۵..... اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن نوفل ھاشمی کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے ایک شانہ آپ کے قریب کیا جو ٹھنڈا ہو چکا تھا میں ہڈی سے گوشت الگ کر کے آپ کو دیتی رہی اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ رواہ ابویعلیٰ

۲۷۱۱۶..... ضباعہ بنت زبیر کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کیا آپ نے گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والشاشی وابویعلی والبیھقی وابن مندہ

۲۷۱۱۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں قیلولہ کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ (بیوی) آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ وضو کرتے پھر نماز کے لئے نکل جاتے اور (چلتے چلتے) مجھے بوسہ دے دیتے پھر نماز کے لیے آگے بڑھ جاتے نیا وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۱۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص سر جھکا کر اونگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لیتا ہوں یا پھول سونگھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آگ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام جن چیزوں کو آگ چھولے ان (کو کھانے) سے وضو نہیں ٹوٹتا، وضو بدن میں داخل ہونے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹتا وضو تو بدن سے خارج ہونے والی چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۲۲..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے وہ وضو دوبارہ کرے گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر وضو نہیں دہراتے تھے عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا وہ (بیوی) ہونہ ہو آپ ہی ہو سکتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

رواہ ابن عساکر وفیہ الحسن بن دینار متروک

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۴۵۔

۲۷۱۲۳......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تم پاک کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو اور بے ہودہ گوئی سے وضو نہیں کرتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۴......جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، عمرہ بنت حزام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو کھجوروں کے لپٹے ہوئے خوشے اور دہی پیش کیا پھر آپ کے لیے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر میں نے آپ کو بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۷۱۲۵......سالم یا نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کی وجہ سے وضو کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۶......ام حکیم بنت زبیر نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۷......''ایضاً'' ام حکیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ضباعہ بنت زبیر کے ہاں تشریف لے گئے ان کے ہاں بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۲۸......ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے وہ رسول کریم ﷺ ان (ام حکیم) کی بہن کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کے ہاں دانتوں سے نوچ نوچ کر بکری کا شانہ تناول فرمایا، پھر انہی کے ہاں نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۹......ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تھے چنانچہ ایک دن ام حکیم رضی اللہ عنہ نے سمجھا آپ تشریف لائیں گے آپ کے پاس بکری کا شانہ لائیں ام حکیم رضی اللہ عنہا گوشت الگ کر کے آپ کو دیتی رہیں اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۳۰......ام سلمی کہتی ہیں رسول مقبول ﷺ نے میرے ہاں دانتوں سے نوچ نوچ کر بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۳۱......ام سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے بکری کا بھونا ہوا پہلو رسول کریم ﷺ کے قریب کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۲......عبداللہ بن شداد بن ھاد کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے مروان نے کہا: کسی اور سے کیوں سوال کیا جائے جبکہ ہمارے درمیان نبی کریم ﷺ کی ازواج اور ہماری مائیں موجود ہیں چنانچہ مراون نے مجھے (عبداللہ بن شداد کو) ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا انھوں نے کہا: ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ باوضو میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو ہڈی یا بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۳......ھند بنت سعید بن ابی سعید الخدری اپنی پھوپھی سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے تشریف لائے ہم نے آپ کو بکری کی دستی پیش کی آپ نے اسے تناول فرمایا پھر نماز کا وقت ہو گیا آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی خثمۃ وابن عساکر

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۳۴......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو گوشت تناول فرماتے دیکھا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں چھوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۳۵...... محمد بن المنکدر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس حاضر ہوا میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں کہ رسول کریم ﷺ نے آپ کے ہاں ایسی چیز تناول فرمائی ہو جسے آگ نے متغیر کر دیا ہے؟ وہ بولیں: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ہاں (ذبح شدہ) بکری کا پیٹ لٹک رہا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا: اگر تم اسے ہمارے لیے پکاؤ اور ہم اسے کھائیں، ہم نے گوشت پکایا اور آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز کے لیے کھڑے ہوئے جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا، محمد بن المنکدر کہتے ہیں: میں نے اسی طرح ان کے علاوہ ازواج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: وہ بولیں: رسول کریم ﷺ نے جب بھی ہمارے ہاں رات گزاری مدینہ میں رہتے ہوئے آپ کے لیے بکری کے پہلو کا گوشت لایا گیا اور آپ نے تناول فرمایا: پھر آپ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور والضیاء

۲۷۱۳۶...... ھشیم، مغیرہ، ابراہیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۷...... ابو عوانہ، منصور کی سند سے ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث سنائی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں سو جاتے تھے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگتے آپ کی نیند خراٹوں سے پہچانی جاتی تھی پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنے لگ جاتے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۸...... ”مسند ابن مسعود“ ہم پاؤں تلے روندی جانے والی اذیتوں نجاسات سے وضو نہیں کرتے تھے ہم ستر نہیں کھولتے تھے اور نہ ہی بالوں کی کنڈلی بناتے تھے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول ”ہم ستر نہیں کھولتے تھے“ سے مراد یہ ہے کہ دوران نماز جب ہاتھ پر کپڑا آجاتا ہم ہاتھ سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۹...... ہمیں رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم ستر کھولیں، بالوں کی کنڈلی بنائیں یا وضو پر وضو کریں یحییٰ بن ابی کثیر نے ان فرامین کی یوں تفسیر کی ہے۔ ”ہم ستر نہیں کھولیں“ یعنی جب سجدے میں ہاتھ پر کپڑا آجائے اسے نہ ہٹایا جائے ”وضو پر وضو نہ کیا جائے“ یعنی جب باوضو ہو کر چلتے ہوئے پاؤں تلے نجاست روندی جائے اس کے بعد وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۰...... عبیداللہ بن عکراش کی روایت ہے کہ ابو عکراش بن ذویب، کہتے ہیں مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقات دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا! آپ مہاجرین والانصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس اونٹ لے کر آیا جو ایک قطار میں چل رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: میں عکراش بن ذوئب ہوں فرمایا: اپنا شجرہ نسب بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: عکاش بن ذوئب بن صرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنو مرہ بن عبید کے صدقات ہیں، رسول کریم ﷺ مسکرائے پھر فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں: یہ میری قوم کے صدقات ہیں پھر آپ نے داغنی سے داغ لگانے کا حکم دیا اور یہ کہ انھیں دوسرے صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ ضم کر دیا جائے۔ پھر مجھے ہاتھ سے پکڑ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے گئے آپ نے فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ ہمیں ایک بڑے پیالے میں ثرید اور اونٹ کی چربی دی گئی ہم کھانے میں مصروف ہو گئے رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سامنے سے تناول فرمانے لگے۔ میں نے برتن کے کناروں کناروں سے کھانا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا: اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ چونکہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں انواع واقسام کی تازہ کھجوریں یا چھوہارے تھے (عبیداللہ بن عکراش کو کھجوریں یا چھوہارے ہونے میں شک ہوا ہے) میں نے کھجوریں اپنے سامنے سے کھانی شروع کر دیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پورے برتن میں گھوم رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھجوریں کھاؤ چونکہ کھجوریں مختلف انواع واقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تری ہتھیلیوں، بازوں چہرے اور سر پر مل لی پھر فرمایا: اے عکراش! آگ سے متغیر ہو جانے والی چیزوں کی وجہ سے اسی طرح کا وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۴۱...... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک ہنڈیا کے پاس آئے اس سے ایک ہڈی نکالی وہ کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۴۲۔۔۔۔۔"مسند ابی" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے روٹی اور گوشت کھا رہے تھے پھر میں نے پانی مانگا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے؟ ان دونوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزوں کی وجہ سے وضو کر رہے ہو حالانکہ وہ ہستی جو تم سے بدرجہا افضل ہے اس نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۱۴۳۔۔۔۔۔"مسند اکیمۃ بن عبادۃ" اکیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کا شانہ تناول فرماتے دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن السکن قال فی الاصابة و اسناده مجهول

۲۷۱۴۴۔۔۔۔۔"مسند انس" ابوقلابہ کہتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انہیں گھر نہ پایا، میں ان کی انتظار میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ آئے دراں حالیکہ آپ غصہ میں تھے کہنے لگے: میں حجاج کے پاس تھا ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نماز پڑھنے لگے اور وضو نہیں کیا میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا آپ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے؟ جواب دیا نہیں ہم نہیں کرتے تھے۔

رواه سعد بن المنصور و ابن ابی شیبة وهو صحیح

۲۷۱۴۵۔۔۔۔۔"ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سر نماز عشاء کی انتظار میں اونگھ کی وجہ سے جھک جاتے تھے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ رواه سعید بن المنصور و ابن ابی شیبة

۲۷۱۴۶۔۔۔۔۔"ایضاً" میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز کی انتظار میں سوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ میں ان میں سے بعض کے خراٹے سن لیتا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر وضو نہیں کرتے تھے۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۱۴۷۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو شانے سے گوشت کھاتے دیکھا ہے (یا ہڈی سے) پھر آپ نے ہاتھوں کا مسح کر لیا اور وضو نہیں کیا۔ رواه ابن عساکر

۲۷۱۴۸۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بھنے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا دیا گیا آپ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ داخل ہوئے ان سب حضرات نے گوشت مل کر کھایا پھر ایک کپڑے سے ہاتھ صاف کر لیے پھر نماز کی انتظار میں بیٹھے رہے، تھوڑی دیر بعد موذن نے مغرب کی اذان دی پھر سب نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے سب نے نماز پڑھی جبکہ نبی کریم ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے وضو نہیں کیا۔ رواه ابن عساکر

۲۷۱۴۹۔۔۔۔۔قیس بن سکن کی روایت ہے کہ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم عضو مخصوص کو چھونے پر وضو کرنے کے قائل نہیں تھے اور فرماتے تھے: اسے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۱۵۰۔۔۔۔۔ابن عمر وشیبانی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مستورد عجلی کو توبہ کرنے کی ترغیب دے رہے تھے اور آپ ﷺ نماز کے لیے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے اوپر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں مستورد بولا: میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے تیرے اوپر مدد مانگتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد کی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی گردن میں صلیب پڑی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے صلیب توڑ دی جب آپ رضی اللہ عنہ نماز میں داخل ہوئے ایک شخص کو امامت کے لیے آگے بڑھا دیا اور خود وضو کرنے چلے گئے پھر لوگوں کو خبر دی کہ کسی حدث کی وجہ سے میرا وضو نہیں ٹوٹا لیکن میں اس نجاست (صلیب) کی وجہ سے وضو کرنا اچھا سمجھتا ہوں۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۱۵۱۔۔۔۔۔عبدالکریم بن ابی امیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آگ سے پکائی جانے والی چیزوں کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواه عبدالرزاق

اونٹ کے گوشت سے وضو لازم نہیں

۲۷۱۵۲۔۔۔۔۔حبان بن حارث کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے، میں

نے آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے پایا، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تو نماز پڑھوں گا چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ جب کھانے سے فارغ ہوئے اپنے موذن ابن نباح سے فرمایا: اقامت کہو۔ رواہ الشافعی و مسرود والدورقی والبیھقی

۲۷۱۵۳..... ''مسند صدیق'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ دانتوں سے نوچ نوچ کر تناول فرماتے دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابویعلیٰ وابونعیم فی المصرفة و یعلی فی فوائدہ والبزار

بزار کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اس روایت میں انقطاع اور ضعف ہے۔

۲۷۱۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنی ناک صاف کی یا بغل میں خارش کی وہ وضو کرے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۱۵۵..... ابوسبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۶..... عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آگ پر پکایا ہوا کھانا کھایا پھر نماز کے لیے چلے گئے اور وضو نہیں کیا۔ پھر فرمایا: جیسے رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اسی طرح میں نے وضو کیا جیسے آپ نے کھانا تناول فرمایا اسی طرح میں نے بھی کھایا پھر جس طرح آپ نے نماز پڑھی اسی طرح میں نے بھی نماز پڑھی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والعدنی وسعید بن المنصور

۲۷۱۵۷..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیالے میں کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۸..... طلق بن حبیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ناک میں خارش کرتے دیکھا یا ناک چھوتے دیکھا آپ نے فرمایا: کھڑا ہو جا اپنے ہاتھ دھو یا فرمایا طہارت حاصل کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۵۹..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا پھر فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کا کھانا کھایا ہے اور آپ کی نماز پڑھی ہے۔

رواہ ابوبکر الدیباجی فی فوائدہ

۲۷۱۶۰..... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ ثرید تناول فرماتے دودھ نوش کرتے نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن جریر وسعید بن المنصور

۲۷۱۶۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا ہے اور ابوبکر، عمر عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا ان سب نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور ابن ابی شیبة

۲۷۱۶۲..... ''ایضاً'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ روٹی اور گوشت نبی کریم ﷺ کے قریب کیا گیا آپ نے تناول فرمایا پھر وضو کے لئے پانی منگا وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی پھر بقیہ کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۶۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا پھر آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ دعوت دی پھر ان حضرات کو مخصوص دعوت کا کھانا پیش کیا گیا پھر ان کے لیے اور کھانا پیش کیا، رسول کریم ﷺ نے تناول فرمایا، آپ کے ساتھ ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ کے پاس بقیہ کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۶۴..... ''ایضاً'' سعید بن المنصور، فلیح بن سلیمان کہتے ہیں: ہم نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے متعلق زہری سے سوال کیا، زہری نے ہمیں

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں سنائیں جس میں وضو کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ذکر کیں وہ یہ ہیں حضرت ابوہریرہ، عمر بن عبدالعزیز، خارجہ بن زید، سعید بن خالد اور عبدالملک بن ابی بکر، میں نے زہری سے کہا: یہاں ایک قریشی ہے جس کا نام عبداللہ بن محمد ہے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی تھی ان میں ایک جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے روٹی اور گوشت کھایا پھر رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جبکہ ہم میں سے کسی نے وضو کے لیے پانی کو چھوا تک نہیں۔ پھر ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کام سے واپس لوٹے میں رات کے کھانے کی تلاش میں تھا چنانچہ کیا گیا: ہمارے ہاں اس بکری کے سوا کچھ نہیں اس نے بچہ جنم دیا ہے بکری کا دودھ دوہا گیا پھر اس کی کھیس تیار کی گئی ہم نے کھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھیس کھائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہے جب مال آئے گا میں تمہیں اتنا اتنا اور اتنا مال دوں گا چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ لپ بھر بھر کر دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی چھوا تک نہیں اور میں نے بھی پانی چھوا تک نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں بسا اوقات ہمارے لیے بڑے پیالے میں کھانا رکھتے ہم روٹی اور گوشت کھاتے پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جاتے ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص وضو کے لیے پانی کو مس تک نہیں کرتا تھا۔ زہری کہنے لگے: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسی طرح اور حدیث سناؤں چنانچہ مجھے علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا (عضو) تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا، اسی طرح مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے اپنے والد کی حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایک عضو (بکری کی دستی یا شانہ) تناول فرماتے دیکھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم نے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ کہا: کچھ ہوا اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۶۵..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول مقبول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انصار کی ایک عورت کے پاس سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: فلاں عورت آپ کو بلا رہی ہے رسول کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ حتیٰ کہ جب ہم مطلوبہ مقام پر پہنچے تو کھجوروں کے باغ میں ہمارے لیے دسترخوان لگا دیا گیا اور اس عورت نے بھونی ہوئی بکری لائی یہ وقت ظہر سے قدرے پہلے کا تھا رسول اللہ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا ہم نے بھی گوشت کھایا پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی اس عورت نے پھر پیغام بھیجا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کا باقی بچا ہوا گوشت نہ بھیجوں؟ فرمایا: جی ہاں ضرور بھیجو گوشت لایا گیا آپ نے تناول فرمایا: ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۶۶..... ”مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی“ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کی وجہ سے وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۶۷..... ابوطلحہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۶۸..... ابوطلحہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا: پھر نماز کھڑی کر دی گئی آپ قبل ازیں وضو کر چکے تھے میں آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: پیچھے ہٹو بخدا مجھے ایسا کرنے پر سخت پریشانی ہوئی پھر آپ نے نماز پڑھی اور میں نے اس جھڑک کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مغیرہ پر آپ کی جھڑک بہت گراں گزری ہے حتیٰ کہ شاید آپ کے دل میں اس کے متعلق کچھ بات ہو؟ آپ نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق بھلائی ہی بھلائی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لایا تھا تاکہ میں وضو کروں۔ حالانکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے، اگر میں وضو کر لیتا میرے بعد لوگ بھی ایسا کرتے۔ رواہ الضیاء، ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۶۹..... ”مسند سوید بن نعمان انصاری“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ خیبر تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب مقام صہباء پہنچے نماز

عصر پڑھی پھر کھانا لائے جانے کہا گیا اور آپ کے پاس صرف ستو لائے گئے سب نے ستو کھائے اور پانی لیا پھر آپ نے پانی مانگا کلی کی ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۰......ابوطلحہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کے بعد وضو کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۱......ابو قلابہ بنو ہذیل کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جسے ابوغرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کہتا ہے: وہ چیزیں جنہیں آگ متغیر کر دیتی ہے ان کو کھانے کی وجہ سے وضو کیا جاتا تھا، دودھ پینے پر کلی کی جاتی تھی اور کھجوریں کھانے کے بعد کلی نہیں کی جاتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

میٹھی چیز کھانے کے بعد کلی کرلے

۲۷۱۷۲......ابن عساکر اپنی سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بجز حلواء (میٹھی چیز) کے ہر چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا اور جب آپ کوئی میٹھی چیز تناول فرماتے پانی منگوا کر کلی کر لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۳......ابو مریۃ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے لوگوں کو سنت ودین کی تعلیم دینا شروع کی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیٹ میں بول و براز نہ روکے رکھے (پھر وہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے) تم میں سے اگر کوئی شخص ایک یا دو مرتبہ شرمگاہ میں خارش کرے اور خارش بھی ہلکی سے ہو۔ اتنے میں لوگوں کی آنکھیں چندھیا کر جھک گئیں، ابوموسیٰ نے پوچھا: تم لوگوں نے مجھ سے اپنی نظریں کیوں جھکالیں؟ لوگوں نے کہا: چاند کی چمک براہ راست آنکھوں میں لگتی ہے تب ہم نے آنکھیں جھکالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سر عام اللہ تعالیٰ کو جلوہ افروز دیکھو گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۴......جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آگ چھوئی ہوئی چیزوں کی وجہ سے وضو کرنے کے قائل تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے ابوہریرۃ کو پیغام بھیجا کہ مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنی داڑھی میں پاک تیل لگاؤں کیا میں باوضو رہ سکتا ہوں؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اگر میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤ تم اس کے مقابلہ میں تاویلیں نہ بیان کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۵......"مسند بن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تیل استعمال کرتے ہیں جو آگ پر پکایا جاتا ہے ہم آگ پر ابلے ہوئے گرم پانی سے وضو بھی کر لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۷۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم پاؤں تلے نجاست روندے جانے کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والترمذی فی کتاب الطھارۃ باب ماجاء فی الوضوء من الموطاء

فائدہ:......فقہاء کا اجماع ہے کہا گر خشک نجاست روندی جائے تو اس کا پاؤں کے ساتھ لگنے کا امکان کم ہی ہوتا ہے لہٰذا دھونے کی ضرورت نہیں البتہ اگر تر نجاست پاؤں کے ساتھ لگ جائے تو پاؤں دھونا واجب ہے گویا صورت مذکورہ نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ از مترجم

۲۷۱۷۷......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سو جاتے تھے درآنحالیکہ آپ سجدہ میں ہوتے ہمیں آپ کے سونے کا علم آپ کے (ہلکے ہلکے سانس نما) خراٹوں سے ہوتا تھا پھر آپ اٹھتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۷۸......"مسند علی بن قیس بن ابی حازم" ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے نماز میں عضو مخصوص کو چھولیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۹......"مسند جری حنفی"، حکم بن سلمہ بنی حنفیہ کے ایک شخص جری نامی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا: یا رسول اللہ بسا اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں میرا ہاتھ شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے اپنی نماز جاری رکھا کرو۔ رواہ ابو نعیم وسندہ ضعیف

کلام:........ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے دیکھئے الاصابہ ۱۸۷۔

۲۷۱۸۰......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھوا ہے یا اپنی ناک کی ایک طرف چھوئی ہے۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۱......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عضو مخصوص کو چھونے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بس تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۲......"مسند طلق بن علی" ہم وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھی اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! دوران نماز عضو مخصوص کو چھو لینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ تو بس تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۸۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما عضو مخصوص کو چھو لینے کے بعد وضو کرنے کے قائل نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۴......ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے عضو کے چھونے کے متعلق سوال کیا گیا، انھوں نے فرمایا: یہ بات ناپسند سمجھی جاتی تھی کہ مومن کا ایک عضو نجس بھی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۵......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا کان۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں آیا کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا اپنے کان کی کوئی طرف۔
رواہ سعید بن المنصور

باب قضائے حاجت......استنجا اور نجاست زائل کرنے کے بیان میں

قضائے حاجت کے آداب

۲۷۱۸۷......"مسند صدیق" ابن شہاب کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بخدا میں جب بھی رفع حاجت کے لیے گیا ہوں اپنے رب تعالیٰ سے مارے حیا کے اپنا سر ڈھانپ رکھا ہے۔
رواہ ابن حبان فی روضۃ العقلاء وھو منقطع

۲۷۱۸۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۸۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے رسول مقبول ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا، فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر مت پیشاب کرو اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ والحاکم وذکرہ الترمذی تعلیقا وضعفہ

۲۷۱۹۰......ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس سے اپنی قوم کے پاس آئے لوگوں نے کہا: تم اپنے اس صاحب کے پاس سے آئے ہو جو تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ تم قضائے حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کرتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا پیٹھ کریں اور یہ کہ ہمیں گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز تین پتھروں سے کم پتھروں سے استنجاء کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۱..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ان بیت الخلاؤں میں جنات پائے جاتے ہیں جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھ لو۔

اعوذ باللہ من الرجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

یعنی میں گندگی اور گندے شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۲..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب استنجاء کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین.

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۳..... مجاہد کہتے ہیں: دو حالتوں میں فرشتہ انسان سے دور رہتا ہے پاخانہ کرتے وقت اور جماع کرتے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۴..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کرکے پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۵..... اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے کہتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اذیت پہنچانے والی چیزوں سے حفاظت فرمانے والا ہے جب بیت الخلاء سے باہر آتے دونوں ہاتھ پیٹ پر ملتے اور کہتے: اگر لوگوں کو اس نعمت (اذیت سے راحت کی نعمت) کا علم ہوتا ضرور اس کا شکر ادا کرتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الشکر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۱۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۹۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: جب تم بیت الخلاء سے فارغ ہوکر باہر نکلو پانی سے پاکی حاصل کرو چونکہ پانی بابرکت پاکی والی چیز ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر

۲۷۱۹۸..... "مسند عمرو بن العاص" حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا، ہم نے عرض کیا: آپ تو اس طرح پیشاب کررہے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے جسم یا کپڑوں کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا تو اسے قبر سے عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۹..... "مسند انس" شبیہ بن مساور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اچانک آپ کا سفید خچر بھاگنے لگا لوگوں نے خچر کو پکڑنا چاہا آپ نے فرمایا: خچر کا راستہ چھوڑ دو چونکہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے چونکہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رواہ البیھقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۰۰..... معقل بن ابی الھیثم کی روایت ہے کہ (معقل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں) نبی کریم ﷺ نے قبلتین کی طرف منہ کرکے پیشاب، پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۰۱..... "مسند سراقہ بن مالک" ابو راشد کی روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ممکن ہے عنقریب سراقہ تمہیں یہ بھی بتائیں گے تم رفع حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی، سراقہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وعظ کیا پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور اس کی طرف منہ نہ کرے ایسی جگہوں میں پیشاب و پاخانہ کرنے سے اجتناب کرے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں یعنی راستہ اور سایہ دار جگہ ہوا کے رخ میں پیٹھ رکھا کرو پنڈلیوں پر بیٹھو تاکہ زمین کے قریب تر ہو جاؤ اور نیزے تیار رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۲..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں کسی مشرک نے استہزاء کرتے ہوئے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے حتیٰ کہ پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ھاں آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب و پاخانہ کرتے وقت قبلہ کا رخ نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پتھر استنجاء میں استعمال نہ کریں اور ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والضیاء

۲۷۲۰۳..... ابوذر کی روایت ہے کہ وہ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے: الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۰۴..... ”مسند سھل بن حنیف“ حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اہل مکہ کی طرف میرے قاصد ہو چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ سے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں سلام کیا ہے۔ نیز تمہیں تین چیزوں کا حکم دیا ہے تم غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ جب بیت الخلاء میں جاؤ کعبہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ اور یہ کہ ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو۔

رواہ عبدالرزاق

قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجا کرنے کی ممانعت

۲۷۲۰۵..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کہنے لگے: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا صاحب تمہیں پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے نیز گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی تین پتھروں سے کم پر اکتفانہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۶..... ”مسند عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی“ میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب نہ کرے میں پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۰۷..... ”مسند ابی ہریرۃ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں۔ جب تم رفع حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ، آپ نے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا، ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا نیز دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے اور جب استنجاء کرے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے، نیز آپ استنجاء کے لیے تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۷۔

۲۷۲۰۹..... عبدالرحمن بن اسود ایک صحابی سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے عنقریب وہ تمہیں اس کی بھی تعلیم دے گا کہ تم پاخانے اور پیشاب کے لیے کیسے جاؤ صحابی نے کہا: ہمیں تو آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور یہ کہ ہم تین پتھروں سے استنجاء کریں، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گوبر اور لید سے استنجاء نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجانہ کریں۔ رواہ عبدالرزاق،

۲۷۲۰۹..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا:

آپ نے دونوں ٹانگیں کھول رکھی تھیں حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی سیرین الگ ہونا چاہتی ہے۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۰......نافع کی روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سناتے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۱۱......"مسند عائشہ رضی اللہ عنہا" نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر تشریف لاتے یہ دعا پڑھتے تھے: غفرالک: یا اللہ ہم تیری مغفرت کے خواستگار ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۱۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم عورتیں اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثر کو دھولیا کرو چونکہ رسول کریم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس چیز کا حکم دیتے تھے۔
رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة والطبرانی فی الا وسط وابن عساکر

۲۷۲۱۳......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: اپنے خاوندوں سے کہو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثرات دھولیا کریں چونکہ اگر مجھے حیاء نہ آتی میں خود انھیں اسی چیز کا بتاتی۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۴......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: میرے لیے تین پتھر تلاش کر لاؤ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے آیا۔ آپ نے دو پتھر تو لے لیے البتہ گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے ایک پتھر اور لاؤ۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۱۵......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ حاجت کے لئے باہر گیا آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس سے میں استنجاء کروں اور میرے پاس ہڈے اور گوبر مت لاؤ۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۱۶......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے دونوں ٹانگوں کو پھیلا لیتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ پر رحم کرنے لگتے۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۱۷......ابوعالیہ کی روایت ہے کہ جنات اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر یہ ہے کہ آدمی یہ کہہ لے: بسم اللہ۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۱۸......"مسند اسامہ" رسول کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ البزار وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں نر اور مادہ جنات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۲۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے۔ میں اس وقت لڑکا تھا میں ایک برتن یا چھوٹا مشکیزہ پانی سے بھرا آپ کے استنجاء کے لیے اٹھالاتا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۲۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے انگوٹھی دائیں ہاتھ میں لے لیتے جب باہر تشریف لائے تو بائیں ہاتھ میں لگا لیتے۔رواہ ابن الجوزی فی الواھیات وقال الدیصح فیه عمرو بن خالدا الواسطی کذاب یضع الحدیث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۷

بیت الخلاء کے متعلقات

۲۷۲۲۳...... جعفر بن محمد اپنے آباء کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ میں پانی کی چھاگل اٹھا کر آپ کے پیچھے ہولیتا۔ رواہ السلمی فی الاربعین

۲۷۲۲۴...... قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... کھڑے ہو کر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی عذر کی وجہ سے پیشاب کیا ہوگا عام حالات میں یا بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۲۲۵...... عون بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لوگ آپ سے مسائل دریافت کررہے تھے ایک اعرابی نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ آپ سے پاخانہ کے متعلق پوچھیں آپ انھیں اس کے متعلق بھی بتادیں گے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں تمہیں لعنت کا سبب بننے والی جگہوں میں پیشاب کرنے سے منع کرتا ہوں یعنی راستے کے درمیان، سایہ دار جگہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جہاں مسافر پڑاؤ کرتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۲۶...... ”مسند عائشہ“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں یہودیوں کی ایک عورت کے پاس داخل ہوئی وہ بولی پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ میں نے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ بولی: جی ہاں پیشاب لگنے کی وجہ سے چمڑا اور کپڑا کاٹ دیا جاتا ہے۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے ہماری آوازیں بلند ہورہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: یہ عورت سچ کہتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۲۷...... ”مسند عبداللہ بن عمر“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو دور تک نکل جاتے حتیٰ کہ آپ کسی کو نہ دیکھتے اس وقت تک اپنا کپڑا نہ اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۲۸...... ”ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے قبلہ رو بیٹھے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ: ...... دوسری احادیث کے پیش نظر یہ حدیث مؤول ہے یہ واقعہ جزئیہ ہے حکم اور قانون نہیں۔

۲۷۲۲۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو رفع حاجت کرتے دیکھا آپ اینٹوں کے درمیان بیٹھے تھے اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا اور ایسے وقت اوپر گیا میرا خیال تھا کہ کوئی بھی باہر نہیں نکلے گا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے دیکھا اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ راستے میں پیشاب کرنا اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۲...... ”مسند عبدالرحمن بن ابی قراد“ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور بہت دور تک نکل گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۳۳...... عطاء کہتے ہیں جب تم رفع حاجت کررہے ہوتے ہو فرشتے حاضر نہیں ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۴...... ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے زرد رنگ کی تہبند باندھ رکھی تھی اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی آپ کے ہاتھ میں چھوٹا سا مشکیزہ تھا آپ جیل خانے کی دیوار تلے آئے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتیٰ کہ آپ کے پیشاب پر جھاگ چڑھ

آئی۔ پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے، وضو کیا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنی کمر پر گرایا۔ میں نے آپ کے کاندھوں پر پانی گرتا ہوا دیکھا پھر آپ مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتارے پھر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۵......ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے وضو کرنے سے پہلے پانی پیا اور فرمایا میں پہلے اپنے پیٹ کو پاک کرنا چاہتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

استنجاء کا بیان

۲۷۲۳۶......عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے عضو مخصوص کو مٹی کے ساتھ پونچھا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی حلیة الاولیاء

۲۷۲۳۷......زید بن وھب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹانگوں کو کھول رکھا تھا حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ترس آنے لگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۸......عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے پھر عضو مخصوص کو پتھر وغیرہ سے صاف کرتے پھر جب وضو کرتے تو عضو مخصوص کو پانی سے نہیں دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

قضائے حاجت کے بعد استنجاء

۲۷۲۳۹......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے پانی لیتے اور دو اونٹوں کے درمیان بیٹھ کر استنجاء کرتے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنستے اور کہتے انھوں نے اس طرح وضو کیا جس طرح عورت وضو کرتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۴۰......مولائے عمر یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے کہتے: مجھے استنجاء کے لیے کوئی چیز دو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو میں لکڑی یا پتھر دیتا یا آپ دیوار کے پاس آتے اور اس سے عضو کو رگڑ کر صاف کرتے یا زمین سے مس کر کے صاف کرتے اور پھر دھوتے نہیں تھے۔ رواہ الترفقی

۲۷۲۴۱......حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے سوراخ میں پتھر یا ہڈی رکھتے آپ اس جگہ آتے سوارخ میں پیشاب کرتے پھر اس پتھر یا ہڈی سے عضو کو صاف کرتے پھر وضو کرتے اور پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:......احادیث صحیحہ میں صاف صاف یہ آیا ہے کہ ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے اور سوراخ میں بھی پیشاب کرنے سے ممانعت کی گئی ہے لہٰذا ترجیح احادیث صحیحہ کو ہوگی۔

۲۷۲۴۲......عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیہات میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۴۳......ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق ومسدد والطحاوی وابن ابی شیبة

۲۷۲۴۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر زیادہ محفوظ رہتا ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا دبر کے لیے زیادہ فراخی کا باعث ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۴۵......عثمان بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تہبند کے

نیچے پیچھے سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن وھب

۲۷۲۴۶..... "مسند علی" نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ آپ نے اپنے عضو کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۲۴۷..... خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے استنجاء کے متعلق فرمایا کہ اس میں پتھر استعمال کیے جائیں اور ان میں کوئی گوبر نہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۴۸..... عبداللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ انھوں ایک شخص کو پاخانے کا اثر دھوتے دیکھ کر فرمایا ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۲۴۹..... مجاہد کہتے ہیں کہ دبر (پچھلے حصہ) کا دھونا فطرت میں سے ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۵۰..... "مسند علی" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عضو مخصوص دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اپنے دین میں وہ چیز مت شامل کرو جو دین کا حصہ نہیں ہے تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اوپر عضو مخصوص کو دھونا واجب ہے جب وہ پیشاب کرے اور اس کا ترک کرنا جفاء (ظلم) ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۵۱..... "مسند ازداد ابی عیسیٰ" عیسیٰ بن ازداد کی روایت ہے (امام بخاری کہتے ہیں عیسیٰ بن ازداد کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں یہ روایت وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو اپنے عضو کو تین بار آہستہ آہستہ (آگے کی طرف) دباتے تھے تاکہ پیشاب کے اٹکے ہوئے قطرے خارج ہو جائے۔ رواہ ابونعیم

۲۷۲۵۲..... عبدالملک بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے جبکہ تم لوگ پتلا پاخانہ کرتے ہو لہٰذا پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی سے دھولو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی سے استنجاء کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۵۴..... "ایضاً" یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ریشم سے استنجاء کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

ازالہ نجاست اور بعض اقسام نجاست

۲۷۲۵۵..... زید بن وہب کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آذربیجان میں جہاد کیا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط موصول ہوا کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کا کھانا مردار کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے اور لباس بھی مردار کا استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا تم وہی کھانا کھاؤ جو پاک ہو اور وہی کپڑے پہنو جو پاک ہوں۔

رواہ ابن سعد

۲۷۲۵۶..... ابوعثمان وربیع یا ابی حارثہ کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں تو نورہ استعمال کرنے کے بعد عصفر معجون شراب کے ساتھ ملا کر مالش کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو حالانکہ شراب کا ظاہر و باطن حرام ہے، جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح شراب کو مس کرنا بھی حرام ہے اپنے جسموں کو شراب مت ملو چونکہ یہ نجس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۲۵۷..... سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شام میں حمام میں داخل ہوتے ہو جبکہ ان حماموں میں عجمی لوگ داخل ہوتے ہیں جو بدن پر ایسی ادویات ملتے ہیں جو شراب سے تیار کی جاتی ہیں اے آل مغیرہ! میں تمہیں دوزخیوں کے رنگ میں خیال کرتا ہوں۔ رواہ ابوعبیدہ فی الغریب

۲۷۲۵۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرماتے تھے کہ پٹھوں کو پیشاب سے رنگا جائے۔

۲۷۲۵۹..... سلیمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ملک شام فتح کیا تو مقام آمد میں پڑاؤ کیا عجمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے حمام تیار کیا اور کچھ کریمیں تیار کیں جو شراب میں تیار کی جاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ جاسوس لشکر میں موجود رہتے تھے جو مختلف قسم کی خبریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھتے رہتے تھے چنانچہ جاسوسوں نے یہ خبر بھی لکھ بھیجی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیٹوں، بالوں اور مونچھوں پر شراب حرام کردی ہے۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں اور نورہ استعمال کرنے کے بعد ایک روئی سے مالش کرتے ہیں جو شراب میں گوندھی جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ نے شراب کے ظاہر و باطن کو حرام کیا ہے بلکہ شراب کو مس کرنا (چھونا) بھی حرام کردیا ہے شراب کے ساتھ (کسی چیز کو) دھونا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا پینا حرام ہے، اپنے جسموں کو شراب مت لگنے دو، چونکہ یہ نجس ہے اگر تم اس سے پہلے ایسا کر چکے ہو تو آئندہ ایسا مت کرو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: ہم نے اس کا خاتمہ کردیا ہے شراب کے علاوہ اور بھی چیزیں دھونے میں آسکتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: میرا خیال ہے کہ آل مغیرہ جفاکشی میں مبتلا کردیئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر موت نہ دے۔
رواہ سعید وابن عساکر

۲۷۲۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ ابوداؤد نے مرفوعاً وموقوفاً کتاب الطہارۃ میں یہ حدیث روایت ہے باب بول الصبی یصیب الثوب)۔

۲۷۲۶۲..... مسند ابی سعید" نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر گھی جامد ہے تو چوہے کو نکالنے کے بعد اس کے اردگرد سے کرید کر گھی نکال دیا جائے (اور باقی استعمال میں لایا جائے) اگر گھی مائع ہو تو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔
رواہ عبدالرزاق

چھوٹے بچوں کا پیشاب بھی ناپاک ہے

۲۷۲۶۳..... "مسند ابی لیلیٰ" ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ گھسٹتے ہوئے آئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سینے پر آبیٹھے اور آپ پر پیشاب کردیا اور ہم جلدی سے آپ کی طرف لپکے تاکہ ہم حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ میرا بیٹا ہے یہ میرا بیٹا ہے پھر آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۶۴..... "مسند ابی ہریرة" ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا رسول کریم ﷺ مسجد میں موجود تھے، اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۶۵..... "مسند ابی ہریرة" نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں پڑ جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد ہے (یعنی ٹھوس ہو) تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی نکال دو اور اگر مائع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بچے کے پیشاب پر اسی کے بمثل پانی بہادیا جائے رسول کریم ﷺ نے حسن بن علی کے پیشاب کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۷..... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حائضہ عورت کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا جو کپڑوں

کو لگ گیا ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھرچو پھر پانی سے رگڑ کر دھولو اور اس میں نماز پڑھ لو۔

رواہ الشافعی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبة والنسائی وابن حبان والبیهقی فی السنن

۲۷۲۶۸...... زینب بنت جحش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے اتنے میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے مجھے خدشہ ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو جگا نہ دیں میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے بہلانا شروع کر دیا پھر میں حسین رضی اللہ عنہ سے غافل ہوگئی حسین رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر اپنا عضو تناسل رسول کریم ﷺ کی ناف میں رکھا اور پیشاب کر دیا میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ میں نے پیشاب پر پانی بہادیا پھر آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کا پیشاب دھولیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جوتوں تلے نجاست روند ڈالے آپ نے فرمایا: مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۹۴۔

۲۷۲۷۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوئی اس کے کپڑوں میں خون لگ جاتا وہ پتھر یا لکڑی یا ہڈی سے خون کھرچتی پھر اسے دھو کر نماز پڑھ لیتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۷۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حیض کا خون اپنی تھوک سے دھولیتی اور (پہلے) اسے ناخن سے کھرچ لیتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۷۲...... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ ایسے مٹکے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس میں گھی ہوا اور اس میں چوہا پڑ جائے پھر مر بھی جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلانے کا کام لو اور اگر جامد ہو تو چوہے اور اس کے ارد گرد کا گھی باہر نکال دو اور بقیہ کو اپنے استعمال میں لاؤ۔رواہ ابن جریر

۲۷۲۷۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا میں نے غصہ سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پکڑا، آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۹۱

۲۷۲۷۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پیشاب پر پانی بہایا اور اسے دھویا نہیں۔رواہ البزار

۲۷۲۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حیض کا خون پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اس کا اثر ختم نہیں ہونے پاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے (اگرچہ اثر زائل نہ ہو کوئی حرج نہیں)۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۷۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حیض کا خون پانی سے دھولیا جائے کسی نے کہا: خون کا اثر نہیں ختم ہوتا۔ فرمایا: کپڑے کو زعفران میں رنگ لیا کرو۔رواہ عبدالرزاق

چوہا تیل میں گر جائے تو؟

۲۷۲۷۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک چوہا تیل میں گر گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے چراغ جلانے کا کام لو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۷۸...... "مسند ام سلمۃ" میرا دامن لمبا تھا میں گندگی والی جگہ سے گزرتی تھیں اور پھر پاک جگہ سے بھی گزرتی تھی پھر میں حضرت ام سلمہ رضی

اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئی ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بعد والی جگہ اسے پاک کردیتی ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۷۹...... حسن اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو بچی کا پیشاب دھوتے دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہا بچے کا پیشاب نہیں دھوتی تھیں حتیٰ کہ بچہ کھانا کھانے لگتا اور بچے کے پیشاب پر پانی بہالیتی تھیں۔رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۷۲۸۰...... ام فضل کہتی ہیں ایک مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی گود میں پیشاب کردیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کپڑے مجھے دیں اور آپ دوسرے کپڑے پہن لیں تاکہ میں انھیں دھولو۔ آپ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۸۱...... موسیٰ بن عبداللہ بن یزید ایک عورت جو کہ بنی عبدالاشہل سے تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میرے اور مسجد کے درمیان راستے میں نجاست ہے، آپ نے فرمایا گندے راستے کے بعد صاف ستھرا راستہ بھی آتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا؟ یہ اس کے بدلہ میں ہوگیا۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۲۸۲...... ابومجلز، آل علی کے ایک نوجوان سے روایت نقل کرتے ہیں وہ نوجوان یا تو ابن حسن بن علی ہے یا ابن حسین بن علی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے گھر کی ایک عورت نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گدی کے بل لیٹے ہوئے تھے ایک بچہ آپ کے سینے پر کھیل رہا تھا۔ بچے نے پیشاب کردیا یہ عورت کھڑی ہوئی تاکہ بچے کو اٹھالے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور میرے پاس پانی کا لوٹا لاؤ میں نے پانی سے بھرا لوٹا لایا آپ نے پیشاب پر پانی گرادیا حتیٰ کہ پانی پیشاب کے متبادل ہوگیا آپ نے فرمایا: اسی طرح لڑکے کے پیشاب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۳...... ؟"مسند ام قیس بنت محصن" ام قیس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں پر لگ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھولو اور ہڈی وغیرہ سے اسے رگڑلو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۴...... "مسند ام قیس بنت محصن اسدی" ام قیس کی روایت ہے کہ میں اپنے ایک بیٹے کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی یہ بچہ ابھی کھانا نہیں کھا سکتا تھا، بچے نے آپ پر پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھینٹے ماردیئے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۸۵...... "ایضاء" ام قیس کہتی ہیں: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے بچے پر علق لٹکا رکھی تھی تاکہ بچے کی گندگی مخفی رہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں اس علق کے ساتھ اپنی اولاد کے گلے میں انگلیاں کیوں چڑھاتی ہو تمہیں یہ عود ہندی یعنی کست (کٹھ) سے کام لینا چاہیے چونکہ اس میں سات شفائیں ہیں ان میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) سے شفا کا ملنا بھی ہے پھر نبی کریم ﷺ نے بچہ لیا اور اپنی گود میں بٹھایا بچے نے آپ پر پیشاب کردیا، آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا دھویا نہیں بچہ کھانا کھانے کی عمر کو ابھی نہیں پہنچا تھا زہری کہتے ہیں: یہی طریقہ چل پڑا ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کا پیشاب دھولیا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہی طریقہ چل پڑا کہ جو بچے کھانا کھاتے ہوں ان کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور جو کھانا کھاتے ہو ان کا پیشاب دھویا جائے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۶...... حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر کھیل رہے تھے اتنے میں پیشاب کردیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے تاکہ بچے کو اٹھالیں آپ نے فرمایا: چھوڑ دو اور میرے بیٹے کا پیشاب منقطع نہ کرو، بچے کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کردیا پھر پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۷...... عبدالرحمن بن حسنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی مانند کوئی چیز تھی۔ آپ نے اسے نیچے رکھا پھر اس کی آڑ میں پیشاب کیا، بعض لوگوں نے کہا ان کی طرف دیکھو یہ ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے

اس کی بات نبی کریم ﷺ نے سن لی فرمایا: تیری ہلاکت تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص کتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے بدن یا کپڑے پر جب پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا لوگوں نے یہ عمل ترک کر دیا جس کی پاداش میں منع کرنے والے کو قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۸۸...... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو کھودو اور مٹی باہر پھینک دو اور پھر اس پر پانی بہاؤ آسانی پیدا کیا کرو مشکل کی طرف مت جاؤ۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب اور عذاب قبر

۲۷۲۸۹...... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: انھیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ سو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا۔ رواہ الحاکم

۲۷۲۹۰...... ''مسند علی'' حسن بن عمارہ منہال، عمرو بن صعصعہ بن صوحان عبدی کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خنزیر سے کسی قسم کا بھی فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو عروبة الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۲۹۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادو اور لڑکی کا پیشاب دھولو۔ رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی وقال حسن، وابن ماجه وابن خزیمة والطحاوی والدارقطنی والحاکم والبیهقی

۲۷۲۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جب تک لڑکا کھانا نہ کھائے۔

رواہ ابو داؤد والبیهقی

۲۷۲۹۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی طرف لپکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس کا پیشاب منقطع نہ کرو، پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب پر بہا دیا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۹۴...... ''ایضا'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی داخل ہوا اور مسجد کے ایک کونے میں اس نے پیشاب کر دیا، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے دیکھ کر سیخ پا ہو گئے اور چاہا کہ اسے یہاں سے اٹھا دیں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع فرمایا، جب اعرابی پیشاب سے فارغ ہوا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول پیشاب پر بہا دیا گیا پھر (اعرابی سے) فرمایا: یہ جگہ پیشاب کے لیے نہیں ہے یہ جگہ تو نماز کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

مائع چیزوں کی نجاست

۲۷۲۹۵...... حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں پڑ گیا ہو، آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد (ٹھوس) ہو تو چوہے اور اس کے ارد گرد کا گھی پھینک دو (باقی کھالو) اگر گھی مائع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۹۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چوہا گھی میں پڑ جائے جبکہ گھی جامد ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکو اور باقی گھی کھالو اور اگر گھی میں چوہا پڑ جائے اگر گھی مائع حالت میں ہو تو چوہا نکال پھینکو اور گھی سے نفع اٹھا لو البتہ کھاؤ نہیں۔ رواہ ابن جریر

منی زائل کرنے کا بیان

۲۷۲۹۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم منی کو اذخر (گھاس) یا فرمایا اون سے صاف کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منی کے متعلق فرمایا: منی تو بس رینٹ اور بلغم کی طرح ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اسے کپڑے یا اذخر سے صاف کر دو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں کپڑوں میں احتلام ہو جائے تو اسے اذخر یا کپڑے سے صاف کر دو چاہو تو اسے نہ دھو ہاں البتہ اگر تمہیں اس سے گھن آئے یا اسے کپڑوں پر دیکھنا اچھا نہ سمجھو تو دھولو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بخدا! میں تو رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ لیتی تھی اور پانی سے آپ اسے نہیں دھوتے تھے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے ہم بھی نماز پڑھ لیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے میں انگلی کے ساتھ منی کھرچ دیتی تھی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۲..... ”مسند علی“ مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑوں سے منی کھرچ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۳..... زید بن صلت کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ انھیں احتلام ہوا ہے اور بغیر غسل کرنے کے نماز پڑھ لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تو یہی سمجھا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے حالانکہ مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور میں نے نماز بھی پڑھ لی چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا اور کپڑوں پر دکھائی دینے والی منی بھی دھودی اور جو دکھائی نہیں دیتی تھی اس پر پانی کے چھینٹے مار لئے، پھر اذان دی اقامت کہی اور سورج بلند ہو جانے کے بعد نماز پڑھی۔

رواہ مالک وابن وھب وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۳۰۴..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح صبح اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے جو کہ مقام صرف میں تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں پر احتلام کے اثرات دیکھے اور آپ نے فرمایا: جب سے میں نے بار خلافت اٹھایا ہے آج میں احتلام میں مبتلا ہوا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کپڑوں پر جو منی نظر آتی تھی اسے دھویا پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔ رواہ مالک

۲۷۳۰۵..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کیا ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے راستے ہی میں عمر رضی اللہ عنہ نے پچھلے پہر پڑاؤ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوا، قریب تھا کہ صبح ہو جاتی آپ نے مسافروں کے پاس پانی نہ پایا آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ حتی کہ پانی کے پاس پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی جو دکھائی دیتی تھی اسے دھونا شروع کیا حتی کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے صبح کر دی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے ہیں، آپ اپنے کپڑے چھوڑ دیں بعد میں دھولئے جائیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! بڑے تعجب کی بات ہے اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا سب مسلمانوں کے پاس کپڑے ہیں، بخدا، اگر میں ایسا کرتا تو سنت بن جاتی بلکہ میں تو دکھائی دینے والی منی دھوؤں گا اور جو نظر نہ آئے گی اس پر پانی کے چھینٹے مارلوں گا۔

رواہ مالک وابن وھب و عبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی ورواہ ابن وھب فی مسندہ

۲۷۳۰۶..... ”ایضا“ نافع، سلیمان بن یسار کے طریق سے مروی ہے ہمیں ایک شخص نے حدیث سنائی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں شریک تھا جس سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا تھا۔ جبکہ آپ کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے فرمایا: ذرا تیز چلو، ہو سکتا ہے

طلوع آفتاب سے پہلے ہمیں پانی مل جائے۔ لوگوں نے کہا: جی ھاں لوگوں نے اپنی سواریاں تیار کیں اور پانی تک جا پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر کپڑوں پر لگی ہوئی منی دھونے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ دوسرے کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔ فرمایا: تم چاہتے ہو کہ میں ان کپڑوں میں نماز نہ پڑھوں جن میں جنابت لاحق ہوئی پھر کہا جائے گا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کپڑوں میں نماز نہیں پڑھی جس میں انھیں جنابت لاحق ہوئی تھی؟ نہیں بلکہ میں دکھائی دینے والی منی دھولوں گا اور نہ دکھائی دینے والی پر پانی کے چھینٹے مارلوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

منی ناپاک ہے پاک کرنے کا طریقہ

۲۷۳۰۷...... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ مجھے شرید نے حدیث سنائی ہے کہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان نالی حائل تھی عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں میں منی کے اثرات دیکھے فرمایا: جب سے ہم نے چربی کھائی ہے ہمارے اوپر یہ احتلام ہوا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دکھائی دینے والی منی دھوڈالی اور غسل کر کے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۸...... ابن جریر کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اور کہا ہے یہ حدیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ دو مرتبہ سوار ہو کر باہر تشریف لے جاتے تھے ایک مرتبہ مہاجرین یتامی کے اموال کو دیکھنے کے لیے اور دوسری مرتبہ لوگوں کے غلاموں کو دیکھنے کے لیے۔ چنانچہ ایک دن اسی سلسلہ میں آپ مقام صرف پہنچے، شلوار میں ہاتھ ڈال کر دیکھا اور کچھ محسوس ہوا فرمایا میرا خیال ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھ لی ہے، ہم جب چربی کھالیتے ہیں تو ہماری رگیں نرم ہو جاتی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۲۷۳۰۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات ہمارے ہاں ایک شخص مہمان بنا ہم نے اسے زرد رنگ کی چادر اوڑھنے کے لیے دی۔ اسے چادر میں احتلام ہو گیا۔ مہمان کو اس طرح چادر بھیجنے میں حیاء آئی چونکہ چادر میں احتلام کا اثر تھا۔ مہمان نے چادر پانی میں بھگودی اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوادی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا ہے تو اتنی بات کافی تھی کہ انگلی سے کھرچ دیتا بسا اوقات میں خود رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو انگلی سے کھرچتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

دباغت کا بیان

۲۷۳۱۰...... ابووائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مردار کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۱...... ابن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے یہ پاک نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۱۲...... ''مسند جابر بن عبداللہ'' رسول کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے کو استعمال کرنے میں رخصت دی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ حجاج بن ارطاة ضعیف

۲۷۳۱۳...... ''مسند جون بن قتادہ تمیمی'' جون بن قتادہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ کا صحابی ایک جگہ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس سے گزرا مشکیزے میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا۔ مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے، صحابی رک گیا حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ اس جگہ پہنچے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو

پاک کردیتی ہے۔رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال ھکذا حدث ھیشم بھذا الحدیث لم یجاوز بہ جون بن قتادۃ ولیس لجون صحبۃ ورواہ ھیشم فقال عن جون عن سلمۃ بن المحبق

۲۷۳۱۴...... ''مسند سلمہ بن اکوع'' جون بن قتادہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک مشکیزے کے پاس آئے اس میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنا ہے، صحابہ رک گئے، اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔رواہ ابو نعیم

۲۷۳۱۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے سے نفع اٹھانے کا حکم دیا ہے بشرطیکہ چمڑے کو دباغت دی گئی ہو۔رواہ عبدالرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۸۴

۲۷۳۱۶...... ''مسند ابن عباس'' رسول کریم ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی کی مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے میں نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس سے کیسے نفع اٹھایا جاسکتا ہے حالانکہ یہ مردار ہے؟ فرمایا: حرام تو بس اس کا گوشت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۷......میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بکری مردار ہوگئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی۔ رواہ عبدالرزاق

باب موجبات غسل......آداب غسل

حمام میں داخل ہونے کا بیان

موجبات غسل

۲۷۳۱۸...... ''مسند صدیق'' جعفر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر، علی رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جو چیز دو حدیں یعنی کوڑے اور رجم کو واجب کرتی ہے وہ غسل کو بھی واجب کردیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۱۹......ابن شہاب کی روایت ہے کہ ابوبکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نزدیک جب شرم گاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کرجاتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ ابن المنصور

۲۷۳۲۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ گھ جاتا ہے تو غسل واجب جاتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۲۱......سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اولین فرماتے تھے کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کرلیتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ مالک و عبدالرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۲۔

مجامعت سے غسل واجب ہے

۲۷۳۲۲......سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ پاؤں

جو مجامعت کرے اور پھر غسل نہ کرے خواہ اسے انزال ہو یا نہ ہو ورنہ میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن سعد

۲۷۳۲۳...... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے مذی آ جاتی ہے جبکہ ہر ز کو مذی آتی ہے منی کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے اور مذی آنے پر وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۲۴...... زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: مجھے بتائیں ایک شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اسے منی نہیں آتی (یعنی انزال نہیں ہوتا) عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے اور آلہ تناسل دھولے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے سنی ہے میں نے یہی مسئلہ حضرت علی ابن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا: انھوں نے مجھے اسی (یعنی وضو) کا حکم دیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبخاری ومسلم وابو العباس السراج فی کتابه وابن خزیمة والطحاوی وابن حیان

۲۷۳۲۵...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پھر اکسال کرتا ہے (یعنی اسے انزال نہیں ہوتا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پانی (یعنی غسل منی) سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۳۲۶...... "مسند سہل بن سعد ساعدی" سہل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کا قول "پانی پانی سے واجب ہوتا ہے" شروع اسلام میں بطور رخصت کے تھا پھر اس کے بعد غسل کا حکم استوار ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ہم نے غسل کرنا شروع کیا بشرطیکہ جب شرمگاہ شرمگاہ کو مس کرے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۳۲۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سپاری غائب ہو جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۲۸...... ابو صالح زیات ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری کو آواز دی وہ باہر نکلا پھر دونوں (نبی ﷺ اور انصاری) قباء کی طرف چل پڑے پھر ایک عورت کے پاس سے دونوں کا گزر ہوا انصاری نے غسل کیا نبی کریم ﷺ نے غسل کی وجہ دریافت کی انصاری نے جواب دیا: جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بیوی سے مجامعت کر رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا جماع ادھورا رہ جائے یا اکسال (یعنی انزال نہ) ہو تمہیں وضو ہی کافی ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۳۲۹...... خولہ بنت حکیم کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ کوئی عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو (یعنی احتلام) مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: عورت پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو جس طرح مرد پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة وھو صحیح

۲۷۳۳۰...... "مسند عائشہ" جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے میرے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسا ہوا ہے اور آپ نے غسل کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۳۳۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کے ساتھ جماع کیا لیکن آپ کو انزال نہیں ہوا تا ہم دونوں نے غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۳۲...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سوال کیا کہ عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب عورت پانی (منی) دیکھے تو غسل کرے میں نے کہا: تو نے عورتیں رسوا کر دیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیونکر ہوا۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۳۳۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ عورت وہ کچھ دیکھے کہ جو مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا: عورت پر غسل واجب ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہے

۲۷۳۳۴...... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے آپ نے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ جب عورت کو انزال ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۵...... عبدالعزیز بن رفیع، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن، ومجاہد وعطا کہتے ہیں: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا عورت شہوت پاتی ہے عرض کیا: ہوسکتا ہے پاتی ہو فرمایا کیا تری (منی کا اثر) پاتی ہے؟ عرض کیا: ممکن ہے پاتی ہو فرمایا: پھر غسل کرے گی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے عورتیں ملیں اور کہا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا تو نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسوا کر دیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں رک سکتی جب تک مجھے معلوم نہ ہوجائے آیا کہ میں حلال میں ہوں یا حرام میں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جس کے عضو سے غسل کرنے کے بعد کچھ نکل آئے فرمایا: اگر غسل سے پہلے پیشاب کیا ہے تو وضو کرلے اور اگر پیشاب نہیں کیا تو غسل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو چیز حد واجب کرتی ہے وہ غسل بھی واجب کرتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... یعنی ناجائز اور حرام مجامعت سے حد (کوڑے یا رجم) واجب ہوتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہوتا ہے البتہ غسل واجب ہوتا ہے خواہ حرام ہو یا حلال جبکہ حد حرام مجامعت پر واجب ہوتی ہے۔

۲۷۳۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو شرمگاہوں کا آپس میں ٹکراؤ ہوجائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ العقیلی

۲۷۳۳۹...... "مسند ابی" رفاعہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اور بولا: امیر المومنین! یہ زید بن ثابت مسجد میں جنابت سے غسل کرنے کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید بن ثابت کو میرے پاس لاؤ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! بخدا میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میں نے اپنے چچاؤں ابوایوب، ابی بن کعب اور رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انھوں نے کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے دور میں ایسا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریم کا حکم نہیں آیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم تھا کہا: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین وانصار کو جمع ہونے کا حکم دیا سب جمع ہوگئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اس صورت میں غسل نہیں ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہوجاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی آدمی کے متعلق نہ سنوں کہ اس نے ایسا کیا ہے (یعنی اکسال کی صورت میں غسل نہیں کیا) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والطبرانی

۲۷۳۴۰...... "ایضاً" یہ جو فتویٰ دیا جاتا تھا کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے (یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے) یہ ابتدائے اسلام میں رخصت تھی جیسے رسول اللہ ﷺ نے رخصت مقرر کی تھی۔ پھر بعد میں غسل کا حکم دیا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن منیع وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والدارقطنی والباوردی والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۷۳۴۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا جسم ورنگ متغیر دیکھا فرمایا: اے علی! تمہارے جسم کا رنگ متغیر ہوچکا ہے میں نے عرض کیا: چونکہ میں پانی سے بہت غسل کرتا ہوں چونکہ مجھے شدید مذی آتی ہے جب بھی میں کچھ مذی دیکھ لیتا ہوں غسل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مذی آنے پر غسل مت کرو البتہ منی آنے پر غسل کرو آئندہ ایسا نہ کرنا اپنا عضو مخصوص دھولیا کرو غسل مت کرو۔ البتہ منی آنے پر غسل کرو۔
رواہ ابن السنی

۲۷۳۴۲..... خرشہ بنت حبیب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: مرد اگر عورت کو چھو جائے اور عورت کے دونوں اطراف جھوم اٹھیں تو مرد پر غسل نہیں ہے۔ رواہ مسدد

۲۷۳۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو شرمگاہوں کے باہم ملنے کے متعلق فرمایا: جیسا کہ حد واجب ہوتی ہے اسی طرح غسل بھی واجب ہوتا ہے۔ بھلا جو چیز حد کو واجب کر دیتی ہے وہ پانی (غسل) کو واجب نہیں کرے گی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۳۴۴..... مجاہد کی روایت ہے کہ مہاجرین وانصار کا موجب غسل کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ انصار کہتے تھے کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔ (یعنی منی سے غسل واجب ہوتا ہے) جبکہ مہاجرین کہتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ دونوں فریقین نے فیصلہ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا اور کیس ان کے پاس لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر ایک شخص عورت میں داخل کرتا ہو اور باہر بھی نکالتا ہو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے؟ سب نے کہا: جی ھاں۔ فرمایا: کیا اس سے حد واجب ہو جاتی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع پانی واجب نہیں ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ کیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: بسا اوقات میں نے اور رسول کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے پھر ہم نے اٹھ کر غسل کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

آداب غسل

۲۷۳۴۵..... معرور کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ مسدد

۲۷۳۴۶..... یعلی بن امیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں نے آپ کے آگے کپڑے سے ستر کر رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یعلیٰ! میرے سر پر پانی ڈالو میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین بہتر جانتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا زیادہ پانی بالوں کی پراگندگی میں اضافہ کرتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لیا اور سر پر پانی ڈالا۔

رواہ الشافعی و البیھقی فی السنن

۲۷۳۴۷..... ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور ہر بار سر کو مل لیتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۴۸..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ عثمان غسل جنابت کرتے تو اس جگہ سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر پاؤں دھوتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۴۹..... حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب غسل کرتے تو غسل والی جگہ سے باہر نکل جاتے اور پاؤں کے تلوے دھو لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۰..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' سالم بن ابی جعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع (پانی) کافی ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہے ایک شخص نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے) کہا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کی یہ مقدار اس ذات کے لیے کافی تھی جو تم سے افضل واعلیٰ تھی اور جس کے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۱..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو ثقیف کے وفد نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری سرزمین میں سردی ہوتی ہے ہم کیسے غسل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننه

۲۷۳۵۲..... ''مسند عائشہ'' حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے انھیں حدیث سنائی کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا! میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! رسول کریم ﷺ غسل جنابت کے لیے کتنا پانی استعمال کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی منگوایا

میں نے اس کا اندازہ ایک صاع کے برابر کیا جو تمہارے اس صاع کے مساوی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ فی المصنف

۲۷۳۵۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے بسا اوقات میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے لیے بھی پانی چھوڑیں۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۵...... ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات میں داخل ہوئے ان دونوں صاحبزادوں نے تہبند باندر کھے تھے پھر دونوں نے فرمایا: یقیناً پانی میں سکون ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۶...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے پانی کا برتن سرنگوں کیا اور دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ہتھیلی دھوئی پھر شرمگاہ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھولی پھر زمین پر ہاتھ رگڑ لیا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا پھر ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا پھر سارے بدن پر پانی ڈالا پھر اس جگہ سے الگ ہو گئے اور پاؤں دھوئے میں آپ کے پاس کپڑا لائی تاہم آپ نے ہاتھوں سے یوں پانی جھاڑنا شروع کر دیا۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۵۷...... میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بہایا آپ نے غسل جنابت کرنا تھا پہلے آپ نے دو یا تین بار ہاتھ دھوئے پھر شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوئی پھر بایاں ہاتھ زمین پر رگڑ لیا اور ہاتھ سختی سے رگڑا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین لپ بھر کر پانی ڈالا پھر سارا جسم دھویا پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے پھر میں آپ کے پاس تولیہ لائی آپ نے تولیہ واپس کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۵۸...... قتادہ کی روایت ہے کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا پانی کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جنبی کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۹...... یزید رقاشی کی روایت ہے کہ میری قوم کی ایک عورت نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک برتن نکال کر دکھایا اور کہا: نبی کریم ﷺ اس میں پانی لے کر وضو کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک مکوک (پانی کا ایک پیالہ جو ۲ صاع کا پیمانہ ہوتا ہے) پھر مجھے ایک اور برتن دکھایا اور کہا: آپ ﷺ اس میں پانی لے کر غسل کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک قفیز سے لگایا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۶۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جنبی ہونے کی حالت میں اچھی طرح سر دھولیا وہ بعد میں سارا جسم دھولے۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

غسل جنابت میں احتیاط

۲۷۳۶۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے انس اے میرے بیٹے! مبالغہ کے ساتھ غسل جنابت کیا جائے چونکہ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیسے مبالغہ کروں؟ آپ نے فرمایا: بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کر لو اور اپنے چمڑے کو اچھی طرح صاف کر لو تم غسلخانہ سے باہر نکلو گے تمہارے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۳۶۲...... بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو گھر کے صحن میں غسل کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار، بردبار اور ستر رکھنے والی ذات ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے وہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔
رواہ ابن عساکر

۲۷۳۶۳...... حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور ایک مد سے وضو کرتے تھے۔
رواہ سعید بن المنصور وابن بی شیبۃ

۲۷۳۶۴...... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا میں اپنے سر پر کتنا پانی ڈالوں دراں حالیکہ میں جنبی ہوں؟ ابو ہریرہ نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس شخص نے کہا: میرے بال لمبے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ تم سے زیادہ پاکیزہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۶۵...... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا غسل جنابت اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد۔ وہ شخص بولا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس ہستی کے لیے کافی رہا جو تم سے بدرجہا افضل تھی پوچھا: وہ کون؟ فرمایا: رسول کریم ﷺ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۶۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا اور غسل کی ابتدا ہاتھ دھونے سے کی ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور بالوں میں خلال کرنے لگے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ جلد سے برات کرنے لگے ہیں۔ پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالا۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۶۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے آپ کے لیے پانی والا برتن رکھ دیا جاتا، آپ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھولیتے جب ہاتھ دھولیتے تو دایاں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھولیتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھولیتے پھر تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار لپ بھر بھر کر سر پر پانی ڈالتے پھر پورے بدن پر پانی ڈالتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غسل کا مسنون طریقہ

۲۷۳۶۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل جنابت کرتے تو سر کے دائیں حصہ کے لیے ایک لپ پانی لیتے پھر سر کے بائیں حصہ کے لیے ایک لپ لیتے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۳۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل کی ابتداء وضو سے کرتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ (پھر سر کو بھگوتے پھر برتن سے سر پر پانی ڈالتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۷۰...... ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور نافع عن ابن عمر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں آپ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ پر دو مرتبہ پانی ڈالے پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھولے حتیٰ کہ صاف کرلے پھر اپنا بایاں ہاتھ مٹی پر رکھے اگر چاہے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتیٰ کہ اسے صاف کرلے پھر اپنا ہاتھ تین بار دھوئے پھر تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے، تین بار چہرہ دھوئے تین بار بازو دھوئے جب سر پر پہنچے مسح نہ کرے بلکہ سر پر پانی ڈالے پس ایسے ہی تھا رسول اللہ ﷺ کا غسل جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۷۱...... سالم کی روایت ہے کہ میرے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) غسل کرتے پھر وضو کر لیتے تھے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو غسل کافی نہیں ہے؟ فرمایا: غسل سے بڑھ کر کونسا وضو مکمل ہوسکتا ہے جنبی کے لیے؟ لیکن مجھے خیال ہوتا ہے کہ آلہ تناسل سے کچھ نکلا ہے اس لئے میں وضو کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۷۲...... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تم اپنی شرمگاہ کو غسل کے بعد نہ چھوؤ تو پھر کون سا وضو ہے جو غسل سے بڑھ کر ہو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۷۳...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کرنے کے متعلق پوچھا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا وضو غسل سے افضل ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

واجب غسل

۲۷۳۷۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم غسل کرو تو تین بار کلی کرو چونکہ اس سے غسل میں مبالغہ ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۷۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے غسل جنابت کیا اور پھر نماز فجر پڑھی لی پھر جب روشنی اچھی طرح پھیل گئی میں نے دیکھا کہ ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی ہے اور اسے پانی نہیں پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے ہاتھ سے مسح کرلیا ہوتا تو یہ تمہیں کافی ہوجاتا۔ رواہ ابن ماجه والشاشي وسعید ابن المنصور

۲۷۳۷۶......حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: اپنے سر میں خلال کرلیا کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں اس کا خلال کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۳۷۷......"مسند عبداللہ بن عباس" ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا پھر تھوڑی سی جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے سر کے بالوں سے تری لے کر اس جگہ کو تر کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وفیه ابوعلی الرحبی ضعفوه وورد من طریق آخر مرسل ویأتی

۲۷۳۸۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاؤ تو نماز لوٹالو۔

رواه عبدالرزاق وسعید بن المنصور

فائدہ:......یعنی غسل بھی دوبارہ کرو اور نماز بھی لوٹاؤ چونکہ واجب چھوٹ گیا ہے لہٰذا غسل نہیں ہوا۔

۲۷۳۷۹......ھیثم، یونس کی سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح تر کرو اور جلد کو صاف کرو یونس کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے یا نہیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ اخرجہ الترمذی کتاب الطہارۃ باب ما جاء تحت کل شعرۃ جنابۃ)۔

۲۷۳۸۰......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اہل طائف نے رسول کریم ﷺ نے پوچھا: ہماری زمین ٹھنڈی ہے ہمیں کتنی مقدار میں غسل کافی ہے؟ آپ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۱......حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں ایک روایت میں ہے۔ میں اپنے سر پر تین مرتبہ یوں پانی بہاتا ہوں۔ زبیر نے اس کا طریقہ یوں بیان کیا کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کیا اور ظاہری حصہ زمین کی طرف۔ رواہ ابوداؤد والطیالسی وابونعیم

ممنوعات غسل

۲۷۳۸۲......عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے غسل کیا ہمیں اس حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کیا ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جن متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

فخلف من بعد هم خلف اضا عوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا

ان کے بعد ایسے نااہل لوگ آئے جنہوں نے نماز ضائع کی خواہشات پر چل پڑے وہ گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان

۲۷۳۸۳......عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں اور ایک دوسرا شخص غسل کر رہے تھے ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے اسی

حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ لیا فرمایا: مجھے ڈر ہے تم دونوں بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''فخلف من بعدھم خلف '' الآیۃ۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۴......''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نہر میں ننگے غسل کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے تہبندیں بھی نہیں باندھیں ہوئی تھیں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پکار کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تمہیں اللہ کی عزت وقار کا خیال نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسلخانے میں پیشاب کردے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۶......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسلخانے میں پیشاب کر دیا وہ پاک نہ ہو۔

رواہ بیھقی

۲۷۳۸۷......''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص جنابت میں مبتلا ہو گیا اس کے جسم میں زخم تھا پھر اسے احتلام ہو گیا مسئلہ دریافت کیا، لوگوں نے اسے غسل کرنے کا کہا۔ اس نے غسل کیا اور مر گیا نبی کریم ﷺ تو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے کیوں قتل کیا اللہ تمہیں قتل کرے کیا عاجز کی شفاء سوال کرنے میں نہیں؟ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زخمی آدمی غسل کرے اور زخم والی جگہ چھوڑ دے۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن جریر والطبرانی والحاکم دون قول عطاء

اور حاکم نے یہ اضافہ کیا ہے: اگر وہ جسم دھوتا اور زخم والی جگہ چھوڑ دیتا اسے کافی تھا۔

۲۷۳۸۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک برتن سے مرد اور عورت کو غسل کرنے سے منع کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسلخانے میں پیشاب کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۰......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غسلخانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۱......عامر بن بن ربیعہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم غسل کرتے ہو اور ستر نہیں کرتے بخدا مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں بعد میں آنے والے برے لوگ نہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۲......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں: میں نے غسل کیا پھر میں بیٹھی کہ پھر اٹھ ہی نہ سکی میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خبر کی وہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا ان کا ہاتھ میرے سر پر رہا اور وہ یہ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ میں اٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درختوں کے جھنڈ میں غسل مت کرو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں براہ راست چاندنی پڑتی ہو۔رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۷۳۹۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

متعلقات غسل

۲۷۳۹۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار میں رسول اللہ ﷺ کے غسل کے نشانات دکھا سکتی ہوں جہاں آپ غسل جنابت کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف ابی داؤد ۴۳۔

۲۷۳۹۵......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں کیا میں

غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم تین لپ پانی کے سر پر ڈال لو پھر اپنے بدن پر پانی ڈالو یوں پاک ہو جاؤ گی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۳۹۶..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں میں کیا کروں جب میں غسل کروں؟ فرمایا: اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو پھر ہر لپ کے بعد سر کو مل لو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۹۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت جب غسل جنابت کرتی تو اپنی مینڈھیاں باقی رکھتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۳۹۸..... ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم الگ الگ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت جنابت لاحق ہوتی آپ ﷺ صبح ہونے تک پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۴۰۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ایک مرتبہ غسل کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۰۱..... ''مسند انس'': معمر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ سے سماع کر رکھا ہے سوال کیا گیا کہ ایک شخص غسل جنابت کرے اور دوران غسل کے پانی سے چھینٹے اٹھیں ان کا کیا حکم ہے۔ فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرازق

۲۷۴۰۲..... ابوفاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سنگی لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۳..... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر تشریف لاتے تو غسل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۴..... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرم پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۵..... عبدالرحمٰن بن حاطب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا دوران سفر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ایک جگہ رات کے پچھلے پہر پڑاؤ کیا یہ جگہ پانی سے قریب تھی آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا جب بیدار ہوئے فرمایا: مجھے بتاؤ ہم پانی پا سکتے ہیں طلوع آفتاب سے پہلے پہلے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ جلدی سے وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ پانی تک پہنچ گئے آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے باقی رکھ لوں تا کہ غسل کروں آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا پھر سونے کے لئے لیٹ گئے تا کہ گرم ہو لیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۷..... ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۸..... ابن جریر کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

گرم پانی سے غسل کرنا

۲۷۴۰۹..... اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اسی میں غسل کے لیے پانی لیتے تھے۔ رواہ الدارقطنی وصححہ

۲۷۴۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی کوئی بیوی ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے البتہ ان میں سے کوئی

بھی دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن ماجه والدارمی

۲۷۴۱۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی ازواج ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۲..... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پیتل کے ایک لگن میں رسول کریم ﷺ کا سر دھو دیتی تھیں۔ رواہ ابونعیم

۲۷۴۱۳..... "مسند ابی رافع" ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک رات میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ہر بیوی کے پاس جانے کے بعد غسل کرتے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے؟ فرمایا: یہ زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۴..... "مسند ابی سعید" رسول کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اسے پیغام بھیجا وہ گھر سے باہر آیا اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا: شاید ہم نے تم سے جلدی کروادی۔ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں جلدی میں ڈالا جائے یا جماع ادھورا رہ جائے کہ انزال نہ ہو ایسی صورت میں تمہیں وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۷۴۱۶..... مورق عجلی کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو موصول ہوا میں ان کے پاس موجود تھا خط کا مضمون یہ تھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شہروں کے باشندگان نے بہت سارے حمام بنا رکھے ہیں کوئی شخص بھی بغیر شلوار کے حمام میں داخل نہ ہو اور حمام میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے حتیٰ کہ اس سے باہر نکل آئے اور دو آدمی حوض میں داخل نہ ہوں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبیهقی فی شعب الایمان

۲۷۴۱۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان عورت ہرگز حمام میں داخل نہ ہو البتہ وہ داخل ہو سکتی ہے جو بیمار ہو، اپنی عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۷۴۱۸..... عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں سوال کیا: انھوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ مسدد

۲۷۴۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو اور کسی مومن عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں البتہ جو عورت بیمار ہو وہ داخل ہو سکتی ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں اوڑھنی اتارے اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان قائم حجاب کو چاک کیا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وهو منقطع

۲۷۴۲۰..... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر شلوار کے حمام میں داخل ہو اور کسی عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: آپ عورت کو منع کر رہے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں البتہ بیماری کی وجہ سے حمام میں داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وقال هو اقوی مما قبله وعبدالرزاق

۲۷۴۲۱..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: کوئی شخص بھی شلوار کے بغیر حمام میں داخل نہ

ہواور حمام میں اللہ کا نام نہ لے حتیٰ کہ باہر نکل آئے اور دو شخص ایک ہی برتن سے غسل نہ کریں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۲..... ''مسند حبیب بن سلمہ فہری'' ابن رغبان کی روایت ہے کہ حبیب بن سلمہ فہری مقام حمص میں حمام میں داخل ہوئے اور پھر کہا: یہ اہل دنیا کے عشرت کدوں میں سے ایک عشرت کدہ ہے اگر اس میں ایک گھڑی بھی ٹھہروں گا ہلاک ہو جاؤں گا میں اس سے اس وقت تک باہر نہیں نکلوں گا جب تک اللہ تعالیٰ سے ایک ہزار مرتبہ استغفار نہ کرلوں۔ رواہ ابونعیم

۲۷۴۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے البتہ مریضہ یا نفاس والی عورت داخل ہوسکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو اجازت دے دی بشرطیکہ انھوں نے تہبند باندھ رکھی ہوں۔ رواہ البزار

۲۷۴۲۵..... ابن طاؤس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! حمام تو میل کچیل اور اذیت دور کرتا ہے فرمایا: تم میں سے جو شخص حمام میں داخل ہو وہ ستر کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۶..... ابومعشر، محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے الا یہ کہ بچہ ہو یا عورت ہو یا غلام ہو جو شخص لہو ولعب یا تجارت میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستائش کا سزاوار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۲۷..... ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا اللہ! جو عورت بلا وجہ اور بغیر کسی بیماری کے حمام میں داخل ہوتا کہ اس کا چہرہ سفید ہو جائے۔ اس کا چہرہ سیاہ کردے جس دن بہت سارے چہروں کو تو سفید کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

جنبی کے احکام آداب اور مباحات

۲۷۴۲۸..... عبیدہ سلمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنبی کا قران پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابوعبیدہ وابن جریر

۲۷۴۲۹..... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں آدمی کا قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے بجز حالت جنابت کے، اگر آپ حالت جنابت میں ہوتے ہمیں قرآن میں سے کچھ نہیں سناتے تھے۔

رواہ ابوعبیدہ فی فضائلہ وابن ابی شیبة والعدنی وابویعلیٰ وابن جریر وصححہ

۲۷۴۳۱..... ''مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سونا چاہے یا کھانا چاہے یا پینا چاہے تو وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۳۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جنبی پانی میں ہاتھ داخل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۳۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنابت میں ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۳۴..... یحییٰ بن معمر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں سوجاتے

تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بسا اوقات آپ ﷺ سونے سے قبل غسل کر لیتے اور بسا اوقات غسل سے قبل سو لیتے لیکن وضو کر لیتے تھے۔رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۳۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے کلی کرتے پھر پانی پیتے یا کھانا کھا لیتے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوئے اور وہ سونا چاہے یا باہر جانا چاہے یا کھانا پینا چاہے تو استنجاء کرلے اور وضو کرلے۔رواہ ابن جریر

۲۷۴۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ سونے کا ارادہ کرتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور اگر کھانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے، پھر کھانا کھاتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ حالت جنابت میں کھانے یا سفر کرنے کا ارادہ کرتے وضو کر لیتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۰...... غضیف بن حارث کی روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے بتائیں کی رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں غسل جنابت کرتے تھے یا آخری حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بسا اوقات پہلے حصہ غسل کرتے بسا اوقات پچھلے حصہ میں۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر سوتے اور جب کھانے کا ارادہ کرتے استنجا کرتے کلی کرتے اور پھر کھانا کھاتے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۴۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ کو جب اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کی حاجت ہوتی تو اپنی حاجت پوری کرتے اور پھر اس طرح سو جاتے گویا آپ نے پانی کو چھوا تک نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابن جریر

۲۷۴۴۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کرتے اور پھر میرے پاس لیٹ کر گرمی حاصل کرتے حالانکہ میں نے ابھی تک غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شبیة

۲۷۴۴۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں ایک برتن سے پانی پیتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی نبی کریم ﷺ برتن مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں نے پیا ہوتا اور آپ پانی پی لیتے۔ میں ہڈی سے گوشت نوچ رہی ہوتی پھر آپ ﷺ مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ لگا لیتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا اور آپ گوشت نوچ کر کھانا شروع کرتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ دیتے پھر قرآن پڑھنے لگتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۴۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھ لیتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۴۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ، میں نے عرض کیا: میں حالت حیض میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۷۲۹وذخیرۃ الحفاظ ۱۴۹۶

۲۷۴۴۸......قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور پہنے ہوئے (یا اوڑھے ہوئے) کپڑے میں اسے پسینہ آجاتا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب ایسی صورت پیش آتی تھی عورت ایک کپڑا تیار رکھتی تھی وہ اس سے پسینہ صاف کرتی مرد بھی پسینہ صاف کرتا پھر اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی اور اسی میں نماز پڑھ لیتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۴۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنابت کپڑے اور زمین کو لاحق نہیں ہوتی اور نہ ہی جنبی شخص کو چھونے سے دوسرا شخص جنبی ہوتا ہے اور پانی کو بھی جنابت لاحق نہیں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۵۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ایک شخص برتن میں وضو یا غسل کرے پھر پانی کے چھینٹے اس میں پڑیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۱......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جن میں جنبی کو پسینہ آیا ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۲......"مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے تو ایسی حالت میں سوجایا کروں؟ آپ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو وضو کرلیا کرو۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۵۳......"مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں سوسکتا ہے اور کھانا کھاسکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں وہ وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۴......"مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کے وقت مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے میں کیا کروں؟ فرمایا: استنجاء کرلو اور وضو کرکے سولیا کرو۔رواہ ابوداؤد الطیالسی

۲۷۴۵۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ فرمایا: جب سونا چاہے وضو کرے چاہے تو کھانا بھی کھاسکتا ہے۔رواہ العدنی

۲۷۴۵۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرلیتی تھی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی اور آپ اعتکاف میں ہوتے۔رواہ ابن ابی شیبة

حالت اعتکاف میں سر دھونا

۲۷۴۵۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنا سر میری طرف جھکادیتے جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر میری گود میں رکھ دیتے میں سر دھودیتی اور کنگھی بھی کردیتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جنبی جب کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرلے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۵۹......مسور اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میمونہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے میں تمہارا سر بکھرا بکھرا دیکھ رہی ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ام عمار مجھے کنگھی کرتی ہے اور اب وہ حالت حیض میں ہے میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بیٹے! حیض کس کے قابو میں ہے رسول کریم ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھتے حالانکہ وہ لیٹی ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی آپ کو بھی اس کا علم ہوتا آپ ﷺ اس کی گود کا تکیہ بنالیتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے پھر وہ اٹھتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور چٹائی بچھاتی آپ اس پر نماز پڑھتے گویا حیض کس کے ہاتھ میں ہے رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۴۶۰......میمونہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ندبیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہوئی مجھے میمونہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں دو بستر لگے ہوئے تھے میں میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس لوٹ آئی میں نے کہا میرے خیال میں ابن عباس اپنے گھر والوں سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے بنت سرج کندی جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بیوی ہے کو پیغام بھیجا اور صورتحال کی وضاحت چاہی۔ اس نے کہا: میرے اور ابن عباس کے درمیان کوئی علیحدگی نہیں لیکن میں حالت حیض میں ہوں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور کہا: کیا تم بنت رسول اللہ ﷺ سے منہ موڑنا چاہتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے حائضہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے البتہ اس کے گھٹنوں اور نصف رانوں تک کپڑا پڑا ہوتا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......حدیث میں مباشرت سے مراد مجامعت نہیں بلکہ لپٹ لپٹانا مراد ہے یہ مطلب حدیث کے آخر سے واضح ہے۔

۲۷۴۶۱......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے لحاف میں لیٹی ہوئی تھی اسی وقت مجھے حیض آنا شروع ہوا میں کھسک کر آپ سے الگ ہوگئی۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: اپنے کپڑے مضبوطی سے کس لو میں نے حیض کے کپڑے شدت سے باندھ لیئے۔ میں پھر لوٹ آئی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۶۲......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مجھے حیض آگیا جبکہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اپنے کپڑے درست کرلو۔ پھر انھیں اپنے ساتھ سونے کا حکم دیا ایک ہی بستر پر۔ حالانکہ وہ حائضہ تھیں اور شرمگاہ پر کپڑا ڈال لیا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۶۳......عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا: میرے آگے ستر کرو تاکہ میں غسل کرلوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ جنبی ہیں؟ فرمایا: جی ھاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ کہتا ہے کہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ حالت جنابت میں تھے؟ فرمایا: جی ھاں، جب میں وضو کرلوں اور حالت جنابت میں ہوں تو کھا پی لیتا ہوں اور نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ الدیلمی

۲۷۴۶۴......ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد عورت سے پہلے غسل کرلے اور اس کے ساتھ لپٹ کر لیٹے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بیوی کے ساتھ لپٹ کر گرمی لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۵......ابراہیم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت حذیفہ سے ملے آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنا چاہا لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا اور اپنے جنبی ہونے کا عذر بیان کیا آپ نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔ پھر ان سے مصافحہ کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے اس وقت تک کوئی چیز نہ کھائے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۷......محمد بن سیرین کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حذیفہ رضی اللہ عنہ طرح دے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں دیکھا تھا؟ عرض کی جی ہاں یارسول اللہ! لیکن میں حالت جنابت میں تھا ارشاد فرمایا: مومن نجس نہیں ہوتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب غسل جنابت کرے تو اپنی بیوی سے گرمائش لینے میں کوئی حرج نہیں بیوی کے غسل کرنے سے قبل۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۶۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص جنبی ہوااور وہ سونے یا کھانے کا ارادہ رکھتا ہو اسے وضو کر لینا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی

غسل مسنون

۲۷۴۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیا اور پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۴۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فرمایا طہارت کی چھ قسمیں ہیں (۱) جنابت سے طہارت (۲) حمام سے طہارت (۳) غسل میت کے بعد طہارت (۴) سینگی لگوانے کے بعد طہارت (۵) غسل جمعہ (۶) اور غسل عیدین۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۷۲...... زاذان کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو ہر دن غسل کرو، فرمایا: نہیں بلکہ غسل مستحب ہے فرمایا: ہر جمعہ غسل کرو عید الاضحیٰ، عید الفطر اور عرفہ کے دن بھی غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبة ومسدد والبیھقی

باب...... پانی برتن، تیمّم، مسح، حیض، نفاس، استحاضہ اور طہارت معذور کے بیان میں

فصل...... پانی کے بیان میں

۲۷۴۷۳...... حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ ورواہ ابن مردویہ وابن النجار من طریق عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن ابی بکر مرفوعاً مثلہ

۲۷۴۷۴...... ابو طفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردہ حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وابن مردویہ

۲۷۴۷۵...... "مسند عمر" حبان بن منقذ انصاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رواہ ابن حبان فی کتاب الثقات والدارقطنی

۲۷۴۷۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کی پانی سے غسل کرو چونکہ یہ مبارک پانی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن عبدالحکم فی فتوح مصر والبیھقی

۲۷۴۷۷...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے فرمایا: سبحان اللہ! کونسا پانی ہے جو سمندر کے پانی سے زیادہ پاک ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۴۷۸...... عبداللہ بن ملیکہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں قضائے حاجت کے لئے گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے وضو کے لئے پانی مانگا لوگوں نے انھیں پانی نہ دیا، ام مہزول جو کہ زمانہ جاہلیت کے نو (۹) مشہور طوائف میں سے ایک طائفہ تھی بولی: اے امیر المؤمنین! یہ ہے، پانی لیکن یہ ایسے مشکیزے میں ہے جسے دباغت نہیں دی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن طحیل سے فرمایا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: پانی لاؤ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۷۹...... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں وضو کیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے اور طحیل بن رباح سے ملاقات ہوگئی جو کہ بلال بن رباح کے بھائی تھے فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں طحیل بن رباح ہوں فرمایا: بلکہ تم خالد بن رباح ہو، آپ نے خالد بن رباح کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئے پھر فرمایا: میرے لیے پانی تلاش کرو تا کہ میں وضو کروں خالد چلے گئے اور پھر واپس آئے کہا: میں نے پانی نہیں پایا البتہ جاہلیت کی طوائف میں سے ایک طائفہ (زانیہ) کے گھر میں پانی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ، میرے لیے وہی پانی لاؤ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن اسنی فی الاخوۃ

۲۷۴۸۰...... اسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۱...... اسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو اور غسل کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۲...... ابوسلامہ سلمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حوضوں پر آتے دیکھا حوضوں پر مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں کوڑے سے مارا پھر حوض کے مالک سے فرمایا: ایک حوض مردوں کے لیے مخصوص کر دو اور ایک حوض عورتوں کے لیے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۸۳...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک پانی پر آئے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا! کتے اور درندے اس سے پیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے جو پینا تھا وہ اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۸۴...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنات والے پانی پر تشریف لائے آپ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین ابھی ابھی ایک کتا یہاں سے پانی پی گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے پانی زبان سے پیا ہے تم اس سے پی لو اور وضو کرو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۸۵...... ایوب بن ابی یزید مدنی کی روایت ہے کہ مجھے شہر جار کے شکاریوں میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی اور وہ اہل مدینہ میں سے تھا، ان شکاریوں کو مقام جار سے وظیفہ دیا جاتا تھا۔ اس نے بکھرے ہوئے دانے پائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دانے چننا شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ ایک مد کے برابر دانے جمع کر لیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس لا پروائی میں نہ دیکھوں، چونکہ یہ دانے ایک مسلمان شخص کے لیے خوراک ہیں حتیٰ کہ رات کی خوراک کے لیے بھی کافی ہیں۔ وہ شخص کہتا ہے، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اگر آپ سوار ہو کر ہمارے ساتھ جائیں تا کہ دیکھیں کہ ہم کیسے شکار کرتے ہیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چل پڑے اور شکاریوں نے شکار کرنا شروع کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں نے آج کے دن جو حلال و پاک کمائی دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی۔ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دودھ پلائیں اگر آپ چاہیں تو آپ کو پانی پلائیں، جبکہ دودھ پلانا ہمارے لیے زیادہ آسان ہے چونکہ ہم فلاں فلاں جگہ سے میٹھا پانی لاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر جس چیز کی خواہش کی وہ ہم نے پیش کی ہم نے عرض کیا: امیر المومنین! ہم اپنی مشقت کے پیش نظر تھوڑا سا پانی اپنے پاس رکھتے ہیں اور وضو سمندر کے پانی سے کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! بھلا سمندر کے پانی سے زیادہ پاکیزہ پانی اور کونسا ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

سمندر کا پانی پاک ہے

۲۷۴۸۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مثلاً مچھلی وغیرہ) حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی والحاکم

۲۷۴۸۷...... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم تالابوں کا پانی حاصل کرنا مستحب سمجھتے تھے اور ہم کسی کونے میں جا کر غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۸۸..... "ایضاً" جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کے جھوٹے پانی سے وضو کیا۔رواہ عبدالرزاق وھو حسن

۲۷۴۸۹..... "ایضاً" جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشرکین کی سرزمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم ان کے برتنوں میں کھاتے اور ان کے مشکیزوں میں پانی پیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۰..... "مسند ابی سعید" نبی کریم ﷺ نے ایک تالاب کے پانی سے وضو کیا یا پانی پیا،اس تالاب میں کتوں کی لاشیں پھینکی جاتی تھیں۔آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۱..... "مسند ابی سعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم بضاعت کے کنویں (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں حالانکہ اس کنویں میں حیض کے چھیچڑے کتوں کی لاشیں اور دوسری بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:..... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی زیادہ گندگیاں اور نجاستیں بھی پڑنے کے باوجود پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن یہ دوسرے دلائل کے صریح خلاف ہے۔لامحالہ حدیث مؤول ہے چنانچہ حدیث کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں:

۱..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال ہوا کہ یہ کنواں نشیب میں ہے جہاں ممکن ہے یہ چیزیں اس میں پڑتی ہوں اور پانی ناپاک ہو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہم دور کیا اور فرمایا پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

۲..... صحابہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت میں اس کنویں سے کوڑی کا کام لیا جاتا تھا تو آپ نے اس وہم کا بھی ازالہ فرمایا۔

۳..... جبکہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کنویں کا پانی جاری پانی تھا۔واللہ اعلم۔ازمترجم

۲۷۴۹۲..... عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جب تنہا عورت غسل کرے پھر اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ حوض جس سے کتے اور گدھے پانی پیتے ہوں اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی پاک ہے، بھلا وہ پاک کیوں نہیں کرے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو پانی ایسے ہیں تم ان میں جس سے چاہو وضو کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا، وہ یہ ہیں سمندر کا پانی اور دریائے فرات کا پانی۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں عورت خواہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ ہو۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے ایک پانی کے متعلق سوال کیا گیا جو بیابان میں واقع تھا اور اس پر چوپائے اور درندے بار بار وارد ہوتے تھے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلوں (مٹکوں) تک پہنچ جائے نجاست کا متحمل نہیں ہوتا۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۹۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لیلۃ الجن کے موقع پر فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس پانی نہیں البتہ برتن میں تھوڑی سی نبیذ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کھجوریں پاک ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۹..... "مسند علی" کمیل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بارش کے پانی میں گھسے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نماز پڑھی اور پاؤں نہیں دھوئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چوہا کنویں میں گر جائے پھر (پھول کر) پھٹ جائے

(تو چوہا کنویں سے نکالنے کے بعد) کنویں سے نو (۹) ڈول نکال لئے جائیں اور اگر چوہا جوں کا توں ہو اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوا ہو تو کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی نکال لیا جائے۔ اگر پانی بد بودار ہو جائے جو اس سے کہیں زیادہ ہو تو کنویں سے اتنی مقدار میں پانی نکالا جائے جو بدبو کو ختم کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۱......معاذ بن علاء (عمرو بن علاء کے بھائی) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے گیا آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے راستہ میں آپ کے اور مسجد کے درمیان حوض حائل تھا جو پانی اور گارے سے اٹا پڑا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے جوتے اور شلوار اتاری اور حوض میں گھس گئے جب حوض پار کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے شلوار اور جوتے پہن لئے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پاؤں نہیں دھوئے۔ رواہ البیہقی

متعلقات پانی

۲۷۵۰۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ نبیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ الدارقطنی

مستعمل پانی کا بیان

۲۷۵۰۳......"مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے عورت کے بچے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا اس سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (میاں بیوی) لگن کے ارد گرد جھگڑتے تھے اور پھر دونوں اس سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۰۴......"مسند عبداللہ بن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی نے لگن میں پانی لے کر غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ آئے تا کہ اسی لگن سے غسل یا وضو کریں بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں حالت جنابت میں تھی (اور اسی لگن سے غسل کیا ہے) آپ نے فرمایا: پانی میں جنابت سرایت نہیں کرتی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۰۵......"ایضاً" نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہا، بیوی نے عرض کیا: اس پانی سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۶......"ایضاً" نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۷......سلیمان تیمی کہتے ہیں: مجھے ابو حاجب نے بنی غفار کے ایک شخص سے جو کہ اصحاب نبی کریم ﷺ میں سے ہے مروی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۸......جابر بن یزید جعفی، جویریہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے ایک قرابتدار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۹......"مسند عائشہ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا ہاتھ پانی میں رکھتے اللہ کا نام لیتے وضو کرتے اور پورا وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ضعیف

۲۷۵۱۰......"ایضاً" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جبکہ ہم حالت جنابت میں ہوتے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالتی تھیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوتے اور میں حالت حیض میں ہوتی، جب میں حیض میں ہوتی آپ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر میرے ساتھ مباشرت (صرف لیٹ کر سونا مراد ہے) کرتے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۵۱۲...... ''ایضاً'' میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے اور ہم اکٹھے برتن میں ہاتھ رکھتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۵۱۳...... ''ایضاً'' میں اور نبی کریم ﷺ اکٹھے غسل کرتے تھے ایک ہی برتن سے البتہ آپ غسل میں پہل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۱۴...... ''مسند عبداللہ بن عمر'' ہم اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۵...... رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ہی برتن سے مردوں اور عورتوں کو وضو کرتے دیکھا ہے۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۱۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد اور عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اکٹھے ایک بڑے برتن سے وضو کر لیتے تھے۔
رواہ ابن النجار

۲۷۵۱۸...... میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۵۱۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عورت کے جھوٹے پانی اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو۔ جب عورت تنہا پانی استعمال کرے تو اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۰...... ''مسند ام سلمہ'' ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۲۱...... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان کے پاس ایک برتن پایا جس میں پانی رکھا ہوا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ کرو یہ پانی میرے وضو سے بچا ہوا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۲۲...... ''مسند ام صبیة جهنیة'' ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات میرا ہاتھ اور رسول کریم ﷺ کا ہاتھ وضو کرتے وقت ایک ہی برتن میں پڑتا رہتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۲۳...... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، یکا یک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف سے باہر کھسکنے لگیں، آپ نے فرمایا: تم کچھ کر رہی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! مجھے حیض آنے لگا ہے آپ نے فرمایا: اٹھو اور تہبند باندھ کر میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف میں آپ کے پاس داخل ہو گئیں۔ رواہ سعید بن المنصور

درندوں کے جھوٹے پانی کا بیان

۲۷۵۲۴...... یحییٰ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حتیٰ کہ ایک حوض پر آ پہنچے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے کہا: کیا تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! ہمیں مت بتلاؤ چونکہ ہم درندوں پر وارد ہوتے ہیں اور وہ ہمارے اوپر وارد ہوتے ہیں۔ رواہ مالک وعبدالرزاق ودارقطنی

۲۷۵۲۵...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے آگے برتن رکھا بلی نے پانی پیا پھر بلی کے جھوٹے سے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا اور فرمایا: بلی تو گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے جھوٹے کیے ہوئے برتن کے متعلق فرماتے تھے کہ اسے ایک بار دھولیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۲۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے جھوٹے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی درندوں میں سے ہے اس کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مسدد والدارقطنی
۲۷۵۲۸.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بلی کے متعلق فرمایا: جب برتن میں منہ مار جائے تو برتن کو سات مرتبہ دھولو۔ رواہ سعید بن المنصور
۲۷۵۲۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے جس سے پہلے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور
۲۷۵۳۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلی گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة
۲۷۵۳۱.....عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اگر بلی برتن میں منہ مار جائے تو کیا برتن دھویا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی تو گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۲.....انصار کے ایک آزد کردہ غلام اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنی آزاد کردہ باندی کو جشیش (گندم، کھجوروں اور گوشت سے تیار کیا ہوا کھانا) ہدیہ دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جب باندی ہدیہ لے کر حاضر ہوئی تو آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھا رہی تھیں باندی نے کھانا نیچے رکھ دیا اتنے میں بلی آئی اور کھانے میں سے کھا کر چلی گئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عورتیں جمع تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو عورتوں کو دیکھا کہ جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا وہاں سے کھانا نہیں نکال رہی ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہیں ہاتھ رکھا جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا۔ اور فرمایا: بلی نجس نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۳.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گدھے، کتے اور بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

مراسیل حسن بصری

۲۷۵۳۴.....عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور مکہ کے درمیان یہ جو حوض ہیں ان سے درندے اور کتے پانی پیتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جتنا پانی ان کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کے حصہ کا ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

برتنوں کا بیان

۲۷۵۳۵.....اسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی ایک نصرانیہ کے سوا کسی سے نہ ملا اسلم پانی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کو وہ پانی بہت اچھا لگا اور فرمایا یہ پانی کہاں سے لایا ہے؟ عرض کیا: اس نصرانیہ کے پاس سے لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر اس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اسلام قبول کر لو، عورت نے سر سے کپڑا اٹھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا سر بالکل سفید ہو چکا ہے وہ بولی: میں کیا اس عمر کے بعد اسلام قبول کروں۔ رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۶.....اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم ملک شام میں تھے میں پانی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور فرمایا: یہ پانی تم نے کہاں سے لایا ہے میں نے ایسا میٹھا اور عمدہ پانی حتیٰ کہ آسمان کا پانی بھی نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں یہ پانی اس بوڑھی نصرانیہ کے گھر سے لایا ہوں جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اس بڑھیا کے پاس آئے اور فرمایا: اے بڑھیا اسلام قبول کرو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، بڑھیا نے اپنے سر سے کپڑا جو ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ بالکل سفید ہو چکا ہے بڑھیا بولی: میں

بہت بوڑھی ہوچکی ہوں میں تو ابھی مرجاؤں گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! گواہ رہنا۔ رواہ الدارقطنی وابن عساکر

۲۷۵۳۷...... "مسند ثعلب" ثعلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نصرانیوں کے کھانے سے منع کر رہے تھے۔ اور فرمایا: تمہارے دل میں وہ کھانا شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن

فائدہ: ...... یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب السیر باب ماجاء فی طعام المشرکین کے ذیل میں روایت کی ہے، جب کہ یہی حدیث مسند احمد (۲۲۶۵) میں آئی ہے اور ھلب طائی کی سند سے ہے دیکھئے تہذیب التہذیب ۱۱/۲۶۱ اس سے معلوم ہوا کہ ثعلب کی بجائے یہ نام ھلب ہے دیکھئے الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۶/۲۹۵۔

۲۷۵۳۸...... "مسند ابی ثعلبہ" ابوثعلبہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں اور ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پیش آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہوسکے ان سے اجتناب کرو اور اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب نہ ہوسکیں تو انھیں اچھی طرح دھوکر ان میں کھاپی لو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۳۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجوسیوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہمیں تو ان کے ذبیحوں سے روکا گیا ہے۔ رواہ البیهقی

متعلقات انجاس

۲۷۵۴۰...... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رولیت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے پر تھوکا اور پھر دوحصوں کو پکڑ اکر ایک دوسرے سے رگڑ لیا۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق وابن عساکر

۲۷۵۴۱...... "مسند خلاد انصاری" میں نے رسول کریم ﷺ کو اون کا ایک جبہ ہدیہ میں دیا اور موزے بھی دیئے آپ نے دونوں چیزیں پہن لیں حتیٰ کہ وہ پھٹ بھی گئیں لیکن آپ نے ان کے متعلق سوال نہیں کیا آیا کہ وہ پاک بھی ہیں یا نہیں۔ رواہ الطبرانی

۲۷۵۴۲...... دحیہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ہٹ جاؤ تاکہ میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاؤں چونکہ میں نے دیکھا کہ تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار سکتے ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گوشت اور کھال کے درمیان ہاتھ داخل کیا، ہاتھ زور سے دبایا حتیٰ کہ بغل تک ہاتھ کھال میں چھپ گیا پھر فرمایا: اے لڑکے! اس طرح کھال اتارو پھر آپ آگے بڑھ گئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ذکر بن عساکر سند الی عبداللہ بن جراد

۲۷۵۴۳...... نبی کریم ﷺ جب اونٹنی پر سوار ہوکر چلنے لگتے دودھ منگواتے اور نوش فرماتے اس اثناء میں ایک دو قطرے آپ کے کپڑوں پر گر جاتے آپ پانی منگا کر دھو لیتے اور فرماتے یہ دودھ گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے، یہ مسلمانوں کا طعام ہے اور اہل جنت کا مشروب ہے۔

فائدہ: ...... مصنف نے اس حدیث کے راوی کا نام ذکر نہیں کیا اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا ہے، البتہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے درمنثور میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ اخرجه عبدالرزاق فی المصنف وابن ابی حاتم عن ابن سیرین

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا۔ الخ مرفوع نہیں ہے۔

۲۷۵۴۴...... ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کی طرف جاتے ہوئے پانی میں گھس جاتے اور پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۵...... "مسند ابی" حسن کی روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو ان یمنی چادروں سے روک دیں چونکہ ان چادروں کو پیشاب میں رنگا جاتا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! یہ حکم آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ ہم یہ چادریں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہوتا تھا اور اسی چادر میں رسول اللہ ﷺ کو کفن بھی دیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل.....تیمّم کے بیان میں

۲۷۵۴۶.....عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! ہم ایک ایک اور دو دو مہینوں تک پانی نہیں پاتے ہم کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک پانی نہ پالوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ فلاں جگہ اونٹ چرواہے تھے آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی؟ فرمایا: جی ہاں؟ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا۔ بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی تھی آپ نے زمین پر ہاتھ مارا پھر جھاڑ کر چہرے اور بازوؤں کا مسح کرلیا اور نصف بازوؤں تک مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین یہ میرا حق بنتا تھا گر میں چاہتا آپ کو نہ بھی یاد کراتا اور حیاء کر جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا ایسا ہرگز نہیں لیکن ان لوگوں کا انحصار تجھ پر ہے اور تو ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۴۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ دیوار کے پاس آئے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور مسح کیا پھر فرمایا: تکبیر اور تسبیح کے لیے یہی کافی ہے حتیٰ کہ پانی پالو۔ رواہ الضیاء و ابن جریر

۲۷۵۴۸.....حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے پر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دیوار کے پاس آئے اور پیشاب صاف کیا اور فرمایا: میرے لیے تسبیح کرنا حلال ہوگیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۹.....ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اسے پانی دستیاب نہ ہو؟ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو رخصت دے دیں تو ممکن ہے کہ مٹی سے تیمّم کرنے لگیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر قناعت کرلی ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

وضو اور غسل کا تیمّم ایک طرح ہے

۲۷۵۵۰.....ناجیہ بن کعب کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ اونٹوں کو چرواہے تھے مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی میں نے اپنے آپ کو چوپائے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ کردیا تھا پھر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: جنابت کی صورت میں تمہیں تیمّم ہی کافی تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۵۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوجائے وہ آخری وقت تک پانی تلاش کرے، اگر پانی نہ ملے تیمّم کرے اور نماز پڑھے (اس کے بعد) اگر اسے پانی مل جائے غسل کرلے اور نماز نہ لوٹائے۔ رواہ خلف العکبری

۲۷۵۵۲.....ابوالبحری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تیمّم کے بارے میں فرمایا: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پانی نہ ملنے کی صورت میں) ہر نماز کے وقت تیمّم کرلیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبة و مسدد

۲۷۵۵۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہوجائے تو پانی مانگو اور خوب تلاش کرو اگر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تیمّم کرلو اور نماز پڑھو جب پانی پر تمہیں دسترس حاصل ہوجائے غسل کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس وقت تک پانی کا انتظار کرے جب تک اس کی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی پانی نہ پائے تیمّم کو آخری وقت تک موخر کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص سفر میں ہو اور اسے جنابت لاحق ہو جائے جبکہ اس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور غسل کرنے پر اسے پیاسا رہنے کا خوف ہو تو وہ تیمّم کرلے اور غسل نہ کرے۔ رواہ الدار قطنی

۲۷۵۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ تیمّم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کرے۔ رواہ سعید بن المنصور ومسدد

۲۷۵۵۹......"مسند عمار" حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اونٹوں کو چروار ہا تھا مجھے جنابت لاحق ہوگئی مجھے پانی نہ ملا میں نے چوپائے کی طرح مٹی میں اپنے آپ کو لوٹ پوٹ کر دیا پھر میں نے رسول اللہ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں خبر دی آپ نے فرمایا: تمہیں اس صورت میں تیمّم ہی کافی تھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۵۶۰......"ایضاء" حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا جس کی وجہ سے لوگ اسے تلاش کرنے لگے اور آگے نہ جا سکے حتیٰ کہ صبح کا وقت ہوگیا جبکہ لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تیمّم کا حکم نازل ہوا لوگوں نے زمین (مٹی) پر ہاتھ مار کر چہروں پر مسح کرلیا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا بغلوں تک مسح کرلیا یا فرمایا کہ کاندھوں تک مسح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۱......حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فلاں زمین میں اونٹوں کے ساتھ تھا مجھے جنابت لاحق ہوگئی تاہم میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہولیا بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں تو بس مٹی سے اتنا ہی کافی تھا اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں جھاڑ کر چہرے کا مسح کرلیا اور نصف بازوؤں کا بھی مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۲......"ایضا" ابن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا! کیا آپ کو یاد ہے جس دن ہم فلاں جگہ تھے ہمیں پانی نہ ملا اور ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہولئے تب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۶۳......عبدالرحمٰن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کے لیے روانہ کیا تو مجھے سخت سردی والی رات احتلام ہوگیا مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمّم کیا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کردیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تم نے بحالت جنابت اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! جس رات مجھے احتلام ہوا وہ رات نہایت درجے کی ٹھنڈی تھی مجھے خوف ہوا کہ اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا مجھے فرمان باری تعالیٰ یاد آ گیا: ولا تقتلوا انفسکم ان اللّٰہ کان بکم رحیما یعنی اپنے آپ کو مت قتل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمانے والا ہے۔ لہٰذا میں نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۵۶۴......ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہو گئی، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ لشکر کے امیر تھے عمر نے موت کے خوف کی وجہ سے غسل نہ کیا، بحالت جنابت. اپنے ہمرائیوں کو نماز پڑھادی۔ جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے اس کی تقریر فرمائی اور خاموش رہے۔
رواہ عبدالرزاق والخطیب فی المتفق

۲۷۵۶۵......قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (پانی نہ ملنے پر) ہر نماز کے لیے تیمّم کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۶......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مدینہ میں تھا وہاں کی ہوا میرے مزاج کے موافق نہ رہی (اور میں بیمار رہنے لگا) رسول کریم ﷺ نے مجھے بکریاں دے کر کہیں کوچ کرنے کا حکم دیا مجھے جنابت لاحق ہوئی میں نے مٹی سے تیمّم کرلیا اسی حالت میں میں نے کئی

دنوں تک نماز پڑھی میرے دل میں کچھ تردد پڑ گیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاکت تک پہنچ گیا ہوں میں نے ایک اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا اونٹ پر سامان سفر باندھ دیا گیا اور پھر میں سوار ہو کر مدینہ آ گیا میں نے رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں بیٹھے پایا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا سبحان اللہ ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا تھا اور میں کئی دنوں تک تیمّم کرتا رہا پھر مجھے کچھ شک ہوا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا چنانچہ سیاہ فام باندی ایک بڑے سے برتن میں پانی لائی جو اوپر سے چھلک رہا تھا جو اس بات کی خبر دے رہا تھا کہ وہ بھرا ہوا نہیں ہے۔ میں سواری کی اوٹ میں چلا گیا جبکہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے میرے آگے ستر کر لیا، میں نے غسل کر لیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی کافی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہ ملے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ملے۔ جب پانی پالو غسل کرلو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۶۷..... اے ابوذر! پاک مٹی تمہیں کافی ہے اگرچہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ۔ جب تمہیں پانی مل جائے غسل کرلو۔

رواہ عبدالرزاق وابوداؤد الطیالسی والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر

پاک مٹی پانی کی قائم مقام ہے

۲۷۵۶۸..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ بکریاں آئیں آپ نے مجھے حکم دیا اے ابوذر! ان بکریوں کو لے کر دیہات میں چلے جاؤ چنانچہ میں دیہات میں چلا گیا وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی تقریباً پانچ چھ دن اسی حالت میں رہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تیری ماں تجھے گم پائے آپ نے ایک بڑا سا برتن پانی سے بھرا ہوا منگوایا میں نے سواری کی اوٹ میں غسل کیا، مجھے یوں محسوس ہوا گویا میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اٹھا کر پھینک دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ہو جب پانی پاؤ غسل کرلو۔ رواہ الضیاء

۲۷۵۶۹..... "مسند ابی ہریرۃ" جب آیت تیمّم نازل ہوئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کیا کروں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا میں آپ کی تلاش میں چل پڑا چنانچہ میں نے آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے آنے کی وجہ معلوم کی آپ نے پیشاب کیا پھر زمین پر دونوں ہاتھ مارے پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۷۰..... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یارسول اللہ! ہم چار پانچ ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہم میں نفاس والی عورت، حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمّم کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ آدمی تیمّم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمّم کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۳۱ والضعیفۃ ۴۲۳۔

حیض ونفاس والی بھی تیمّم کرے

۲۷۵۷۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہم لوگ تقریباً تین چار ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہمارے بیچ جنبی، نفاس والی عورت اور حائضہ بھی ہوتی ہے جبکہ ہم پانی نہیں پاتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمّم کر لینا چاہیے پھر آپ نے تیمّم کا طریقہ بتائے ہوئے زمین پر ہاتھ مارے اور چہرے کا مسح کر لیا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۳......عطا کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے جماع کرلیا جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، انھوں نے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرلیا، پھر ان کے دل میں کچھ تردد پیدا ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مسافت پر تھے، جب مدینہ پہنچے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں، لوگوں سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا پتہ چلا کہ آپ رفع حاجت کے لیے گئے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چل دیئے نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زمین کی طرف جھک کر دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر جھاڑ کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تیمّم چہرے اور ہاتھوں کا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مریض کو تیمم کرنے میں رخصت دی گئی ہے اگرچہ وہ پانی پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک جگہ تیمّم کرتے دیکھا اس جگہ کو بکریوں کا باڑا کہا جاتا ہے حالانکہ آپ مدینہ کے گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۵۷۷......عطاء کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جنبی ہو گئے جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے تین دن کی مسافت پر تھے، ابوذر رضی اللہ عنہ جب مدینہ پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور رفع حاجت کے لیے چلے گئے تھے پھر آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۸......عطاء کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں کچھ لوگوں کو دانے نکل گئے ایک شخص مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے اسے ضائع کیا اللہ تعالیٰ انھیں ضائع کرے لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ اسے قتل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... بظاہر یہی لگتا ہے کہ وہ شخص غسل کرنے کی وجہ سے مرا تھا۔ ازمترجم

۲۷۵۷۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنگل میں جنابت لاحق ہو جائے اور اس کے پاس تھوڑا پانی ہو وہ ترجیحی بنیاد پر پانی سے پیاس مٹائے اور مٹی سے تیمّم کرے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۸۰......"مسند اسلع بن شریك اعرجی" اسلع بن شریک کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کو سفر کے لیے تیار کرتا تھا چنانچہ ایک رات مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور اس رات شدید سردی تھی رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا، میں نے حالت جنابت میں سواری تیار کرنا اچھا نہ سمجھا جبکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے مجھے مرجانے کا خوف دامن گیر ہوا یا کم ازکم بیمار ہو جاؤں گا میں نے انصار میں سے ایک شخص کو حکم دیا اس نے آپ کی اونٹنی تیار کی پھر میں نے پتھروں سے آگ روشن کی اور پانی گرم کرکے غسل کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاملا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے اسلع! کیا وجہ ہے میں تمہاری سواری متغیر دیکھتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری سواری مضطرب دیکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سواری میں نے نہیں تیار کی بلکہ ایک انصاری نے تیار کی ہے۔

آپ نے وجہ دریافت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی، سردی کی وجہ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ تھا تب میں نے اسے سواری تیار کرنے کا کہا اور میں نے آگ جلا کر پانی گرم کیا اور اس سے غسل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی:

یاایھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلاة الی قولہ عفوًا غفورًا

رواہ الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی والطبرانی وابن مردویہ وابونعیم والبیھقی والضیاء

۲۷۵۸۱......"ایضاً" اسلع کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا آپ کی لیے سواری تیار کرتا تھا، ایک رات آپ نے مجھے فرمایا: کہ اسلع! اٹھو اور میرے لیے سواری تیار کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ جبرئیل امین آیت تیمّم لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسلع! اٹھو اور تیمّم کرو۔ آپ نے مجھے تیمّم کا طریقہ سکھلایا دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر انھیں جھاڑا پھر چہرے کا مسح کیا حتیٰ کہ داڑھی پر بھی ہاتھ پھیر لیے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑے اور پھر جھاڑے پھر آپ نے کہنیوں تک ظاہر و باطن سے ہاتھوں کا مسح کیا پھر میں نے سواری تیار کی آپ روانہ ہوگئے اور راستے میں ایک جگہ پانی پر

سے گزرہوا مجھے فرمایا: اے اسلع !غسل کرلو۔

رواہ ابن سعد وعبد بن حمید وابن جریر والقاضی اسماعیل فی الاحکام والطحاوی والدارقطنی والطبرانی وابونعیم والبیہقی

۲۷۵۸۲..... "مسند اسلع بن اسقع" خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: ابومسلم غالب بن علی بن محمد رازی (نیشاپور میں) حسین بن احمد بن محمد صفار (ہرات میں) عبدالملک بن محمد بن عبدالوھاب ابومحمد، داؤد بن احمد ابوسلیمان بغدادی یہ دمیاط میں رہتے تھے ہمیں حدیث املا کرائی ابوعبدالرحمٰن معمر بن خالد شیبانی سروجی ربیع بن بدرعن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے حضرت اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری لے کر چلتا تھا لیکن مجھے جنابت لاحق ہوگئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اسقع !ہمارے لیے سواری تیار کرو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں جنابت میں مبتلا ہوگیا ہوں جبکہ پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: اے اسقع ! آؤ میں تمہیں تیمّم کا طریقہ بتاتا ہوں جیسا کہ جبرئیل امین نے مجھے اس کا طریقہ بتایا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے راستے کے کنارے پر لے گئے اور مجھے تیمّم کا طریقہ سکھایا۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں مجھے ربیع نے تیمّم کا طریقہ سکھایا۔ جس طرح انھیں ان کے باپ نے سکھایا اور انھیں جس طرح ان کے دادا نے سکھایا اور انھیں جس طرح اسقع رضی اللہ عنہ نے سکھایا اور انھیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے سکھایا اور آپ کو جس طرح جبرئیل امین نے سکھایا، عبدالملک کہتے ہیں: ہمیں ابوسلیمان نے تیمّم کا طریقہ سکھایا، حسین کہتے ہیں ہمیں عبدالملک نے سکھایا، غالب کہتے ہیں ہمیں حسین بن احمد نے تیمّم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں عبدالملک نے سکھایا، خطیب کہتے ہیں ہمیں غالب نے تیمّم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں حسین نے سکھایا کہ انھوں نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھ زمین پر مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

فصل.....موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۷۵۸۳..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے سفر میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر پانی سے مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبزار وابونعیم فی الحلیة والبیہقی وسعید بن المنصور

۲۷۵۸۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: اگر چہ کوئی بول و براز سے فارغ ہی کیوں نہ ہوتا وہ بھی مسح کر لیتا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اگر چہ اسے بول و براز کی حاجت کیوں نہ پیش آتی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن جریر فی تهذیب الآثار

۲۷۵۸۵..... زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ہم موزوں پر مسح کریں مسافر تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق سعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۵۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کریں۔ رواہ ابن شاهین فی السنة

۲۷۵۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے حکم دیا کہ موزے کی پشت پر مسح کیا جائے مسافر تین دن تین رات مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابویعلیٰ وابن خزیمة والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۵۸۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کا حکم دیتے سنا ہے کہ جب طہارت کی حالت میں موزے پہنے جائیں ان کی پشت پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

۲۷۵۸۹..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر سے حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دنوں سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ عقبہ نے جواب دیا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا۔

رواہ ابن ماجه والدارقطنی والطحاوی وابویعلیٰ وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پاؤں کو پاک کرکے موزوں میں داخل کرے وہ آئندہ اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے۔رواہ الطحاوی

۲۷۵۹۱......نافع وعبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور اس کا انکار کیا۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے والد سے پوچھ لو جب ان کے پاس واپس جاؤ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پوچھنا بھول گئے کچھ عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا تم نے اپنے والد سے پوچھا ہے؟ جواب دیا نہیں۔پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: جب تم پاؤں موزوں میں داخل کرو بشرطیکہ پاؤں پاک ہوں تو موزوں پر مسح کرلو۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی پاخانے سے فارغ ہوکر آئے وہ بھی مسح کرے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ کوئی پاخانے سے فارغ ہوکر آئے وہ بھی مسح کرے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل

۲۷۵۹۲......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عراجین میں موزوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اس کا انکار کیا، چنانچہ جب ہم دونوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے والد سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ لو جس کا تم نے مجھ پر انکار کیا تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، جب تمہیں سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں تو پھر اس کے متعلق کسی اور سے سوال مت کرو۔رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ

۲۷۵۹۳......عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگوں افطار کرلو۔پھر آپ رضی اللہ عنہ پانی کے ایک برتن کی طرف اٹھے وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا، وہ شخص بولا: امیر المومنین! بخدا میں صرف اسی لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے متعلق آپ سے پوچھوں۔کیا آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا: جی ہاں میں نے ایسی ہستی کو دیکھا ہے جو مجھ سے اور ساری امت سے افضل واعلیٰ ہے چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کرتے دیکھا آپ ﷺ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اور اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے جیب کے نیچے سے ہاتھ نکالے پھر مغرب کی نماز پڑھائی۔رواہ عبدالرزاق وابن سعد والبزار

۲۷۵۹۴......ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسح کا انکار کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: عبداللہ نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے دل میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق خلجان نہیں پڑنا چاہیے اگرچہ وہ پاخانے سے فارغ ہوکر کیوں نہ آیا ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۵......ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارا چچا یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔جب تم اپنے پاؤں پاک کرکے موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کرسکتے ہو اگرچہ تم پاخانے سے فارغ ہوکر کیوں نہ آئے ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۶......ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میں ادھر موجود تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہن لے وہ ان پر مسح کرے اور انھیں پہن کر نماز پڑھے چاہے تو موزے نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی صورت میں اتارے۔رواہ الدار قطنی

۲۷۵۹۸......عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا، وضو کیا اور

موزوں پرمسح کرلیا گویا میں موزوں پر انگلیوں سے کھینچے ہوئے خطوط دیکھ رہا ہوں۔رواہ سعید بن المنصور ومسدد
۲۷۵۹۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے۔رواہ العقیلی

موزے پرمسح کی مدت

۲۷۶۰۰......ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنے پاؤں کو پاک کرکے موزوں میں داخل کرو تو مسح کرسکتے ہو مسافر تین دن تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کرسکتا ہے۔رواہ ابن جریر
۲۷۶۰۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو حدث کے بعد وضو کرتے دیکھا اور اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔
رواہ سعید بن المنصور
۲۷۶۰۲......معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔رواہ سعید بن المنصور
۲۷۶۰۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آدمی وضو کرسکتا ہے درآں حالیکہ اس کے پاؤں موزوں میں ہوں؟ فرمایا: جی ہاں بشرطیکہ پاؤں پاک کرکے موزوں میں داخل کیے ہوں۔رواہ سعید بن المنصور
۲۷۶۰۴......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق میرا اور سعد رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہوگیا سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم بڑے فقیہ ہو۔اور مجھ سے فرمایا: کیا تم موزوں پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! سعد رضی اللہ عنہ تو حدث کے بعد بھی مسح کرنے کی بات کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حدث کے بعد ہاں پاخانہ کرنے کے بعد بھی مسح کرسکتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور
فائدہ:...... یہ انکار ضد وہٹ دھرمی پر محمول نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو موزوں پر مسح کرنے کی ایک صورت پر اختلاف تھا جیسا کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیا بول و براز کے بعد بھی مسح کرنا جائز ہے یا نہیں جب تحقیق ہوگئی فوراً اپنی رائے تبدیل کردی کہ حق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔از مترجم
۲۷۶۰۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر پیشاب کرنے کے لیے باہر نکل گئے پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: تمہارے لیے مناسب یہ تھا کہ تم موزوں اتارتے اور پاؤں دھوتے۔سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: دونوں پاؤں پاک ہیں اور اس کو ابھی عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا۔رواہ سعید بن المنصور
فائدہ:......حدیث کے پہلے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پہلے پورا وضو کیا اور موزے پہن لیے پھر بعد میں پیشاب کیا وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا۔اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اختلاف مخصوص صورت میں تھا آیا کہ بول و براز کے بعد بھی موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے یا کہ نہیں۔
۲۷۶۰۶......"مسند عمر" خالد بن عبداللہ مغیرہ، ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر، ابن مسعود، سعد بن مالک یا ابن عمر (خالد کو سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر کی تعیین میں شک ہوا) جریر بن عبداللہ بجلی موزوں پر مسح کرتے تھے ابراہیم کہتے ہیں میرے لیے یہ بات تعجب خیز رہی کہ جریر رضی اللہ عنہ نے سورت مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا ہے اور وہ بھی موزوں پر مسح کرتے تھے، ھشیم عبیدہ کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ابراہیم کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موزوں پر مسح کرتے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر، حضرت سعد، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو مسعود انصاری، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت براء بن عازب اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔

۲۷۶۰۷......ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اختلاف ہو گیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: موزوں پر مسح کرو، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، موزوں پر مسح کرو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور تمہارے درمیان تمہارے والد فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے مسئلہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا چچا تم سے زیادہ علم رکھتا ہے جب تم موزے طہارت کی حالت میں پہنو پھر تمہیں حدث لاحق ہو وضو کرو اور موزوں پر مسح کرلو موزوں پر مسح کرلینا تمہیں اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات کے لیے کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: ......یعنی اسی وقت تک ایک دن اور ایک رات تک جب وضو ٹوٹے تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں موزوں پر دوبارہ مسح کرنا ہوا۔ از مترجم

مدت مسح کی ابتداء وانتہاء

۲۷۶۰۸......ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسح ایک دن اور ایک رات کے لیے ہے اسی وقت تک جس وقت مسح کیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ سزاوار تھے بنسبت ظاہری حصہ (پشت) کے لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ وابوداؤد

۲۷۶۱۰......شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ چونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر بھی کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا ان سے پوچھو۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ ہمیں مسح کرنے کا حکم دیتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات تک موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مسافر تین دن تین رات تک۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی والحمیدی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل ولعدنی والدارمی ومسلم والنسائی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان

۲۷۶۱۱......''مسند علی''، شعبی کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں موزوں پر اور اوڑھنی پر بھی مسح کرسکتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۱۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو موزوں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق تھے حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدارمی وابوداؤد والطحاوی والدارقطنی

۲۷۶۱۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سمجھتا تھا موزوں کے تلوے پشت کی بنسبت مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں حتیٰ کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ ابوداؤد وابویعلیٰ وعبداللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۶۱۴......زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: تم فقیہ ہو جو تم یہ حدیث بیان کرتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا؟ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں یہ چیز واقع میں ایسی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے جان بوجھ کر رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ العقیلی وفیہ زکریا بن یحییٰ الکسائی قال فیہ یحییٰ رجل سوء یحدث باحادیث سوء

۲۷۶۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مسافر ہو تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۷۶۱۶.....کعب بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.......موٹی جرابیں جن کے نیچے چمڑا لگا ہو اور پانی اس میں جذب نہ ہوتا ہو ایسی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی جرابیں پہن رکھی تھیں۔

۲۷۶۱۷.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کیا پانی ہے؟ میں وضو کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا اور لشکر کے ساتھ ملے اور لوگوں کو امامت کرائی۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۶۱۸.....''ایضاً'' ابو یعفور کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: موزوں پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۱۹.....''مسند بدیل حلیف بنی لحلم''، عبدالرحمٰن بن بحر خلال رشدین بن سعد، موسیٰ بن علی بن رباح لخمی اپنے والد بدیل سے روایت نقل کرتے ہیں بدیل کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ الباردی وابن مندہ وابونعیم وقال غریب تفردبہ عبدالرحمن بن بحر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے چونکہ رشدین بن سعد ضعیف ہے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۲۳۲۱ رقم ۶۱۰

۲۷۶۲۰.....''مسند برائت بن عازب'' اسماعیل، رجاء عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۲۱.....''ایضاء'' یحییٰ بن ھانی، رجاء زبیدی سے نقل کرتے ہیں، رجاء کہتے ہیں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا: کیا آپ موزے اتارتے نہیں؟ فرمایا: میں نے موزے پہنے میرے پاؤں پاک تھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۲۲.....''مسند بریدہ بن حصیب الاسلمی'' رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے جبکہ قبل ازیں آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۳.....بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کے لیے سیاہ رنگ کے دو موزے ہدیہ میں بھیجے آپ نے موزے پہنے اور ان پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۷۶۲۴.....''مسند بلال بن رباح حبشی'' بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں اور اوڑھنی پر مسح کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء والرویانی

۲۷۶۲۵.....بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جرموقین اور اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۶.....ابو عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا: انھوں نے کہا: رسول کریم رفع حاجت سے فارغ ہوتے ہم آپ کے لیے پانی لاتے آپ وضو کرتے جرموقین اور عمامہ پر مسح کرتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۷.....حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:......عمامہ پرمسح کرنے کے متعلق اکمال کے ذیل میں بحث کی جا چکی ہے۔

۲۷۶۲۸......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاروں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۲۹......سماک بن حرب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کوموزوں پرمسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۰......"مسند جابر بن عبداللہ" ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے موزوں پرمسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا: اے بھتیجے! موزوں پرمسح کرنا سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۱......"ایضاً" ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پرمسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ انھوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ میں نے پوچھا: عمامہ پرمسح کرنا؟ انھوں نے کہا: بالوں پر پانی سے مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۳۲......"مسند جریر بجلی" ہمام بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پرمسح کیا۔ ان سے کہا گیا: کیا موزوں پرمسح کرتے ہیں؟ فرمایا: میرے لیے کونسی چیز مانع بن سکتی ہے جبکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۳۳......"ایضاً" جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو موزوں پرمسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۶۳۴......میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پرمسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۶۳۵......مطرف بن عبداللہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے پھر انھوں نے وضو کیا اور موزوں پرمسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۶......"مسند عمرو بن امیہ ضمری" حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کوموزوں اور عمامہ پرمسح کرتے دیکھا

رواہ ابن ابی شیبة

موزوں پرمسح کے بارے میں عمل رسول ﷺ

۲۷۶۳۷......حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ایک قوم کی کوڑے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں نے ایک طرف ہو جانے کا ارادہ کیا آپ نے مجھے بلایا میں آپ کے قریب ہو گیا پھر آپ دور ہٹ گئے میں آپ کے پاس پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پرمسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

فائدہ:......آپ رضی اللہ عنہ نے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ آپ کی کمر میں درد تھا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۷۶۳۸......"ایضاً" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مسافر موزوں پر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۹......عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پرمسح کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابن ابی شیبة اخرج فی تاریخہ وقال ان کان هذا محفوظاً فهو حسن

۲۷۶۴۰......ابوعلاء یریم بن اسعد کی روایت ہے کہ میں نے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، چنانچہ قیس رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دریائے دجلہ پر آئے اور موزوں پرمسح کیا اور انگلیاں کھول کر موزوں پرمسح کیا، میں نے موزوں پر انگلیوں کے نشانات دیکھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبخاری فی تاریخہ وابن جریر وابن عساکر

۲۷۶۴۱.....اسماعیل بن ابراہیم انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے سلمہ بن مخلد کو دیکھا انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۴۲.....''مسند حصین بن عوف'' حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ الطبرانی

پیشانی کی مقدار سر پر مسح

۲۷۶۴۳.....جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے وضو کیا پھر پیشانی پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۴.....حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! برتن پکڑو، میں نے برتن پکڑ لیا پھر میں آپ کے ساتھ نکل پڑا رسول کریم ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر واپس آئے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو تنگ آستینوں والا تھا آپ نے آستین سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا مگر آستین تنگ تھی آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکالا میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپ نے وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۵.....حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی بول و براز سے فارغ ہوئے) پھر آئے وضو کیا اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۶.....''ایضاً'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو کہ تنگ آستینوں والا تھا آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا آپ نے چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر پیشانی (کی مقدار سر) پر مسح کیا عمامے پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۷.....''ایضاً'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر واپس آئے اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا آپ نے دایاں ہاتھ دائیں موزے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں موزے پر رکھا پھر آپ نے اوپر کی طرف ایک ہی مرتبہ مسح کیا، گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو موزوں پر دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۸.....حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا جرابوں اور نعلین پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۹.....حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۵۰.....حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا راستے میں ایک جگہ آپ لشکر سے پیچھے رہنے لگے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہونے لگا آپ کے پاس پانی کا ایک برتن تھا آپ رفع حاجت سے فارغ ہو کر میرے پاس آئے میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا یہ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ جب آپ نے چہرہ دھویا تو آپ نے ہاتھوں کو دھونا چاہا مگر جبے کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے ہاتھ باہر نہ نکل سکا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے ہاتھ تو جبے کے نیچے سے نکالے اور دونوں ہاتھ دھو لیے پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم لوگوں تک پہنچے اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، میں نے، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بتانا شروع کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر آپ پیچھے ہٹ آئے اور (پیچھے) کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی لوگ آپ کو دیکھ کر گھبرا گئے آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۵۱.....حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دو چیزوں کے متعلق میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا چونکہ میں نے خود رسول

کریم ﷺ کو یہ دو چیزیں کرتے دیکھا (۱) موزوں پر مسح کرنا (۲) اور سربراہ کا رعیت کے پیچھے نماز پڑھنا چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فجر کی دو رکعتیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۲...... حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۵۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ جب رفع حاجت کے لیے جاتے تو دور تک نکل جاتے تھے اس بار بھی آپ رفع حاجت کے لیے چل پڑے اور مجھ سے فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لاؤ میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۵۴...... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ اگر سائل اپنا مسئلہ پیش کرتا تو آپ پانچ دن مدت مقرر فرمادیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والطبرانی

۲۷۶۵۵...... افلح مولائے ابی ایوب رضی اللہ عنہ لوگوں کو موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے جبکہ خود پاؤں دھوتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ بھلا ایسا کیوں ہے کہ آپ لوگوں کو مسح کرنے کا کہتے ہیں اور خود پاؤں دھو لیتے ہیں۔ افلح رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت بری ہوگی بات کہ کوئی چیز تمہیں بلا مشقت حاصل ہو جائے اور اس کا گناہ مجھ پر ہو۔ حالانکہ میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کر دیکھا ہے اور آپ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے تھے لیکن مجھے وضو (پاؤں دھونے) سے بہت محبت ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة وابویعلیٰ وابن جریر

۲۷۶۵۶...... "مسند ابی بکرہ" نبی کریم ﷺ نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۵۷...... "مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ" ابومسلم کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کے لیے موزے اتارے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موزوں، عمامہ اور پیشانی (کی بقدر سر) پر مسح کر و چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۲۳

۲۷۶۵۸...... "مسند سھل بن سعد ساعدی" عبدالمھیمن بن عباس بن سھل بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم بھی دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۹...... "ایضاء" سعید بن المنصور، یعقوب بن عبدالرحمن ابوحازم کی سند سے مروی ہے کہ ابوحازم نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: آپ موزے اتارتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں چونکہ میں نے ایسی ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے اور تم سے بدرجہا افضل ہے۔

۲۷۶۶۰...... "مسند عبادہ بن الصامت" ابوعسر رازی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۱...... سلیمان زیاد حضرمی کی روایت ہے کہ انھوں نے صحابی رسول کریم ﷺ عبداللہ بن حارث زبیدہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۲...... خالد بن سعد وھمام بن الحارث دونوں کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۳...... عیاض بن نھلہ کہتے ہیں: میں بیٹھا وضو کر رہا تھا اتنے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں اپنے موزے اتارنا چاہتا تھا ابوموسیٰ نے فرمایا: موزے پہنے دو اور ان پر مسح کرلو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۴......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۶۵......عطاء بن یسار حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ بلال رضی اللہ عنہ دار جمل میں داخل ہوئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ان دونوں کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۶......ابوصہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا حتیٰ کہ ان کے پیشاب پر جھاگ چڑھ آئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور جوتوں (موزوں) پر مسح کر لیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتار کر آستین میں رکھ لیے پھر نماز پڑھی معمر کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے عطا بن یسار کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۶۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے موزوں کے بارے میں فرمایا: مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۸......موسیٰ بن سلمہ ہذلی کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا: انھوں نے فرمایا: مسافر تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابوداؤد

۲۷۶۶۹......عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بمثل بالا کے حدیث روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۰......مقسم کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سورت مائدہ کے نزول سے قبل موزوں پر مسح کیا ہے کیا آپ ﷺ نے نزول سورت مائدہ کے بعد بھی مسح کیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ رواہ ابن جریر

خلاء میں بھی موزوں پر مسح

۲۷۶۷۱......عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: موزوں پر مسح کرو اگرچہ تم خلاء میں داخل کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۲......طاؤس سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم دونوں پاؤں کو پاکی کی حالت میں موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کرلو۔
رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۳......محمد بن سعد کی روایت ہے کہ وہ مشکیزے سے وضو کرتے تھے ایک دن قضائے حاجت سے فارغ ہوکر ہمارے پاس تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ہم نے مسح کی وجہ سے ان پر تعجب کیا ہم نے کہا: آپ نے یہ کیا کیا ہے وہ بولے: مجھے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے جیسا میں نے کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۷۴......یحییٰ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا میں نے انھیں فرماتے سنا: موزوں پر مسح کرو لوگوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حکم سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں نے اپنے ان ساتھیوں سے سنا ہے جنہیں میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۷۵......"مسند اسامہ بن زید" نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۶۷۶......"مسند انس" سعید بن عبداللہ بن ضرار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں آتے دیکھا پھر بیت الخلاء سے باہر نکلے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جو مختلف ٹانکوں سے جڑے ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ٹوپی اور جرابوں پر مسح کیا آپ کی سیاہ رنگ کی مقام غرا کی جرابیں تھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۷..... "ایضاً" عاصم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر کھڑے ہوئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا پھر فرض نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۸..... "ایضاً" مورق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص موزے اتار لے اور ان پر مسح نہ کرے (بلکہ پاؤں دھوئے) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ محض تکلیف ہے (دینداری نہیں)۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۹..... "ایضاً" یحییٰ بن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کرتے تھے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے یہ حکم نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا: نہیں لیکن اپنے ان دوستوں سے سنا ہے میں جنہیں متہم نہیں سمجھتا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۶۸۰..... "مسند علی" مجھے رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۳۸

۲۷۶۸۱..... ابوالعسر دارمی کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے والد صاحب سے اس کی وجہ پوچھی: انھوں نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۸۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موزوں پر صرف ایک بار مسح کیا جائے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۳..... "مسند عبداللہ بن عمر" رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق

۲۷۶۸۴..... ابراہیم کہتے ہیں جس نے مسح ترک کیا (اعتقاداً) اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو اسے شیطان سمجھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۸۵..... ابراہیم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے (اعتقادا) مسح کرنا ترک کیا یقیناً اسے یہ تعلیم شیطان دیتا ہے اور اس نے سنت سے روگردانی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۶..... ابراہیم کی روایت ہے فرماتے ہیں: جس شخص نے مسح سے روگردانی کی اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اس کا ارتکاب شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

موزوں پر مسح کا طریقہ

۲۷۶۸۷..... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح یہ ہے کہ انگلیوں سے خطوط کھینچے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۸..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آیا کہ موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونا؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پاؤں دھونے کا حکم کتاب اللہ میں ہے اور مسح کرنے کا حکم سنت رسول اللہ ﷺ میں ہے۔

۲۷۶۸۹..... ابراہیم کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے اور جرابوں پر بھی مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... جن جرابوں کے تلوے چمڑے کے ہوں اور موٹی ہوں ان پر مسح جائز ہے اور حدیث میں بھی یہی مراد ہیں۔

۲۷۶۹۰..... حارث بن سوید و ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۹۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق فرماتے تھے کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۲..... دیہاتیوں میں سے قیس نامی شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے وہ کہہ رہا تھا: اے

لوگو! نوشتہ کتاب گزر چکا موزوں پر تین بار مسح کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۹۳...... ایک شخص سے مروی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر خطاب کررہے تھے: موزوں کا نوشتہ گزر چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۹۴...... ''مسند علی'' عبدالملک بن سلع ہمدانی کہتے ہیں: میں نے عبدخیر کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے اس کے متعلق میں نے ان سے سوال کیا: انھوں نے فرمایا: میں نے اس ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے افضل ہے یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابوعروبہ الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۶۹۵...... ''ایضاء'' عبدخیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ جیلوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۶...... ''مسند ابن عوف'' زہری، ابوسلمہ عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت والجماعت کی پہچان بتائی ہے ''انہ یفضل الشخین ویحب الختین ویری مسح الخفین'' یعنی وہ شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضلیت دیتا ہو، دو دامادوں یعنی عثمان وعلی رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہو اور موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتا ہو، بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسح کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ جو کہ سورت مائدہ کی آیت وضو کے نزول کے بعد اسلام لائے ہیں وہ بھی نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر مسح علی الخفین کرتے تھے لہٰذا روافض کا یہ کہنا کہ مسح علی الخفین آیت وضو سے منسوخ ہے محض باطل ہے۔ مسح علی الخفین پر اجماع ہے حتیٰ کہ ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص مسح علی الخفین کو روا نہ سمجھے مجھے اس کے کافر ہو جانے کا خوف ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ستر (۷۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیثیں سنائی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسح علی الخفین کیا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں اسی (۸۰) سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسح علی الخفین کے راوی ہیں اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس وقت مسح علی الخفین کا قائل ہوا جب اس کا جواز روزِ روشن کی طرح میرے لیے واضح ہو گیا۔

طہارت معذور

۲۷۶۹۷...... ''مسند علی'' حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ کا ایک گٹا ٹوٹ گیا میں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا (کہ میں وضو کرتے وقت کیا کروں) آپ نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن السنی وابونعیم معافی الطب وسندہ حسن

۲۷۶۹۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک ہاتھ میں زخم آیا میں نے زخم پر پٹی باندھ لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا، میں نے عرض کیا: پٹی پر مسح کروں یا پٹی اتار کر دھوؤں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ پٹی پر مسح کرلو۔ رواہ ابن السنی

۲۷۶۹۹...... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تھا مسور نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن سعد وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل فی الزھد ورستہ فی الایمان والطبرانی فی الاوسط

۲۷۷۰۰...... عبداللہ بن دارہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلسل بول کی شکایت ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا علاج جاری رکھا اور آپ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۷۷۰۱...... خارجہ بن زید کی روایت ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تھے حتیٰ کہ بڑھاپے کی وجہ سے سلسل بول کی شکایت ہو گئی حضرت زید رضی اللہ عنہ جہاں تک ہوتا اس کا علاج کرتے جب زیادہ غلبہ ہو جاتا وضو کرتے نماز پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو تو پٹی کے اردگرد مسح کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل.....حیض نفاس اور استحاضہ کے بیان میں

حیض

۲۷۷۰۳..... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کو وضو کرائے اور ہاتھ برتن میں داخل کرتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:: اس کا حیض اس کے قابو میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا حائضہ کے ساتھ کھانا کھایا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حائضہ کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۷۰۵..... ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ عورت کا خون جب منقطع ہو جائے اور وہ جب تک غسل نہ کرے حائضہ کے حکم میں ہے۔ رواہ ابن الضیاء فی مسند ابی حنیفة والدارقطنی

۲۷۷۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے حبیب جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جب ہماری ماں حواء علیہا السلام کو حیض کا خون آیا تو انھوں نے اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کی: یا اللہ! مجھے خون آیا ہے اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں، اللہ تعالیٰ نے حواء علیہا السلام کو پیغام بھیجا چنانچہ فرشتے نے آواز دی کہ میں (اللہ تعالیٰ) ضرور تجھے اور تیری اولاد کو خون آلود کروں گا اور اسے کفارہ اور گناہوں سے پاکی کا باعث بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی

۲۷۷۰۷..... ابوجوزاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو شام کا کھانا ترک کر کے سو جانے سے منع فرماتے تھے حیض کے خون کی وجہ سے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۰۸..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ان کی کوئی بیوی حالت حیض میں کنگھی کر دیتی تھی۔ اور آپ فرماتے: اس کا حیض اس کے قابو میں تو نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۷۰۹..... ''مسند عائشہ رضی اللہ عنہا'' معاذہ عدویہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزے کی قضا کرتی ہے جبکہ نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہمیں بھی حیض کا عارضہ پیش آتا تھا اور ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں۔ ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا گیا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں آپ نے ہم میں سے کسی عورت کو نماز کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز

۲۷۷۱۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حائضہ عورت عصر کے بعد پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب مغرب کے بعد پاک ہو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۷۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس عورتیں آتیں اور حیض کے متعلق سوال کرتیں آپ رضی اللہ عنہ فرماتی تھیں! تمہاری خرابی ہو اس وقت تک نماز مت پڑھو جب تک روئی وغیرہ کی خالص سفیدی نہ دیکھ لو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوجاتی ہیں رسول کریم ﷺ اسے تہبند کس کر باندھ لینے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... احادیث میں جہاں بھی حائضہ کے ساتھ مباشرت کا لفظ آتا ہے اس سے مراد بیوی کے ساتھ لپٹ لپٹا کر لیٹنا اور سونا ہے۔ جماع مراد نہیں۔

۲۷۷۱۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ حالت حیض میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک لحاف میں سوجاتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا ہے کہ عورت اگر حائضہ ہو تو شوہر کا اس کے ساتھ مباشرت کرنا کہاں تک حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جونہی حیض آئے تو مرد کو بیوی سے الگ ہوجانا چاہیے اور جب حیض سکون پکڑ لے تو عورت اور اپنے درمیان تہبند کو حائل رکھے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... یعنی ابتدا میں حیض جوش سے جاری ہوتا ہے جب حیض کا خوف سکون پکڑے تو عورت کو تہبند باندھ کر خاوند کے پاس لیٹنا چاہیے۔ البتہ اس میں قدرے تفصیل ہے جو شخص اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو وہ حائضہ عورت کے ساتھ لیٹ سکتا ہے اور جس شخص کو اپنے نفس پر قابو رکھنے کا یقین نہ ہو اور حرام کے ارتکاب کا خوف ہو وہ علیحدہ رہے عورت کے قریب بھی نہ جائے۔

۲۷۷۱۶...... علقمہ بن ابی علقمہ کی روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھے خبر دی ہے کہ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر حائضہ زردی مائل خون دیکھے غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ خالص سفیدی نہ دیکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا عورتوں کو حیض سے پاک ہونے پر حکم دیتی تھیں کہ حیض کی بدبو ختم کرنے کے لیے اندام نہانی میں خوشبو رکھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حاملہ عورت زردی مائل تری دیکھے وہ وضو کر کے نماز پڑھ لے اور جب خون دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ الغرض حاملہ عورت کسی حال میں نماز نہ چھوڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مرد اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے البتہ عورت اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۰...... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر فتویٰ طلب کیا کہ آیا مرد حائضہ عورت سے مباشرت کر سکتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں لعورت اپنے اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۱...... مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا: ام المؤمنین! مرد کے لیے اپنی حائضہ بیوی سے کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرم گاہ کے علاوہ مباشرت کر سکتا ہے، میں نے عرض کیا: روزہ کی حالت میں میرے لیے بیوی کے ساتھ کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سوائے جماع کے سب کچھ کر سکتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا علاج

۲۷۷۲۲...... واصل مولائے ابن عیینہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کسی عورت کا حیض طویل تر ہوجائے اور رکنے ہی نہ پائے آیا کہ وہ خون منقطع کرنے کے لیے دوائی پی سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا بلکہ آپ

رضی اللہ عنہ نے پیلو کے درخت کا پانی اس کے لیے تجویز فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۳..... "مسند ام عطیہ" ام عطیہ کہتی ہیں: ہم زردی مائل اور گدلے مائل کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۴..... ام عطیہ کہتی ہیں: ہم مٹیالے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۷۲۵..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور مومنین کی بیویاں جب حائضہ ہو جاتیں تو آپ ﷺ انہیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیتے تھے جس طرح کہ آپ روزہ کی قضاء کا حکم دیتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۶..... ابراہیم کی روایت ہے کہ ازواج مطہرات اور مومنوں کی عورتیں اپنے ایام حیض کی فوت شدہ نمازیں نہیں قضا کرتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۷..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حائضہ قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتی البتہ جب چاہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ مسجد میں کوئی چیز چاہے تو رکھ سکتی ہے اور مسجد سے کوئی چیز اٹھا بھی سکتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۹..... ھشیم، لیث، عطاء طاؤس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب عورت حیض کے خون سے پاک ہو جائے اور مرد شدت سے جماع کی حاجت محسوس کرتا ہو تو وہ بیوی کو وضو کرنے کا حکم دے اور پھر اپنی حاجت پوری کرے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۰..... عبدالعزیز، صفوان بن سلیم عطاء بن یسار کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بیوی اگر حائضہ ہو تو اس سے مباشرت کس حد تک حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت ازار باندھ لے پھر ازار کے اوپر سے تم مباشرت کر سکتے ہو۔

کلام: ...... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا البتہ ھیثمی نے مجمع الزوائد ۲۸۱۲ میں لکھا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں ابونعیم ضرار بن صرد ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۷۷۳۱..... یعقوب بن عبدالرحمٰن وعبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ حدیث مذکورہ بالا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔

۲۷۷۳۲..... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت غروب آفتاب سے قبل پاک ہو جائے وہ دن کی ساری نمازیں پڑھے گی اور جب طلوع فجر سے قبل پاک ہو جائے تو رات کی ساری نمازیں پڑھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

تتمہ حیض

۲۷۷۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت پاک ہونے کے بعد کچھ ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈالے جس کا رنگ گوشت کو دھوئے ہوئے پانی کی طرح ہو یا مچھلی کے نکلے ہوئے پانی کی طرح ہو یا خون کے قطرے کی طرح ہو جو نکسیر سے پہلے آتا ہے تو یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے وہ تری پانی سے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر تازہ خون ہو جس کے حیض ہونے میں کوئی خفاء نہ ہو تو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حائضہ عورت مجھے پانی لا کر دیتی ہے اور اس میں اپنا ہاتھ بھی داخل کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

رواہ ابن عساکر وفیہ عمر بن ابی عمر دمشقی الکلاعی منکر الحدیث عن الثقات ماروی عنه، إلابقیه

نفاس کا بیان

۲۷۷۳۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کنواری عورت جب بچہ جنم دے تو انتظار کرے گی چونکہ اس کا خون طویل بھی ہوسکتا ہے اور چالیس دن تک بھی ہوسکتا ہے پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق والدارقطنی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۲۶۰۔

۲۷۷۳۷......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم سیاہی زردی مائل جھائیوں کی وجہ سے چہرے پر ورس بوٹی کی لیپ چڑھالیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۷۳۸......عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۹......عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی جب کسی بیوی کو نفاس آتا تو اسے کہتے: چالیس راتوں تک میرے قریب مت آؤ۔ رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا بیان

۲۷۷۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا حیض جب گزر جائے تو ہر دن غسل کرے اور گھی یا تیل میں روئی بھگو کر رکھے۔ رواہ ابوداؤد

۲۷۷۴۱......''مسند حمنہ بنت جحش'' حمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ اور بہت طویل استحاضہ آتا تھا میں نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لینے حاضر خدمت ہوئی میں نے آپ کو اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک ضروری کام ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا ضروری کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے بہت زیادہ اور طویل استحاضہ آتا ہے جو مجھے نماز روزہ سے روک دیتا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں کرسف (وہ کپڑا جو ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے) کا بیان کروں گا وہ خون ختم کردیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے بڑھ کر خون آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: لگام نما کپڑا باندھو میں نے عرض کیا: خون اس سے بھی زیادہ آتا ہے فرمایا: ایک بڑا کپڑا لنگوٹ کے نیچے رکھو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خون اس سے بھی نہیں رکے گا مجھے تو شدت سے خون بہتا ہے۔ فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے تم جس کو بھی اختیار کروگی دوسری کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر تمہارے اندر دونوں پر عمل کرنے کی طاقت ہو تو تم خود ہی دانا ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے لہٰذا تم چھ یا سات روز (ہر مہینہ میں) حیض کے قرار دو پھر (مدت مذکورہ گزر جانے پر) نہا ڈالو اور جب تم جان لو کہ پاک وصاف ہوچکی ہو تو تیئس دن رات (سات ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) یا چوبیس دن رات (چھ ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) نماز پڑھتی رہا کرو اور اسی طرح روزے بھی رکھتی رہا کرو چنانچہ جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں تم بھی ہر مہینہ اسی طرح کرتی رہا کرو (کہ چھ دن یا سات دن تو حیض کے ایام قرار دو اور بقیہ دن پاکی کے ایام قرار دو) تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ اور اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کا وقت اخیر کرکے اس میں نہالو اور عصر میں جلدی کرکے ان دونوں نمازوں (ظہر وعصر) کو اکٹھی پڑھ لو اور پھر مغرب کا اخیر وقت کرکے اس میں نہالو اور پھر عشاء کو جلدی کرلو اور ان دونوں نمازوں (مغرب وعشاء) کو اکٹھی پڑھ لو اور نماز فجر کے لیے علیحدہ سے نہالو اسی طرح کرلیا کرو اور روزے رکھ لیا کرو اگر تمہارے اندر اس کی طاقت ہو (تو اسی طرح کرلیا کرو) پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والحاکم

۲۷۷۴۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے میں پاک ہونے نہیں پاتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں ہے اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرو پھر نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر ٹپک رہے ہوں۔

رواه ابن ابی شيبة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۱۳۶۔

۲۷۷۴۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی عورت کو استحاضہ پیش آجائے تو وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز چھوڑ دے) جس کے بعد وہ ایک دن یا دو دن بیٹھی رہتی تھی ظہر کی نماز عصر تک مؤخر کرے اور پھر ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے پھر مغرب کی نماز عشاء تک مؤخر کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے فجر کی نماز کے لیے بھی غسل کرے۔ اور اس کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے۔

رواه سعيد بن المنصور

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۷۷۴۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے یہ تو یہ تنگ کرنے والی رگ ہے یا فرمایا: یہ شیطان کی ضد ہے۔ رواه سعيد بن المنصور

۲۷۷۴۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کرسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۷۴۶......عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مٹیالے اور زردی مائل رنگ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور اس میں وضو کو روا سمجھتے تھے۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۷۴۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش تھا وہ کئی سال تک بیٹھی رہی چنانچہ وہ لگن میں داخل ہوئی خون پانی کے اوپر آجاتا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ تو ایک رگ ہے (جس سے خون رس رہا ہے) چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ رواه سعيد بن المنصور

۲۷۷۴۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ایک ہی غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ رواه عبدالرزاق وسعيد المنصور

۲۷۷۴۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ ظہر سے ظہر تک غسل کرے ہر دن ایک مرتبہ نماز ظہر کے وقت۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۷۵۰......"مسند ام حبیبہ بنت جحش" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش آیا نبی کریم ﷺ نے ان کے حیض کی مدت چھ دن یا سات دن مقرر کی۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۷۵۱......ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں سات سال استحاضہ کا عارضہ پیش رہا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے تم نہالیا کرو چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے وقت نہالیتی تھیں اور لگن میں نہاتی تھیں چنانچہ پانی پر خون کی زردی دیکھی جاسکتی تھی۔ رواه عبدالرزاق

۲۷۷۵۲......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگی: مجھے استحاضہ کا عارضہ پیش ہے کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں فرمایا: نہیں بلکہ تم حیض کے بقدر دن رات کے لحاظ سے نماز چھوڑ دو پھر غسل کرو اور نماز پڑھو۔ رواه ابن ابی شيبة

۲۷۷۵۳......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو لگاتار خون آتا تھا اس عورت نے رسول کریم ﷺ سے استفسار کیا، آپ نے فرمایا: تم وہ دن اور رات انتظار کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا ان دنوں کی بقدر مہینہ میں نماز چھوڑ دو جب یہ دن گزار دو

غسل کرو پھر اندام نہانی میں کپڑا باندھ لو اور پھر نماز پڑھو۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۴۳۔

۲۷۷۵۴..... اسماعیل بن ابراہیم، ھشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو لگاتار خون جاری رہنے لگا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے انھیں حکم دیا کہ ہر نماز کے وقت غسل کریں اور نماز پڑھ لیں۔

رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ والی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے

۲۷۷۵۵..... سفیان بن یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مستحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ ابن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں مستحاضہ کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا چنانچہ مستحاضہ کے ایام حیض جب آجائیں وہ نماز چھوڑ دے جب یہ دن گزر جائیں غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

۲۷۷۵۶..... عکرمہ کی روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول کریم ﷺ کے عہد میں استحاضہ کا عارضہ پیش آیا ام حبیبہ نے نبی کریم ﷺ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ ایام حیض میں انتظار کرے پھر غسل کرلے اگر اس کے بعد خون دیکھے تو لنگوٹ باندھ لے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۵۷..... سفیان عبدالرحمن بن قاسم عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگئی اس نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے اسے ظہر کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا پھر عصر مغرب اور عشاء کے لیے غسل کا حکم دیا اور فجر کے لیے الگ غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے نیز فرمایا کہ یہ رگ (کا خون) ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۸..... "مسند علی" ابو یوسف، ابوحنیفہ، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب دن گزر جائیں غسل کرے ظہر کی نماز موخر کرے اور عصر کی نماز مقدم کرے اور ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھ لے پھر مغرب کی نماز موخر کرے اور عشاء کی نماز مقدم کرے پھر ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھ لے پھر فجر کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ ابو عروبۃ الحرانی فی مسندالقاضی ابی یوسف

۲۷۷۵۹..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ اہل کوفہ کی ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: میں ایک مستحاضہ عورت ہوں میں سخت آزمائش اور مصیبت میں مبتلا ہوگئی ہوں کیا میں طویل زمانے کے لیے نماز چھوڑ دوں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا گیا انھوں نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تو اس عورت کے لیے وہی حل پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا ہے ہاں البتہ وہ ظہر اور عصر کی نماز ایک غسل میں جمع کرے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھ لے اور فجر کے لیے الگ سے غسل کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا اس طرح تو یہ عورت شدید مشکل میں مبتلا ہوجائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اس سے بڑی آزمائش میں اسے مبتلا کردیتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

عورت کے غسل کرنے کا بیان

۲۷۷۶۰..... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جب عورتیں غسل کریں اپنے سر کھول لیا کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عمر پر تعجب ہے وہ عورتوں کو سر مونڈھنے کا حکم کیوں

نہیں دیتے حالانکہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیتے تھے اور میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسلم والنسائی

۲۷۷۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت شکل رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی بولی یارسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی عورت حیض سے پاک ہوجائے وہ کس طرح غسل کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت بیری کے پتے اور پانی لے کر پہلے وضو کرکے سر دھوئے بالوں کو رگڑے تاکہ جڑوں تک پانی پہنچ جائے پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی لے کر (اس میں خوشبو لگائے اور) پاکی حاصل کرے اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں روئی سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا: بس اس سے پاکی حاصل کرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آپ ﷺ کے اشارے کو سمجھ گئی اور میں نے اسماء سے کہا۔ (روئی اندام نہانی میں رکھ کر خون کے اثر کو ختم کرو)۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض ختم ہونے پر اپنے بال کھول لو اور غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ جس عورت کو احتلام ہوجائے وہ کیا کرے؟ میں نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کردیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوسکتا ہے؟ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر بچے کی مشابہت کیونکر ہوتی ہے؟ جب عورت کو انزال ہوجائے نبی کریم ﷺ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے حیاء ان کے مانع نہیں ہوسکی چنانچہ جب سورت نور نازل ہوئی تو ان عورتوں نے کمر بند پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں چنانچہ فلاں عورت آئی اور بولی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، میں حیض سے کیسے غسل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جس عورت کو حیض آئے وہ (خون ختم ہونے پر) بیری کے پتے اور پانی لے کر طہارت حاصل کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی کو خوشبو میں معطر کرکے پاکی حاصل کرے وہ عورت بولی: میں کیسے پاکی حاصل کروں؟ رسول کریم ﷺ نے اس عورت سے حیاء کرلی اور اس سے ستر کرلیا، فرمایا: سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کرو میں نے آنکھ سے عورت کی طرف اشارہ کیا اور اس کا آنچل پکڑ کر کہا، روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھو تاکہ خون کا اثر ختم ہوجائے۔ یعنی بو جاتی رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب عورت حیض سے غسل کرتی تھی روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھتی تھی تاکہ خون کا اثر (بدبو) زائل ہوجائے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۶..... ”مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص“ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسرہ نامی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے پاس ہے (یعنی خاونداس سے جماع کررہا ہے) آپ نے فرمایا: اے بسرہ جب تم تری دیکھو غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۷..... ”مسند انس“ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا عورت اگر خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسی حالت دیکھے اور اسے انزال ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسی حالت عورت کو پیش آسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: مرد کا پانی (منی) سخت اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا پانی رقیق (باریک) زردی مائل ہوتا ہے، ان دونوں پانیوں میں سے جو پانی سبقت کرتا ہے اور اچھلتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

۲۷۷۶۸..... ”ایضاً“ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورت وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کردیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

پھراولاد کاوالدین کے مشابہ ہونا کیونکر ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اگرعورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی عورت کو احتلام ہو جائے) تو کیا عورت غسل کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرعورت سے وہ کچھ خارج ہو جو مرد سے خارج ہوتا ہے (یعنی انزال ہو) تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا رک جاؤ چونکہ عورتیں فقہ کے متعلق سوال کرتی ہیں۔رواہ الدیلمی وابن النجار

کتاب دوم......از حرف طاء

کتاب الطلاق......از قسم اقوال

اس میں دوفصلیں ہیں۔

فصل اول......طلاق کے احکام اوراس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں دوفروع ہیں۔

فرع اول......احکام کے بیان میں

۲۷۷۷۰......طلاق خاوند کے ہاتھ میں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں فضل بن مختار ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۴۴۴۳۔

۲۷۷۷۱......ہر طلاق جائز ہے (یعنی ہو جاتی ہے) سوائے اس شخص کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہوگئی ہو۔رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۷ وضعیف الجامع ۴۲۴۰۔

۲۷۷۷۲......آدمی کو اس طلاق کا اختیار نہیں جس کا وہ مالک نہیں (یعنی بیوی ایک کی ہو اسے طلاق دوسرا نہیں دے سکتا) آدمی جس غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی کا اختیار بھی اسے حاصل نہیں اور جس چیز کا مالک نہ ہو اسے بیچ بھی نہیں سکتا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو

۲۷۷۷۳......جس شخص نے طلاق یا عتاق (آزادی) سے کھیل کود کی وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:......یعنی اگر کسی شخص نے از روئے مذاق بیوی کو طلاق دی یا غلام کو مذاقاً آزادی دی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا۔

۲۷۷۷۴......جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور اس پر شاہد عدل (سچا گواہ) بھی پیش کر دے تو شوہر سے حلف (قسم) لیا جائے گا اگر خاوند نے حلف اٹھا لیا تو گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اگر خاوند نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو اس کا انکار دوسرے گواہ کی مانند ہوگا اور یوں خاوند کی طلاق ہو جائے گی۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۴۳ وضعیف الجامع ۳۱۰ لیکن زوائد میں ہے کہ حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۷۷۷۵......اسے (ابن عمر کو) چاہیے اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اس کے

بعد پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے بشرطیکہ اس پاکی (طہر) میں جماع نہ کیا ہو پس طریقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۷۷۷۶......جس شخص نے بدعت کے لیے طلاق دی ہم اس کی بدعت کو اس کے سپرد کر دیں گے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیفۃ ۲۹

۲۷۷۷۷......لوگوں کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کوئی کہتا ہے: میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کرلیا میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کرلیا۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۷۷۸......نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ عن علی والحاکم عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۲۔

۲۷۷۷۹......طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، فروخت اسی چیز کو کر سکتے ہو جس کے تام مالک ہو۔ اسی چیز کی نذر پوری کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو نذر وہی ہوتی ہے جس سے رب تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہو جس نے معصیت پر قسم کھائی اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عمرو

۲۷۷۸۰......اے لوگو! تمہیں کیا ہوا چنانچہ تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے کرا دیتا ہے پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتا ہے جبکہ طلاق تو خاوند کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۷۷۸۱......اے عباس! کیا آپ تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

رواہ البخاری وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

فائدہ:......حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خیار عتق ملا تھا لہٰذا وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تھیں اور طلاق لینا چاہتی تھیں۔

۲۷۷۸۲......نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۳

۲۷۷۸۳......اکراہ (زبردستی) کی صورت میں نہ طلاق ہوتی ہے نہ ہی عتاق۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے آسنی المطالب ۱۷۱۶۔

۲۷۷۸۴......طلاق نہیں ہوتی مگر عدت کے لیے اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۱۔

۲۷۷۸۵......تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ سنجیدگی سے کی جائیں تو ہو جاتی ہیں اور اگر مذاق سے کی جائیں تب بھی ہو جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں طلاق، نکاح اور رجعت۔ رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۸۴،۳۸۳۔

۲۷۷۸۶......تین چیزوں سے کھیل کود (مذاق) کرنا جائز نہیں۔ طلاق، نکاح اور آزادی۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

فائدہ:......یعنی اگر لڑکی لڑکا دو آدمیوں کے سامنے ازروئے مذاق کہیں کہ ہم نے آپس میں نکاح کرلیا تو نکاح ہو جائے گا اسی طرح خاوند مذاق میں یا ویسے کھیل کود کے لیے بیوی کو طلاق دے تو فی الواقع طلاق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مذاقاً مالک غلام کو آزادی دے وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

اکمال

۲۷۷۸۷......تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی ہر حال میں واقع ہو جاتی ہیں) طلاق، نکاح اور

عتاق۔رواہ القاضی ابویعلیٰ عن عبداللہ بن علی طبری فی الاربعین عن ابی ہریرۃ

۲۷۷۸۸...... جس شخص نے سچ مچ یا مذاقاً طلاق دی، یا کسی چیز کو حرام کیا یا نکاح کیا یا نکاح کروایا توان چیزوں کا اس پر وقوع ہو جائے گا۔

رواہ ابن ماجہ وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن مر سلاً

۲۷۷۸۹...... جس شخص نے طلاق دی یا کوئی حرام کیا یا نکاح کیا یا نکاح کرایا اور پھر کہے میں تو مذاق کررہا تھا یہ کام سچ مچ ہو جائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن الحسن عن ابی الدرداء

۲۷۷۹۰...... طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

رواہ الحاکم عن ابن عمرو وابن ابی شیبۃ عن طاؤس مرسلاً وابن ابی شیبۃ عن علی وعائشۃ موقوفاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۱۹ ۔ ۶۲۲۰ ۔

۲۷۷۹۱...... نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر نہیں مانی جاسکتی۔رواہ عبدالرزاق عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۲

۲۷۷۹۲...... جس عورت کی تمہیں ملکیت حاصل نہیں اس کی طلاق نہیں اور جس غلام کے تم مالک نہیں اس کی آزادی نہیں۔

رواہ الطبرانی عن معاذ عبدالرزاق عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۲۱ ۔

۲۷۷۹۳...... بغیر نکاح کے طلاق نہیں ہوتی۔رواہ سعید بن المنصور عن انس

بغیر نکاح کے طلاق واقع نہیں ہوگی

۲۷۷۹۴...... اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس نے نکاح ہی نہ کیا ہو اور جو شخص غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوتی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیہقی والضیاء عن جابر عبدالرزاق عن طاؤس مرسلاً وعن ابن عباس موقوفاً

۲۷۷۹۵...... طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت (غلام) کے بعد۔رواہ الخطیب عن علی الحاکم عن عائشۃ عبدالرزاق الحاکم والبیہقی عن معاذ یاابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ والبیہقی عن ابن عمرو

۲۷۷۹۶...... طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر ملک کے بعد۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۱۰

۲۷۷۹۷...... جو شخص ملکیت نہ رکھتا ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۷۷۹۸...... نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، ملک سے قبل عتاق نہیں ہوتی، دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد رضاعت نہیں ہوتی آٹھ پہرے روزے کی کوئی حقیقت نہیں صبح سے لے کر رات گئے تک خاموشی اختیار کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔رواہ البیہقی عن جابر والبیہقی عن علی

۲۷۷۹۹...... ملک سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور سر میں لگے زخم "موضحہ" کے علاوہ باقی زخموں میں قصاص نہیں ہوتا۔رواہ البیہقی عن طاؤس مرسلاً

فائدہ:...... "موضحہ" سر کا وہ زخم ہے کہ چمڑی کٹ جائے اور ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔اس قسم کے زخم میں قصاص ہوگا بقیہ زخموں میں قصاص مشکل ہے ان میں دیت ہوگی دیکھئے کتب فقہ۔ازمترجم

۲۷۸۰۰...... جس شخص نے ایسی عورت کو طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی جس نے ایسے غلام کو آزاد کرنا چاہا جو اس کی ملکیت میں نہیں تو وہ غلام آزاد نہیں ہوگا، جس نے ایسی چیز کی نذر مانی جس کا وہ مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوگی؟ جس نے معصیت پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی اور جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم بھی نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم والبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۷۸۰۱۔۔۔۔۔لوگوں کو کیا ہوا جو یہ اپنے غلاموں کی اپنی ہی باندیوں سے شادی کراتے ہیں اور پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتے ہیں خبردار ہوشیار رہو طلاق کا مالک وہی ہے جو جماع کرتا ہو۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۷۸۰۲۔۔۔۔۔جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاء اللہ (کہہ دیا) یا غلام سے کہا: تو آزاد ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاء اللہ (کہہ دیا) یا کہا: اس کے ذمہ بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے انشاء اللہ تو اس پر کچھ نہیں ہوگا۔یعنی طلاق عتاق اور قسم واقع نہیں ہوگی۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۶۸ والمتناھیۃ ۱۰۶۴

طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہ ہوگی

۲۷۸۰۳۔۔۔۔۔جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے انشاء اللہ، عورت کو طلاق نہیں ہوگی اور جب اپنے غلام سے کہے "تو آزاد ہے انشاء اللہ" تو وہ آزاد ہو جائے گا"۔رواہ الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۰۴۔۔۔۔۔جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے "ایک سال تک تجھے طلاق ہے انشاء اللہ" تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ وابن عساکر عن الجارود بن یزید النیسا بوری عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

کلام:۔۔۔۔۔حاکم کہتے ہیں اس روایت کا دارومدار جارود پر ہے اور وہ متروک راوی ہے۔

۲۷۸۰۵۔۔۔۔۔جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے اللہ کی مشیت یا اللہ کے ارادہ کے ساتھ طلاق ہے مشیت تو خاص اللہ کے لیے ہے، بخدا مشیت کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی اور ارادہ کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۸

۲۷۸۰۶۔۔۔۔۔جس عورت سے ہمبستری نہ کی گئی ہو اس کی ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔رواہ البیھقی عن الحسن مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۷۵۔

۲۷۸۰۷۔۔۔۔۔کیا تمہارا دادا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا، سو تین طلاقیں تو اس کی ہیں (جو واقع ہو جائیں گی) رہی بات ۹۹۷ (نوصد ستانوے) طلاقوں کی سو وہ نرا ظلم اور زیادتی ہے اگر اللہ چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے معاف کردے۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دادا نے اپنی ایک بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔میں نے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا۔آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۸۔۔۔۔۔یقیناً تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس معاملہ سے نکلنے کے لیے کوئی راستہ بنا سکتا، اب تو تین طلاقوں کی وجہ سے بیوی اس سے بائنہ ہو چکی ہے اور یہ طلاق سنت کے مطابق ہیں۔جبکہ ۹۹۷ طلاقیں اس کے گلے میں گناہ بن کر لٹکی ہوئی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبیداللہ بن عبادۃ بن الصامت عن ابیہ عن جدہ

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں اس شخص کے بیٹے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا اور عرض کیا کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۹۔۔۔۔۔لوگوں میں سے کوئی شخص یوں کہتا ہے میں نے نکاح کرلیا، میں نے طلاق دے دی جبکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں بیوی کو اس کی عدت سے پہلے طلاق دو۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ:۔۔۔۔۔عدت سے پہلے طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو طہر میں طلاق دی جائے پھر آنے والا حیض اس کی عدت میں شمار ہوگا۔

۲۷۸۱۰۔۔۔۔۔تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے کیوں کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دے دی، میں نے تجھ سے رجوع کرلیا؟ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں عورت کو طہر میں طلاق دو۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۸۱۱......اسے کہو اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے طہر میں طلاق دے یا وہ حاملہ ہو۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن ابن عمر

۲۷۸۱۲......غلام اور پاگل کی طلاق اور خرید وفروخت جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن جابر

فرع دوم......عدت استبراء اور حلال کرنے کا بیان

۲۷۸۱۳......(جس عورت کا شوہر مر جائے اس کی) عدت چار مہینے دس دن ہے حالانکہ تم میں سے کوئی عورت جاہلیت میں سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ رواہ مالک والبیهقی والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۱۴......جس عورت کا خاوند مر جائے وہ عصفر (بوٹی) میں رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، اور مشق زدہ کپڑے نہ پہنے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور سرمہ بھی نہ لگائے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۱۵......جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے شوہر پر سوگ کر سکتی ہے چونکہ اسے چار ماہ دس دن اس پر سوگ کرنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن ام حبيبة وزينب بنت جحش واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن حفصة وعائشة والنسائی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۷۸۱۶......جو عورت اللہ کی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ وہ سرمہ نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے خوشبو لگا کر نہ چلے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد تھوڑی سی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن ام عطية

اکمال

۲۷۸۱۷......اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری مدت (عدت) پوری ہو جائے۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجه والحاکم عن الفريعة بنت مالک اخت ابی سعيد

۲۷۸۱۸......اپنے اسی گھر میں ٹھہری رہو جس میں تمہیں شوہر کی وفات کی خبر پہنچی ہے یہاں تک کہ تمہاری مدت (عدت پوری ہو جائے)۔

فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والنسائی عن الفريعة بنت مالک اخت ابی سعيد

۲۷۸۱۹......جس عورت کا شوہر مر جائے وہ مہندی نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے اور زیور بھی نہ پہنے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

فائدہ:......سوگ کرنے کا معنی ہی افسوس کرنا ہے اگر شوخ کپڑے، مہندی، زیور، خوشبو وغیرہ استعمال کی جائے تو وہ سوگ، سوگ نہیں رہتا بلکہ خوشی بن جاتی ہے۔ اسی طرح اچھے اچھے کپڑے اسی طرح انواع واقسام کے کپڑے بھی وہ عورت نہ پہنے جس کا خاوند مر گیا ہو یہی حکم میک اپ کرنے کا ہے ایام سوگ میں میک اپ کرنا بھی جائز نہیں۔ از مترجم

۲۷۸۲۰......تین دن تک سوگ والے کپڑے پہن لو پھر جو چاہو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مسیع والبیهقی فی السنن عن اسماء بنت عميس

عدت طلاق اور متعۂ طلاق

۲۷۸۲۱......تمہاری عدت اسوقت پوری ہو جائے گی جب تم وضع حمل کر لو گی۔ رواہ عبدالرزاق عن سبيعة

۲۷۸۲۲.....عدت گزر چکی ہے اسے پیغام نکاح دے دو۔رواہ ابن ماجه عن الزهير

۲۷۸۲۳.....تمہارے لیے خرچہ بھی نہیں اور رہائش بھی نہیں۔رواہ مسلم عن فاطمة بنت قيس

۲۷۸۲۴.....تمہارے لیے خرچہ نہیں ہاں البتہ اگر تم حاملہ ہوتو پھر خرچہ ہے۔رواہ ابو داؤد عنها

۲۷۸۲۵.....جاؤ اور اپنی کھجوریں کاٹو شاید تم ان سے صدقہ کرو یا بھلائی کا کام کرو۔رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجه والحاكم عن جابر

۲۷۸۲۶.....عورت کے لیے نان نفقہ اور رہائش اس وقت ہوگی جب اس پر شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو۔رواہ النسائی عن فاطمة بنت قيس

۲۷۸۲۷.....جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں۔رواہ الحاكم عن فاطمة بنت قيس

۲۷۸۲۸.....اسے متعہ (تھوڑا سا ساز وسامان) دے دو اگر چہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔رواہ الخطيب عن جابر

۲۷۸۲۹.....وہ حاملہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو اس کے لیے نفقہ نہیں ہوگا۔رواہ الدار قطنی عن جابر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۱۶۔

اکمال

۲۷۸۳۰.....جب تم وضع حمل کرلو تمہاری عدت پوری ہوجائے گی۔رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة رضي الله عنها

۲۷۸۳۱.....اگر عورت وضع حمل کر (بچہ جنم دے) دے اس کی عدت گزر جاتی ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجه والطبرانی عن الاسود بن ابی السنابل بن بعكك

اسود کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ۲۳ دن بعد وضع حمل کردیا، جب اس نے غسل کیا اسے نکاح کا شوق پیدا ہوا نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ مشہور حدیث ہے اور ہم اسود کی ابوسنابل سے مروی کوئی روایت نہیں جانتے میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے سنا ہے: میں نہیں جانتا کہ ابوسنابل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔

۲۷۸۳۲.....چھوٹی سورت نساء (یعنی سورت طلاق) نے ہر عدت کو منسوخ کردیا ہے جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل ہے۔

رواہ الحاكم فی تاریخه عن ابن مسعود

۲۷۸۳۳.....اے فاطمہ! رہائش اور نان نفقہ اس عورت کے لیے ہے، جس کے شوہر کو اس پر رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔

رواہ ابن سعد عن فاطمة بنت قيس

۲۷۸۳۴.....تیرے لیے نفقہ اور رہائش نہیں ہے (رواہ مسلم عن فاطمة بنت قيس، کہ ان کے خاوند نے انھیں طلاق بائن دے دی اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا)

۲۷۸۳۵.....جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نان نفقہ اور رہائش ہوگی۔رواہ الدار قطنی عن جابر

فائدہ:.....عورت کو خواہ طلاق رجعی دی گئی ہو یا طلاق بائن دی گئی ہو یا طلاق مغلظہ دی گئی ہو ان صورتوں میں عورت کے لیے نفقہ اور رہائش واجب ہوگی۔ دیکھیے فقہ کی مطولات۔

استبراء کا بیان

فائدہ:.....باندی کے ایک حیض کو گزار لینا اصطلاح شریعت میں استبراء کہلاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے یا اس کو حصہ میں ملے اس وقت تک باندی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے یعنی ایک حیض نہ گزار دے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ایک مہینہ گزارنا ضروری ہوگا۔ گویا استبراء باندی کے حق میں عدت ہے۔

۲۷۸۳۶......ایک حیض کے ذریعے باندیوں کا استبراء (رحم کی پاکی حاصل کرنا) کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۷۸۳۷......میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ اس کو کس طرح وارث قرار دے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ وہ اس سے کس طرح خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

فائدہ:......یعنی بغیر استبراء کے فلاں شخص باندی سے جماع کرتا ہے اگر وہ باندی اس کے نطفہ سے حاملہ ہو جائے اور بچہ پیدا ہو نہ معلوم ہو پہلے کسی شخص کے نطفہ سے ہے یا اس کے نطفہ سے پھر وہ اس بچے کو وارث کیسے بنائے گا؟ یا اس سے خدمت کیسے لے گا، حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟

۲۷۸۳۸......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ دوسرے کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کرے (یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو جانے والی باندی سے جماع کرے) جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس قیدیوں میں سے کوئی باندی آئے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء نہ کرلے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کی سواری پر سوار نہ ہو بایں طور پر کہ جب لنگڑانے لگے اسے واپس کردے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے بایں طور کہ جب بوسیدہ ہو جائے اسے واپس کردے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن رویفع بن ثابت

۲۷۸۳۹......حاملہ باندی کے ساتھ اسوقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ وضع حمل نہ کردے (یعنی وہ حاملہ جس کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرا کوئی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو) اور جو باندیاں حاملہ نہ ہوں ان سے اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ ایک حیض نہ گزار دیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابی سعید

۲۷۸۴۰......کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کو فروخت کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا پہنے حتیٰ کہ جب اسے بوسیدہ کرے تو واپس کردے اور یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار ہو پھر اسے لنگڑا بنا کر واپس کردے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان عن رویفع بن ثابت الانصاری ورواہ الترمذی صدرہ

۲۷۸۴۱......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ رواہ الترمذی عن رویفع

فائدہ:......یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وضع حمل نہ ہو جائے۔

۲۷۸۴۲......وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ سے جماع کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۰۔

اکمال

۲۷۸۴۳......میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں ہے؟ وہ اس (بچے) سے کیسے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ حالانکہ وہ اسے اپنے کانوں اور آنکھوں سے لائے ہوئے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والطبرانی عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا حمل وضع کے قریب تھا اور وہ عورت خیمہ کے دروازے پر بیٹھی تھی آپ نے فرمایا شاید

اس کا خاوند اس سے جماع کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۷۸۴۴...... ہر وہ باندی جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ ہو اس سے جماع کرنا مالک پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ وضع حمل کردے ہر وہ گدھا جس پر بوجھ لادا جاتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے اور تھوم کا کھانا بھی حرام ہے پھر نبی کریم ﷺ نے تھوم کو حلال قرار دے دیا البتہ کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا تاوقتیکہ اس کی بو نہ ختم ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۴۵...... کوئی شخص بھی کسی ایسی عورت سے جماع نہ کرے جو کسی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۷۸۴۶...... کوئی شخص بھی ایسی باندی سے جماع نہ کرے جو غیر کے نطفہ سے حاملہ ہو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرے اور غیر حاملہ باندی سے بھی جماع کرنا جائز نہیں جب تک اسے ایک حیض نہ آجائے۔ رواہ البیھقی عن عامر مرسلاً

۲۷۸۴۷...... قیدی باندیوں سے جماع مت کرو یہاں تک کہ انہیں حیض نہ آجائے حاملہ باندیوں سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں۔ والد اور بیٹے کے درمیان بیع کے ذریعہ تفریق مت ڈالو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

فائدہ:...... یعنی چھوٹا کہ اپنے غلام باپ سے مانوس ہے اگر باپ کو بیچ دو گے تو بچے کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حلالہ کا بیان

۲۷۸۴۸...... حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن علی والترمذی والنسائی عن ابن مسعود والترمذی عن جابر

۲۷۸۴۹...... کیا میں تمہیں مستعار بکرے کی خبر نہ دوں چنانچہ وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن عقبۃ بن عامر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۷۲

۲۷۸۵۰...... شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو سو اس وقت تک اس کے پاس واپس نہیں جاسکتی جب تک اس کا (دوسرے خاوند کا) شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے)۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ

۲۷۸۵۱...... (مطلقہ) عورت پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرا خاوند اس سے جماع نہ کرے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۷۸۵۲...... شہد سے مراد جماع ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

اکمال

۲۷۸۵۳...... جب کوئی شخص اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۷۸۵۴...... جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی عن سوید بن غفلۃ وابن عساکر عنہ عن ابیہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۰۔

۲۷۸۵۵...... جس شخص نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں بایں طور پر کہ ہر طہر کے شروع میں ایک ایک طلاق دیتا رہایا ہر طہر کے آخر میں ایک ایک طلاق دیتا رہایا اکٹھی تین طلاقیں دیں وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن الحسن عن علی

۲۷۸۵۶...... جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ البیهقی

۲۷۸۵۷...... وہ مطلقہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے اور دوسرا اس سے جماع نہ کرے اور اس کا شهد نہ چکھ لے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۵۸...... تمہیں پہلے شوہر کے پاس جانے کا اختیار حاصل نہیں تاوقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شهد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن عبداللّٰہ بن عباس

۲۷۸۵۹...... اے تمیمہ! بخدا تم عبدالرحمٰن کے پاس واپس نہیں جاسکتی ہوتا وقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شهد چکھ نہ لے۔

رواہ الطبرانی عن عائشة

مطلقہ عورت پہلے شوہر کے لئے کب حلال ہوگی؟

۲۷۸۶۰...... مطلقہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ دوسرا خاونداس کا شهد نہ چکھ لے۔

رواہ البیهقی عن عائشة، البیهقی عن انس البیهقی، عن ابن عمر

۲۷۸۶۱...... وہ عورت تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ شهد نہ چکھ لے۔رواہ البیهقی عن عبدالرحمن بن الزبیر

۲۷۸۶۲...... نکاح نہیں ہوتا مگر وہی جو رغبت سے ہو اور دھوکا دہی سے نکاح نہیں ہوتا اور اس شخص کا نکاح بھی نہیں ہوتا جو کتاب اللہ کا مذاق اڑاتا ہو اور شهد نہ چکھتا ہو یعنی جماع نہ کرے اور عورت پہلے کے لیے حلال ہو جائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۷۸۶۳...... جس شخص نے طلاق مغلظہ دی اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اڑایا اور اسے سامان کھیل سمجھا ہم اس پر تین طلاقوں کا حکم لاگو کریں گے چنانچہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ ابونعیم وابن النجار عن علی

۲۷۸۶۴...... کوئی شخص اپنی بیوی کو خلیہ یعنی تم نکاح کی قید سے آزاد ہو یا بریة یعنی تم عقد نکاح سے بری ہو یا حرام ہو کہا تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہے گی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ الدیلمی عن علی

۲۷۸۶۵...... جب کوئی باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ خود اسے خرید لے اب وہ باندی اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ باندی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیفة ۵۲۔

باندی کی طلاق کا بیان

۲۷۸۶۶...... غلام دو طلاقوں کا مالک ہوتا ہے دو طلاقوں کے بعد عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، باندی کی عدت دو حیض ہیں، باندی پر آزاد عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے جبکہ آزاد عورت پر باندی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۱۔

۲۷۸۶۷......باندی کی دوطلاقیں ہیں اوراس کی عدت دوحیض ہیں۔

رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجه والحاکم عن عائشة وابن ماجه عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۶ وضعیف ابن ماجہ ۴۵۱۔

اکمال

۲۷۸۶۸......باندی کی دوطلاقیں ہیں اوراس کی عدت دوحیض ہیں۔رواه البیهقی فی السنن وضعفه وابن عساکر عن عائشة

۲۷۸۶۹......باندی کودوطلاقیں دی جاسکتی ہیں اوراس کی عدت دوحیض ہیں۔رواه البیهقی فی السنن عن عائشة

فصل دوم......ترہیب عن الطلاق کا بیان

۲۷۸۷۰......اللہ تعالیٰ طلاق کوناپسند کرتا ہے جبکہ عتاق (غلام آزاد کرنے) کوپسند کرتا ہے۔رواه الدیلمی فی الفردوس عن معاذبن جبل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۶۸۹ والکشف الالٰہی ۷۸

۲۷۸۷۱......اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز کوحلال نہیں کیا جوطلاق سے بڑھ کراسے مبغوض ہو۔رواه الحاکم عن محارب بن دثار مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸ا والشذرۃ ۹۔

۲۷۸۷۲......سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق ہے۔رواه ابوداؤد و ابن ماجه والحاکم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۲ وضعیف ابن ماجہ ۴۴۱۔

۲۷۸۷۳......شادی کرواورعورتوں کوطلاق نہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نکاح پرنکاح کرنے والوں اورطلاق دینے والوں مردوں اورعورتوں کوپسند نہیں فرماتے۔رواه الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۰۔

۲۷۸۷۴......شادیاں کروطلاقیں مت دوچونکہ طلاق سے عرش پرکپکپی طاری ہوجاتی ہے۔رواه ابن عدی عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۸ا وتحذیرالمسلمین ۸۶۔

۲۷۸۷۵......عورتوں کوطلاق صرف کسی سخت تہمت کی وجہ سے دی جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نکاح کرنے والے اورطلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کوپسند نہیں کرتا۔رواه الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴۴۔

۲۷۸۷۶......بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے شمار نکاح کرنے والے اورطلاقیں دینے والے مردوں اورعورتوں کوپسند نہیں کرتا۔

رواه الطبرانی عن عبادة الصامت

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۷۔

۲۷۸۷۷......شیطان پانی (سمندر) پراپنا تخت بچھاتا ہے پھراپنے لشکر (چیلے چانٹے) دائیں بائیں فساد مچانے کے لیئے بھیج دیتا ہے اس کے ہاں سب سے بڑا مقام اس کا ہوتا ہے جس نے کوئی بڑا فتنہ سرانجام دیا ہو چنانچہ ایک (چیلا) آتا ہے اورکہتا ہے میں نے فلاں کام کیا شیطان کہتا ہے تونے کوئی خاص کام نہیں کیا پھرایک اورآتا ہے اورکہتا ہے: جب میں نے تجھے چھوڑا ہے میں نے فلاں میاں بیوی کے درمیان فرقت ڈالی ہے شیطان اسے اپنے قریب تر رکھتا ہے اورشاباش دیتے ہوئے کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔رواه احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

اکمال

۲۷۸۷۸......اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے طلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں پیدا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سطح زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب چیز نہیں پیدا کی چنانچہ جب کوئی شخص اپنے غلام سے کہتا ہے۔ تو آزاد ہے انشاء اللہ' وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے اور استثناء کا اعتبار نہیں ہوتا۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تجھے طلاق ہے انشاء اللہ' عورت کو طلاق نہیں ہوتی استثناء کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

رواہ ابن عدی و البیھقی والدیلمی عن معاذ

۲۷۸۷۹......اللہ تعالیٰ نے نکاح سے زیادہ محبوب کوئی چیز حلال نہیں کی اور طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ چیز حلال نہیں کی۔

رواہ ابن لال والدیلمی عن ابن عمر

۲۷۸۸۰......کوئی چیز نہیں ان چیزوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں جو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو طلاق سے بڑھ کر۔ رواہ البخاری عن ابن عباس وفیہ الربیع بن بدر متروک

۲۷۸۸۱......اے ابوایوب! ام ایوب کی طلاق ایک بڑا گناہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کتاب الطلاق......از قسم افعال

احکام طلاق

۲۷۸۸۲......"مسند صدیق" مکحول سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر، علی، ابن مسعود، ابودرداء، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک عورت نے تیسرے حیض سے غسل نہ کیا ہو عدت کے اندر خاوند بیوی کا وارث ہوگا اور بیوی خاوند کی وارث ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۸۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور اسے ایک یا دو حیض آئیں پھر اسے حیض نہ آئے اسے چاہیے کہ ۹ ماہ تک انتظار کرے حتیٰ کہ اس کا حمل واضح ہو جائے اگر نو ماہ میں حمل واضح نہ ہو اسے چاہیے کہ عدت کے تین ماہ اور گزارے ۹ ماہ کے بعد جو اس نے حیض کے گزارے تھے۔ رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وعبد بن حمید والبیھقی

۲۷۸۸۴......سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ ایک عورت کو طلاق البتہ (بائن) دی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق قرار دی۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن سعد والبیھقی

۲۷۸۸۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو خلیۃ' نکاح کی قید سے آزاد، بریۃ یعنی تو عقد نکاح سے بری ہے بریتۃ یعنی تجھ سے تعلق ختم ہے۔ ان الفاظ سے ایک طلاق واقع ہوگی اور خاوند اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور والبیھقی

عورت اختیار استعمال نہ کرے؟

۲۷۸۸۶......عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے عورت کو یا اس کی مالک بنا دے اور دونوں اس مجلس سے جدا جدا ہو جائیں اور کوئی

نئی بات نہ ہوتو عورت کا معاملہ خاوند کے پاس ہوگا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۸۸۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو اختیار دے اگر بیوی اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ کسی درجے میں نہیں۔اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔رواہ عبدالرزاق والبیهقی

۲۷۸۸۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو طلاق دے اور خاوند بیمار ہو، بیوی عدت میں خاوند کی وارث ہوگی اور خاوند بیوی کا وارث نہیں بنے گا۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبیهقی وضعفه

۲۷۸۸۹...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نشے میں دھت انسان کی طلاق نہیں ہوتی۔رواہ مسدد

۲۷۸۹۰...... ابوخلال عتکی کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہت ساری مسائل دریافت کیے منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک شخص عورت کو طلاق کا اختیار دے دے تو کیا عورت کو اختیار مل جائے گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت کو اختیار مل جائے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۱...... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: طلاق دینا مردوں کا کام ہے اور عدت گزارنا عورت کا کام ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۲...... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی غلام نے اس عورت کو دو طلاقیں دے دیں بعد میں غلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو ان حضرات نے فرمایا: یہ اب اپنی بیوی کے قریب مت جائے۔رواہ البیهقی

۲۷۸۹۳...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے دراں حالیکہ وہ حائضہ تھی۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا وہ شخص بولا رسول کریم ﷺ نے تو ابن عمر کو بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا (لہٰذا یہ حق مجھے بھی ملنا چاہیے) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عمر کے پاس ابھی طلاق باقی تھی تب اسے رجوع کا حکم دیا تھا جبکہ تمہارے پاس کوئی طلاق باقی نہیں رہی تم کیونکر رجوع کرو گے۔رواہ البیهقی

۲۷۸۹۴...... مطلب بن حطب کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور معاملہ ان سے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہوگیا ہے۔چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی "ولو انهم فعلوا مايوعظون به لكان خير اللهم واشد تثبيتاً"۔اگر لوگ وہ کام کریں جو انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ سے زیادہ ثابت قدمی کا باعث ہو۔بھلا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہوگیا ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس روک لو، چونکہ ایک طلاق ہو چکی ہے۔رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۷۸۹۵...... عطا بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن میں ہے (یہ کنایہ لفظ ہے اس سے اگر طلاق کی نیت کی جائے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس نے یہ الفاظ کئی بار کہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے حلف لیا کہ تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی۔رواہ سعید بن المنصور والبیهقی

۲۷۸۹۶...... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ امرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) اور اختاری (یعنی اپنے آپ کو اختیار کرے) دونوں برابر ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۸۹۷...... مسروق کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور اس نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے ایک طلاق سمجھتا ہوں اور خاوند اس کا مالک ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

بھی اسے یہی سمجھتا ہوں۔رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۷۸۹۸......ابوسید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نشے میں دھت شخص کی طلاق کو روا رکھا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۹۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بیوی اس سے جدا ہوجائے گی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کا حکم

۲۷۹۰۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: میرا بیوی سے نزاع ہوگیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ بیوی نے کہا: میرا معاملہ جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ میرے ہاتھ میں ہوتا تم دیکھتے میں کیا کرتی، میں نے کہا: جو اختیار میرے ہاتھ میں ہے وہ میں نے تجھے دے دیا۔ بیوی بولی! مجھے تین طلاقیں ہیں۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں تم رجوع کا حق رکھتے ہو اور میں ابھی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتا ہوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملامات کی اور سارا واقعہ سنایا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ایک چیز کا اختیار دے رکھا ہے اور مرد اس اختیار کو عورتوں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اس عورت کے منہ میں خاک بھلا تم نے کیا کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں اور مرد کو رجوع کا حق ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی یہی سمجھتا ہوں اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور بتاتے میں سمجھتا کہ تم نے درست جواب نہیں دیا۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۹۰۱......عبدالکریم ابوامیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دیا عورت نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں مرد نے کہا: بخدا میں نے تو صرف ایک طلاق کا معاملہ تمہارے ہاتھ میں دیا ہے۔ دونوں معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا جس کی صورت یہ تھی۔قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تو نے صرف ایک طلاق کا معاملہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دیا۔ یوں مرد نے حلف اٹھایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی اسے واپس کردی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے شعبی سے سوال کیا: ایک شخص اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دے اور وہ تین طلاقیں دے دے؟ شعبی نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق ہوگی اور رجوع کا حق ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقد نکاح کا اختیار مرد کے ہاتھ میں تھا اس نے کسی اور کو سونپ دیا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی اپنی زبان سے جاری ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۳......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک تملیک اور خیار برابر ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ شخص جس کی عقل پر وسوسوں کا غلبہ ہو وہ اپنی بیوی کے ساتھ (طلاق کے معاملہ میں) کھیل رہا ہو تو اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۵......قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے اور ایک طلاق اسلام میں دے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نہ حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں، جبکہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لیکن میں تمہیں (رجوع کا) حکم دیتا ہوں چونکہ حالت شرک کی طلاق کسی درجہ میں نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۶......زید بن وہب کی روایت ہے کہ اہل مدینہ کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملے فرمایا: تم نے بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں؟ وہ شخص بولا میں تو ویسے ہی کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس پر چڑھائی کردی اور فرمایا:

تمہیں صرف تین طلاقیں کافی تھیں۔رواہ عبدالرزاق وابن شاھین فی السنة والبیھقی

۲۷۹۰۷......قدامہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب جمحی کی روایت ہے کہ ایک شخص کسی نہایت دشوار جگہ میں اس نے آپ کورسی سے باندھ کر شہد لینے کے لیے لٹکا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اتنے میں اس کی بیوی آنکلی اور رسی پر کھڑے ہوئی اور قسم اٹھائی کہ یا تو میں رسی کاٹ دوں گی یا مجھے تین طلاقیں دے۔خاوند نے عورت کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیا مگر عورت نہ مانی۔بالآخر خاوند نے عورت کو تین طلاقیں دیں، جب وہ دشوار جگہ سے اوپر آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا۔آپ نے فرمایا: اپنی بیوی کے پاس واپس لوٹ جاؤ یہ طلاق نہیں ہے۔رواہ ابوعبیدہ فی الغریب وسعید بن المنصور والبیھقی فی السنن

۲۷۹۰۸......عبداللہ بن شہاب خولانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کا کیس لایا گیا وہ یہ کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا: مجھے تشبیہ دو۔وہ بولا: تم تو یوں بولتی ہو جیسے ہرنی اور کبوتری، عورت بولی: میں اس وقت راضی نہیں ہوں گی جب تک تم مجھے خلیۃ طالق نہیں کہو گے چنانچہ مرد نے یہ بھی کہہ دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر ہونے پر فرمایا: اس عورت کو اپنے ہاتھ میں پکڑو یہ تمہاری بیوی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابوعبید فی الغریب والبیھقی

کنائی طلاق کی ایک صورت

۲۷۹۰۹......عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تمہاری رسی تمہاری گردن میں ہے۔وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا ارادہ کیا ہے؟ وہ بولا! میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی کچھ ہوگا جو تم نے ارادہ کیا ہے۔رواہ مالک والشافعی وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۷۹۱۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں۔اور پھر کہا: تو مجھ پر حرام ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت میں تمہارے پاس کبھی بھی واپس نہیں کروں گا۔رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو کہے ”تو مجھ پر حرام ہے“ تو یہ تین طلاقیں ہوں گی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۲......ابن تیمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دونوں میاں بیوی میں تفریق کر دیتے تھے جبکہ خاوند بیوی کو کہے: تو مجھ پر حرام ہے۔

۲۷۹۱۳......ابوحسان اعرج یا خلاس بن عمرو بن عدی بن قیس جو کہ بنی کلاب میں سے ہے نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دیا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم نے اس عورت کو کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے پہلے ہاتھ تک لگایا میں تمہیں رجم کر دوں گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۴......شعبی کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کے متعلق جو کچھ فرمایا میں اس کا تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔البتہ میں تمہیں مقدم ہونے کا حکم دوں گا اور تمہیں مؤخر ہونے کا حکم دوں گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ مکرہ (مجبور) کی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی طلاق جائز ہے سوائے پاگل کے۔رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۱۷......حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے کہہ دیا ہے: اگر میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کروں تو اسے طلاق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا کچھ اعتبار نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرد عورت کا معاملہ عورت کے ہاتھ میں دے دے تو فیصلہ جو عورت اپنے متعلق کرے گی اور اس کی علاوہ برابر ہوگا، معاملہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جب تک کلام نہ کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۹...... ابراہیم اور شعبی رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی اختیار قبول کرلیا) تو یہ ایک طلاق ہوئی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ نہیں ہوگا۔ جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

عورت خیار طلاق استعمال کرے تو؟

۲۷۹۲۰...... ابن جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور بیوی اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس میں کچھ نہیں اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے صحیفوں میں پایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۹۲۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکا جب تک بالغ نہ ہوجائے اس کی طلاق جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۲...... عامر کی روائیت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے اور یوں کہے: تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کردیا تھا۔ چنانچہ وہ عورت خاوند پر حرام ہوجائے گی۔ رواہ عبد ابن حمید

۲۷۹۲۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق دی تو فاطمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حفص سے کہا: اپنی بیوی کو متعہ دو اگرچہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۹۲۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق مردوں کا کام ہے، اور عدت عورتوں کا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔ رواہ البیہقی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ الحفاظ ۶۲۱۹ ـ ۶۲۲۰

۲۷۹۲۶...... ''ایضاً'' حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے شادی کرلو طلاق نہیں ہوئی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکرہ (زبردستی کیا ہوا) کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۲۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاق دے دے، پھر عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ بھی اسے طلاق دے دے۔ آپ نے فرمایا: اگر عورت شادی کرنے کے بعد اس کے پاس واپس لوٹی ہے تو طلاق بھی واپس لوٹ آئے گی۔ اگر عدت کے دوران شادی کی ہے تو خاوند باقی ماندہ طلاقوں کا مالک ہوگیا۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۲۷۹۲۹...... ''ایضاء'' مزیدہ بن جابر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا عورت اپنے خاوند کے پاس باقی ماندہ طلاقیں لے کر آتی ہے۔ رواہ البیہقی وقال ھذا اصح من الاول

۲۷۹۳۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق کا اختیار مردوں کو حاصل ہے اور عدت گزارنا عورتوں کا کام ہے۔ رواہ البیہقی

کلام: ...... حدیث ضعیف دیکھئے حسن الاثر ۳۸۵۔

۲۷۹۳۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر رجوع پر گواہ بنالے حالانکہ عورت کو اس کا علم نہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پہلے شخص کی بیوی ہے دوسرے خاوند نے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۷۹۳۲...... ''ایضاً'' حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں

نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے تو اسے تمہارے اوپر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں اپنی بیویوں پر تقسیم کردو۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۳..... ''ایضاء'' عطابن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے درمیان فیصلہ کرو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے۔ وہ بولا: میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو نافذ رکھا۔

رواہ الشافعی فی القدیم و البیھقی

۲۷۹۳۴..... ''ایضاء'' شعبی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تو خلیہ ''قید نکاح سے آزاد'' بریہ'' عقد نکاح سے بری بائن اور حرام ہے اور جب اس سے طلاق کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۵..... 'ایضاء'' زاذان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ رضی اللہ عنہ نے خیار کا تذکرہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھ سے خیار کے متعلق پوچھا: میں نے کہا: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہیں ہے۔ لیکن اگر عورت اپنے خاوند کو اختیار کرتی ہے تو کوئی طلاق نہیں ہوگی اگر اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا، میں صرف امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کی طاقت رکھتا ہوں جب معاملہ میرے سپرد ہوگا اور مجھے معلوم ہوگا کہ میں عورتوں کا مسئول ہوں تو اس وقت میں وہی اختیار کروں گا جو بہتر سمجھوں گا۔ لوگوں نے کہا: بخدا! اگر آپ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر پختہ رہتے ہیں اور اپنے قول کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ تفرد سے ہمیں زیادہ محبوب ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہنس کر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو پیغام بھیج کر یہی مسئلہ دریافت کیا تو زید رضی اللہ عنہ نے میری مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی مخالفت کی ہے وہ تو کہتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے گی تو اسے تین طلاقیں ہوں گی اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے گی تو اسے ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اس کے گھر والوں کے سپرد کر دے۔ اگر گھر والے اسے قبول کرلیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر گھر والے عورت کو واپس کر دیں تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو طلاق کا ایک ہی بار مالک بنادے اور وہ عورت کچھ فیصلہ کر دے تو اس کے معاملے میں کچھ نہیں ہوگا اگر فیصلہ نہ کرے تو ایک طلاق ہوگی اور معاملہ مرد کے پاس ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۸..... ''ایضاء'' شعبی اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دے؟ فرمایا لوگوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے تین طلاقیں قرار دیتے تھے شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا، انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ میں نہ اسے حلال کرتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو عورت اس حیض کو (جس میں اسے طلاق ہوئی) شمار نہ کرے۔ رواہ اسماعیل الخطی فی الثانی من حدیثه

ممنوعات طلاق

۲۷۹۴۰..... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کر لینے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ حیض شمار میں نہ لایا جائے۔ رواہ العدنی

۲۷۹۴۱......ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ بیوی حالت حیض میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتوی طلب کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ سے کہو: بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے حتی کہ جب پاک ہوجائے پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طاہر (یعنی طہر میں بغیر جماع کرنے کی) حالت میں اسے طلاق دے جماع کرنے سے قبل۔ پس طلاق دینے کا یہ طریقہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی وابن عدی واحمد بن حنبل وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه وابن جریر وابن منذر وابویعلیٰ وابن مردویه والبیهقی

۲۷۹۴۲......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ام سعید کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وضو کے لیے پانی بہایا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سعید! مجھے دولہا بننے کا شوق ہے میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین آپ کو کس چیز نے روکا ہے؟ فرمایا: کیا چار بیویوں کے بعد دولہا بن سکتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: چار میں سے ایک کو طلاق دے دیں اور ایک اور سے شادی کرلیں۔ فرمایا: میں طلاق کو بہت قبیح سمجھتا ہوں۔ رواہ البیهقی

آداب طلاق

۲۷۹۴۳......طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی تمہارے لیے طلاق میں بردباری تھی لیکن تم نے بردباری کو جلد بازی سے بدل دیا ہم بھی جلد بازی کے حکم کو نافذ کردیتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

فائدہ:......یعنی سوچ سمجھ کر طلاق دینی چاہئے پہلے ایک طلاق دے اگر ندامت ہوجائے تاکہ رجوع بھی کرے لیکن اگر کوئی تین طلاقیں دے تو اس نے شریعت کی طرف سے دی ہوئی بردباری کو ٹھکرایا اور اس کی یہ طلاقیں نافذ ہوجائیں گی۔

۲۷۹۴۴......حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے میں اس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دوں لیکن لوگوں نے اپنے اوپر تین طلاقیں لازم کردی ہیں (ان سے کم کا نام ہی نہیں لیتے) لہٰذا ہم بھی ہر نفس کو وہ چیز لازم کریں گے جو وہ خود اپنے اوپر لازم کرے گا۔ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا: تو مجھ پر حرام ہے۔ تو وہ اس پر حرام ہوگی۔ اور جس نے اپنی سے بیوی سے کہا: تجھے تین طلاقیں ہیں۔ تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۹۴۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہ اس کی پیٹھ پر مارتے تھے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۹۴۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص طلاق سنت دیتا ہے اسے کبھی ندامت نہیں اٹھائی پڑتی۔ رواہ ابن منیع وصحح

ملک نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۲۷۹۴۷......ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ہر وہ عورت جس سے میں شادی کروں اسے تین طلاقیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہہ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۴۸......مالک کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، سلیمان بن یسار اور ابن شہاب رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے تھے جب کوئی شخص کسی عورت کی طلاق کا حلف اٹھالے اس سے نکاح کرنے سے قبل پھر اس نے قسم توڑ دی تو یہ حلف (یعنی طلاق) اس پر لازم ہوجائے گا جب اس عورت سے نکاح کرے گا۔ رواہ مالک

غلام کی طلاق کا بیان

۲۷۹۴۹...... ایوب سختیانی سے مروی ہے کہ ایک مکاتب (وہ غلام جسے آقا کہے اتنے پیسے لاؤ مجھے دو تم آزاد ہو) کے نکاح میں آزاد عورت تھی اس نے عورت کو دو طلاقیں دیں پھر حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ عورت تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ طلاق مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۰...... ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے نفیع نے حدیث سنائی ہے کہ وہ غلام تھے ان کے نکاح میں آزاد عورت تھی انھوں نے عورت کو دو طلاقیں دیں بعد میں حضرت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا ان دونوں حضرات نے فرمایا: تیری طلاق وہ ہوگی جو غلام کی طلاق ہوتی ہے (یعنی دو طلاقیں جو تم دے چکے ہو) اور عورت کی عدت وہ ہوگی جو آزاد عورت کی عدت ہوتی ہے یعنی تین حیض۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۱...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مکاتب نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو غلام کی طلاق قرار دیا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے سو مالک نے (غلام کی بیوی کو) طلاق دی تو یہ طلاق جائز ہوگی اور اگر مالک دونوں میں تفریق کر دے تو وہ ایک طلاق ہوگی یہ اسوقت ہوگا جب غلام اور بیوی دونوں اس کی ملکیت میں ہوں۔ اور اگر غلام تو ایک کا ہے اور باندی (غلام کی بیوی) کسی دوسری کی ہے تو غلام کا مالک چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: باندی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ دو طلاقیں ہو جانے کے بعد وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۲۷۹۵۴...... ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آپ نے فرمایا: عورت غلام پر حرام ہو چکی ہے تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان وھو متروک

۲۷۹۵۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میاں بیوی میں سے جو بھی غلامی میں ہوگا طلاق کی تعداد میں کمی واقع ہو جائے گی مرد کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں اور عدت میں کمی واقع ہوگی عورت کی غلامی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ جب باندی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوگی اور اس کی عدت دو حیض ہوں گے اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوں گی اور عدت تین حیض ہوں گے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مالک اپنے غلام کو شادی کرنے کی اجازت دے تو اب مالک غلام کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا البتہ غلام خود اسے طلاق دے۔ اور اگر اپنے غلام کی باندی کو لے یا اپنی باندی کی باندی کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۷۹۵۷...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر شادہ شدہ باندی فروخت کی جائے تو اسے فروخت کرنا ہی اس کی طلاق ہے جابر بن عبداللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اسی قسم کا فتوی مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

خلاصہ کلام: ...... فقہائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ غلام کی صورت میں طلاق کی تعداد کا اعتبار میاں کی حالت سے ہوگا یا بیوی کی حالت سے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کا اعتبار مرد کی حالت سے ہوگا یعنی مرد اگر غلام ہے تو اسے دو طلاقیں حاصل ہوں گی اگر مرد آزاد ہے بیوی خواہ غلام ہو یا آزاد اسے تین طلاقیں حاصل ہوں گی۔ جبکہ فقہائے احناف کے نزدیک ہر صورت میں عورت کا اعتبار ہے خواہ جس حالت میں ہو یعنی عورت اگر باندی ہے تو خاوند دو طلاقوں کا مالک ہوگا عورت اگر آزاد ہے تو تین طلاقوں کا مالک ہوگا۔ دلائل آثار، احادیث دونوں طرف موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ھدایہ کتاب الطلاق و عین الھدایہ، ج ۲۔

احکام طلاق کے متعلقات

۲۷۹۵۸۔۔۔عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت اور اس کا خاوند آیا ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی ایک ایک جماعت تھی دونوں جماعتوں نے اپنا اپنا حکم منتخب کر کے باہر نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اگر میاں بیوی میں تفریق ہو جائے تمہارے اوپر کیا وبال ہوگا اور اگر تم انھیں جمع کر سکتے ہو تو جمع کر دو تو خاوند نے کہا: میں فرقت نہیں چاہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تو نے جھوٹ بولا ہے یہاں سے ہلنے مت پاؤ حتیٰ کہ کتاب اللہ سے راضی نہ ہو جاؤ کتاب اللہ کا فیصلہ خواہ تیرے حق میں ہو یا تیرے خلاف ہو۔ رواہ عبدالرزاق

طلاق یافتہ عورت کے نان نفقہ اور رہائش کا بیان

۲۷۹۵۹۔۔۔''مسند فاطمہ بنت قیس'' ابن جریج کہتے ہیں مجھے عطاء نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس جو کہ ضحاک بن قیس کی بہن ہے اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انھیں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل کو کہہ گیا کہ مطلقہ کو کچھ نان نفقہ دیتا رہے۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے کم سمجھا، چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس آ گئی تھوڑی دیر بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ فاطمہ بنت قیس آپ کی ایک بیوی کے کے پاس بیٹھی تھی بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے اسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اس شخص نے کچھ نفقہ بھیجا تھا جو اس نے واپس کر دیا ہے حالانکہ وہ شخص اسے کافی سمجھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سچ کہا: پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا: ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور اس کے ہاں عدت پوری کرو، پھر فرمایا: البتہ ام مکتوم کے پاس کثرت سے لوگ آتے جاتے ہیں لیکن تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی اور ان کے ہاں عدت گزارنے لگی حتیٰ کہ وہیں عدت پوری کر دی پھر حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا وہ رسول کریم ﷺ سے مشورہ لینے آ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات ابوجہم کی مجھے ڈر ہے کہ وہ ڈنڈے سے بہت مارتا ہے، رہی بات معاویہ کی وہ تنگدست ہے۔ چنانچہ بعد میں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۰۔۔۔ابن جریج، ابن شہاب، ابوسلمہ عبدالرحمٰن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عمرو نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جائے اور فتویٰ لے آئے کہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ابن ام مکتوم جو نابینا ہیں ان کے ہاں چلی گئی ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابن شہاب نے عروہ سے مروی خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار کرتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۱۔۔۔معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (بائن) دے دی چنانچہ مطلقہ کی طرف اس کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہو جا۔ چنانچہ مروان کو اس کی خبر ہوئی اس نے مطلقہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے گھر واپس آ جا نیز پوچھا کہ تم عدت پوری ہونے سے قبل اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو مطلقہ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میری خالہ فاطمہ بنت قیس نے مجھے ایسا کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور مجھے بتایا ہے کہ اسے جب ابوعمرو بن حفص مخزومی نے طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مروان نے قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ واقعہ کی پوری طرح تحقیق کر کے لائے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قبیصہ کو بتایا کہ وہ ابوعمرو بن حفص مخزومی کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کویمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اوران کا خاوند بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جاتے جاتے اس نے ایک طلاق جو باقی رہی تھی وہ بھی دے کر بھجوادی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو نان نفقہ دینے کے لیے کہا مگران دونوں نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نفقہ نہیں ہوسکتا الا یہ کہ وہ حاملہ ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے الا یہ کہ تم حاملہ ہو، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی عرض کیا: یارسول اللہ! میں منتقل ہوکر کہاں جاؤں آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے یوں تم کپڑے بھی اتار سکتی ہواور وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا، چنانچہ عدت پوری ہونے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا وہیں رہی پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے انکا نکاح کرادیا۔ قبیصہ بن ذویب مروان کے پاس واپس لوٹ آیا اور ساری بات کہہ سنائی، مروان نے کہا: میں نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے جو ایسی ادا پر قائم ہے جسے لوگ بھی اپنالیں گے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب اس کی خبر ہوئی کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فطلقوهن لعدتهن لاتدری لعل اللّٰه يحدث بعد ذالك امرا

یعنی عورتوں کو عدت سے پہلے طہر میں طلاق...... تمہیں کیا معلوم اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھلا تین طلاقوں کے بعد کونسی نئی بات پیدا ہوگی چونکہ نئی بات سے مراد تو خاوند کا بیوی سے رجوع کرنا ہے، الہٰذا لوگ کیسے کہتے ہیں کہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا جب وہ حاملہ ہو عورت کو بغیر نفقہ کے گھر میں کیسے روکا جاسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۲...... ابن عیینہ، مجاہد، شعبی کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں۔ شعبی کہتے ہیں مجھے فاطمہ بنت قیس نے حدیث سنائی ہے اور وہ ابوعمرو بن حفص کے نکاح میں تھی نفقہ اور رہائش کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنت قیس! میری بات سنو، آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر اپنے چہرے کے آگے ستر کرلیا، گویا آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمارہے تھے: عورت کے لیے نفقہ اور رہائش اسوقت ہے جب شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو اور جب رجوع کا حق نہ ہو تو عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا اور رہائش بھی نہیں ہو گی فرمایا: فلاں عورت یا فرمایا ام شریک کے پاس چلی جاؤ اور اس کے پاس عدت پوری کرو پھر فرمایا: نہیں اس عورت کے پاس لوگوں کا اجتماع رہتا ہے یا فرمایا اس کے پاس لوگوں میں گفتگو ہوتی رہتی ہے بلکہ تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت پوری کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۳...... ثوری، سلمہ بن کہیل، شعبی کی سند سے حدیث مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ اور سکنی (رہائش) نہیں ہوگا شعبی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا تذکرہ کیا وہ بولے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے اس عورت (جو مطلقہ ثلاث یا بائن ہو) کے لیے نفقہ بھی ہے اور اس کی رہائش بھی ہے۔

فائدہ: ...... حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ یہ حدیث امام مسلمہ نے کتاب الطلاق باب المطلقة ثلاثا کے ذیل میں ذکر کی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ عورت جسے طلاق رجعی دی گئی ہو بالاتفاق اس کے لیے نان نفقہ اور سکنی ہوگا مطلقہ ثلاث حاملہ کے لیے بھی نان نفقہ اور سکنی ہوگا البتہ مطلقہ ثلاث غیر حاملہ کے متعلق اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں چیزیں ہوں گی ان کی دلیل اسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم آلایۃ دلیل ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوگا ان کی دلیل حدیث بالا ہے جبکہ امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث کے پیش نظر سکنی ہوگا اور نفقہ نہیں ہوگا۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ احناف کے مسلک کا مؤید ہے۔

۲۷۹۶۴...... فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میں مشکل میں نہ پڑجاوں آپ مجھے کہیں اور منتقل ہوجانے کا حکم دیں۔ رواہ ابن النجار

۲۷۹۶۵..... فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے، کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہوجائے مجھے بتلانا۔ چنانچہ جب میری عدت پوری ہوئی میں نے آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا: تمہیں کس کس نے پیغام نکاح بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: معاویہ اور بنی قیس کے ایک شخص نے۔ آپ نے فرمایا: معاویہ تو نوجوانان قریش میں سے ایک نوجوان ہے لیکن اس کے پاس کچھ نہیں۔ رہی بات دوسرے کی سووہ شریر ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں آپ نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کرلو میں نے اسے ناپسند کیا، آپ نے فرمایا: اس سے نکاح کرلو پھر میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ رواہ ابن جریر

۲۷۹۶۶..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی وہ اس کے لیے نفقہ ہوگا اور نہ ہی سکنی۔ رواہ عبدالرزاق

فصل عدت حلالہ.....استبراء اور رجعت کے بیان میں عدت

۲۷۹۶۷..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا پر آزاد عورت کی عدت کا حکم لاگو کیا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۶۸..... اسحاق کہتے ہیں میں اسود بن یزید کے ساتھ جامع مسجد میں تھا ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے شعبی نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے سکنی اور نفقہ کا فیصلہ نہیں کیا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو ایک عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے ہم نہیں جانتے اس نے اصل بات یاد رکھی یا بھول گئی مطلقہ ثلاث کے لیے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی۔ رواہ عبدالرزاق والدارمی ومسلم وابوداؤد والدارقطنی والبیھقی

فائدہ:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کردیا کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں ہوچکی ہوں اس کے لیے رہائش اور نان نفقہ بذمہ طلاق دہندہ ضروری ہوگا۔ از مترجم

۲۷۹۶۹..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ام ولد (وہ باندی جس کی مالک سے اولاد ہو) کی عدت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت ایک حیض ہے۔ ایک شخص بولا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ام ولد کی عدت تین حیض ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے افضل ہیں اور ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۲۷۹۷۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی اس نے کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا ایک شخص نے اسے گھر سے باہر نکلنے پر ڈانٹا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا جبکہ تم اپنی کھجوریں کاٹتی رہو ممکن ہے تم صدقہ کرویا کوئی اچھائی تم سے سرزد ہوجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۱..... مسور بن مخزمہ کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند وفات پا گیا جبکہ وہ حاملہ تھی کچھ ہی دنوں کے بعد اس نے وضع حمل کردیا جب نفاس سے پاک ہوئی اسے پیغام نکاح دیا گیا اس نے رسول کریم ﷺ سے نکاح کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی اور اس نے نکاح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید

۲۷۹۷۲..... ابن شہاب کہتے ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے تین حیض عدت گزاری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام ولد کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔ وکیع کہتے ہیں یعنی جب ام ولد کا خاوند مرجائے۔ رواہ البیھقی وضعفہ

۲۷۹۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۵..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا کیس لایا گیا اسے خاوند نے طلاق دے دی تھی اس عورت کا

دعویٰ تھا کہ اسے ایک ہی مہینہ میں تین بار حیض آچکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اس عورت کے متعلق کوئی فیصلہ کرو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں فیصلہ کروں جبکہ آپ خود یہاں موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ فیصلہ کرو چنانچہ شریح رحمۃ اللہ علیہ بولے: اگر اس کے خاندان کی عورتیں جو اس کے مخفی حالات سے واقف ہوں وہ آئیں اور آپ بھی ان کی امانت ودینداری سے راضی ہوں وہ گواہی دیں کہ واقعی اس کے تین حیض گزر چکے ہیں درمیان میں یہ پاک ہوتی رہی ہے اور نماز بھی پڑھتی رہی ہے پھر تو یقیناً اس کی عدت پوری ہو چکی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قالون قالون رومی زبان میں یعنی بہت عمدہ بہت عمدہ۔

رواہ سعید بن المنصور والدارمی والبیهقی وابن عساکر

۲۷۹۷۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں ایک عورت آئے اور بولی: میرا شوہر وفات پا چکا ہے۔ وفات کے بعد چار ماہ کے اندر اندر میں نے وضع حمل کر دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری عدت وہ ہوگی جو دو مدتوں میں سے زیادہ ہو (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) جب چار ماہ سے کم مدت میں اس عورت نے حمل وضع کر دیا تو ابن عباس چار ماہ دس دن کا اسے کہہ رہے تھے ابوسلمہ بولے: میرے پاس اس کا علم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس عورت کو میرے پاس لاؤ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ سبیعہ سلمیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا شوہر وفات پا چکا ہے اور میں نے حمل بھی وضع کر دیا ہے عورت نے آپ کو بتایا کہ خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ سے کم عرصہ میں اس نے حمل وضع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سبیعہ خوش ہو جاؤ (تمہاری عدت گزر چکی اور اب شادی کر لو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورت سے فرمایا جو بات تم سن رہی ہو اسے اچھی طرح یاد رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۷..... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جب وہ (خاوند کی وفات کے) پندرہ دنوں کے بعد حمل وضع کر چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے بیوی کو طلاق دی اور اس کے بطن میں دو جڑواں بچے ہوں اگر ایک کو جنم دے تو دوسرے کو جنم دینے سے پہلے پہلے اس کا خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو اور وہ حاملہ ہو اس کے لیے نفقہ نہیں اسے خاوند کی میراث ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۱..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو جس کا خاوند وفات پا گیا ہو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر سے عدت پوری ہونے تک کہیں اور منتقل نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عورت کی عدت جب عدت وفات ہو یا عدت طلاق ہو وہ اپنے گھر ہی میں رہے ایک رات بھی کہیں اور نہ گزارنے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات نہ بسر کرے وہ خوشبو نہ لگائے، مہندی نہ لگائے، سرفہ نہ لگائے، رنگے ہوئے (شوخ) کپڑے نہ پہنے، البتہ چادر نما کپڑے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

حاملہ کی عدت کا بیان

۲۷۹۸۵..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا (جس کی تفصیل یہ ہے) کہ ایک عورت کا خاوند مر جائے اور عورت چار ماہ گزرنے سے قبل وضع حمل کر دے (اس کی عدت کیا ہوگی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت وہ مدت ہوگی جو زیادہ ہوگی (یعنی چار ماہ دس دن اور وضع حمل میں سے جو مدت ابعد اور آخر اور زیادہ ہوگی وہ گزارے گی) ابوسلمہ بولے: جب اس عورت نے حمل وضع کر دیا اس کی عدت پوری ہوگی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اپنے بھیجتے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اس مسئلے کا فیصلہ کروانا چاہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت حارث کا خاوند وفات پا گیا تھا سبیعہ نے خاوند کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد حمل وضع کر دیا، چنانچہ سبیعہ سے ابوسنابل بن بعک (بعکک) ملے دیکھا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نفاس سے پاک ہو چکی ہے سرمہ لگا رکھا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ ابوسنابل رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم سمجھتی ہو کہ تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے تمہاری عدت ابھی نہیں گزری تاوقتیکہ شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن گزر نہ جائیں چنانچہ شام کے وقت سبیعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا۔ نیز ابوسنابل کا قول بھی ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کر دیا گویا تمہاری عدت پوری ہو چکی ابوسلمہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی فرمایا تھا کہ: ابوسنابل نے جھوٹ بولا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۷..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے لگ بھگ بیس (۲۰) دن بعد حمل وضع کر دیا تھا نبی کریم ﷺ نے اسے شادی کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن النجار و عبدالرزاق

۲۷۹۸۸..... ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حماد، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب خاوند وفات پا جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن یا فرمایا سترہ دن بعد بچہ جنم دیا نبی کریم ﷺ نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۹..... عروہ کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے سات دن بعد حمل وضع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۰..... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے ۴۵ (پینتالیس) دن بعد حمل وضع کر لیا تھا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت جب خاوند کی وفات کے بعد حمل وضع کرے تو وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

رواہ ابن ابی شیبة و عبد بن حمید

۲۷۹۹۲..... مغیرہ کی روایت ہے کہ میں نے شعبی سے کہا: میں تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا جائے اس کی عدت ابعد الاجلین (دو مدتوں میں سے زیادہ عرصہ والی مدت) ہے شعبی نے کہا: کیوں نہیں اس کی تصدیق کرو بلکہ زور و شور سے اس کی تصدیق کرو، چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ فرمان باری تعالیٰ:

واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل وضع کر دیں' طلاق یافتہ عورت کے متعلق ہے۔ رواہ ابن المنذر

عدت وفات

۲۷۹۹۳......یوسف بن ماھک اپنی ماں مسیکہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند مرگیا وہ دوران عدت اپنے میکے والوں سے ملنے آئی طلق رضی اللہ عنہ نے اسے مارا لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران سے مسئلہ دریافت کیا انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر اپنے گھر تک لے جاؤ چونکہ یہ طلاق یافتہ ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۴......محمد بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک عورت کا شوہر وفات پاجائے اور وہ باہر جانے کی اشد ضرورت بھی محسوس کرتی ہو (تو کیا وہ باہر جاسکتی ہے) ان دونوں حضرات نے اس عورت کو رخصت دی ہے کہ وہ میکے جاسکتی ہے اور کھانا وغیرہ لے کر دن دن میں واپس اپنے گھر چلی جائے۔رواہ ابن حوصافي، مسند الاوزاعي، عبدالرزاق

۲۷۹۹۵......ابن جریج کہتے ہیں مجھے عبدالکریم بن ابی مخارق نے خبر دی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت گزرنے سے قبل حمل وضع کردیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے عدت میں وہ مدت گزارنی ہوگی جو بعد والی ہوگی چنانچہ وہ عورت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عورت سے کہا: تم کہاں سے آرہی ہو عورت نے واقعہ بیان کیا اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی بتلایا، ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جاؤ اور کہو: ابی بن کعب کہتا ہے کہ تیری عدت گزر چکی ہے۔اگر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تلاش کیا تو میں یہاں ہی بیٹھا ہوں، چنانچہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور انھیں خبر دی، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، عورت آئی اور ابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر واپس ہوئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، یہ عورت کیا کہتی ہے۔ابی رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان سنتا ہوں۔"واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن" آیا کہ وہ عورت جس کا خاوند وفات پاجائے اور وہ حاملہ بھی ہو وہ حمل وضع کردے اس کی عدت بھی یہی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ھاں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے فرمایا: جو تم سن رہی ہو میں بھی سن رہا ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۶......ایوب سختیانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو جس کا خاوند وفات پاچکا ہو اپنے والد کے پاس صرف ایک رات گزارنے کی اجازت دی ہے وہ بھی مرض الموت میں ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۷......یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متوفی عنہا زوجہا (وہ عورت جس کا خاوند مرجائے) کو اپنے باپ کے پاس ایک رات بسر کرنے کی رخصت دی ہے درآں حالیکہ اس کا باپ حالت مرض میں ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند مرچکا ہو اور ابھی چارپائی پر ہو (دفنایا نہ گیا ہو) کہ اتنے میں اس کی بیوی حمل وضع کرے اس کی عدت پوری ہوجاتی ہے۔رواہ مالک والشافعی وابن ابی شیبۃ و البیھقی

۲۷۹۹۹......سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن کے خاوند وفات پاچکے ہوئے مقام بیدا سے واپس کردیتے تھے اور انھیں حج کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔رواہ مالک و عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۰۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں متوفی عنہا زوجہا اگر چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور بھی عدت گزار سکتی ہے۔

رواہ الدار قطنی وابن الجوزی فی الواھیات وفیہ ضعیفان

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۱۷۔

۲۸۹۹۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پاچکا ہو جہاں چاہے عدت گزارے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۲...... عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ مروان نے عبداللہ بن عتبہ کو سبیعہ بنت حارث کے پاس بھیجا اور پوچھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسے کیا فتوی دیا تھا۔ سبیعہ نے کہا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور حجۃ الوداع کے موقع پر وہ وفات پا گئے سعد بن خولہ بدری صحابی تھے۔ چنانچہ وفات کے بعد چار ماہ دس دن سے پہلے ہی سبیعہ رضی اللہ عنہا نے حمل وضع کر دیا ان سے ابو سنابل بن بعکک کی ملاقات ہوئی جبکہ سبیعہ کا نفاس ختم ہو چکا تھا اور آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا تھا۔ ابو سنابل نے کہا: شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو جبکہ وفات کے وقت سے تمہاری عدت چار مہینے دس دن ہے۔ سبیعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور معاملہ ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کیا اسی وقت سے تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۳...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کا خاوند وفات پا جائے وہ خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۴...... فریعہ بنت مالک کے خاوند کچھ لوگوں کی تلاش میں نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں قدوم پہاڑ کے قریب لوگوں کو پالیا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا خاوند قتل ہو گیا ہے اور مجھے ایسے گھر میں رکھا ہے جو اس کی ملکیت نہیں۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت دی وہ چل پڑی جب حجرے کے دروازے پر پہنچی آپ ﷺ نے واپس بلایا۔ فریعہ واپس لائی گئی آپ نے فرمایا: مجھے دوبارہ اپنی بات سناؤ اس نے بات سنائی آپ نے حکم دیا کہ عدت پوری ہونے کے بعد گھر سے باہر جاسکتی ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری عدت چار ماہ دس دن گزر جائیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور گھر سے منتقل ہونے کے متعلق سوال کیا: عثمان نے کہا: منتقل ہو جاؤ پھر اپنے پاس بیٹھے والوں سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ سے یا میرے دو صاحبوں سے اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث) منقول ہے فریعہ کہتی ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے میرا ذکر کیا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا اور یہی سوال پوچھا میں نے انھیں خبر دی: انھوں نے میری بات پر اعتماد کر لیا اور عورت کو حکم دیا کہ اپنے شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلو تاوقتیکہ عدت پوری ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۵...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس عورت کا خاوند مر جائے وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت وفات پر زینت اختیار کرنا ممنوع ہے

۲۸۰۰۶...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند وفات پا چکا ہے اور بیٹی کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں اسے سرمہ لگا دوں؟ آپ نے دو یا تین بار فرمایا نہیں اس نے تو چار ماہ دس دن گزارنے ہیں حالانکہ تم میں سے کوئی عورت سال پورا ہونے پر مینگنی مار دیتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۷...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اثمد سرمہ کے متعلق پوچھا گیا کہ جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ لگا سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں اگر چہ اس کی آنکھیں پھوڑ کیوں نہ دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۸...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمیں سوگ کی حالت میں رنگے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ خاوند پر تین دن سے زیادہ سوگ کیا جاسکتا ہے ہمیں بحالت سوگ خوشبو نہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے البتہ حیض سے پاک ہونے کی حالت میں قسط ہندی (کٹھ) اور اطفار (ایک خوشبو) استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۹...... عطاء کہتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے اسے خوشبو لگانے سے اور زینت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
رواہ ابن عدی و عبدالرزاق

۲۸۰۱۰......ابن جریج عبداللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں: مجاہد کہتے ہیں: غزوہ احد میں بہت سے مرد شہید کر دیئے گئے تھے اس لیے ان کی بیویاں بیوہ ہوگئیں وہ سب ایک گھر میں اکٹھی ہوگئی تھیں اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں رات کو (تنہائی میں) وحشت ہوتی ہے کیا ہم ایک دوسری کے پاس رات نہ گزارلیا کریں؟ اور صبح ہوتے ہی اپنے گھروں میں واپس چلی جائیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسری کے ہاں بات چیت کرتی رہا کرو جب تم سونا چاہو تو ہر عورت اپنے گھر آجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۱......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ متوفی عنہاز وجھا کو روانہ کر دیتے تھے اور اس کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۸۰۱۲......''ایضاً'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے سات دن بعد دارامارت سے منتقل کر دیا تھا۔ رواہ سفیان الثوری فی جامعہ والبیہقی

۲۸۰۱۲......اعمش، ابوالضحیٰ مسروق کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو شخص چاہے میرے ساتھ مباھلہ کرلے کہ چھوٹی سورت النساء (سورت طلاق) چار ماہ دس دن کے حکم کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۲۸۰۱۴......مسلم، ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی ﷺ فرماتے تھے۔ حاملہ متوفی عنہاز وجھا کی عدت وہ مدت ہوگی جو مقدار میں زیادہ ہوگی۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۱۵......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن خاوند مر جاتے تھے ان کے گھر سے منتقل کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۶......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند مرجائے اور حاملہ ہو اس کا نفقہ مرحوم کے کل مال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت مفقود

۲۸۰۱۸......ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مفقود (گمشدہ آدمی) کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کی بیوی چار سال چار ماہ دس دن انتظار کرے گی پھر وہ شادی کر سکتی ہے اس کے بعد اگر اسکا پہلا خاوند آجائے تو اسے مہر اور بیوی میں اختیار دیا جائے گا۔ رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابوعبیدہ والبیہقی

۲۸۰۱۹......ابوملیح بن اسامہ کہتے ہیں مجھے سہیمہ بنت عمیر شیبانیہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے ایک غزوہ میں اپنے شوہر کو گم پایا نا معلوم ہلاک ہوگیا یا نہیں؟ چار سال تک انتظار کرتی رہی پھر اس نے شادی کر لی: پھر اس کا پہلا خاوند لوٹ آیا حالانکہ سہیمہ شادی کر چکی تھی سہیمہ کہتی ہے۔ میرے دونوں خاوند سوار ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور پائے گئے چنانچہ ان دونوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ پہلے خاوند کو بیوی اور اس کے مہر کا اختیار دیا جائے گا چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے پھر یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اور ان سے مسئلہ دریافت کیا اور ساتھ ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بھی سنا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۸۰۲۰......زہری، سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: اگر اس کا پہلا شوہر آجائے جبکہ بیوی شادی کر چکی ہو تو اسے بیوی اور مہر میں اختیار دیا جائے گا اگر مہر کو اختیار کرے تو وہ دوسرے خاوند پر ہوگا اگر اپنی بیوی کو اختیار کرے تو وہ عدت گزارے گی تاکہ حلال ہو جائے پھر پہلے خاوند کے پاس لوٹے گی اور اس کے لیے دوسرے خاوند کے ذمہ مہر ہوگا جس کے

بسبب اس نے عورت کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا ہے زہری کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔رواہ البیھقی

۲۸۰۲۱......عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ چار سال انتظار کرے گی پھر خاوند کا ولی اسے طلاق دے اور پھر چار ماہ دس دن انتظار کرے اور پھر اس کے بعد شادی کر سکتی ہے۔رواہ البیھقی

۲۸۰۲۲......مسروق کہتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کو اس کی بیوی اور مہر میں اختیار نہ دیا ہوتا تو میں یہ رائے دیتا کہ مفقود اپنی بیوی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔رواہ الشافعی و البیھقی

۲۸۰۲۳......ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مفقود (گمشدہ آدمی) کی میراث کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کا مال چار سال گزرنے کے بعدی بیوی پر تقسیم کیا جائے اا اور اس کی بیوی از سر نو چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۴......عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کے ولی کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۵......عبدالکریم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مفقود کی بیوی شادی کرے پھر اس کا خاوند آجائے اور آگے اسے مری ہوئی پائے تو اس عورت کی میراث کا حل وہی ہوگا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے کہ اس سے حلف لیا جائے گا کہ یہ اسے زندہ پانے کا اختیار رکھتا تھا یا اس کے مہر کو پانے کا اختیار رکھتا تھا۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۶......عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو گم پایا چار سال تک اس کی انتظار میں رہی پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا جس وقت اس نے کیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ہے اس وقت سے چار سال انتظار کرے، اگر اس مدت میں اس کا خاوند آجائے تو اسے لے لے ورنہ یہ عورت شادی کرے چنانچہ عورت نے چار سال گزارنے کے بعد شادی کر لی اور اس کے پہلے خاوند کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا خاوند آیا چنانچہ وہ دروازے پر دستک دے رہا تھا کہ اندر سے آواز آئی: تمہاری بیوی نے تمہارے بعد شادی کر لی ہے اس نے معاملے کی چھان بین کی بتایا گیا کہ واقعی وہ شادی کر چکی ہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اس شخص نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا جس نے میرے گھر والوں کو غصب کر لیا اور میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر گئے اور فرمایا بھلا یہ کون ہے؟ عرض کیا: امیر المؤمنین آپ ہیں۔ فرمایا: بھلا وہ کیسے؟ عرض کیا: مجھے جنات لے کر چلے گئے تھے۔ جب میں واپس آیا میری بیوی شادی کر چکی لوگوں کا بیان ہے کہ میری بیوی کو آپ نے شادی کرنے کا کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تمہاری بیوی تمہیں واپس کر دیں اگر چاہو تو کسی اور عورت سے تمہاری شادی کرا دیں اس شخص نے کہا: بلکہ کسی اور عورت سے میری شادی کرا دیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے جنات کے حالات دریافت کرتے وہ آپ کو بتاتا جاتا تھا۔رواہ عبدالرزاق

مفقود کی بیوی کا فیصلہ کس طرح ہو؟

۲۸۰۲۷......مجاہد اسی گمشدہ مفقود سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے: میں ایک گھاٹی میں داخل ہوا مجھے جنات نے حواس باختہ کر دیا میری بیوی چار سال تک انتظار میں رہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انھوں نے اسے حکم دیا کہ جب سے تو معاملہ لے کر میرے پاس آئی ہے اس وقت سے چار سال مزید انتظار کر پھر (چار سال کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ نے میری ولی کو بلایا اس نے عورت کو طلاق دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار ماہ دس دن عدت گزارنے کا حکم دیا پھر میں واپس لوٹ آیا مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے عورت اور اس کے مہر جو میں نے مقرر کیا تھا میں اختیار کر دیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۸......ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گمشدہ آدمی کی بیوی چار سال تک انتظار کرے گی۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۲۹......عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص عشاء کی نماز پڑھنے مسجد کی طرف چلا، اسے جنات اڑا کر کہیں لے گئے اس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود شخص کی قوم کو بلایا اور ان سے معاملہ کی تحقیق کی انہوں نے تصدیق کی عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا چار سال گزرنے کے بعد عورت پھر آئی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا اس نے شادی کر لی پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کا پہلا خاوند واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو پکارنے لگا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور نہ ہی میں مرا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے بتایا گیا: یہ وہی شخص ہے جس کا قصہ ایسا اور ایسا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیوی اور مہر کے بیچ اختیار دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پیش آنے والے حالات کے متعلق سوال کیا اس نے کہا: کافر جنات کی ایک جماعت مجھے اپنے ساتھ لے گئی میں انہی میں رہا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان میں رہتے ہوئے تمہارا کھانا کیا تھا؟ جواب دیا: وہ چیزیں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ لوبیا ہے۔ میں ان کے درمیان رہا بالآخر مسلمان جنات کی ایک جماعت نے ان کافروں پر حملہ کیا اور انھیں شکست خوردہ کیا مسلمان جنات نے مجھے قیدیوں میں پایا اور کہا: تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میرا دین اسلام ہے جواباً وہ بولے: تم ہمارے دین پر ہو، اگر چاہو تو ہمارے پاس ٹھہرے رہو چاہو تو ہم تمہیں واپس تمہاری قوم کے پاس چھوڑ آئیں میں نے کہا: مجھے واپس میری قوم تک پہنچادو۔ چنانچہ انھوں نے میرے ساتھ جنات کی ایک جماعت بھیجی، رات کے وقت وہ مجھ سے باتیں کرتے میں ان سے باتیں کرتا جبکہ دن کے وقت ہوا کا ایک بگولا ہوتا جس کے پیچھے میں چلتا رہتا حتیٰ کہ آپ لوگوں کے پاس پہنچ گیا۔

ابن جریر کہتے ہیں: ابوفرعہ کو میں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں تھے عرض کیا: مجھے کافر جنات اپنے ساتھ لے گئے تھے، مجھے اپنے ساتھ لیے زمین کے مختلف خطوں میں پھرتے رہے بالآخر میں مسلمان جنات کے ایک گھرانے تک جا پہنچا، انہوں نے مجھے پکڑا اور واپس کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ ہمارے ساتھ کن کھانوں میں شریک ہوتے ہیں؟ کہا: وہ کھانے جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ کھانا جو نیچے (دسترخوان پر) گر جاتا ہے (یا کہیں اور کھیت کھلیان، دکان مکان میں گر جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے جہاں تک ہوسکا میں کھانا نیچے نہیں گرنے دوں گا۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی

۲۸۰۳۰......حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: یہ عورت آزمائش میں مبتلا کر دی گئی ہے، بس اسے صبر ہی کرنا چاہیے تاوقتیکہ اس کی موت کی خبر آجائے یا طلاق دے دے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موافقت کرتے ہیں کہ مفقود کی بیوی تا ابد انتظار کرے گی۔ رواہ عبد الرزاق

فائدہ:......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہی قول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، عصر حاضر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اثر پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

فانی لااعلم کیف قال العلماء فی المسئلة ناخذ بقول مالك رحمه اللّٰه ولماذالا يقولون نفتی بقضاء عمر رضی الله عنه وقوله وفتواه

باندی کی عدت کا بیان

۲۸۰۳۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باندی کو جب حیض نہ آتا ہو اس کی عدت دو مہینے ہے جیسا کہ جب اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۳۲......حضرت عمرو بن اوس ثقفی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اگر میں طاقت رکھتا کہ باندی کی عدت ڈیڑھ حیض قرار دیتا تو میں ایسا ضرور کرتا ایک شخص نے کہا: آپ ڈیڑھ مہینہ اس کی عدت قرار دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیهقی

۲۸۰۳۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی کی عدت تین حیض ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

استبراء کا بیان

۲۸۰۳۴......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب تستر فتح ہوا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت ساری قیدی عورتیں پائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی شخص کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کردے اور مشرکین کی اولاد میں تم مت شریک ہو چونکہ پانی (منی) سے بچہ مکمل ہوتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۰۳۵......ابوسعید جہنی کی روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے اپنے (مرحوم) بھائی محلم بن جثامہ کی بیوی سے شادی کرلی اس عورت کا محلم سے ایک لڑکا بھی تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پاگیا صعب اپنی بیوی سے کنارہ کش ہوگیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم اپنی بیوی سے اس کے لڑکے کے مرنے کے بعد علیحدہ کیوں ہوگئے ہو؟ صعب نے کہا: میں اچھا نہیں سمجھتا کہ رحم میں میں ایسا نطفہ داخل کروں جس کا میراث میں کوئی حق نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص ہو جسے رشد وہدایت کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور تجھے اس کی توفیق بھی دی گئی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں میں خطوط لکھے کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو جس کی کسی دوسرے شخص سے اولاد ہو وہ اسوقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے۔رواہ ابن السنی فی کتاب الآخرة وابن ابی شیبة

۲۸۰۳۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کسی باندی کو خریدے وہ ایک حیض سے اس کا استبراء کرے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو چالیس دن تک انتظار کرے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۰۳۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حاملہ سے جماع کرنے سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ حمل وضع کردے اور غیر حاملہ کا استبراء ایک حیض سے ہوجائے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۰۳۸......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اوطاس کے بہت سارے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور یہ حنین کے قیدی تھے ہم نے قیدی عورتوں سے جماع کرنا چاہا، لوگوں کے ہاتھوں میں بہت ساری باندیاں تھیں ہم نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ایک حیض سے ان کا استبراء کرو۔رواہ ابن عساکر

۲۸۰۳۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو باندی خریدی جائے یا آزاد کی جائے اس کا ایک حیض سے استبراء کیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

فائدہ:......استبراء کا معنی ہے باندی کے رحم کی پاکی حاصل کرنا جس طرح عدت سے آزاد عورت کا رحم پاک ہوجاتا ہے اسی طرح باندی کے حق میں استبراء رحم ہے۔

۲۸۰۴۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب باندی کنواری ہو اس کے استبراء کی کوئی حاجت نہیں۔رواہ عبدالرزاق وسندہ صحیح

۲۸۰۴۱......حسو کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جب غنیمت میں سے کسی ہاتھ کوئی باندی لگ جاتی اور وہ اس سے جماع کرنا چاہتا وہ اسے حکم دیتا وہ کپڑے دھوتی غسل کرتی وہ اسے نماز کا حکم دیتا اور ایک حیض سے اس کا استبراء کرتا پھر اس سے جماع کرتا۔رواہ عبدالرزاق وابن ماجه

حاملہ باندی سے استبراء سے قبل جماع ممنوع ہے

۲۸۰۴۲......طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک غزوہ میں منادی بھیج کر اعلان کرایا کہ کوئی شخص کسی حاملہ (باندی) سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کردے اور غیر حاملہ ایک حیض گزاردے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۳......شعبی کہتے ہیں: اوطاس کے موقع پر بہت سی باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ حاملہ باندی سے

جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ ایک حیض گزار دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۴......ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حاملہ عورت (یا باندی) سے جماع کرے جس کا حمل اس کے نطفہ سے نہ ہو، آپ ﷺ نے غنیمت کے اموال کو تقسیم سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض سے استبراء کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۱۳۵۔

حلالہ کا بیان

۲۸۷۴۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو بھی اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے پھر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ اور وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر دوسرا خاوند مر جائے یا اسے طلاق دے دے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے وہ پہلے خاوند کے پاس بقیہ (بچی ہوئی) طلاق (ایک یا دو) لے کر آئے گی۔رواہ مالک و عبدالرزاق و ابن شیبة والبیهقی

۲۸۰۴۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلقہ پہلے خاوند کے پاس باقی بچی ہوئی طلاقیں لے کر آئے گی۔رواہ البیهقی

۲۸۰۴۸......ابن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکاتب کے متعلق فیصلہ کیا اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی تھیں: کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق والبیهقی

۲۸۰۴۹......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: میرے ایک پڑوسی نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں طلاق دی ہے۔ میں اس کے ساتھ اچھائی کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس کی مطلقہ سے نکاح کر لوں پھر اس سے جماع کر کے اسے طلاق دے دوں اور وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس چلی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے (حلالہ کی شرط پر) نکاح مت کرو البتہ رغبت سے معمول کے مطابق نکاح کر لو۔

رواہ البیهقی

۲۸۰۵۰......سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لایا گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کر لیا تھا تاکہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا: پہلے خاوند کے پاس واپس نہیں لوٹ سکتی الا یہ کہ رغبت سے (معمول کے مطابق) نکاح ہو جس میں کسی قسم کا دھوکا نہ ہو۔رواہ البیهقی

۲۸۰۵۱......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک عورت کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دیں ایک مسکین اعرابی مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتا تھا اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: کیا تمہیں ایک عورت میں رغبت ہے کہ اس سے نکاح کر لو اس کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح کو اسے الگ کر دو؟ اعرابی بولا: جی ہاں ایسا ہو جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب رات بیوی کے پاس بسر کی عورت نے کہا: صبح ہوتے ہی یہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے ممکن ہے کہیں: اپنے بیوی سے الگ ہو جاؤ، تم ایسا مت کرنا میں تیرے پاس ہی رہنا چاہتی ہوں، چنانچہ صبح کو لوگ اعرابی کے پاس بھی آئے اور عورت کے پاس بھی آئے، عورت نے کہا: اعرابی سے بات کرو، چنانچہ لوگوں نے اعرابی سے الگ ہو جانے کے متعلق بات کی، اعرابی نے انکار کر دیا اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی سے چمٹے رہو اگر یہ لوگ تمہیں دھمکی دیں میرے پاس آ جاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کی طرف پیغام بھیج کر اس کی رائے بھی معلوم کر لی۔ چنانچہ یہ اعرابی صبح و شام خوبصورت جوڑے زیب تن کیے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہیں یہ عمدہ جوڑا پہنایا جس میں تم صبح و شام چلتے پھرتے ہو۔رواہ الشافعی والبیهقی

۲۸۰۵۲..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس نے ایک دوسرے شخص کو جسے ذوالخرقتین کہا جاتا تھا سے حلالہ کرنے کو کہا چنانچہ (نکاح ہو گیا اور اس کے بعد) تین دن تک گھر میں بند رہا پھر باہر نکلا اس نے عمدہ قسم کا کپڑا اوڑھ رکھا تھا، عورت کے پہلے خاوند نے کہا میں نے تم سے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے ذوالخرقتین نے بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا پھر وہ یہ کیس لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالخرقتین کو بیوی عطا فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا نکاح نافذ رکھا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ سعید بن المنصور و البیهقی

۲۸۰۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی حلالہ کرنے والا اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رجم (سنگسار) کروں گا۔ رواہ ابن ابی شیبة و ابن جریر

تین طلاق دینے والے پر ناراضگی

۲۸۰۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو طلاق بتہ (بائن) دیتے سنا آپ ﷺ اس پر سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے جو شخص طلاق بتہ دے گا ہم اسے تین طلاقیں قرار دیں گے، عورت اس کے لیے اسوقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی و ابن النجار

۲۸۰۵۶..... ابو صالح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کے نکاح میں باندی تھی اس نے باندی کو دو طلاقیں دیں پھر وہی باندی خرید لی، اس شخص سے کہا گیا کیا تم اس باندی سے جماع کرتے ہو؟ اس نے انکار کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن الشاهین فی السنة

۲۸۰۵۸..... حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، میں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ یا کہا: میرے والد نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے میرے دادا جان ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف اطہار (طہر کی جمع) میں تین طلاقیں دے یا بیک تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی حتیٰ کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والبیهقی

۲۸۰۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس کے ساتھ دخول کرنے سے قبل، وہ اس کے لیے حلال نہیں رہی تاوقتیکہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ البیهقی

۲۸۰۶۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس سے بائن ہو جاتی ہے جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔ رواہ ابن عدی والبیہقی

۲۸۰۶۱..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کسی باندی کو اس کا شوہر طلاق بتہ دے پھر اسے خرید لے، وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ (باندی) کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالك و عبدالرزاق

۲۸۰۶۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلال کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے حلالہ کرنے والے متعلق سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: حلالہ جائز نہیں الا یہ کہ رغبت سے (معمول کا) نکاح کیا جائے جس میں دھوکا نہ ہو اور کتاب اللہ کا استہزاء نہ ہو۔ پھر نکاح کرنے والا عورت سے جماع بھی کرے (تب جا کر پہلے خاوند کے لیے عورت حلال ہوتی ہے)۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس کی بیوی کسی اور شخص سے نکاح کرے دوسرا خاوند اس کے پاس داخل ہو پھر اس سے جماع کرنے سے قبل اسے طلاق دے دے کیا وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ دوسرا خاوند اس عورت کا شہد چکھ لے اور وہ عورت اس کا شہد چکھے

لے۔یعنی جماع کریں۔رواہ ابن عساکر

۲۸۰۶۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کرے۔رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۶......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ مستعار بکرے کی مانند ہے۔رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۷......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوصالح کواص روایت نقل کرتے ہیں: جو باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ شخص اسے دو طلاقیں دے دے اور پھر اسے خرید لے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی۔رواہ البیهقی

۲۸۰۶۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ مطلقہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ البیهقی

رجعت کا بیان

۲۸۰۶۹......''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سالم بن عبداللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، بسا اوقات عبداللہ ﷺ کی رائے پر عاتکہ غالب آجاتی اور دوسرے کاموں سے مشغول کردیتی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو ایک طلاق دینے کا حکم دیا عبداللہ نے اسے ایک طلاق دے دی، اس پر وہ سخت غمزدہ ہوئے اور اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے راستے میں جا بیٹھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جارہے تھے جب عبداللہ کو دیکھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور یہ شعر پڑھا۔

فلم ار مثلی طلق الیوم مثلها ولا مثلها فی غیر جرم تطلق

میں نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے میری طرح طلاق دی ہے اور عاتکہ جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی جسے بغیر کسی جرم کے طلاق دی گئی ہو۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سن کر بڑا رحم آیا اور عبداللہ کو بیوی سے رجوع کرنے کو کہا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب ورواہ وکیع فی الغرر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

اس روایت میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بیٹے! کیا تم عاتکہ سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا رجوع کرلو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابویعلیٰ وابن حبان والحاکم والبیهقی

۲۸۰۷۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی پھر رجوع کرلیا۔رواہ ابن سعید والدارمی وسعید بن المنصور

۲۸۰۷۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کے بطن میں دو بچے ہوں اور اسے طلاق دی گئی ہو پھر وہ ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا ابھی بطن میں ہو (اس حالت میں خاوند رجوع کرسکتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک دوسرا بچہ جنم نہ دے لے۔رواہ البیهقی

الحمدللّٰہ الذی هدانا للایمان والاسلام سنن خیر الانام نبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم وعلی آله واصحابه وعلی من تبعهم الی یوم الایام.

قدتم ترجمة الجزء التاسع من کنز العمال الی الاردیة یوم الاثنین الغرة من شهر شعبان سنة تسعة وعشرین اربع مائة بعد الالف من الهجرة النبویة (۱۴۲۹.۸.۱) ۱۰ المطابق ۲۰۰۸.۸.۴) التمس الی اخوانی المستفیدین بالکتاب ان یدعوالی بالبرکة و المغفرة. وما توفیقی الا باللّٰہ وهو ربنا ولارب غیره فقط ابوعبداللّٰہ محمد یوسف التنولی الکشمی

اردو ترجمہ

کنز العمال

حصہ دہم

مترجم

ابو عبد محمد یوسف تنولی

عریضہ از مترجم

حدیث کی کتاب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال حدیث کی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک اہم کتاب ہے۔ سچ پوچھے تو یہ حدیث کا عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کے مدیرِ اعلیٰ اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے انھوں نے اس کتاب کی اہمیت کو سمجھا اور پھر اس کے ترجمے کے لئے جملہ اخراجات کو برداشت کیا یوں اب یہ عظیم کتاب مترجم ہو کر آپ کے ہاتھوں میں آ گئی ہے۔

خصوصاً جلد نمبر ۱۰ اہل علم کے لیے نسخہ کیمیاء سے کسی طرح کم نہیں سچ پوچھئے تو مجھے یوں کہنے میں ذرہ برابر باک نہیں محسوس ہو رہی کہ طبقہ علماء کو کنز العمال کی ''کتاب العلم'' اول تا آخر حفظ کرنی چاہئے۔ آج کل جہاں بے راہ روی اور وہ رستہ جو علماء کا نشان سمجھا جاتا ہے اس میں خود اہل علم حضرات کی طرف سے تقصیرات کی جارہی ہیں ایسے حالات میں متذکرہ بالا حصہ اہم کردار ادا کرسکتا ہے کتاب العلم میں علماء کو ان کا اصل مقام دکھایا گیا ہے گو فنی اعتبار سے کتاب العلم کی اکثر احادیث پر کلام ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کرلیں گے لیکن ترغیب وترھیب کا جو پہلو یہاں نمایاں کیا گیا ہے بخدا حدیث کی کسی اور کتاب میں ایسا شاندار نظر سے نہیں گزرا۔

پھر کتاب الطب میں جن جزئیات کو خوبصورت انداز میں منظم کیا گیا ہے اس کی مثال بھی کہیں ملنا مشکل ہے آج جب حصول علم کی راہیں بہت زیادہ ہموار ہو چکی ہیں لیکن توہمات عوام الناس میں جوں کے توں ہیں اس لیے کنز العمال جلد ۱۰ کتاب چہارم طیرہ فال کے جملہ مضامین از حد نفع بخش ہیں۔ پر مجلد کے آخر میں غزوات کے ابواب کو جس بسط وتفصیل سے بیان کیا گیا ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے ترجمہ کو آپ تک پہنچانے میں جس جس کا بھی ادنیٰ سا حصہ ہے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ابو عبد محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علی الہ و صحبہ اجمعین.

کتاب الطب والرقی والطاعون......من قسم الاقوال و فیہ ثلثۃ ابواب الباب الاول فی الطب و فیہ فصلان الفصل الاول فی الترغیب و فیہ ذکر الادویۃ

علاج امراض جسمانی، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق احادیث قولیہ

اس مجموعہ میں تین باب ہیں۔

پہلا باب......طب (علاج الامراض)

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول (علاج کی) ترغیب میں

اس میں دواؤں کا ذکر ہے۔

۲۸۰۷۲......طبیب حقیقی اللہ کی ذات ہے اور شاید تو کچھ ایسی چیزوں سے آرام پا جائے جن سے تو دوسروں کو جلا ڈالے۔شیرازی عن مجاھد مرسلاً

۲۸۰۷۳......اللہ ہی طبیب ہے۔ابو داؤد عن ابی رمثۃ

۲۸۰۷۴......تو معادن ہے اور اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔مسند احمد عن ابی رمثۃ

۲۸۰۷۵......ہر مرض کی جڑ بدہضمی ہے۔دار قطنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن السنی، ابونعیم عن علی وعن ابی سعید وعن الزھری مرسلاً

۲۸۰۷۶......اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کوئی ایسی بیماری نہیں اتارتا جس کی دوا اس نے نہ اتاری ہو بجز بڑھاپے کے۔

(مسند احمد زوائد مسند ابن حبان حاکم عن اسامۃ بن شریک

۲۸۰۷۷......اے اللہ کے بندو! علاج کرو پس بے شک اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ رکھی ہو سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن اسامۃ بن شریک

۲۸۰۷۸......بے شک اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری کو پیدا کیا ہے وہاں دوا کو بھی پیدا کیا ہے پس دوا کرو۔مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷۹......بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو اس دوا کو جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے، علاوہ موت کے۔حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۰......تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری ہے۔(حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۱......دوا فیصلہ الٰہی سے ہے اور ارادہ الٰہی سے ہی وہ شفا بخش ہو جاتی ہے۔طبرانی کبیر ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۸۰۸۲......دوا تقدیر الٰہی ہے اور یہ (تقدیر الٰہی) اس کو نفع پہنچاتی جس کو اللہ چاہے جس چیز کے ذریعہ سے (بھی) چاہے۔

ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۸۰۸۳......بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور علاج دونوں کو پیدا کیا پس تم دوا کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔

طبرانی کبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنھا

۲۸۰۸۴......بے شک جس ذات نے بیماری کو بنایا اسی نے دوا کو بنایا پس جس چیز کے متعلق اس کی مشیت ہوئی اس میں اس نے شفا رکھی اس شخص کی۔

مناوی فیض القدیر میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ملطی ہے جو واضع حدیث تھا۔سیوطی نے اس کے ضعف کا اشارہ دیا ہے۔اس حدیث کے تمام طرق غیر صحیح ہیں۔ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔جس کو شفا دینے کا ارادہ کیا۔

ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۵......اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا۔ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۶......ہر بیماری کا علاج ہے پس جب بیماری (میں مبتلا شخص) کو علاج پہنچایا جائے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مسند احمد مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۷......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر (یہ کہ) اس سے ٹھیک ہونے کا سبب (بھی) اتارا۔ابن ماجہ. عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۰۸۸......علاج کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا سوائے موت اور بڑھاپے کے۔

ابن حبان عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۸۹......معالجہ کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا۔

ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۸۰۹۰......اے لوگو! علاج کرواؤ پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی شفا کا سبب بھی پیدا کیا سوائے سام کے اور سام موت (کا نام) ہے۔طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۸۰۹۱......اے لوگو! دوا کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔

ابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۲......بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے اس کے ساتھ دوا بھی اتاری۔ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۳......بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری اور کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا سوائے ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔طبرانی کبیر عن صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال

۲۸۰۹۴......زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی گئی مگر اس کا علاج پیدا کیا گیا ہے جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔

طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۵......یقین رکھو اس امر کا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری بجز ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔

مستدرک حاکم عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۶..... سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور اللہ تعالیٰ شانہ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج پیدا کیا۔

مسندا حمد روایت ایک انصاری صحابی کے رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۷..... اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ زمین میں اس کی دوا پیدا کی۔ اس کو جانتا ہے وہ جس کو اس کا علم ہے اور ناواقف ہے وہ جس کو اس کا علم نہیں۔ خطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۸..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۹..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ اس کے ساتھ سبب شفا بھی اتارا جس کو علم ہے وہ جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے۔ مسند احمد، حکیم ترمذی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک حاکم بیھقی فی السنن عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۰..... بے شک اللہ عزوجل ہی طبیب ہے اور لیکن تو مرد مہربان (معاون ہے)۔ ابو نعیم فی الطب. عن عبدالملک بن ابحر عن ابیہ عن جدہ

۲۸۱۰۱..... اللہ ہی طبیب ہے (تو نہیں ہے) بلکہ تو تعاون کرنے والا شخص ہے اس بیماری کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

ابو داؤد عن ابی رشہ رضی اللہ عنہ

التداوی بالقرآن.....علاج بالقرآن

۲۸۱۰۲..... تم پر دو علاج ضروری ہیں شہد اور قرآن کریم۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۳..... بہترین دوا قرآن ہے۔ ابن اماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۴..... شفا طلب کر اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد بیان کی قبل اس کے کہ مخلوق اس کی حمد بیان کرے اور اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ نے اپنی توصیف کی (یعنی الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد۔ بس جس شخص کو قرآن نے شفا نہ دی (یعنی وہ قرآن کی قرأت سے شفایاب نہ ہوا) پس اللہ نے اس کو شفا نہیں پہنچائی (یا یہ کہ اللہ اس کو شفا نہ دے۔ ابن قانع. عن رجاء الغنوی

پہلا ترجمہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بد دعا آپ ﷺ کا شیوہ نہیں مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض القدیر میں کہا ہے کہ رجاء غنوی کا نام منبہ بن سعد ہے۔ ذہبی نے تاریخ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں اس حدیث کی عدم صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۸۱۰۵..... (ایک عورت سے فرمایا گیا) تو کتاب اللہ کے ذریعہ اس (بچی یا خاتون) کا علاج کر۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۱۰۶..... جو شخص قرآن کے واسطہ سے طالب شفا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا نہیں دی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۷..... سر میں (فاسد خون کے اخراج کے لئے) حجامت کرنا (سینگیاں لگوانا) بیماریوں کا چارہ گر ہے اس کی ہدایت کی تھی مجھ کو جبریل نے جس وقت کہ میں نے یہودیہ عورت کا کھانا کھایا تھا۔ ابن سعد بن انس)

ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

مجامعت کے ذریعہ علاج کروانا

۲۸۱۰۸..... مہینہ کی سترہ تاریخ کو بدھ کے دن حجامت ایک سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔

ابن سعد طبرانی کبیر کامل لابن عدی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳

۲۸۱۰۹......سر میں حجامت کرنا جنون، جذام (کوڑھ) برص اور ڈاڑھ اور اونگھ کی بیماریوں کے واسطے ہے۔

عقیلی. عن ابن عباس رضی اللہ عنہما طبرانی کبیر ابن السنی فی الطب عن ابن عمر تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸

۲۸۱۱۰......نہار منہ حجامت کروانا زیادہ مفید ہے اور اس میں شفا ہے برکت ہے اور یہ حافظہ میں اور عقل میں زیادتی کا سبب ہے بس اللہ تعالیٰ کی برکت کو ساتھ لے کر جمعرات کے دن سینگیاں لگواؤ اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کو فصد سے بچو اور (دوشنبہ) پیر اور منگل (سہ شنبہ) کو سینگیاں لگواؤ اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو عافیت دی اور بدھ (چہار شنبہ) کو حجامت سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں ایوب علیہ السلام مبتلائے مرض ہوئے اور جذام اور کوڑھ کا مرض بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم ابن السنی ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۱......حجامت (کے ذریعہ فاسد خون کا اخراج) ہر بیماری میں نافع ہے تنبیہ (پکڑو) پس حجامت کرواؤ۔

مسند فردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ، ضعیف الجامع ۲۷۵۵

۲۸۱۱۲......اتوار کے دن حجامت شفاء ہے۔مسند فردوس،ضعیف الجامع ۲۶۵۹

۲۸۱۱۳......چاند کے مہینہ کی ابتدا میں حجامت کا علاج ناپسندیدہ ہے اس کے نفع کی امید اس وقت تک نہیں جب تک کہ چاند گھٹنے نہ لگے۔

ابن حبیب عن عبدالکریم، ضعیف الجامع ۲۷۵۵

۲۸۱۱۴......جس نے مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کی تو یہ سال بھر کی بیماریوں کا علاج ہوگا۔

یعنی جب کبھی سترہ کو منگل کا دن پڑ جائے۔

طبرانی کبیر سنن کبریٰ للبیھقی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۸۵

۲۸۱۱۵......جس نے مہینہ کی سترہ انیس اور اکیس تاریخ میں حجامت والا علاج کروایا تو یہ ہر بیماری سے شفایاب ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

ابو داؤد مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۶......جس نے بدھ کے دن یا ہفتہ (سنیچر) کے دن حجامت کروائی پھر اس نے اپنے جسم پر سفید داغ دیکھے تو وہ اپنے علاوہ ہرگز کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

مستدرک حاکم بیھقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۳۷۶ الضعیفہ ۱۵۲۷

۲۸۱۱۷......جس نے جمعرات کی دن حجامت کروائی اور بیمار ہوگیا تو وہ اس میں مرجائے گا۔ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۱۸......جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بتایا کہ سینگیاں لگوانا ان تمام معالجات میں زیادہ نافع ہے جو لوگ کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۹......گرمی کی شدت کے مقابلہ کے لئے حجامت کے ذریعہ مدد حاصل کر اس لئے کہ بعض اوقات آدمی میں خون کا دوران زیادہ ہوجاتا ہے اور اس کو ہلاک کردیتا ہے۔حاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۰......تمہاری دواؤں میں زیادہ بہتر حجامت ہے اور قسط بحری ہے بس مسل کر اور دبا کر اپنے بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۱......بے شک وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت والا علاج کرو سترہ انیس اور اکیس کا دن ہے۔

ترمذی عن ابن عباس، ضعیف الترمذی ۳۵۵

۲۸۲۲۲......بالیقین جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی حجامت کرے گا تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہوجائے گی جس سے وہ شفایاب نہیں ہوگا۔عقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف ۱۸۸۹ الجامع. الضعیفۃ ۱۷۱۱

۲۸۱۲۳......جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد. ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۴......رگ کا کاٹنا دکھ کا باعث ہے اور حجامت (نشتر لگا کر فاسد خون کا اخراج) اس سے بہتر ہے۔

مسند فردوس عبداللہ ابن جراد، ذخیرۃ الحفاظ

۲۸۱۲۵......جس شب مجھے (مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے جایا گیا (اور معراج ہوئی) اس شب میں ملائکہ کی جس کی جماعت کے پاس سے بھی میں گذارو یہ کہتی گئی کہ محمد! حجامت کو لازم کرلو۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۶......حجامت کرو پندرہ تاریخ کو یا سترہ کو یا انیس کو یا اکیس کو دوران خون تم میں زیادہ ہو کر کہیں تمہیں ہلاک نہ کرڈالے۔

بزار، ابونعیم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۷......جب گرمی سخت ہو تو عمل حجامت سے مدد لو ایسا نہ ہو کہ خون تم میں سے کسی پر غالب ہو کر اسے ہلاک کرڈالے۔

مستدک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۸......سر میں حجامت کرو سات بیماریوں کا علاج ہے جب کہ حجامت کروانے والا ان کی نیت کرے۔ جنون، سے دردسر سے، جذام سے سفید داغوں اونگھ سے داڑھ کے درد سے اور اس اندھیرے سے جس کو آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے۔

طبرانی کبیر ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۹......بے شک حجامت سر میں ہر بیماری کا علاج ہے جنون کا جذام کا، اور رات میں نظر نہ آنے کا، کوڑھ کا اور دردسر کا۔

طبرانی کبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۰......بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی بھی حجامت کروائے گا ہلاک ہو جائے گا۔

ابویعلی عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۱......بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۲......بے شک سہ شنبہ (منگل) کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون (جاری ہونے کے بعد رکتا نہیں ہے)۔

ابوداؤد عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۰ الکشف الالٰہی ۹۷

۲۸۱۳۳......گدی کے گڑھے (جو سر کے پیچھے حصہ کے آخر میں ہوتا ہے) میں حجامت لازم پکڑو پس وہ بے شک بہتر بیماریوں سے شفا ہے اور ان پانچ سے جنون، جذام، برص، ڈاڑھوں کا درد۔ طبرانی کبیر ابن السنی ابونعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۴......بہترین دوا حجامت اور فصد کھولنا ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۵......وہ بہترین چیز جس سے تم دوا کرو حجامت ہے۔ مسند احمد طبرانی کبیر مستدرک حاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۶......حجامت میں شفا ہے۔ سموبہ والضیاء عن عبداللہ بن سرج رضی اللہ عنہ

۱۔ حجامت کسی سینگ یا سینگ نما نشتر سے ہوتی ہے جیسے جونک لگائی جاتی ہے اور فصد رگ میں کٹ لگا کر اخراج خون کے لئے بولا جاتا ہے۔

۲۔ یہ حصہ جو ترجمہ صفحہ نمبر ۱۴۱ کا ہے کا اجرت کے بغیر ھے اس لئے کہ مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۸۱۳۷......جس رات مجھ کو معراج کا سفر کرایا گیا اس رات میں جس جماعت ملائکہ پر بھی میں گذرا انہوں نے یہی کہا اے محمد! اپنی امت کو حجامت کے علاج (کی افادیت) کی خوش خبری سنا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۸......کیا خوب بندہ ہے جو حجامت کرتا ہے کہ خون کو لیجاتا ہے اور کمر کو ہلکا کرتا ہے اور نگاہ کو روشن کرتا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ مستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف ابن ماجہ ۷۶۲ الضعیفہ ۲۰۳۶

۲۸۱۳۹......جس شب مجھے معراج کرائی گئی میں جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا اس نے مجھے حجامت کا مشورہ دیا۔

طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۰......وہ بہترین دن جس میں تم حجامت کرو سترہ انیس اور اکیس ۲۱ تاریخ کا دہ ہے اور میں اس رات جب مجھے معراج کرائی گئی

جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا اے محمد! حجامت کو لازم کرلو۔
مسند احمد مسندرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، المتناهية ۱۷۶۸

۲۸۱۴۱......جب تم میں سے کسی کا مریض کسی شے (کے کھانے) کی خواہش ظاہر کرے تو چاہئے کہ اس کو وہ چیز کھلا دے۔
ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف الجامع ۳۷۳

۲۸۱۴۲......بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ حجامت ان تمام اشیاء میں بہتر ہے جن کے ساتھ لوگوں نے علاج کیا۔
رواه الخطیب عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۳......بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۴......جس نے حجامت کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اس کو دہری حجامت کا فائدہ ہوگا۔ ابن السنی والدیلمی عن علی رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۵......اگر ان چیزوں میں سے کسی میں جن سے تم علاج کرتے ہو خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۶......کیا خوب دوا ہے حجامت کہ (فاسد) خون کو دور کرتی ہے نگاہ کو تیز کرتی ہے اور کمر کو ہلکا کرتی ہے۔
مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۷......کیا ہی خوب عادت دوپہر کو سونا (آرام کرنا اگرچہ سوئے بغیر ہو) اور کیا ہی خوب معمول ہے حجامت کروانا۔
دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۸......جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گذرا تا تو وہ مجھے کہتی اے محمد (ﷺ!) حجامت کو لازم کرلو۔ ترمذی ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۹......اے ابن حابس! بے شک اس میں شفا ہے سر اور ڈاڑھ کے درد سے اور اونگھ سے اور برص اور جنون سے روایت کیا اس کو ابن سعد نے بکراشج سے یعنی بکراشج کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ اقرع بن حابس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ایسے وقت میں کہ آپ ﷺ سر کے آخری حصہ میں حجامت کر وارہے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ نے وسط سر میں حجامت کس لیے کروائی پس یہ گذشتہ روایت ذکر کی۔ ابن سعد عن بک الا شج
شاید اس سے مراد غشی ہے یا دماغی تھکن جو باعث ہوتی ہے کثرت نوم کی۔ واللہ اعلم۔

۲۸۱۵۰......درمیان سر میں عمل حجامت پاگل پن جذام، اونگھ اور داڑھ (کے درد) کی وجہ سے ہوتا ہے۔
مستدرک حاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۱......وہ حجامت جو درمیان سر میں ہو وہ جنون جذام اونگھ اور ڈاڑھ (کی تکلیف) کی خاطر ہوتی ہے اور آپ اس کا نام منقذہ رکھتے تھے (بچاؤ کرنے والی بچانے والی)۔ مستدرک حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنه
اس روایت پر علامہ ذھبی کا کلام ہے۔

۲۸۱۵۲......سر کے گڑھے میں حجامت نسیان (بھول) کو پیدا کرتی ہے پس تم اس سے بچو۔ اور لا الہ الا اللہ کی اور استغفار کی کثرت کرو پس یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۳......نہار منہ حجامت علاج ہے اور پیٹ بھرے پر بیماری ہے اور مہینہ کی سترہ کو شفا ہے اور سہ شنبہ کو بدن کی تندرستی ہے اور جبریل علیہ السلام نے مجھ کو اس کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۴......یک شنبہ کے دن حجامت شفا ہے۔ دیلمی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۵......جس نے سہ شنبہ کو بتاریخ ہفدہ ماہ قمری حجامت کی (یعنی کروائی) اللہ تعالیٰ اس سے سال بھر کی بیماری دور کرے گا۔
ابن حبان فی الضعفاء بیهقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۶......جس کی حجامت مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل (سہ شنبہ) کے دن پڑگئی تو وہ ایک سال کے علاج کے برابر ہوگی۔رافعی عن ابن شھاب
۲۸۱۵۷......جس کو مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کا اتفاق ہوگیا تو وہ اس دن کے موقع کو بغیر حجامت کرائے نہ نکلنے دے۔
ابن حبان فی الضعفاء طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما
ابن جوزی۔نے اس کو موضوعات میں رکھا ہے۔

جمعرات کو حجامت کی ممانعت

۲۸۱۵۸......پنج شنبہ کو حجامت نہ کراؤ پس جس شخص نے پنج شنبہ (جمعرات) کے دن حجامت کرائی پھر اس کو کوئی ناگواری (تکلیف) پیش آئی تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔شیرازی ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنھما
۲۸۱۵۹......پنج شنبہ کے دن حجامت نہ کرواؤ پس جو شخص اس دن حجامت کرائے اور اس کو کوئی تکلیف پیش آئے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت نہ کرے۔شیرازی خطیب، دیلمی ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما
۲۸۱۶۰......بے شک جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو بھی حجامت کرے گا ہلاک ہوگا۔ابویعلی عن السیدالحسین
ابویعلی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔
۲۸۱۶۱......اس کو دفن کردے کتا اس کو ڈھونڈ نہ لے (یا اس کو زمین میں سے باہر نہ نکال دے) (روایت کیا اس کو ابن سعد نے ھارون بن رتاب سے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی۔اس کے بعد اوپر والا ارشاد بیان کیا۔ابن سعد فی الطبقات

متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ

۲۸۱۶۲......بے شک ان چیزوں میں سے بہتر جن سے تم دوا کرو لدود اور سعوط ہے (لدود وہ دوا ہے جو منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جائے (باچھ میں) سعوط وہ دوا ہے جو ناک میں چڑھائی جائے اور پیدل چلنا ہے اور حجامت ہے اور وہ بہترین شے جس کو تم سرمہ بناؤ اثمد ہے پس بے شک وہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ترمذی مستدرک عن ابن عباس، ضعیف الجامع ۱۸۵۵

اثمد

۲۸۱۶۳......اثمد نظر کو تیز کرتا ہے اور بال کو اگاتا ہے۔تاریخ بخاری عن معبد بن ھوذۃ
۲۸۱۶۴......بہترین دوا، لدود سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا اور جونک لگوانا ہے۔ابو نعیم عن الشعبی
یہ روایت مرسل ہے۔
۲۸۱۶۵......وہ بہترین دوا جو تم برتو لدود سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا ہے۔ترمذی ابن السنی ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۸۱۶۶......اس عود ھندی کو اپنے اوپر لازم کرلو پس بے شک اس میں سات علاج ہیں گلوں کی دکھن میں ناک سے چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں ایک باچھ (کنارفم) میں دی جاتی ہے۔بخاری عن ام قیس رضی اللہ عنہ

۱۔یہ ترجمہ ہے عذرہ کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حلق میں خون آنے یا خون رک جانے کی وجہ سے شدت کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلق کے آخر میں جہاں ناک اور حلق کے راستے ملتے ہیں وہاں پیدا ہونے والے ورم سے اس کی ابتدا ہوتی ہے پہلے اس کے علاج کے لئے عورتیں کسی رسی کو خوب بٹ کر ناک میں داخل کرتی تھیں جب وہ مقام تکلیف پر ٹکراتا تھا تو سیاہ خون نکل آتا اس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۸۱۶۷......بہترین دوا سعوط ولدود ہے اور حجامت ہے اور پیدل چلنا اور جونک لگوانا۔ بیھقی عن الشعبی
روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۸......شہد ایک گھونٹ کی نسبت بہتر علاج کسی بھی چیز میں نہیں تجربہ کیا گیا۔
ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنھا. ضعیف الجامع ۵۰۹۵

۲۸۱۶۹......جس نے ہر ماہ تین دن بوقت صبح شہد چاٹا اس کو کوئی بڑی تکلیف لاحق نہ ہوگی۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۰......اس کو شہد پلا، اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ثابت ہوا۔
مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

شہد کی فضیلت

۲۸۱۷۱......شفا شہد کے گھونٹ میں اور حجامت کرنے والے کے نشتر چبھونے میں اور آگ کے داغ میں ہے اور میں اپنی امت کو داغ سے روکتا ہوں۔
بخاری ابن ماجہ، عن ابن عباس

۲۸۱۷۲......اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو حجامت والے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو تکلیف کی جگہ میں لگے اور میں پسند نہیں کرتا اس کو کہ داغ لگواؤں۔ مسند احمد بیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۳......اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ تین ہیں حجامت والے کا نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا آگ کا وہ داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور اس کو میں پسند نہیں کرتا۔ مسند احمد، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۱۲۵۲

۲۸۱۷۴...... بے شک کوکھ (پہلو کو لھے سے شروع ہو کر پسلیوں کے نیچے تک) گردہ کی زگ (یانس) (کا مقام) ہے، جب اس میں حرکت آتی ہے تو وہ اپنے مبتلا کو تکلیف پہنچاتی ہے پس (جب ایسا ہو تو) اس کا علاج کر تو گرم پانی اور شہد سے۔
ابو داؤد مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنھا

اس روایت کے بارہ میں ذھبی ہے میزان میں منکر ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ ضعیف الجامع ۲۷۳۷ المتناھیہ ۱۷۳

۲۸۱۷۵......البتہ کوکھ گردہ کی نس (کا مقام) ہے جب اس کو حرکت ہوتی ہے تو وہ اپنے مبتلا کو تکلیف[1] سے دوچار کرتی ہے پس اس کا علاج کر گرم پانی اور شہد سے۔ رواہ الحارث، ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۸۱۷۶......وہ حلال درھم جس سے کوئی شہد خریدے اور آب باداں میں اس کا مشروب بنا کر نوش کرے ہر مرض سے شفا ہے۔
مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۱۷۷......اگر ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم علاج کرتے ہو شفا ہے تو حجامت کرنے والے کے نشتر میں ہے یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو بیماری پر لگے اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ طبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۸......اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ حجامت کرنے والے نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور داغ کو مکروہ جانتا ہوں اور اس کو محبوب نہیں رکھتا۔ طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۹......داغ دو اس کو اگر چاہو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے تاپو۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۰.....جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دو پس اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا ہے۔
ابن حیان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

التداوی بالصدقۃ......صدقہ سے علاج

۲۸۱۸۱.....اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ابو شیخ عن ابی امامہ

۲۸۱۸۲.....اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو پس بے شک صدقہ تم سے بیماریوں اور عوارضات کو دور کرتا ہے۔
فردوس دیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ضعیف الجامع ۹۵۷
فیض القدیر میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے منکر ہے۔

۲۸۱۸۳.....اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو۔

۲۸۱۸۴.....کسی مریض کا علاج صدقہ سے بہتر دوا سے نہیں کیا گیا۔
دیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ، الشذرۃ ۳۶۴ کشف الخفاء ۱۱۴۸، دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

القسط:......ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔القاموس الوحید

۲۸۱۸۵.....وہ بہترین چیز جس سے علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے۔
امام مالک، مسنداحمد، بخاری، مسلم ترمذی نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۶.....وہ پسندیدہ شے جس سے تم علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی دکھن کی وجہ سے (بطور علاج) مسل کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔مسند احمد نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۷.....پہلو (کی تکلیف) کا علاج قسط بحری سے کرو اور زیتون سے۔مسند احمد، مستدرک حاکم عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۸.....اپنے بچوں کو دبا کر تکلیف نہ دو اور قسط کو لازم کرو۔بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۹.....تم اپنے بچوں کے گلے جلا لو گے (یعنی اگر اپنے طریقہ سے علاج کرتے رہے تو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کو جس سے آپ مخاطب تھے۔فرمایا کہ) قسط ھندی لے اور ورس لے اور اس بچے کی ناک میں چڑھا۔مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
شاید اس سے ذات الجنب (نمونیا) مراد ہے۔
ورس ایک قسم کا پودا جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے۔ہلدی ہندوستانی زعفران۔ممکن ہے کہ یہاں ہلدی مراد ہو اس لئے کہ ہلدی اس قسم کے دیسی علاج میں آج بھی مستعمل ہے۔

۲۸۱۹۰.....اے عورتوں کی جماعت! تمہارا ناس ہو اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن درپیش ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ہندی لے۔مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۱.....(عورتوں سے فرمایا کہ) اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن پیش آئے یا اس (کے بچے) کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ھندی لے اور اس کو پانی کے ساتھ رگڑے پھر اس کی ناک میں چڑھائے۔
مستدرک حاکم سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۲.....اپنے بچوں کے گلوں کو نہ جلاؤ (بلکہ) اپنے اوپر قسط ھندی کو لازم کر لو اور ورس کو پس اس دوا کو بچہ کی ناک میں چڑھاؤ (یہ بھی عورتوں سے فرمایا۔مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۳.....کس وجہ سے اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو؟ تم میں سے ہر کسی کو کافی ہے کہ قسط ھندی لے پھر اس کو پانی میں سات بار رگڑے

پھر بچہ کے حلق میں پہنچائے (مسند احمد. مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کی ناک کے دونوں نتھنوں سے خون ابل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہوا گھر والوں نے کہا کہ اس کو گلے کی تکلیف ہے آپ فرمانے لگے (آگے اوپر والا ارشاد ذکر کیا)

۲۸۱۹۴...... کیوں اپنے بچوں کو (کپڑے کی) اس بتی سے نشتر لگائی ہو؟ اپنے اوپر اس عود ھندی کو لازم کرلو بیشک اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے جن میں سے ذات الجنب (نمونیہ) ہے گلے کی دکھن مین یہ ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کنارہ فم (بانچھ) سے حلق میں پہنچائی جاتی ہے (مسند احمد. بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن حبان، عن ام قیس رضی اللہ عنہ بنت محصن) راویہ حدیث یعنی ام قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اپنے ایک بیٹے کو لے کر اور میں نے گلے پھول جانے کی وجہ سے اس (کے متاثرہ حصہ) کو مسلا تھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا (جو ابھی گذرا)۔

محدث عبدالرزاق نے اس حدیث کو منہا ذات الجنب (اوران سات میں سے ذات الجنب (نمونیہ) ہے تک نقل کیا ہے زہری کہتے ہیں کہ (روایت کا ٹکڑا) **یسعط للعذة ویلد من ذات الجنب** (گلے کی دکھن میں ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں کنارہ فم سے حلق میں پہنچائی جاتی ہے) مدرج ہے یعنی راوی کا اضافہ ہی منجملہ کلام رسول نہیں۔

یا یہ ترجمہ کیا جائے: ''اس کے دونتھنے خون چھوڑ رہے تھے۔''

التمر ...... کھجور

۲۸۱۹۵...... کھجور کھانا درد قولنج سے امان ہے (ذریعہ حفاظت ہے)۔ابونعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۶...... تمہاری کھجوروں میں بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو لے جاتی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔

الرویانی، ابن عدی، شعب الایمان بیھقی ضیاء عن بریرة رضی اللہ عنہ عقیلی، طبرانی فی الاوسط ابن السنی ابونعیم فی الطب مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ طبرانی فی الاوسط مستدرک حاکم ابونعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ الالحاظ ۲۸۵ التعقبات ۳۱

۱۔مستدرک حاکم کی تلخیص میں علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر بتایا ہے۔

۲۸۱۹۷...... کھجوریں نہار منہ کھاؤ پس بے شک یہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے قاتل ہے۔

ابو بکر فی الغیلانیات. فر دوس للدیلمی عن ابن عباس، الا سرار المر فو عہ ۱۹ اسنی المطالب ۱۱۰۶

۲۸۱۹۸...... کچی کھجور کو تیار کھجور کے ساتھ ملا کر کھا (اور) بالی کو تازہ کے ساتھ کھاؤ اس لئے کہ شیطان جب اس کو دیکھتا ہے تو غصہ (افسوس) کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم زندہ ہے حتیٰ کہ باسی کو تازہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

تر مذی ابن ماجہ، مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ، ترتیب المو ضوعات ۷۸۷ ضعیف ابن ماجہ ۷۲۳

۲۸۱۹۹...... تحقیق تو ایک مریض القلب آدمی ہے (لہٰذا) حارث بن کلدہ کے پاس جو بنو ثقیف کا ایک فرد ہے جا پس وہ علاج کرنے والا شخص ہے سو مناسب یہ ہے کہ وہ مدینہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی سات عجوہ کھجوریں لے اور انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے پھر کنارہ فم (باچھ) کے راستے گھر والے تیرے تجھے کھلا دیں۔ابوداؤد عن سعد رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۳

۲۸۲۰۰...... بے شک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات) کے بالائی مضافات کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے اور یقیناً وہ صبح دم تریاق ہیں (یعنی علی الصبح کھانا علاج زہر ہے)۔مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۔یہ ترجمہ عوالی کا ہے نجد سے ملتا ہوا مدینہ منورہ کا بالائی حصہ عوالی کہلاتا ہے عوالی کا بعد تین سے آٹھ میل کے درمیان ہے۔اور نچلا حصہ وہ ہے جو

مہ سے ملتا ہوا ہے۔

۲۸۲۰۱......عجوہ کھجور جنت کی ہے (یعنی جنت کا خصوصی پھل ہے) اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنبی من سے ہے (جس کا قرآن کریم میں قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں تذکرہ ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسندا حمد ترمذی ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه مسند احمد نسائی ابن ماجه عن ابی سعید. وعن جابر رضی الله عنه

۲۸۲۰۲......عجوہ جنت کی (کھجور) ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنبی من میں سے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عربی مینڈھا جو سیاہ ہو عرق النساء کا علاج ہے اس کا گوشت کھایا جائے اور شوربا تھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۳۸۵۰

۲۸۲۰۳......مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بالائی حصہ کی عجوہ کھجور میں علی الصبح نہار منہ ہر سحر سے شفا ہے یا فرمایا کہ ہر قسم کے زہر سے شفا ہے۔ مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۲۰۴......جس نے روزانہ صبح سات عدد عجوہ کھجوریں اس کو اس دن زہر یا سحر اثر نہیں کرے گا۔

مسند احمد بخاری مسلم، ابوداؤد عن سعد بن وقاص رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۰۲۰۵......جس نے مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے دونوں جانبوں کی عجوہ کھجوریں نہار منہ کھائیں اس کو اس دن زہر اثر کرے گا نہ سحر اور اگر شام کے وقت کھائے تو صبح تک اثر نہیں کرے گا۔ مسند احمد عن عامر بن سعد عن ابیه رضی الله عنه

۲۸۲۰۶......(آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا) کیا تو کھجور کھا رہا ہے حالانکہ تجھے آشوب چشم ہے۔ معجم طبرانی کبیر عن صهیب رضی الله عنه

۲۸۲۰۷......اے علی! اس نوع سے لے اس لئے کہ یہ تیرے زیادہ موافق ہے۔ ترمذی عن ام المنذر

اللبن......دودھ

۲۸۲۰۸......گائے کے دودھ سے علاج کر پس بے شک میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس میں شفا ڈالتا ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کو کھاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۲۰۹......گائے کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔ طبرانی کبیر عن ملیکه بنت عمرو

حدیث میں بقر کا لفظ وارد ہے امکان ہے کہ عجل اس میں داخل نہ ہو (ایسے ہی بے بیاہی بچھیا بھی جیسا کہ لبن اور سمن سے اشارہ ملتا ہے)۔

۲۸۲۱۰......گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ دوا ہے اور اس کے گھی کو بھی اس لئے کہ وہ شفا ہے۔ اور اس کے گوشت سے پرہیز کرو اس لئے کہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ ابن السنی ابونعیم مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی الله عنه، السنی المطالب ۹۰۹

۲۸۲۱۱......تمہیں گائے کا دودھ ضروری ہے پس بے شک وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کے گوشت بیماری ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن صهیب رضی الله عنه

۲۸۲۱۲......تم پر گائے کا دودھ لازم ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ ابن عساکر عن طارق بن شهاب

۲۸۲۱۳......بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفاء کا سبب بھی اتارا ہے پس گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ ہر درخت کو کھاتی ہے۔ مسند احمد عن طارق بن شهاب

۲۸۲۱۴......بے شک اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو نہیں اتارا بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا ہو بجز بڑھاپے کے۔ پس منجملہ ان علاجوں کے گائے

کے دودھ کو لازم پکڑ لو پس بے شک وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے۔مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۵......گائے کے دودھ کو لازم کرلو اسلئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۱۶......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۷......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا رکھی (یعنی زمین میں) سوائے موت اور بڑھاپے کے پس گائے کے دودھ کو ضروری قرار دو اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کے پتے کھاتی ہے۔ابو دؤاد طیالسی ابو نعیم فی الطب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۸......گائے کے دودھ کو لازم کرلو اور اس کے گھی کو بھی اور اس کے گوشت سے بچو اس لئے کہ اس کا دودھ اور گھی شفا ہیں اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ التذکرہ ۱۳۸ التمیز ۱۰۹

اس روایت کی تصحیح میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۸۲۱۹......اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں تمہارے فساد معدہ (یعنی بدہضمی و اسہال جس کو ذرب کہتے ہیں) کا علاج ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن معمر بلاغا

التطبب......بغیر علم، بغیر جانے علاج کرنا

۲۸۲۲۰......جس نے علاج کیا اور اس کی طبابت (لوگوں میں) معلوم نہیں ہے (یعنی تصدیق نہیں ہے) تو وہ ضامن ہے۔

مستدرک حاکم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۱......جس نے علاج کیا اور اس کا طبیب ہونا اس کے قبل معلوم نہیں تو وہ ضامن ہے۔

ابو داؤد بیھقی ابن ماجہ مستدرک حاکم عن عمر و بن شعیب عن امیہ عن جدہ

۲۸۲۲۲......جس نے علاج کیا اور وہ طب میں معروف نہیں پھر نقصان کیا جان کا یا اس سے کم کا تو وہ ضامن ہے۔

کامل ابن عدی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیھقی عن عمر و بن شعب عن ابیہ عن جدہ

دواعرق النساء

۲۸۲۲۳......دردعرق النساء کا علاج دیہی بکری (بھیڑ) کی چکتی ہے اس کو پگھلایا جائے پھر تین حصے کیے جائیں اور نہار منہ روزانہ ایک حصہ پیا جائے۔مسند احمد مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۲۴......جس نے کوئی مینڈھا خریدا یا اس کو ھدیہ میں ملا تو اس کو چاہئے کہ تین حصوں میں کھائے۔پس روزانہ نہار منہ ایک حصہ کھائے اگر چاہے تو اس کو (پانی میں) جوش دے اور اگر چاہے تو یونہی کھالے۔مراد اس سے مینڈھے کی چکتی ہے جس سے عرق النساء کا علاج کیا

جا تا ہے۔معجم کبیر طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۵......عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے اور وہ نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرے پھر اس کو پگھلائے اور خوب اچھی طرح پگھلائے اور تین حصے کرے پھر عرق النساء کے لئے روزانہ نہار منہ ایک حصہ پی جائے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۶......عرق النساء کی تکلیف میں عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے جو چھوٹی ہو نہ بڑی ہو۔مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۷......انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا انڈے کھانے کا۔بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بیہقی

کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن الربیع سے نقل کرنے میں ابن الازہر السلیطی منفرد ہیں۔التنزیہ ۲۵۲ الفوائد مجموعۃ ۱۱ ۵

الحمی......بخار

۲۸۲۲۸......جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈلوائے تین رات بوقت سحری۔المعلۃ ۲۵ نسائی ابی یعلیٰ مستدرک حاکم ضیاء مقدسی عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲......بخاری جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس تم ٹھنڈے پانی کے ذریعہ اس کو اپنے سے ہٹاؤ (دھونکنی چمڑے وغیرہ کی بنی ہوئی وہ نالی ہے جس میں پھونک مار کر یا اس کو پھلا اور دبا کر آگ کو ہوا دی جاتی ہے تا کہ وہ دہک جائے)۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۰......بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم ٹھنڈا کر واس کو پانی سے۔مسند احمد بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مسند احمد بخاری مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مسند احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بخاری مسلم ترمذیء ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۱......بخار جہنم کی دھونکنی سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی کے ذریعہ ہٹاؤ۔ابو داؤد طیالسی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۲......ام ملدم (یعنی بخار) گوشت کھاتا ہے اور خون پیتا ہے اس کی سردی اور گرمی (دونوں) جہنم سے ہیں۔

معجم کبیر طبرانی عن شعیب بن سعد رضی اللہ عنہ السنی المطالب ۲۸۸ ضعیف الجامع ۱۲۸۳

۲۸۲۳۳......جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو (جان لے کہ) بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی کے ساتھ اس کو اپنے سے بجھادے پس جاری نہر میں ٹھنڈ حاصل کرنی چاہئے اور چاہئے کہ اس کے آنے کے رخ کی طرف منہ کرے اور کہے"**بسم اللّٰہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک**"(یہ کام) صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل (کرے) اور اس میں تین روز تین بار غوطہ لگائے۔پس اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن اور اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو نو دن (ایسا کرے) پس اللہ کے حکم سے وہ قریب نہیں کہ نو سے تجاوز کرے۔مسند احمد ترمذی، ضیاء، عن ثوبان رضی اللہ عنہ، ضعیف الترمذی ۳۶۶ ضعیف الجامع ۳۸۵

۲۸۲۳۴......مجھ پر (پانی کے) سات مشکیزے جن کی گرہیں نہ کھولی گئی ہوں بہاؤ شاید کہ میں لوگوں سے (کچھ) کہہ سکوں۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۲۳۵......بخاری کھاتا ہے اور پیتا ہے پس اس کی خوراک لوگوں کے گوشت ہیں اور پینے کی چیز ان کے خون ہیں۔

دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۶...... بے شک بخار کی سختی جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (اور ایک متن حدیث میں ہے (کہ) زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۷...... بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور متن کی ایک عبارت (یہ ہے کہ) اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مالک شافعی، احمد بخاری مسلم ابن ماجہ نسائی ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ احمد بخاری مسلم ابن ماجہ،ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا احمد وعبد بن حمید، احمد، مسلم ،ترمذی ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ، احمد، ابن قانع، بغوی، عن ابی بشر الحارث بن حزمۃ الا نصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۸...... بخار آگ کا ٹکڑا ہے پس تم خود سے اس کی گرمی پانی کے ذریعہ اتارو۔

ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۱۵، طبرانی کبیر عقیلی مستدرک عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۹...... بخار جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس سرد پانی سے اس کو اپنے سے ہٹاؤ۔

ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۰...... بخار جہنم کے ابال سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی سے سرد کرو۔طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱...... اے انس! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور یہ آگ کا ٹکڑا ہے پس جب یہ تمہیں اپنی گرفت میں لے تو تم اس کے لئے مشکیزوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دو نمازوں (یعنی) مغرب وعشاء کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔

طبرانی کبیر. عن عبداللہ او عبد الرحمن بن رافع رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۲...... پانی کو مشکیزوں میں سرد کرو پھر فجر کی اذان واقامت کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔ یہ بات آپ ﷺ نے بخار زدہ لوگوں کے لئے فرمائی۔بغوی عن بعض الصحابۃ رضی اللہ عنہ عنہم

۲۸۲۴۳...... جو آدمی بھی بخار میں مبتلا ہو پھر تین روز لگاتار غسل کرے اور ہر غسل کے وقت (یعنی غسل کرتے ہی) یہ کلمات کہے۔

بسم اللہ اللھم انی انما اغتسلت التماس شفا ئک وتصدیق نبیک

تو وہ بخار اس سے ہٹا ہی دیا جائے گا۔ابن ابی شیبہ عن مکحول الوضع فی الحدیث ۳۱۹

متفرق دوائیں

۲۸۲۴۴...... تلبینہ مریض کے دل کو تازگی بخشنے والا ہے (اور) پریشانی کو کم کرتا ہے۔احمد بخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۴۵...... اچھی نہ لگنے والی فائدہ بخش چیز تلبینہ کو لازم کرو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک وہ البتہ تمہارے ایک فرد کے پیٹ کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرہ سے میل کچیل پانی سے دھو دیتا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۵ ضعیف الجامع ۳۸۵۵

۲۸۲۴۶...... تلبینہ میں ہر مرض سے شفاء ہے۔حارث عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۵

۲۸۲۴۷...... ہر بیماری کی جڑ برد ہے۔عقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عقیلی نے اس راویت کو منکر کہا۔

البرد، اس کا ترجمہ۔سردی۔نیند (مصباح) اور زکام (القاموس الوحید) سے کیا گیا ہے اور اگر یہ کثرۃ کے معنی میں ہے تو اس کا ترجمہ بدہضمی ہے جیسا کہ حدیث (۲۸۰۶۵ میں ہے۔ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کے ہم معنی ہے۔واللہ اعلم۔

۲۸۲۴۸...... معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی طرف آرہی ہیں پس جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور جب معدہ بیمار ہوگا تو

رگیں بیماری لے کرلوٹیں گی۔طبرانی معجم اوسط، عقیلی، ابن السنی ابونعیم فی الطب شعب الایمان بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
بیہقی نے اس کوضعیف قرار دیا ہے اور عقیلی نے کہا کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ذھبی نے منکر کہا اور ابن الجوزی نے اس کوموضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۴۹......ہر بیماری کی جڑ بدہضمی ہے۔دارقطنی فی العلل عن انس رضی الله عنه، ابو نعیم فی الطب عن علی رضی الله عنه ابن السنی، ابونعیم تمام ابن عساکر عن ابن سعید رضی الله عنه

۲۸۲۵۰......دونوں ہاتھ پر ہیں اور پاؤں برید (یعنی سفر کر کے پیغام پہنچانے والے) ہیں اور تلی میں سانس ہیں۔
ابو داؤد فی الطب عن ابی هریرة رضی الله عنه

بسم الله الرحمن الرحیم
والصلوٰة والسلام علی سیدالا نبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابة اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین

الحبۃ السوداء......کلونجی

۲۸۲۵۱......کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے بجز موت کے۔ابونعیم فی الطب عن بریرة رضی الله عنه

۲۸۲۵۲......کلونجی کو لازم کرلو پس بے شک اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے اور سام موت ہے۔
ابن ماجه، عن ابن عمر رضی الله عنه ترمذی ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه مسند احمد عن عائشة رضی الله عنه

۲۸۲۵۳......کلونجی ہر بیماری کا علاج ہے مگر سام کا اور سام موت ہے۔ابن السنی فی الطب عبدالغنی فی الایضاح عن بریدة

۲۸۲۵۴......کلونجی میں علاوہ موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۲۵۵......بیشک اس کالے دانہ (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر یہ کہ موت ہو۔ابن ماجه عن عائشة رضی الله عنه

۲۸۲۵۶......بے شک جنت میرے سامنے لائی گئی پس اس میں جو کچھ تھا اس کی مثل میں نے (آج تک) نہیں دیکھا اور (اس میں سے) میرے سامنے انگور کا ایک گچھا آیا اور وہ مجھے اچھا لگا۔پس میں نے اس کی طرف رغبت کی تاکہ اس کو پکڑوں اور وہ مجھ سے آگے چلا گیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تمہارے بیچ میں اس کو گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کا میوہ کھاؤ اور بے شک حبۃ السوداء (کلونجی) علاوہ موت کے ہر بیماری کی دوا ہے۔
مسنداحمد، مسند ابو یعلیٰ سنن سعید بن منصور. عن عبد الله بن بریدة رضی الله عنه عن ابیه رضی الله عنه

الاترج والسفرجل......لیموں اور ناشپاتی

۲۸۲۵۷......لیموں کو لازم کرو (معمول بناؤ) پس بے شک یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔مسند فردوس عن عبد الرحمن بن دلهم
یہ روایت مفصل ہے۔

۲۸۲۵۸......بہی کھاؤ پس بے شک وہ دل سے غم دور کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (بوجھ) ختم کرتا ہے۔
ابن السنی ابونعیم عن جابر رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۴۲۰۵

۲۸۲۵۹.....بہی کھاؤ نہار منہ سوءِ سینہ کی گرمی کو دور کتا ہے۔ابن السني ابونعيم مسند فروس عن انس رضى الله عنه
۲۸۲۶۰.....بہی کھاؤ تحقیق وہ دل کو تسکین بخشتا ہے اور قلب کو شجاع بناتا ہے اور بچوں کو خوبصورت بناتا ہے۔
فردوس عن عوف بن مالك رضى الله عنه
۲۸۲۶۱.....بہی کھانا دل کے ثقل کو دور کرتا ہے(قالی نے اپنی امالی میں روایت کیا انس رضی اللہ عنہ سے)

الاکمال

۲۸۲۶۲.....اے ابو محمد! اس کو لو بے شک یہ دل کو قوت دیتا ہے اور جی کو بھلا کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (شاید اس سے مراد غباوت ہے) کو دور کرتا ہے یہ روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں بہی (ناشپاتی) تھا چنانچہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔طبرانی كبير،مستدرك حاكم سعيد بن منصور عن طلحه رضى الله عنه
۲۸۲۶۳.....اے طلحہ! اس کو لے لو اس لیے کہ یہ دل کو سکون پہنچاتا ہے۔طبرانی في الكبير عن طلحه رضى الله عنه
۲۸۲۶۴.....یہ سینہ کے ثقل کو ختم کرتا ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے مراد آپ ﷺ کی سفرجل تھی۔
طبرانى كبير عن طلحه رضى الله عنه ابن عباس رضى الله عنه

الزبيب.....کشمش

۲۸۲۶۵.....کشمش کو لازم کرلو.....اس لیے کہ یہ صفرا کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے تھکن کو ہٹاتی ہے اخلاق (مزاج) کو بہتر کرتی ہے.جی کو بھلا کرتی ہے اور فکر کو زائل کرتی ہے۔رواه ابو نعيم عن على رضى الله عنه

الاکمال

۲۸۲۶۶.....کیا خوب کھانا ہے کشمش (کہ) پٹھوں کو قوت دیتی ہے اور درد کو ختم کرتی ہے اور منہ کی بو کو خوشبو بناتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے(روایت کیا ابونعیم نے اور ابن السنی نے طب میں اور خطیب نے تلخیص میں اور دیلمی اور ابن عساکر نے سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد ابن ابی ھند الداری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ زیاد عن ابی ھند کی سند سے)۔
۲۸۲۶۷.....سنا اور شہد کو لازم کرلو اس لئے کہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔
ابن ماجه، مستدرك عن ابى ابن ام حرام
۲۸۲۶۸.....آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا) تو کس چیز کا مسہل لیتی ہے؟ کہا شبرم کا آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے کھینچے والا ہے مروڑ پیدا کرنے والا۔(راویہ حدیث کہتی ہیں کہ پھر یعنی یہ سن کر) میں نے سنا کا مسہل لیا اگر تحقیق کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔
احمد ترمذى ابن ماجه مستدرك بروايت اسماء بنت عميس

ا۔یہ سنوت کا ترجمہ ہے جو حاشیہ میں نہایہ کے حوالہ سے مذکور ہے اور القاموس الوحید میں زیرہ اور پنیر کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

۲۸۲۶۹.....تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے (ایک سنا اور ایک شہد)۔
نسائى بروايت انس رضى الله عنه

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۷۰..... سنا اور شہد میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ابن عساکر بروایت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۱..... سنا اور شہد کو لازم پکڑو پس البتہ ان دونوں میں علاوہ سام کے ہر بیماری سے شفا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یا رسول اللہ! اور سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

ابن ماجہ، حکم، فی لکنی ابن مندہ طبرانی کبیر مستدرک ابن السنی ابونعیم فی الطب بیھقی ابن عساکر بروایت ابو ابی ابن ام حرام

ابن مندہ نے کہا کہ یہ روایت غریب ہے۔

۲۸۲۷۲..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے سنا اور شہد۔محمد نے کہا کہ اور تیسری چیز مجھ سے فراموش ہوگئی۔

نسائی، سموبہ سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۳..... اگر کوئی چیز موت سے شفا بخشش ہوتی تو سنا موت سے شفا بخش ہوتی۔

احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم ابوداؤد بیھقی فی شعب الایمان بروایت اسماء بنت عمیس

یعنی اگر کسی چیز کا موت کو ٹال دینا طے ہوتا تو وہ سنا کی صورت میں ہوتا۔

یہ روایت ۲۸۲۶۸ ۲۷ پر گذری ہے اور وہاں کا حوالہ زیادہ معتبر ہے اس لئے کہ صحیحین میں اسماء کی یہ حدیث نہیں ہے۔تحفۃ الاحوذی

۲۸۲۷۴..... کیا ہے تجھے اور شبرم کو (یعنی اس کا استعمال کس لئے ہے) بے شک وہ گرم ہے مروڑ کرنے والا ہے۔لازم پکڑو سنا اور شہد کو۔

طبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

الدباء والعدس.....کدو اور دال

۲۸۲۷۵..... کدو کو لازم کرلو بے شک یہ دماغ کو بڑھاتا ہے اور تم پر دال لازمی ہے اس لیے کہ بے شک وہ ستر انبیاء کی زبان سے مقدس (یعنی عیب سے دور) قرار دی گئی ہے۔طبرانی بروایت واثلہ

۲۸۲۷۶..... کدو کو لازم کرلو اس لیے کہ وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو (یعنی اس کی قوت فکریہ کو) بڑھاتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی بروایت عطا مرسلا

۲۲۸۲۷۷..... کدو دماغ میں اضافہ کرتا ہے اور عقل کو بڑھاتا ہے۔مسند فروس بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۷۸..... کدو دماغ کو بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۹..... نفاس والی عورت کے لئے میرے پاس تازہ کھجوروں جیسی اور (عام) بیمار کے لئے شہد جیسی کوئی چیز نہیں۔

ابوالشیخ وابونعیم فی الطب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

التین انجیر کا ذکر......اکمال میں سے

۲۸۲۸۰...... انجیر کھاؤ پس اگر میں کہوں کہ جنت سے کوئی میوہ اترا ہے تو میں کہوں گا کہ وہ یہ ہے اس لئے کہ جنت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے پس اس کو کھاؤ اس لئے کہ یہ بواسیر کو قطع کرتی ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ ابن السنی. ابو نعیم. دیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

متفرق اشیاء

۲۸۲۸۱...... لکڑی کا معمول بنالو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے ہر بیماری ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۲...... مہندی کو لازم کرلو اس لئے کہ یہ تمہارے سروں کو روشن کرتی ہے اور دلوں کو پاکیزگی بخشتی ہے اور جماع میں اضافہ کرتی ہے۔ (یعنی اس کی قوت میں) اور یہ قبر میں شاہد ہے (گواہ۔ موجود)۔ ابن عساکر بروایت واثلہ

۲۸۲۸۳...... ھلیلہ سیاہ کو لازم کرلو اس کو پیو اس لئے کہ یہ جنت کے پودوں میں سے ہے اس کا ذائقہ تلخ ہے اور یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک براویت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۴...... کاسنی کو لازم کرلو پس کوئی دن ایسا نہیں کہ اس پر جنت کے قطروں میں سے ایک قطرہ نہ ٹپکتا ہو۔

ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۵...... جنگلی (صحرائی) اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ لازم کرلو۔ ابن السنی وابونعیم بروایت صھیب رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۶...... اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان لوگوں کے فساد معدہ کے لئے شفا ہے۔ ابن السنی ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۷...... کھانا کھانے سے پہلے خربوزہ کھانا پیٹ کو خوب صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کردیتا ہے (ابن عساکر بروایت بعض ہمسرگان یہ بدرگوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ابن عساکر کہتے ہیں کہ سند اس روایت کی درست نہیں۔

۲۸۲۸۸...... بطیخ (خربوزہ) میں دس باتیں (فائدے کی) ہیں یہ کھانا ہے اور مشروب ہے خوشبو ہے میوہ (پھل) ہے اسنان ہے (جس سے صابون کا کام لیا جاتا ہے) پیٹ کو دھو دیتا ہے اور پشت کے پانی کو بڑھاتا ہے (قوت) جماع میں اضافہ کرتا ہے اور پیٹ کی ٹھنڈ کو قطع کرتا ہے اور جلد کو صاف کرتا ہے۔ (رافعی فروس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوعمر ونوفانی نے کتاب البطخ میں موقوفا علی ابن عباس روایت کیا)

۲۹۲۸۹...... رات کا کھانا کھاؤ اگرچہ خشک ناکارہ کھجوروں کی ایک مٹھی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۹۰...... رات کا کھانا ترک نہ کرو ایک مٹھی کھجور (ہو تو بھی) نہ ترک کرو پس اس کا چھوڑنا بڑھاپا لے آتا ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۸۲۹۱...... رات کو کھانا بچاؤ ہے۔ ابو بکر بن داؤد فی جزء من حدیثہ فردوس عن ابی الدرداء

اس کا ترجمہ خربوزہ اور تربوز دونوں ہیں یہاں کیا مراد ہے؟ غالبا تربوز ہے اس لئے کہ مشروب ہونا اس میں پایا جاتا ہے۔ جو بروایت ابوحاتم قابل احتجاج نہیں ہے۔

۲۸۲۹۲...... دنیا اور آخرت میں بہترین مشروب پانی ہے (اللھم ارزقناہ)۔ ابونعیم فی الطب عن بریدہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۳...... بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ پیلو اور ببول ہے (ابن قتیبہ نے غریب الحدیث میں ابن عباس

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

صبح کا بہترین کھانا

۲۸۲۹۴...... صبح کا بہترین کھانا سویرے کے وقت کا ہے اور عمدہ (پاکیزہ) کھانا اول دن کا ہے۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۵...... زیتون کا تیل لازم کرو اس کو کھاؤ اور مالش کرو پس یہ بواسیر میں نافع ہے۔ ابن السنی عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۶...... اس بابرکت پودے کو یعنی زیتون کے روغن کو لازم کرو اس سے علاج کرو

طبرانی کبیر، ابونعیم، عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۷...... زیتون کو کھاؤ اور اس کو (جسم یا سر پر) لگاؤ اس لئے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی بروایت عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی مستدرک بروایت ابی اسیر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۸...... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ابن ماجہ مستدرک بروایت ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۹...... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جذام ہے۔ ابونعیم فی الطب بروایت ابوھریرة

۲۸۳۰۰...... حمام سے نکل کر دونوں قدموں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا دردسر سے بچاؤ ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۱...... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور وہ زہریلے کو آگے رکھتی ہے اور شفا والے کو پیچھے رکھتی ہے۔ مسند احمد نسائی مستدرک عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۲...... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے سو مناسب ہے کہ اس کو پوری کو غوطہ دیدے پھر باہر نکال لے۔

ابوداؤد ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

اگر شربت میں مکھی گر جائے

۲۸۳۰۳...... جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ بخاری ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۰۳۴...... مکھی میں اس کا ایک پر بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ برتن میں گر جائے تو اس کو اندر کر دو (ڈبو دو) پس اس کی شفا اس کی بیماری کو ختم کر دے گی۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۵...... مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دو (کھانے میں) اس لئے کہ وہ زہر کو آگے کرتی ہے اور شفا کو پیچھے کرتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۹۳۰۶...... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا لہسن کو کچا کھا پس اگر میں ملک (اللہ) سے مناجات نہ کیا کرتا تو اس کو کھاتا۔

حلیہ ابونعیم، وابوبکر فی الغیلانیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۷...... انجیر کھاؤ! پس اگر میں کہتا کہ جنت سے کوئی پھل نازل ہوا ہے تو کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ اور تحقیق وہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ ابن السنی ابونعیم فردوس عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۸...... کھنبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد بخاری مسلم نسائی عن سعید رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی

الله عنه وجابر رضی الله عنه ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی الله عنه وعن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۰۹......کھنمی من سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ ابونعیم اعن ابی سعید رضی الله عنه

۲۸۳۱۰......کھنمی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسلم ابن ماجه، عن سعید بن زید رضی الله عنه

۲۸۳۱۱......تروتازہ کھنمی کو اپنے اوپر لازم کرو اس لئے کہ یہ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن صهیب رضی الله عنه

۲۸۳۱۲......داغ کا بدل تکمید ہے (پھایا گرم کر کے درد کی جگہ پر لگانا جب ٹھنڈا ہو جائے تو دوسرا رکھنا)۔

۲۸۳۱۳......تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں سبزہ کو دیکھنا اور بہتے پانی کو دیکھنا اور بھلی صورت کو دیکھنا۔

مستدرک فی التاریخ بروایت علی رضی الله عنه وابن عمر رضی الله عنه ابونعیم فی الطب بروایت عائشه رضی الله عنها، خرائطی فی اعتلال القلوب بروایت ابوسعید رضی الله عنه

۲۸۳۱۴......تین چیزیں نگاہ کی قوت بڑھاتی ہیں اثمد کا سرمہ لگانا سبزہ کی طرف دیکھنا اور صورت زیبا کو دیکھنا۔

فوائد ابی الحسن العراقی بروایت بریده رضی الله عنه

۲۸۳۱۵......اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ترمذی، ابن ماجه مستدرک عن عقبة بن عامر رضی الله عنه، اسنی المطالب ۱۶۹۲ تحذیر المسلمین ۱۶۴

۲۸۳۱۶......اپنے گھروں کو شیح (ایک بوٹی) اندرائن اور پودینہ کی دھونی دو۔

بیهقی فی شعب الایمان عن عبدالله بن جعفر عن ابان بن صالح انس رضی الله عنه

۲۸۳۱۷......اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کی دھونی دو۔ شعب الایمان بیهقی عن عبدالله بن جعفر.
یہ روایت معضل ہے۔

دوسری فصل......ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفنا کی سے متنبہ کرنے میں

۲۸۳۱۸......جس نے حرام سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (کے علاج) میں شفا نہیں رکھی۔ ابونعیم افی الطب عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۳۱۹......بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔ طبرانی عن سلمة رضی الله عنها

۲۸۳۲۰......رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرک عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۳۲۱......آپ ﷺ نے داغ لگوا کر علاج کرنے سے منع فرمایا۔ طبرانی کبیر عن سعد انطوی ترمذی مستدرک عن عمران

۲۸۳۲۲......تحقیق آگ کسی کو شفا نہیں پہنچاتی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمة بن الاکوع، ضعیف الجامع

۲۸۳۲۳......میں داغ سے روکتا ہوں اور گرم پانی کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عن سعد انطفری

۲۸۳۲۴......بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاریں اور ہر بیماری کے لئے دوا پید کی پس دوا کرو اور حرام سے نہ کرو۔

ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۸۳۲۵......بے شک یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے یعنی خمر (شراب)۔ حمد مسلم ابن ماجه ابوداؤد عن طارق بن سوید رضی الله عنه

۲۸۳۲۶......بے شک یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے یعنی خمر شراب۔ ترمذی عن وائل ابن حجر رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۳۲۷...... بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کردی۔

ابویعلی، طبرانی کبیر، بیهقی عن ام سلمة رضی الله عنها، مستدرک حاکم بیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه موقوفاً

۲۸۳۲۸...... جس کو کوئی بیماری لگ جائے مختلف بیماریوں میں سے تو ہرگز کسی ایسی چیز کی طرف گھبرا کر نہ لپکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کردی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں جو اس نے (خود) حرام فرمادی شفا نہیں رکھی۔

المجذوم......جذام کی بیماری والا

جذام کوڑھ کے مرض کو کہتے ہیں جس میں اعضاءِ جسم گل سڑ کر گرنے لگتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۲۸۳۲۹...... مجذوم سے اس حال میں بات کر کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں جتنا فاصلہ ہو۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن عبدالله بن ابی اوفی

۲۸۳۳۰...... مجذوم لوگوں کو تیز نظروں سے (یعنی گھور کر) نہ دیکھو۔ ابوداؤد طیالسی بیهقی عن ابن عباس

۲۸۳۳۱...... مجذوم سے ایسے ڈرو جیسے کہ شیر سے بچا جاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۳۳۲...... جذام والے سے پرہیز کر جیسے درندے سے کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں جا اترے تو تم کسی اور وادی میں اترو۔

ابن سعد عن عبدالله بن جعفر

۲۸۳۳۳...... اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہ ہے یعنی جذام۔ ابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۳۳۴...... نہیں کوئی آدمی مگر اس کے سر میں جذام کی ایک رگ ہے جو جوش سے پھڑکتی ہے پس جب وہ جوش مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے ہیں سو اس کا علاج نہ کرو (یعنی اس زکام کا)۔ مستدرک عن ام المؤمنین عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۸۳۳۵...... ناک میں بال کا اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔ ابویعلی طبرانی اوسط عن ام المومنین عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۳۶...... جذام میں یہ بات مفید ہے کہ تو روزانہ سات دن تک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے۔

فائدہ:...... ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ اس روایت کو اس سند سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن عبدالرحمان طفاوی کے پاس ایسی غریب اور منفرد روایات ہیں جو قابل برداشت ہیں اور میں نے اس روایت میں متقدمین کا کلام نہیں دیکھا (انتہیٰ) اور ابن معین نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ "صالح ہے" اور حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے کبھی کبھی وھم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن عدی ابونعیم فی الطب

۲۸۳۳۷...... کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس میں جذام کی کوئی نس نہ ہو سو جب وہ نس حرکت میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کو تھما دیتا ہے۔ دیلمی عن جریر رضی الله عنه

۲۸۳۳۸...... واپس جا پس ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے (یہ حدیث عمرو بن شدید کے آل سے) ایک شخص سے مروی ہے جس کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ماجه کتاب الطب باب الجذام

ا۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے وفد ثقیف کے ایک مجذوم سے فرمایا۔

۲۸۳۳۹......مجذوم لوگوں کو دیر تک نہ دیکھتے رہو جب تم ان سے بات کرو تو مناسب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فصل ہو۔
احمد، ابویعلی، طبرانی، کبیر، ابن جریر عن فاطمه بنت الحسین رضی الله عنه عن ابیها ابن عسا کر عن فاطمه عن الحسین رضی الله عنه و ابن عباس رضی الله عنه

۲۸۳۴۰......مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۳۴۱......اے انس! فرش لپیٹ دے تاکہ وہ اس پر اپنے پیروں سے نہ چل پڑے (یہ حدیث خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی) کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک مجذوم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۸۳۴۲......کھا بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے بھروسہ پر اور اللہ کے سہارے پر (یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں اس کا ہاتھ رکھوایا یعنی شریک طعام کیا اور یہ ارشاد فرمایا یعنی بسم اللہ الخ۔

الفالج۔من الاکمال

فالج کا بیان اکمال میں سے

عبد بن حمید ابوداؤد ترمذی ابن ماجه ابن خزیمه ابن ابی عاصم ابن السنی ابن حبان مستدرک بیهقی سنن سعید بن منصور عن جابر ﷺ

۲۸۳۴۳......فالج قریب ہے کہ لوگوں میں پھیل جائے یہاں تک کہ وہ طاعون کی تمنا کرنے لگیں۔بغدادی عن انس رضی الله عنه

دوسرا باب......دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......اس کی جواز کے بارے میں

۲۸۳۴۴......جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تو درد محسوس کرتا ہے پھر یہ پڑھ:

بسم اللّٰہ اعوذ بعزة اللّٰہ وقدرته من شر ما اجد من وجعی هذا

ترجمہ......میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلہ سے اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اپنے اس درد سے پھر اٹھا اپنا ہاتھ اور اس عمل کو لوٹا طاق مرتبہ۔ترمذی مستدرک عن انس رضی الله عنه

۲۸۳۴۵......جب تم میں سے کوئی دیکھے اپنے آپ سے یا اپنے مملوک سے یا اپنے بھائی سے وہ چیز (یا حالت) جو اس کو اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق ہے۔ابویعلی طبرانی، مستدرک عن عامر بن ابیعه رضی الله عنه

۲۸۳۴۶......جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لئے کہ اللہ اکبر کہنا اس کو بجھا دیتا ہے۔
ابن السنی ابن عدی ابن عسا کر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۳۴۷......جب تم میں سے کوئی کسی تکلیف کو محسوس کرے تو اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں درد محسوس کرتا ہے پھر سات بار کہے اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد. مسند احمد، طبرانی کبیر عن کعب بن مالک

۲۸۳۴۸......کاش کہ تم اس کے واسطے دم کرتے اس لئے کہ اس کو نظر ہے۔مسلم سنن کبریٰ لبیهقی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۸۳۴۹......اپنے دم مجھ پر پیش کرو جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ (اس کے الفاظ میں) شرک نہ ہو۔
مسلم ابوداؤد عن عوف بن مالک

۲۸۳۵۰......کیا تم نے اس کے لئے دم نہیں کیا پس تحقیق میری امت کی تہائی اموات نظر سے ہوتی ہیں۔حکیم ترمذی عن انس رضی الله عنه

۲۸۳۵۱......ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ دم کیا کر جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ ہو۔ مستدرک عن شفا بنت عبداللہ

۲۸۳۵۲......(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا (اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے) اس تکلیف کو چھوٹا کردے جو مجھ کو ہے۔

ابن السني عن بعض امهات المؤمنين

۲۸۳۵۳......آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جبریل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہوئی؟ میں نے کہاہاں، جبریل نے کہا کہہ:

بسم الله ارقيک من کل شيء يوذيک من شر کل نفس أوعين حاسد بسم الله ار قيک الله يشفيک

ترجمہ:......میں دم کرتا ہوں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر سے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے

مسندا حمد صحيح مسلم تر مذی ابن ماجه عن ابی سعيد رضی الله عنه مسند احمد، ابن حبان مستدرک عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۲۸۳۵۴......**اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاء ک لايغا در سقما.**

لے جا تکلیف کو اے لوگوں کے رب شفاعطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے نہیں کوئی شفا مگر تیری شفا نہیں چھوڑتی کسی تکلیف کو۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه مسند احمد ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۵۵......آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اكشف الباس رب الناس اله الناس

ترجمہ:......دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب لوگوں کے معبود۔ ابن ماجه عن راقع بن خديج رضی الله عنه

۲۸۳۵۶......**اكشف الباس رب الناس**

ابن جزير ابونعيم ابن عساكر عن ثابت بن قيس بن شما س ابو داؤد نسائی عن ثابت رضی الله عنه

۲۸۳۵۷......**اذهب الباس رب الناس ولايكشف الكرب غيرک**

دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب اور نہیں دور کرتا تکالیف کو کوئی بھی تیرے علاوہ۔ خرائطی عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۵۸......بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی اور وہ نہیں ہوئی ہے تمہارے دم سے۔

ابن سعد تاريخ بخاری طبرانی كبير عن جيلة بن الازرق

۲۸۳۵۹......کیا تو اس کو رقیۃ النملۃ (چیونٹیوں کا دم) نہیں سکھاتی؟ جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

مسند احمد ابو داؤد عن الشفائييت عبدالله رضی الله عنه

۲۸۳۶۰......کھا پس البتہ مری زندگی کی قسم جس شخص نے غلط دم پڑھ کر کھایا (تو وہ اس کا نصیب) البتہ تحقیق تو نے سچے دم کے ذریعہ سے کھایا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد مستدرک عن خارجه بن الصلت عن عمه علاقه بن صحار

۲۸۳۶۱......کیا ہے تمہارے اس بچہ کو کہ رو رہا ہے کیوں نہیں جھاڑ پھونک کروائی تم نے اس کے لئے نظر سے (بچاؤ کے لئے)۔

مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۶۲......ابوثابت کو حکم کرو کہ تعوذات پڑھے دم کرکے، جھاڑ پھونک کا عمل نہیں ہے مگر نظر بد میں یا بخار میں یا زہریلے جانور کے ڈسنے میں۔

احمد ابو داؤد عن سهل بن حنيف

۲۸۳۶۳......جو آدمی تم سے کسی تکلیف کی شکایت کرے یا اس کا بھائی س کے سامنے کسی تکلیف کا اظہار کرے تو چاہئے کہ وہ کہے:

ربنا الله الذی فی السماء. تقدس اسمک امرک فی السماء والارض كما رحمتک فی السماء والارض فاجعل رحمتک فی الارض اغفرلنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من

رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الو جع.
پس (یہ کلمات کہنے سے) وہ ٹھیک ہوجائے گا۔
ترجمہ، دعا:...... ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے(اس کے بعد خطاب کی صورت میں بطریق مناجات کہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان میں ہے اور زمین میں ہے جب کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو ایسے ہی اپنی رحمت کو زمین میں بھی متوجہ کردے ہمارے قصور کو معاف فرما اور غلطیوں کو بھی تو پاکیزہ نفوس کا رب ہے اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفاؤں میں سے شفا نازل فرما اس درد پر۔ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۹ ضعیف الجامع ۵۴۳۲

۲۸۳۶۴...... (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کسی ڈسے ہوئے پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا بعوض بکریوں کے ایک ریوڑ کے جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کس نے بتایا کہ یہ دم ہے تم نے ٹھیک کیا، یہ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

احمد، بخاری مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۵...... دم نظر بد، یا بخار یا اس خون کے لئے ہی ہے جو رکتا نہ ہو۔

ابو داؤد مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۸ ضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۳۶۶...... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو جبریل نے مجھ پر پڑھا، یوں کہنا:
بسم اللّٰہ آرقیک اللّٰہ یشفیک من کل داء یا تیک من شر النفاثا ت فی العقد ومن شر حاسدٍ اذا حسد
یہ دم تین بار کیجیو۔
ترجمہ:...... میں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا بخشے ہر اس بیماری سے جو تیرے پاس آئے گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

ابن ماجہ، متدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۱۶۶

۲۸۳۶۷...... **اللھم رب الناس مذھب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما.**
(اس کا ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے)۔احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی نسائی عن انس

۲۸۳۶۸...... (آپ ﷺ نے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) حفصہ رضی اللہ عنہا کو رقیۃ النملہ سکھادے۔

ابو عبید عن ابی بکر بن سلیمان بن خثیمۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۹...... انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے پس جس کی موافقت ان کی لکیر سے ہوگی تو وہ ہے (صحت کو پہنچنے والا)۔

مسند احمد شیخین ترمذی عن معاویۃ بن الحکم

۲۸۳۷۰...... جو یہ کرسکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ نفع پہنچائے۔احمد شخین نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۱...... نہیں ہے کوئی دم مگر نظر بد سے یا بخار سے۔

مسلم ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ احمد شخین ابو داؤد ترمذی عن عمران عن ابی لیلیٰ

۲۸۳۷۲...... جب رہائش گاہ میں سانپ ظاہر ہو تو اس کو کہو:
انا نسئلک بعھد نوح و بعھد سلیمان بن داؤد ان لا توذینا
ترجمہ:...... ہم تجھ سے نوح اور سلیمان علیہما السلام کے عہد کے ساتھ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں نہ ستائے پس اگر وہ دوبارہ آئے تو اس کو مار ڈالو۔ترمذی عن ابی لیلیٰ، ضعیف الترمذی ۲۵۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۱۱

۲۸۳۷۳...... انگشت شہادت اپنی ڈاڑھ پر رکھ پھر یس پڑھ۔فردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۴...... اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس حصہ پر رکھو جو تکلیف کررہا ہے اور پڑھ بسم اللہ تین بار اور سات بار یہ کہہ **اعوذ باللّٰہ وقدرتہ من شر**

مااجد واحاذر (میں پناہ میں آتاہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کے شر سے جو میں پارہاہوں اور جس کا میں خوف کررہاہوں)۔

احمد مسلم ابن ماجه عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی الله عنه

۲۸۳۷۵......اپنا دایاں ہاتھ اس جگہ رکھ جس میں تجھے درد ہے پھر سات بار اس کو پھیر اور ہر دفعہ پھیرنے میں یہ کہہ اعوذ بعزة الله وقدرة من شر ما آجد. طبرانی کبیر مستدرک عن عثمان

۲۸۳۷۶......(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا ہاتھ اس پر رکھ (اور) تین بار پڑھ بسم اللّٰه اللهم اذهب عنی شر ما آجد بدعوة نبیک الطیب المبارک المکین عندک بسم الله (اللہ کے نام کے ساتھ۔اے اللہ دور فرما مجھ سے اس (تکلیف) کا شر جو میں پا رہی ہوں اپنے پاک نفس نبی کی دعا کے طفیل جو کہ تیرے دربار میں ذی مرتبہ ہے)(بسم اللہ)۔

خرائطی فی مکارم الد خلاق ابن عسا کر عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنها

۲۸۳۷۷......(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ اور کہہ:

اللّٰهم داونی بدوائک واشفنی بشفائک واغننی بفضلک عمن سواک واحذ رعنی ازاک

اے اللہ! علاج فرما میرا اپنی دوا سے اور شفا دے مجھ کو اپنی شفا سے اور مستغنی کردے مجھے اپنے ماسوا سے اور ہٹادے مجھ سے اپنی تکلیف۔

طبرانی عن میمونة بنت ابی عسیب رضی الله عنها

الاکمال

۲۸۳۷۸......جو یہ کرسکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو نفع پہنچانا چاہئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یارسول اللہ) آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تھا اور میں بچھو کا جھاڑا کرتا ہوں دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجه، ابن حبان مستدرک عن جابر رضی الله عنه

۲۸۳۷۹......جو آدمی اپنے بھائی کو نفع پہنچاسکتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ کرے (داڑھ کا درد)۔(خرائطی فی مکارم الد خلاق عن الحسن یہ روایت مرسل ہے)۔

۲۸۳۸۰...... اسکنی آیها الریح أسکنتک بالذی سکن له مافی السموت وما فی الارض وهو السمیع العلیم.

ٹھہر جا اے ہوا! میں نے ٹھہرایا تجھے اس ذات کے توسل سے جس کے لئے ٹھہر گئیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب جو زمین میں ہیں۔ایک آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے ڈاڑھ کے درد کی شکایت تو آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔رافعی عن ذکوان بن نوح

تعسیر الولادة......ولادت کی مشکل

۲۸۳۸۱......جب کسی عورت کو ولادت کی مشکل درپیش ہو تو کوئی صاف برتن لے اور اس پر لکھے کانهم یوم یرون مایو عدون آیت کے اخیر تک۔اور کانهم یوم یرونها لم یلبثوا آخر آیت تک۔اور لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی لباب آخر آیت تک۔پھر برتن کو دھویا جائے اور اس عورت کو بلادیا جائے اور پیٹ اور منہ پر چھینٹے دیے جائیں۔ابن السنی عن ابن عباس رضی الله عنهما، (تکمیل النفع ۲

العین من الاکمال......نظر بد کا ذکر

۲۸۳۸۲......جب تم میں سے کوئی اپنے نفس سے یا مال سے یا اپنے بھائی سے وہ دیکھے جو اسے (دیکھنے والے کو) اچھا لگے تو چاہئے کہ برکت کی

دعا کرے اس لئے کہ نظر (کی تاثیر) حق ہے (یعنی بارک اللہ کہہ دے)۔ابویعلی، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی مستدرک سنن سعید بن منصور عن عامر بن ربیعة مستدرک عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

اچھی چیز دیکھ کر ماشاءاللہ کہے

۲۸۳۸۳...... جو آدمی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو پسند آجائے اپنی ہو یا کسی اور کی تو چاہئے کہ یہ کہے ما شاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۴...... اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر (یعنی کسی سبب کے بغیر فیصلہ موت) کے بعد میری امت کے سب سے زیادہ مرنے والے نظر بد سے مرتے ہیں۔

دارقطنی بخاری فی التاریخ حکیم وسیمو یہ بزلو،ضیاء مقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۴۹۲

۲۸۳۸۵...... اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کے گھرانہ مال یا اولاد میں کوئی بھی نعمت ارزاں کرے اور وہ اس کو بھلی لگے پھر وہ اس کو دیکھ کر ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ کہہ دے تو موت آنے تک اللہ تعالیٰ اس حامل نعمت سے ہر آفت اٹھالیتے ہیں۔ابن صصری فی الامالی، عن انس رضی اللہ عنہ

یہ روایت حسن ہے۔

۲۸۳۸۶...... جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھتا ہے جو اس کو پسند آتی ہے اس کی ذات میں (مثلاً صحت وتندرستی) یا اس کے مال میں (مثلاً ترقی) تو کیا چیز مانع ہے اس کے لئے اس بات سے کہ اس پر برکت کا جملہ کہہ دے اس لیے کہ نظر حق ہے۔

ابن السنی، طبرانی عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۷...... کس بنا پر تم میں کوئی اپنے بھائی کو مارتا ہے جب اپنے بھائی سے (کوئی خیر) دیکھے تو اس کو برکت کی دعا دیدے۔

نسائی، ابن ماجہ، طبرانی عن ابی امامة بن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ طبرانی عن سھل بن حنیف

۲۸۳۸۸...... کیوں قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں نہ برکت بھیجی تو نے اس پر؟ بیشک نظر حق ہے۔اس کے لئے وضو کر) اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کر جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے وہ حال دیکھے جو اس کو پسند آرہا ہے تو برکت کا جملہ (دعائیہ) کہہ دے۔

مالک، دارقطنی، احمد، ابن حبان حاکم طبرانی، ابن ماجہ، ابوداؤد عن ابی امامة بن سھل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۸۹...... نظر اور بدنظر قریب ہیں کہ تقدیر سے آگے بڑھ جائیں پس اللہ کی پناہ مانگو بدنظری اور نظر سے۔دیلمی عن عبداللہ بن جراد

۲۸۳۹۰...... لاؤ میرے ان دونوں بچوں کو تاکہ میں ان دونوں کی پناہ کا سامان کروں اس کلمہ سے جس سے پناہ دلوائی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں اسماعیل واسحٰق کو (پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پڑھی):

اعوذ کما بکلمات اللّٰہ التامات من کل شیطن وھامة ومن کل عین لامة

میں تم دونوں کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے نام (مکمل) کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور زہریلی چیز سے اور لگ جانے والی نظر سے۔

ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ابن سعد طبرانی ابن عسا کر عن ابن مسعور رضی اللہ عنہ

۲۸۳۹۱...... کیا تم اس کے لئے نظر کا جھاڑ نہیں کرتے۔طبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۲۸۳۹۲...... اس کو نظر ہے پس اس کا جھاڑ اکرواؤ۔مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۸۳۹۳...... تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہے بیشک نظر حق ہے پس جو بھی کسی سے وہ چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے (اس کی ذات سے) یا اس کے مال سے تو اس پر برکت کا دعائیہ جملہ کہہ دے (بارک اللہ) اس لئے کہ نظر واقعی چیز ہے۔

ابن قانع عن سھل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۹۴......اس میں سات آدمیوں کی نظر ہے (رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں ایک دن آیا اور ہانڈی ابل رہی تھی مجھے چربی کا ایک ٹکڑا اچھا لگا میں نے اس کو لیا اور کھالیا پھر میں ایک سال تک بیمار رہا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ جو گذرا۔

بغوی طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

ا۔عین اور نفس یہاں ساتھ وارد ہیں ان کا فرق دیکھ لیا جائے۔وعلی الہ وصحبہ' اجمعین۔

۲۸۳۹۵......کہہ اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن برولا فاجر من شر ماذر أفی الارض ومن شر مایخرج منھا ومن شر مایعرج فی السمآء وما ینزل منھا ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن.

ترجمہ:......میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ان پورے کلمات کی جن سے آگے کوئی نیک وبد نہیں بڑھ سکتا ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو اس نے زمین میں پیدا کیا اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور جو اس کے شر سے جو اترتی ہیں اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے (ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! ایک تکلیف پہنچانے والا جنات میں سے مجھے ستاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔

سنن کبریٰ بیہقی ابن عساکر عن ابی العالیۃ رضی اللہ عنہ

قتل الحیات من الاکمال

ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے

۲۸۳۹۶......کچھ لوگوں آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جو سانپوں سے پر ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی

علامہ ذھبی میزان الاعتدل میں فرماتے ہیں یہ حجاج کے آدمیوں میں سے تھا اور اسی نے سعید بن جبیر کو قتل کے لئے پیش کیا تھا۔اس سے روایت لینا مناسب نہیں ہے جب تم (وہاں) پہنچو تو اس زمین پر جاؤ اور اس کا چکر لگاؤ اور کہو:

ان کنتم منا فلایحل لکم اذانا وان لم تکونوا فانانؤ ذنکم بحرب.

ترجمہ......اگر تم ہم میں سے ہوتو تمہارے واسطے ہمیں تکلیف دینا حلال نہیں ہے اور اگر تم ہم میں سے نہیں ہوتو ہم تم سے جنگ کا اعلان کرتے۔بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی عن اشیاخ لھم

الرقی الامور متعددۃ من الاکمال میں سے

متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان

۲۸۳۹۷......اعوذ بکلمات اللہ التامات واسمائہ کلھا عامۃ من شر السامۃ واللامۃ وکل عین لامۃ ومن شر حاسد اذا حسد ومن شر آبی موۃ وما ولد.

میں پناہ لیتا ہوں اور اللہ کے بھرپور کلمات کی اور اس کے سارے ناموں کی جو (ہر فرد مخلوق کو) عام ہیں ہر زہریلی چیز کے شر سے اور ہر

آپڑنے والی تکلیف کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

تنتیس فرشتے آئے اور بولے لو اپنی زمین کی مٹی اور اس کو (محمد ﷺ) کا دم کرو) گاڑ محمد ﷺ کا دم کر کے جن نے اس پر زنجیر لائی (یا پھندہ لایا) وہ کامیاب نہیں ہوا۔ یہ دم اللہ کے حکم سے جنون، جذام برص بخار اور نفس وعین (نظر) میں نافع ہے۔ (ابو نصرا لنجری عن ابی امامه اس روایت کے دو راوی ضعیف ہیں)۔

۲۸۳۹۸.....اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون وجذام برص نظر بد اور بخار میں یہ نافع ہے کہ یہ دعا لکھی جائے:

اعوذ بكلمات الله التامة و اسمائه كلها عامة من شر السامة و الها مة و من شر العين اللا مة و من شر حاسد اذاحسد و من شر ابی مرة وما ولد. ديلمي عن ابی امامه

۲۸۳۹۹.....جب تم میں سے کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو چاہئے کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے پھر کہے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد و احاذر

سات مرتبہ پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۰.....اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر اور سات مرتبہ پڑھ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد. ابوداؤد ترمذی طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۱.....بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفادی ہے اور میں تمہارے دم سے ٹھیک نہیں ہوا۔ راوی حدیث جبلہ بن الازرق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو بچھو نے ڈنک مارا پس آپ پر غشی آ گئی لوگوں نے آپ کو پڑھ کر پھونکا پس جب آپ ﷺ ٹھیک ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تاریخ بخاری ابن سعد بغوی باوردی ابن الکن ابن قانع (سموبه) طبرانی دارقطنی عن جبلة بن الازرق

۲۸۴۰۲.....تم میں سے جس کسی کو درد ہو تو درد والی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور اس پر بسم اللہ تین بار پڑھے اور سات بار یہ پڑھے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد و احاذر. طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۳.....**اذهب الباس رب الناس.** طبرانی عن رافع بن خديج رضی الله عنه

۲۸۴۰۴..... **اكشف الباس رب الناس.** ابن ماجه عن ثابت بن قيس بن شماس ابوداؤد، نسائی ابن حبان طبرانی ابن قانع حلیه ابی نعیم سنن سعید بن منصور عن یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیه عن جده

۲۸۴۰۵..... **اعيذك بالله الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يو لد ولم يكن له كفوا احد من شر ما تجد.**

اس دعا سے تعویذ حاصل کر پس بے شک یہ تہائی قران کے برابر ہے اور جس نے اس سے پناہ لی اس نے اللہ کی اس نسبت سے پناہ حاصل کی جس کو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا۔

ترجمہ...... میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو تجھے ہو رہی اللہ کی جو واحد ہے صمد ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حکیم ترمذی عن عثمان بن ابی العاص

ا۔اس جملہ (اعیذک ماتجد) کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مخاطب سے کہا جا رہا ہے کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں کہ اس طرح تعوذ پڑھ:

اعوذ بالله الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما اجد. والله اعلم.

۲۸۴۰٦.....کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جس سے مجھے جبریل علیہ السلام نے دم کیا تھا: یعنی اس طرح کہنا:

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء ياتيك من شر النفاثات فى العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان کلمات سے تو تین بار دم کیا کر۔ ابن سعد ابن ماجه مستدرک عن ابی هريرة رضى الله عنه

۲۸۴۰۷.....کیا میں تجھے وہ دم نہ سکھاؤں جو جبریل نے مجھے کیا (علیہ السلام)۔ (یعنی) **بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء يوذيك** اس دم کو اختیار کر پس تجھے اس کی مبارک ہو۔ طبرانی مستدرک عن عمار رضى الله عنه

۲۸۴۰۸......کوئی بھی ایسا مریض جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو (اور وہ) ان کلمات سے تعوذ کرے تو ضرور اس کو ہلکا پن حاصل ہوگا: بسم اللہ العظیم اسأل اللہ رب العرش العظیم ان یشفیه سات بار پڑھے۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنه

۲۸۴۰۹......کس چیز نے تجھے بتلایا کہ یہ دم ہے؟ تم صحیح نتیجہ کو پہنچے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت نے ایک زہریلے جانور کے ڈنک مارے ہوئے شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا بعوض ایک ریوڑ بکریوں کے) اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد ابن ماجه عن ابن سعید رضی اللہ عنه

یہ حدیث ۲۸۳۶۴ پر گذر چکی ہے۔

۲۸۴۱۰......جس نے غلط جھاڑ پھونک کے ذریعہ کھایا (تو وہ اس کا نصیب) سو تو نے سچے دم کے ذریعہ کھایا ہے (حارث بن عمرو برجمی کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک آدمی کو دم کیا اور وہ صحیح ہوگیا (پھر اس نے کچھ دیا ہوگا) پس میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ابن قانع عن خارجه بن الصلت عن الحارث بن عمر ابرجمی

۲۸۴۱۱......پس میری زندگی کی قسم البتہ جس نے باطل (کلمات) سے دم کیا اور کھایا (تو وہ اس کا نصیب لیکن) البتہ تحقیق تو نے صحیح دم سے کھایا (خارجہ بن الصلت کے چچا راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آفت زدہ کو فاتحہ پڑھ کر دم کیا (اور وہ ٹھیک ہوگیا) تو انہوں نے کچھ دیا میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ یہ فرمایا (ﷺ) یہ حدیث ۲۸۳۶۰ پر گذر چکی ہے۔

احمدابو داؤد طبرانی، مستدرک شعب الایمان لیبهقی عن خارجه بن الصلت عن عمر رضی اللہ عنه

۲۸۴۱۲......ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السمآء کمار حمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفرلنا ذنوبنا وخطایانا انک انت رب الطیبین فانزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع.

جب درد والا یا کوئی دوسرا اس پر پڑھے تو وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ (دیکھئے ۲۸۳۶۳ طبرانی مستدرک عن ابی الدردا رضی اللہ عنہ)

۲۸۴۱۳......کوئی حرج نہیں قرآن کا تعویذ لٹکانے میں آفت آنے سے پہلے اور آفت آنے کے بعد۔ ابونعیم عن عائشه رضی اللہ عنها

دوسری فصل......جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں

۲۸۴۱۴......جس نے داغ لگوایا یا جھاڑ پھونک کروائی تو وہ توکل سے بری ہوگیا۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجه مستدرک عن المغیرة رضی اللہ عنه

۲۸۴۱۵......بے شک جھاڑ پھونک کے کلمات (منتر) اور تعویذات اور (جھومنتر یعنی) ساحرانہ الفاظ (جن سے میاں بیوی یا دیگر انسانوں میں الفت یا عداوت پیدا ہوجائے) شرک ہیں۔ مسند احمد ابن ماجه ابو داؤد مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۸۴۱۶......جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کیا گیا۔ احمد نسائی سنن بیهقی مستدرک عن عبداللہ بن علیکم رضی اللہ عنه

۲۸۴۱۷......جس نے تعویذ لٹکایا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔ مسند احمد مستدرک عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنه

ضعیف الجامع ۵۷۰۳

۲۸۴۱۸......جو سیپ (یا کوڑی) لٹکائے پس اللہ اس کو نہ چھوڑے (اور جو تعویذ لٹکائے تو اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے)۔

احمد مستدرک عن ایضاً

۲۸۴۱۹......نبی ﷺ نے منتر سے اور تعویذات اور ساحرانہ ٹوٹکوں سے منع فرمایا۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۰...... تین چیزیں سحر سے ہیں۔ منتر اور ساحرانہ ٹوٹکے اور لٹکائے جانے والے تعویذات۔ طبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

الاکمال

۲۸۴۲۱...... خبردار بے شک اس سے تجھے کمزوری ہی بڑھے گی اور اگر تو اس حال میں مرا کہ تیرا یہ خیال ہو کہ پیتل کا یہ حلقہ (چھلا) تجھ کو نافع ہے تو تو فطرت کے علاوہ پر مرا (یعنی توحید پر موت نہ ہوگی)۔ مسند احمد طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۲...... بے شک یہ شیطان کا کام ہے (یعنی آسیب زدہ یا بیمار کا تعویذ)۔ مستدرک عن انس

۲۸۴۲۳...... آسیب والے کا یا بیمار کا تعویذ شیطانی چیز ہے (ذھبی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک حدیث نقل کی اس کا ایک جزیہ ہے)

۲۸۴۲۴...... جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اس کے حوالہ کر دیا گیا۔

۲۸۴۲۵...... جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی کا عمل (سحر) کیا تو وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو گیا اور اللہ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ کی چٹان سے سزا دے الا یہ کہ توبہ کرے۔ دارقطنی فی الامراد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۵...... ہرگز نہ رہنے دیا جائے کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا پٹا یا کوئی بھی پٹا (ہار) مگر یہ کہ کاٹ دیا جائے۔ موطأ مالک، مسند احمد، طبرانی عن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ عنه، بخاری کتاب الجهاد مسلم کتاب اللباس باب کراهة قلادة الو ترفی رقبة البعیر

تیسرا باب...... طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں

۲۸۴۲۷...... جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں داخل نہ ہو اور جب وہ ایسی جگہ واقع ہو جائے جہاں تم مقیم ہو تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ مسند احمد، شیخین نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه، احمد شخین عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنه ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۸...... طاعون ایسی مصیبت کی نشانی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس کے پاس نہ جاؤ اور جب وہ کسی جگہ آپڑے جب تم وہاں ہو تو پھر اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۹...... شہداء اور بستروں پر مرنے والے طاعون میں مرنے والوں کے بارہ میں ہمارے رب کے پاس جھگڑا لیجائیں گے پس شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے اسے ہی یہ بھی قتل ہوئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی میں یہ بستروں پر مرے ہیں جیسے کہ ہم بستروں پر مرے تھے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے مابین فیصلہ کرے گا سو کہے گا ہمارا رب تبارک وتعالیٰ کہ ان کے زخموں کی طرف نظر کرو پس اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ بھی ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہوں گے چنانچہ (فرشتے) ان کے زخموں کو دیکھیں گے پس اچانک ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں گے اور یہ ان سے جاملیں گے۔ احمد، نسائی عن عرباض بن ساریه رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۰...... بے شک یہ وباء ایک عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ زمین میں باقی ہے جو کبھی آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے پس جب یہ کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ میں اس کی (آمد کی) خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ احمد، نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۱...... جبریل میرے پاس طاعون اور بخار لے کر آئے پس میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف روانہ کر دیا پس طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافروں پر عذاب ہے۔ احمد، ابن سعد عن ابی مسیب رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۲...... طاعون ایک عذاب کا باقی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا پس جب وہ کسی زمین میں آجائے اور تم وہاں ہو تو

اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں وہ آئے اور تم وہاں نہ ہو تو اس میں پڑاؤ نہ کرو۔

بخاری مسلم ترمذی عن اسامة رضی الله عنه

۲۸۴۳۳......طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔احمد شیخین عن انس رضی الله عنه

۲۸۴۳۴......طاعون ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسکو ایمان والوں کے لئے رحمت بنایا ہے پس جو بھی کوئی بندہ ایسا ہو کہ طاعون آجائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں صبر کے ساتھ امید اجر وثواب رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھتا ہو (یعنی یقین رکھتا ہو) کہ اس کو وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس شخص کو مانند شہید کے اجر ملے گا۔

طبرانی،احمد، بخاری عن عائشه رضی الله عنها وارضاها

۲۸۴۳۵......طاعون (کی) گرہ ہوتی ہے مانند اونٹ کے غدود کے اس کے اندر جمارہنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل لشکر جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ابو داؤد طیالسی، مسند احمد بخاری عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۴۳۶......طاعون تمہارے دشمنوں یعنی جنات کے لئے عذاب ہے اور وہ تمہارے لیے شہادت ہے۔

مستدرک عن ابی موسیٰ رضی الله عنه، کشف الخفاء ۱۶۵۸، الضعیفه ۸۶

۲۸۴۳۷......طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنات میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے مصیبت ہے یہ ایک گرہ ہے مانند اونٹ کے غدود کے یہ بغل میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں نکلتی ہے جو اس میں مرجائے وہ شہید مرے گا اور جو اس میں ٹھہرا رہے وہ اللہ کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کی مثل ہے اور جو اس سے بھاگے وہ لشکر جہاد سے بھاگنے والے کی مثل ہے۔

طبرانی اوسط ابونعیم عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۴۳۸......جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب وہ آجائے اور (اس) علاقہ میں ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

احمد،شیخین ترمذی عن اسامة بن زید رضی الله عنه

۲۸۴۳۹......اے اللہ، میری امت کا فنا ہونا اپنے راستہ میں زخمی ہونے سے اور طاعون سے قتل ہونے کی صورت میں طے کردے۔

احمد، طبرانی عن ابی بردة اشعری رضی الله عنه

مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا

۲۸۴۴۰......میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت بکھرے بال والی مدینہ سے نکلی حتیٰ کہ مہیعہ (جحفہ کے علاقہ) میں جا پڑی۔پس میں نے اس کی تعبیر یہ کی تحقیق مدینہ (منورہ) کی وباء اس کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔احمد، ترمذی ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۴۴۱......تم ضرور ہجرت کرو گے ملک شام کی طرف اور وہ تمہارے لیے فتح ہوگا اور (وہاں) تمہیں ایک بیماری ہوگی جو مثل پھوڑے یا گوشت کے (لمبے) پارچے کے ہوگی جو آدمی کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لاحق ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے نفوس کو شہادت بخشے گا اور اس سے ان کے اعمال کو سنوارے گا۔احمد عن معاذ رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۳۲۶۰

۲۸۴۴۲......طاعون سے بھاگنے والا (جہاد کے) لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا مانند لشکر میں جم کر لڑنے والے کے ہے۔مسند احمد مسند عبد بن حمید عن حابر رضی الله عنه

۲۸۴۴۳......طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں صبر کیا اس کے لئے شہید کے اجر کے برابر ہے۔

احمد عن جابر رضی الله عنه) ذخیرة الحفاظ ۳۶۸۹

۲۸۴۴۴......طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔ابن سعد عن عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۸۴۴۵...... بے شک طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے اور یہ شہادت ہے۔
شیرازی فی الالقاب عن معاذ رضی اللہ عنہ
۲۸۴۴۶...... شہداء اور طاعون میں مرنے والے آئیں گے پس طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہداء ہیں سو ان سے کہا جائے گا دیکھو اگر ان کا زخم شہداء کے زخم جیسا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے جس کی خوشبو مانند مشک کی خوشبو کے ہے تو یہ شہداء ہیں پس ان کو ایسا ہی پائیں گے۔
احمد، طبرانی، عن عتبۃ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ
۲۸۴۴۷...... تم ایک منزل میں پڑاؤ کرو گے جس کو جابیہ اور جو بیہ کہا جاتا ہوگا اس میں تمہیں ایک بیماری لاحق ہوگی مثل اونٹ کے غدود کے پس اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا اور تمہاری اولاد کو (بھی) اور اس سے تمہارے اعمال سنوارے گا۔ طبرانی ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ
۲۸۴۴۸...... اے اللہ! میری امت کی فنا نیزوں کے زخم اور طاعون کے ذریعہ کیجیو۔
باوردی عن اسامۃ بن شریک عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
۲۸۴۴۹...... اے اللہ! میری امت کی فنا اپنے راستہ مین نیزوں سے زخمی ہونے اور طاعون زدہ ہونے کی صورت میں شہادت سے کیجیو۔
مسنداحمد. حاکم. بغوی. طبرانی، مستدرک عن ابی بردۃ الاشعری رضی اللہ عنہ اخی ابی موسیٰ الاشعری
۲۸۴۵۰...... میری امت نیزوں کے گھاؤ اور طاعون کے حملہ سے ہی فنا ہوگی۔ طاعون ایک گلٹی ہے مانند اونٹ کی گلٹی کے اس میں جمنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ طبرانی اوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۸۴۵۱...... طاعون آفت سماوی کی نشانی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلیٰ کیا تھا۔ پس جب تم اس کے متعلق سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب وہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آپڑے تو اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
۲۸۴۵۲...... بے شک یہ وباء ایک ایسی چیز ہے جس سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب کیا گیا اور اس کا کچھ حصہ ہنوز باقی ہے پس یہ کبھی آجاتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے پس جب یہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ آئے جب کہ تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی کبیر عن سعد رضی اللہ عنہ
۲۸۴۵۳...... جب تم کسی شہر میں اس وباء کے متعلق سن لو تو وہاں نہ جاؤ اور جب آجائے اور تم وہاں تھے تو اس سے بچنے کی خاطر نہ نکلو۔
طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
۲۸۴۵۴...... اس کو اپنے سے ہٹا اس لیے کہ بیماری کے اختلاط سے ہلاکت ناشی ہوتی ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد. بیھقی فی شعب الایمان عن فروۃ بن مسیک رضی اللہ عنہ

بیماری کا عذاب ہونا

۲۸۴۵۵...... بے شک یہ بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا ہے پس جب یہ کسی ایسے علاقہ میں ہو جس میں تم موجود نہیں تو اس میں سکونت نہ کرو اور جب کسی جگہ ہو جائے اور تم وہیں ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو۔
۲۸۴۵۶...... اس بیماری سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب کہیں آجائے تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو۔ طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف
۲۸۴۵۷...... یہ بیماری ایک آفت ہے جس سے تم سے پہلی والی امتوں کو عذاب کیا گیا تھا پھر یہ زمین میں رہ گئی پس بعض اوقات چلی جاتی ہے اور

بعض اوقات آ جاتی ہے پس جواس کی خبر کسی علاقہ کے بارہ میں سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جس کے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں یہ آ جائے تو اس سے بچ کر بھاگنا اس شخص کے نکلنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنے۔ طبرانی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۸..... بے شک یہ طاعون ایک ایسی آفت ہے جس سے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو عذاب دیا گیا تھا، جو تم سے پہلے تھی۔ سو یہ زمین میں موجود ہے کبھی چلی جاتی ہے اور کبھی لوٹ جاتی ہے پس جو شخص کسی علاقہ میں اس کی آمد کو سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جو کسی علاقہ میں ہو اور یہ بیماری وہاں آ جائے تو وہاں سے ہرگز اس بیماری سے بچنے کی خاطر نہ نکلے۔ للعدنی عن اسامه بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۹..... بے شک یہ تکلیف ایک ایسے عذاب کا باقی ماندہ ہے جس سے تم سے اگلوں کو عذاب کیا گیا تھا پس جب تمہارے ہوتے ہوئے یہ کسی جگہ آ جائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی جگہ میں آ جائے (اور تم اس سے باہر ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ۔

ابن قانع عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۶۰..... بلاشبہ یہ طاعون ایک آفت ہے جو تم سے پہلے والوں پر نازل ہوئی۔ پس جب تم کسی جگہ میں اس کی آمد کو سنو تو اس جگہ نہ داخل ہوؤ اور جب آ جائے اور تم وہیں ہوؤ تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ سمویہ عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۶۱..... جب طاعون کہیں آ جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے نہ نکلو اور اگر تم کہیں اور ہو تو اس (کے دائرہ اثر) میں نہ جاؤ۔

مسند احمد طبرانی کبیر بغوی ابن قانع عن عکرمه بن خالد المخزومی عن ابیه عن جده

۲۸۴۶۲..... جب طاعون کسی جگہ واقع ہو اور تم وہاں مقیم ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو اور جب تمہارے نہ ہوتے ہوئی کہیں آ جائے تو اس میں نہ داخل ہوؤ۔

طبرانی عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

ملحوظ: طاعون کی وہ احادیث جن کا تعلق قسم افعال سے ہے وہ کتب الجہاد کے شہادت حکمی والے باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

کتاب الطب

کتاب الطب (کی حدیثیں) جو منجملہ قسم افعال ہیں۔

علاج کی ترغیب

۲۸۴۶۳..... ام جمیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے عرض کیا کہ میں چہرہ سے جھائیاں دور کرنے والی عورت ہوں اور اب میں اس سے حرج محسوس کرنے لگی ہوں لہٰذا میں نے اس کے ترک کا ارادہ کر لیا ہے، پس آپ کیا فرماتی ہیں؟

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے وقت میں اس کیفیت میں تھیں کہ اگر ہم میں سے کسی کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت ہوتی اور اس کو مشورہ دیا جاتا کہ اس کو اکھیڑ اور دوسری کی جگہ رکھ دے اور دوسری کو اکھیڑا اور پہلی کی جگہ رکھ دے پھر مجھے اس عمل کے بارے میں گمان ہوتا کہ یہ اس عورت کے لئے ممکن ہے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے پس جب تو (اس کو) دور کرے تو اس عورت سے (اس کو) ایسے حال میں دور کیجیو کہ وہ نماز نہ پڑھ رہی ہو (یعنی مخصوص ایام ہوں۔ ابن جریر

۲۸۴۶۴..... (مسند عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے ایسا درد ہو رہا تھا جس نے مجھے بیکار کر چھوڑا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا دایاں ہاتھ اس پر رکھ پھر سات مرتبہ پڑھ:

بسم اللہ اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما آجد واحاذر.

پس میں نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۴۶۵......(مسند اسامہ بن شریک) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس موجود تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے (یعنی بالکل مؤدبانہ سکوت کی حالت میں تھے) کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا پس دیہات کے لوگ آ گئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا: کہنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کریں؟ ارشاد فرمایا ہاں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔

راوی کہتے ہیں کہ پس جب اسامہ بن شریک عمر رسیدہ ہوئے تو کہتے تھے کہ کیا تم اب میرے لیے کوئی دوا پاتے ہو؟

کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ہم پر فلاں فلاں چیز میں کچھ حرج ہے؟ ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو معاف کر دیا مگر ایک آدمی سے کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلماً حق تلفی کی پس یہ وہ آدمی ہے جو گنہگار ہوا اور ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

عرض کیا وہ سب سے بہتر چیز جو لوگوں کو عطا کی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش اخلاقی۔ ابو داؤد طیاسی، مسند احمد، حمیدی، ابو داؤد، ترمذی ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی ابن ماجہ ابو نعیم فی المعرفہ

الادویة المفردة الحمیة......مفرد دوائیں......پرہیز

۲۸۴۶۶......ابو نجیح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے طبیب عرب "حارث بن کلدہ" سے سوال کیا "دوا کیا ہے" اس نے کہا دانتوں کو بھینچنا۔ یعنی پرہیز۔ ابو عبید نے روایت کیا غریب میں۔ ابن السنی. ابو نعیم شعب الایمان بیهقی

ترک الحمیة......ترک پرہیز

۲۸۴۶۷......عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا فرما رہے تھے کہ اگر تمہارا مریض کسی چیز کو چاہے تو اس کو پرہیز نہ کرواؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی خواہش اس لئے دی ہو کہ اس چیز میں اس نے اس کی شفا رکھ دی ہو۔

ابن ابی الدنیا. عبدالرزاق

۲۸۴۶۸......مسند علی رضی اللہ عنہ۔ مجاھد سے مروی ہے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ سو نبی ﷺ میرے پاس میری عیادت کرنے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا...... یقیناً تو دل کی تکلیف والا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو ثقیف والوں کا بھائی ہے اس لئے کہ وہ علاج کرتا ہے پس اس کو حکم پہنچا کہ وہ سات کھجوریں لے کر ان کو کوٹے پھر گنارہ فم سے تجھے وہ استعمال کروائے۔

حسن بن سفیان ابو نعیم ضعیف الجامع ۲۰۳۳

الزیت......زیتون کا تیل

۲۸۴۶۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ روغن زیتون کو سالن کے طور پر استعمال کرو اور اس کو تیل (برائے مالش) کے طور پر استعمال کرو پس وہ شجرہ مبارکہ (مبارک درخت) سے حاصل ہوتا ہے (ابراہیم بن ثابت نے اپنی حدیث میں روایت کیا۔ کشف الخفا ۹ المعلّه ۲۷۵

البط ...... چیرا لگانا

۲۸۴۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے گئے ان صاحب کی پیٹھ پر ورم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیپ ہے یہ اس میں سے نکالو۔ پس اس کو چیرا لگایا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔

ابویعلی، دورقی

اس حدیث میں ایک راوی اشعث بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۸۴۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آنکھوں میں دکھن تھی نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں جو آپ نوش فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے علی! کیا اس کی خواہش رکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے ایک کھجور ڈالی پھر دوسری ڈالی۔ یہاں تک کہ سات کھجوریں میری طرف کیں پھر فرمایا یہ کافی ہیں تجھے اے علی۔ ابن السنی و ابونعیم فی الطب

سند اس کی حسن ہے۔

۲۸۴۷۲..... وکیع کہتے کہ ہم کو فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زید بن الحباب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن اشعث نے جُوَیبر سے اور انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں ”جس شخص نے اپنے صبح کے کھانے کو نمک سے شروع کیا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کریں گے اور جس نے سات ۷ عجوہ کھجوریں کھائیں تو وہ اس کے پیٹ کی ہر بیماری کو فنا کر دیں گی اور جس نے اکیس دانے سرخ کشمش کے کھائے وہ اپنے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔

اور گوشت گوشت کو پیدا کرتا ہے اور ثرید عرب کا کھانا ہے پیٹ کو بڑھاتا ہے کولہوں کو ڈھیلا کرتا ہے اور گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور چربی اپنے برابر بیماری کو نکالتی ہے اور لوگوں کو گھی (کے استعمال) اور قرآن کی تلاوت سے بہتر کوئی اور علاج میسر نہیں ہوا۔ اور مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے اور نفاس والی (زچہ) عورت نے تازہ کھجوروں سے بڑھ کر کسی اور چیز سے شفا نہیں پائی اور مچھلی جسم کو گھلاتی ہے۔

اور آدمی اپنی محنت سے چلتا ہے اور تلوار اپنی دھار سے کاٹتی ہے اور جو شخص بقا چاہتا ہے حالانکہ بقا ہے نہیں تو (بہر حال) اسے چاہئے کہ دن کا کھانا سویرے کھائے اور بیویوں سے مباشرت کم کرے اور چادر کو ہلکا رکھے۔

کسی نے کہا کہ بقا کی خاطر چادر کے ہلکا پن کا کیا معنی ہے؟ فرمایا قرض کے بوجھ کا کم ہونا (عبدالرزاق، عیسیٰ بن اشعث کو مغنی مجہول بتایا اور جویبر کو متروک کہا۔ اس حدیث کے کچھ حصہ کو ابن السنی اور ابونعیم نے کتاب الطب میں روایت کیا)۔

۲۸۴۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابھی تازہ تازہ بیماری سے اٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے ان کو ایک کھجور عنایت فرمائی پھر دوسری عنایت کی یہاں تک آپ سات تک پہنچے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس کرو (روایت کیا محاملی نے اپنی امالی میں، اس کی سند میں اسحاق بن محمد غزوی ضعیف ہے) لیکن اس کا ایک طریق اور ہے جو آرہا ہے۔

۲۸۴۷۴..... عروۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں بیمار ہوئی۔ پس میرے گھر والوں نے مجھے ہر چیز سے پرہیز کروایا حتیٰ کہ پانی سے بھی ایک رات مجھے پیاس لگی اور میرے پاس کوئی نہ تھا پس میں نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کا رخ کیا اور اس میں سے میں نے پیا جتنا کہ مجھے پینا تھا اور میں ٹھیک رہی پس میں اس پینے کا صحت مندانہ اثر اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مریض کو کسی چیز سے پرہیز نہ کراؤ۔ شعب الایمان بیہقی

العسل ......شہد

۲۸۴۷۵...... مسند عامر بن مالک جن کی عرفیت ملاعب الاسنہ ہے خشرم بن حسان سے روایت ہے وہ عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بخار کی خبر بھیجی (اور) میں آپ سے دوا اور صحت یابی کی درخواست کررہا تھا پس آپ ﷺ نے میرے پاس شہد کا ایک مشکیزہ روانہ فرمایا۔ ابن منده. ابن عساکر

ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کو خشرم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

الکّی ......داغ لگانا

۲۸۴۷۶...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دی کہ میں ضرور داغ لگواؤں گا۔ مسدد

۲۸۴۷۷...... محمد بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنے والد سے جبکہ وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجنب (نمونیہ یا اس سے ملتی ہوئی تکلیف) لاحق ہوئی پس عرب کے ایک شخص کو بلایا گیا تاکہ وہ مجھے داغ لگائے اس نے انکار کیا الا یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت دیں سو وہ ان کے پاس گیا اور قصہ بتایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ کے قریب بھی نہ جائیو بس اس کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ تجاوز کرے گا اور نہ کوتاہی کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

الحقنہ

۲۸۴۷۸...... سعید بن ایمن سے مروی ہے کہ ایک شخص کو درد تھا لوگوں نے اس کے سامنے حقنہ کا ذکر کیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے اس کو جھڑک دیا (مگر) جب اس کو درد نے بے بس کر دیا تو اس نے حقنہ کیا اس درد سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو صحت یابی کے متعلق سوال کیا اس نے کہا کہ میں نے حقنہ (کے علاج کا استعمال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تکلیف عود کرے تو اس (علاج) کا اعادہ کرو (یعنی حقنہ لے)۔ رواہ ابو نعیم

الحجامة ......حجامت

۲۸۴۷۹...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) مندل بن علی سے مروی ہے وہ سعد اسکاف سے وہ اصبغ بن بنانہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ پر گلے کی دونوں طرف کی رگوں اور شانے کی حجامت کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ ابن ماجه

ابوبکر شافعی نے روایت کیا غیلانیات میں اور مندل ضعیف ہے اور سعد اور اصبغ دونوں متروک ہیں۔ ایضاً ابن عساکر

۲۸۴۸۰...... بیان کیا ہم کو یوسف بن عمر نے کہ احمد بن عیسیٰ پر یہ بات (عبارت) پڑھی گئی (یعنی) ان کو کہا گیا کہ تمہیں ھاشم یعنی قاسم کے بیٹے نے بیان کیا کہ ہم کو یعلیٰ نے عبداللہ بن جراد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہا عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رگوں کو کاٹنا سبب تکلیف ہے اور حجامت اس سے بہتر ہے رگوں کا کاٹنا دکھن کا باعث ہے۔ مسند فردوس عن عبدالله بن جراد

۲۸۴۸۱...... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ابوالقاسم ﷺ نے خبر دی کہ آپ کو جبریل نے یہ خبر دی کہ حجامت ان چیزوں میں سب

سے زیادہ نافع ہے کہ جن سے لوگ علاج کرتے ہیں۔ (خطیب نے متفق میں)

۲۸۴۸۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی اور حجام کو اجرت عطا کی اور ناک میں دوا استعمال کی۔
ابن عساکر

۲۸۴۸۳..... عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید سے مروی ہے کہ وہ اپنے سر میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامت کرواتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان جگہوں میں حجامت کرواتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ جس نے ان جگہوں کا خون نکلوایا تو اس کو (یہ عمل یا کوئی بھی چیز) کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی مگر یہ کہ وہ کوئی چیز کسی مقصد سے استعمال کرے۔ ابن عساکر

۲۸۴۸۴..... انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین جگہ حجامت کرواتے تھے دو گردن کی دونوں رگوں میں اور ایک کاندھے پر۔ ابن عساکر۔

۲۸۴۸۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گلے کے دونوں طرف کی رگوں میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہیں حجامت کرواتے تھے، بنو بیاضہ کے ایک غلام نے آپ کی حجامت کی جس کو ابوھند کہا جاتا تھا، اور وہ اپنے مالکوں کو روزانہ (غلہ کا) ڈیڑھ مد پیش کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کی سفارش فرمائی تو انہوں نے اس سے آدھا مد کم کر دیا اور آپ ﷺ حجامت کرنے والے کو اجرت دیا کرتے تھے اور اگر یہ حرام ہوتی تو آپ نہ دیتے۔ ابو نعیم

ذیل الحجامة

۲۸۴۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی پھر حجام کو جب وہ فارغ ہو فرمایا کہ تیرا ٹیکس کتنا ہے اس نے کہا دو صاع (غلہ) آپ نے اس سے ایک کم کروا دیا اور مجھے حکم کیا پس میں نے اس کو ایک صاع دیا۔ ابن ابی شیبہ

اس روایت میں ابو جناب کلبی ہے جو ضعیف ہے۔

۲۸۴۸۷..... ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہ انہوں نے حمزہ بن نعمان عدوی سے سنا اور ان کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بال اور خون کے دفن کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حجامت کروائی، پس جب اسکو اس کی حجامت کی اجرت دی تو آپ ﷺ نے اس حجامت کنندہ کو فرمایا کہ تو نے اپنا محستانہ لے لیا؟ اس نے کہا جی! آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ اس کو کھا اور کھلا۔ ابن النجار

ممنوع علاج

۲۸۴۸۹..... عمار بن بشر سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اہل بصرہ کے ایک شیخ ابو بشر سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں معاذہ عدویہ کے پاس آیا کرتا تھا اور (اخف بہا) انکو گل خطمی لگایا کرتا تھا رضی اللہ عنہ (تاکہ سر دھل جائے وخف یخف۔ گل خطمی کو بھگو کر پھینٹنا تاکہ وہ صابن کی طرح گاڑھا لیس دار ہو جائے اور بالوں میں لگانے کے قابل ہو جائے)۔

دوسرا ترجمہ:..... اور لیک کر جاتا تھا ان کے پاس (یہ آخف کا ترجمہ ہے۔ مگر یہ بعید معلوم ہوتا ہے) نیز اس صورت میں ایسا ہونا چاہئے پس میں ایک دن ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اے ابو بشر! کیا میں تمہیں ایک عجیب بات نہ بتاؤں؟ میں نے پیٹ چلنے کی ایک دوا پی مگر میرا پیٹ اور سخت ہو گیا۔ پس اب تو میرے لیے مٹکے کا نبیذ منگوا اور اس میں سے ایک پیالہ میرے واسطے لے آ، سو میں مٹکے کے نبیذ کا پیالہ ان کے پاس لے آیا، انہوں نے اپنی چوکی منگوائی اور وہ پیالہ اس پر رکھ دیا، پھر کہا اے میرے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا کہ ''وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مٹکوں کے نبیذ سے روکتے ہوئے سنا'' تو تو میری طرف سے اس کو جس طرح چاہے کافی ہو جا۔ راوی کہتے ہیں کہ پس فوراً وہ پیالہ الٹا ہو گیا اور اس میں جو تھا وہ گر گیا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ تکلیف جو ان کے پیٹ

میں تھی ختم کردی، اور ابوبشر اس واقعہ میں موجود تھے۔ رواہ ابن عساکر

مکروہ الادویۃ ...... ناپسندیدہ دوائیں

۲۸۴۹۰ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حقنہ کو ناپسند کیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۴۹۱ ...... سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ میں ان کی (جانور کی) دبر کا شراب سے علاج کروں۔ (حوالہ مفقود ہے)

۲۸۴۹۲ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کس کو تکلیف ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی سے تین درھم طلب کرے یا اس کی مثل پھر اس سے شہد خریدے اور بارش کا پانی لے پھر (ان کو) اکٹھا کرے (یہ ہوگا اس کے لئے) (مزیدار خوش گوار مبارک سبب شفا)

عبد بن حمید ابن المنذر

ابن ابی حاتم ابومسعود احمد بن انور رازی نے اپنے جزء میں روایت کیا۔

۲۸۴۹۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے مجھے حجامت کا اور فصد کھلوانے کا حکم دیا۔ ابن السنی فی الطب

اس روایت میں شمر بن نمیر ہے۔ جس کے متعلق مغنی میں کہا اس کے پاس منکر احادیث ہیں۔ اور جرجانی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں۔

۲۸۴۹۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قلعہ کے دھویں کی وجہ سے آشوب چشم میں مبتلا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا اور دم کر کے جائے درد پر تھکارا اور اپنی (مبارک) انگلیوں سے دبایا پس اس کے بعد میں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ ابو نعیم فی الطب

۲۸۴۹۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چونا لگانے کے بعد مہندی کا استعمال جذام اور برص سے امان (بچاؤ) ہے (روایت کیا ابو نعیم نے طب میں عبد بن احمد عامر کے نوشتہ سے جو ان کے والد سے اھل بیت کی روایت سے حاصل ہوا تھا)۔

البط ...... چیرا لگانا

۲۸۴۹۶ ...... ابن رافع سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی ہے یا پاؤں پر تھی آپ مجھے گھر لے گئے اور فرمایا کہ اس کو چیرا لگاؤ اس لیے کہ پیپ جب ہڈی اور گوشت کے درمیان رہنے دی جائے تو وہ اسے کھا جاتی ہے۔ ابن ابی شیبہ

الامراض۔ النقرس ...... مختلف بیماریاں۔ نقرس

۲۸۴۹۷ ...... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درد نقرس کی شکایت کرنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ دوپہر کی گرمیوں نے تجھے جھٹلا دیا (یعنی جب دوپہر کی گرمی میں ننگے پیر چلے گا تو درد کی شکایت نہ رہے گی گویا کہ گرمی تیرا اور دختم کر کے کہے گی کہ تیرا شکایت کرنا غلط ہے)۔ دینوری

ہیثمی مجمع الزوائد میں کہتے ہیں کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔ اور کہا کہ ابوبکر داھری کو میں نہیں پہچانتا اور اس کے علاوہ بقیہ لوگ درجہ صحت پر ہیں۔

جذام ...... کوڑھ

۲۸۴۹۸ ...... عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا ایک وفد آیا کھانا لایا تو

وہ لوگ نزدیک سوگئے اور ایک آدمی جس کو یہ بیماری تھی الگ ہو کر بیٹھ گیا (یعنی جذام تھا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ قریب ہو جا وہ قریب ہوا آپ نے کہا کہ کھا اس نے کھایا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ وہیں رکھتے تھے جہاں اس کا ہاتھ رکھا جاتا اور آپ اسی جگہ سے کھاتے جس سے وہ مجذوم کھا رہا تھا۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر

۲۸۴۹۹.....زھری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر بیٹھوان کو یہی تکلیف تھی۔ اور آپ بدری صحابی ہیں۔ ابن جرب

۲۸۵۰۰.....محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یحییٰ بن الحکم نے مجھے جرش (اردن کا ایک علاقہ) پر امیر بنایا میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیماری (جذام) والے کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ایسے پرہیز کرو جیسے درندہ سے پرہیز کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم اس کے علاوہ کسی اور وادی میں اترو۔ میں نے انہیں کہا اللہ کی قسم اگر ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے تمہیں یہ حدیث سنائی ہے تو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔

پس جب امیر نے مجھے جرش کی امارت سے علیحدہ کر دیا تو میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کہ اے ابوجعفر وہ کیا حدیث ہے جو آپ کی روایت سے مجھے اھل جرش نے بیان کی ہے (پھر اس حدیث کا مضمون بیان کیا)

وہ بولے اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ان کو یہ حدیث نہیں بیان کی اور میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس برتن لایا جاتا اور اس میں پانی ہوتا پس وہ معیقیب رضی اللہ عنہ کو دیتے اور وہ ایسے شخص تھے کہ ان میں یہ بیماری پھیل گئی تھی (جذام) پس وہ اس میں سے پیتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اس کو ان کے ہاتھ سے لیتے اور اپنا منہ ان کے منہ کی جگہ رکھتے حتیٰ کہ اس میں سے پیتے پس میں جان گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ یہ عمل اس بات سے بچنے کے لئے کرتے ہیں کہ عدوی (تعدیہ مرض بسبب مجاورت واختلاط کا عقیدہ) کا کوئی حصہ بھی ان کے طبیعت میں (نہ) داخل ہو جائے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ہر اس شخص سے علاج کا مطالبہ کرتے جس کے متعلق مشغلہ علاج کا سنتے۔ حتیٰ کہ ان کے پاس یمن سے دو آدمی آئے پس آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس مرد صالح کے لئے کوئی علاج ہے اس لئے کہ یہ بیماری ان کے بدن میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ان دونوں نے کہا کہ ایسی چیز جو اس کو ختم کردے اس پر تو ہم قادر نہیں ہیں البتہ ہم ایسی دوا ضرور کر سکتے ہیں جو اس کو روک دے اور بڑھنے نہ دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا رک جانا بھی بڑی عافیت ہے پس بڑھے نہیں وہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری زمین میں حنظل اگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے کہا تو پھر جمع کروا دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا۔ اور حنظل کے دو بڑے ٹوکرے آپ کے پاس جمع کردیئے گئے۔ یہ دونوں صاحب حنظل کے دانوں میں مشغول ہوئے اور سب کو دو دو ٹکڑے کر دیا پھر معیقیب رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا اور آپ کے پیروں کے تلووں پر حنظل رگڑنے شروع کیے حتیٰ کہ جب ایک ختم ہو جاتا تو وہ دوسرا لیتے (یہ عمل انہوں کرلیا) حتیٰ کہ ہم نے ملاحظہ کیا کہ معیقیب رضی اللہ عنہ کے ناک کی رطوبت سبز سیاہی مائل رنگ کی نکلنے لگی۔ پھر انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ اب یہ بیماری کبھی بھی نہیں بڑھے گی۔ پس اللہ کی قسم معیقیب رضی اللہ عنہ کا بدن ٹھہر گیا (یعنی جذام کی وجہ سے جھڑنا ختم گیا اور تکلیف آگے نہ بڑھی حتیٰ کہ ان کی موت آگئی (روایت کیا ابن سعد نے اور ابن جریر نے اس کا شروع کا حصہ "عدوی سے بچنے کے لئے تک نقل کیا۔

۲۸۵۰۱.....خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے صبح کے کھانے پر دعوت دی وہ ڈرے ان کے ساتھ معیقیب رضی اللہ عنہ تھے انہیں جذام تھا پس معیقیب رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ہی کھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ اور اپنی حصہ سے کھاؤ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ میرے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاتا اور میرے اور اس کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ ابن سعد ابن جریر

۲۸۵۰۲.....خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لوگوں کے ساتھ شام کا کھانا رکھا گیا پس آپ باہر

تشریف لائے اور معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہیں صحبت نبوی (ﷺ) کا شرف حاصل ہے اور مہاجرین حبشہ میں سے ہیں'' کہ قریب آ ؤ اور بیٹھ جاؤ اور اللہ کی قسم اگر تیرے علاوہ کوئی اور ہوتا جس کو یہ بیماری لاحق ہوتی تو وہ مجھ سے ایک نیزہ کی دوری سے آگے نہ بیٹھتا۔

ابن سعد. ابن جریر

۲۸۵۰۳...... قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عبد (غالبا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں انتظار کیا اور ام عبد نے ان پر خروج کیا تھا چنانچہ اھل جنازہ نے چہ میگوئیاں کیں۔

۲۸۵۰۴...... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مجذومہ عورت کے پاس سے گذرے وہ بیت اللہ کا طواف کررہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اگر تو اپنے گھر میں بیٹھ رہے (تو بہتر ہوگا) پس وہ عورت جا بیٹھی۔ اس واقعہ کے بعد ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور کہا جس شخص نے تجھے روکا تھا وہ فوت ہو چکا پس نکل کھڑی ہو وہ بولی میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کروں اور وفات کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔ (روایت کیا مالک نے اور روایت کیا خرائطی نے اعتلال القلوب میں)۔

جذامی شخص کے ساتھ کھانا

۲۸۵۰۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھا اللہ کے بھروسہ پر اور اس پر توکل کرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۶...... عمرو بن الشرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مجذوم آدمی تھا آپ ﷺ نے دروازہ ہی پر اس کے پاس پیام بھجوایا کہ ''ہم نے تجھے بیعت کیا سو لوٹ جا۔

۲۸۵۰۷...... نافع بن قاسم سے مروی ہے کہ وہ اپنی جدہ (دادی یا نانی) فطیمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ...... جذام کے مریضوں کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ ان سے ایسے دور بھاگو جیسے تم شہروں سے دور بھاگتے ہو فرمایا ہرگز نہیں؟ بلکہ (یہ فرمایا) تعدیہ مرض کچھ نہیں! پس (اگر ہے تو) اول مریض کو کس سے اڑ کر لگا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادھما شرفا وکرامۃ) کے درمیان ایک راہ میں تھے آپ عسفان کے پاس سے گذرے تو آپ نے مجذوم لوگوں کو دیکھا اور ایک متن میں یہ لفظ ہے کہ مجذومین کی وادی دیکھی پس آپ ﷺ نے رفتار تیز کردی اور فرمایا کہ اگر کوئی بیماری متعدی ہے تو وہ یہ ہے۔ ابن النجار

اس کی سند میں خلیل بن زکریا (شیبانی) جس کی اکثر احادیث منکر ہیں اور ان کا کوئی تابع نہیں۔

۲۸۵۰۹...... ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تعدیہ مرض کچھ نہیں اور مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۰...... ابو مریم شیم بن زبیب بکری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر حضرت علی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا۔ یہ حضرات کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک شخص آیا جس کو برص کی بیماری تھی اس کھانے میں سے اس شخص نے لینا شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ پیچھے کرو اور (یہ کہتے ہوئے) اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو آپ نے اپنے کھانے کا خوف کیا اور ہمنشین کو تکلیف دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنے گے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا (علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا کہ ایک شخص (اس موقع پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا! اے امیر المؤمنین! بے شک اس آدمی کا حال یہ ہے اور یہ ہے یعنی وہ اس کی تنقیص کر رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

ہم اس کو شہر بدر کردیں؟

اس نے کہا نہیں! راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کے لئے اونٹ اور پہننے کے لئے ایک جوڑا کپڑوں کا مرحمت فرمایا۔ رواہ ابن جریر

الحمی ...... بخار

۲۸۵۱۱......(مسند بریدة بن حصیب) حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا "اور اے نعیمان تو مہیعہ سے کہاں ہے (شاید یہ معنی ہے کہ تیرا مہیعہ سے کیا تعلق؟ بخار تو مہیعہ والوں کو ہوتا ہے) وہ ایک وبازدہ زمین تھی۔ طبرانی فی الکبیر

۲۸۵۱۲......رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے بخار کی شکایت کی اور اس کو برا بھلا کہا! آپ ﷺ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ مامور ہے اور لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ کلمات سکھادوں کہ جب تو ان کو پڑھے گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بخار کو دور فرمادیں گے تو یوں کہہ:

اللھم ارحم عظمی الدقیق وجدی الرقیق واعوذبك من فورة الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باالله والیوم الاخر فلاتا کلی اللحم ولا تشربی الدم ولاتفوری علی الفم ولا تصدعی الراس وانتقلی الی من زعم ان مع الله الٰھا اخر فانی اشھد ان لااله الاالله وان محمدا عبده ورسوله

ترجمہ:......اے اللہ! میری باریک (نازک) ہڈی پر رحم فرما اور میری نازک کھال پر رحم فرما اور میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ کے جوش سے اے ام ملدم اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو گوشت نہ کھا اور خون نہ پی اور منہ پر جوش نہ کر اور سر کو نہ دکھا اور چلی جا اس شخص کی طرف جو یہ باطل گمان کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے پس بے شک میں گواہ ہوں اس بات پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات پر کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے اور بخار مجھ سے جاتا رہا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب

اس کی سند میں عبدالملک بن عبدربہ طائی ہے جس کے بارہ میں مغنی میں کہا ہے کہ وہ متروک ہے۔

۲۸۵۱۳......ام طارق سے جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ہیں روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد کے پاس تشریف لائے اور اذن مانگا سعد چپ رہے آپ ﷺ نے پھر دہرایا سعد (پھر بھی) چپ رہے آپ ﷺ نے پھر اذن مانگا سعد اب بھی خاموش رہے آپ ﷺ لوٹ گئے (اذن مانگنے سے مراد سلام کرنا ہے) سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا (آپ تشریف لائے) سعد کہنے لگے مجھے آپ کو اذن (جواب سلام) دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ آپ ہم پر سلام کی زیادتی فرمائیں۔ (ام طارق کہتی ہیں کہ) میں نے دروازہ پر ایک آواز سنی کہ کوئی اجازت طلب کررہا ہے اور میں کسی کو دیکھ نہیں رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا ام ملدم، آپ ﷺ نے فرمایا **لامرحبابك ولا اھلا** ۔ نہ تو کشادہ جگہ آتی اور نہ اپنوں میں یعنی یہاں تیری جگہ نہیں ہے۔ کیا تو اھل قبا کی طرف جانے کو تیار ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا پس ان کی طرف چلی جا۔ ابن منذہ. ابن عساکر

۲۸۵۱۴......عبدالرحمٰن المرقع بن صیفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کرلیا اور وہ سرسبز زمین تھی تو لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا (جس سے) انہیں بخار ہوگیا ان لوگوں نے نبی ﷺ کو اس کی شکایت کی، ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور آگ (جہنم) کا ٹکڑا ہے (عسکری نے امثال میں)

فصل فی الرقی المحمودة

۲۸۵۱۵......مسند الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نقل ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمارتھیں اور ایک یہودیہ عورت انہیں دم کررہی تھی روایت کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتاہوں۔مالک، ابن ابی شیبه، ابن جریر

روایت کیا بخاری ومسلم نے اورروایت کیا خرائطی نے مکارم الاخلاق میں۔

۲۸۵۱۶......حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک یہودی عورت دم کررہی تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اوروہ ان منتروں کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ارشادفرمایا کہ میں اسکو اللہ کی کتاب کا دم کرتاہوں۔رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۷......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرتے تھے ایک دن آپ نے میری عیادت کی اور مجھ پر تعوذ پڑھا۔پس آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اُعیذک باللّٰہ الاحد الصمدالذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد من شر ماتجد.

تین بارآپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پڑھاپس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا نصیب فرمائی۔

جب آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشادفرمایا اے عثمان! ان کلمات سے تعوذ کر اس کی مثل کا تعوذ تو نہ کرسکے گا (روایت کیا ابن زنجویہ نے ترغیب میں اورابویعلیٰ عقیلی اورخطیب نے اورحاکم نے کتاب الکنیٰ میں اوربغوی نے مسند عثمان میں)۔

بغوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ علقمہ بن مرثد سے اس حدیث کوسوائے حفص بن سلیمان کی کسی نے روایت کیا ہواورحفص بن سلیمان ابوعمروصاحب القراءۃ ہیں اوران کی حدیث میں لین (نرمی یعنی تثبت کی کمی) ہے۔

۲۸۵۱۸......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھے:

اعیذ ک باللّٰہ الاحدالصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد من شر ماتجد

آپ علیہ السلام نے ان کلمات کو سات بار پڑھاپس جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان! ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر، پس تو ان سے بہتر کے ساتھ تعوذ نہ کرے گا۔الحکیم

۲۸۵۱۹......عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیمار بچے کے پاس تشریف لائے جس کو صالح کہا جاتا تھا۔پس آپ نے یہ فرمایا...... پڑھ (یہ کلمات):

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم، اللّٰھم اغفرلی اللّٰھم ارحمنی اللّٰھم تجاوزعنی، اللّٰھم اعف عنی فانک غفور رحیم.

پھر فرمایا کہ یہ کلمات مجھے میرے چچانے سکھائے اور کہا کہ ان کو نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ابن ابی شیبه، نسائی، حلیه ابی نعیم حدیث صحیح ہے۔

بخار کے لئے مخصوص دعا

۲۸۵۲۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خوداور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اورآپ کوسخت بخارتھا سو

آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور یہ دونوں صاحب چلے گئے، نبی ﷺ نے ان کے پیچھے ایک قاصد بھیجا (یہ حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں میرے پاس آئے، اور جب میرے پاس سے گئے تو دو فرشتے اترے ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کے پاس پھر جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا بولا: ان کو کیا ہے؟ پس سرہانے بیٹھے ہوئے فرشتہ نے جواب دیا کہ سخت بخار! پائنتی والے نے کہا ان کا تعویذ کر (یعنی آپ پر کلمات تعوذ پڑھ) پس وہ گویا ہوا:

بسم اللّٰہ ارقیک واللّٰہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل نفس حاسدة وطرفة عین واللّٰہ یشفیک خذ ھا فلتھنک

(اس کو لے مبارک ہو یہ تجھے) پس اس فرشتہ نے نہ دم کیا نہ پھونکا اور میری تکلیف جاتی رہی۔ میں نے تمہیں بلوایا تا کہ تمہیں خبر کروں۔ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی

حافظ ابن حجر نے اپنی امالی میں کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۲۸۵۲۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس کو دم نہیں کروں گا (یا نہیں کرتا) مگر اس سے کہ جس پر سلیمان علیہ السلام نے عہد لیا تھا۔ابن راھویہ

روایت حسن ہے۔

۲۸۵۲۲......مسند بدیل، حلیس بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنی والدہ فارعہ سے وہ اپنے جد (دادا۔نانا) بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ (کے کاٹے) کا دم (منتر) پیش کیا (یعنی آپ کو سنایا) آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور اس میں برکت کی دعا کی) (روایت کیا ابونعیم اور ابن مندہ نے ابن مندہ کہتے ہیں غریب روایت ہے جو صرف اسی وجہ (طریق) سے معروف ہے اصابہ میں کہا کہ اس کی سند میں غیر معروف روای بھی ہے)۔

۲۸۵۲۳......مسند جبلہ بن ازرق راشد بن سعد سے روایت ہے وہ جبلہ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں اور جبلہ بن ازرق نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی دیوار کے پاس نماز پڑھی جس میں سوراخ بہت تھے۔ پس جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھے تو ایک بچھو نکلا اور آپ ﷺ کو ڈنک مارا سو آپ پر غشی طاری ہوگئی لوگوں نے آپ پر پڑھ کر پھونک ماری۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے شفا دی، تمہارے دم سے یہ شفا نہیں ملی۔رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۴......حبیب بن فدیک بن عمر السلامانی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے نظر کا دم پیش کیا پس آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت مرحمت فرمادی اور انہیں اس میں برکت کی دعا دی۔رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۵......محمد بن حاطب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ہنڈیا کو پکڑا (جس سے) میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے ایک صاحب کے پاس جو بلند ہموار زمین میں تشریف فرما تھے لے گئی اور ان کو یوں پکارا یا رسول اللہ! ان صاحب نے فرمایا: **لبیک وسعدیک** (میں تیرے پاس ہوں اور تجھے سعادت بخشتا ہوں) پھر میری والدہ نے مجھے آپ کے نزدیک کردیا آپ پھونکتے رہے اور (کچھ) بولتے رہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کلام تھا پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یہ پڑھ رہے تھے...... **اذھب الباس رب الناس واشف آنت الشافی لا شافی الا انت**۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۵۲۶......محمد بن حاطب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہانڈی میرے اوپر گر پڑی اور میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی آپ علیہ السلام اس ہاتھ پر لعاب اڑاتی پھونک مارتے رہے اور یہ پڑھتے رہے:

اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی.رواہ ابن جریر

۲۸۵۲۷......مزید۔ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو مجھے میری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور بولی یا رسول اللہ یہ آپ کا بھتیجا حاطب ہے اس کو آگ سے یہ نقصان پہنچا ہے (حاطب کہتے ہیں) پس میں نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھتا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے دم کیا یا

تھکا را اور نہ یہ پتہ ہے کہ میری کون سے ہاتھ میں یہ جلن ہوئی تھی بہر حال آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے دعا فرمائی۔ (روایت کیا ابونعیم نے معرفہ میں)

۲۸۵۲۸..... مسند حکم جو والد ہیں شبیب کے) شبیب بن اسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص کو کوئی تکلیف ہوئی اس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۹..... مسند حکیم بن حزام زھری حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کچھ ایسے منتر ہیں جن سے ہم ایام جاہلیت میں علاج کرتے تھے اور کچھ دوائیں ہیں جن کو برتتے تھے تو کیا یہ اللہ کی تقدیر کے کسی حصہ کو رد کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۳۰..... مسند سائب بن یزید۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ام الکتاب (فاتحہ) کا تعویذ کیا دم کر کے۔ (دارقطنی نے افراد میں روایت کیا)

رواہ ابن عساکر

۲۸۵۳۱..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالدرداء جب مچھر تجھے تکلیف دیں تو پانی کا ایک پیالہ لے اور اس پر سات مرتبہ پڑھ

وما لنا ان لانتوكل على الله الاية (آخر تک)

اس کے بعد:

فان كنتم امنتم باالله فكفوا شركم واذا كم عنا

پھر (یہ پانی) اپنے بستر کے ارد گرد چھڑک دے پس بے شک تو اس رات ان کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ دیلمی

۲۸۵۳۲..... مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کیا گیا جبریل علیہ السلام نے آپ پر دم کیا اس حال میں کہ آپ بخار میں تھے پس پڑھا:

بسم الله ارقيك من كل داء يؤذيك من كل حاسدًا ذا حسد ومن كل عين واسم الله ينشفيك

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۳۳..... مسند ابی الطفیل رضی اللہ عنہ (ایک صحابی) میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں ہنڈیا ابل رہی تھی پس مجھے ایک چربی کا ٹکڑا اچھا لگا میں اس کو کھا گیا پس میں اس (اس کی وجہ سے یا اس کے بعد) ایک سال تکلیف میں رہا پھر میں نے یہ چربی والا قصہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس میں سات آدمیوں کا جی تھا (شاید اس سے رغبت مراد ہو) پھر آپ ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کو قے کیا اور وہ سبز رنگ کا ٹکڑا تھا پس قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آج تک پیٹ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۵۳۴..... (مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور میں بیمار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے:

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل ارب يؤ ذيك ومن شر النفا ثات في العقد ومن شر حاسد اذا حسد

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۳۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے لئے اپنی انگشت پر لعاب دہن لگا کر یہ پڑھتے:

بسم الله تربة ارضنا بر يقة بعضنا يشفى سقيمناباذن ربنا

ممکن ہے کہ نظر مراد ہو۔ واللہ اعلم ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اپنا دست مبارک اس کے

کسی حصہ پر رکھتے اور پڑھتے:

اذهب الباس رُب الناس واشف انت الشافی شفاء لایغادر سقما. رواه ابن عساکر

۲۸۵۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تعویذ کرتی تھی (اور یہ پڑھتی تھی):

اذهب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا شافی الا انت یاشافی شفاء لایغادر سقما

فرماتی ہیں پس میں آپ کے اس مرض میں جس میں آپ فوت ہوئے آپ ﷺ کو یہ تعویذ کرتی رہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ اٹھالے پس بات یہ ہے کہ یہ مجھے ایک مدت تک نافع تھا۔ رواہ ابن النجار

۲۸۵۳۸...... اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم کے ساتھ جھاڑ تے تھے امسح الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کا شف الاانت فرماتی ہیں کہ یہ جھاڑ امیں نے آپ سے سیکھا اور اس سے آپ کو میں دم کرتی تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مریض آتا تھا تو آپ اس کے لئے دعا کرتے اور پڑھتے:

اللهم اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفائک لایغادر سقما

فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے مرض الوفات میں بوجھل ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پھیرنے لگی اور اس دعا کے ساتھ آپ کو تعویذ کرنے لگی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور ارشاد فرمایا کہ رفیق اعلیٰ کی دعا کر پھر کہا...... رب اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ کہتی ہیں پس یہ وہ آخری کلام تھا جو میں نے آپ سے سنا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۴۰...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی رخصت مرحمت فرمائی۔ ابن عساکر

۲۸۵۴۱...... عبدالرحمٰن بن سائب رضی اللہ عنہ جو ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے دم سے جھاڑا کروں پس یہ پڑھا:

بسم الله ارقیک والله یشفیک من کل داء فیک اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لاشافی الاانت. رواه ابن جریر

۲۸۵۴۲...... یونس بن حباب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تعویذ کے باندھنے کے متعلق رائے لی تو فرمایا ہاں جب کہ ہو اللہ کی کتاب سے یا نبی ﷺ سے منقول کلام سے اور مجھے حکم کیا اس کے ذریعہ بخار کا علاج کرنے کا کہتے ہیں پس میں چوتھے روز آنے والے بخار کے لئے لکھا کرتا تھا:

یانار کونی بردا وسلما علی ابراهیم وأرا دوابه کیدا فجعلنهم الاخسرین، اللهم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب هذا الکتاب. رواه ابن جریر

۲۸۵۴۳...... ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ایک بدخواہ جن مجھے ستاتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پڑھ:

اعوذ بکلمات الله التامات من شر الممی لا یجاوزهن برولا فاجر من شرما ذرا فی الارض ومن شرما یخرج منها ومن شرما یعرج فی السماء وما ینزل منها ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یارحمن

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے (اسکو) ہٹادیا۔ بخاری ومسلم. ابن عساکر

۲۸۵۴۴...... حضرت ابی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اس دوران آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ کو ڈنک مارا آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور اس کو ماردیا پس جب آپ پھرے (فارغ ہوئے۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ نے دوران صلوۃ اس کو مارا (از مترجم) تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا کسی نمازی کو

اور نہ غیر نمازی کو اور نہیں چھوڑتا کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور ان دونوں کو ایک برتن میں ڈالا پھر اس کو اپنی انگشت پر ڈالتے رہے جہاں اس بچھو نے آپ کو ڈنک مارا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے اور معوذتین سے اپنی انگشت کا تعوذ کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے رہے۔

ابن ابی شیبه بیهقی فی شعب الایمان مستغفری فی الدعوات ابو نعیم فی الطب

۲۸۵۴۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں صاحب نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: لو انز لنا هذا القرآن علی جبل آخر سورت تک کے بارہ میں نقل کرتے ہیں کہ یہ سر درد کا دم ہے۔ دیلمی

۲۸۵۴۶......حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو غمگین پایا: کہا اے محمد! یہ کیا پریشانی ہے جو میں آپ کے چہرہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ "حسن" اور "حسین" (رضی اللہ عنہما) کو نظر لگ گئی: کہا کہ نظر کی تصدیق کیجئے پس بے شک نظر حق ہے، کیا پھر آپ نے انہیں ان کلمات کے ساتھ تعویذ نہیں دیا (یعنی دم مراد ہے) پوچھا اور وہ کیا ہیں؟ جواب دیا کہہ:

اللّٰهم یاذالسلطان العظیم ذالمن القدیم ذالرحمة الکریم وهی الکلمات التامات والدعوات المستجابات عاف الحسن والحسین من أنفس الجن واعین الا نس.

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے پس دونوں صاحبزادے رضی اللہ عنہ وارضاھما آپ کے سامنے اٹھ کر کھیلنے لگے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو اس تعویذ کے ساتھ تعوذ فراہم کرو پس تعوذ کرنے والوں نے اس جیسے تعویذ کو نہیں پایا۔ روایت کیا ابن مندو ابن حنبل نے غرائب شعبہ میں اور جرجانی نے جرجانیات میں اور اصبہانی حجۃ میں اور ابن عساکر نے دارقطنی نے کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان میں ابورجاء محمد بن عبیدہ اللہ حطیبی متفرد ہیں جو اہل سنۃ سے ہیں۔

۲۸۵۴۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن وحسین رضی اللہ عنہما وأرضاھما کو اللہ کے ان کلمات نامہ سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

اعوذ کما بکلمات الله التا مات من کل شیطن وهامة ومن کل عین لامة. طبرانی اوسط، ابن النجار

۲۸۵۴۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے بچھو نے ڈنک مارا۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو بس ڈنک مارتا ہی ہے پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس جگہ پر مسح کرتے رہے اور قل یاایھا الکافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔ ابو نعیم فی الطب

الرقی المذمومة ......ناپسندیدہ جھاڑ پھونک

۲۸۵۴۹......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج (روزانہ کی مقررہ اجرت) دیا کرتا تھا اور میرے والد اس کے راتب یومیہ سے کھایا کرتے تھے بس ایک دن وہ کچھ لایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھالیا غلام بولا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کا عمل کیا تھا اور میں کہانت کو جانتا نہ تھا بس میں نے اس کو دھوکا دیا تھا وہ مجھے مل گیا اور اس نے مجھے اس کا بدل دیا سو یہ جو آپ نے کھایا وہی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق کے اندر) داخل کیا اور جو پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔

بخاری. سنن کبریٰ للبهقی

۲۸۵۵۰......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں پیتل کا ایک حلقہ دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ

کیا ہے؟انہوں نے عرض کیا کہ یہ کمزوری (کے علاج) کے لئے ہے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے یہ تجھے بجز لاغری کے کچھ نہ دے گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں کہ روایت صحیح ہے)

۲۸۵۵۱...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے بازو میں پیتل کا ایک کڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا واھنہ (لاغری) کی راہ سے ہے فرمایا کیا تجھے یہ بھلا لگتا ہے کہ تو اس کے سپرد کردیا جائے؟ اس کو اپنے سے اتار پھینک (ابن جریر۔ کہتے ہیں کہ روایت درجہ صحت پر ہے۔

۲۸۵۵۲...... عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ کو ایک دنبل نکل آیا ان سے کہا گیا کیا آپ اس پر کوئی منکا نہیں لٹکا لیتے (مثلا کوئی کوڑی یا سیپ یا کھونگا جس میں سوراخ کرکے دھاگا ڈال دیا گیا ہو) کہنے لگے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس میں میری جان ہے تب بھی میں اسکو نہ باندھتا اس کے بعد فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے (ابن جریر روایت کو صحیح قرار دیا)۔

۲۸۵۵۳...... ابوبشر بن حارث بن خزمہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دیکر جبکہ لوگ اپنی اپنی خوابگاہ میں تھے بھیجا کہ ہرگز کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا قلادہ (گہنا۔ ہار) نہ رہنے دیا جائے بس کاٹ دیا جائے۔ رواہ ابونعیم

الکتاب الرابع من حروف الطاء......الطیرۃ والفال والعدوی من قسم الاقوال (الطیرۃ)

حروف طاء کی چوتھی کتاب بدشگونی......قبیل تعدیہ مرض از قبیل اقوال شگون

۲۸۵۵۴...... پرندوں کو اپنے انڈوں پر رہنے دو۔ ابوداؤد عن ام کرز

۲۸۵۵۵...... (نیک یا بد) فال جاری واقع ہوتی ہے تقدیر کے مطابق۔ مستدرک حاکم. عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۵۵۶...... بدشگونی کرنا شرک کی بات ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب المفرد. مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۵۷...... زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ نحوست عورت میں ہے اور سواری میں ہے اور گھر میں ہے۔

(مستدرک حاکم، سنن کبریٰ للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا

۲۸۵۵۸...... نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔ ترمذی نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۵۹...... نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۰...... تین چیزوں میں تو نحوست ہی ہے: گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں۔ بخاری، ابوداؤد. ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۱...... اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔

مالک احمد، بخاری ابن ماجہ. عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسلم نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۲...... بدفالی یا نیک فالی کے لئے پرندوں کو اڑنے پر اکسانا اور کسی کو منحوس قرار دینا اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا بتوں (کو ماننے) کی قبیل سے ہے۔ ابوداؤد عن قبیصہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابی داؤد ۸۴۲ ضعیف الجامع ۳۹۰۰

۲۸۵۶۳...... انسان کے اندر تین چیزیں ہیں بدشگونی اور گمان (بد) قائم کرلینا اور حسد کرنا پس شگون سے اسکو نکالنے والی بات یہ ہے کہ (کلام سے) نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ تحقیق میں نہ پڑے اور حسد سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ زیادتی نہ کرے۔

شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۳

۲۸۵۶۴..... مومن میں تین خصلتیں ہیں بدشگونی (بد) گمانی اور حسد پس بدشگونی سے اس کو نکالنے والی یہ بات ہے کہ وہ (اس شگون کی بنا پر کام کر گذرنے سے نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ کھوج نہ لگائے اور حسد سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ ابن صصری فی امالیه فردوس دیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۴۰۰۶

۲۸۵۶۵..... نہیں ہے، ہم میں سے وہ شخص جس نے شگون لیا یا اس کے لئے شگون کیا گیا یا عمل کہانت کیا یا اس کے لئے کیا گیا یا جادو کیا یا کروایا۔

طبرانی عن عمران بن حصین رضی الله عنه

۲۸۵۶۶..... جس کو بدشگونی نے اپنے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا۔ مسند احمد. طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۵۶۷..... بے شک پرندوں کو اڑنے پر اکسانا (بغرض راہ نمائی) اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا اور (کسی شیءمیں) نحوست سمجھنا بتوں کو ماننے کی قبیل سے ہے۔ ابن سعد. احمد. طبرانی فی الکبیر عن قطن بن قبیصه عن ابیه

۲۸۵۶۸..... بدشگونی شرک ہے بدشگونی شرک ہے۔

ابوداؤد طیالسی، احمد ابوداد، ابن ماجه، حاکم فی المستدرک بیهقی فی الثعب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۵۶۹..... بدشگونی شرک کی قبیل سے ہے ترمذی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۵۷۰..... جو شخص سفر کے ارادہ سے نکلا پھر نحس (کے تصور) سے رک گیا تو اس نے اس وحی کا انکار کیا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

دیلمی عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۸۵۷۱..... بدشگونی وہی ہے جو تجھے چلادے یا روک دے۔ احمد عن الفضل بن عباس رضی الله عنه

۲۸۵۷۲..... ہام رات کی تاریکی میں طلب انتقام کے لئے گشت کرنیوالا پرندہ کچھ نہیں ہے ہام کچھ نہیں ہے (یعنی من گھڑت بات ہے) الّو جو اہل جاہلیت کے زعم کے مطابق مقتول کی روح ہوتی ہے یا میت کی بوسیدہ ہڈیاں ہوتی ہیں جو الو بن جاتی ہیں۔ حاشیه مشکوة ۲۰۳۹۲

۲۸۵۷۳..... اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو عورت میں اور سواری کے جانور میں اور گھر میں ہے۔

۲۸۵۷۴..... نحوست نہیں ہے پس اگر نحوست موجود ہے تو گھوڑے میں اور عورت میں اور رہائش گاہ میں ہے۔

طبرانی عن عبدالمهیمن عن ابن عباس رضی الله عنه عن سهل بن سعد عن ابیه عن جده

۲۸۵۷۵..... بدفالی ہے ہی نہیں اور بدفالی اس پر (بوجھ) ہے جو یہ کرتا ہے سو اگر کسی شے میں ہے تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہے۔

ابن حبان، ابن جریر، سعید بن منصور عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۷۶..... بدفالی رہائش گاہ میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۵۷۷..... اس سے نکلو اس حال میں کہ یہ لائق مذمت ہے۔ شعب الایمان البیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۵۷۸..... اس کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دو (پشت پر دیکھیں)۔ ابوداؤد، سنن کبریٰ للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۷۹..... جس کسی کو اس سے کچھ حصہ پہنچے تو چاہئے کہ یوں کہے: اللهم لا طیر الا طیرک ولا اله غیرک (اے اللہ نہیں کوئی نحوست مگر تیری (پیدا کردہ) اور نہیں کوئی معبود مگر تو۔ نسائی عن سلمان ابن بریدة عن ابیه

۱۔ ہام اور ہامہ بغیر تشدید کے۔ ہے تشدید کے ساتھ اس کا معنی زہریلی چیز ہے جیسے سانپ بچھو چنانچہ تعوذات میں جہاں ہامہ ہے وہ مشدد ہے جس کی جمع ھوام ہے اور معنی زہریلا جانور ہے۔ از مترجم

۲۔ ذروھا ذمیمة۔ ہا ضمیر کا مرجع دار ہے چنانچہ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثر فیھا عددنا و اموالنا فتحو لنا الی دار قل فیھا عد نا و امو النا فقال. ذرو ھاذمیمۃ شکوۃ ۳۹۲

روایت اولیٰ جوابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی شاید یہی واقعہ ہے۔ فلینظر

۲۸۵۸۰......جس شخص کو بدفالی اس کی حاجت سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اور اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا یوں کہے:

اللھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولاالہ غیرک

الشذرہ ۱۵۷ کشف الخفار احمد طبرانی ابن السنی فی عمل الیوم والیلۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ.

اکمال

۲۸۵۸۱......فال (نیک) مرسل ہے (چھڑانے والی ہے) اور چھینک سچی شاہد ہے۔ الحکیم عن الروھیب. ضعیف الجامع ۴۰۲۳

۲۸۵۸۲......ہم نے تیری فال تیرے منہ سے حاصل کی۔ ابوداؤد عن ابی ھریرہ ابن السنی ابونعیم فی الطب عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ فردوس دیلمی عن ابن عمر، الاسرارا لمرفوعہ ۲۱۲ اسنی المطالب ۸۲

۲۸۵۸۳......بہترین شگون خوش فالی ہے اور شگون مسلمان کو مانع نہیں بنتا پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ شگون دیکھے تو چاہئے کہ یہ کہے:

اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یرفع السیأت الا انت ولاحول ولا قوۃ الا بک

ابوداؤد. سنن کبریٰ بیھقی عن عروۃ بن عامر القرشی

۲۸۵۸۴......سچا شگون فال نیک ہے اور یہ شگون مسلمان کو نہیں روکتا اور جب تم شگون میں سے کوئی چیز ناپسندیدہ دیکھو تو کہو:

اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیأت الا انت ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

ابن السنی عن عقبۃ بن عامر القرشی ضعیف الجامع ۹۹

۲۸۵۸۵......اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ نحوست تو عورت اور سواری کے جانور اور گھر میں ہے۔

مستدرک سنن کبری بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۸۵۸۶......نحوست کچھ نہیں ہے اور بعض اوقات برکت گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

ترمذی ابن ماجہ عن حکیم بن معاویۃ

۲۸۵۸۷......الو میں کچھ نہیں ہے اور نظر حق ہے اور سچی شگون خوش فالی ہے۔

احمد، ترمذی عن حابس، ضعیف الترمذی ۳۸۵ ضعیف الجامع ۶۲۹۵

۲۸۵۸۹......نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔

ترمذی نسائی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعیف الترمذی ۵۳۴

۲۸۵۹۰......شگون کچھ نہیں اور اس میں کا بہتر فال ہے (یعنی) وہ بہترین کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔ احمد. مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۵۹۱......شگون کچھ نہیں اور تمام شگونوں میں سے بہتر فال ہے جو تم میں سے کوئی سن لے۔

الاکمال

۲۸۵۹۱......شگونوں میں سے بہتر فال ہے اور نظر حق ہے۔ دیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۲......نہیں کوئی نحس (بدشگون) اور اس میں کی بہتر فال ہے عرض کیا گیا اور کیا ہے فال اے اللہ کے رسول، فرمایا اچھی بات درانحالیکہ اس کو تم میں کا کوئی فرد سنے۔ احمد مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۳......خوب شے ہے فال (یعنی) وہ بہتر کلمہ جس کو تم میں کوئی فرد سنے۔ دیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۴......اے فلاں! ہم موجود ہیں تیرے استقبال کو ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لی، لے چلو ہمیں ہریالی کی طرف۔

طبرانی. ابونعیم فی الطب عن كثير بن عبدالله لمزنی عن ابيه عن جده الشذرة ۳۸

العدویٰ

۲۸۵۹۵......نہیں کوئی تعدیہ اور نہیں الو (کی شکل میں کوئی روح) اور نہ بدشگونی اور محبوب رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۶......نہیں کوئی تعدیہ مرض اور نہ بدشگون اور بس نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

احمد، بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۵۹۷......نہیں ہے کچھ چھوت اور نہ بدشگون اور پسند ہے مجھے فال نیک اور فال نیک اچھا کلمہ ہے۔

احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۹۸......نہیں چھوت اور نہ ھامہ (الو) اور نہ ہی مشرق میں مقابل کے طلوع کے ساتھ مغربی تارہ کا غروب دخل انداز ہے (بارش میں)۔

ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۹......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحس ہے اور نہ کوئی روح الو کی شکل میں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمائیے کہ ایک اونٹ جس کو خارش ہو تمام اونٹوں کو خاش زدہ کر دیتا ہے۔ فرمایا یہ فیصلہ الٰہی ہے بھلا پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا۔ احمد ابن ماجه عن ابی عمر رضی الله عنه

۲۸۶۰۰......نہ چھوت چھات ہے نہ بدشگون ہے اور نہ الو (کی شکل میں کوئی پیاسی روح ہے اور نہ کوئی اصفر ہے اور جذام والے سے تو ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگے۔ (صفر کیا ہے؟) اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اہل جاہلیت ماہ صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے نفی فرمائی۔

۲۸۶۰۱......کوئی چیز دوسری چیز کو تعدیہ نہیں کرتی (اگر یہ بات ہے تو) پھر اول کو کس نے لگائی کوئی چھوت چھات نہیں ہے اور نہ صفر کچھ ہے اللہ نے پیدا کیا ہے ہر نفس کو پھر اس کی حیات لکھی اور اس کا رزق اور مصائب لکھے۔ احمد نسائی، عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۶۰۲......بیمار ریوڑ والا ہرگز نہ لائے (اپنے ریوڑ کو) تندرست ریوڑ والے کے پاس۔

احمد، بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۶۰۳......نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ (کسی مقتول میت کی روح یا ڈھانچہ بشکل الو کا وجود ہے۔ (جو طلب انتقام کے لئے بھٹکتی پھر رہی ہو) اور نہ صفر ہے اور نہ غول بیابانی ہے۔

۲۸۶۰۴......نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کی روح (یا نہ الو ہے جو کسی روح کا قالب ہو۔

احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن ابی هريرة احمد، مسلم عن السائب بن يزيد رضی الله عنه

۲۸۶۰۵......سو اول کو کس نے مرض لگایا؟ بخاری مسلم ابوداؤد عن ابی هريرة

۲۸۶۰۵......بیابان کے بھوت کا کوئی وجود نہیں۔ ابو داؤد عن ابی هريرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۶۰۷......نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کا سر کچھ ہے اور نہ کوئی بیمار کسی تندرست کو مرض لگاتا ہے (قاضی محمد بن باقی انصاری نے اپنے شیوخ سے روایت کردہ احادیث کے ایک جزء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

۲۸۶۰۸......نہ صفر ہے اور نہ مقتول کی روح بشکل الو ہے اور نہ چھوت چھات ہے اور نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ طبرانی. ابن عساكر. عن عبد الرحمن بن ابی عميرة المزنی

۲۸۶۰۹......کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ طبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۸۶۱۰......نہ چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح) ہے اور دو مہینے ساٹھ دن کے پورے نہیں ہوتے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ طبرانی كبير عن ابی امامة رضی الله عنه

۲۸۶۱۱......نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح ہے) اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہے پس جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں جا کر نہ ٹھہرو اور اگر وہ واقع ہو جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

ابن خزيمة طحاوی، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه

۲۸۶۱۲......نہیں ہے چھوت چھات اور نہ بدشگونی اور نہ ہامہ (طلب انتقام کے لئے گشت کرنے والی روح مقتول)

۲۸۶۱۳......نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھٹکتی روح) کا جود ہے کیا تم نے نہیں دیکھا اونٹ کو کہ صحراء میں رہتا ہے۔ پس وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے سینے کے نیچے والے حصہ میں جو زمین سے ٹکتا ہے) یا اس کے پیٹ کے چپکے ہوئے حصہ میں خارش کا ایک چھوٹا سا نشان ہو جاتا ہے جو اس سے پہلے نہ تھا پس (اس) پہلے اونٹ کو کس نے مرض منتقل کیا۔

شيرازی فی الالقاب. طبرانی كبير حليه ابی نعيم مستدرک حاكم بروايت عمير بن سعد انصاری رضی الله عنه

۲۸۶۱۴......نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے اور نہ ہام ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی حیات لکھی اور اس کی موت لکھی اور اس کی مصیبتیں اور روزی لکھی۔

۲۸۶۱۴......نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھٹکتی روح) ہے اور نہ صفر ہے پس اول فرد کو کس نے مرض لگایا۔

مسند احمد. ابن ماجه. طبرانی كبير بروايت ابن عباس رضی الله عنه

۲۸۶۱۵......نہ چھوت چھات والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمایئے ایک ایسا اونٹ ہے جس کو خارش ہے پس وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ فیصلہ الٰہی ہے پس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔

مسند احمد. ابن ماجه. بروايت ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۶۱۶......نہیں کوئی بیماری چھوت والی اور نہ ہامہ (یعنی پرندہ کی شکل میں طلب انتقام کے لئے رات کو بھٹکنے والی روح) اور نہ صفر (پیٹ کا کیڑا جو بھوک میں ڈستا ہے یا ماہ صفر باعتبار آفات وبلیات) اور چاہئے کہ نہ اترے کوئی بیمار جانوروں کے ریوڑ والا تندرست جانوروں کے ریوڑ والے کے پاس۔ اور تندرست ریوڑ والا جہاں چاہے پڑاؤ کرے۔ عرض کیا گیا اور یہ کس وجہ سے فرمایا اس لئے کہ یہ (امر) باعث تکلیف (دیگراں ہے)

بيهقی بروايت ابی هريرة

۲۸۶۱۷......نہیں کوئی اڑ کر لگنے والی بیماری اور نہ کسی مقتول کی روح (جو آ کر انتقام مانگے) اور نہ صفر اور پرہیز کرو جذامی سے ایسے جیسے کہ پرہیز

کرتے ہوتم شیروں سے۔ بیہقی بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۸......نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامّہ (روح مقتول ہے) بدشگون ہے اور پسند ہے مجھ کو فال۔ دارقطنی (فی المتفق) بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۹......نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامّہ (روح مقتول) ہے اور نہ بیابانی بھوت ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

ابن جریر بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۰......نہ تعدیہ مرض ہے اور نہ نحوست ہے۔

۲۸۶۲۱......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۲۲......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح کا پرندہ ہے اور بہترین شگون فال ہے (اور نظر بر حق ہے)۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۳......نہ چھوت چھات ہے اور بدشگون ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۴......نہ چھوت چھات ہے اور نہ شگون بد ہے بھلا اول کو کس نے مرض لگایا۔ ابن جریر بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۵......نہ اڑ کر لگنے والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور وکل انسان ألزلناه طائره فی عنقه اور ہر آدمی کے لگادی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳

کتاب الطیرۃ والفال والعدوی......من قسم الافعال

بدشگونی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جواز قبیل افعال ہوں

۲۸۶۲۶......نعمان بن رازیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم زمانہ جاہلیت میں پرندے اڑا کر فال معلوم کرنے کا مشغلہ رکھتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے پس آپ ہمیں اے اللہ کے رسول کیا حکم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام نے اس کی صداقت (واقعیت) کی نفی کی اور لیکن تم میں سے کوئی ہرگز سفر سے نہ رکے۔

ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۷......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ بیماری کا اڑ کر لگنا ہے اور نہ صفر ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی پرندہ کے قالب میں انتقام کے لئے بھٹکنے والی روح ہے پس ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! پس کیا شان ہے اونٹوں کی کہ ہوتے ہیں بیابان میں ایسے جیسے کہ ہرن پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے پس ان سب کو خارشی کر دیتا ہے ارشاد فرمایا بھلا اول کو کس نے یہ مرض لگایا۔ بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن جریر

۲۸۶۲۸......ابن شہاب سے مروی ہے کہ بے شک ابوسلمہ نے انہیں بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا عدویٰ (مرض سے مرض پیدا ہونا کچھ نہیں) اور وہ (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیمار موشیوں والا (اپنے مویشیوں کو) تندرست مویشیوں والے کے پاس نہ لائے اور ابوسلمہ نے (ابن شہاب کو) کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے قول لا عدوی کی روایت سے خاموش ہو گئے اور قائم رہے اپنے قول لا یورد ممرض علی مصح پر۔ یعنی پہلی روایت کو بیان کرنا چھوڑ دیا اور دوسری کی روایت کو بیان کرنا باقی رکھا۔

۲۸۶۲۹......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خارش کا نشان اونٹ کے موٹے ہونٹ میں ہوتا ہے یا اس کی دم کی جڑ میں ہوتا ہے، پھر وہ تمام اونٹوں میں کھجلی پھیلا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

پہلے کو کس نے لگایا؟ نہ چھوت چھات ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ صفر ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی زندگی لکھی اور اس کو پیش آنے والی مصیبتیں لکھیں اور اس کی روزی لکھی۔ رواہ ابن جریر

یہ مضمون بخاری شریف میں بھی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں نسیان کا شکار ہوتے ہوں۔

۲۸۶۳۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ کوئی بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ صفر ہے پس ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اونٹ ایسا نہیں کہ اس کو خارش ہوتی ہے پھر وہ دوسرے اونٹوں میں رہتا ہے اور انہیں بھی مرض لگا دیتا ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا تو نے خیال کیا کہ اول کو کس نے مرض لگایا؟ اور ایک عبارت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا پہلے کو کس نے خارش لگائی؟ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۱...... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا رائے رکھتے ہیں آپ میری اس لونڈی کے متعلق جس کی طرف سے میرے دل میں کچھ بات ہے؟ اس لیے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم) سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ (نحوست) ہے تو وہ گھر میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور عورت میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کے نبی ﷺ سے سننے کا سختی سے انکار کیا، اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس احتمال کا انکار کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو اور اس بات کا بھی کہ نحوست کسی چیز میں ہو اور فرمایا کہ جب تیری طبیعت میں اس کی طرف سے کچھ (خلجان) بیٹھ گیا ہے تو اس سے جدائی اختیار کر دے یا اس کو فروخت کر دے یا اس کو آزاد کر دے۔

رواہ ابن جریر

کسی بھی چیز میں نحوست نہ ہونا

۲۸۶۳۲...... قتادہ ابوحسان سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا کے پاس داخل ہوئے اور آپ کو بیان کیا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نحوست عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت غصہ ہوئیں اور طیش میں آپ کو (گویا کہ) بھونچال آ گیا۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی، بس یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۳...... ابوحسان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اس پر آپ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا بس یہ فرمایا کہ اھل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۴...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی اور اس وقت ہم (تمام انواع میں) کثرت وفراوانی والے تھے پس ہم احتیاج میں آ گئے اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہو گئے اور ہم میں اختلاف ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو فروخت کر دو یا اس کو بحالت مذمومیت چھوڑ دو۔

رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۵...... عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کی ہیں (یاد کی ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں ہے صفر اور ھامہ (کسی مقتول کی انتقام کی خاطر بھٹکتی روح) اور نہ اڑ کر لگنے والی بیماری اور (یہ کہ) نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے توڑا اللہ کے ذمہ کو وہ نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۶۳۶......مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ثعلبہ بن یزید حمانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نہ تو صفر ہے اور نہ ہامہ (کسی مقتول کی روح جو الو یا کسی اور پرندہ کی شبیہ کی شکل میں طلب انتقام کی خاطر آتی ہو) اور مرض نہیں لگاتا کوئی مریض کسی تندرست کو میں نے کہا! کیا آپ نے سنا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا ہاں! سنا میرے کان نے اور دیکھا میری آنکھ نے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۷......مزید۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اگر کچھ ہے یا کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے۔ رواہ ابن جریر

ذیل الطیرہ

۲۸۶۳۸......سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے منحوسیت کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر وہ کسی چیز میں ہے تو عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۹......ابوحازم سے مروی ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے منحوسیت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کہتے تھے اگر کچھ ہے (یعنی نحوست کا کچھ حصہ ہے) تو وہ عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۴۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی! بیشک ہم ایک دار میں مقیم تھے اس میں ہماری تعداد بہت تھی اور اس میں ہمارے اموال بکثرت تھے پس ہم ایک دوسرے دار کی طرف منتقل ہوئے تو وہاں ہماری تعداد گھٹ گئی اور وہاں ہمارے اموال کم ہوگئے، پس اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اس کو (دعوھا فرمایا یا ذروھا فرمایا۔ معنی ایک ہے) بحالت مذمومیت۔

حرف الظاء......کتاب الظہار......من قسم الافعال

حرف ظاء سے شروع ہونے والے حرف ظہار کے عنوان کے تحت آنے والی حدیثیں جواز قبیل افعال ہیں۔

۲۸۶۴۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے تحت (یعنی نکاح میں) چار بیویاں ہوں پھر وہ ان سے ظہار کرے تو اس کو ایک کفارہ کفایت کر جائے گا۔ مصنفٌ عبدالرزاق. دارقطنی بخاری مسلم

۲۸۶۴۲......قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اس سے شادی کرنے کی شرط پر اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح قرار دے دیا (یعنی یوں کہا کہ اگر تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے نکاح کرے تو اس کے قریب نہ جائے جب تک کہ کفارہ ادانہ کردے۔ عبدالرزاق. بخاری. مسلم

۲۸۶۴۳......سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس کی تین بیویاں تھیں اور اس نے یہ کہدیا تھا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ایک کفارہ ہے۔

عبدالرزاق. کامل لابن عدی بخاری ومسلم

۲۸۶۴۴......مسند عمرو بن سلمہ۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے وہ سلمہ بن صحر البیاضی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سلمہ نے) اپنی بیوی کو اپنے اوپر ایسے قرار دے دیا جیسے ان کی ماں کی پشت (اور ظہار کی یہ قرارداد) رمضان کے گذرنے تک تھی، پس وہ (اس عرصہ میں) موٹی تازی ہوگئی اور تروتازہ (یعنی فربہ) ہوگئی سو وہ اس پر نصف رمضان میں (ہی) جا پڑے پھر نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ وہ اس عمل کو گراں محسوس کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے اس کی کہ ایک غلام آزاد کرے؟

انہوں نے کہانہیں! فرمایا کیا اس کی طاقت رکھتا ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے؟ کہانہیں! فرمایا کیا پھر یہ کرسکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کوکھانا کھلادے؟ کہانہیں!

پس نبی ﷺ گویا ہوئے کہ اے فروہ بن عمرو یہ فرق اس کو دیدے اور فرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ ۱۵ یا ۱۶ سولہ صاع آتے ہیں پس یہ شخص ساٹھ مسکینوں کو یہ ٹوکرا کھلادے۔

وہ بولا کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ پس قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا اس شہر (مبارک) کی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی شخص ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں۔

پس (اس بات کوسن کر) نبی ﷺ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۵..... یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ کو خولہ بنت مالک ثعلبہ نے بیان کیا اور یہ (خولہ بنت مالک) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں (یعنی نکاح میں تھیں) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے شوہر کی جبکہ اس نے مجھ سے ظہار کیا تھا کھجور کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اعانت فرمائی تھی اور دوسرے ٹوکرے کے ساتھ میں نے مدد کی تھی پس یہ ساٹھ صاع ہوئے تھے کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کردے اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا اپنے چچازاد کے پاس اور اس کے بارہ میں اللہ سے ڈرتی رہ۔ رواہ ابونعیم

۲۸۶۴۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قبل از نکاح ظہار کو اور قبل از نکاح طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۷..... ابن المسیب رضی اللہ عنہ تابعی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے قبل اس سے مل گیا تو نبی ﷺ نے اس کو ایک کفارہ کا حکم فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۸..... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے جاملا پھر اس نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا اور تجھے اس عمل پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پازیب دیکھے یا یہ کہا کہ میں اس کی پنڈلیوں کو چاند کی روشنی میں دیکھ لیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے جدا رہ یہاں تک کہ تو وہ کام ہی کرے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ایک مجلس میں کئی بار ظہار کرے تو ایک کفارہ ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں ظہار کیا تو متعدد کفارے ہیں اور ایمان (قسمیں) بھی اسی طرح ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور نہ ظہار ایلاء میں داخل ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

حرف العین

اس میں چار کتب ہیں۔علم۔عتاق۔عاریہ اور عظمت از قبیل اقوال۔

کتاب العلم

اس میں تین ابواب ہیں

باب اول...... علم کی ترغیب کے بارے میں

۲۸۶۵۱...... علم حاصل کرنا ہر مسلمان ہر فرض ہے۔عبدالرزاق وبیهقی شعب الایمان عن انس. ابوداؤد طيالسي وسعيد ابن منصور وخطيب عن الحسينبن علی. طبرانی فی الا وسط عن ابن عباس. تمام عن ابن عمر طبرانی فی الکبر عن ابن مسعود. خطيب عن علی طبرانی فی الاوسط وبیهقی شعب الایمان عن ابن سعید

۲۸۶۵۲...... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو شخص کسی نااہل کے سامنے علم کے خزانے بکھیرے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہر موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔رواہ ابن ماجه عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۲ وضعیف الجامع ۳۶۲۶

۲۸۶۵۳...... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے طالب علم کی لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواه ابن عبد البر فی العلم عن انس

۲۸۶۵۴...... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی فریاد کو بہت پسند کرتا ہے۔

رواه البيهقی فی شعب الا یمان وابن عبد البر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۵۲۰ وضعیف الجامع ۳۶۲۵

فائدہ:...... اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے ضروری مسائل حلال وحرام کا ضروری علم اس حدیث کو آج کل کے مروجہ عصری علوم وفنون کے لیے پیش کرنا اور پھر عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں جانا اور اس حدیث کو حجت بنانا زبردست غلطی اور کم فہمی ہے، دینی علوم، عصری علوم، سائنسی علوم مباح ہیں فرض نہیں۔فليتامل

۲۸۶۵۵...... علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔رواه الطبرانی وابن عبد البر عن انس

۲۸۶۵۶...... حصول علم کے لئے گھڑی بھر کا وقت صرف کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے حصول علم کی لیے ایک دن صرف کرنا تین مہینوں کے روزوں سے افضل ہے۔رواه الديلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۷۹ وضعیف الجامع ۳۶۲۳۔

۲۸۶۵۷...... طلب علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواه الخطيب وابن عبد البر فی العلم عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۸ وضعیف الجامع ۳۸۶۸

۲۸۶۵۸...... علم عمل سے افضل ہے افضل اعمال وہ ہیں جو متوسط درجہ کے ہوں اللہ تعالیٰ کا دین سستی اور غلو کے درمیان ہے دو برائیوں کے درمیان نیکی ہوتی ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا جاسکتا۔ ہے وہ سفر بہت بڑا ہوتا ہے جس میں سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لاد

دیا جائے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن بعض الصحابة

۲۸۶۵۹......حقیقی علم تین چیزیں ہیں ان کے سوا باقی سب کچھ فالتو ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اوراٹل فیصلہ جو موافق عدل ہو۔رواہ ابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی دواؤ ۶۱۵ وضعیف الجامع ۳۸۷۱۔

۲۸۶۶۰......حقیقی علم تین چیزیں ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اورلا ادری (یعنی میں نہیں جانتا)۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۹ وضعیف الجامع ۳۸۷

۲۸۶۶۱......علم اسلام کی زندگی اور بقا ہے اور دین کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر مکمل کردیتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ علم بھی عطا کردیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا ہوتا۔رواہ ابوالشیخ عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۲۔

۲۸۶۶۲......علم خزانہ ہے اس کی کنجیاں سوال ہیں علم کے متعلق سوالات کرتے رہو چونکہ ایک سوال کرنے سے چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو عالم کو سننے والے کو اوران سے محبت رکھنے والے کو۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن علی

۲۸۶۶۳......علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل مومن کی دلیل اور راہنمائی ہے عمل اس کی درستی اور قیم ہے برد باری اس کا وزیر ہے بصارت اس کے لشکر کا امیر ہے رفاقت اس کا باپ ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۸۶۶۴......علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواہ ابن عبدالبر عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۵

۲۸۶۶۵......علم عبادت سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابوالشخ عن عبادة

۲۸۶۶۶......علم دین ہے نماز دین ہے ذرا دیکھو کہ تم کس سے یہ علم حاصل کرتے ہو اور یہ نماز کیسے پڑھتے ہو چونکہ قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔رواہ الدیلمی فی مسند افر دوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

نفع بخش اور نقصان دہ علم

۲۸۶۶۷......علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ جو دل میں جاگزیں ہوتا ہے یہ علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبان کی حد تک ہو یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔رواہ ابن ابی شیبة والحایم عن الحسن مرسلًا ولخطیب عنه عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۸۔

۲۸۶۶۸......علم میری میراث ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی میراث ہے۔رواہ الدیلمی فی مسندالفر دوس عن ام ھانی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۰

۲۸۶۶۹......علم اور مال ہر طرح کے عیب کو چھپا دیتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر طرح کے عیب کو عیاں کردیتے ہیں۔

واہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۱

۲۸۶۷۰......علم سے منع کرنا حلال نہیں۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۴۰ والشذرۃ ۶۰۶

۲۸۶۷۱...... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۷۔

۲۸۶۷۲...... عالم اور متعلم خیرو بھلائی میں دونوں شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۰۔

۲۸۶۷۳...... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا سلطان ہوتا ہے جس نے عالم کی گستاخی کی وہ ہلاک ہوا۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۸ والمغیر ۹۵

۲۸۶۷۴...... عالم علم اور عمل کا انجام جنت ہے جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو علم اور عمل جنت میں جائیں گے جبکہ عالم دوزخ میں جائے گا۔

رواہ الدیلمی فی مسندا لفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵۔

۲۸۶۷۵...... علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہوتے ہیں۔رواہ القضاعی وابن عساکر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۴ والنواضح ۱۰۹۹

۲۸۶۷۶...... علماء میری امت کے امین ہیں۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن عثمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۵۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۰

۲۸۶۷۷...... علماء زمین کے چمکتے ہوئے چراغ ہیں انبیاء کے خلفاء ہیں میرے اور تمام انبیاء کے ورثاء ہیں۔رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۸ وکشف الخفاء ۱۷۵۱

۲۸۶۷۸...... علماء راہنما ہوتے ہیں پرہیزگار لوگ سردار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ،ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

۲۸۶۷۹...... علماء انبیاء کے ورثا ہوتے ہیں علماء سے اہل آسمان محبت کرتے ہیں سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کہ جب مرجاتے ہیں تاقیامت ان کے لئے مغفرت کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔رواہ ابن النجار عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۹۔

۲۸۶۸۰...... علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم سے مستفید ہوکر زندگی بسر کرتے ہیں ایک وہ عالم کہ لوگ تو اسے دیکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ خود ہلاک ہوجاتا ہے ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگوں کو اس سے نفع نہیں ملتا۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۶۸۱...... علماء کی اتباع کرو چونکہ علماء دنیا کے روشن چراغ ہوتے ہیں اور آخرت کے مصابیح ہوتے ہیں۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والتنزیہ ۲۷۶

۲۸۶۸۲...... عالم کے پھسل جانے سے ڈرو اور پھر اس کے رجوع کا انتظار کرو۔

رواہ الحلوانی وابن عدی و البیھقی فی السنن عن کثیر بن عبد اللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۷۷ اوذخیرۃ الحفاظ ۸۹

۲۸۶۸۳...... عالم کی گمراہی سے ڈرتے رہو چونکہ عالم کی گمراہی اسے دوزخ میں لا پھینکتی ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۴ والضعیفۃ ۲۰۶۶

۲۸۶۸۴.....لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا (اور لالچی) طالب علم ہوتا ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ شخص ہوتا ہے جو علم کا طالب نہ ہو۔

رواہ ابونعیم فی کتاب العلم والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۴ والضعیفۃ ۸۲۰

۲۸۶۸۵.....مومنین کے پاس ٹھہرو چونکہ مومن کی گم گشتہ چیز علم ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیۃ ۲۷۸ وذیل اللآ لی ۴۲

۲۸۶۸۶.....میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ رواہ نصر المقدسی فی الحجۃ البیھقی فی رسالۃ الا شعریۃ بغیر سند واورہ الحلیمی والقاضی حسین وامام الحرمین وغیر ھم ولعلہ خرج بہ فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا

کلام:......حدیث الحدیث ضعیف انظر والاسرا المرفوعۃ ۱۷ واسنی المطالب ۷۵ وقال المناوی فی الفیض ،۲۰۹) لم اقف لہ علی سند صحیح وقال الحافظ العراقی مسندہ ضعیف۔

۲۸۶۸۷.....جب مجھ پر کوئی ایسا دن آجائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو جو علم مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے اللہ تعالیٰ اس دن کے طلوع آفتاب میں برکت نہ کرے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲ وترتیب الموضوعات ۱۳۵

۲۸۶۸۸.....پل صراط پر جب عالم اور عابد اکٹھے ہو جائیں گے عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور اپنی عبادت کے بسبب مزے کر جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہاں کھڑا ہو جا اور جس سے محبت کرتے ہو اس کی سفارش کرو تم جس کی بھی سفارش کرو گے تمہاری سفارش قبول کی جائے گی یا عالم کو انبیاء کی جگہ پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۸ وضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۶۸۹.....جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی عطا کرتے ہیں اور اسے اپنے عیوب دیکھنے کی توفیق دیتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس وعن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والکشف الالٰھی ۱۷

۲۸۶۹۰.....جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور رشد وہدایت اس کے دل میں القاء کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۸۶۹۱.....جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں انھیں دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں اور چھوٹوں کو بڑوں کی عزت وتوقیر کرنے کی توفیق دیتے ہیں انکی معیشت میں انھیں وسعت عطا کرتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی توفیق عطا کرتے ہیں انھیں ان کے عیوب دکھاتے ہیں پھر وہ عیوب دیکھ کہ ان سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور جب کسی گھرانے سے برائی کرنا چاہتے ہیں انھیں ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶ والضعیفۃ ۸۶۰

۲۸۶۹۲.....جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس قوم کے فقہاء کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب فقیہ بات کرتا ہے وہ اپنے بے شمار مددگار پاتا ہے اور جب جاہل بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مقہور ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے جاہلوں کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور فقہاء کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب جاہل بات کرتا ہے اس کے مددگار بہت ہوتے ہیں اور جب عالم بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مقہور کر لیا جاتا ہے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ عن حبان بن ابی حبلۃ والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۰ والضعیفة ۲۲۲۱

۲۸۶۹۳......طالب علم کو جب طلب علم کی حالت میں موت آ جائے وہ شہید ہے۔رواہ البزار عن ابی ذر والی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۵ والضعیفة ۲۱۲۶

۲۸۶۹۴......جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کرتا ہے پھر وہ اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرتا ہے وہ انبیاء کا نائب ہوتا ہے۔رواہ الرافعی فی تاریخه عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸ والمغیر ۳۲

علم کی مجلس جنت کے باغات

۲۸۶۹۵......جب تم جنت کے (سرسبز وشاداب) باغات کے پاس سے گزرو ان میں چرلیا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا علم کی مجلس۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۰ وکشف الخفاء ۲۷۸

۲۸۶۹۶......قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن وہ علم حاصل نہ کر سکا اور ایک اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس نے علم حاصل کیا پھر دوسروں نے اس کا علم سن کر نفع اٹھایا مگر وہ خود اپنے علم سے نفع نہ اٹھا سکا۔
رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرة الموضوعات ۲۶ ۲۷ والتنزیة ۲۸۱

۲۸۶۹۷......علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے چونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
رواہ العقیلی وابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۶ والتنزیة ۲۵۸ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲۱،۵۴۲۳ لم یصح فیه اسناد۔

۲۸۶۹۸......علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ طالب علم کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔رواہ ابن عبدالبر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۷ وکشف الخفاء ۳۹۷ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲ لم یصح فیه اسناد

۲۸۶۹۹......جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کریں گے۔
رواہ الترمذی عن ابی هریرة

۲۸۷۰۰......جس شخص نے علم حاصل کیا حصول علم اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوگا۔ رواہ الترمذی عن سنجرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۵ وضعیف الجامع ۵۲۸۶

۲۸۷۰۱......جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا بیڑا خود اٹھا لیتے ہیں۔رواہ الخطیب عن زیاد بن الحارث الصدائی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۴۔

۲۸۷۰۲......جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آ جائے۔رواہ ابو نعم فی الحلیة عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنواضح ۲۲۲۴۔

۲۸۷۰۳......جس شخص نے کسی دوسرے کو تعلیم دی اس کے لیے عامل کا اجر وثواب ہوگا اور عامل کے اجر وثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔
رواہ ابن ماجه عن معاذ بن انس

۲۸۷۰۴..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا یا علم کا ایک باب سیکھا اللہ تعالیٰ اس کے اجروثواب کو تا قیامت بڑھاتے رہیں گے۔
رواہ ابن عا کر عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۰۴

۲۸۷۰۵..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن معاویة احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس وابن ماجه عن ابی هریرة

۲۸۷۰۶..... جو شخص تعلیم دین کے لیے صبح وشام سفر کرتا ہے وہ جنت میں ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلية عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۱۲

۲۸۷۰۷..... جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد وہدایت القاء کرتا ہے۔
رواہ ابونعیم فی الحلية عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۷۰۸..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور دین کی فہم عطا فرماتا ہے۔ رواہ السنجری عن عمر

کلام: ...... حدیث کی سند میں ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۰

۲۸۷۰۹..... بغیر علم کے عبادت کرنے والا شخص اس گدھے کی طرح ہے جو آٹا پینے والے مکان میں ہو۔ رواہ ابونعم فی الحية عن واثله

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۷ وضعیف الجامع ۵۹۱۱

۲۸۷۱۰..... کلمہ حق سب سے اچھا عطیہ ہے جو تم سن لیتے ہو اور پھر اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاتے ہو اور تم اسے سکھا دیتے ہو۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۹۰ وضعیف الجامع ۵۹۶۷۔

۲۸۷۱۱..... علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔ رواہ ابونعم فی الحلية عن سلمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۷۳ واللؤلؤ المرصوع ۶۶۹

۲۸۷۱۲..... لوگوں میں دو طرح کے انسان معتبر ہیں عالم اور متعلم ان کے سوا باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۹۸۲ والضعیفة ۲۴۲۷

۲۸۷۱۳..... اللہ کی قسم تمہاری وجہ سے اگر کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے افضل ہے۔
واہ ابوداؤد عن سهل بن سعد

علماء کے قلم کی سیاہی

۲۸۷۱۴..... علماء کے قلم کی سیاہی کا شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی سیاہی خون سے بھاری نکلے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۲۹ والتذکرۃ ۱۶۹

۲۸۷۱۵..... قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ چنانچہ علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بھاری نکلے گی۔
رواہ الشیرازی عن انس المرهبی عن عمران بن حصین، ابن عبدالبر فی العلم. عن ابی الدرداء. ابن جوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۶ التمییز ۲۰۱

۲۸۷۱۶..... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن عمر

کلام:......حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۶۹ والضعیفۃ ۱۶۱۰

۲۸۷۱۷......علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو، جن علماء سے علم حاصل کروان سے عاجزی سے پیش آ ؤ۔ رواہ ابن عدی عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۵۷ وضعیف الجامع ۲۴۴۸۔

۲۸۷۱۸......جو علم چاہو حاصل کرو تمہیں علم اسوقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک علم پر عمل نہ کرو۔

رواه ابن عربی والخطيب عن معاذ ابن عساكر عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۶۲ ضعیف الجامع ۲۴۵۳۔

۲۸۷۱۹......جو علم چاہو حاصل کرو بخدا تمہیں علوم جمع کرنے پر ثواب نہیں ملے گا جب تک علم پر عمل نہیں کرو گے۔

رواه ابو الحسن بن الاحزم المدينى فى اماليه عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۵۔

۲۸۷۲۰......فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو بھی ان کا علم سکھاؤ چونکہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔

رواه الترمذى عن ابى هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۰ ضعیف الترمذی ۳۶۸۔

۲۸۷۲۱......ستاروں کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستے ڈھونڈ سکو اور پھر اس کے آگے مزید اس علم کو حاصل کرنے سے باز رہو۔ رواه ابن مردويه والدارقطنى فى كتاب النجوم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶۔

۲۸۷۲۲......بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

رواه ابن ماجه عن معاوية

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۴۴۔

ایک عالم ہزار عابد سے افضل

۲۸۷۲۳......جس عالم سے نفع اٹھایا جائے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ رواه الديلمى فى مسندا لفردوس عن على

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۳ والمغیر ۹۲

۲۸۷۲۴......علم مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جب بھی اسے علم کی کوئی بات ملتی ہے دوسری کی طلب میں لگ جاتا ہے۔

رواه الديلمى فى مسند الفردوس عن على

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبلیغ الصحیفۃ ۲۱ والتمیز ۷۲

۲۸۷۲۵......طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں۔ رواه ابن عساكر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۹۔

۲۸۷۲۶......جاہلوں کے درمیان طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے مردوں میں زندہ انسان۔

رواه العسكرى فى الصحابة وابو موسىٰ فى الذيل عن حسان بن ابى سنان مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۸ وکشف الخفاء ۱۶۶۶

۲۸۷۲۷......طالب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہد سے افضل ہے۔ رواه الديلمى فى مسند الفردوس عن انس

۲۸۷۲۸......اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے جوشخص علم حاصل کرتا ہے وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عمار و انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۲۔

۲۸۷۲۹......طالب علم دراصل طالب رحمت ہوتا ہے اور طالب علم اسلام کا سرمایہ ہوتا ہے اسے اجر وثواب انبیاء کے ساتھ ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹۔

۲۸۷۳۰......عالم بنو یا متعلم بنو یا علم کے سننے والے بنو یا اہل علم سے محبت کرنے والے بنو اس کے علاوہ پانچویں قسم کا فرد نہ بنو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۹ والاتقان ۲۲۲

۲۸۷۳۱......اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا افضل عمل ہے علم تمہیں نفع پہنچائے گا خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر جہالت تمہیں کسی صورت نفع نہیں پہنچائے گی خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر۔رواہ الحکیم عن انس

کلام:......اگرچہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۷ والمغیر ۳۲ لیکن۔

۲۸۷۳۲......کیا میں تمہیں کچھ خصلتیں نہ سکھاؤں جن کے اپنانے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا علم حاصل کرو چونکہ علم مومن کا دلی دوست ہے بردباری مومن کا وزیر ہے عقل اس کی ولیل اور راہبر ہے عمل اس کا نگران اور محافظ ہے مہربانی اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے۔رواہ الحکیم عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۶۸

۲۸۷۳۳......علماء کے ختم ہونے سے پہلے علم لکھ لو (یعنی حاصل کرلو) علماء کے مرجانے سے علم ختم ہوجاتا ہے۔رواہ ابن النجار عن حذیفہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۹۰

۲۸۷۳۴......اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جوشخص کسی راستے پر حصول علم کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرے گا جس شخص کی آنکھیں ضائع ہوجائیں اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے علم میں اضافہ عمل کے اضافہ سے بہتر ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

۲۸۷۳۵......اللہ تعالیٰ نے علم کی مختلف مٹھیاں علاقوں میں بکھیر رکھی ہیں جب تم کسی عالم کے متعلق سنو کہ وہ دنیا سے اٹھالیا گیا ہے تو گویا علم کی مٹھی اٹھالی گئی یہی سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کہ علم باقی نہیں رہتا۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس

۲۸۷۳۶......اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی امامة

۲۸۷۳۷......صاحب علم کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔رواہ ابویعلی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۹۳۵

۲۸۷۳۸......خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے ہر مخلوق دعائے رحمت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۵

۲۸۷۳۹......معلم خیر کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندروں میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر والبزار عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۱۸

۲۸۷۴۰...... عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے خیر کی تعلیم دینے والے معلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اور اہل آسمان، اہل ارض، حتیٰ کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامۃ

۲۸۷۴۱...... اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد تم سے علم یکسر نہیں چھینے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور جہال باقی رہ جائیں گے انہی جہلاء سے مسائل پوچھے جائیں گے اور فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۴۲...... حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ غلام کو اٹھا کر بادشاہوں کی مسند پر لا بٹھاتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۶۶ وضعیف الجامع ۱۴۳۲۔

۲۸۷۴۳...... مومن جب علم کا ایک باب سیکھتا ہے خواہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس کا یہ سیکھنا ایک ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۸

۲۸۷۴۴...... فرشتے طالبعلم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۸۶

۲۸۷۴۵...... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۷۶ والضعیفۃ ۲۱۳۰

۲۸۷۴۶...... جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائیں گے فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالبعلمی سے خوش ہوتے ہیں عالم کے لیے اہل آسمان، اہل ارض اور پانی میں تیرتی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاندکی فضیلت ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے وہ تو وراثت میں علم چھوڑتے ہیں لہٰذا جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں علم حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان عن ابی الدرداء

۲۸۷۴۷...... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالبعلمی سے خوش ہوتے ہیں۔

رواہ الطیالسی عن ابی الدرداء عن صفوان بن عسال

فرشتوں کا پَر بچھانا

۲۸۷۴۸...... جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم وابن حبان عن صفوان بن عسانی

۲۸۷۴۹...... عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو علم حاصل کریں گے تم انھیں خوش آمدید کہو انھیں خراج تحسین پیش کرو اور انھیں تعلیم دو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۷۳

۲۸۷۵۰...... جو دل علم وحکمت سے خالی ہو وہ ویران گھر کی مانند ہوتا ہے لہٰذا تم علم حاصل کرو دوسروں کو تعلیم دو اور دین میں سمجھ پیدا کرو جہلاء کی حالت میں نہیں مرنا چونکہ اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰۷

۲۸۷۵۱...... یہ دونوں جماعتیں خیر وبھلائی پر ہیں یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور رب تعالیٰ سے دعائیں کررہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے انھیں عطا کرے چاہے نہ کرے جبکہ یہ لوگ علم سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ علمی مذاکرات کرنے والی مجلس میں بیٹھ گئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۲

۲۸۷۵۲...... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے سے افضل کوئی عبادت نہیں، ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بھی زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ وتذکرۃ الموضوعات ۲۰

۲۸۷۵۳...... اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت ایسی نہیں جو تفقہ فی الدین اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے افضل ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۰۵

۲۸۷۵۴...... جو شخص بھی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں جس شخص کو اس کا عمل پیچھے دھکیل دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جاتا۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۵۵...... وہ عالم جو کسی قبیلے سے حصول علم کے لیے نکلا ہو اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جو شیطان کی کمر توڑنے والی ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسندا الفردوس عن واثلۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۳۔

۲۸۷۵۶...... علماء کے ساتھ مل بیٹھنا عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۴

۲۸۷۵۷...... کلمہ حکمت مومن کا گم گشتہ متاع ہے جہاں بھی اسے ملتا ہے فوراً اُچک لیتا ہے۔ رواہ ابن جان فی القضاء عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱

۲۸۷۵۸...... جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور وہ صرف خیر وبھلائی کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہو یا اس کی تعلیم دینے کے لیے آیا ہو وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہو۔ رواہ ابن ماجہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۶

دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے

۲۸۶۵۹...... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے یہ امت برابر اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن معاویۃ

۲۸۷۶۰...... عالم کے مرنے سے اسلام میں رخنہ پڑ جاتا ہے جب تک دن رات ادلتے بدلتے ہیں یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ البزار عن عائشۃ ابن لال عن ابن عمرو عن جابر

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۳۹ ضعیف الجامع ۵۸۹۴

۲۸۷۶۱......لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی مانند ہیں جاہلیت میں جو افضل سمجھا جاتا تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے (روحیں حاضر کئے ہوئے لشکر ہیں لہٰذا جن جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ ایک دوسرے سے مانوس ہو جاتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسری سے طرح دے جاتی ہیں وہ ایک دوسری سے غیر مانوس رہتی ہیں۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرة

۲۸۷۶۲......اے ابوذرؓ اگر تم کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کروگے وہ تمہارے لیے ایک سو رکعت سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھو گے خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے وہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت سے زیادہ بہتر ہے۔رواہ ابن ماجه عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۳

۲۸۷۶۳......دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے اور تقویٰ افضل دین ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ ضعیف الجامع ۱۰۲۴

۲۸۷۶۴......علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں جس شخص نے علماء کا اکرام کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اکرام کیا۔

رواہ الخطیب عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۲۷۵ و ذیل اللآلی ۳۸۔

۲۸۷۶۵......علماء کا اکرم کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۸۷۶۶......ایک فتنہ برپا ہوگا جو عبادت کو تباہ برباد کردے گا اس فتنے سے صرف عالم ہی بچ پائے گا۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳ـ۵۱ و الضعیفة ۲۴۳۲

۲۸۷۶۷......اہل جنت جبکہ جنت میں رہ رہے ہوں گے تاہم وہاں بھی وہ علماء کے محتاج ہوں گے چونکہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کی زیارت کریں گے رب تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا مجھ سے جس چیز کی چاہو تمنا کرو میں تمہاری ہر تمنا پوری کروں گا چنانچہ اہل جنت علماء کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: ہم رب تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کہیں گے فلاں فلاں چیزوں کی تمنا کرو۔ چنانچہ جنت میں بھی لوگ علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہوتے ہیں۔رواہ ابن عساکر عن جابر

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹۸ و تذکرۃ الموضوعات ۱۸

۲۸۷۶۸......ہر چیز کا ایک مرکزی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا مرکزی ستون فقہ ہے بخدا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔رواہ ابن حبان و الخطیب عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۱ و الکشف الالٰہی ۱۴۷

۲۸۷۶۹......علماء کی مثال ستاروں کی سی ہے چنانچہ بحروبر میں ستاروں کو دیکھ کر تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کی جاتی ہے جب ستارے ماند پڑجاتے ہیں عین ممکن ہوتا ہے کہ مسافر راہ گم کرجائیں۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفة ۱۶ و ضعیف الجامع ۱۹۷۳

۲۸۷۷۰......قیامت کے دن سب سے پہلے انبیاء کی سفارش قبول کی جائے گی پھر علماء کی اور پھر شہداء کی۔

رواہ المرهبی فی فضل العلم و الخطیب عن عثمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۴۸ و الضعیفة ۲۱۱۱

۲۸۷۷۱......کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے اور میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں پھر میرے بعد انسانوں میں وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہوگا جو علم حاصل کرے پھر علم پھیلائے قیامت کے دن جب وہ اٹھایا جائے گا وہ تنہا ایک امت ہوگا اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان پیش کرتا ہے حتیٰ کہ قتل کردیا جاتا ہے۔رواہ ابویعلی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۳ و ضعیف الجامع ۲۱۶۱

۲۸۷۷۲...... کیا میں تمہیں اپنے خلفاء اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلفاء اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ یہ حاملین قران اور حاملین حدیث ہیں جو مجھ سے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روایت کرتے ہیں۔

رواہ السجری فی الابانة والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۳ والضعیفة ۸۵۵، ۲۳۷۵

۲۸۷۷۳...... جو بچہ حصول علم اور عبادت میں مشغول رہتے ہوئے جوان ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین کا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفة ۷۰۰

۲۸۷۷۴...... عالم اور عابد کے درمیان ستر درجات کا فرق ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی هریرة

۲۸۷۷۵...... مردوں کا حسن وجمال ان کی زبانوں کی فصاحت میں ہے۔ رواہ القضاعی عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳۲۰ وتذکرة الموضوعات ۲۰۴

۲۸۷۷۶...... حق بات کی درست حقیقی جمال ہے اور سچائی کے ساتھ افعال کو پورا کرنا کمال ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۵۵ والمغیر ۵۳

۲۸۷۷۷...... دو خصلتیں منافق میں نہیں جمع ہوسکتیں اچھی عادات (اچھے خلاق) اور دین کی سمجھ بوجھ۔ رواہ الترمذی عن ابی هریرة

۲۸۷۷۸...... میری امت کے علماء میری امت کے افضل لوگ ہیں اور علماء میں وہ لوگ افضل ہیں جو رحم کرنے والے ہوں خبردار! اللہ تعالیٰ عالم کے چالیس گناہ بخش دیتا ہے جاہل کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے۔ رحم کرنے والا عالم قیامت کے دن آئے گا جبکہ اس کا نور چمک رہا ہوگا اور اس کی روشنی میں چلے گا نیز اس کی روشنی مشرق تا مغرب جگمگا رہی ہوگی جیسے روشن ستارہ چمک رہا ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة والخطیب عن ابی هریرة القضاعی عن ابی عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۵ والجامع المصنف ۱۷۱

۲۸۷۷۹...... میری امت کے افضل لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو اللہ کی طرف بلاتے ہوں اور انھیں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بناتے ہوں۔

رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۲۸۷۸۰...... جو لوگ جاہلیت میں افضل ہوں وہ اسلام میں بھی افضل ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة

۲۸۷۸۱...... تم لوگوں کو کانیں (سونے چاندی کی کانیں) پاؤ گے ان میں سے جو جاہلیت میں افضل ہوگا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور امارت کے معاملہ میں تم اس شخص کو سب سے افضل پاؤ گے جو لوگوں میں سب سے زیادہ امارت کو ناپسند کرتا ہو امارت میں پڑنے سے قبل، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا تم اسے پاؤ گے جو دو چہروں والا (دوغلا) ہو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرہ لے کر دوسرے لوگوں کے پاس جائے دوسرا چہرہ لے کر۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۸۷۸۲...... لوگوں میں سب سے زیادہ افضل شخص وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قران کی تلاوت کرتا ہو اور جو سب سے زیادہ دین میں سمجھ بوجھ رکھتا ہو جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہو جو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن حبان عن درة بنت ابی لهب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

علم کی بدولت بادشاہت

۲۸۷۸۳...... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال بادشاہت اور علم میں اختیار دیا گیا انھوں نے علم کو اختیار کیا اس کی وجہ سے بقیہ دو چیزیں بھی انھیں عطا کردی گئیں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۷۸۴...... عالم کا گناہ صرف ایک ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دوگنا ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۰ والمغیر ۶۶

۲۸۷۸۵...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو ہم سے حدیث سنے پھر اسے یاد رکھے اور پھر اس شخص تک پہنچائے جو اس سے زیادہ فقیہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجھنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ والمشتھر ۱۷

۲۸۷۸۶...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھتا ہو اس کی ایک رکعت جاہل کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن علی

۲۸۷۸۷...... عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعات سے افضل ہوتی ہیں۔ رواہ ابن النجار عن محمد بن علی مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶۔

۲۸۷۸۸...... علم حاصل کرنے میں سبقت لے جاؤ سچے آدمی کی بات دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر سونا چاندی ہے سب سے افضل ہے۔

رواہ الرافعی فی تاریخہ عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۲ والضعیفۃ ۹۳۳

۲۸۷۸۹...... عالم کا گھڑی بھر کے لیے اپنے بستر پر ٹیک لگا کر علم میں غور وفکر کرنا عابد کی ستر سالہ عبادت سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۵ والمغیر ۷۵۔

۲۸۷۹۰...... تمہیں علم حاصل کرنا چاہئے چونکہ علم مومن کا قلبی دوست ہے بردباری اس کا وزیر ہے عقل اس کی دلیل ہے عمل اس کا محافظ ہے رفاقت اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اسکے لشکر کا امیر ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عباس

۲۸۷۹۱...... تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہیے قبل ازیں کہ علم اٹھالیا جائے عالم اور متعلم اجر وثواب میں دونوں شریک ہیں انکے بعد بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۸۷۹۲...... صبح وشام تحصیل علم کے لیے صرف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابومسعود الاصبھانی فی معجمہ وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳۔

۲۸۷۹۳...... ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱ وضعیف الترمذی ۵۰۳

۲۸۷۹۴...... دین میں تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنا کثرت سے عبادت کرنے سے افضل ہے، آدمی کے لیے دین کی سمجھ بوجھ کافی ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہو آدمی کو جہالت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جب وہ اپنی رائے پر عجب کرتا ہو، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل مومن کو

اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ بات مت کرو۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۱

۲۸۷۹۵......عالم کی فوقیت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فوقیت ستاروں پر۔رواہ ابونعیم بالحلیة عن معاذ

۲۸۷۹۶......عالم عابد پر ستر درجے فضلیت رکھتا ہے جبکہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔

رواہ ابویعلیٰ عن عبد الرحمن بن عوف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۰ وضعیف الجامع ۳۹۶۷

۲۸۷۹۷......مومن عالم مومن عابد پر ستر درجے زیادہ فضلیت رکھتا ہے۔رواہ ابن عبدالبر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۷۳۸ وضعیف الجامع ۳۹۷۲

۲۸۷۹۸......عالم کی فضلیت غیر عالم پر ایسی ہی ہے جیسے نبی کی فضلیت امت پر۔رواہ الخطیب عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶۹ والضعیفة ۱۵۹۶

۲۸۷۹۹......علم کی فضلیت مجھے عبادت کی فضلیت سے زیادہ محبوب ہے تقویٰ افضل دین ہے۔

رواہ البر والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفة والحاکم عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۰۸

۲۸۸۰۰......علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے جبکہ جہالت کے ساتھ کثیر عمل کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۰ والنواضح ۱۲۴۹

۲۸۸۰۱......آدمی کو فقہ کافی ہے جب اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت بھی کافی ہے جب اپنی رائے پر عجب کرتا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۹

۲۸۸۰۲......یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تمہارے لیے اس دنیا سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس سے غروب ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۸۸۰۳......ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۸

۲۸۸۰۴......صرف عالم اور متعلم مجھ سے ہے۔رواہ ابن النجار والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۲ والضعیفة ۲۰۳۲

۲۸۸۰۵......جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں پڑھتی پڑھاتی ہے ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انھیں اپنے پروں تلے رکھ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن ہریرة

بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا

۲۸۸۰۶......اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم وادب سے خالی ہو۔رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۰۰ وتذکرۃ الموضوعات ۱۹

۲۸۸۰۷......اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ حقیر ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو۔رواہ عبدان فی الصحابۃ وابو موسیٰ فی الذیل عن بشر بن النھاس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۹۷

۲۸۸۰۸......علم کی فضیلت سے بڑھ کر کسی مزدور کی کمائی نہیں چنانچہ علم اپنے صاحب کو ہدایت دیتا ہے اور اسے پستی سے دور کرتا ہے دین اس وقت تک درستی پہ نہیں رہ سکتا جب تک عقل درستی پہ نہ ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۹

۲۸۸۰۹......اشاعت علم سے افضل لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔رواہ الطبرانی عن سمرۃ

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۴۴ والنواضح ۱۷۱۵

۲۸۸۱۰......جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۸۸۱۱......تفقہ فی الدین سے افضل کوئی عبادت نہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۸۸۱۲......اللہ تعالیٰ اس امت کے جس عالم کو بھی اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر تا قیامت یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ السجزی فی الابانۃ والمرھبی فی العلم عن ابن عمر

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ وضعیف الجامع ۵۱۱۹

۲۸۸۱۳......جو شخص بھی اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے پھر اس کے بعد اس بات پر عمل کیا جاتا ہے تو حق بات کرنے والے کے لیے تا قیامت اس کا اجر وثواب جاری کر دیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا ثواب دیتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۱

۲۸۸۱۴......یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے۔رواہ خیثمہ فی العلم عن الحسن مرسلاً

کلام :......حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۹۰

۲۸۸۱۵......جس شخص نے ایک حدیث بھی میری امت تک پہنچائی تاکہ اس سے سنت کا قیام ہو یا بدعت کی بندش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۳۲ع

۲۸۸۱۶......جو شخص حصول علم کی لئے گھر سے نکلا قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔رواہ الشیرازی عن عائشۃ

۲۸۸۱۷......جس شخص نے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔

رواہ ابن البخاری عن ابن سعید

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۱ والکشف الالٰہی ۸۱۲

۲۸۸۱۸......میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں (اور ان پر عمل کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔

عن انس رضی اللہ عنہ

کلام :......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۸

۲۸۸۱۹......جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔رواہ الترمذی والضیاء عن انس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۴ وضعیف الجامع ۵۵۷۰

۲۸۸۲۰......باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا

ہے ڈال دیتا ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی
کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۰ وذیل اللآ لی ۴۴

حصہ اکمال

۲۸۸۲۱.....علم کی طلب افضل عبادت ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ
۲۸۸۲۲.....علم کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس
۲۸۸۲۳.....جو شخص حصول علم کے ارادے سے گھر سے نکلا اس کے لیے جنت میں دروازہ کھل جاتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں آسمانوں کے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں عالم کی عابد پر فضلیت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضلیت آسمان کے کسی چھوٹے سے ستارے پر علماء انبیاء کے وارث ہیں،انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے البتہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ علم وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہے اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو موت آنے پر بجھ جاتا ہے سارے قبیلے کا مرجانا عالم کی موت سے کمتر ہے۔رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر عن ابی الدرداء
۲۸۸۲۴.....علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے،اے بندے!یا عالم بن جاؤ یا متعلم بن جاؤ ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔
رواہ الدیلمی عن علی
۲۸۸۲۵.....فقہ کی طلب امر واجب ہے ہر مسلمان پر۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس
۲۸۸۲۶.....فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ
۲۸۸۲۷.....طالب علم کے لیے مرحبا ہے چونکہ طالب علم کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے اس پر سایہ کردیتے ہیں پھر فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے قطار اندر قطار آسمانوں میں پہنچ جاتے ہیں اور طالب علم سے محبت کرتے ہیں۔
رواہ البغوی والطبرانی عن صفوان بن عسال
۲۸۸۲۸.....مومن کا ایک مسئلہ سیکھنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنے سے بھی افضل ہے،چنانچہ طالب علم،خاوند کی فرمانبردار بیوی اور والدین کا فرمانبردار بیٹا بغیر حساب کے انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔
رواہ ابوبکر النقاس والرافعی فی تاریخہ عن ابی ایوب
۲۸۸۲۹.....جس شخص کو طالبعلمی کی حالت میں موت آجائے اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ،درجہ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔
رواہ ابن النجاری عن انس
۲۸۸۳۰.....جس شخص کو طالب علمی میں موت آجائے اور وہ اسلام کی نشاءۃ کے لیے علم حاصل کررہا ہو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلًا ابن النجار عن الحسن عن انس
۲۸۸۳۱.....جس شخص کو طالبعلمی کی حالت میں موت آجائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جبکہ اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کا فرق ہوگا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
۲۸۸۳۲.....جس شخص کو موت آجائے درانحالیکہ وہ اسلام کی نشاءۃ کے لیے علم حاصل کررہا ہو اس پر انبیاء کو صرف ایک درجے کی فضلیت ہوگی۔
رواہ الخطیب عن سعید بن المسیب عن ابن عباس

انبیاء علیہم السلام کی رفاقت

۲۸۸۳۳...... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ وہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی الدرداء

۲۸۸۳۴...... علم کا طالب رب تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اور اسلام کا رکن ہوتا ہے، اسے انبیاء کے ساتھ اجر وثواب ملتا ہے۔
رواہ الدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹

۲۸۸۳۵...... جو شخص علم کے باب کی طلب میں گھر سے نکلا تا کہ وہ اس کے ذریعے حق سے باطل کو رد کرے اور ہدایت سے گمراہی کو دور کرے وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو چالیس سال سے عبادت میں مشغول ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۳۶...... جو بچہ بھی حصول علم اور عبادت میں جوان ہوا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔
رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفة ۷۰۰

۲۸۸۳۷...... جس شخص نے علم کا ایک باب حاصل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کی اصلاح کرے اور اپنے بعد آنے والوں کی اصلاح کرے اس کے لیے ریت کے ذروں کے برابر اجر وثواب لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابان عن انس

۲۸۸۳۸...... جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور اس نے علم پالیا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور اگر اس نے علم نہ پایا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔
رواہ ابویعلیٰ والحاکم فی الکنی والطبرانی والبیهقی فی السنن وتمام والترمذی وابن عساکر عن واثلة

۲۸۸۳۹...... جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابونعیم الحلیة عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنواضح ۲۲۲۴

۲۸۸۴۰...... جو شخص صبح کے وقت حصول علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے فرشتے طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۴۱...... جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کی معیشت میں برکت ہوجاتی ہے اس کے رزق میں کمی نہیں کی جاتی گویا حصول علم اس کے لیے سراسر باعث برکت ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیة ۲۷۹۱ وذیل اللآلی ۴۳۔

۲۸۸۴۲...... جو شخص علم کی تلاش میں ہوتا ہے جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے اور جو شخص معصیت کی تلاش میں ہوتا ہے دوزخ اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۸۸۴۳...... جس شخص نے صغرسنی میں علم نہ حاصل کیا اور بڑھاپے میں علم حاصل کیا اور مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابن النجار عن جابر

۲۸۸۴۴...... صبح وشام علم کی تلاش کے لیے نکلنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔
رواہ ابن النجار عن لیث عن مجاهد عن ابن عباس والحاکم فی تاریخه عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳

۲۸۸۴۵...... جب بھی کوئی آدمی جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تا کہ علم کی تلاش میں باہر جائے جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ ابونعیم عن علی

۲۸۸۴۶..... جب بھی کوئی آدمی حصول علم کے لیے جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تو وہ جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وتمام وابن عساکر عن ابی الطفیل عن علی وفیہ اسماعیل بن یحیی التیمی کذاب یضع

۲۸۸۴۷..... جو شخص بھی کسی راستے پر علم کی تلاش کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کرتا ہے جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کردے اس کا نسب اسے دھکیل کر آگے نہیں کرے گا۔ رواہ ابن جھان عن ابی ھریرۃ

۲۸۸۴۸..... جب تم علم کا ایک باب سیکھو تمہارے لیے ایک ہزار مقبول رکعات نوافل سے افضل ہے۔ جب تم لوگوں کو تعلیم دو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعات نوافل سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۸۸۴۹..... جس شخص نے دو حدیثیں سیکھیں جن سے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور پھر دوسرے کو وہ حدیثیں پڑھا دے تو یہ عمل اس کے لیے ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن البراء

۲۸۸۵۰..... جس شخص نے اللہ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ کے لیے پڑھایا آسمانوں میں اسے عظیم کے لقب میں لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۷۷۶

۲۸۸۵۱..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا وہ آیت قیامت کے دن ہنستے چہرے سے اس کا استقبال کرے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل

۲۸۸۵۲..... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو یہ اس کے لیے ایک ہزار رکعت سے افضل ہے، جب وہ اس پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے تو اس کو اس کا اپنا ثواب اور عمل کرنے والے کا ثواب ملتا ہے تا قیامت اسے یہ ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیۃ ۲۷۸ وذیل اللآلی ۴۱

۲۸۸۵۳..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے چالیس حدیثوں کا علم حاصل کیا تاکہ میری امت کو حلال وحرام کی تعلیم دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ ابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۸۵۴..... جس شخص نے علم کا ایک حرف بھی سیکھا اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت کردیتا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی شخص کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردیتا ہے جو شخص باوضو سوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے جو شخص کوئی کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے۔

رواہ الرافعی عن علی

۲۸۸۵۵..... جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کردیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

رواہ الرافعی عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ عن انس، الخطیب وابن النجار عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ عن عبداللّٰہ بن جزء الزبیدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۱ والتنزیۃ ۲۷۱۱

۲۸۸۵۶..... جو شخص میری اس مسجد میں داخل ہوا تاکہ علم حاصل کرے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی

طرح ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے میری مسجد میں داخل ہوا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز سے تعجب کررہا ہو حالانکہ وہ چیز کسی اور کی ہو۔ رواہ والطبرانی فی الاوسط عن سھل بن سعد

۲۸۸۵۷ ..... جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوا تاکہ خیر کا علم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو شخص ہماری مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے داخل ہوا وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسی چیز کی طرف دیکھ رہا ہو جو کسی اور کی ملکیت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۸۸۵۸ ..... جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے پر بچھاتے ہیں اس کے لیے آسمانوں کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں، عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت چھوٹے سے آسمانی ستارے پر علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ انبیاء دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے البتہ انبیاء وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہوتا ہے اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو ماند پڑ جاتا ہے پورے قبیلے کا مرجانا عالم کی موت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۸۸۵۹ ..... جو شخص صبح کو مسجد کی طرف حصول علم کے لیے یا تعلیم دینے کے لیے گھر سے نکلا اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے جو شخص شام کے وقت مسجد کی طرف حصول علم یا تعلیم دینے کے لیے نکلا اس کے لیے حج کا ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۸۸۶۰ ..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ایک فریضہ یا دو فریضوں کا علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے یا کسی دوسرے شخص کو سکھا دے جو اس پر عمل کرے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ

۲۸۸۶۱ ..... جو شخص بھی علم کا ایک کلمہ (مسئلہ) یا دو کلمے یا تین کلمے یا چار کلمے یا پانچ کلمے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرض کردہ احکام میں سے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۸۸۶۲ ..... فرائض (علم میراث) سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ چونکہ فرائض نصف علم ہے علم فرائض بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے چھین لی جائے گی۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۹۷ والتمییز ۵۹

۲۸۸۶۳ ..... علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید

۲۸۸۶۴ ..... علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو۔ رواہ البیھقی عن ابی بکر

۲۸۸۶۵ ..... علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے سیکھ لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا لہٰذا علم حاصل کرو، تکلف، بدعت اور غلو سے بچتے رہو اور معاملہ کی آسانی کے درپے رہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۶۶ ..... علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۸۸۶۷ ..... علم حاصل کرو چونکہ علم کا سکھانا خوف خدا ہے علم کی طلب عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے اور علم میں بحث ومباحثہ کرنا جہاد ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن معاذ وفیہ کنانۃ بن جبلۃ

کلام: ..... کنانہ بن جبلہ کے متعلق ابن معین کہتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، وقال ابوحاتم محلہ الصدق وقال السعدی ضعیف جدا اور دیلمی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ علم کا دوسرے کو سکھانا صدقہ ہے جو علم کا اہل ہوا سے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے علم حلال وحرام میں تمیز کراتا ہے جنت کی راہ کا روشن مینارہ ہے وحشتوں میں انس فراہم کرتا ہے تنہائی کا رفیق ہے خلوت کا ہمنشین ہے تنگدستی اور خوشحالی میں

چراغ راہ ہے دشمن پر چلتا اسلحہ اور تیغ براں ہے دوستوں کی زینت اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا، اسی علم کی بدولت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے اور انہیں جنت میں قائد اور راہنما بناتا ہے۔ ورواہ بطولہ ابن لال وابونعیم عن معاذ موقوفاً.

۲۸۸۶۸.....اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو، عالم اور متعلم اجر وثواب میں دونوں شریک ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی امامة

۲۸۸۶۹.....اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے یہ یہود ہیں اور آسمانی صحیفے ان کے پاس موجود تھے چنانچہ ان کے انبیاء جو صحیفے لائے تھے وہ اصلی حالت پر باقی نہیں رہے خبر دار حاملین علم (علماء) کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی والطبرنی وابوالشیخ فی تفسیرہ وابن مردویہ عن ابی امامة

۲۸۸۷۰.....لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عالم یا متعلم یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۲۸۸۷۱.....عالم اور متعلم کے سوا ہم میں سے کوئی نہیں۔

رواہ ابوعلی منصور بن عبد الخالدی الھروی فی فوائدہ وابن النجار والدیلمی عن ابن عمر

۲۸۸۷۲.....ہر شخص کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے رہتے ہیں جونہی گھر کا مالک باہر نکلتا ہے فرشتے کہتے ہیں عالم بنو یا متعلم بنو اور تیسرا شخص مت بنو۔ رواہ ابونعیم عن ابی ھریرة

۲۸۸۷۳.....دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک مجلس دوسری سے افضل ہے رہی بات اس مجلس کی تو اس میں بیٹھے لوگ رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کر رہے ہیں اگر اللہ چاہے انھیں عطا کرے چاہے روک دے رہی بات اس دوسری مجلس کی سو یہ سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے لہٰذا یہ دوسری مجلس افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۸۸۷۴.....جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۸۷۵.....اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرة

۲۸۸۷۶.....جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد و ہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن معاویة و ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۸۷۷.....لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کے بسبب ہرگز اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور انصار کے پاس سے گزرنے لگے انصار کہتے یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۸۸۷۸.....لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ الحاکم وتعقب عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۲۸۸۷۹.....لوگ خیر و شر میں کانوں کی مانند ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر ہیں وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں۔ رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ھریرة

۲۸۸۸۰.....تم میں سے جو لوگ اسلام میں بہتر ہیں وہ دور جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔ رواہ ابن عساکر عن سعید بن ابی العاص

۲۸۸۸۱ ..... حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! علماء کی مجلس کرتے رہو حکیم اور دانا لوگوں کی گفتگو غور سے سنتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نور حکمت سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو بارش کی پھوار سے زندہ کر دیتا ہے۔

واہ الطبرانی والدامھرمزی فی الامثال عن ابی امامة وسندہ ضعیف

۲۸۸۸۲ ..... دنیا میں حاملین علم انبیاء کے خلفاء ہوتے ہیں اور آخرت میں شہداء ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۱/۲۷۱ وذیل اللآلی ۳۳۔

علماء کی زیارت کی فضیلت

۲۸۸۸۳ ..... جس شخص نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی جس شخص نے علماء کی مجلس کی اس نے میری مجلس کی اور جس نے میری مجلس کی اس نے گویا رب تعالیٰ کی مجلس کی۔ رواہ الرافعی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۸۸۸۴ ..... جس شخص نے کتاب اللہ تعالیٰ کی ایک آیت یا دین میں موجود ایک سنت کی بھی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن اسے ایسا عظیم ثواب عطا فرمائیں گے کہ اس سے افضل اور کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رواہ ابو الشیخ عن عبداللہ بن ضرار عن یزید الرقاشی وھما ضعیفان عن انس

۲۸۸۸۵ ..... جس شخص نے کسی دوسرے کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھلا دی تو اس کے لیے یہ آیت سیکھنے کا دوگنا اجر ہوگا۔

رواہ ابن لا ل عن عثمان

۲۸۸۸۶ ..... اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد وہی شخص کر سکتا ہے جس نے چاروں طرف سے دین کا احاطہ کیا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۸۷ ..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کسی دوسرے کو سکھلا دی جب تک یہ آیت تلاوت ہوتی رہے گی اسے ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ ابن لال عن ابان عن عثمان

۲۸۸۸۸ ..... اشاعت علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن سمرة

۲۸۸۸۹ ..... اپنے بھائی کو سکھاتے ہوئے علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جو کوئی شخص اپنے بھائی پر کرتا ہو۔

رواہ ابن النجار من طریق ابی بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد وحبیب بن عبید وضمرة بن حبیب مر سلاً

۲۸۸۹۰ ..... آدمی کے لیے فائدہ بہت اچھا ہے حکمت بھرا کلام بہت اچھا ہدیہ ہے جسے آدمی سن لیتا ہے پھر اسے اپنا لیتا ہے اور پھر اپنے بھائی تک پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ھناد وابن عمشلیق فی جزئہ عن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ وابونعیم عن ابن عباس۔

۲۸۸۹۱ ..... سب سے افضل ہدیہ اور افضل عطیہ حکمت بھرا کلمہ ہے جسے کوئی آدمی سن لیتا ہے اور پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دیتا ہے یہ کلمہ اس کے لئے سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن انس وفیہ عبدالعزیز بن عبد الرحمن الباسی متھم

۲۸۸۹۲ ..... کلمہ حکمت سے بڑھ کر کوئی افضل یہ نہیں ہیں جسے کوئی مسلمان اپنے بھائی تک پہنچاتا ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے یا اس کے ذریعے ہلاکت کو دور کر دیتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۰

۲۸۸۹۳ ..... علماء کی اتباع کرتے رہو چونکہ علماء دنیا کے روشن دیئے ہیں اور آخرت کے روشن چراغ ہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والتنزیہ ۱/۲۷۱۔

۲۸۸۹۴ ..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے اگر میں تمہیں عذاب دیتا تمہارے دلوں میں اپنی حکمت ودیعت نہ کرتا چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن عدی ابن عساکر عن ابی امامة وواثلة معاً

۲۸۸۹۵ ..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہارے

دلوں میں اپنا علم اور حلم اس لیے ودیعت کیا ہے تا کہ تمہاری مغفرت کروں اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

رواہ الطبرانی وابونعیم عن ثعلبة بن الحکم اللیثی وحسن

۲۸۸۹۶ ..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنی معرفت کے لیے تمہارے دلوں میں علم ودیعت کیا ہے، کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہاری بخشش کردی۔ رواہ الطیسی فی الترغیب عن جابر

۲۸۸۹۷ ..... جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا ہر عالم سے بھی عہد لیا، اس کی علمی مجلسوں سے اس کے گناہ معاف کئے البتہ عالم کی طرف وحی نہیں آئی۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود

علم نجات کا راستہ ہے

۲۸۸۹۸ ..... اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی علم عطا کیا ہے وہ اسے ایک نہ ایک دن نجات دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۸۸۹۹ ..... قیامت کے دن شہداء کے خون کا علماء کی روشنائی کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی روشنائی راجح نکلے گی۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۸۹۰۰ ..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا اے جماعت علماء! اگر میں نے تمہیں عذاب دینا ہوتا تمہیں علم کی دولت سے سرفراز نہ کرتا چلو جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۹۰۱ ..... قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا باہم وزن کیا جائے گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن ابی الدرداء

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۶۹ وتذکرۃ الموضوعات ۲۳۔

۲۸۹۰۲ ..... علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ علماء کی روشنائی شہداء کے خون پر بھاری نکلے گی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل وابن النجار عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۵۱

۲۸۹۰۳ ..... عالم اور عابد کو (قیامت کی دن) اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا عالم سے کہا جائے گا تو یہیں رک جا اور لوگوں کی سفارش کر۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۸۱

۲۸۹۰۴ ..... علماء کا اکرام کرو اور ان کی عزت کرو مساکین سے محبت کرو اور ان کے ساتھ مل بیٹھو، اغنیاء پر رحم کرو اور ان کے مال کے معاملہ میں انہیں درگزر کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۵۱ وذیل اللآلی ۳۸

۲۸۹۰۵ ..... تمہارے اکابر جو اہل علم ہوں برکت انہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ الدافعی عن ابن عباس

۲۸۹۰۶ ..... برکت اکابر کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی وقال غریب وابن عساکر عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القصاص ۲۲ واسنی المطالب ۴۶۹

۲۸۹۰۷ ..... عالم بہت اچھا شخص ہوتا ہے اگر اس کا محتاج بن کر اس کے پاس کوئی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اگر کوئی اس سے پہلوتہی کرے وہ بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۷

۲۸۹۰۸ ..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے چونکہ عابد کی

عبادت اس کی اپنی ذات کی حد تک ہوتی ہے جبکہ عالم کا علم دوسروں کے لیے ہوتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابن مسعود وفیہ عمر ان بن الحصین

۲۸۹۰۹۔۔۔۔۔فقہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے۔رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۸۹۱۰۔۔۔۔۔حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال، بادشاہت اور علم میں اختیار دیا آپ علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا اور اس کی وجہ سے انھیں مال اور بادشاہت بھی عطا ہوئی۔رواہ ابن عساکر والدیلمی عن ابن عباس وسندہ ضعیف

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۹۱۱۔۔۔۔۔عالم کا گناہ ایک ہی ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دوگنا ہوتا ہے چنانچہ عالم کو صرف ارتکاب گناہ پر عذاب دیا جائے گا جبکہ جاہل کو ارتکاب گناہ اور ترک علم پر عذاب دیا جائے گا۔رواہ الدیلمی عن جریر عن الضحاک عن ابن عباس

۲۸۹۱۲۔۔۔۔۔عالم باللہ کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ سے جاہل رہنے والے کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن طریق مالک بن دینار عن الحسن عن انس عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶

۲۸۹۱۳۔۔۔۔۔وہ عالم جو اپنے علم سے نفع اٹھائے وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۹۱۴۔۔۔۔۔عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی سو سالہ مسافت کے برابر ہے، یہ اس لیے ہے چونکہ شیطان نے لوگوں کے لیے بدعات وضع کی ہیں عالم ان بدعات کو دیکھ کر لوگوں کو ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے جبکہ عابد اپنی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ان بدعات کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتا۔اور نہ ہی انھیں جانتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۱۵۔۔۔۔۔علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے، بہترین دین تقویٰ ہے۔رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفۃ

۲۸۹۱۶۔۔۔۔۔علم کی فضیلت عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔رواہ طبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۱۷۔۔۔۔۔ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات واحادیث میں) حد سے گزرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پردازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ ابن عدی وابونصر السجزی فی الابانۃ وابونعیم والبیھقی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبدالرحمن العذری وھو مختلف فی صحبۃ قال ابن مندہ ذکر فی الصحابۃ ولا یصح قال ابونعیم وروی عن اسامۃ بن زید وابی ھریرۃ وکلھا مضطربۃ غیر مستقیمۃ وابن عدی و البیھقی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبد الرحمن العذری قال حدثنا الثقۃ من اشیاخنا، الخطیب وابن عساکر عن اسامۃ بن زید وابن عساکر، عن انس، الدیلمی عن ابن عمر، العقیلی عن ابی اسامۃ بن زید وابن عساکر عن انس، الدیلمی عن ابن عمر با العقیلی عن ابی اسامۃ والبزار والعقیلی عن ابن عمر وابوھریرۃ معا مال الخطیب سئل احمد بن حنبل عن ھذاالحدیث وقیل لہ کانہ کلام موضوع قال لا ھو صحیح سمعتہ من غیر واحد

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۰

علماء دین کے محافظ ہیں

۲۸۹۱۹۔۔۔۔۔ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ علم کے وارث ہوں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعے آیات واحادیث میں) حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پردازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابراھیم بن عبدالرحمن العذری

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۸۲۷

۲۸۹۲۰......اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے بہت ساری اقوام کو رفعت عطا فرمائے گا اور انھیں مقتداء اور پیشواء بنائے گا علم و بھلائی میں ان کی اقتداء کی جائے گی ان کے اخلاق میں ان کی اتباع کی جائے گی ان کی عمروں میں برکت کی جائے گی فرشتے ان کی عادات میں رغبت کریں گے اوران کے پاؤں تلے پر بچھائیں گے۔رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن انس

۲۸۹۲۱......دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثیر عبادت سے افضل ہے اور سب سے افضل عمل وہ ہے جو تھوڑا ہو۔رواہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۸۹۲۲......دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثرت عبادت سے افضل ہے۔

رواہ ابویعلیٰ فی تاریخه عن ابن عمر وابوموسیٰ المدینی فی المعرفة عن رجاء غیر منسوب

۲۸۹۲۳......آدمی کا حکمت کی بات سننا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے مذاکرہ علم میں گھڑی بھر کے لیے بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۳۱

۲۸۹۲۴......ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۸۵ الشذرہ ۳۸۷

۲۸۹۲۵......ہر چیز کا عروج اور زوال ہوتا ہے اس دین کا یہ ہے کہ پورا قبیلہ (کوئی بھی قبیلہ ہو) دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ علم سے نابلد ایک یا دو شخص ہی ہوں اور دین کا زوال یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ اجڈ (گنوار) ہو اور صرف ایک یا دو اشخاص صاحب علم ہوں اور وہ بھی بے یارو مددگار اوران کا کوئی حمایتی بھی نہ ہو۔رواہ ابن السنی وابونعیم عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے کشف الخفاء ۲۰۷۰

۲۸۹۲۶......اس دین کا عروج بھی ہے اور زوال بھی ہے اس دین کا عروج یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ صرف ایک یا دو اشخاص فاسق (دین سے دور) ہوئے ہیں وہ بھی ذلیل وخوار سمجھے جاتے ہیں اگر بات کرتے بھی ہیں تو مظلوم ومقہور ہوتے ہیں اور (زوال یہ ہے کہ) اس امت کے آخر میں آنے والا پہلے آنے والے پر لعنت کرے گا جبکہ وہی لعنت کے سزاوار ہوں گے اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ لوگ سرعام اعلانیہ شراب پئیں گے اور ایک عورت لوگوں کے پاس سے گزرے گی ایک بدبخت اٹھے گا عورت کا دامن اٹھا کر اس سے زنا کرے گا جس طرح بھیڑ دم اٹھاتی ہے اس وقت انھیں دیکھ کر نکیر کرنے والا کہے گا: ارے! اسے پس دیوار لے جاتے نکیر کرنے والا ان میں اس وقت ایسا ہی ہوگا جیسے تمہارے اندر ابوبکر وعمر، اس وقت جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا اس کے لیے ایسے پچاس آدمیوں کا اجر وثواب ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا ہو مجھ پر ایمان لائے ہوں میری اطاعت کی ہو اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۸۹۲۷......اللہ تعالیٰ اسی شخص کو رسوا کرتا ہے جس پر عمل وادب کا راستہ رک جائے۔رواہ ابن النجار عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۳

۲۸۹۲۸......ایک فتنہ برپا ہوگا جو لوگوں میں کھلبلی مچادے گا اس فتنہ سے صرف عالم ہی اپنے علم کی وجہ سے بچ پائے گا۔

رواہ ابوداؤد وابونعیم فی الحلیة، وابونصر السجزی فی الا بانة وابوسعید السمان فی مشیخته والرافعی وابن النجار عن ابی ھریرة

۲۸۹۲۹......جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض کو نہ جانتا ہو اس کی مثال ٹوپی کی طرح ہے جو سر کے بغیر ہو۔رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۲۸۹۳۰......وہ عابد جو دین کی سمجھ نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عمارت بناتا ہو اور دن کو منہدم کر دیتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی العلم والدیلمی عن عائشة

دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت

۲۸۹۳۱۔۔۔جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض نہ جانتا ہو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر کے بغیر ہو۔

رواہ الرامهرمزی من طریق اسحاق بن نجیح عن عطاء الخر اسانی عن ابی هریرة

۲۸۹۳۲۔۔۔دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔حدیث پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۲۱۰۵ واسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۸۹۳۳۔۔۔دو حریص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کی بھی حرص ختم نہیں ہونے پاتی علم کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی حرص کبھی نہیں ختم ہوتی دوسرا دنیا کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی بھی حرص کبھی نہیں ختم ہونے پاتی۔رواہ ابوخیثمة فی العلم والطبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۳۴۔۔۔وہ حریص کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص بھی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم عن قتادہ عن انس ابن عدی عن الحسن مر سلاً

۲۸۹۳۵۔۔۔ہر صاحب علم، علم کا بھوکا ہوتا ہے۔رواہ ابن السنی عن جابر

۲۸۹۳۶۔۔۔حکمت کی بات ہر دانا شخص کا گم گشتہ متاع ہے جب وہ اسے پالیتا ہے وہ اس کا حقدار ہوتا ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۶۶ وکشف الخفاء ۱۱۵۹

۲۸۹۳۷۔۔۔چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد (غبط یعنی رشک) مومن کے اخلاق کا حصہ نہیں البتہ حصول علم کیلئے یہ دونوں چیزیں نہایت کارآمد ہیں۔

رواہ ابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۸۹۳۸ حصول علم کے سوا حسد اور چاپلوسی جائز نہیں۔رواہ ابن عدی و البیهقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲،۲۳ والتعقبات ۳۸۔

۲۸۹۳۹ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے خیر و بھلائی کی راہ میں صرف کرتا ہو ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ دوسروں کو تعلیم دیتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی هریرة

۲۸۹۴۰ اللہ کی معرفت افضل علم ہے، علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ کثرت عمل نفع بخش نہیں ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی عن عبادة بن عبدالصمد وهی ضعیفان عن انس

۲۸۹۴۱۔۔۔علماء تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جس کی راہنمائی میں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور خود بھی اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے ایک وہ عالم کہ لوگ تو اس کی راہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں البتہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے، ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن دوسرا کوئی اس سے راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔رواہ الدیلمی عن انس

کلام:۔۔۔۔۔حدیث کے بعض اجزاء پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۹۴۲ علم ایک پوشیدہ جوہر ہے جسے علماء کے سوا کوئی نہیں جانتا جب علماء علم کے موتی بکھیرتے ہیں تو وہی لوگ اس کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہوتے ہیں۔رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۲۸۹۴۳ کیا میں تمہیں کامل عالم کے متعلق خبر نہ دوں؟ کامل عالم وہ ہے جو رب تعالیٰ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ کرتا ہو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو خبردار! اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اور اس علم میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن علی

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۳۴۴۷

۲۸۹۴۴۔۔۔علم اسلام کی زندگی ہے ایمان کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا جو شخص علم حاصل کرکے اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حق بنتا ہے کہ اسے وہ علم بھی عطا کرے جو وہ نہیں حاصل کرسکا۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عباس

۲۸۹۴۵۔۔۔علم عمل سے افضل ہے تقویٰ سرمایۂ دین ہے عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابوالشیخ عن عبادة بن الصامت

۲۸۹۴۶۔۔۔علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ہو یہی علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبانی کلامی حد تک ہو یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے۔

رواہ ابو نعیم عن یوسف بن عطیة عن قتادة عن انس

۲۸۹۴۷۔۔۔علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ثابت ہو یہی علم نافع ہے دوسرا علم وہ ہے جو صرف زبانی کلامی ہو یہ آدمی پر حجت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والحکیم عن الحسن مرسلاً الخطیب عن الحسن عن جابر، اوردہ ابن الجوزی فی العلل من الطریقین

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتھر ۶۱

۲۸۹۴۸۔۔۔لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھتا ہو دین میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو سب سے زیادہ متقی ہو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن درة بنت ابی لھب

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

۲۸۹۴۹۔۔۔اس وقت تک کوئی شخص کامل عالم نہیں ہوسکتا جب تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مبغوض نہ سمجھتا ہو پھر اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ کے ہاں لوگوں میں سے زیادہ اپنے آپ کو قابل نفرت سمجھتا ہو۔ رواہ ابن لال عن جابر

۲۸۹۵۰۔۔۔آدمی اسی وقت کامل عالم ہوسکتا ہے جب لوگوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مبغوض سمجھتا ہو اور اپنے سے زیادہ کسی کو قابل نفرت نہ سمجھتا ہو۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن شداد بن اوس

۲۸۹۵۱۔۔۔جس شخص نے مجھ سے مروی علم کی بات لکھی یا کوئی حدیث لکھی جب تک یہ حدیث اور یہ علم باقی رہتا ہے اس کے لیے اجر وثواب برابر لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی بکر حبان عن ابی امامة)

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعة ۸۵۳ والآلی ۲۰۱

باب دوم۔۔۔۔۔۔آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

۲۸۹۵۲۔۔۔علماء رسولوں کے امین ہیں بشرطیکہ جب تک بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہ کریں اور دنیا دار نہ بنیں، چنانچہ جب سلطان کے ساتھ اختلاط کریں گے اور دنیا دار بنیں گے تو رسولوں کی خیانت کی مرتکب ہوں گے لہٰذا ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقیلی عن انس

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۸۳۸

۲۸۹۵۳۔۔۔فقہاء (علماء) رسولوں کے امین ہوتے ہیں بشرطیکہ جب تک دنیا دار نہ بنیں اور سلطان کے پیچھے نہ چلیں جب علماء ایسا کرنے لگیں تو ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ العسکری عن علی

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۹۴ واسنی المطالب ۹۷۸

۲۸۹۵۴۔۔۔دین کی تین آفتیں ہیں، فاجر عالم، ظالم حکمران اور جاہل مجتہد۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام :۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸ والضعیفة ۸۱۹

۲۸۹۵۵.....(بسااوقات) اللہ تعالیٰ فاجر شخص سے دین کو تقویت پہنچاتا ہے۔رواہ الطبرانی عن عمرو بن النعمان بن مقرن

۲۸۹۵۶ اللہ تبارک وتعالیٰ اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت بخشے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔یعنی وہ بے دین اور کافر ہوں گے۔

رواہ النسائی ابن حبان عن انس واحمد بن حنبل الطبرانی عن ابی بکرة

۲۸۹۵۷.....اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں سے اسلام کو تقویت پہنچائے گا جو اہل اسلام میں سے نہیں ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۲۸۹۵۸.....میری امت کو اس کے برے لوگوں سے مضبوطی ملے گی۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن میمون بن سنباذ

۲۸۹۵۹ عنقریب اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت ملے گی جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔رواہ المحاملی فی امالیہ عن انس

۲۸۹۶۰ نسیان (بھول جانا) اور ضیاع علم کی آفتیں ہیں،علم کا ضیاع یہ ہے کہ تم نااہل کو علم سکھاؤ۔

رواہ ابن ابی شیبة عن الاعمش مرفوعاً معضلا او اخرج صدرہ فقط عن ابن مسعود موقوفا

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۳ وضعیف الجامع ۱۰

۲۸۹۶۱ تم میں سے جو شخص فتویٰ پر جرات کرے وہ دوزخ میں جانے پر جرات کرتا ہے۔رواہ الدارمی عن عبیداللہ بن ابی جعفر مرسلاً

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳: الدتقان ۴۹۔

۲۸۹۶۲ قصہ گو تین ہیں: امیر، مامور اور متکبر۔رواہ الطبرانی عن عروة بن مالک وعن کعب بن عیاض

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۸۸۴

۲۸۹۶۳ لوگوں کے سامنے قصہ گوئی صرف امیر کرتا ہے یا مامور کرتا ہے یا آمر کرتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمرو

کلام:..... حدیث پر کلام ہے دیکھئے الالحاظ ۔۷۹۹

۲۸۹۶۴ قیامت کے دن لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو قصہ گوئی کرتا ہو اور عامہ کی مخالفت کرتا ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴ والضعیفة ۲۰۹۱

۲۸۹۶۵ مخفی شہوت سے گریزاں رہو (وہ یہ ہے کہ) عالم چاہتا ہے کہ اس کے پاس مجلس لگی رہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة

۲۸۹۶۶ مجھے اپنے بعد امت پر تین باتوں کا خوف ہے عالم کے پھسلنے کا،منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور تقدیر کے جھٹلانے کا۔

رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۰

۲۸۹۶۷ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے: بدعات کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہوں کی خواہشات کے اتباع کا، اور معرفت کے بعد غفلت کا۔رواہ الحکیم والبغوی وابن مندہ و ابن قانع وابن شاهین وابونعیم الخمسة فی کتب الصحابة عن افلح

۲۸۹۶۸ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبانی کلامی ہو۔رواہ ابن عدی عن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۴۹ کشف الخفاء ۱۶۰

۲۸۹۶۹.....مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والبیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

علم پر عمل نہ کرنے پر وعید

۲۸۹۷۰...... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عمر

۲۸۹۷۱...... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو مجہول امور کا علم حاصل کریں گے اوران کا مقصدانہی لوگوں کا مقصد ہوگا۔

رواہ ابونعیم عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸۶

۲۸۹۷۲...... میری امت کے اکثر منافق میری امت کے قراء ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی، البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو، احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عامر الطبرانی و ابن عدی عن عصمة بن مالک

۲۸۹۷۳...... جب تم کسی عالم کو کثرت سے بادشاہ کے ساتھ میل جول رکھتے دیکھو سمجھ لو کہ وہ عالم نہیں بلکہ چور ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰

۲۸۹۷۴...... جب کوئی عالم علم سے بہرہ مند ہو لیکن عمل نہ کرتا ہو وہ چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے۔

رواہ ابن قانع فی معجمہ عن سلیک الغطفانی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸

۲۸۹۷۵...... اس عالم کی مثال جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو (اس کی مثال چراغ میں جلنے والی بتی جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتی ہے لیکن خود جلتی رہتی ہے)۔ رواہ الطبرانی عن ابن برزة

۲۸۹۷۶...... وہ عالم جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا رہتا ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن جندب

۲۸۹۷۷...... قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور وابن عدی و لبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرة الموضوعات ۲۴ وضعیف الجامع ۸۶۸

۲۸۹۷۸...... مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے کہ ایک شخص قرآن کی تفسیر کرے گا اور اس کا مصداق ایسی چیزوں کو بنائے گا جو فی الوقع اس کا مصداق نہیں ہوسکتیں اور ایک اس شخص کا خوف ہے جو سمجھتا ہو کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۸۹۷۹...... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بالکلیہ بیان (قصہ گوئی وغیرہ) کو ناپسند کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۲۹

عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے

۲۸۹۸۰...... تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے البتہ علماء کو اس دنیا سے اٹھالے گا اور صرف جہلاء باقی رہ جائیں گے وہی فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرة

۲۸۹۸۱......اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح سے اٹھائے گا کہ علماء کو دنیا سے اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابن عمرو

۲۸۹۸۲......اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا بھرپور علم رکھتا ہو لیکن آخرت سے جاہل ہو۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابی هريرة

۲۸۹۸۳......جس طرح اللہ تعالیٰ مال کی زیاتی کے متعلق سوال کرے گا اسی طرح علم کی زیاتی کے متعلق بھی سول کرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۳۶

۲۸۹۸۴......اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو بھی اس طرح عافیت دے گا جس طرح علماء کو عافیت دے گا۔

رواہ ابونفیع فی الحلیة والضیاء عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۸۲ وضعیف الجامع ۱۷۴۱

۲۸۹۸۵......مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو مبغوض وہ عالم ہے جو حکمرانوں سے ملتا جلتا ہو۔ رواہ ابن لال عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۵۷ والکشف الالٰہی ۸۷

۲۸۹۸۶......مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۸۹۸۷......میری امت کے کچھ لوگ عنقریب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے اور قرآن مجید پڑھیں گے اور پھر کہیں گے ہم حکمرانوں کے پاس جائیں گے تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں اور ہم اپنے دین کی وجہ سے ان سے الگ رہیں گے چنانچہ یہ کوئی کمال نہیں چونکہ اس سے صرف کانٹے ہی ہاتھ میں آئیں گے اسی طرح حکمرانوں کی قربت سے صرف خطائیں ہی ہاتھ لگیں گی۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۱ وضعیف الجامع ۱۸۱۸

۲۸۹۸۸......میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے پھر ان کے پاس شیطان جائے گا اور کہے گا: اگر تم بادشاہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری دنیا کو بہتر کردے گا اور تم اپنے دین سے ان سے علیحدہ رہو چنانچہ یہ خیال کچھ حیثیت نہیں رکھتا جس طرح جھاڑیوں سے صرف کانٹے ہی ملتے ہیں اسی طرح حکمرانوں کے پاس جانے سے صرف خطائیں ہی ملتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۱۳

۲۸۹۸۹......آخری زمانے میں ریاکار قراء ہوں گے جو شخص بھی یہ زمانہ پائے ان قراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۹

۲۸۹۹۰......آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباء واجداد نے سنی ہوں گی پس تم ان سے دور رہو۔ رواہ مسلم عن ابی هريرة

۲۸۹۹۱......جنتیوں میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر جھانکیں گے اور پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں داخل ہوگئے۔ بخدا ہم تو اسی علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا تھا دوزخی کہیں گے جو بات ہم کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ والضعیفة ۱۲۶۸

۲۸۹۹۲ ..... وہ علم جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۹۳ ..... وہ علم جو بار آور نہ ہو اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۸۹۹۴ ..... جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ علم اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ رواہ القضاعی عن ابن مسعود

۲۸۹۹۵ ..... اس شخص کی مثال جو علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو نہ سکھائے ایسی ہے جیسے خزانہ چھپا کے رکھا گیا ہو اور اسے خرچ نہ کیا جاتا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۹۶ ..... مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

۲۸۹۹۷ ..... جو شخص علم کو چھپائے رکھتا ہے اس پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی لعنت کرتی ہیں اور فضاء میں اڑنے والے پرندے بھی۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

۲۸۹۹۸ ..... جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور پھر وہ اس علم کو چھپالے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

علم کا چھپانا خیانت ہے

۲۸۹۹۹ ..... علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو، ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

ابو نعیم الحلیۃ عن ابن عباس

۲۹۰۰۰ ..... اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھی علم سے نوازتا ہے اس سے پختہ عہد لیتا ہے کہ علم کو چھپانا نہیں۔

رواہ ابن النظیف فی جزئہ وابن الجوزی عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۰۱ ..... جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی اور پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

۲۹۰۰۲ ..... جس شخص نے علم کی اہلیت رکھنے والوں سے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۱۳ وکشف الخفاء ۲۵۰۵

۲۹۰۰۳ ..... اے میری امت! مجھے تمہارے علم کا خوف نہیں البتہ یہ دیکھو کہ تم اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۳

۲۹۰۰۴ ..... بہت سارے لوگ حاملین فقہ ہوتے ہیں جبکہ وہ فقیہ نہیں ہوتے جس شخص کو اس کا علم نفع نہ پہنچائے اسے جہالت نقصان پہنچاتی ہے جب تک تمہیں قرآن برائیوں سے روکتا رہے تو قرآن پڑھتے رہو اگر تمہیں برائیوں سے نہ روکے تو گویا تم قرآن نہیں پڑھ رہے۔

رواہ الطبرانی عن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۹۔

۲۹۰۰۵ ..... جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والے فرشتے فاسقین حاملین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں بنسبت بتوں کے پجاریوں کی طرف بڑھنے کے، حاملین قرآن کہیں گے بت کے پجاریوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا جا رہا ہے؟ جواب دیا جائے گا علم رکھنے والا جاہل کی طرح نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۸ وتذکرۃ الموضوعات ۸۱

۲۹۰۰۶ ..... برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔ رواہ البزار عن معاذ

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۱

علماء کا بگڑنا خطرناک ہے

۲۹۰۰۷ ..... دو قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں بقیہ لوگ بھی درست ہو جاتے ہیں جب یہ دو قسمیں بگڑ جاتی ہیں لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں علماء طبقہ اور حکمرانوں کا طبقہ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۵

۲۹۰۰۸ ..... دجال سے بڑھ کر مجھے گمراہ کرنے والے دجالوں حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۰۹ ..... اے عویمر! اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے ہو؟ اگر تم کہو گے کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تم سے کہا جائے گا: علم پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۱۰ ..... کثرت سے کلام کرنا بیان نہیں البتہ دوٹوک کلام وہ ہے جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہو۔ عاجز وہ نہیں جو زبان سے عاجز ہو البتہ حق کی معرفت کی قلت اصل عاجزی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۸۲

۲۹۰۱۱ ..... تم جب بھی لوگوں سے ایسی بات کرو گے جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو تو اس کی وجہ سے ضرور کچھ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۲۳

۲۹۰۱۲ ..... جو شخص بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ خطاب کے متعلق اس سے ضرور سوال کرے گا کہ اس سے تمہاری کیا غرض تھی۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۹۰۱۳ ..... اہل سے علم کی بات چھپانا ایسا ہی ہے جیسے نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۸ والنواضح ۱۸۲۸

۲۹۰۱۴ ..... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر حکمت کی بات سنے اور پھر اپنے ساتھی سے سنی ہوئی بات کی برائیاں بیان کرے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی چرواہے کے پاس جائے اور کہے: اے چرواہے! مجھے ذبح کرنے کے لیے بکری دو' چرواہا کہے: جاؤ اپنی پسند کی بکری پکڑ کر لے جاؤ وہ شخص بکریوں کے ساتھ پھرنے والے کتے کو پکڑ کر لے جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۳ واسنی المطالب ۱۲۹۸

۲۹۰۱۵ ..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا کہ وہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن کعب بن مالک

۲۹۰۱۶ ..... جو شخص اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا لیکن دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا رہتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام : ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۳۲ وضعیف الجامع ۵۳۹۳

۲۹۰۱۷......جس شخص کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۱۸......جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۹

۲۹۰۱۹......جس شخص کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ رواہ ابن ماجه والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۲۰......وہ علم جس کے حصول کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے جس شخص نے یہ علم اس لیے حاصل کیا تا کہ اسے دنیا ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۰

۲۹۰۲۱......جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علم کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا علم کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجه عن ابن ھریرۃ

۲۹۰۲۲......جس شخص نے گفتگو کے داؤپیچ اس لیے سیکھے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی فدیہ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۹

بے عمل واعظ کا انجام

۲۹۰۲۳......قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ دوزخ میں شدت اضطراب سے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا! کہے گا جی ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور خود اچھی باتوں سے باز رہتا تھا بری باتوں سے تمہیں روکتا تھا اور خود برائیوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن اسامة بن زید

۲۹۰۲۴......آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤاجداد نے تم ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۲۵......اس وقت لوگوں سے علم اچک لیا جائے گا حتیٰ کہ معمولی علم پر بھی قادر نہیں رہیں گے اے زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے! میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا یہ تورات اور انجیل تو یہودیوں اور نصرانیوں کے پاس تھیں پھر کس چیز نے انھیں لاپرواہ کر دیا۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ابی الدرداء احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن زیاد بن لبید

۲۹۰۲۶......معراج کی رات مجھے ایک قوم کے پاس لایا گیا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے وہ جونہی ہونٹ کاٹتے ہونٹ پھر جوں کے توں برابر ہو جاتے میں نے کہا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو جس بات کو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں کتاب اللہ پڑھتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

۲۹۰۲۷......جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اور پھر وہ بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کی دنیا میں طمع کرتے ہوئے وہ جتنی مقدار میں قدم اٹھاتا ہے انہی کے بقدر دوزخ میں گھسا چلا جاتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن معاذ

۲۹۰۲۸......اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص حقیر ہوتا ہے جو عالم ہو کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہو۔

رواہ الحافظ ابوالفتیان الدھشانی فی کتاب التحذیر عن علماء السوء عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۱

۲۹۰۲۹......جو شخص بھی کتمان علم کا شکار ہوتا ہے وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۳۰......جو عالم بھی خوشی سے بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دوزخ میں ہر طرح کے عذاب میں بادشاہ کا شریک ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۶۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۵

۲۹۰۳۱......جس شخص نے لوگوں کو نفع پہنچانے والا علم چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۶ والوضع فی الحدیث ۲۷۰۳

۲۹۰۳۲......اس نیت سے علم نہ حاصل کرو کہ تم علماء سے مقابلہ کروگے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کروگے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروگے سو جس شخص نے بھی اس نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔رواہ ابن ماجہ عن حذیفۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۱۲۶۳

۲۹۰۳۳......اس نیت سے علم مت حاصل کرو کہ اس کے ذریعے تم علماء سے مقابلے کروگے یا بے وقوفوں سے جھگڑوگے یا علم کے ذریعے مجلسوں پہ لوٹ ماروگے جس نے بھی ایسا کیا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔رواہ ابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر

کلام:.......حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲

۲۹۰۳۴......جس شخص نے علم کو ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو مٹا ڈالے گا اور چہرے کو گدی کی طرف پھیر دے گا اور وہ دوزخ کا سزاوار ہوگا۔رواہ الشیرازی عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۵۔

حصول علم میں اخلاص نیت

۲۹۰۳۵......جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۰۳۶......جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔رواہ الترمذی عن کعب بن مالک

۲۹۰۳۷......ہلاکت ہے عالم کے لیے جاہل سے اور ہلاکت ہے جاہل کے لیے عالم سے۔رواہ ابویعلیٰ عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۱ وکشف الخفاء ۲۹۷۴

۲۹۰۳۸......ہلاکت ہے میری امت کے لیے علماء سوء سے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ النواضح ۲۴۸۵

۲۹۰۳۹......رسول کریم ﷺ نے ایسے مسائل پوچھنے سے منع کیا ہے جن کے ذریعے علماء کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن معاویۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۴۸۵۔

۲۹۰۴۰......ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو علم نہ حاصل کرے اور اس شخص کیلئے بھی ہلاکت ہے جو علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۷

۲۹۰۴۱..... اس شخص کے لیے ایک مرتبہ کی ہلاکت ہے جو علم نہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا اسے علم سے سرفراز کرتا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو علم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔ رواہ سعید بن المنصور عن جبلة مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۶۶۱ ضعیف الجامع ۶۱۴۶۔

حصۂ اکمال

۲۹۰۴۲..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیة عن عمر

۲۹۰۴۳..... دجال کے علاوہ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے دجال حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۴۴..... مجھے تمہارے اوپر ہر ذی علم منافق کا خوف ہے جو حکمت کی باتیں کرتا ہوگا لیکن ظلم وستم کرتا ہوگا۔

رواہ عبد بن حمید والبیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۹۰۴۵..... مجھے تمہارے اوپر اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھتا ہوگا حتیٰ کہ جب اس پر قرآن کی رونق نمایاں دکھائی دینے لگے گی یہ اسلام کی ایک نصرت ہوگی تب وہ من مانی کرکے الگ ہوجائے گا اور اسلام سے نکل جائے گا پھر اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر نکلے گا اور اسے شرک کا الزام دے کر قتل کردے گا۔ رواہ البزار وحسنه وابو یعلیٰ وابن حبان وسعید بن المنصور عن جندب عن حذیفة

۲۹۰۴۶..... مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ مومن کو اس کا ایمان بچاتا رہے گا اور مشرک کو اس کا کفر آشکارہ رکھے گا البتہ مجھے تمہارے اوپر صاحب لسان منافق کا خوف ہے بھلائی کی باتیں کرتا ہوگا لیکن اس کا عمل برائیوں کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۰۴۷..... مجھے تمہارے اوپر ان چیزوں کا خوف نہیں ہے جنہیں تم نہیں جانتے البتہ یہ دیکھا کرو کہ جو تمہیں علم ہے اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابی هریرة

۲۹۰۴۸..... مجھے اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ ہراساں منافق کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان عن ابن الحصین

۲۹۰۴۹..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے: عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قران کے ساتھ جھگڑنے کا اور میری امت کی مفتوحہ دنیا کا۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن معاذ

گمراہ کن حکمران

۲۹۰۵۰..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۵۱..... مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے یہ کہ میری امت کے لیے مال وافر ہوجائے گا ایک دوسرے پر حسد کرنے لگیں گے، جس کا نتیجہ مار دھاڑ ہے یہ کہ کتاب اللہ کھولی جائے گی، مومن اس کی تاویل کے درپئے ہوگا حالانکہ وہ اس کی تاویل نہیں جانتا ہوگا اور یہ کہ میری امت کسی ذی علم کو پائیں گے اسے ضائع کردیں گے اور اس کی مطلق پرواہ نہیں کریں گے۔ رواہ ابن جریر الطبرانی عن ابی مالک الاشعری

۲۹۰۵۲..... مجھے اپنے بعد اپنی امت پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کی تاویل کرے گا اور قران کے الفاظ کو ایسے مفاہیم ومطالب پہنائے گا جو فی الواقع اس کے الفاظ کا مصداق نہیں ہوں گے اور ایک وہ شخص جو سمجھتا ہوگا کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمران

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۹۰۵۳..... من جملہ جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے گی حتیٰ کہ مال کے معاملہ میں ایک دوسرے پر دوڑ لگائیں گے حتیٰ کہ مارنے مٹنے پر نوبت آجائے گی اور ایک یہ بھی ہے کہ میری امت کے لیے قرآن کو لایا جائے گا حتیٰ کہ مومن کافر اور منافق قرآن پڑھے گا اور مومن اس کے حلال کو حلال قرار دے گا اور اس کی تاویل کے درپے رہے گا۔

رواه الحاكم عن ابی هريرة

۲۹۰۵۴..... اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں نازل کیا ہے اور اپنے بعض انبیاء کی طرف وحی بھیجی ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو اپنے اندر غیر دین کی سمجھ پیدا کریں گے غیر علم کو حاصل کریں گے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے دنبوں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے یا میری وجہ سے دھوکا دیں گے میرے متعلق استہزاء کریں گے میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ انھیں زبردست فتنوں میں مبتلا کروں گا جو عقلمند اور بردبار کو بھی حیران و پریشان کر دے گا۔ رواه ابو سعيد النقاش فی معجمه وابن النجار عن ابی الدرداء

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القدسیۃ الضعیفۃ ۸۱

۲۹۰۵۵..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے ہوں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں گے ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لوگوں کو اپنی دینداری سے دھوکا دیں گے کیا میرے ذریعے دھوکا دیں گے؟ یا مجھ پر جرات کریں گے؟ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں انھیں فتنہ میں مبتلا کروں گا جو بردبار شخص کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دے گا۔

رواه ابن عساكر عن عائشة

۲۹۰۵۶..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھنے پائے گا۔ رواه الطبرانی عن معاذ

۲۹۰۵۷..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے یا علماء سے مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ رواه ابونعيم فی المعرفة ابن عساكر عن انس

۲۹۰۵۸..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ لوگوں سے مقابلہ کرے اور لوگوں پر فخر کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

رواه ابن عساكر عن ام سلمة رضی الله عنها

علم کا حصول رضاء الٰہی کے لئے ہو

۲۹۰۵۹..... جس شخص نے یہ احادیث اس لیے حاصل کیں تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے اور فخر و مباہات کا اظہار کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جا سکتی ہے۔ رواه الحكيم عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۲۹۰۶۰..... جس شخص نے حدیث یا علم دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ آخرت کے لطف و کرم سے محروم رہے گا۔ رواه ابن النجار عن انس

۲۹۰۶۱..... وہ علم جس کے ذریعے رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس علم کو جس شخص نے دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواه احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجه والحاكم والبيهقی فی شعب الايمان عن ابی هريرة

۲۹۰۶۲..... جس شخص نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا یا اس علم سے غیر اللہ کا ارادہ کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواه الترمذی حسن غريب عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۳ وضعیف الترمذی ۴۹۸

۲۹۰۶۳..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

وہ دوزخ میں جائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن ابی العاص، الدارقطنی فی الافراد وسعید بن المنصور عن انس

۲۹۰۶۴...... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑے کرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔
رواہ الطبرانی وتمام عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۲۹۰۶۵...... جس شخص نے علم حدیث اس نیت سے حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے گفتگو کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۹۶

۲۹۰۶۶...... جس شخص نے عمل کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے علم حاصل کیا وہ ایسا ہی ہے جیسے رب تعالیٰ سے مزاح کرنے والا۔
رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۰۶۷...... جس شخص نے آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کی آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۲۷

۲۹۰۶۸...... جس شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی پھر سلطان کے پاس آیا اس کی دنیاداری کی طمع کر کے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اسے آئے دن دو قسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو اسے پہلے نہیں دیئے گے ہوں گے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر

۲۹۰۶۹...... جس شخص نے قرآن پڑھا (قرآن کا علم حاصل کیا) اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی اور پھر وہ حکمران کے پاس موجود دنیا کی طمع میں گیا وہ جتنے قدم چل کر حکمران کے پاس جائے گا اسی کے بقدر دوزخ میں گھستا چلا جائے گا۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

۲۹۰۷۰...... تم بہترین زمانے میں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کتاب اللہ پڑھ رہے ہو عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا وہ زمانے کو اس طرح گھمائیں گے جس طرح جام گھمایا جاتا ہے انھیں دنیا ہی میں بدلہ مل جائے گا آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۹۰۷۱...... تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کتاب اللہ ایک ہی ہے اور تمہارے درمیان سرخ، سفید، سیاہ، سبھی قسم کے لوگ موجود ہیں قرآن پڑھو، قبل ازیں کہ کچھ اقوام قرآن پڑھیں گے اور تیر کی طرح اس کے حروف کو درست کریں گے حالانکہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترنے پائے گا وہ دنیا ہی میں اس کا اجر وثواب چاہیں گے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ احمد وعبد بن حمید وابوداؤد وابن ماجه وابن حبان والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان سعید بن المنصور عن سهل بن سعد

۲۹۰۷۲...... علماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو رب تعالیٰ کی رضاء کے لیے علم حاصل کرتا ہے کسی قسم کی طمع مقصود نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم اس کی مطمح نظر ہوتی ہے ایک وہ عالم ہے جو دنیا کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا مطمع نظر رقم ہوتی ہے اور طمع کا شکار ہو جاتا ہے اور علم میں لوگوں سے بخل کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے اور ایک فرشتہ آواز لگائے گا: خبردار! یہ فلاں بن فلاں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں علم عطا کیا تھا تاہم اس نے علم کے بدلہ تھوڑی رقم خریدی اور دنیا کی طمع کی فرشتہ بار بار یہی صدا بلند کرتا رہے گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے پھر اس کے متعلق جو چاہے فیصلہ کرے۔

۲۹۰۸۳...... علماء پیغمبروں کے امین ہوتے ہیں اور ان کی یہ امانتداری اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ہوتی ہے بشرطیکہ جب تک حکمرانوں کے پاس نہ جائیں اور دنیا میں دخل نہ دیں جب حکمرانوں کے پاس جانے لگتے ہیں اور دنیا میں دخل دیتے ہیں پیغمبروں سے خیانت کرتے ہیں ایسے علماء سے ڈرتے رہو اور ان سے الگ رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقیلی الحاکم فی تاریخہ والقاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد الاسد آباد

ی فی امالیه وابونعیم والدیلمی والرافعی عن انس

۲۹۰۸۴...... میری امت کے علماء سوء کے لیے ہلاکت ہے جو علم کو تجارت سمجھ کو حاصل کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حکمرانوں کے ہاتھ علم کو فروخت کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۰۸۵...... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے وہ مسجدوں میں حلقہ درحلقہ بیٹھیں گے جبکہ ان سب کا مقصد دنیا طلبی ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

۲۹۰۸۶...... لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھیں گے ان کا مقصد صرف دنیا طلبی ہوگا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۰۸۷...... آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھے گی جبکہ ان کا مطمح نظر دنیا ہوگی ان کے ساتھ مت بیٹھو چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۹۰۸۸...... میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو مساجد کو آراستہ و پیراستہ کریں گی جبکہ ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے وہ بدن کے کپڑے پر اتنا خرچ کریں گے جو دین کے لیے خرچ نہیں کریں گے جب کسی کی دنیا محفوظ ہوئی اس کا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابن عباس

۲۹۰۸۹...... لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو کتاب اللہ پڑھے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے پھر اپنی تمامتر طاقت فسق و فجور پر صرف کرے جب نشاط میں ہو قرآن کی تلاوت سے مزے لے لے اور دین کی باتیں کر کے لطف اندوز ہو لے۔ یوں اللہ تعالیٰ قائل اور سامع کے دلوں پر (بدبختی کی) مہر لگا دے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۰۹۰...... میری امت کے دو شخص علماء ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ لوگوں میں علم پھیلا رہا ہو اشاعت علم میں اس کی مطمح نظر طمع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہے اس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے فضاء میں اڑتے ہوئے پرندے (سبھی) استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس شریف سردار بن کر حاضر ہوگا حتیٰ کہ پیغمبروں کی موافقت اسے نصیب ہوگی، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں پھیلانے میں بخل کرتا ہو طمع کا شکار ہو اور علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہو قیامت کے دن اس عالم کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک فرشتہ صدا بلند کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس نے اشاعت علم میں بخل کیا طمع کا شکار رہا اور علم کے بدلہ میں پیسے کو ترجیح دی فرشتہ اسی طرح صدا لگاتا رہے گا حتیٰ کہ رب تعالیٰ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی ممانعت

۲۹۰۹۱...... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہزار پیشوں کا علم عطا کیا اور حکم دیا اپنی اولاد سے کہو: اگر تم سے صبر نہ ہو سکے تو ان پیشوں کے ذریعے دنیا کو حاصل کرو اور دنیا کو دین کے ذریعے حاصل مت کرو چونکہ دین صرف میرے لیے ہے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو دین کو دنیا طلبی کا ذریعہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن عطیة بن بشر المازنی

۲۹۰۹۲...... اے صہیب! لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حکمرانوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی اور ان کے خطباء جھوٹے ہوں گے اور ان کے قراء دکھلاوہ کریں گے غیر دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے دنیا کو اس طرح ہڑپ کریں گے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگا اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔ رواہ الدیلمی عن صهیب

۲۹۰۹۳...... لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عام لوگ قرآن پڑھیں گے اور عبادت میں خوب مجاہدہ کریں گے اہل بدعت کے ساتھ مل جل کر رہیں گے ان سے ایسے شرک کا اظہار ہوگا جس کا انھیں علم بھی نہیں ہوگا اپنے قرآن اور علم پر اجرت لیں گے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائیں گے یہ لوگ کانے دجال کے پیرو ہوں گے۔ رواہ الاسماعیلی فی معجمه والدیلمی عن ابن مسعود قال فی اللسان هذا خبر منکر

۲۹۰۹۴...... تم علم کی سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی علم کی سماعت کی جائے گی اور تمہارے سامعین کی بھی سماعت کی جائے گی پھر اس کے بعد ایک قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کرے گی اور مطالبۂ گواہی سے قبل گواہی دے گی۔

رواہ البزار والباوردی والطبرانی وابونعیم وسمویه عن ثابت بن قیس بن شماس

۲۹۰۹۵...... اللہ تعالیٰ یکبارگی لوگوں کے سینوں سے علم کو کشید نہیں کرے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا جب علماء ختم ہوجائیں گے لوگ جہلاء کو اپنے پیشوا بنالیں گے، انہی سے سوالات کیے جائیں گے بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور سیدھی راہ سے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۶...... آخری زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو جہلاء پیشوا ہوں گے لوگوں کو فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابونعیم والدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۷...... قیامت کے دن علماء سوء کو لایا جائے گا اور انھیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا ان میں سے ایک شخص ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے پیٹ سے باہر نکلی ہوئی انتڑیاں لے کر گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اس سے کہا جائے گا: ارے تیرا ناس ہو تیری وجہ سے ہمیں ہدایت ملتی رہی اور اب تمہارا کیا حال ہے؟ کہے گا: جن باتوں سے میں تمہیں منع کرتا تھا خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۸...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو اسقدر عافیت عطا فرمائے گا کہ علماء کو بھی اس قدر عافیت نہیں ملے گی۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وسعید ابن المنصور عن انس وقال احمد حدیث منکر

کلام:...... حدیث منکر ہے دیکھئے الالآ لی ۲۲۵۱ والمتناھیۃ ۲۰۴

سخت عذاب کا ہونا

۲۹۰۹۹...... قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ہو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۰...... دوزخ میں ایک چکی ہے جو علماء سوء کو پیس ڈالے گی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۵۰ والجامع المصنف ۱۸۳

۲۹۱۰۱...... دوزخ میں ایک چکی ہے جو ظالم علماء کو بری طرح پیس ڈالے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمرو فیہ ابراھیم بن عبداللہ بن ھمام کذاب

۲۹۱۰۲...... دوزخ میں بہت ساری چکیاں ہوں گی جو علماء پر چلائی جائیں گی ان علماء پر وہ لوگ جھانکیں گے جو دنیا میں انھیں پہچانتے تھے کہیں گے تمہیں اس حالت تک کس چیز نے پہنچایا ہے حالانکہ ہم تم لوگوں سے علم حاصل کرتے تھے؟ علماء جواب دیں گے ہم تمہیں ایک بات کا حکم دیتے تھے اور خود اس کی مخالفت کرتے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۳...... جہنم میں ایک وادی ہے جس سے ہر روز ستر بار جہنم بھی پناہ مانگتی ہے وہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریا کار قاریوں کے لیے تیار کر رکھی ہے مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو وہ عالم مبغوض ہے جو سلطان کے پاس آتا جاتا ہو۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۴...... لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جو فاجر ہو اور جرأت کر کے قرآن پڑھتا ہو اور قرآن میں کسی چیز سے باز نہ آتا ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابن سعید

۲۹۱۰۵...... اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر اوپر سے جھانکیں گے اور کہیں گے تم کیوں دوزخ میں چلے گئے ہم تو اس علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو تمہی سے حاصل کیا تھا اہل دوزخ کہیں گے ہم جو بات کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ الضعیفۃ ۱۲۶۸

۲۹۱۰۶...... معراج والی رات میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا کہ ان کے ہونٹ آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے جبرئیل

امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ اہل دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے لیکن عقل نہیں رکھتے تھے۔

رواہ ابوداؤد الطیاسی احمد بن حنبل وعبد بن حمید الطبرانی فی الاوسط ابونعیم فی الحلیة سعید بن المنصور عن انس

۲۹۱۰۷ ...... جس شخص نے اپنے علم کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کرنا چاہا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دیتا ہے لیکن اسے حقیر اور کمزور بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن المبارک احمد بن حنبل وھناد الطبرانی ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمرو

۲۹۱۰۸ ...... جس شخص نے لوگوں کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی جبکہ اس نے خود اس پر عمل نہ کیا وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مورد بنا رہتا ہے تاوقتیکہ اس سے رک جائے یا اسے عمل میں لے آئے۔ رواہ الطبرانی، ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۹۱۰۹ ...... بے عمل عالم چراغ کی طرح ہوتا ہے جو خود جل کر لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن جندب

۲۹۱۱۰ ...... عالم علم اور عمل دونوں جنت میں ہوں گے تاہم جب عالم علم پر عمل نہ کرتا ہو علم اور عمل جنت میں چلے جاتے ہیں لیکن عالم دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن ابی ہریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵

۲۹۱۱۱ ...... جو علم چاہو حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کسی بھی علم سے اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک تم عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۱۱۲ ...... عنقریب علم کا دور دورہ ہوگا لیکن عمل ندارد لوگ زبانی کلامی ایک دوسرے کے قریب ہوں گے لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے دور جب لوگوں میں یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی اسوقت اللہ تعالیٰ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دیں گے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۱۱۳ ...... قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ ان کا فخر ظالم وجابر لوگوں سے زیادہ خطرناک ہے مجھے فخر کرنے والے قاری سے بڑھ کر کوئی بھی مبغوض نہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۱۱۴ ...... خیر وبھلائی کے متعلق سوالات کرو اور شر کے متعلق سوالات نہ کرو چنانچہ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن معاذ

علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت

۲۹۱۱۵ ...... عنقریب میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے فقہاء کو مغالطوں میں ڈالیں گے یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

رواہ سمویہ عن ثوبان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۴۰۲

۲۹۱۱۶ ...... اے سعد کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر سے آگاہ نہ کروں؟ ایک قوم آئے گی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر اسی طرح جاہل رہے گی۔ رواہ ابن عساکر عن سعد بن ابی وقاص

عرض کی یا رسول اللہ! میں ایسی قوم کے پاس سے آ رہا ہوں کہ وہ اور ان کے چوپائے برابر ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی

۲۹۱۱۷ ...... اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے زیادہ عجیب قوم کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ ایک قوم ہوگی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر ان کی خواہشات اور ان کی خواہشات برابر ہوں گی۔ رواہ الطبرانی عن عمار

۲۹۱۱۸ ...... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ایک طرف ہوگا اور وہ دوسری طرف جا رہے ہوں گے۔ رواہ الحکیم عن جابر بن صخر

۲۹۱۱۹......لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ علماء ایک دوسرے پر حسد کریں گے اور ایک دوسرے سے غیرت کریں گے جیسے بکرے غیرت کرتے ہیں۔
رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶

۲۹۱۲۰......لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ اس زمانے میں قرآن پڑھیں گے اس کے حروف کو تو جمع رکھیں گے لیکن اس کی حدود کی کچھ رعایت نہیں کریں گے ان کے لیے ہلاکت ہے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جو قرآن جمع کرے (حفظ کرے) مگر اس پر اس کا اثر نہ دیکھا جائے۔
رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۲۹۱۲۱......اس دین کو زبردست غلبہ نصیب ہوگا یہاں تک کہ دین سات سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم آئے گی وہ کہے گی ہم نے قرآن پڑھا لہٰذا ہم سے بڑا قاری کون ہوسکتا ہے اور ہم سے بڑا عالم کون ہوسکتا ہے ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔
رواہ ابن المبارک بالطبرانی عن العباس بن عبدالمطلب

۲۹۱۲۲......اسلام کو غلبہ ملے گا۔ حتیٰ کہ سمندروں میں تاجروں کی آمدورفت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے: ہم سے بڑا قاری کون ہے ہم سے بڑا عالم کون ہے اور ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور تم سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

۲۹۱۲۳......ضرور ایمان غالب آئے گا حتیٰ کہ کفر اپنی جگہوں میں بند ہو کر رہ جائے گا اور سمندروں میں بھی اسلام کا بول بالا ہوگا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قران پڑھیں گے اور دوسروں کو پڑھائیں گے پھر کہیں گے: ہم نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا ہے ہم سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں میں خیر نام کی کوئی چیز بھی ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس بالطبرانی من مہ ام الفضل

۲۹۱۲۴......میرے بعد بہت سارے قصہ گو (واعظ) ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ الدیلمی عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۷

۲۹۱۲۵......عنقریب تم انسانوں میں سے شیطانوں کو دیکھو گے ان میں سے ایک شخص حدیث سنے گا اور اسے اپنے علاوہ اوروں پر چسپاں کرے گا وہ یوں لوگوں کو اس کی سماعت سے روک دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۲۶......عنقریب تمہارے درمیان شیاطین کا ظہور ہوگا انھیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندر میں قید کردیا تھا وہ تمہارے ساتھ مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں جھگڑیں گے بلاشبہ انسانی شکلوں میں شیاطین ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۷......حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے شیاطین کو سمندر میں قید کردیا تھا چنانچہ پینتیسویں سال انسانی شکلوں میں وہ سمندر سے نکلیں گے انسانوں کی مجلسوں اور مسجدوں میں بیٹھیں گے انسانوں کے ساتھ قرآن اور حدیث میں جھگڑیں گے۔ رواہ الشیرازی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۸......جب ایک سو پینتیسواں سال ہوگا سرکش شیاطین جنہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندروں کے مختلف جزیروں میں قید کیا تھا وہاں سے نکل پڑیں گے ان کے نو (۹) حصے (۹۰٪) عراق کی طرف چلے جائیں گے اہل عراق سے قرآن کے معاملہ میں جھگڑیں گے جبکہ ان کا دسواں حصہ شام میں رہے گا۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابونصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن ابی سعید وقال العقیلی

لااصل لهذا الحديث قال ابونصر غريب الا سناد والمتن ورواه ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۱۲۹...... دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سمندر سے شیاطین نہ نکل پڑیں اور وہ لوگوں کو قرآن پڑھائیں گے۔

رواه ابونعيم عن ابی هريرة

قیامت کی علامت

۲۹۱۳۰...... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک شیطان راستوں اور بازاروں میں علماء کی مشابہت اختیار کر کے چلنا نہ شروع کر دے اور کہے گا: مجھے فلاں بن فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے مروی یہ اور یہ حدیث سنائی ہیں۔ رواه ابونعيم عن واثلة

۲۹۱۳۱...... ذرا دیکھ لیا کرو کہ تم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے ہو اور یہ دین کن لوگوں سے سیکھتے ہو چنانچہ آخری زمانے میں انسانوں کی شکل میں شیاطین کا ظہور ہوگا وہ کہیں گے ہمیں فلاں نے یہ حدیث سنائی اور یہ خبر دی جب تم کسی شخص کے پاس بیٹھو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام پوچھ لو اور اس کے خاندان کے متعلق بھی پوچھ لو۔ چنانچہ جب وہ غائب ہوگا اسے گم پاؤ گے۔ رواه الحاكم فی تاريخه والديلمی عن ابن مسعود

۲۹۱۳۲...... اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی کافر شخص سے بھی دین کو تقویت پہنچا سکتا ہے۔ رواه البخاری عن ابی هريرة والطبرانی عن كعب بن مالك

۲۹۱۳۳...... اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت پہنچائے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

رواه الطبرانی عن ابی بكرة ابن النجار عن انس

۲۹۱۳۴...... قصہ گوئی یا تو امیر کرتا ہے یا مامور یا کوئی تکلف کرنے والا شخص۔

رواه الطبرانی عن عبادة بن الصامت الطبرانی عن عوف بن مالك

۲۹۱۳۵...... مجھے اپنی امت پر کتاب اور دودھ کا زیادہ خوف ہے رہی بات دودھ کی سو بہت ساری اقوام کو اس کی غذا دی جائے گی اور وہ جماعت اور جمعہ کی نماز کو چھوڑ دیں گے رہی بات کتاب کی چنانچہ کتاب کے معاملہ میں بہت ساری اقوام کے لیے فتوحات ہوں گی اور وہ قرآن پر ایمان والوں سے جھگڑیں گے۔ رواه الطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۹۱۳۶...... مجھے اپنی امت پر دودھ کا خوف ہے چنانچہ شیطان جھاگ اور تھنوں کے درمیان رہتا ہے۔ رواه احمد بن حنبل عن ابن عمرو

۲۹۱۳۷...... عنقریب میری امت کی ایک جماعت کتاب اور دودھ کے معاملہ میں ہلاک ہوگی عرض کی گئی کتاب والے کون ہیں؟ فرمایا: ایک قوم ہوگی جو کتاب اللہ کا علم حاصل کرے گی اور پھر اہل ایمان سے جھگڑے گی عرض کی گئی دودھ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ ایک قوم ہوگی جو خواہشات پر مرمٹے گی اور نمازوں کو ضائع کرے گی۔ رواه الطبرانی والحاكم و البيهقی فی شعب الايمان عن عقبة بن عامر

۲۹۱۳۸...... جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے آگے پھیلاتا نہیں ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے چھپا کر رکھ دے اور اسے خرچ نہ کرے۔ رواه ابو خيثمة فی العلم وابونصر السجزی فی الابانة عن ابی هريرة

۲۹۱۳۹...... جو شخص خطبہ سنے اور پھر اسے یاد نہ رکھے اس کی مثال ایسی ہے۔ اس کے بعد مثل بالا کے حدیث ذکر کی۔

رواه الزامهرمزی عن ابی هريرة

۲۹۱۴۰...... جب بدعات کا ظہور ہو جائے اور اس امت کے بعد میں آنے والے پہلو پر لعنت کریں تو جس شخص کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلائے اس وقت علم کو چھپانے والا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواه ابن عساكر عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۸۹ الضعیفۃ ۱۵۰۶

۲۹۱۴۱...... جب اس امت کے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں تو اس وقت جس شخص کے پاس علم ہو وہ اس کا اظہار کرے چونکہ

اس قت علم کا چھپانے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن عدی والخطیب ابن عساکر عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۳۳ و جنۃ المرتاب ۱۱۱

۲۹۱۴۲..... جس شخص نے علم نافع چھپائے رکھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانة والخطیب عن جابر

۲۹۱۴۳..... جس شخص نے علم میں بخل کیا وہ قیامت کے دن لایا جائے گا دراں حالیکہ کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق اور لگام ہوگی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۴۴..... جس شخص سے علم نافع کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے علم چھپالیا وہ شخص قیامت کے دن آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔

رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۱۴۵..... جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اسے نہ چھپائے جس شخص کی آنکھوں سے خوف خدا کے مارے آنسو نکل پڑیں وہ دوزخ میں کبھی داخل نہیں ہوتا الا یہ کہ رب تعالیٰ اسے داخل کردے (چونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے) جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن المد حاس

علم چھپانے کا برا انجام

۲۹۱۴۶..... جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا پھر وہ علم چھپالیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمرو

۲۹۱۴۷..... جس شخص نے علم چھپایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔ رواہ الحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۲۷

۲۹۱۴۸..... جس شخص نے علم نافع چھپایا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والسجزی والخطیب عن ابن مسعود

۲۹۱۴۹..... جس شخص نے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۵۰..... جس شخص نے علم چھپایا یا اس علم پر اجرت لی قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درانحالیکہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔ رواہ ابن عدی عن انس

۲۹۱۵۱..... وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں؟ یہ چیز علم ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ القضاعی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۵۸: المتناهیة ۱۳۱

۲۹۱۵۲..... میں کسی بھی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جسے علم حاصل ہوا اور وہ لوگوں سے ڈر کر اسے چھپاتا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

علوم مذمومہ کا بیان

۲۹۱۵۳..... علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کرسکو پھر اس سے مزید علم نجوم سے باز رہو۔

رواہ ابن مردویه الدراقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶

۲۹۱۵۴.....بہت سارے معلمین نجوم کے گورکھ دھندے میں سر کھپاتے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۹۲ الضعیفۃ ۴۱۷

۲۹۱۵۵.....جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا وہ جادو کا حصہ حاصل کرتا ہے جتنا علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں اضافہ کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عباس

۲۹۱۵۶.....انساب کا علم نفع بخش نہیں اور اس کی جہالت باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن عبد البر عن ابی ہریرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۵، النواضح ۱۰۹۰

۲۹۱۵۷.....ماہرین انساب جھوٹ بولتے ہیں چونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے وقرونا بین ذالک کثیر ۃ یعنی اس کے درمیان بے شمار اقوام ہیں۔

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۶ التمییز ۱۲۰

۲۹۱۵۸.....ایک نبی خطوط کھینچا کرتے تھے جس کا رمل ان کے کسی خط کے موافق ہوگیا وہ یہی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن معاویۃ بن الحکم

حصہ اکمال

۲۹۱۵۹.....ستاروں میں دیکھنے والا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے والے کی طرح ہے چنانچہ جب وہ سورج کی طرف سختی سے دیکھتا ہے اس کی بصارت جاتی رہتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۶۰ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس نے جادو کا حصہ سیکھا اور جو علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی وابو الشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس

۲۹۱۶۱.....علم نجوم میں اتنا سیکھ سکتے ہو جس سے تاریکیوں میں بحر و بر میں راستوں کی تعیین کر سکو اس سے آگے باز رہو، انساب کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم رشتہ داری کا تعلق معلوم کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۱۶۲.....انساب کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے تم صلۂ رحمی کا حق ادا کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو، عربیت کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے کتاب اللہ کو سمجھ سکو مزید اضافے سے رک جاؤ علم نجوم اتنا حاصل کرو جس سے بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

باب سوم.....آداب علم کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول.....روایت حدیث اور آداب کتابت کے بیان میں

۲۹۱۶۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے لوگوں تک پہنچایا بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن انس

۲۹۱۶۴ ..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے میر کوئی بات سنی اور یادرکھی پھر اسے سننے والوں تک پہنچادی بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جوان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

(۱) ..... خاص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا۔

(۲) ..... ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی۔

(۳) ..... مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چونکہ جماعت کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

روا حمد بن حنبل والحاکم عن جبیر بن مطعم وابوداؤد وابن ماجه عن زید بن ثابت الترمذی وابن ماجه عن ابن مسعود

۲۹۱۶۵ ..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا، یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچادی بہت سارے حاملین فقہ (فقہ کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جوان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے جبکہ بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔

رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا

۲۹۱۶۶ ..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے ہم سے کوچیز سنی پھر ہو بہو جیسے سنی تھی اس طرح دوسروں تک پہنچادی بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۱۶۷ ..... یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے میری سنت (کی اشاعت کریں گے اور) آگے پہنچائیں گے اور لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی عن علی

۲۹۱۶۸ ..... بجز قرآن کے مجھ سے سن کر کسی چیز کو نہ لکھو جس شخص نے مجھ سے سن کر کوئی چیز لکھ رکھی ہے وہ سوائے قرآن کے باقی مٹادے میری احادیث کو روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

۲۹۱۶۹ ..... لکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے زبان سے حق کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۹۱۷۰ ..... مجھ سے کثرت سے احادیث روایت کرنے سے اجتناب کرو جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی ہے تو حق وسچ بات کہے جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن ابی قتادة

۲۹۱۷۱ ..... جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ اس نے جھوٹ بولا تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم ابن ماجه عن سمرة

۲۹۱۷۲ ..... مجھ سے حدیث روایت کرنے سے ڈرو البتہ وہی احادیث روایت کرو جن کا فی الواقع حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو جو شخص قرآن کے متعلق رائے زنی کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۴ وضعیف الترمذی ۵۷۰

۲۹۱۷۳ ..... مجھ سے وہی حدیث روایت کرو جس کے حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۶

۲۹۱۷۴...... جب تم حدیث لکھوتو سند کے ساتھ لکھوا گرحق ہوئی تو اس کے اجروثواب میں تمہیں بھی حصہ مل جائے گا اگر باطل ہوئی تو اس کا وبال جھوٹے پر ہی ہوگا۔رواہ الحاکم، ابونعیم وابن عساکر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۴ الجامع المصنف ۲۱۱

۲۹۱۷۵...... میری طرف سے اگر تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے اسے بھی دوسروں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرواس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۹۱۷۶...... تم احادیث سنتے ہواورتم سے بھی سنی جائیں گی پھرتم سے سننے والوں سے بھی سنی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

اسرائیلی روایات

۲۹۱۷۷...... بنی اسرائیل کی روایات بیان کرواس میں کوئی حرج ہیں۔رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۷۸...... مجھ سے آگے وہی بات نقل کروجوتم سنتے ہواورصرف حق سچ بات کہوجس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے دوزخ میں گھر بنایا جائے گا وہ اسی میں رہے گا۔رواہ الطبرانی عن ابی قرصافة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۲

۲۹۱۷۹...... حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم اس کا معنی ومفہوم صحیح صحیح بیان کروالفاظ کی تقدیم وتاخیر میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ الحکیم عن واثلة

۲۹۱۸۰...... علم حدیث انہی لوگوں سے حاصل کروجن کی گواہی معتبر ہو۔رواہ السجزی والخطیب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۰ المتناھیة ۱۸۷

۲۹۱۸۱...... میں تم سے احادیث بیان کرتا ہوں حاضر غائب سے احادیث بیان کرے۔الطبرانی عن عبادة بن الصامت

اکمال

۲۹۱۸۲...... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں جودین میں سے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم وفقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔رواہ ابن عدی فی العلل عن ابن عباس عن معاذ وابن حبان فی الضعفاء عن ابن عباس ابن عدی وابن عساکر من طرق عن ابی ہریرۃ ابن الجوزی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۶۳، ۱۷۵۰۔

۲۹۱۸۳...... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جوانھیں امردین کا نفع پہنچائیں وہ قیامت کے دن طبقہ علماء سے اٹھایا جائے گا عالم عابد پرستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہردودرجوں میں کتنا فرق ہے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عدی و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۸۴...... جس شخص نے میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائیں گے میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔الشیرازی فی الالقاب وابن حبان فی الضعفاء وابوبکر فی الغیلا نیات البیھقی فی شعب الایمان والسلفی وابن النجار عن ابی الدرداء ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۳،۱۷۵

۲۹۱۸۵ ...... میری امت سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جن سے وہ نفع اٹھاتے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواہ ابن الجوزی عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۱

۲۹۱۸۶ ...... جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کرے گا اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن الجوزی عن ابی مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۲

۲۹۱۸۷ ...... جس شخص نے میری امت کے نفع نقصان کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔

رواہ ابن الجوزی عن ابی امامۃ

۲۹۱۸۸ ...... جس شخص نے میری امت کو نفع پہنچانے کے لیے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں تو وہ علماء میں سے ہوگا اور قیامت کے دن اس کا سفارش ہوں گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود وعن ابن عباس

۲۹۱۸۹ ...... جس شخص نے میری امت کو حلال وحرام سے آگاہ کرنے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ لکھ دیتے ہیں۔

رواہ ابن الجوزی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۸۰

چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

۲۹۱۹۰ ...... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں وہ طبقہ علماء میں سے ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۹۱۹۱ ...... جس شخص نے مجھ سے مروی چالیس حدیثیں اس شخص کو نقل کیں جو مجھ سے ملنے والا ہوا سے زمرۂ علماء میں لکھ دیا جاتا ہے اور جملہ شہداء کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۹۲ ...... جس نے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

رواہ الدیلمی وابن الجوزی فی العلل عن جابر بن سمرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۷۹۔

۲۹۱۹۳ ...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشۃ

۲۹۱۹۴ ...... اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اس میں زیادتی نہ کرے تین چیزوں پر کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کھاتا، اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعائیں چاروں طرف سے گھیرے ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۱۹۵ ...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اس شخص تک فقہ پہنچاتے ہیں جو ان سے بڑا فقیہ ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ وسعید بن المنصور عن انس الخطیب عن ابی ہریرۃ الطبرانی عن عمیر بن قتادۃ اللیثی الطبرانی فی الاوسط عن سعد الرافعی فی تاریخہ عن ابن عمر

۲۹۱۹۶...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے دوسروں تک پہنچائے چنانچہ بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک فقہ کو پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، امت کے لیے خیر خواہی اور مسلمانوں کے جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے دنیا جس شخص کا غم اور مقصد ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غناء کو نکال دیتے ہیں اور فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان نمایاں کر دیتے ہیں اس کے جمیع امور کو اللہ تعالیٰ پراگندگی کا شکار بنا دیتے ہیں پھر اسے دنیا سے صرف اتنا ہی مل پاتا ہے جو اس کے نصیب میں ہو جس شخص کا غم اور مقصد آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غناء سے بھر دیتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر کو نکال دیتے ہیں اس کے تمام امور درستی سے تمام ہوتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے قدموں میں گرتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الا یمان عن زید بن ثابت ابن النجار عن ابی هریرة

۲۹۱۹۷...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جو میری حدیث سنے اور اس میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین علم اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والوں کو علم پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۹۱۹۸...... اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر وتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مؤمن کا دل دھوکا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لیے عمل صالح کرنا حکمرانوں کی اطاعت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن جبیر بن مطعم

۲۹۱۹۹...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے ہوتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن جبیر وابن عساکر عن انس

۲۹۲۰۰...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد کیا پھر ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا اور سمجھا بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود

۲۹۲۰۱...... اللہ تعالیٰ اس بندے کو شاداب رکھے جو میری بات سنے اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو کلمہ پہنچا دیتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کے متعلق خیر خواہ ہونا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا انہیں چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔

رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

تبلیغ علم کی فضیلت

۲۹۲۰۲...... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اور اسے یاد رکھے بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے اپنے سے بڑے فقیہ کو پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل، مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔

رواہ الطبرانی وابن قانع وابو نعیم وابن عساکر عن النعمان بن بشیر عن ابیه

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸

۲۹۲۰۳......اللہ تعالیٰ اس شخص کوتروتازہ رکھے جوایک کلمہ سنے یادو کلمے سنے یا تین یاچار یاپانچ یاچھ یاسات یاآٹھ کلمے سنے (کلمہ سے مراد بات ہے کلمۂ ایمان مرادنہیں یعنی کلمہ لغوی معنی ہے مطلب حدیث ہے) پھران کی دوسروں کوتعلیم کی۔رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۹۲۰۴......اللہ تعالیٰ اس شخص پررحم فرمائے جومجھ سے کوئی حدیث سنے اسے یادرکھےاور پھراسےاوروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کوفقہ پہنچاتے ہیں اور بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا دل دھوکانہیں کرتا اللہ کے لیے خالص عمل کرنا،حکمرانوں کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعاچاروں طرف سےان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابن حبان عن زید بن ثابت

۲۹۲۰۵......اللہ تعالیٰ اس بندے پررحم فرمائے جومجھ سے حدیث سنے پھرہوبہوجیسے سنی تھی ویسے ہی آگے پہنچائے بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والوں سے زیادہ یادرکھنے والے ہوتے ہیں۔رواہ ابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۲۰۶......اللہ تعالیٰ اس بندے پررحم کرے جوہم سے حدیث سنےاسے یادرکھے پھراپنے سے زیادہ یادرکھنے والے تک پہنچادے۔

رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجھنی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ وضعیف المشتھر ۱۷

فائدہ:......مذکورہ بالا احادیث کا مطلب یوں واضح ہوجاتا ہے کہ محدثین احادیث کوحفظ کرنے اوردوسروں تک من وعن احادیث پہنچانے کے ذمہ دار ہیں جبکہ محدثین فقہاءنہیں ہوتے چونکہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہرمحدث فقیہ ہوجبکہ ہرفقیہ کامحدث ہوناضروری ہے۔چنانچہ امام زہری پائے کے محدث ہیں اورفقہ میں ان کاوہ مقام ہیں جوامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کاہےامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری احادیث امام زہری سے سن کرفقہ کے مسائل مستنبط کیے ہیں گویامحدثین دوافروش کی طرح ہوتے ہیں اورفقہاءطبیب کی مانند ہیں۔

۲۹۲۰۷......میں تمہیں ایک حدیث سناتاہوں حاضر غائب کوپہنچادے۔رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت

۲۹۲۰۸......یااللہ!میرے ان خلفاء پررحم فرماجومیرے بعدآئیں گے میری احادیث روایت کریں گے میری سنت دوسروں تک پہنچائیں گےاورلوگوں کوان کی تعلیم دیں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامھرمزی فی المحدث الفاضل والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث وابن النجار عن ابن عباس عن علی، قال الطبرانی والاوسط: تفردبه احمد بن عیسیٰ ابوطاھر العلوی قال فی المیزان: قال الدارقطنی: کذاب والحدیث باطل وفی النسان ذکره ابن ابی حاتم ولم یذکرفیه جرحا ولا تعدیلاً

۲۹۲۰۹......میرے خلفاء پراللہ تعالیٰ کی رحمت ہوعرض کی گئی یارسول اللہ!آپ کے خلفاءکون ہیں فرمایاوہ لوگ جومیری سنت کوزندہ کریں گےاور لوگوں کواس کی تعلیم دیں گے۔ابونصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۲۹۲۱۰......جب تمہیں مجھ سے مروی کوئی حدیث سنائی جائے جوحق کے موافق ہواسے لےلوخواہ میں نے وہ بیان کی ہویانہ کی ہو۔

رواہ العقیلی عن ابی ھریرۃ وقال منکر ولیس لھذا اللفظ اسناد صحیح

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۳ تذکرۃ الموضوعات ۲۷

۲۹۲۱۱......جب تمہیں میری طرف منسوب کرکےکوئی حدیث سنائی جائے وہ حدیث جانی پہچانی ہواورتمہارے لیےاوپری(منکر)نہ ہوخواہ میں نے کہی ہویانہ کہی ہواس کی تصدیق کرلوچونکہ میں معروف بات کہتاہومنکرنہیں کہتاجب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جسے تم اوپری سمجھواورمعروف نہ سمجھوتواس کی تکذیب کردوچونکہ میں منکربات نہیں کہتاجومعروف نہ ہو۔رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۶ الضعیفۃ ۱۰۸۵

۲۹۲۱۲......جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جوحق کی موافق ہوسمجھ لومیں نے اسے کہاہے(رواہ البزار عن ابی ھریرۃ وضعف)

۲۹۲۱۳......جس شخص نے میری طرف سے کوئی حدیث سنائی اوراللہ تعالیٰ کی رضاءکے موافق ہوتومیں نے ہی اسے کہاہےاگرچہ حقیقتاًمیں نے اسے نہ کہاہو۔رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید الطابخی عن ابیه عن ابی ھریرۃ

۲۹۲۱۴......جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی اچھی بات کہی جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو تو میں نے ہی اس بات کو کہا ہے، جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

رواہ الدیلمی عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس

۲۹۲۱۵......جب تم حرام کو حلال نہ قرار دو اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور صحیح معنی کو ادا کرو تو اسوقت حدیث (بالمعنی) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں (رواہ الحکیم الطبرانی ابن عساکر عن یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیه عن جده) عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور جیسے سنی ہوتی ہے ایسے ہی اس کی ادائیگی پر ہم قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الحکیم عن ابی هریرة

۲۹۲۱۶......کمی زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار نہ دو اور معنی صحیح بیان کرو۔

رواہ عبد الرزاق وابو موسیٰ عن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیه عن جده)

اکیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور پھر اسے ادا کرنے (بیان کرنے) کی قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۱۷......میری طرف سے احادیث روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ تم ان سے مروی کوئی بھی روایت بیان کرو گے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور عجیب بات ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرة

۲۹۲۱۸......احادیث بیان کرو اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی وسمویه والخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

۲۹۲۱۹......میرے بعد تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جو تم سے میری احادیث کے متعلق سوال کریگی انھیں وہی احادیث سناؤ جو تمہیں یاد ہوں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابونعیم عن ابی موسیٰ الغافقی

۲۹۲۲۰......مجھ سے مروی احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں میری طرف سے احادیث بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۹۲۲۱......جو کچھ مجھ سے سنو اسے آگے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے بغیر علم کے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۲۲۲......لکھو کوئی حرج نہیں۔رواہ الحکیم، الطبرانی وسمویه الخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

کہتے ہیں: میں نے عرض کی! یارسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انھیں لکھ لیا کریں۔اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۲۳......جس شخص نے میری طرف سے چالیس حدیثیں اس نیت سے لکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے اس کی بخشش ہوجائے گی اور اسے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو

۲۹۲۲۴......اے زید میرے لیے یہود کی کتاب سیکھو بخدا! میں اپنی کتاب کے متعلق یہودیوں سے بے خوف نہیں ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۵......میں ایک قوم کی طرف خط لکھنا چاہتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس میں کمی زیادتی کریں گے لہٰذا سریانی زبان سیکھو۔

رواہ عبد بن حمید عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۶......جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنی جگہ تلاش کرے۔رواہ الشافعی والبیھقی فی المعرفة عن ابی قتادة

۲۹۲۲۷......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ اس جھوٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۴۹ والضعیفۃ ۱۰۱۱

۲۹۲۲۸......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریث والبزار وابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الموضوعات ۱۲۷۹۱ الوضع فی الحدیث ۳۱۱۱

۲۹۲۲۹......جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ الطبرانی عن عقبة بن عامر

۲۹۲۳۰......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے یا دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ البزار عن انس

۲۹۲۳۱......جس شخص نے روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ البزار عن انس

۲۹۲۳۲......جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۳۳......جس شخص نے اپنے نبی پر یا اس کی اولاد پر یا اس کے والدین پر جھوٹ بولا وہ جنت کی خوشبو سونگھنے نہیں پائے گا۔رواہ ابن جریر الطبرانی، وابن عدی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن اوس بن اوس الثقفی قال ابن عدی لا اعلم یرویه غیر اسماعیل بن عیاش

۲۹۲۳۴......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا قیامت کے دن زبردستی اس سے بال کے کونوں میں گرہ دلوائی جائے گی اور وہ اس کی قدرت نہیں رکھے گا۔رواہ ابن قانع والحاکم و تعقب وابن عساکر عن صھیب

۲۹۲۳۵......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی بکر

جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید

۲۹۲۳۶......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔

رواہ ابویعلی عن ابی بکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۳

۲۹۲۳۷......میری طرف سے کثرت روایت سے اجتناب کرو جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے حق سچ بات کہے جس نے میری طرف سے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابن ماجه والحاکم عن ابی قتادة

۲۹۲۳۸......اے لوگو! کثرت سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرو مجھ پر جو شخص کوئی بات کہے تو حق و سچ بات کہے، اگر کسی نے میری طرف منسوب کر کے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن ابی عاصم والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی قتادہ

۲۹۲۳۹......جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا میری کہی ہوئی کسی بات کو رد کیا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الخطیب فی الجامع عن ابی بکر

۲۹۲۴۰......یا اللہ میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔رواہ ابن سعد عن المنقع بن حصین التمیمی

۲۹۲۴۱......یا اللہ میں اپنے اوپر جھوٹ بولنا لوگوں کے لیے حلال نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن المنقع التمیمی

۲۹۲۴۲......جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے حدیث بیان کی اور جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة عن طلحة بن عبیداللہ

۲۹۲۴۳......جس شخص نے میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرکے بیان کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۹۲۴۴......جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی اور ایسے ہی بیان کی جیسے سنی تھی اگر حق و سچ ہو تو اس کا اجر وثواب تمہارے لیے اور اس کے لئے ہے۔ اور اگر جھوٹ ہو تو اس کا وبال اس شخص پر ہوگا جس نے اس کی ابتدا کی ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۹۲۴۵......جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جو میں نے نہ کہی ہو یا میرے حکم میں کمی کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ العقیلی عن ابی بکر

۲۹۲۴۶......جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے جس شخص نے حق ولاء کو مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا وہ بھی دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشة

۲۹۲۴۷......جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے جس شخص سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے اور وہ اسے درست و صحیح مشورہ نہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

رواہ الحاکم والبیہقی عن ابی ہریرة

۲۹۲۴۸......جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن اسامة بن زید ابو نعیم عن جابر بن عابس العبدی احمد بن حنبل الطبرانی عن سلمة بن الاکوع احمد بن حنبل والطبرانی عن عقبة بن عامر والحاکم عن الزبیر بن العوام احمد بن حنبل عن ابن عمرو الشافعی الحاکم و البیہقی فی المعرفة عن ابی ہریرة احمد بن حنبل عن عثمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۰۷

۲۹۲۴۹......جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے جس شخص نے میری حدیث رد کی جو اسے پہنچی ہو میں قیامت کے دن اس سے جھگڑا کروں گا جب تمہیں میری طرف منسوب کوئی حدیث پہنچے اور تم اسے معروف نہ سمجھو تو کہہ دو! اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۹۲۵۰......حدیث وہی ہے جسے تم معروف سمجھو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۲۵۱......جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دوزخ میں ٹھکانا بنالے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن میں کمی زیادتی ہوجاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے، میری مراد یہ ہے کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لیے کوئی شخص مجھ پر جھوٹ بول کر حدیث بیان کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا دوزخ کی بھی آنکھ ہوتی ہے؟ فرمایا: جی ہاں فرمان باری تعالیٰ ہے۔ ''اذا رأتهم من مكان بعيد'' جب دوزخ انھیں دور سے دیکھ لے گی چنانچہ دوزخ تبھی دیکھے گی جب اس کی آنکھیں ہوں گی۔ رواہ الطبرانی وابن مردویه عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۸۷

۲۹۲۵۲......جس نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی جو فی الواقع میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے جس شخص سے اس کا بھائی کوئی مشورہ لے اور وہ اسے غلط مشورہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۹۲۵۳......مجھ پر جھوٹ نہ بولو چونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیه

۲۹۲۵۴......مجھ پر جھوٹ نہ بولو جو شخص مجھ پر جھو[illegible] ہے وہ سینہ زوری کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

۲۹۲۵۵..... کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو۔رواہ الطبرانی عن واثلة
۲۹۲۵۶..... جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے دوزخ میں اس کے لیے گھر بنادیا جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر بن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

۲۹۲۵۷..... یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی، تم درستی پہ رہو گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے صلۂ رحمی کرے۔ جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والبیھقی عن ابن مسعود

عالم اور متعلم کے آداب از اکمال

۲۹۲۵۸..... بچے کا حفظ پتھر پر لکیر کی مانند ہے جبکہ بڑی عمر کے شخص کا حفظ کرنا پانی پر لکیر کی مانند ہے۔

رواہ ابو نعیم عن انس الخطیب فی الجامع عن ابن عباس

۲۹۲۵۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں شک کرے وہ اس کے متعلق مجھ سے پوچھ لے۔

رواہ ابن جریر والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۹۲۶۰..... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے مفلسی کا شکار نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۹۲۶۱..... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے میانہ روی میں آدمی مفلسی کا شکار نہیں ہوتا بخار موت کا قائد ہے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن انس وفیہ شبیب بن بشرلین الحدیث

۲۹۲۶۲..... اچھا سوال نصف علم ہے۔رواہ الازدی فی الضعفاء وابن السنی عن ابن عمر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۵۸ والتمیز
۲۹۲۶۳..... علماء سے سوال کرو حکماء کے ساتھ مل بیٹھو اور بڑوں کے ساتھ مجلس کرو۔رواہ الحکیم عن ابی جحیفة
۲۹۲۶۴..... عالم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے جاہل کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون. رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۲۶۵..... اے لوگو علم حاصل کرنے سے آتا ہے اور فقہ بھی کوشش اور حاصل کرنے سے آتا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن معاویة
۲۹۲۶۶..... علم حاصل کرنے سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر و بھلائی کی تلاش میں رہتا ہے اسے بھلائی عطا ہو جاتی ہے جو شخص برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہ برائی سے بچ جاتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة
۲۹۲۶۷..... علم کی طلب میں لگے رہو اور علم کے لیے وقار اور بردباری سیکھو جن لوگوں سے علم حاصل کرو اور جنہیں علم سکھاؤ ان سے نرمی سے پیش آؤ ظلم کرنے والے علماء مت بنو ورنہ جہالت تمہارے علم پر غالب آجائے گی۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۲
۲۹۲۶۸..... سوموار اور جمعرات کے دن علم طلب کرو چونکہ طالب کے لیے ان دنوں میں آسانی ہوتی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی

کام پیش آئے وہ صبح صبح اس کی لیے نکلے چونکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میری امت کے لیے صبح میں برکت دے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۲۴۹۱ والمتناھیة ۵۰۲

۲۹۲۶۹...... جب تم علم کے لیے بیٹھو یا مجلس علم میں بیٹھو تو قریب ہو کر بیٹھو ایک دسرے کے پیچھے بیٹھو متفرق ہو کر نہ بیٹھو جس طرح اہل جاہلیت بیٹھتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی آداب العالم والمتعلم والدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹ والتنزیہ ۱/۲۷۴

۲۹۲۷۰...... کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے متعلق خبر نہ دوں ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے دیتا ہے دوسرا شخص حیاء کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے حیاء آتی ہے تیسرا شخص روگردانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے روگردانی کرتا ہے۔

رواہ البخاری مسلم الترمذی عن ابی واقد اللیثی

رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی وہیں بیٹھ گیا دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا واپس لوٹ گیا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۷۱...... کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں پہلے نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر کرم فرمایا دوسرے نے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کرلی جبکہ تیسرے نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی بے نیازی برتی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار ستائش ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

۲۹۲۷۲...... رہی بات اس شخص کی سو یہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر عنایت فرمائی رہی بات اس کی جو تھوڑا سا چلا سو اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کرلی رہی بات اس شخص کی جو واپس لوٹ گیا اس نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے نیازی برتی۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۲۷۳...... یہ علم دین ہے لہٰذا دیکھ لیا کرو کہ یہ دین تم کیسے لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانة وقال غریب والدیلمی الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ والاتقان ۴۴۱ حدیث کی سند میں ابراہیم بن ھیثم ضعیف راوی ہے البتہ امام مسلم نے یہی حدیث ابن سیرین کی سند سے بھی روایت کی ہے یہ ضعیف روایت مسلم کی روایت کی مؤید ہے۔

۲۹۲۷۴...... یہ علم دین ہے تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔ رواہ ابن عدی والحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۲۷۵...... عنقریب ایک قوم آئے گی جو علم کی طلب میں نکلے گی جب تم انھیں دیکھو ان سے خیرخواہی سے پیش آؤ۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

طالب علم کا استقبال کرو

۲۹۲۷۶...... لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے اور دور دراز علاقوں سے سفر کر کے تمہارے پاس پہنچیں گے علم کے متعلق تم سے سوال کریں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں ان سے خیرخواہی سے پیش آنا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۴

۲۹۲۷۷...... مشرق کی طرف سے تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے اور حصول علم ان کا مقصد ہوگا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی قال غریب عن ابی سعید

اکلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۷

۲۹۲۷۸ ...... عنقریب تمہارے پاس میرے بعد بہت ساری قومیں آئیں گی جو تم سے علم حاصل کریں گی، جب وہ تمہارے پاس آئیں انھیں تعلیم دو اوران سے نرمی کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۹۲۷۹ ...... پہلی کتابوں میں لکھا ہے: اے ابن آدم مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ ابن لال عن ابن مسعود

۲۹۲۸۰ ...... جس شخص کے پاس علم ہو وہ علم کا صدقہ کرے جس کے پاس مال ہو وہ مال صدقہ کرے۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۲۸۱ ...... تمہیں ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بنا کر بھیجا گیا معلم بن جاؤ، ضد وہٹ دھرمی کرنے والے نہ بنو لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن الاعمش عن عمرو ابن مرة الجملی عن ابن ابی البحتری

۲۹۲۸۲ ...... ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۲۸۳ ...... جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جس کی تفسیر وہ جانتا ہے اور نہ وہ شخص جانتا ہے جسے حدیث سنائی ہے گویا وہ سنانے والے کے لیے اور سننے والے کے لیے فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن السنی عن عائشة وفیه عباد بن بشر

۲۹۲۸۴ ...... میری احادیث میں سے میری امت کو وہی حدیثیں سناؤ جو ان کی عقلوں میں سما سکتی ہوں۔ رواہ ابو نعیم عن ابن عباس

۲۹۲۸۵ ...... علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو چونکہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے سوال کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۸۶ ...... علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

۲۹۲۸۷ ...... اے جماعت صحابہ! علم کے معاملہ میں خیر خواہ رہو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چونکہ ایک شخص کا علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ خطرناک ہے اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس وفیه عبدالقدوس بن جبیب الکلاعی متروک

۲۹۲۸۸ ...... جب کوئی عالم ایک جماعت کو چھوڑ کر دوسری جماعت کو علم کے لیے مخصوص کرے تو اس سے عالم کو نفع ہوگا اور نہ ہی متعلم کو۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

فائدہ: ...... اگر انتظام وانصرام کے پیش نظر یا جماعت بندی کے لحاظ میں ایسا کیا جائے تو یہ صورتیں اس میں داخل نہیں مثلاً قرآن کی تفسیر تبھی پڑھائی جاتی ہے جب طالب علم ذیلی علوم کی واقفیت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح علم کلام کے مسائل تبھی سمجھ میں آتے ہیں جب منطق کی ابتدائی کتب پڑھ لی ہوں۔ اس توضیح کو سامنے رکھ کر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک عالم ہمسر طلباء میں سے بعض کا انتخاب کرے اور بعض کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے لامحالہ وہ اس صورت جو حدیث میں بیان ہوئی ہے داخل ہے۔

۲۹۲۸۹ ...... عالم کے لیے لازم ہے کہ وہ کم سے کم ہنسنے والا ہو زیادہ سے زیادہ رونے والا ہو ہنسی مزاح سے اجتناب کرتا ہو شور نہ مچاتا ہو مقابلہ نہ کرتا ہو جھگڑتا نہ ہو اگر بات کرے تو حق بات کرے اگر خاموش رہے تو باطل سے خاموش رہے اگر داخل ہو تو نرمی اس سے آشکارہ ہوتی ہو اگر باہر نکلے تو بردباری اس سے ٹپکتی ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی

۲۹۲۹۰ ...... جس نے کہا میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۹۱ ...... یہ فتویٰ کا وقت نہیں ہے۔ رواہ ابن السنی عن ابی سعید)

کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے گھر سے نکلے ایک اعرابی ملا اس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۹۲ ...... سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے اما بعد'' کا استعمال کیا ہے اور یہ فصل خطاب ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسی

کتابت اور مراسلت کا بیان

۲۹۲۹۳...... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۵۶ الاتقان ۴۱۵

۲۹۲۹۴...... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس ابن لال عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۴۱۵ وتذکرۃ الموضوعات ۱۶۴

۲۹۲۹۵...... خط کا اکرام اسے سربمہر کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۹۶...... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی کا خط کھولا اور اس میں دیکھا گویا اس نے دوزخ میں دیکھا۔ رواہ الطبرانی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۴

۲۹۲۹۷...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے جب خط لکھ لے تو اسے خاک آلود کرے چونکہ یہ اس کی کامیابی کا سبب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۴ والشذرۃ ۶۹

۲۹۲۹۸...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۱ وضعیف الجامع ۶۷۱

۲۹۲۹۹...... جب تم میں سے کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے وہ لفظ الرحمٰن کو واضح کر کے لکھے۔

رواہ الخطیب فی الجامع والطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۲ وضعیف الجامع ۶۷۳

۲۹۳۰۰...... جب تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو تو سین کے دندانے نمایاں کر کے لکھو۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن زید بن ثابت

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷۵ والضعیفۃ ۱۷۳۷

۲۹۳۰۱...... جب خط لکھ چکو تو قلم اپنے کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ یہ یاد دلانے کا بہتریں ذریعہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۶۶۱ ضعیف الجامع ۶۷۶

۲۹۳۰۲...... قلم کان کے پیچھے رکھ چونکہ یہ لکھنے والے کو زیادہ یاد کرانے کا سبب ہے۔ رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۳ اسنی لمطالب ۸۴۶

۲۹۳۰۳...... عجمی لوگ جب خط لکھتے ہیں ابتداء میں؟ اپنے بڑوں کے نام لکھتے ہیں جب تم خط لکھو پہلے اپنا نام لکھو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۹

۲۹۳۰۴...... خوبصورت خط حق بات کی وضاحت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۴ وضعیف الجامع ۲۹۴۲

اکمال

۲۹۳۰۵...... اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو، آپ ﷺ نے خط (کتابت) کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ وقال: اسنادہ لیس بذلک القائم : الحکیم عن ابن عباس والضیاء عن جابر

کہ ایک شخص نے کند ذہنی کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۴ الاتقان ۱۶۶

۲۹۳۰۶...... جب تم میں سے کوئی شخص خط لکھے تو خط کو خاک آلود کرلے چونکہ مٹی برکت والی چیز ہے اور وہ کام پورا ہونے میں سودمند ہے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

۲۹۳۰۷...... جب کوئی خط لکھو تو اسے خاک آلود کرلو چونکہ وہ کام کے لیے باعث کامیابی ہے اور مٹی برکت والی چیز ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن جابر قال ابن عدی منکر

۲۹۳۰۸...... خط کو خاک آلود کرو چونکہ مٹی برکت والی ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۹۵ المتناھیۃ ۱۰۲

۲۹۳۰۹...... خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس، ابن الجوزی فی العلل عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۳ ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۲۳

۲۹۳۱۰...... خط کو خاک آلودہ کرو چونکہ اس سے برکت بڑھ جاتی ہے اور کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۴

۲۹۳۱۱...... خط کو خاک آلودہ کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن یزید بن ابی الحجاج

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۶۹ المتناھیۃ ۱۰۹

۲۹۳۱۲...... جب تم خط لکھو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سین کو اچھی طرح سے لکھو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور اسی میں رب تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۳۱۳...... جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے اور ''اللہ'' کی ھاء کو واضح گولائی دے کر لکھے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیتے ہیں جو شخص دیکھ کر قرآن مجید پڑھتا ہے اس کے لیے شہید کا اجر وثواب ہے جو شخص اجنبی (پردیس میں) مرتا ہے وہ شہید کی موت مرتا ہے۔ رواہ الرافعی عن ابن مسعود

فصل دوم ...... متفرق آداب کے بیان میں

۲۹۳۱۴...... لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے دور دراز علاقوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور ان کا مقصد حصول علم دین ہوگا جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی ابن ماجہ عن ابی سعید

۲۹۳۱۵...... آدمی کے ایمان کامل ہونے میں سے ہے کہ آدمی ہر بات دوسرے سے پوچھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۹۳۱۶...... یہ علم دین ہے دیکھ لیا کرو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔ رواہ الحاکم عن انس السجزی عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ الاتقان ۴۴۱

۲۹۳۱۷..... علم تعلم (سیکھنے) سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جوشخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسے خیر عطا کردی جاتی ہے جوشخص برائی سے بچتا ہے وہ برائی سے بچالیا جاتا ہے۔رواہ الدار قطنی فی الافراد الخطیب عن ابی ہریرۃ الخطیب عن ابی الدرداء

۲۹۳۱۸..... لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جس کے سمجھنے کی ان میں قدرت ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی وھو فی صحیح البخاری موقوف

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۴۲ اسنی المطالب ۵۵۵

۲۹۳۱۹..... خنزیروں کے منہوں میں موتیوں کو مت پھینکو۔رواہ ابن النجار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۶

فائدہ:...... حدیث کا مطلب ہے کہ نااہل کے آگے علم کے موتی مت پھیلاؤ۔

۲۹۳۲۰..... کتوں کے منہوں میں موتی مت ڈالو۔رواہ المخلص عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۳ التنزیۃ ۲۶۲۱

۲۹۳۲۱..... جہاں کتاب اللہ جائے تم بھی اس کے ساتھ ساتھ رہو۔رواہ الحاکم عن حذیفة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۲

۲۹۳۲۲..... اہل شرف سے علم کے متعلق پوچھو اگر ان کے پاس علم ہو تو اسے لکھ لو چونکہ اہل شرف جھوٹ نہیں بولتے۔
رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۹ المغیر ۷۶

۲۹۳۲۳..... جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پاس بیٹھے تو اس سے سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے سوال کرے ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے سوال نہ کرے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

۲۹۳۲۴..... جانب مشرق سے تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے لوگ آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھائی سے پیش آؤ۔
رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۷۔

طالب علم کو مرحبا کہنا

۲۹۳۲۵..... عنقریب تمہارے پاس مختلف اقوام حصول علم کے لیے آئیں گے جب تم انھیں دیکھو تو کہو: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں مرحبا ہے اور انھیں مسائل بتاؤ۔رواہ ابن ماجہ من ابی سعید

۲۹۳۲۶..... رب تعالیٰ کی دائیں طرف (اللہ تعالیٰ کی دونوں اطراف دائیں ہی ہیں) لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ اپنے ٹھکانے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے وہ مختلف قبائل کے جمع شدہ لوگ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں گے اور پاکیزہ کلام کو چنتے رہیں گے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چُن چُن کر کھاتا ہے۔رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبستہ

۲۹۳۲۷..... اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف آگے بڑھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے جنہیں جب حق دیا جاتا ہے اسے قبول کرتے ہیں جب ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے جواب دیتے ہیں یہ وہ ہیں جو لوگوں کے لیے وہ فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لیے کرتے ہیں۔
رواہ الحکیم عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۳۳

۲۹۳۲۸......دو حریص کبھی سیر نہیں ہوئے ایک طالب علم دوسرا طالب دنیا۔ رواہ ابن عدی عن انس البزار عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۲۱۵ اسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۹۳۲۹......علماء کے لیے بشارت ہے عبادت گزاروں کے لیے بھی بشارت ہے اور بازار والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۳۵ المغیر ۹۰

۲۹۳۳۰......علم حاصل کرو آسانی پیدا کرو مشکل نہ پیدا کرو نفرت نہ دلاؤ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن ابن عباس

۲۹۳۳۱......تعلیم دو اور سختی نہ کرو چونکہ معلم سختی کرنے والے سے اچھا ہوتا ہے۔ رواہ الحارث ابن عدی، البیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۱۶ الشذرۃ ۶۰۹

۲۹۳۳۲......علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔ رواہ الحکیم وسمویہ عن انس الطبرانی وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۲۷۰ والجامع المصنف ۲۰۹

۲۹۳۳۳......اپنے ہاتھ سے مدد لو (یعنی لکھ لیا کرو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ الحکیم عن ابن عباس

۲۹۳۳۴......ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ لولے ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن ھریرۃ

۲۹۳۳۵......علم کو یاد رکھو اور علم کو روایت ہی نہ کرتے جاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۴۶ ضعیف الجامع ۴۲۸۲

۲۹۳۳۶......جو شخص صغر سنی میں علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پانی پر لکیر کی سی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۲۸ التمییز ۱۰۸

۲۹۳۳۷......علماء علم کو یاد رکھتے ہیں جبکہ سفہاء علم کو روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۹۹ الضعیفۃ ۲۲۶۳

۲۹۳۳۸......جن لوگوں سے تم علم حاصل کرو ان کا احترام اور عزت کرو اور جنہیں تم تعلیم دو ان کا بھی اکرام کرو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۲۶۔

۲۹۳۳۹......اپنے نفس سے فتوی لو اگرچہ تمہیں مفتیان کرام فتوی دیں۔ رواہ البخاری فی تاریخه عن وابصة

۲۹۳۴۰......پیر کے دن علم حاصل کرو چونکہ اس دن طالب علم کو حصول علم میں آسانی ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۰۹ وضعیف الجامع ۹۰۸

۲۹۳۴۱......صبح صبح حصول علم کے لیے نکلا کرو چونکہ میں نے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے صبح کی برکت کے لیے دعا کی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۹۳۴۲......عالم جب اپنے علم سے رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جب علم سے خزانے جمع کرنا اس کا مقصد ہو تو پھر وہ خود ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۶ المغیر ۹۵

حرف عین ...... کتاب العلم از قسم افعال

باب ...... علم کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

۲۹۳۴۳ ...... ابوعالیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں پڑھو چونکہ جبرئیل امین نے نبی کریم ﷺ پر پانچ پانچ آیتیں نازل کی ہیں۔ رواہ المرھبی فی فضل العلم والبیھقی فی شعب الا یمان والبخاری فی الا دب المفرد

۲۹۳۴۴ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کررہے تھے اور نشانے میں ان سے خطا ہوجاتی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تیر اندازی کتنی بری ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا تمہارے کلام کی برائی نشانے کی برائی سے زیادہ سخت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کو درست کرے۔

رواہ العقیلی الدارقطنی فی الا فراد والعسکری فی الا مثال وابن الا نباری فی الا یضاح والمر ھبی البیھقی فی شعب الایمان وقال اسناد ہ غیر قوی الخطیب فی الجا مع والد یلمی وابن الجو زی فی الواھیات

۲۹۳۴۵ ...... ابوغفار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کررہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا نشانہ کتنا برا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم متعلمین (سیکھتے) ہیں فرمایا: تمہارا بولا ہوا لفظ تمہاری تیر اندازی سے زیادہ بُرا ہے ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا: اے امیر المؤمنین! یضحی با لضبی ہرن کے ساتھ قربانی دی جاسکتی ہے (یعنی ہرن کی قربانی دی جاسکتی ہے) فرمایا! اگر تم "یضحّی صبیٌ" کہتے اچھا ہوتا۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ایک لغت ہے فرمایا: سزا جاتی رہے گی اور وحشی جانوروں کی قربانی نہیں دی جاسکتی۔

رواہ ابن الانباری

۲۹۳۴۶ ...... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سردار بننے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو۔

رواہ الد ارمی وابوعبید فی الغریب ونصر فی الحجة و البیھقی فی شعب الا یمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۲۵ الاسرار المرفوعة ۱۴۰

۲۹۳۴۷ ...... مورق عجلی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنن فرائض (میراث) اور زبان ایسے ہی سیکھو جیسے قرآن سیکھتے ہو۔

رواہ ابوعبید فی فضائله وسعید بن المنصور والدارمی وابن عبد البر البیھقی

۲۹۳۴۸ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو اور علم کے لیے وقار اور سنجیدگی سیکھو جس شخص سے علم حاصل کرو اس سے تواضع سے پیش آؤ اور جنہیں تعلیم دو ان سے بھی تواضع سے پیش آؤ سختی کرنے والے علماء مت بنو چونکہ تمہارا علم جہالت کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد وآدم بن ابی ایاس فی العلم والد ینوری فی المجا لسة وابن مندہ فی غرائب شعبة والاجری فی اخلاق حملة القرآن و البیھقی وابن عبد البر فی العلم وابن ابی شیبة

۲۹۳۴۹ ...... احوص بن حکیم بن عمیر العنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف گورنروں کو خط لکھا کہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو چونکہ کسی کی طرف سے اتباع باطل کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا جب وہ سمجھتا ہو کہ وہ حق پر ہے حق نہیں چھوڑا جاتا جبکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ باطل ہے۔

رواہ آدم بن ابی ایاس

۲۹۳۵۰ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: امابعد! سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو عربیت سیکھو اور قرآن مجید کو عربی لہجے میں پڑھو چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اور فقر کو اپنا ظاہری امتیاز بنالو (یعنی عیش پرستی سے دور رہو) چونکہ تم معد بن

عدنان کی اولاد ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ:......معد بن عدنان کی اولاد فقر پسند تقشف میں زندگی بسر کرنا اپنا شعار سمجھتی ہے تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ اور عجمیوں کی حالت اور ان کی سی عیش پرستی کو ترک کر دو۔

۲۹۳۵۱......ابوبکر بن ابی موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: اس وقت کیسی بات چیت؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: فقہ کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور کافی دیر تک دونوں حضرات باتیں کرتے رہے پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہم نماز کے حکم میں ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے

۲۹۳۵۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے بدعت سب سے زیادہ بری چیز ہے خبردار! لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک ان کے بڑوں سے انھیں علم ملتا رہے گا۔

رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۳۵۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ لوگ کب درستی کے دھارے میں رہتے ہیں اور کب فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں، چنانچہ جب علم کمسن کی طرف سے آتا ہے عمر میں بڑا شخص اس کی نافرمانی پر اتر آتا ہے اور جب علم عمر میں بڑے کی طرف سے آتا ہے کمسن اس کی پیروی کر لیتا ہے اور ہدایت پاتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۳۵۴......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس نوجوان اور عمر رسیدہ قراء سے بھری رہتی تھی بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہیں صغرسنی مشورہ دینے سے نہیں روکتی چونکہ علم صغرسنی پر موقوف نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم و فضل سے نوازتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر والبیہقی

۲۹۳۵۵......ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربیت سیکھو۔ رواہ البیہقی

۲۹۳۵۶......لیث بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے مصر میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ جواب دیا: مجاہد بن جبیر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنت غزوان کے آزاد کردہ غلام کو جواب دیا: جی ہاں وہ اچھا کاتب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً علم صاحب علم کو بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

۲۹۳۵۷......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنی چاہیے عربیت اور حسن عربیت (علم ادب بلاغت وغیرہ) میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۹۳۵۸......ابن معاویہ کندی کی روایت ہے کہ میں شام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لوگوں کے متعلق پوچھا: فرمایا: شاید کیفیت یہ ہو کہ ایک شخص بدکے ہوئے اونٹ کی طرح مسجد میں آتا ہو اگر مسجد میں اپنی قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھے یا جان پہچان کے لوگوں کو مجلس میں دیکھے تو بیٹھ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ایسی کیفیت نہیں ہے البتہ علم کی مختلف مجلسیں منعقد ہوتی ہیں لوگ بھلائی سیکھتے سکھاتے ہیں فرمایا جب تک تمہاری یہ صورت رہے گی تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

رواہ المروزی وابن ابی شیبۃ

۲۹۳۵۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبان اور فرائض کا علم حاصل کرو چونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:...... یہ لوگ اہل عرب تھے عربی زبان لامحالہ جانتے تھے پھر انھیں زبان دانی سیکھنے کی کیوں تاکید کی؟ اس شبہ کا ازالہ یوں ہے کہ عربیت یعنی علم ادب سیکھو عربی زبان بول لینا الگ چیز ہے اور عربیت اور علم ادب اور چیز ہے۔

۲۹۳۶۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اسی سے تمہاری پہچان ہے اور کتاب اللہ پر عمل کرو اس سے تم کتاب والے بن جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۳۶۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کی: یارسول اللہ کونسی چیز مجھ سے جہالت کو دور کرے گی؟ فرمایا: علم، عرض کی کونسی چیز علم کی حجت کو مجھ سے دور کریگی: فرمایا: عمل۔ رواہ الخطیب فی الجامع وفیہ عبداللہ بن خراش ضعیف

۲۹۳۶۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طالب علم! علم کے بے شمار فضائل ہیں چنانچہ تواضع سرمایۂ علم ہے اس کی آنکھ حسد سے بیزار ہونا ہے، اس کا کان فہم ہے، اس کی زبان صدق ہے، تحقیق اس کی حفاظت ہے حسن نیت اس کا دل ہے اشیاء اور امور واجبہ کی معرفت اس کی عقل ہے رحمت اس کا ہاتھ ہے علماء کی زیارت اس کی ٹانگ ہے اس کا قصد سلامتی ہے اس کی حکمت تقویٰ ہے نجات اس کی جائے قرار ہے عافیت اس کا قائد ہے وقار اس کی سواری ہے، نرم گوئی اس کا اسلحہ ہے رضاء اس کی تلوار ہے خاطر و مدارات اس کی کمان ہے علماء کے گرد رہنا اس کا لشکر ہے ادب اس کا مال ہے گناہوں سے اجتناب اس کا جمع شدہ خزانہ ہے بھلائی اس کا توشہ ہے موادعت اس کا ٹھکانا ہے سیرت اس کی دلیل ہے اور اچھے لوگوں کی صحبت اس کا رفیق سفر ہے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۳۶۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عالم کے تمہارے اوپر بہت سارے حقوق ہیں منجملہ ان میں سے یہ ہیں کہ تم لوگوں کو عمومی سلام کرو اور عالم کو عمومی سلام کے علاوہ خصوصی سلام کرو عالم کے سامنے بیٹھو، اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ سے اشارے مت کرو آنکھوں سے اشارے نہ کرو عالم کے سامنے یوں ہرگز مت کہو کہ فلاں نہ یہ قول کیا ہے جو فلاں کے خلاف ہے اس کے پاس بیٹھ کر کسی کی غیبت مت کرو، اس کی مجلس میں کسی سے سرگوشی مت کرو اس کے کپڑے مت پکڑو جب وہ اکتاتا ہوا سوقت اس کے پاس مت جاؤ اس کی طویل صحبت سے پہلوتہی مت کرو چونکہ وہ کھجور کے درخت کی مانند ہے تو اس کی انتظار میں ہے کہ کب تجھ پر گرے گی، مومن عالم کا اجر و ثواب روزہ دار قاری قرآن غازی فی سبیل اللہ سے کہیں زیادہ ہے جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے جسے تاقیامت پر نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۳۶۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد جیسی عادات مومن کی شان سے کمتر ہیں البتہ یہ چیزیں طالب علم کے لیے بہت موزوں ہیں۔ رواہ الخطیب فیہ وفیہ محمد بن الاشعب الکوفی متھم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳ وترتیب الموضوعات ۱۱۵

۲۹۳۶۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو یہی تمہاری پہچان ہے علم پر عمل کرو تاکہ اہل علم بن جاؤ چونکہ عنقریب تمہارے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں نوے فیصدی حق کا انکار کیا جائے گا اس زمانے میں وہی شخص نجات پائے گا جس کا سفر قطع ہو جائے اور اس کی سواری مرجائے وہ آئمہ ہدی ہوں گے اور علم کے چمکتے ہوئے چراغ ہوں گے اور وہ فواحش کے پھیلانے والے نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد وابوعبید والدینوری فی الغریب وابن عساکر

۲۹۳۶۶...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عالم اور عابد کو اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہیں ٹھہرو اور لوگوں کی سفارش کرو جیسے تم نے ان کی اچھی طرح سے تربیت کی۔ رواہ الدیلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۲

۲۹۳۶۷...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مومن کو علم سے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور مومن کو اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور توبہ کرے اور پھر گناہ کرنا شروع کردے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۸...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خشیت خداوندی علم کے لیے کافی ہے جھگڑا کھڑا کرنے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عالم

کی نیکیاں ذکر کی جائیں اوراس کی برائیاں بھلادی جائیں گناہ کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ میں پڑ جائے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۹ ...... حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں سے فرمایا تم ابھی چھوٹے ہوعنقریب تم بڑے ہو جاؤ گے لہٰذا علم حاصل کرو جو شخص ادائے علم اور حفظ علم نہ کرسکتا ہو وہ علم لکھ کر اپنے گھر میں چھوڑ دے۔ رواہ البیھقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۳۷۰ ...... عثمان بن عبدالرحمن قریشی مکحول ابوامامہ یا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اگر مجھے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو تمہارے دلوں میں حکمت ودیعت نہ کرتا پھر اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کردے گا۔

رواہ ابن عساکر ابن عدی واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال ابن عدی ھذا منکر لم یتابع عثمان علیہ الثقات

۲۹۳۷۱ ...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ علم اٹھالیا جائے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کی درمیان اور شہادت کی انگلیاں جمع کرکے فرمایا: عالم اور متعلم اجروثواب میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح یہ دوانگلیاں ان کے علاوہ بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الحاکم وابن النجار

۲۹۳۷۲ ...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے عویمر اے ابودرداء! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے اگر تم نے کہا کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تب کہا جائے گا: تم نے کتنا عمل کیا؟ اگر تم نے کہا: میں دنیا میں جاہل رہا تم سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جاہل رہنے کا کیا عذر ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۳ ...... ”مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ“ اے ابوذر! تم حصول علم کے لیے نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لئے سو رکعت نوافل سے بہتر ہے اور یہ کہ تم علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم فی تاریخہ عنہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰

۲۹۳۷۴ ...... زر کی روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے کہا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: علم کی غرض سے آیا ہوں فرمایا فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ چونکہ وہ اس کی طالبعلمی سے راضی ہوتے ہیں، جب ہم سفر میں ہوتے رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت ہو جائے تو اتار دیں اور بول وبراز اور نیند کی صورت میں نہ اتاریں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۹۳۷۵ ...... ابوقرصافہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین علم اپنے سے بڑے عالم کو علم پہنچاتے ہیں تین چیزوں پر دل خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، حکمرانوں کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔ رواہ الخطیب

۲۹۳۷۶ ...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو موت دے گا پھر جہلا علم نہیں حاصل کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۷ ...... ”مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ“ اے ابوہریرہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو اور خود بھی قران سیکھو چونکہ اگر تم مرگئے تو فرشتے اسی طرح تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح بیت اللہ کی زیارت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو اگرچہ وہ اسے ناپسند کریں اگر تم چاہو کہ پل بھر کے لیے بھی پل صراط پر نہ رکو حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اپنی رائے سے دین میں کوئی بدعت جاری نہ کرو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب الخطیب وابن النجار عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۶۸۱

علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے

۲۹۳۷۸......علی ازدی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہاد کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں جہاد سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم مسجد میں جاؤ اور قران کریم کا علم حاصل کرو دین اور سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۹۳۷۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کو بادشاہ بنادیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۰......محمد بن ابی قتلہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور علم کے متعلق سوال کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے علم کے متعلق سوال کیا ہے علم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہے کہ میں اس کے متعلق کچھ لکھوں البتہ اگر تم سے ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہاری زبان مسلمانوں کی عزتیں اچھالنے سے محفوظ رہے اور تمہاری کمر لوگوں کے خون سے ہلکی اور خفیف ہو اور تمہارا پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہو اور جماعت کے ساتھ لازم رہو تو ایسا ضرور کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۱......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب ان لوگوں کو دیکھتے جو علم کی طلب میں ہوتے فرماتے۔ مرحبا یہ حکمت کے سرچشمے ہیں اور تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، ان کے کپڑے بوسیدہ لیکن قلوب تروتازہ ہیں یہ ہر قبیلے کا پھول ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۳۸۲......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلب علم میں ہو اور وہ طلب علم سے دین کو زندہ کرنا چاہتا ہو اس حال میں اسے موت آجائے تو اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے خلفاء پر رحم فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت سے محبت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ رواہ ابن عساکر

علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے

۲۹۳۸۳......سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب علماء اٹھالئے جائیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۳۸۴......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' دیلمی، اپنے والد سے ابو الحسن میدانی الحافظ، ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن أون ضبی کی امالی سے ابو اسحاق ابراهیم بن محمد نیشا پوری ابو زکریا، یحییٰ بن محمود بن غبد اللہ بن اسد، علی بن حسن افطس، عیسیٰ بن موسیٰ عمر بن صبیح، کثیر بن زیاد، حسن رحمة اللہ علیه کہتے ہیں میں نے انصار و مہاجرین کے بہت سارے لوگوں کو کہتے سنا ہے ان میں ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان سب نے کہا: کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے وہ علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے اپنی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اس میں بڑھ جاتا ہے، دین میں خوب کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو علم سے نفع اٹھاتا ہے جو شخص دنیا طلبی کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپنا مرتبہ اور مقام بڑھانے اور بادشاہ کی نظروں میں مقبول بننے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے وہ اپنی نظروں میں عظیم بن جاتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے دین میں سرکشی کرتا ہے یہ شخص اپنے علم سے کسی طرح نفع نہیں اٹھاپاتا، یہ شخص اپنے آپ پر حجت قائم کرلیتا ہے انجام کار قیامت کے دن اسے رسوائی اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔

کلام: ......اس حدیث کی مسند میں تصریح کردی گئی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یہ ایک لطیفہ ہے۔ اگر اس میں عمر بن صبیح نہ ہوتا، یہی حدیث ابن جوزی نے موضوعات میں روایت کی ہے اور اس میں سماع کی تصریح نہیں ہے (نیز دیکھئے

التنزیہ ۲۵۶۱ والفوائد المجموعۃ ۸۵۶)

۲۹۳۸۵..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ علباء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلہ میں علم خریدے گا۔

رواہ المروزی فی العلم

۲۹۳۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے ہوتے ہوئے سوجانا جہالت سے افضل ہے۔ رواہ آدم فی العلم

فائدہ:..... یعنی آپ رضی اللہ عنہ یہ واضح کردینا چاہتے تھے کہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی یہ صورت نہیں بلکہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص محض دنیا کے لیے علم حاصل کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۹۳۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو؟ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں چھوٹ نہ دیتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو، قرآن سے پہلوتہی برت کر دوسروں کے رحم وکرم پر نہ چھوڑتا ہو اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو تفقہ اور تقویٰ کے بغیر ہو، اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن الضریس وابن بشران ابونعیم فی الحلیۃ ابن عساکر والمرھبی فی العلم

مرھبی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان فردوس ہے اور فردوس محمد ﷺ کے لیے ہے۔

۲۹۳۸۸..... ابن وھب، عقبہ بن نافع، اسحاق بن اسید، ابو مالک وابو اسحاق کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، فرمایا حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرتا ہو، دوسری چیزوں میں رغبت کرکے قران کو نہ چھوڑتا ہو، خبردار اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں کوئی خیر نہیں جو سمجھ بوجھ کے بغیر ہو اس قرآت میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔

رواہ العسکری فی المواعظ وابن لال والدیلمی وابن عبدالبر فی العلم وقال لایاتی ھذا الحدیث مرفوعا الا من ھذا لوجہ اکثرھم یوقفون علی علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۴۷۔

کتابت علم کی ترغیب

۲۹۳۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس علم کو لکھو چونکہ اس سے تم دنیا میں نفع اٹھاؤ گے یا آخرت میں، علم صاحب علم کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ رواہ الدیلمی وفیہ محمد بن محمد بن علی بن الاشعث کذبوہ

۲۹۳۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

رواہ عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وعامۃ رواتہ لایعرفون

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۰۱ ذیل اللآلی ۴۴

۲۹۳۹۱..... کمیل بن زیاد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ جنگل کی طرف لے گئے جب تھوڑا آگے پہنچے گہرا سانس لیا پھر فرمایا: اے کمیل! یہ دل برتنوں کی مانند ہیں ان میں سب سے اچھا برتن وہ ہے جو زیادہ محفوظ کرتا ہو میں تمہیں جو کچھ کہوں اسے یاد رکھو، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، عالم ربانی متعلم جو نجات کی راہ میں نکلا ہو ناکارہ لوگ جو ہر بولنے کے پیچھے چل پڑتے ہیں، جس طرف کی ہوا ہو اسی رخ چل پڑتے ہیں اور علم کے نور سے روشن نہیں ہوتے اور کسی قابل اعتماد چیز کا سہارا نہیں لیتے، اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے علم تمہاری چوکیداری کرتا ہے جبکہ تم مال کی حفاظت کرتے ہو، علم عمل پر ابھارتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اے کمیل عالم کی محبت دین ہے جو دین

کے قریب لاتی ہے اور عالم علم سے دینداری کو پہنچتا ہے اور رب تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے مرنے کے بعد اسے اچھائی سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ مال مرتے ہی زائل ہو جاتا اور دوسروں کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ عالم حاکم ہے اور مال محکوم ہے، اے کمیل مال کے خزانے ختم ہو جاتے ہیں اور اصحاب مال زندہ رہتے ہیں جبکہ تا زمانہ علماء زندہ رہتے ہیں گو ان کے اجساد گم ہو جاتے ہیں لیکن ان کی امثال دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے علم کو حاصل کیا ہے اور بے خوف نہیں ہوں کہ آلۂ دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حجتوں کو کتاب اللہ پر غالب کیا جائے بایں طور کہ اہل حق کے لیے منقاد ہوں ایسا نہیں کہ دل میں شک ہو یا اللہ ایسا نہیں کہ خواہشات کی قید میں جکڑا ہوں یا اموال جمع کرنے کے درپے ہوں چونکہ یہ چیزیں دین کی اصلیت سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیزیں تو چرنے والے چوپایوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں اسی طرح علم حامل علم کے مرنے سے مر جاتا ہے پھر فرمایا: ، یا اللہ! زمین اللہ تعالیٰ کی حجت کے قائم کرنے والے سے خالی نہیں رہتی یا تو بظاہر مشہور ہوتا ہے یا ڈرا سہما ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں اور اس کے دلائل باطل نہ ہوں ان لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ سو یہ لوگ تعداد میں کم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ اور مقام بلند ہوتا ہے انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی حجتوں کا دفاع کرتا ہے، ان لوگوں کا علم حقیقی علم ہوتا ہے یہ یقین کے کمال کو پہنچے ہوتے ہیں تکبر کرنے والوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جاہلوں کی وحشت زدہ چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں، وہ دنیا میں اپنے اجساد کے اعتبار سے ہوتے ہیں جبکہ ان کی روحیں مقام اعلیٰ میں ہوتی ہیں اے کمیل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہوتے ہیں جو زمین پر رہ رہے ہوتے ہیں ذوق وشوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کے داعی ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رؤیت کے متمنی ہوتے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

رواه ابن الانباره في المصاحف والمرهبى في العلم ونصر في الحجة وابو نعيم في الحلية وابن عساكر

۲۹۳۹۲...... اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ تیمی، علی، فطر بن خلیفہ، ابو طفیل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص جوتا پہنتا ہے، موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور پھر طلب علم کے لیے نکل پڑتا ہے، پھر علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتے ہیں جونہی وہ اپنے دروازے کی دہلیز سے باہر آتا ہے۔ رواه ابن عساكر واسماعيل متروك متهم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۲

۲۹۳۹۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی گمشدہ چیز کی حفاظت کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مومن کی گم گشتہ چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی گم گشتہ چیز علم ہے۔

رواه ابن النجار وفيه عمر بن حكام عن بكر بن خنيس وهما متروكان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰ او الضعیفۃ ۸۲

باب...... علماء سوء سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں

۲۹۳۹۴...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب بصرہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں احنف بن قیس بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفد کو رخصت کر دیا جبکہ احنف بن قیس کو اپنے پاس روک لیا حتیٰ کہ ایک سال تک اپنے پاس روکے رکھا پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روک لیا تھا؟ چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صاحب لسان منافق سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے مجھے اندیشہ ہوا کہیں تم بھی انہی میں سے نہ ہو۔ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تم ان میں سے نہیں ہو۔ رواه ابن سعد وابو يعلىٰ

۲۹۳۹۵...... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ: تم ذی علم منافق سے اجتناب کرو لوگوں نے پوچھا: بھلا منافق کیسے ذی علم ہو سکتا ہے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ حق بات کرتا ہو اور برائی پر عمل کرتا ہو۔

رواه البيهقي في شعب الايمان

۲۹۳۹۶ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کو تین چیزیں تباہ کردیتی ہیں عالم کی کجروی منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمران۔

رواہ ابن مبارک وجعفر الفریابی فی صفۃ المنافق وابن عبدالبر فی العلم وابن النجار

۲۹۳۹۷ ..... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اس امت کو منافق ماہر زبان ہلاکت تک پہنچائے گا۔ رواہ جعفر الفریابی فی صفۃ المنافق ابویعلیٰ فی معجمہ ونصرو ابن عساکر

۲۹۳۹۸ ..... علاء بن موسیٰ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مصر سے قبیلہ مسالمہ کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہ مسجد میں ٹھہر گیا جب رات ہوئی تو کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج رات مجھے مہمان بنائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے چراغ جلایا اور مہمان کے آگے جو کی روٹی اور دلا ہوا نمک رکھا پھر مہمان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: مصر سے آیا ہوں فرمایا: کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ کہا مصر کے مسالمہ قبیلے سے راوی کہتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراغ گل کیا اور کھانا اٹھالیا پھر اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہارے ساتھ مجالست کرنے سے منع فرمایا ہے چونکہ آخری زمانہ میں تمہیں میں سے ایک قوم ہوگی جو علم کے حلقے قائم کر کے اپنی سرداری چمکائے گی جب کوئی شریف آدمی بات کرے گا تم اس کے حلقے سے فوراً اٹھ جاؤ گے اور پھر کبھو گے نہیں پھر نہیں۔ رواہ نصر

کلام: ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر اٹھا دیا حدیث پر یہ شبہ ہوتا ہے، اولاً حدیث درجہ ثبوت کی نہیں ثانیاً عمر رضی اللہ عنہ کی مروت اس کا انکار کرتی ہے ثالثاً علی سبیل التسلیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصلح تھے اس شخص کی اصلاح مقصود تھی اور اس کی اصلاح اسی سلوک سے ہوسکتی تھی جیسا کہ اہل طریقت سے یہ نکتہ مخفی نہیں۔ رابعاً رسول کریم ﷺ کے فرمان اور اس پر عمل کرنا مقصود تھا خواہ اس کی آڑ میں کتنی ہی مصلحتیں تباہ ہوجائیں ہوتی رہیں۔

۲۹۳۹۹ ..... ابوحازم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس دین پر ایک شخص کا خوف ہے اور مجھے مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اس کی حفاظت کرتا ہے نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا فسق واضح ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس کا ماہر بن جاتا ہے جب اس کی زبان اسے لڑکھڑا دیتی ہے اور وہ اپنی مجلس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اس کی بات غور سے سنی جاتی ہے اور پھر قرآن کی تاویل کرتا ہے جو واقع نہیں ہوتی۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کی عمارت بھی ہے اور اس کا انہدام بھی ہے چنانچہ عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہونا اسلام کی عمارت کو منہدم کردیتا ہے۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۱ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے زمانے کے بدل جانے کا، عالم کے پھسلنے کا منافق کے قرآن سے جھگڑے کا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا جو بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ رواہ ابوالجہم

۲۹۴۰۲ ..... عبداللہ بن عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں قرآن کا غلبہ ہورہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المومنین میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: چونکہ جب لوگ قرآن پڑھیں گے اس میں ٹھونگیں ماریں گے جب ٹھونگیں ماریں گے ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور جب ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں نے اس چیز کو لوگوں سے چھپائے رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۰۳ ..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھا کہ کتنے لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب میں چند لوگوں کا لکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور پھر آئندہ سال خط لکھا جواب میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کی تعداد لکھی جو پہلے سال سے زیادہ تھی پھر تیسرے سال بھی قراء کی تعداد لکھ بھیجی حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کے قراء کی تعداد بڑھ گئی۔ رواہ رستة

۲۹۴۰۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس امت پر مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اسے باز رکھتا ہے اور نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا کفر وفسق نمایاں ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا اور جب نوک زبان ہو جائے گی اس کی تاویل کے درپے ہو جائے گا اور اپنی طرف سے تاویلیں کرنے لگے گا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۰۵...... احنف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں کہا کرتے تھے اس امت کو ماہر لسان منافق ہلاک کرے گا اے احنف اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں تم انہی میں سے نہ ہو۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۰۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اصحاب الرائے سنت کے دشمن ہیں وہ احادیث کو حفظ کرنے سے تھکے ہوئے ہیں گویا وہ احادیث کو یاد رکھنے پر قادر نہیں جب ان سے سوال کیا جاتا ہے انھیں شرم آ جاتی ہے کہ کہیں: ہم نہیں جانتے یوں سنت کے مخالف رائے استعمال کر لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی زمنین فی اصول السنة والاصبهانی فی الحجة

۲۹۴۰۷...... ابوعمران جونی ہرم بن حیان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: تمہیں فاسق عالم سے بچنا چاہیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی اور اس سے ڈر گئے کہ عالم فاسق کون ہے ہرم بن حیان نے خط لکھا کہ: اے امیر المومنین خدا کی قسم میں نے صرف خبر کردی ہے (اگرچہ اس کا وقوع نہیں ہوا) تاہم ایک حکمران ہوگا جو علم کی باتیں کرے گا لیکن فسق وفجور پر عمل کرے گا یوں اسے دیکھ کر لوگ گمراہ ہوں گے۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

بے عمل عالم کی مذمت

۲۹۴۰۸...... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ذی علم منافق کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا: اے امیر المومنین! ذی علم منافق کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا: وہ یوں کہ زبانی کلامی تو وہ عالم ہو جبکہ دل اور عمل کے اعتبار سے جاہل ہو۔ رواہ مسدد وجعفر الفریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۰۹...... مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دو شخصوں کا خوف نہیں ایک مومن جس کا ایمان واضح ہو دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہو۔ البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو ایمان کی پناہ لیتا ہو اور عمل اس کا کچھ اور ہو۔ رواہ جعفر فیه

۲۹۴۱۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اصحاب رائے سے بچنا چاہئے چونکہ وہ سنت کے دشمن اور احادیث سے خالی ہوتے ہیں، اپنی رائے کا اظہار کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابن جریر واللکائی فی السنة وابن عبدالبر فی العلم والدارقطنی

۲۹۴۱۱...... زیاد بن حدیر اسدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مجھے تمہارے اوپر تین چیزوں کا خوف ہے اور یہ تین چیزیں اسلام کو منہدم کردیتی ہیں وہ یہ ہیں عالم کے پھسلنے کا وہ یوں کہ ایک شخص لوگوں کے پاس رہتا ہے اور لوگ اس کے علم کے درپے ہو جاتے ہیں یوں علم تو کیا اس کی کجروی کی پیروی کرتے ہیں دوسرا وہ شخص جو منافق ہو قرآن کا قاری ہو چنانچہ قرآن سے الف اور واؤ بھی ساقط نہیں کرتا مگر لوگوں کو ہدایت سے پھیر دیتا ہے تیسرے گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا مجھے خوف ہے۔

رواہ آدم بن ایاس فی العلم ونصر المقدسی فی الحجة وجعفر الفریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۱۲...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ بصرہ میں ایک شخص جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہے قصہ گوئی کرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف سورۃ یوسف کی یہ آیت لکھ کر بھیجی ''الر تلک آیات الکتب المبین نحن نقص علیک احسن القصص '' یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم تمہیں اچھے اچھے قصے سناتے ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد سمجھ گیا اور قصہ گوئی ترک کردی۔ رواہ المروزی

۲۹۴۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے مجھے اس قوم پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو اس قرآن کی الٹی سیدھی تاویلیں کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۴۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ آپ ﷺ سور ہے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا آپ ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دجال سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابویعلی والدورقی

۲۹۴۱۵..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو مسلمان ہو گا لیکن اللہ کے ہاں بری الذمہ ہو گا اس کے گوشت کو خنزیر کے گوشت سے زیادہ قابل نفرت سمجھا جائے گا کہا جائے گا کہ یہ نافرمان ہے۔ حالانکہ وہ نافرمان نہیں ہو گا اتنے میں منبر کے قریب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین یہ کب ہو گا اور یہ آزمائش کیا زور پکڑے گی، حمیت کب اپنے شعلے بلند کرے گی اولادیں کب قید کرلی جائیں گی فتنے اس قدر چکنا چور کریں گے جس طرح چکی دانوں کو پیس دیتی ہے اور جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی یہ صورتحال کب پیش آئے گی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لوگ غیر دین کے لیے علم حاصل کریں گے اور عمل کے علاوہ کسی اور کام کے لیے علم حاصل کریں گے اور آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے۔ رواہ عبداللّٰہ بن ایوب المخز ومی فی حزئہ

۲۹۴۱۶..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ اگر مومن ہے تو اس کا ایمان اسے باز رکھے گا اور اگر مشرک ہے تو اس کا شرک اسے باز رکھے گا البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو زبانی کلامی علم رکھتا ہو بھلی باتوں کا حکم دے گا اور خود برائیوں میں پڑا ہو گا۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۱۷..... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عباد بن کثیر حسن کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چنانچہ وہ جابر و ظالم (حکمران) لوگوں سے بھی زیادہ فخر کریں گے اللہ تعالیٰ کو متکبر قاری سے زیادہ کوئی شخص مبغوض نہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۴۱۸..... ''ایضاً'' ابان کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے قراء کی ایک جماعت لائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اپنے رب تعالیٰ کی۔ سوال ہو گا: تم سوال کس سے کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اے ہمارے رب تجھ سے ہم سوال کرتے تھے حکم ہو گا: تم کسی کی مغفرت چاہتے تھے؟ کہیں گے: اے ہمارے رب تجھی سے مغفرت طلب کرتے تھے، حکم ہو گا: تم جھوٹ بولتے ہو تم نے باتوں باتوں میں میری عبادت کی صرف زبانی کلامی میری بخشش طلب کی اور دلوں کے اعتبار سے مجھ سے بھاگے رہے ان لوگوں کی زنجیر بنائی جائے گی اور پھر تمام مخلوقات کے سامنے انھیں گمایا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ لوگ امت محمد ﷺ کے کذاب ہیں۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذیل اللآ لی۔ ۱۹۴

عالم باعمل ہو

۲۹۴۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اے حاملین قرآن قرآن پر عمل کرتے رہو چونکہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اس کا عمل اس کے علم کے موافق ہو عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو علم حاصل کریں گے لیکن علم ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا ان کا باطن ان کے ظاہر کے مخالف ہو گا ان کا عمل ان کے علم کے مخالف ہو گا حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے اور ایک دسرے پر فخر کریں گے حتی کہ ان میں سے بعض اپنے ساتھی پر غصہ ہوں گے وجہ صرف اتنی ہو گی کہ وہ دوسروں کے ساتھ جا بیٹھے گا ان لوگوں کے اعمال ان کی

مجلسوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھنے پائیں گے۔

رواه الدارقطني في حديث ابن مردك والخطيب في الجامع وابو الغنائم النرسي في كتاب انس والعاقل وابن عساكر

۲۹۴۲۰ ..... ''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے کچھ لوگ اہل دوزخ کے بعض لوگوں پر جھانکیں گے اور کہیں گے بھلا تم دوزخ میں کیوں داخل ہوگئے حالانکہ ہم جنت میں تمہاری تعلیم ہی کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں؟ دوزخی جواب دیں گے: ہم حکم دیتے تھے جس کا خود نہیں کرتے تھے۔ رواه ابن النجار

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القصاص المذکرین ۵۶۔

۲۹۴۲۱ ..... حذیفہ کی روایت ہے کہ: اے قراء اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے لوگوں کا راستہ اپناؤ بخدا اگر تم نے استقامت دکھائی تو سبقت لے جاؤ گے اور اگر تم نے اس راستے کو چھوڑ دیا اور دائیں بائیں مڑ گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواه ابن ابي شيبة وابن عساكر

۲۹۴۲۲ ..... ''مسند معاویہ بن ابی سفیان'' رسول کریم ﷺ نے پیچیدہ مسائل سے منع فرمایا ہے۔ رواه ابن عساكر

۲۹۴۲۳ ..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب علم اٹھالیا جائے گا اور علم حاملین علم کے ختم ہو جانے سے اٹھ جاتا ہے۔

رواه ابن عساكر

۲۹۴۲۴ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید ان کے دلوں میں بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ لگاتار پستی میں گرتے چلے جائیں گے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ ان کی پستی کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک شخص قرآن پڑھے گا اور اس کی حلاوت اور لذت نہیں پائے گا وہ ایک سورت شروع کرے گا اور آخر تک پہنچ جائے گا اگر ان سے ممنوعہ امور صادر ہو جائیں تو کہہ دیں گے: اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور اگر فرائض کو چھوڑ دیں گے کہیں گے: اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب نہیں دے گا ہم نے شرک تھوڑا ہی کیا ہے امید کے متوالے ہوں گے لیکن ان میں خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے انھیں بہرہ اور اندھا کر دیا ہے کیا وہ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ رواه الديلمي

۲۹۴۲۵ ..... مسند عبداللہ: اللہ تعالیٰ اس دین کی وجہ سے بہت سوں کو سربلندی عطا فرمائے اور بہت سوں کو پستی کے گڑھوں میں پھینک دے گا۔

رواه ابويعلى

۲۹۴۲۶ ..... حسن کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس علم کے حصول کے لیے بہت سارے لوگوں کو کھڑا کرے گا وہ خوف خدا کی لیے علم نہیں حاصل کریں گے بلکہ یہ علم ان پر حجت ہوگا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ علم کے لیے اس واسطے اٹھائے گا تاکہ علم ضائع نہ ہو۔ رواه ابن النجار

۲۹۴۲۷ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اسوقت تک برابر خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک علم ان کے علماء بڑوں اور شرفاء کی طرف سے آتا رہے گا چنانچہ لوگوں کے پاس جب علم چھوٹوں اور نچلے طبقہ کے لوگوں کی طرف سے آئے گا تو ہلاک ہو جائیں گے۔ رواه ابن عساكر

۲۹۴۲۸ ..... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان کے دل قرآن سے خالی ہوں گے اور کپڑے کی طرح بوسیدہ ہوں گے قرآن کی حلاوت اور لذت نہیں پائیں گے اگر ان سے کوتاہیاں سرزد ہوئیں تو کہیں گے اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اگر ممنوعات کا ارتکاب ہو تو کہیں گے اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سب کچھ معاف کر دیتا ہے وہ امید کے متوالے ہوں گے اور خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انھوں نے بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں منڈھ رکھی ہوں گی حکم خدا کو ٹوٹتا دیکھ کر چشم پوشی کر لینے والا ان کے ہاں سب سے افضل ہوگا۔

رواه ابن عساكر

۲۹۴۲۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (اے لوگو) وادی الحزان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وادی الحزن کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس وادی کو ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھا ہے سب سے برا قاری وہ ہے جو حکمرانوں سے ملاقاتیں کرتا ہو۔

رواه العقيلي والعسكري في المواعظ وفيه عبدالله بن حكيم ابوبكر الداهري ليس بشي ابن عساكر

فصل ..... علوم مذمومہ اور مباحثہ کے بیان میں

علم نجوم

۲۹۴۳۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم راستوں کی تعیین کرسکو اور انساب کا بھی اتنا ہی علم حاصل کرو جس سے صلہ رحمی کرسکو۔ رواہ ھناد

۲۹۴۳۱..... ھرماس بن حبیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے اور مسجد کے فرش پر کنکریاں ہموار کر کے چادر بچھائی اور لیٹ گئے اور پھر فرمایا: کیا مرزم (جاڑا) اس کے بعد دور ہوگیا ہے؟ کسی نے جواب نہ دیا میں نے کہا: اے امیر المومنین! مرزم کیا ہے؟ فرمایا: گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین ہم تو مچھلی کو مرزم کہتے ہیں فرمایا گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۹۴۳۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم نجوم بس اتنا ہی سیکھو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کرسکو۔ اس کے بعد رک جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۳۳..... ربیع بن سیرہ جہنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام جانے کا قصد کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے رات کے اوّل حصہ میں چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ چاند منزل دبران میں ہے، میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کرنا چاہا لیکن مجھے خیال آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نجوم کے تذکرہ کو ناپسند کرتے ہیں میں نے عرض کی: اے ابوحفص چاند کی طرف دیکھیں آج رات اس کا مطلع کتنا خوبصورت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن سیرہ میں جانتا ہوں تم کیا چاہتے ہو؟ تم کہنا چاہتے ہو کہ چاند منزل دبران میں ہے۔ اللہ کی قسم! ہم سورج کے بھروسے پر نکلتے ہیں اور نہ ہی چاند کے بھروسہ پر ہم تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے نکلتے ہیں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر فی کتاب النجوم

۲۹۴۳۴..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ عمیر بن سعید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آپ رضی اللہ عنہ بتا رہے تھے کہ اس ”زہرہ“ کو عرب زہرہ کا نام دیتے ہیں جب کہ عجمی لوگ اسے ”اناہید“ کا نام دیتے ہیں، چنانچہ دو فرشتے تھے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے زہرہ ایک عورت تھی وہ ان فرشتوں کے پاس آئی ان دونوں کے دل میں خیال پیدا ہوا اور ہر ایک نے دوسرے سے اسے چھپانا چاہا ایک نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے میں تجھ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں، دوسرا بولا اے میرے بھائی ہو شاید میرے دل میں بھی یہی بات آئی ہو۔ چنانچہ دونوں کا اس پر اتفاق ہوگیا عورت نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاتے کہ تم کونسی چیز کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور کس چیز کے ذریعہ آسمان سے نیچے زمین کی طرف اترتے ہو۔ دونوں نے کہا ”بسم اللہ الاعظم“ کی وجہ سے ہم آسمانوں پر جاتے ہیں اور آسمانوں سے نیچے آتے ہیں، عورت بولی! میں تمہارے ارادے کی اسوقت تک موافقت نہیں کروں گی جب تک تم مجھے یہ علم نہیں سکھاؤ گے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے علم سکھا دو دوسرے نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت کیسے برداشت کریں گے دوسرا بولا: ہمیں اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمت کی امید ہے چنانچہ فرشتے نے عورت کو علم سکھا دیا عورت نے اس علم کو پڑھا اور وہ آسمان میں پرواز کرگئی اس پر فرشتے کو سخت گھبراہٹ ہوئی اس نے اپنا سر جھکا لیا اور فکرمند ہوگیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مسخ کر کے ستارہ بنا دیا۔

رواہ ابن راھویہ وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا فی العقوبات وابن جریر وابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم

۲۹۴۳۵..... عطاء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا علم نجوم کی کوئی اصل ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ایک نبی تھے انھیں یوشع بن نون کہا جاتا تھا ان سے ان کی قوم نے کہا: ہم آپ پر اسوقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمیں مخلوق کی ابتداء اور مخلوق کی عمروں

کے متعلق نہیں بتادیں گے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کی طرف وحی بھیجی چنانچہ یوشع علیہ السلام کی قوم پر بارش برسی اور پہاڑ پر صاف وشفاف پانی ٹھہر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے سورج چاند اور ستاروں کی طرف وحی بھیجی کہ اس پانی میں چلو جبکہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اور ان کی قوم اس پہاڑ پر چڑھیں چنانچہ پہاڑ پر چڑھے اور پانی کے پاس کھڑے ہوئے مخلوق کی ابتداء اور اپنی عمروں کے متعلق انھیں تمام تر معلومات حاصل ہوگئیں یہ علم انھیں سورج چاند اور ستاروں کے چلنے کے راستوں سے حاصل ہوا حتیٰ کہ وہ اتنے ماہر ہوگئے کہ انھیں یہ بھی علم ہوگیا کہ کون کب مرے گا اور کب بیمار ہوگا اور کب کس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا ایک عرصہ تک وہ اسی حالت پر رہے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے ان لوگوں سے ان کے کفر کی وجہ سے جنگ کی چنانچہ وہ لوگ جنگ میں اسی کو بھیجتے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہوتا اور جس کی موت کا وقت قریب ہوتا اسے گھر ہی میں چھوڑ آتے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے آدمی قتل ہوتے اور دشمن کا کوئی شخص مقتول نہ ہوتا داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے میرے رب میں تیری اطاعت پر جنگ کرتا ہوں جبکہ یہ لوگ تیری معصیت پر لڑ رہے ہیں میرے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی فرد قتل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: میں نے ان لوگوں کو مخلوق کی ابتداء اور ان کی عمروں کی جانچ کا علم دیا ہے یہ لوگ اسی شخص کو جنگ میں بھیجتے ہیں جس کی موت کا وقت ابھی قریب نہ ہو جس کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے اسے گھروں میں پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اسی وجہ سے تمہارے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی ساتھی مقتول نہیں ہوتا۔ داؤد علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: یا اللہ تو نے انھیں کیسے یہ علم دیا حکم ہوا: انھیں سورج چاند ستاروں اور دن رات کے چلنے کی راہوں سے علم ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی سورج آگے بڑھنے سے رک گیا اور دن بڑا ہوگیا یوں رات اور دن کے اضافے میں خلط واقع ہوا اور انھیں اختلاط کا علم نہ ہوا اور ان کے حساب میں بھی گڑبڑ واقع ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی وجہ سے ستاروں میں غور وفکر کرنا ممنوع ہے۔

رواہ الخطیب فی کتاب النجوم وسندہ ضعیف

۲۹۴۳۶ ۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۹۴۳۷ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع کیا ہے اور مجھے پوری طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ روا لخطیب فیہ

۲۹۴۳۸ ۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کی رسول کریم ﷺ کے نے گدھوں کو گھوڑیوں پر کدوانے سے منع کیا اور ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع کیا اور اچھی طرح پورا وضو کرنے کا حکم دیا۔ رواہ العقیلی وابن مردویہ والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۳۹ ۔۔۔ عبداللہ بن عوف بن احمر کی روایت ہے کہ مسافر بن عوف بن احمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جب انباری سے اہل نہروان کی طرف واپس لوٹے۔ کہا کہ: اے امیر المومنین! اس وقت آپ سفر پر نہ نکلیں اور آپ اسوقت سفر پر نکلیں جب دن کی تین گھڑیاں بیت جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی مسافر بن عوف نے کہا: چونکہ اگر آپ اس وقت سفر کریں گے آپ اور آپ کے ساتھی آزمائش میں پڑ جائیں گے اور انھیں شدید نقصان اٹھانا پڑے گا اگر آپ میری بتلائی ہوئی ساعت میں سفر کریں گے تو آپ کامیاب ہوں گے آپ کو غلبہ حاصل ہوگا اور آپ مال غنیمت بھی حاصل کر پائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور آپ کے بعد ہمارے پاس بھی کوئی نجومی نہیں کیا تمہیں معلوم ہے میرے گھوڑے کے پیٹ میں کیا ہے مسافر نے کہا مجھے حساب لگانے سے علم ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری اس بات کو قرآن جھٹلاتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی جانتا ہے کہ بارش کب برسے گی اور ماؤں کے بطون میں کیا ہے، محمد ﷺ نے اس علم کا دعویٰ نہیں کیا جس علم کا دعویٰ تم کرتے ہو تمہارا دعویٰ ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی سفر کرے گا تو اسے برائی کا سامنا کرنا پڑے گا پولا: جی ہاں فرمایا: ہم تمہارے خیال اور علم کی تکذیب کرتے ہیں تمہارا خیال ہے کہ اس ساعت میں جو سفر کرے گا وہ کامیاب وکامران ہوگا مجھے تمہارے اوپر ایسا ہی اعتماد ہے جیسا کسی کافر پر یا اللہ! تو ہی نیک فالی اور بدفالی پر قادر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس شخص کے خیال کی تکذیب کر

تے ہیں اس کی مخالفت کرتے ہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! علم نجوم سے بچو البتہ صرف اتنا ہی یہ علم سیکھو جس سے تمہیں بحر وبر میں راستوں کا تعین ہو سکے نجومی تو کافر کی مانند ہوتا ہے اور کافر کا انجام دوزخ ہے اگر آج کے بعد مجھے پتا چلا تم نے ستاروں میں غور فکر کی ہے میں تمہیں تاحیات قید دوام میں رکھوں گا پھر اسی وقت سفر پر نکل پڑے اور اہل نہروان کے پاس پہنچ گئے اہل نہروان کا قتل عام کیا پھر لوگوں سے فرمایا: اگر ہم اس شخص کی بتائی ہوئی ساعت میں سفر کرتے اور ہمیں کامیابی ہوتی تو کہنے والا کہتا: علی رضی اللہ عنہ نے اسی گھڑی سفر کیا جس کی اطلاع انھیں نجومی نے دی تھی جبکہ محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے بعد ہمارے پاس کوئی نجومی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں پر قیصر وکسریٰ کی سلطنتیں فتح کیں اور بہت سے علاقے فتح کیے اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد کرو وہی بقیہ امور کی کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحارث والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نجومی لوگ عجم کے نجومی ہیں جو شخص نجومی کے پاس جائے گا اور اس کی باتوں پر یقین رکھے گا گویا اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۴۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والدیلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴۳۔

علم نسب کا بیان

۲۹۴۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم انساب اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کر سکو۔ رواہ ہناد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۵۴۔

۲۹۴۴۳ سفیان، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے مسجد میں لوگوں کا جم غفیر دیکھا اور یہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص بڑا علامہ ہے۔ فرمایا: کیسا علامہ ہے عرض کی: یہ عرب کے انساب اشعار اور جنگوں کے حالات کا ماہر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ علم ایسا ہے کہ جس کا ہونا نفع بخش نہیں اور اس سے جاہل رہنا باعث ضرر نہیں۔ رواہ الدیلمی

قصہ گوئی کا بیان

۲۹۴۴۴ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو قصہ گوئی کرتے دیکھا اس سے فرمایا: کیا تمہیں سورت یوسف'' یاد ہے اس نے کہا: جی ہاں فرمایا پڑھو اس شخص نے سورت پڑھنی شروع کی اور جب ''نحن نقص علیک احسن القصص '' پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قرآن کے اچھے اچھے قصوں سے زیادہ اچھے قصے بیان کرنا چاہتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۴۵ ابونضرہ کی روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لی آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے انھیں منع کیا پھر اجازت دے دی۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۴۶ بشر بن عاصم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لینی چاہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں قصہ گوئی ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ العسکری فی الموعظ

۲۹۴۴۷ سائب بن یزید کی روایت ہے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی چنانچہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے متعلق اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے

اجازت دے دی۔ رواہ العسکری

۲۹۴۴۸..... ثابت بنانی کی روایت ہے کہ سب سے پہلے عبید بن عمیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قصہ گوئی کی۔ رواہ ابن سعد والعسکری فی المواعظ

۲۹۴۴۹..... ابوالبختری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو خوف دلا رہا ہے فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ایک شخص لوگوں کو نصیحت کر رہا ہے۔ فرمایا: نہیں یہ شخص لوگوں کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ کہتا ہے، میں فلاں بن فلاں ہوں مجھے پہچان لو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلوایا اور کہا: کیا تم ناسخ منسوخ کو جانتے ہو؟ کہا: نہیں فرمایا: ہماری مسجد سے نکل جاؤ اور اس میں نصیحت مت کرو۔ رواہ المروزی فی العلم والنحاس فی نسخه والعسکری فی مواعظ

۲۹۴۵۰..... ابویحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور میں قصہ گوئی کر رہا تھا۔ فرمایا کیا ناسخ اور منسوخ میں تمیز کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں فرمایا: تو اپنا تعارف کرانا چاہتا ہے۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۵۱..... شریح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ان کے پاس درہ تھا اور آپ کوفہ کے بازار میں چل رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے تاجروں کی جماعت اپنا حق لو اور دوسروں کو حق دو سلامتی میں رہوں گے تھوڑا نفع ردنہ کرو چونکہ ایسا کرنے سے کثیر نفع سے محروم رہو گے۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چلتے چلتے ایک قصہ گو کے پاس پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے میں تم سے دو سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے درست جواب دیا تو بہت اچھا ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا قصہ گو نے کہا: اے امیر المومنین پوچھئے کیا پوچھنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ ایمان کو قائم رکھنے والی کونسی چیز ہے اور ایمان کو زائل کرنے والی چیز کونسی ہے؟ اس شخص نے کہا تقویٰ سے ایمان قائم رہتا ہے اور طمع سے ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ رواہ وکیع فی الغرر

۲۹۴۵۲..... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو کسی قصہ گو کی آواز سنائی دی جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ قصہ گو نے کہا: میں ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے قصہ گو ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ عمیر بن فضالة فی امالیه

۲۹۴۵۳..... سعید بن ابی ھند کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قصہ گوئی کر رہا ہے فرمایا نہیں بلکہ اپنا تعارف کرا رہا ہے۔ رواہ مسدد وصحح

۲۹۴۵۴..... ''مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ'' سائب بن یزید کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی، چنانچہ سب سے پہلے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی کی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہو کر قصہ گوئی کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۹۴۵۵..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مسجد میں چراغ جلایا۔

علم نحو کے بیان میں

۲۹۴۵۶..... ابواسود دوئلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے سر جھکا رکھا ہے اور گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ کس سوچ میں پڑے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اعراب میں بہت غلطیاں کرتے دیکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیت میں ایک وثیقہ لکھ دوں۔ میں نے عرض کی، اگر آپ ایسا کر دیں گے تو آپ ہمیں زندہ کر دیں گے اور یہ زبان ہمارے اندر زندہ رہے گی پھر میں تین دن بعد آیا آپ رضی

اللہ عنہ نے مجھے ایک نوشتہ دیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام سارے کا سارا اسم ہے فعل ہے اور حرف ہے، اسم وہ ہے جو مسمّی کے متعلق خبر دے فعل وہ ہے جو مسمّی کی حرکت کے متعلق خبر دے اور حرف ایسے معنی کے متعلق خبر دیتا ہے جو اسم میں ہے اور نہ فعل میں پھر فرمایا: اس میں مزید اصولوں کا اضافہ کرو اور اے ابو اسود! جان لو کہ اشیاء کی تین قسمیں ہیں ظاہر، مضمر اور ایک وہ شی جو ظاہر ہے اور نہ مضمر ابو اسود کہتے ہیں میں نے کچھ اور اصول جمع کیے اور آپ کے سامنے پیش کیے اس میں میں نے حروف نصب پانچ ہی لکھے تھے وہ یہ اِنَّ ، اَنَّ لَیتَ، لَعلَّ کَانَّ ان میں میں نے لٰکِنَّ نہیں ذکر کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تم نے لکن کو کیوں چھوڑ دیا میں نے عرض کیا: کیا یہ بھی انہی میں سے ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حروف نصب میں لکن کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ

۲۹۴۵۷ ...... صعصعہ بن صومان کی روایت ہے کہ ایک اعرابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس جملے کو کیسے پڑھتے ہیں: لایاکلہ الاالخاطون کل واللہ یخطو (اعرابی نے اعراب میں غلطی کی الخاطون کی بجائے الخاطئون ہونا چاہئے اور واللہ کی بجائے واللہ ھا کی کسرہ کے ساتھ ہونا چاہئے اور یخطو کی بجائے یخطا ہونا چاہئے تھا چونکہ الخاطون خطا یخطو یعنی قدم بڑھانا سے ہے اور جبکہ مقصود خطا یخطئ بمعنی غلطی کرنا خطا کرنا تھا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حسن کہہ کر ہنس دیئے اور فرمایا: "لایاکلہ الخاطئون" اعرابی نے کہا: اے امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: "ماکان اللہ لیسلم عبدہ" (اس میں بھی غلطی تھی) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو اسود دوئلی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: بہت سارے عجمی دین میں داخل ہو چکے ہیں لہٰذ کچھ ایسے اصول بناؤ جن سے راہنمائی لے کر لوگ اپنی زبانوں کو محفوظ کر سکیں۔ چنانچہ رفع نصب اور جر کی پہچان لکھی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار

علم باطن کا بیان

۲۹۴۵۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ کا ایک حکم ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

رواہ ابو عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات وقال: لایصح وعامۃ رواتہ لایعرفون

کلام: ...... حدیث نہایت ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۱ و ذیل اللآلی ۴۴

۲۹۴۵۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت کی طرف بہت ساری اقوام سبقت لے گئی ہیں حالانکہ ان کے پاس اتنی زیادہ نمازیں ہیں اور نہ روزے حج ہیں اور نہ عمرے البتہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھا اور اس کی پابندی کی۔ رواہ الدینوری فی المجالسۃ

باب ...... علم اور علماء کے آداب کے بیان میں

فصل ...... روایت حدیث کے بیان میں

۲۹۴۶۰ ...... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حافظ عماد الدین بن کثیر (فی مسند صدیق) حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری بکر بن محمد الصریخی (مرو میں) موسیٰ بن حماد مفضل بن غسان علی بن صالح موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن، ابراہیم بن عمرو بن عبید تیمی قاسم بن محمد کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے احادیث جمع کی تھیں ان کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی تھی ایک رات کروٹیں لیتے لیتے گزار دی میں رنجیدہ ہوئی اور عرض کی: آپ کروٹیں لے رہے ہیں کوئی تکلیف تو نہیں یا پھر کیا وجہ ہے؟ صبح ہوئی فرمایا: اے بیٹی احادیث کا وہ مجموعہ لاؤ جو تمہارے پاس ہے میں مجموعہ لائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آگ منگوائی اور وہ مجموعہ جلا دیا اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں مر جاؤں اور یہ مجموعہ تمہارے پاس ہی رہ جائے اور اس میں وہ وہ حدیثیں بھی ہوں جن کے راوی پر میں نے بھروسہ اور اعتماد کر لیا ہو اور

بات حقیقت میں یوں نہ ہو جیسے اس نے مجھے بیان کی تھی اور یوں غلط بات میں میری تقلید کی جائے۔

وقدرواہ القاضی ابو امیۃ الاحوص بن المفضل بن غسان الغلا ابی بسندہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اس مجموعہ کے بارے میں کہتے ہیں ممکن ہے یہ ان احادیث کا مجموعہ ہو جن کا سماع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے براہ راست حضور نبی کریم ﷺ سے نہ کیا ہو اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بالواسطہ سماع کیا ہو جیسے حدیث جدہ وغیرہ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ احادیث بھی تھیں جو کسی دوسرے صحابی کے پاس نہیں تھیں جیسے "ہر نبی کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوتی ہے" وغیرہ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناپسند سمجھا کہ جو احادیث میں نے براہ راست نہیں سنیں ان میں میری تقلید کی جائے۔

۲۹۴۶۱..... "ایضاً" ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے: محمد بن عمر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد قلیل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احتیاج روایت حدیث سے پہلے وفات پا چکے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد اس لیے زیادہ ہے حالانکہ یہ حضرات مسند خلافت پر رہے ہیں ان سے سوالات کیے جاتے یہ حضرات جواب دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ مقتدا اور پیشوا ہیں ان کے اقوال وافعال کو امت نے حفظ کیا ہے چونکہ ان سے فتویٰ لیا جاتا وہ فتویٰ دیتے تھے حدیث کا سماع کیا حدیث یاد کی اور دوسروں تک پہنچائی چنانچہ رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات سے کم ہیں جیسے ابوبکر عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، ابی بن کعب، سعد بن عبادہ، عبادہ بن الصامت، اسید بن حضیر، معاذ بن جبل اور ان جیسے کئی دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چنانچہ ان حضرات کی مرویات کی تعداد اس طرح کثیر نہیں جس طرح دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد کثیر ہے جیسے حضرت جابر بن عبداللہ ابی سعید خدری ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن عباس، رافع بن خدیج، انس بن مالک براء بن عازب اور ان جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد زندہ رہے ان کی عمریں بھی طویل ہوئیں اور روایت حدیث میں لوگوں کو ان کی محتاجی ہو جبکہ بہت سارے صحابہ دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کی طرف روایت حدیث کا احتیاج نہیں ہوا چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت زیادہ تھی اسی طرح بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جو آپ ﷺ کی حدیث آگے روایت نہیں کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ کی صحبت میں عرصہ تک رہے۔ سماع بھی کیا۔ چنانچہ ان حضرات نے یہ سمجھا کہ روایت حدیث نہایت باریک بینی کا کام ہے لہٰذا اس میں کمال احتیاط اسی میں ہے کہ روایت حدیث ہی سے اجتناب کیا جائے بایں ہمہ بعض حضرات عبادت جہاد فی سبیل اللہ اور اسفار میں رہے حتیٰ کہ اسی عالم میں دنیا سے رخصت ہوئے اور ان سے چند احادیث بھی مروی نہ ہوسکیں انتہیٰ۔

۲۹۴۶۲..... قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی اسے یاد رکھا پھر جیسے سنی ایسے ہی دوسروں تک پہنچائی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۳..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم تمہیں جو حدیثیں بھی سناتے ہیں وہ سبھی کی سبھی رسول اللہ ﷺ سے ہم نے براہ راست نہیں سنیں البتہ بعض احادیث براہ راست سنی ہیں اور بعض احادیث ہم نے اپنے ساتھیوں سے سنی ہیں چونکہ ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۹۴۶۴..... حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان کے والد بشیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد کرے بہت سارے حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنے میں، مسلمان حکمرانوں سے خیر خواہی کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنے میں۔ رواہ الطبرانی وابن قانع وابونعیم وابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸۔

۲۹۴۶۵......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم عرب میں احادیث بیان کرتے ہیں اوران میں تقدیم وتاخیر ہوجاتی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۹۴۶۶......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کوتروتازہ رکھے جومیری بات سنے پھراس میں اضافہ نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یادرکھنے والے کوپہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کادل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا مسلمانوں کی دعاان کی جماعت کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۷......"مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ" یہ کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ آخرت کے دن ،فرشتوں، کتاب، انبیاء، موت کے بعد اٹھائے جانے پرایمان رکھوں اور یہ ایمان رکھو کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے گواہی دو کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پوراوضوکرکے وقت پرنماز قائم کروزکواۃ دو رمضان کے روزے رکھواگرتمہارے پاس مال ہوتو بیت اللہ کا حج کرودن رات میں ۱۲ رکعت نماز پڑھوترکسی رات نہ چھوٹنے پائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤوالدین کی نافرمانی نہ کروظلم کرکے یتیم کامال مت کھاؤ، شراب مت پیو، زنامت کرو، االلہ تعالیٰ کے نام کی جھوئی قسم مت اٹھاؤ جھوٹی گواہی مت دو بدعت کاارتکاب مت کرواپنے بھائی کی غیبت مت کرو پاکدامن عورت پرتہمت مت لگاؤاپنے مسلمان بھائی سے خیانت مت کروکھیل کود سے اجتناب کرولہوولعب سے بچتے رہوکوتاہ قد کو بونامت کہو۔بایں طور کہ تم اس کی تحقیر کرنا چاہوکسی کا تمسخر نہ اڑاؤلوگوں کے درمیان چغلخوری مت کرواللہ تعالیٰ کی نعمتوں پراس کاشکر کرو آزمائش مصیبت میں صبرکرو۔اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بےخوف مت رہواپنے رشتہ داروں سے قطع تعلقی مت کرواوران کے ساتھ صلہ رحمی کرواللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی پرلعنت مت بھیجو(معلوم ہوایزید پرلعنت کرنا جائزنہیں) تسبیح تکبیراورتہلیل زیادہ سے زیادہ کرو جمعہ اورعیدین کے اجتماعات میں حاضر رہو۔جان لوجومصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ پہنچ کررہے گی ایسانہیں ہوگا کہ کوئی مصیبت جوتمہیں پہنچتی ہے وہ چوک جائے اور جومصیبت تمہیں نہیں پہنچی وہ کبھی نہیں پہنچے گی اورہرحال میں قرآن کوپڑھوکسی حال میں بھی قرآن کومت چھوڑو۔

رواہ الحافظ ابو القاسم بن عبدالرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ والحافظ ابو الحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی فی الاربعین ابن عساکر والرافعی عن سلمان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے چالیس احادیث حفظ کرنے کے متعلق پوچھااس پرآپ نے یہ طویل حدیث ذکرفرمائی میں نے پوچھاجوانھیں یادکرے اسے کیاثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایااللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاءاورعلماء کے ساتھ اس کاحشرکرے گا۔

۲۹۴۶۸......"ایضاً" ابن عساکرابی الحسن حنائی ابوالحسن علی بن محمد بن ابراہیم بجلی بلوطی حاتم بن مہدی بلوطی،علی بن حسین اسحاق ابی علی بن حسین، محمد بن ابراہیم شامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری لیث مجاہد کی سند سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے چالیس احادیث کا تذکرہ کیا تھاان کا کیاثواب ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث حفظ کیا وہ جنت میں داخل ہوگااوراللہ تعالیٰ انبیاءاورعلماء کے ساتھ اس کاحشرکرے گا۔

۲۹۴۶۹......"مسند سلمہ بن الاکوع" یعقوب بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پرفداہوں ہم آپ سے حدیثیں سنتے ہیں اورپھرہو بہواسی طرح آگے بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اس پرنبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم حرام کوحلال اورحلال کوحرام نہ قرار دواورمعنی درست ہوتواس میں کوئی حرج نہیں۔رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۰......صالح بن کیسان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اورزہری اکھٹے ہوگئے اورہم طلب علم کے لیے نکلے تھےزہری نے کہا: آؤتاکہ ہم

سنن کو لکھ لیں چنانچہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے مروی احادیث لکھیں پھر کہا آؤ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کو لکھیں کیونکہ اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افعال بھی سنت ہیں میں نے کہا: میں اسے سنت نہیں سمجھتا لہٰذا میں نہیں لکھوں گا زہری نے کہا: بلکہ یہ بھی سنت ہے تاہم زہری نے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھ لیے اور میں نے نہ لکھے وہ تو کامیاب رہا جبکہ مجھ سے علم کا بڑا حصہ ضائع ہوا۔

رواہ یعقوب بن سفیان البیھقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۴۷۱ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے جنہوں نے اسے نہ سنا ہو، بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

رواہ ابن النجار وابن عساکر

۲۹۴۷۲ ...... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: تم یا تو رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کو چھوڑ دو یا پھر میں تمہیں دوس کے علاقے میں پہنچادوں گا اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دو یا میں تمہیں بندروں کی زمین تک پہنچادوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۳ ...... ابن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انھوں نے خطاب کیا اور کہا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں کم بیان کرو اگر تم روایت حدیث کرنا بھی چاہتے ہو۔ تو وہی روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں روایت ہوتی تھیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کتابت حدیث میں احتیاط

۲۹۴۷۴ ...... زہری عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنن لکھنے کا ارادہ کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ آپ لکھیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ اسی شش وپنج میں پڑے اور استخارہ کرتے رہے چنانچہ ایک ماہ بعد ایک دن صبح کو اٹھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پختہ بات ڈال دی اور فرمایا: میں نے سنن کو لکھنا چاہا مجھے ایک قوم یاد آئی جو تم سے پہلے ہوئی ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی پھر اسی کتاب پر جھکے رہ گئے اور انھوں نے کتاب اللہ کو بالکل چھوڑ دیا بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط نہیں کروں گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۷۵ ...... ابن وہب کی روایت ہے کہ میں نے مالک کو حدیث سناتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا پھر فرمایا: کتاب اللہ کے ساتھ اور کوئی کتاب نہیں ہوسکتی۔ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۶ ...... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ سنت لکھیں پھر ان کے لیے یہ رائے ظاہر ہوئی کہ نہ لکھیں پھر مختلف شہروں میں فرمان لکھ بھیجا کہ جس کے پاس اس قسم کی کوئی چیز لکھی ہو وہ اسے مٹادے۔ رواہ ابو خیثمة وابن عبد البر معافی العلم

۲۹۴۷۷ ...... حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی پھر اسی طرح دوسروں تک پہنچائی جس طرح سنی تھی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۸ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سنت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے جاری کی ہو امت کے لیے رائے کو سنت مت بناؤ۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۹ ...... محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے مروی روایت سنائی ہے کہ انھوں نے کہا: بخدا اسوقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی جب تک کہ مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس جمع نہ کر گیا وہ یہ ہیں عبداللہ بن حذافہ ابو درداء ابوذر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کی طرف

منسوب کر کے پھیلا رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا آپ ہمیں اس سے روکنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: نہیں میرے پاس ٹھہرے رہو، بخدا، جب تک میں زندہ رہوں میرے پاس سے کہیں نہ جاؤ، ہم خوب جانتے ہیں ہم ہی لیتے ہیں اور ہم ہی رد کرتے ہیں تمہارے اوپر چنانچہ یہ حضرات یہیں رہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۰۔۔۔۔زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا۔ چنانچہ ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح کو اٹھے ان کی رائے پختہ ہوگئی اور فرمایا: مجھے ایک قوم یاد آ گئی جس نے ایک کتاب لکھی اسے کے سر ہو لئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن سعد

۲۹۴۸۱۔۔۔۔اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث سنائیں تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے: مجھے خوف ہے کہ میں حدیث سے کوئی حرف کم کردوں گا یا زیادہ کردوں گا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والعقیلی وابونعیم فی المعرفۃ والشیرازی فی الالقاب

۲۹۴۸۲۔۔۔۔قرظہ بن کعب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کم بیان کرو اور میں بھی تمہارا شریک ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن صاعد فی طرق حدیث من کذب علّی متعمدا وروی صدرہ الموقوف الدارمی ابوداؤد الطیالسی الحاکم وابن عبد البر

۲۹۴۸۳۔۔۔۔ابن ابی اوفی کی روایت ہے کہ جب ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس آتے ہم کہتے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے: اب ہم بوڑھے ہو چکے اور بھول جاتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا معاملہ بہت سخت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۴۔۔۔۔بختری بن عبید اپنے بیٹے کے واسطہ سے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ سے مروی حدیث بیان کی اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذکر ہو تو سمجھو میں نے ہی اسے کہا ہے اگرچہ فی الواقع وہ حدیث میں نے نہ کہی ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ مجھے یہی دے کر بھیجا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

نااہل سے بات چھپانا

۲۹۴۸۵۔۔۔۔عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی مجھے خوف ہوا کہ یہ حدیث مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ملے گی میں سفر کر کے عراق میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے حدیث سننا چاہی انھوں نے مجھے حدیث بیان کی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ یہ حدیث میں کسی اور کو نہ سناؤں میں چاہتا ہوں کاش اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وعدہ نہ لیا ہوتا میں تمہیں ضرور سناتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں جن سے میری امت نفع اٹھائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ الجوزی وابوالفتح الصابونی والصدر البکری فی الاربعین

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۱

۲۹۴۸۷۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تم علم کسی عالم کو پڑھ کر سناؤ تو اس کی طرف منسوب کر کے آگے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ المرھبی

۲۹۴۸۸۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ تین بار یہی فرمایا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو

میری احادیث کی تعلیم دیں گے۔رواہ الطبرانی فی الا وسط والرا مهرمزی فی المحدث الفاضل والخطیب الد یلمی ابن النجار ونصر فی الحجة وابو علی ابن جیش الدینوری فی حدیثه

جھوٹی روایت کا بیان

۲۹۴۸۹۔۔۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرنے سے صرف یہ بات روکتی ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابویعلیٰ وصحح

۲۹۴۹۰۔۔۔ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کرے جو اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ سنی ہو مجھے صرف اس بات نے حدیث بیان کرنے سے روکا ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۹۴۹۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرو تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق گمان رکھو کہ آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں سب سے زیادہ ہدایت والے اور سب سے زیادہ متقی ہیں۔رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن منیع ومسدد والدارمی وابن ماجه وابن خزیمة والطحاوی وابویعلیٰ وابونعیم فی الحلیة والضیاء

۲۹۴۹۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں اور یہ کہ میں آسمان سے نیچے گروں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہ کہی ہو اور جب میں تمہیں حدیث سناؤں جو میرے اور تمہارے درمیان ہو وہ یہ کہ لڑائی ایک دھوکا ہے۔رواہ ابوداؤد الطیالسی احمد بن حنبل البخاری ومسلم ابوداؤد النسائی ابویعلیٰ ابن جریر وابوعوانة ابن ابی عاصم و البیهقی فی الدلائل

۲۹۴۹۳۔۔۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جہاد میں جاتے تھے اور ایک یا دو آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔ جب ہم غزوہ سے واپس آتے وہ ہمیں حدیثیں سناتے اور ہم براہ راست یوں احادیث روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابن ابی خیثمة وابن عساکر

۲۹۴۹۴۔۔۔ ابونضرہ کی روایت ہے کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم جو کچھ آپ سے سنتے ہیں وہ لکھ نہ لیا کریں؟ فرمایا: کیا تم صحیفہ بنانا چاہتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سن کر حفظ کر لیتے تھے تم بھی حفظ کرو۔رواہ الدارمی والبیهقی فی السنن الخطیب والحاکم

۲۹۴۹۵۔۔۔ "مسند انس" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرتے تھے چنانچہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو گھبرا جاتے اس لیے اکثر کہا کرتے تھے او کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ والبغوی والبیهقی فی السنن وابن عساکر

۲۹۴۹۶۔۔۔ "مسند صہیب" عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے صہیب کی اولاد میں سے ایک شخص نے احادیث سنائی ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ اس طرح نہیں بیان کرتے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح احادیث کی سماعت کی ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کی ہے البتہ مجھے حدیث بیان کرنے سے ایک حدیث روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ

کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میرے دل نے یاد کیا اور محفوظ رکھا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ بیوی کو مہر نہیں دے گا تو وہ زانی ہے حتی کہ مر جائے اور جس شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ اس کا حق مارے گا تو وہ اس سے خیانت کرنے والا ہے حتی کہ مر جائے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

۲۹۴۹۷..... "ایضاً" صیفی بن صہیب کی روایت ہے کہ ہم نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! جس طرح رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح احادیث سنی ہیں، البتہ مجھے یہ بات حدیث بیان کرنے سے روک رہی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا قیامت کے دن اسے جو کے کونوں میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ کسی طرح ایسا نہیں کر پائے گا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت میں ہے کہ وہ اس کا مہر نہیں ادا کرے گا تو وہ زانی ہو کر رب تعالیٰ سے ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے قرض لیا اور اس کی نیت قرض ادا نہ کرنے کی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۹۸..... "مسند علی" سعید بن زید کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ سو جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۹۹..... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے اس کا پس نظریہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کسی کام کے لیے بھیجا اس نے آپ ﷺ پر جھوٹ بولا بعد میں لوگوں نے اسے مردہ حالت میں پایا اور زمین نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ رواہ ابن النجار وفیہ الوزاع بن نافع لیس بثقة

علم کے متفرق آداب

۲۹۵۰۰..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو علم کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو نا معلوم امور کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ پیش آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل کتاب میں پایا اور نہ سنت میں آپ نے فرمایا: اس کے متعلق میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اگر درست وصواب ہو تو وہ من جانب اللہ ہوگا اور اگر اس میں خطا ہو تو وہ میری طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۰۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین کے متعلق رائے قائم کرنے سے ڈرو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رائے درست ہوئی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ انھیں درست رائے سے نوازتے تھے اب ہماری رائے محض تکالیف اور ظن ہے جبکہ ظن حق کا فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ ابن ابی حاتم البیہقی وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۰۲..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو کیا رائے دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ رواہ ابن المنذر

۲۹۵۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ علم تین چیزوں کے لئے نہ حاصل کیا جائے اور تین چیزوں کے لیے نہ چھوڑا جائے چنانچہ علم مقابلہ کرنے کے لیے فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے نہ حاصل کیا جائے۔ علم سے حیاء کرنے کی وجہ سے علم سے بے رغبتی کی وجہ سے اور جہالت پر راضی رہنے کی وجہ سے علم کو نہ چھوڑا جائے۔ ابن ابی الدنیا

۲۹۵۰۴...... عطاء بن عجلان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عین ممکن ہے کہ یہ علم بہت جلد اٹھالیا جائے لہٰذا جس کے پاس جو علم ہو وہ اسے پھیلا لے غلو سے بچے اور سرکشی اور تکبر سے گریز کرے۔ رواہ ابوعبداللہ بن مندہ فی مسند ابراهیم بن ادهم عبدالرزاق

۲۹۵۰۵...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر نہیں ہو؟ ابوموسیٰ نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کرتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ ذمہ داری اسی کو سونپو جو امارت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق والدینوری فی المجالسة وابن عبدالبر فی العلم وابن عساکر

۲۹۵۰۶...... مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث سناتے جب آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ لوگ تھک گئے ہیں اور اکتانے لگے ہیں تو لوگوں کو باغات میں لے جا کر کام پر لگا دیتے۔ رواہ ابن السمعانی

اتفاق رائے پیدا کرنا

۲۹۵۰۷...... ابوحصین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک فتویٰ دیتا اگر کوئی مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کے حل کے لیے اہل بدر کو جمع کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۰۸...... عثمان بن عبداللہ بن موھب کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ ایک پانی کے پاس سے گزرے لوگوں نے ان سے میراث کا ایک مسئلہ پوچھا جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجو میں پوچھ کر بتائے دیتا ہوں چنانچہ لوگوں نے جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ فقیہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جسے یہ نہیں جانتے تھے اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ رواہ ابن مسعود

۲۹۵۰۹...... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے قضیہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جس کا کوئی حل نہ ہو۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

۲۹۵۱۰...... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابواشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا لوگوں کو حکم دو کہ عربیت سیکھیں چونکہ اس سے کلام میں درستی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو شعر گوئی کی تلقین کرو، چونکہ اس سے بلندی اخلاق پر راہنمائی ملتی ہے۔

رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۱...... ابوعکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کس شخص کو خطا کرتے دیکھتے تو اسے لقمہ دے دیتے تھے اور جب کسی کو اعراب میں غلطی کرتے پاتے تو اسے درے سے مارتے تھے۔ ابن الانباری

۲۹۵۱۲...... علی بن عیسیٰ بن یونس ابواسحاق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ایک شخص کے پاس ٹھہرا وہ شخص کسی کو قرآن پڑھا رہا تھا چنانچہ معلم کہہ رہا تھا:

ان اللّٰه بری من المشرکین ورسوله

یعنی اس نے ورسولہ کا عطف مشرکین پر کر دیا اور معنی بالکل غلط ہو گیا (اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ کلام (اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو) اپنے نبی محمد ﷺ پر نہیں نازل کیا اس شخص نے جھٹ اعرابی کا گلا پکڑ لیا اور کہا: چلو ہمارے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے چنانچہ وہ شخص اعرابی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور کہا: میں ایک شخص کو قرآن پڑھا رہا تھا اور یہ آیت یوں پڑھی:

ان اللّٰه بری من المشرکین ورسوله

سن کر اس اعرابی کہا: اللہ کی قسم یہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد پر نازل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اعرابی نے سچ کہا ہے

چونکہ یہ تو اس طرح ہے ورسولہ رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۳...... سعید بن میسب کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ دیکھنے والا سمجھا اب یہ آپس میں اکٹھے نہیں ہوں گے چنانچہ اس کے بعد خوش اخلاقی سے ملتے اور الگ ہو جاتے۔ رواہ الخطیب فی رواۃ مالک

۲۹۵۱۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے چہرے میں شائستگی ہو اس کا علم بھی شائستہ ہوتا ہے۔ رواہ الدارمی

۲۹۵۱۵...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے وہ جانتے ہوں ورنہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔ رواہ البخاری

۲۹۵۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل جہالت سے طلب علم کا عہد نہیں لیا حتیٰ کہ اہل علم سے بیان علم کا عہد لیا چونکہ جہالت علم سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ المرھبی فی العلم

۲۹۵۱۷...... محمد بن کعب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مناسب جواب دیا، وہ شخص بولا: اس کا جواب ایسا نہیں بلکہ اس کا جواب یہ اور یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم نے درست کہا اور مجھ سے خطا ہوئی ہر ذی علم کے اوپر ایک اور علم والا ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۱۸...... عبداللہ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا! مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر فرمایا: دل پر بہت گراں گزرتا ہے کہ جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے: میں اس کا علم نہیں رکھتا۔

رواہ سعد ان بن نصر فی الرابع من حدیثہ

۲۹۵۱۹...... خالد بن عرعرہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ عالم کا حق یہ ہے کہ کثرت سے اس سے سوالات نہ کئے جائیں جواب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے جب وہ پہلو تہی کرے تم اس کے پیچھے نہ پڑ جاؤ اس کے کپڑے نہ پکڑو اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارے نہ کرو آنکھوں سے بھی اس کی طرف اشارے نہ کرو اس کی مجلس میں اس سے سوال نہ کرو اس کے پھسلنے کی طلب میں نہ رہو اگر پھسل جائے تو اس کے واپس لوٹنے کی امید رکھو اس کی بات کو قبول کرو، عالم سے یوں نہ کہو کہ تم نے فلاں کے خلاف قول کیا ہے تم اس کا راز افشاء نہ کرو عالم کے پاس کسی کی غیبت مت کرو یہ کہ خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو اس کی حفاظت کرو یہ کہ لوگوں میں عمومی سلام کرو اور عالم کو خصوصی سلام پیش کرو عالم کے سامنے بیٹھو اگر عالم کو کوئی کام پیش آئے تم سب سے پہلے اس کی خدمت کے لیے حاضر ہو عالم کی پاس زیادہ دیر بیٹھ کر اسے اکتاہٹ میں مت ڈالو وہ کھجور کی مانند ہے تو اس انتظار میں ہے کہ کب گرنے پائے گی، چونکہ اس سے تمہارا نفع ہے عالم اس روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا ہو۔ جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر وہ دراڑ تا قیامت پر نہیں ہونے پاتی، طالب علم کے ساتھ بطور مشابہت کے ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں۔ رواہ المرھبی و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۲۱...... حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی اطالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لے کر گھر میں داخل ہو گئے اور پھر جوتے پہنے چادر اوڑھی اور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا آپ بڑی تندھی سے اس کا جواب دیتے تھے جبکہ آج آپ گھر میں داخل ہو گئے فرمایا: مجھے پیشاب کی حاجت تھی جبکہ وہ شخص جسے پیشاب کی حاجت پیش ہو وہ سہولت سے جواب نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اذا المشکلات تصدین لی
کشفت حقائقها بالنظر
فان رؤیت فی محیا الصواب
عمیاء لایتلبها البصر
مقنعة بغیوب الامور

وضعت عليها صحيح الفكر
لسانا كشقشقة الأريحي
اوكالحسام اليماني الذكر
وقلبا اذا استنطقته الفنون
ابر عليها بباهي الدرز
ولست بامعة في الرجال
يسائل هذا وذا ما الخبر
ولكنني مذرب الاصغرين
ابين مع ما مضى وما غبر

جب مجھے مشکل مسائل پیش آجاتے ہیں تو مجھے ان کی حقیقت آشکارہ کرنے کے لیے غور وفکر کرنی پڑتی ہے اگر ایسی حدیث پیش آجائے کہ درستی کی طرف بصیرت کی پہنچ کسی طرح نہ ہونے پائے اور امور پر دبیز پردے پڑے ہوں تو اس وقت میں اپنی فکر ساتھ مرکوز کرلیتا ہوں میں اپنی فصیح زبان کو لے آتا ہوں وہ چلتا ہوا کارگرہتھیار ہے یا یمن کی کاٹنے والی تلوار ہے اور ایسا دل لاتا ہوں کہ جس سے مجھے قیمتی موتی ملتے ہیں میں مردوں میں ہر ایک کی رائے پر چلنے والا نہیں ہوں کہ یہ اس سے سوال کرے اور اسے سوال کا جواب نہ بن پڑے البتہ میں پیشاب کی حاجت محسوس کررہا تھا اور میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بیتا اور کیا باقی رہا۔

۲۹۵۲۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور حدیث پڑھو پڑھاؤ اور حدیث کو یوں نہ چھوڑ دو کہ یہ علم بھول جائے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۳..... ابوطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟ لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے لوگ سمجھ سکیں اور جسے سمجھنے کی لوگوں میں استطاعت نہ ہو اسے چھوڑ دو۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۵۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارا عالم کے سامنے قرأت کرنا یا عالم کا تمہیں پڑھ کر سنانا دونوں برابر ہیں۔
رواہ الدنیوری والدیلمی

علماء کا باوقار رہونا

۲۹۵۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو جب تم علم حاصل کررہے ہو تو اپنے آپ کو قابو میں رکھو علم کو ہنسی مذاق کے ساتھ خلط نہ کرو اور علم کو باطل سے دور رکھو ورنہ دل علم کی کلی کردیں گے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد والخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتویٰ تین میں سے ایک شخص دیتا ہے، ایک وہ جو ناسخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو یا وہ شخص جو عہدہ حکومت پر فائز ہو اور وہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ پاتا ہو اور تیسرا تکلف کرنے والا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۷..... حسن بن جابر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے علم کو لکھنے کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۸..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتا جب تک محض اللہ کے لیے لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور پھر جب اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اس سے اور زیادہ بغض کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۹..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص متعلم بنے بغیر عالم نہیں بن سکتا اور کوئی شخص عمل کے بغیر عالم نہیں بن سکتا۔
رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۰......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: یااللہ میں نے یہ بغیر سماع کے نقل کی ہے۔
رواہ ابویعلیٰ والرویانی وابن عساکر

۲۹۵۳۱......حمید بن ہلال بن ابی رفاعہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ایک اجنبی شخص آیا ہے اور دین کے متعلق سوال کر رہا ہے نامعلوم اس کا دین کیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر ایک کرسی لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر مجھے تعلیم دیتے رہے پھر آپ خطبہ دینے کے لئے آگئے اور خطبہ مکمل کیا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی رفاعۃ العدوی

۲۹۵۳۲......ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانتا ہوں جو علم رکھتا ہو اور پھر اسے لوگوں سے ڈر کر چھپادے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۳......ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس یہ نوجوان آتے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہمیں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کریں انھیں علم حدیث کی تعلیم دیں بلاشبہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد محدثین ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نوجوان سے کہتے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے مجھ سے سمجھ لیا کرو چونکہ تم اگر سمجھ کر میرے پاس سے اٹھے تو یہ مجھے محبوب ہے اس سے کہ تم بغیر سمجھے اٹھ جاؤ۔ رواہ ابن النجار

۲۹۵۳۴......ابوہارون عبدی کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہم کہتے: رسول اللہ ﷺ کی کیا وصیت تھی؟ جواب دیتے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی تھی کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے تمہارے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انھیں اس علم کی تعلیم دینا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۹۵۳۵......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس لوگ آئیں گے وہ تمہارے بھائی ہوں گے علم حاصل کرنا ان کا مقصد ہوگا انھیں تعلیم دو پھر کہو مرحبا مرحبا قریب ہوجاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عباس لوگوں کے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو چونکہ اس سے وہ فتنہ میں پڑجائیں گے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۵۳۷......عثمان بن ابی رواد ضحاک بن مزاحم کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ سنیں اسے لوگوں سے بیان کردیں؟ فرمایا: جی ہاں البتہ وہ حدیث لوگوں سے نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں میں نہ آتی ہو ورنہ بعض لوگ فتنہ میں پڑجائیں گے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بہت ساری چیزیں لوگوں سے چھپا کر رکھتے تھے۔

رواہ العقیلی وابن عساکر قال العقیلی عثمان بن داؤد مجھول ینقل الحدیث ولا یتابعہ علی حدیث ولا یعرف الابہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۸۵

۲۹۵۳۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حکمت ان لوگوں سے حاصل کرلو جن سے تم حکمت کو سنو ایک وقت ہوگا کہ غیر حکیم حکمت کی بات کرے گا اور تیر اندازی تیر انداز کے علاوہ کوئی اور کرے گا۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۹۵۳۹......''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں علم کو لکھ کر محفوظ کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ کبھی کبھی اچھی بات کہہ دیتے ہیں جب ان کا قول فعل کے مطابق ہو تو وہ اس کی اچھائی کا حظ لیتا ہے اور جس شخص کا قول فعل کے مطابق نہ ہو وہ اپنے نفس کی تذلیل کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۱......ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اہل علم علم کو محفوظ کرکے اہل علم کو دیں تو وہ اپنے زمانے کے سردار بن جائیں گے لیکن اہل علم، علم کو

اہل دنیا کے پاس رکھتے ہیں تا کہ ان کی دنیا سے حصہ لیں یوں اہل علم اہل دنیا کی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک ہی غم بنا تا ہے اور وہ آخرت کا غم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بقیہ غموں میں اس کی کفایت کر دیتا ہے جو شخص احوال دنیا کو اپنا غم بنالیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی خواہ وہ جس وادی میں ہلاک ہوتا ہے ہوتا رہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۴۱

۲۹۵۴۲......ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلی بات کرو چونکہ یہ تمہاری پہچان بن جائے گی بھلائی پر عمل کرو تم اہل خیر میں سے ہو جاؤ گے اور یوں خیر کو بکھیر کر ضائع مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۲۹۵۴۳......ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف علم کی کفایت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکا کھانا جہالت کی کفایت کر دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۴......عدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور کہا:

من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یوں کہو:

ومن یعص اللہ ورسولہ. رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

فائدہ:......یعنی تثنیہ کی ضمیر میں اللہ اور رسول کو جمع نہ کرو یعنی ''یعصھما'' نہ کہو بلکہ الگ الگ اسم ظاہر لاؤ۔

۲۹۵۴۵......''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوالبختری اور زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دل پر اس وقت سخت گرانی ہوتی ہے جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارمی وابن عساکر

۲۹۵۴۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی فقیہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ حقیقی فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت کی رخصت نہ دیتا ہو خبردار اس عمل میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں بھی کوئی خیر نہیں جو تقویٰ کے بغیر ہو اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر نہ ہو خبردار ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان جنت الفردوس ہے اور وہ محمد ﷺ کے لیے ہے۔ رواہ الجوھری

آداب کتابت

۲۹۵۴۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے بری کتابت وہ ہے جو باریک ہونے کی وجہ سے مشقت میں ڈالے اور سب سے بری قرأت وہ ہے جو بہت تیزی سے کی جارہی ہو سب سے اچھا خط وہ ہے جو نمایاں ہو۔ رواہ ابن قتیبۃ فی غریب الحدیث والخطیب فی الجامع

۲۹۵۴۸......عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی جواباً خط لکھا۔ رواہ ابن عساکر وعبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا

۲۹۵۴۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے خطوط کو خاک آلود کرلیا کرو چونکہ یہ ان کی کامیابی کا باعث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۵۵۰......ابوہلال کی روایت ہے کہ مجھے باہلہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور خط میں لکھا: من ابی موسیٰ (یعنی ابوموسیٰ کی جانب سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اس کاتب کو کوڑے مارو اور اسے کام سے معزول کر دو۔ رواہ ابن الانباری ابن ابی شیبۃ

۲۹۵۵۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔ رواہ الحاکم والدارمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۰۹ کشف الخفاء ۱۹۰۶

۲۹۵۵۲.....ابن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تاریخ لکھی اور آپ نے تاریخ کا اجراء کیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے ڈھائی سال گذرے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے سولہ (۱۶) ہجری میں تاریخ لکھی۔

رواہ البخاری فی تاریخه والحاکم

۲۹۵۵۳.....ابن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کب سے تاریخ لکھنے کی ابتداء کریں اس کے لیے آپ نے مہاجرین کو جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس دن سے تاریخ لکھیں جس دن نبی کریم ﷺ نے سرزمین شرک سے ہجرت کی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ البخاری فی تاریخه الصغیر والحاکم

۲۹۵۵۴.....شعبی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں اور ان پر تاریخ نہیں درج ہوتی لہٰذا آپ تاریخ درج کیا کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ لیا۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ آپ بعثت نبوی کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں بعض نے آپ ﷺ کی وفات کا مشورہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ ہم آپ ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں گے چونکہ آپ ﷺ کی ہجرت حق و باطل کے درمیان فرق ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۵.....ابوزناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے تاریخ کے متعلق مشورہ لیا سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کو تاریخی بنیاد بنانے پر اجماع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۶.....ابن سیرین کی روایت ہے کہ سرزمین یمن سے ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے یمن میں ایک چیز دیکھی ہے کہ وہ لوگ تاریخ کا استعمال کرتے ہیں اور اپنے خطوط میں لکھتے ہیں کہ فلاں سال اور فلاں مہینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم لوگ بھی تاریخ کا اجراء کرو جب تاریخ مقرر کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا بعض لوگوں نے کہا ہمیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کو بنیاد بنانا چاہئے۔ بعض لوگوں نے بعثت کی رائے دی جبکہ بعض نے ہجرت مدینہ کا قول کیا بعض نے وفات کو بنیاد بنانے کا مشورہ دیا جبکہ بعض نے کہا: مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کو بنیاد بنایا جائے پھر ہم اس سال کو پہلا سال سمجھیں پھر یہ بات طے ہونا باقی رہی کہ کس مہینہ سے سال کی ابتداء کی جائے (یعنی سال کا پہلا مہینہ کونسا ہو) بعض لوگوں نے کہا رجب پہلا مہینہ ہونا چاہئے چونکہ اہل جاہلیت رجب کی تعظیم کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا رمضان پہلا مہینہ ہونا چاہیے بعض نے ذوالحجہ کا کہا بعض نے اسی مہینے کا قول کیا جس مہینہ میں آپ ﷺ نے ہجرت کی تھی بعض نے کہا وہ مہینہ پہلا ہو جس میں آپ مدینہ تشریف لائے بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محرم کو سال کا پہلا مہینہ قرار دو چونکہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اور یہ گنتی میں بھی پہلا مہینہ ہوتا ہے اور حج سے واپسی کا یہی مہینہ ہے یوں مسلمانوں نے سال کا پہلا مہینہ محرم قرار دیا یہ واقعہ ۱۷ھ ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

رواہ ابن ابی خیثمة فی تاریخه

۲۹۵۵۷.....امام شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے خط میں ''باسمک اللھم'' لکھا جب ''بسم اللہ مجرها مرسها'' نازل ہوئی تو آپ نے ''بسم اللہ'' لکھا جب یہ آیت نازل ہوئی ''انه من سلیمان وانه بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' تو آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۵۵۸..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' سعید بن ابی سکینہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے دیکھا فرمایا: اسے خوبصورت کر کے لکھو چونکہ جو شخص اسے خوبصورت کر کے لکھتا ہے اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ رواہ الختلی

۲۹۵۵۹.....ابوحکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ میں کوفہ میں صحیفے لکھتا تھا ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور کھڑے ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور فرمایا! نمایاں کر کے لکھو اور اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ چنانچہ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا پھر میں لکھنے میں مصروف ہو گیا

آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا: قلم کے ساتھ اچھی طرح روشنائی لگاؤ اور کتابت خوبصورت کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے خوبصورت کلام نازل کیا ہے۔ رواہ ابو عبید فی فضائلہ وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۹۵۶۰..... ابوحکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں مصحف شریف لکھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری کتابت کو دیکھنے لگے اور فرمایا اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا میں نے پھر لکھنا شروع کیا اور آپ کھڑے دیکھتے رہے فرمایا: جی ہاں واضح کتابت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو منور کیا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور

۲۹۵۶۱..... "مسند انس" عمرو بن ازہر حمید کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے کاتب سے فرمایا: جب تم کتابت کرو تو اپنے قلم کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ ایسا کرنے سے تمہاری یاداشت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ عمر وبن الازہر قال النسائی وغیرہ : متروک وقال احمد بن حنبل یضع الحدیث وقال البخاری یرمی با لکذب

کلام:....... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیۃ ۲۶۱ ۲ وضعیف الجامع ۶۷۶

۲۹۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتابت ایک علامت ہے، جو کتابت نمایاں ہوتی ہے وہ سب سے اچھی ہوتی ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

لکھنے کے آداب کا ذکر

۲۹۵۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع سے فرمایا: اپنی دوات کی سیاہی درست رکھو قلم کا قط لمبا بناؤ سطور میں نمایاں وقفہ رکھو اور الفاظ کو قریب قریب کر کے لکھو اور حروف کی بناوٹ واضح کرو۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۶۴..... عوانہ بن الحکم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا: اپنے قلم کا قط لمبا بناؤ قلم کو قدرے موٹے رکھو۔ ترچھا قط بناؤ نون کو واضح کر کے لکھو حاء کو خوبصورت لکھو، صاد کو بڑا کر کے لکھو عین کو اوپر کر کے لکھو کاف کی دم لمبی نہ بناؤ فاء کو بڑا کر کے لکھو لام کو واضح کر کے لکھو، باء تاء اور ثاء کو نمایاں کر کے لکھو زاء کو کھڑا رکھو اور اس کی دم کو اوپر لے جاؤ اپنا قلم کان کے پیچھے رکھ لیا کرو چونکہ اس سے یاد داشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب وفیہ الہیثم ابن عدی ومحمد بن الحسن بن زیاد النقاش متہمان

۲۹۵۶۵..... میمون بن مہران کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رسید لائی گئی اس کی تاریخ میں شعبان لکھا ہوا تھا فرمایا: آنے والا شعبان یا جو گزر گیا یا جو بعد میں آئے گا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کوئی ایسی چیز مقرر کرو جس سے لوگ اپنی تاریخ پہچان سکیں بعض نے کہا رومیوں کی تاریخ کو لکھو صحابہ نے کہا: رومیوں کی تاریخ میں طوالت ہے اور وہ ذوالقرنین سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں، بعض نے کہا: اہل فارس کی تاریخ لکھو فرمایا اہل فارس کا جب بھی کوئی بادشاہ بنتا ہے وہ پہلی تاریخ کو ختم کر دیتا ہے بالآخر صحابہ کا اس رائے پر اجماع ہو گیا کہ ہجرت کو بنیاد بنایا جائے اور یہ ہجرت کا تیرھواں سال تھا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت نبوی ﷺ سے تاریخ کی بنیاد رکھی۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم

۲۹۵۶۶..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی راویت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میری کتابت کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو (دوات کا منہ کھلا ہوتا کہ تنگی کے سبب دقت نہ ہو) قلم پر ترچھا قط لگاؤ بسم اللہ کی باء کو واضح کر کے لکھو سین کے دندانوں کو بھی واضح کرو میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو لفظ اللہ کو خوبصورت لکھو رحمٰن کی نون کو دراز کر کے لکھو، رحیم کو عمدگی سے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو کیونکہ یہ طریق تجھے خوب مضمون یاد دلانے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

الکتاب الثانی ازحرف عین......کتاب العتاق ازقسم اقوال

اس میں دوفصلیں ہیں۔

فصل اول......غلام آزاد کرنے کی ترغیب اوراحکام کے بیان میں

۲۹۵۶۷......جس شخص نے غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزادکنندہ کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریں گے حتیٰ کہ آزادکردہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں آزادکنندہ کی شرمگاہ کو آزاد کریں گے۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۹۵۶۸......جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے گا تو اس پرضروری ہے کہ وہ اپنے مال کے بدلہ میں اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی اور غلام ان باقی حصوں کے بعد محنت مزدوری کرے لیکن غلام کو مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

۲۹۵۶۹......جو شخص کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کردے۔(تو اس کے لیے پھر یہ ہے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو غلام (کے باقی حصوں) کی قیمت کے بقدر ہو تو انصاف کے ساتھ اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اس غلام کے دوسرے شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر قیمت دے دے وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اگر آزادکنندہ کے پاس اتنا مال نہ ہو تو پھر اس غلام کا جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے وہ آزاد ہو جائے گا (اور دوسرے شرکاء کے حصے مملوک رہیں گے)۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عمر

۲۹۵۷۰......جس شخص نے غلام آزاد کیا جبکہ غلام کے پاس کچھ مال ہو تو غلام کا مال مالک کا مال سمجھا جائے گا الا یہ کہ مالک شرط لگادے کہ غلام کا مال اسی کا مال ہے تو اس صورت میں غلام کا مال اسی کا مال ہوگا۔رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۲۰

۲۹۵۷۱......وہ غلام پورے کا پورا آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ عن والد ابی الملیح

۲۹۵۷۲......جس شخص نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا یہ غلام آزاد کرنے والے کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عمرو بن عبسہ

۲۹۵۷۳......آزاد کرنے میں سب سے اعلیٰ غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے بڑھیا ہو رات کا سب سے افضل حصہ نصف رات ہے اور سب سے افضل مہینہ محرم ہے۔رواہ ابن النجار عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۷

۲۹۵۷۴......آزاد کرنے میں سب سے افضل غلام وہ ہے جو قیمت میں سب سے اعلیٰ ہو اور مالکان کے ہاں ہر دل عزیز ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابی ذر واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

۲۹۵۷۵......اپنے صاحب کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔رواہ ابوداؤد والحاکم عن واثلۃ

کلام:......حدیث صحیح ہے اگرچہ ضعیف الجامع میں اس پر بحث ہے دیکھئے ۹۲۹

۲۹۵۷۶......جس مسلمان نے بھی کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی کو آزادکنندہ کی ہر ہڈی کے لیے دوزخ سے

حفاظت کا ذریعہ بنائے گا اور جس عورت نے بھی کسی مسلمان باندی کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ باندی کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ عورت کی ہر ہڈی کے لئے قیامت کے دن دوزخ سے حفاظت کا ذریعہ بنائے گا۔ رواہ ابوداؤد وابن حبان عن ابی نجیح السلمی

۲۹۵۷۷...... جس مسلمان شخص نے بھی کسی مسلمان مرد کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہر ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان عورت نے بھی کسی مسلمان عورت کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگی باندی کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان شخص نے بھی دو مسلمان عورتوں کو غلامی سے نجات دلائی یہ دونوں اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ بن جائیں گی ان دونوں کی ہڈیوں کے بدلہ میں اس کی ہڈیوں کو نجات ملے گی۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمٰن بن عوف وابوداؤد وابن ماجه والطبرانی عن مرة بن کعب والترمذی عن ابی امامة وقال الترمذی حسن صحیح غریب

۲۹۵۷۸...... جس شخص نے بھی کسی باندی کو آزاد کیا پھر از سر نو اس کا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لی تو اس شخص کے لیے دوہرا اجر ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۳

۲۹۵۷۹...... آزاد کنندہ کا گوشت آزاد کردہ کے گوشت کے بدلہ میں دوزخ سے آزاد ہوگا۔

رواہ ابن لال وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۵۵ واسنی المطالب ۸۶۴۔

۲۹۵۸۰...... جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ اسے تم اکیلی ہی آزاد کردو اور گردن کو غلامی سے نجات دلانا یہ ہے کہ تم اسے آزادی ملنے پر اس کی مدد کرو۔

رواہ الطیالسی عن البراء

حصہ اکمال

۲۹۵۸۱ جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا یہ غلام اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو نجات ملے گی۔ رواہ الحاکم فی الکنی والحاکم وابن عساکر عن واثلة

۲۹۵۸۲...... جس شخص نے کسی مسلمان جان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کی دوزخ سے حفاظت فرمائیں گے۔ رواہ ابن سعد والطبرانی وابن النجار عن علی

۲۹۵۸۳ جس شخص نے کسی مسلمان گردن کو آزادی سے ہمکنار کرایا وہ گردن اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا فدیہ ہو جائے گی آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کا بدلہ ہوگی جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا اور ان کی خدمت کر کے اپنی مغفرت نہ کر سکا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کرے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے بھوک سے بے پرواہ کردے اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن مالک

۲۹۵۸۴ جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس شخص کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جس شخص نے دو غلاموں کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

رواہ عبدالرزاق عن عمر وبن عبسة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۱۴۳۔

۲۹۵۸۵......جس شخص نے غلام آزاد کیا تو غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے نجات ملے گی۔

رواہ الحاکم والبیھقی عن ابی موسیٰ

۲۹۵۸۶......جس شخص نے غلام آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو آگ دوزخ سے نجات دے گا۔

رواہ الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۲۹۵۸۷......جس شخص نے مومن غلام آزاد کیا تو اس کے ہر ہر انگ کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر انگ کو دوزخ سے نجات ملے گی حتیٰ کہ ہاتھ کے بدلہ میں ہاتھ کو ٹانگ کے بدلہ میں ٹانگ کو شرمگاہ کے بدلہ میں شرمگاہ کو۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۹۵۸۸......جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے دوزخ کا فدیہ بن جائے گا۔آزاد کردہ کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کے لے فدیہ ہوگی۔رواہ سعید بن المنصور عن عمر وبن عبسۃ

۲۹۵۸۹......جس شخص نے بھی کسی مسلمان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دیں گے۔رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۹۵۹۰......اے ابو راشد! کیا تمہارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ تم اس غلام کو آزاد کردو، پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد الازدی

۲۹۵۹۱......جب تم میں سے کوئی شخص کسی غلام کا مالک بن جائے کہ اسے آزاد کردے چونکہ آزاد کردہ کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن ابی سکینہ

۲۹۵۹۲......اس کی طرف سے غلام آزاد کردو غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔

رواہ ابوداؤد وابن حبان والطبرانی والبیھقی عن واثلۃ

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے ایک ساتھی کے متعلق پوچھا جس پر بوجہ قتل کے دوزخ واجب ہوچکی تھی۔اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ۲۹۵۷۵ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

غلام آزاد کرنے کے آداب......ازحصہ اکمال

۲۹۵۹۴......عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو (رواہ الحاکم عن عائشۃ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک باندی تھی انھوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۵۹۵......اگر تم انھیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو باندی سے پہلے غلام آزاد کرو۔رواہ ابن حبان عن عائشۃ

۲۹۵۹۶......جو شخص مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھاتا رہے اور جب سیر ہوجائے تب ہدیہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی والطبرانی والحاکم والبیھقی عن ابی الدرداء والشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۹۵۹۷......جس شخص نے آزاد کرنے کیلئے کوئی غلام خریدا تو وہ اس کے مالکوں پر آزادی کی شرط نہ لگائے چونکہ غلامی بھی ایک قسم کا عقد ہے۔

رواہ الطبرانی عن معقل ابن ابی یسار

غلام آزاد کرنے کے احکام......ازحصہ اکمال

۲۹۵۹۸......آدمی اگر چاہے تو اپنے غلام کا چوتھائی حصہ آزاد کرسکتا ہے اگر چاہے تو پانچواں حصہ آزاد کرسکتا ہے چنانچہ اس کے درمیان اور اللہ

تعالیٰ کے درمیان کوئی تنگی نہیں۔رواہ البیهقی عن محمد بن فضالة عن ابیه

۲۹۵۹۹...... آدمی اپنے غلام کا چاہے ایک تہائی آزاد کرے یا ایک چوتھائی حصہ آزاد کرے۔رواہ الطبرانی عن علقمة بن عبداللّٰه المزنی عن ابیه

۲۹۶۰۰...... وہ تمہارے آزاد کرنے سے آزاد ہوا اور تمہاری غلامی میں بھی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی والبیهقی عن اسماعیل بن امیة بن سعید بن العاص عن ابیه عن جده

فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کا نصف حصہ آزاد کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۱...... جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کا غلام آزاد کر دے تو کمی زیادتی کئے بغیر غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام آزاد کر دیا جائے گا۔رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۰۲...... اگر اسے تمہاری قربت حاصل ہوگئی تو پھر تمہارے لیے اختیار نہیں رہے گا۔رواہ ابو داؤد والبیهقی فی السنن عن عائشة رضی اللہ عنها

حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزادی ملی وہ اس وقت حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔خبر ملنے پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۳...... جس شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کیا وہ شرکاء کے لیے ان کے حصوں کے بقدر ضامن ہوگا۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۴...... جس شخص نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ پورے غلام کو آزاد کرے۔

رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۹۶۰۵...... اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی یوں پورا غلام اس پر آزاد ہو جائے گا۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۶...... جس شخص نے مشترک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کیا وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن المسیب عن ثلاثین من الصحابة

۲۹۶۰۷...... جس شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اس کے مال سے وہ غلام آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی شریک نہیں۔رواہ البیهقی عن ابی هریرة

۲۹۶۰۸...... جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا غلام کی انصاف سے قیمت لگائی جائے گی چنانچہ آزاد کرنے والا شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا اور غلام کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔رواہ البیهقی وابن عساکر عن جابر وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۰۹...... جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔رواہ البیهقی عن ابن عباس

۲۹۶۱۰...... جو غلام مشترک ہو پھر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے غلام کی قیمت لگائی جائے گی جو آزادی کے دن ہو البتہ مرنے کے وقت غلام کی آزادی قابل قبول نہیں ہوگی۔رواہ البیهقی عن ابن عمر

۲۹۶۱۱...... جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے گا اس کا مال اس کے ساتھ جائے گا الا یہ کہ آزاد کنندہ مال کی شرط لگا دے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن ابن عمر

۲۹۶۱۲...... جس شخص نے اپنا غلام آزاد کیا غلام کے لیے اس کے مال میں سے کچھ نہیں ہوگا۔رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۱۳...... جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔رواہ البیهقی عن ابن مسعود

۲۹۶۱۴...... جب تم اپنے بھائی کے مالک ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے آزاد کر دیا۔رواہ الدارقطنی والبیهقی وضعفاه عن ابن عباس

فصل دوم......آزادی کے متعلق احکام حق ولاء

۲۹۶۱۵......امابعد! بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو مختلف قسم کی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ باطل ہے اگر چہ وہ ایک سو شرطیں کیوں نہ ہو اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط قابل اعتماد ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن عائشۃ

۲۹۶۱۶......ہر وہ شرط جو کتاب اللہ سے متصادم ہو وہ باطل ہے اگر چہ وہ سو بار کیوں نہ لگائی گئی ہو۔رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۱۷......حق ولاء میں ردوبدل نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

فائدہ:......آزاد کردہ غلام کی آزادی کے حق کو حق ولاء کہتے ہیں اس کے بہت سارے فوائد ہیں منجملہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مثلاً غلام آزاد ہونے کے بعد مرجائے اس کے پاس مال ہو اور اس کے ذوی الارحام (رشتہ داروں) میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے۔از تنو

۲۹۶۱۸......نبی کریم ﷺ نے حق ولاء کو بھیجنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۶

۲۹۶۱۹......جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابن عمر

۲۹۶۲۰......جس شخص نے اپنے مالکان کی اجازت کے بغیر کسی قوم کو اپنا ولی مقرر کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فدیہ اور نہ توبہ قبول کرے گا۔

۲۹۶۲۱......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو مالک کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

فائدہ:......بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کی اجازت سے حق ولاء کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا درست ہے لیکن یہ جمہور علماء کے مسلک کے خلاف ہے چونکہ اگر پیسے لے کر نیت کی گئی ہے تو یہ حق ولاء کی بیع ہوگی اگر باہم رضامندی سے طے ہوا تو یہ ھبہ ہوگا۔حدیث نمبر ۲۹۶۱۸ کی رو سے یہ دونوں چیزیں جائز نہیں ہیں۔تفصیل کے لیے دیکھئے تکملۃ فتح الملھم از شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی ۲۹۲

۲۹۶۲۲......حق ولاء اسے ملتا ہے جو چاندی (دراہم) دے اور جو آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرے۔

رواہ البخاری ومسلم وابن ابی شیبۃ عن عائشۃ

۲۹۶۲۳......حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام آزاد کرے۔رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۸۸۔

۲۹۶۲۴......حق ولاء ایک طرح کی قرابت ہے جس طرح نسب کی قرابت ہوتی ہے اسے بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کرنا جائز ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ابی اوفی والحاکم وابن ماجہ والبیھقی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۸۷

۲۹۶۲۵......حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جس نے غلام آزاد کیا ہو۔رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۹۶۲۶......جس شخص نے کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کے لیے حق ولاء ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والدارقطنی والبیھقی فی السنن عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۶۷ والکشف الالٰہی ۸۴۴۔

۲۹۶......جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے اسلام کا عہد گردن سے اتار پھینکا۔
رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۹۶......ہمارے آزاد کردہ غلام ہمیں میں سے ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۶......کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۶......جو شخص مال کا وارث بنتا ہے وہی ولاء کا وارث ہوتا ہے۔رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۹۶......آدمی کی ولاء کا مالک اس کا بھائی یا اس کا چچازاد بھائی ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی عن سھل بن حنیف

۲۹۶......جس شخص کی ولاء کا مالک کوئی نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مالک ہوتا ہے جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث اس کا ماموں ہوتا ہے۔
رواہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی عن عمر

حصہ اکمال

۲۹۶۲......باندی کو خرید لو چونکہ حق ولاء اسی کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے یا آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرتا ہے۔
رواہ الترمذی وقال حسین صحیح عن عائشة

۲۹۶......باندی کو خرید کر آزاد کرو چونکہ حق ولاء اس کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۹۶......باندی خرید لو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۹۶......باندی خریدو اور شرط لگادو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔رواہ الطبرانی عن بریدة

۲۹۶......لوگوں کو کیا ہوا مختلف قسم کی شرطیں لگا دیتے ہیں جو کتاب اللہ کے متصادم ہوتی ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ شرط
ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹......حق ولاء نسب کی مانند ہوتا ہے حق ولاء نہ بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے۔

۲......آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے صاحب نعمت ہوتا ہے اور اس کی وراثت کا وہ شخص حق دار ہوتا ہے جو آزاد کرنے والے کا زیادہ قریبی ہو۔
رواہ سعید بن المنصور والبیقی عن الزھری مرسلاً

......تجھے انصاری کہلانے میں کیا چیز مانع ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن مندہ عن رشید الفارسی

......تم نے کیوں نہیں کہا کہ اسے لے لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔
رواہ ابونعیم عن عقبة بنت عبد الرحمن عن ابیه

......کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

......کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔
رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس

حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کے رواۃ میں ایک راوی اسحاق بن کثیر ابوحذیفہ بھی ہے وہ کذاب ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ منکر ہے
نفاظ۔

کسی قوم کا حلیف اس قوم کا فرد ہوتا ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔
رواہ البزار عن ابی ھریرة

ا حلیف ہمارا فرد ہے ہماری بہن کا بیٹا بھی ہمارا ایک فرد ہے ہمارا آزاد کردہ غلام ہمارا فرد ہے تم سن رہے ہو کہ قیامت کے دن

پرہیز گارلوگ میرے دوست ہیں اگر تم انہی لوگوں میں سے ہوتو بہت اچھا ورنہ قیامت کا انتظار کرو قیامت کے دن لوگ اعمال کی بجائے گناہوں کا بوجھ لے کر آئیں گے میں ان سے منہ پھیرلوں گا۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی الادب المفرد والبغوی والطبرانی والحاکم عن اسماعیل بن عبید بن رافع الزرقی عن ابیہ عن جدہ

۲۹۶۴۶..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔

رواہ ابن جریر عن عائشة

۲۹۶۴۷..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے کفر کیا۔ رواہ ابن جریر عن انس

۲۹۶۴۸..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ۔ رواہ ابن جریر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف الالحاظ ۶۷۳۔

جھوٹی نسبت پر وعید

۲۹۶۴۹..... جس شخص نے غیر موالی کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے مال کو حلال کیا بغیر کسی حق کے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس شہر میں کوئی بدعت کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔

رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامہ

۲۹۶۵۰..... جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر حق ولاء کسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جا۔ گا اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۹۶۵۱..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن ابی سلمة عن سعید

۲۹۶۵۲..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت غضب ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن جابر

ام ولد کا بیان

۲۹۶۵۳..... ام ولد آزاد ہو جاتی ہے گو وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ جنم دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۵

۲۹۶۵۴..... جو باندی بھی اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے الا یہ کہ اس کا آقا اسے مر۔ ہی آزاد کر دے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۵۵..... جس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس نے بچہ جنم دیا تو وہ مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

حصہ اکمال

۲۹۶۵۶......جس شخص کے نطفہ سے اس کی باندی نے بچہ جنا وہ آقا کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی عن ابن عباس
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۷

کتابت کا بیان

فائدہ:......کتابت کا معنی ہے کہ مالک اپنے غلام سے کہے تم اتنی رقم لاؤ خواہ قسطوں میں یا یک مشت تم آزاد ہو اسے کتابت کہتے ہیں جس غلام کے ساتھ کتابت کا معاملہ کیا جائے اسے اصطلاح میں مکاتب (بفتح التاء الفوقانیہ) کہتے ہیں اور پیسوں کو بدل کتابت کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۵۷......مکاتب کے بدل کتابت میں سے اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام کے حکم میں ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۵۸......جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر ادائیگی میں سے صرف دس اوقیہ چاندی باقی رہی وہ پھر بھی غلام ہے جس غلام نے ایک سو دینار پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر دس دینار باقی رہ گئے وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

۲۹۶۵۹......مکاتب کے لیے ایک چوتھائی چھوڑا جائے۔ رواہ الحاکم عن علی
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۱۲۔

۲۹۶۶۰......جب مکاتب پر حد لاگو ہو جائے یا میراث کا وارث بنے وہ جس قدر آزاد تصور ہوگا اسی کے بقدر وراثت پائے گا اور آزاد کے بقدر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ رواہ ابو داؤد والترمذی والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۹۶۶۱......جس شخص نے اپنے غلام کے ساتھ سو اوقیہ چاندی پر معاملہ کتابت طے کیا غلام نے سوائے دس اوقیہ کے سب بدل کتابت ادا کر دیا پھر وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو وہ غلام تصور ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمرو

۲۹۶۶۲......مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی کے بقدر وہ آزاد ہوگا اور اس پر حد بقدر آزادی نافذ ہوگی اور بقدر آزادی میراث کا وارث ہوگا۔
رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۹۶۶۳......مکاتب بدل کتابت کے بقدر آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جو بدل کتابت باقی ہے وہ غلام کی دین کے بقدر ادا کرے گا۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۶۴......جب تم عورتوں میں سے کسی عورت نے اپنا غلام مکاتب بنایا ہو اور غلام کے پاس اتنی رقم ہو جو وہ ادا کر سکتا ہو مالکن کو چاہئے کہ غلام سے پردہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد والترمذی الحاکم والبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ وضعیف الترمذی ۲۱۶

حصہ اکمال

۲۹۶۶۵......جس شخص نے غلام کے ساتھ سو درہم پر معاملہ کتابت طے کیا اس نے دس درہم کے علاوہ سب ادا کر دیا وہ بدستور غلام ہوگا یا کسی نے سو اوقیہ چاندی پر غلام سے معاملہ کتابت طے کیا اس نے صرف ایک اوقیہ کے علاوہ سب ادا کر دیا تو وہ حسب سابق غلام تصور ہوگا۔
رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۹۶۶۶......جب مکاتب مرجائے اس نے اپنے پیچھے میراث چھوڑی اور اس پر حد بھی لاگو ہوتی ہو وہ بقدر آزادی وارث بنے گا اور بقدر آزادی اس پر حد جاری ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۶۷......جب کوئی عورت غلام سے معاملہ مکاتب طے کرے اور بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہو تو وہ عورت غلام سے حجاب میں بات کرے۔

رواہ البیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۹۶۶۸......جب مکاتب کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو عورتوں کو اس سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة

۲۹۶۶۹......جب کوئی عورت اپنے غلام سے معاملہ کتابت طے کرے اور غلام کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو اس عورت کو غلام سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح والطبرانی والحاکم و البیہقی فی السنن عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ وضعیف ابی داؤد ۲۱۶۔

تدبیر غلام

فائدہ:......کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ میرے مرنے کی بعد تم آزاد ہو اسے تدبیر کہتے ہیں چنانچہ جب آقا مرجاتا ہے تو غلام آزاد ہو جاتا ہے اس معاملہ کو تدبیر کہا جاتا ہے غلام کو مدبر کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۷۰......تہائی مال سے مدبر غلام آزاد ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۶ وذخیرۃ الحفاظ ۵۶۸۷

۲۹۶۷۱......مدبر غلام کو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ھبہ کیا جاسکتا ہے وہ تہائی مال سے آزاد ہو جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۲۷ وضعیف الجامع ۵۹۱۹

حصہ اکمال

۲۹۶۷۲......مدبر کے حق خدمت کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کی اختیاج ہو۔

رواہ الدارقطنی والبیہقی وضعفه عن جابر وصححه ابن القطان

متفرق احکام

۲۹۶۷۳......جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بنا وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجه والحاکم عن سمرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۱۹

۲۹۶۷۴......جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اور مال کی کوئی شرط نہ لگائی تو مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ ابن ماجه عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۰ وضعیف الجامع ۲۲۳۴

۲۹۶۷۵......جب باندی آزاد کردی جائے تو اسے اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک اس کا خاوند (آزادی ملنے کے بعد) اس سے جماع نہ کرے لہٰذا جماع سے قبل آزاد کردہ باندی چاہے تو اس خاوند سے علیحدگی بھی اختیار کرسکتی ہے اور اگر خاوند نے جماع کرلیا تو پھر باندی کو اختیار

نہیں رہتا اور نہ اس خاوند سے الگ ہوسکتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن رجال من الصحابة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴

۲۹۶۷۶......اگر تیرا خاوند تجھ سے ہمبستری کرے تو پھر تیرے لیے خیار عتق نہیں رہے گا۔رواہ ابو داؤد عن عائشة

کلام:......حدیث ضیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۹۵۔

ممنوعات عتق

۲۹۶۷۷......میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دوں مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ الحاکم عن ابی ہریرة

۲۹۶۷۸......میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کوڑے کو بطور ساز و سامان دوں مجھے زنا کا حکم دینے اور ولد زنا آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشة

۲۹۶۷۹......میرے پاس دو جوتے ہوں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن میمونه بنت سعد

۲۹۶۸۰......جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا رہے جب سیر ہو جائے تب ھدیہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۳ وضعیف الجامع ۵۲۴۰

۲۹۶۸۱......جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کھاتا ہے اور جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔

رواہ ابو داؤد عن ابی الدرداء

اکمال

۲۹۶۸۲......اسمیں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ ابن سعد عن میمونه بنت سعد

۲۹۶۸۳......ولد زنا میں کوئی بھلائی نہیں میں دو جوتے پہن کر جہاد کروں مجھے ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

کتاب العتق......از قسم افعال

ترغیب عتق کا بیان

۲۹۶۸۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص باندی آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کرلے اور اس کا مہر اس کی آزادی کو مقرر کرے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۸۵......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ واجب ہوچکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام

آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۶۸۶ ..... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت حاضر تھی وہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہوچکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حکم دو کہ ایک غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۶۸۷ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ حبشی باندی لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں نے مومن غلام کو آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے کیا میں اپنی ماں کی طرف سے یہ باندی آزاد کردوں کافی ہوجائے گی؟ نبی کریم ﷺ نے باندی سے پوچھا تیرا رب کہاں ہے؟ باندی نے سر اوپر اٹھا کر کہا: آسمان میں آپ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ باندی نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں: فرمایا اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

فصل ..... عتق کے احکام کے بیان میں

۲۹۶۸۸ ..... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ طائف کے موقع پر اپنی کچھ خالاؤں کے مالک بن گئے آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنی ملک میں رکھتے ہوئے آزاد کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

وَلاء کا بیان

۲۹۶۸۹ ..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حق ولاء ورثاء میں بڑے کو ملتا ہے عورتیں حق ولاء کی وارث نہیں بنتیں الا یہ کہ عورتیں جن غلاموں کو آزاد کریں یا مکاتب بنائیں ان کا حق ولاء انھیں ملتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والدارمی و البیهقی

۲۹۶۹۰ ..... عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ حق ولاء ورثاء میں بڑے کو ملتا ہے۔ رواہ الدارمی

۲۹۶۹۱ ..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مکاتب بنا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ولاء کی شرط لگالو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۲ ..... حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لے کر آئے کیس کی نوعیت یہ تھی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا وارث کون ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری پھوپھی ہیں میں ان کی طرف سے کسی قسم کا بھی تاوان ادا کردوں گا اور وارث میں ہوں گا لہٰذا حق ولاء کا وارث میں ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری ماں ہیں لہٰذا حق ولاء کا بھی وارث میں ہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حق ولاء کو میراث کے تابع کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔ رواہ ابن راھویہ

۲۹۶۹۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے بہت سارے آزاد کردہ غلام ہوں اور دو بیٹے بھی ہوں باپ کے مرجانے پر حق ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گا اگر اس کے بیٹوں میں سے ایک مرگیا اور اس کی نرینہ اولاد ہو پھر بعض آزاد کردہ غلام بھی مرجائیں تو پوتا اپنے باپ کے حصہ ولاء کا وارث ہوگا جبکہ چچا کے لیے سارے کا سارا حق ولاء نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۴..... عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ غلام مرگیا اس کے مالکان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مال بیت المال میں جمع کروادیا جائے۔ رواہ الدارمی

۲۹۶۹۵..... ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام کی روایت ہے کہ عاص بن ھشام جب مرا اس نے اپنے ورثاء میں تین بیٹے دو ماں شریک بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ماں شریک بھائیوں میں سے ایک مرگیا اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے مال کا وارث اس کا بھائی بن گیا اور حق ولاء میں بھی وہی وارث بنا اس کا ایک بیٹا اور ایک باپ شریک بھائی تھا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے مال اور حق ولاء کا وارث ہوں باپ شریک بھائی نے کہا: بات یوں نہیں ہے مال کا وارث تو تو ہی ہے رہی بات حق ولاء کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کا وارث تو بنے بھلا اگر میرا بھائی آج مرتا کیا اس کا وارث میں نہ بنتا؟ دونوں یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھائی کے لیے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔ رواہ الشافعی والبیھقی

۲۹۶۹۶..... سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء بڑے کو ملتا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۶۹۷..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ باندی کے متعلق ایک کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے باندی ایک غلام کے نکاح میں تھی باندی نے غلام کے نطفہ سے ایک بچہ جنم دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام نے خرید کر آزاد کردیا اب جھگڑا یہ تھا کہ حق ولاء کسے ملے حضرت عثمان نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیھقی

۲۹۶۹۸..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیبر تشریف لائے وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لڑکے دیکھے ان کے ہونٹ سیاہی پلائے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ ہیئت دیکھ کر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو جواب دیا گیا کہ یہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی ماں آزاد کردہ باندی ہے اور وہ بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ ہے، جبکہ ان کا باپ اشجع رضی اللہ عنہ کا غلام ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے اشجع رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور ان سے غلام خرید کر آزاد کردیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں سے کہا اب تم میری طرف اپنی نسبت کرو چونکہ تم میرے آزاد کردہ غلام ہو، حضرات رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ یہ میرے آزاد کردہ غلام ہیں چونکہ ان کی ماں میری آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ میرا غلام رہا۔ دونوں حضرات یہی کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا (رواہ البیھقی فی السنن بیہقی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی یہی روایت مشہور ہے جبکہ یہی روایت زہری عن عثمان کے طریق سے بھی مروی ہے اور یہ متذکرہ بالا روایت کے خلاف ہے اور منقطع ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے وہاں کچھ لڑکے دیکھے جنہیں دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں جبکہ ان کی ماں بنو حارثہ کی آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ غلام ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو پیغام بھجوا کر اپنے پاس منگوایا پھر اسے خرید کر آزاد کردیا اب حق ولاء کا مسئلہ کھڑا ہوا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حق ولاء کے مدعی تھے جبکہ بنو حارثہ بھی حق ولاء کا دعویٰ کر رہے تھے دونوں فریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قضیہ لے کر حاضر ہوگئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو حارثہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! حق ولاء کو نہیں کھینچا جاتا۔ بیہقی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت اصح ہے چونکہ اس کے شواہد بھی ہیں جبکہ زہری کی مراسیل ردی ہیں)۔

۲۹۶۹۹..... عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے بطور سائبہ غلام آزاد کیے (یعنی اس نیت سے غلام آزاد کئے کہ ان کا حق ولاء اور مال کسی کو نہ ملے وہ آزاد چھوڑے ہوئے ہیں) پھر طارق نے ان کی میراث لینے سے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میراث طارق کے ورثہ کو دے دو مگر انھوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میراث اپنے جیسے لوگوں پہ صرف کرو۔ رواہ الشافعی والبیھقی

۲۹۷۰۰..... عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے ایک غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنادیا کچھ عرصہ بعد سائبہ غلام مرگیا اور ترکہ میں

اس نے بہت سارا مال چھوڑا یہ مال طارق پر پیش کیا گیا اس نے انکار کردیا مکہ کے عامل نے معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کولکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابا لکھا کہ مال جمع کر کے طارق کو پیش کرو اگر قبول کرے تو اسے دے دو اور اگر انکار کردے تو اس مال سے غلام خرید کر آزاد کردیئے جائیں چنانچہ مال طارق پر پیش کیا گیا انھوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا، عامل نے اس مال سے پندرہ یا سولہ غلام خرید کر آزار کردیئے۔

رواہ البیھقی فی السنن)

۲۹۷۰۱...... عبداللہ بن ودیعہ بن خدام کی روایت ہے کہ سالم مولائے ابوحذیفہ ہماری ایک عورت کا آزاد کردہ غلام تھا اسے سلمی بنت یعار کہا جاتا تھا اس عورت نے یہ غلام جاہلیت میں آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا جنگ یمامہ میں جب اسے تیر لگے اور تیروں سے گھائل ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی میراث لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ودیعہ بن خدام کو بلایا اور کہا: یہ تمہارے آزاد کردہ غلام کی میراث ہے تمھی اس کے حقدار ہو ودیعہ بن خدام نے میراث لینے سے انکار کردیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بے نیاز کردیا ہے ہماری ایک عورت نے اسے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا ہم عورت کے نافذ کئے ہوئے معاملہ میں نقص نہیں آنے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال بیت المال میں جمع کروادیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیھقی

حق وَلاء فروخت کرنے کی ممانعت

۲۹۷۰۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق ولاء رشتہ داری کی طرح ہے ایک روایت میں ہے کہ حق ولاء نسب کی مانند ہے نہ بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و البیھقی

۲۹۷۰۴...... قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ (دور جاہلیت میں) جب کوئی شخص غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیتا اس کا وارث نہیں بنتا تھا جب وہ غلام کوئی جنایت کر بیٹھتا تو اس کا تاوان آزاد کرنے والے پر ہوتا تھا چنانچہ لوگ یہی شکایت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! ہمارے ساتھ انصاف کریں یا تو تاوان بھی آپ ادا کریں اور میراث بھی آپ کے لیے ہو یا پھر میراث بھی ہمارے لیے اور تاوان بھی ہمیں کو ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست گزاران کے لیے میراث کا بھی فیصلہ کیا۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۹۷۰۵...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کا غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر قبیلہ کی طرف حکم لکھا کہ آزاد کردہ غلام کا تاوان ادا کریں پھر حکم لکھا کہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۶...... عروہ کی روایت ہے کہ بنو ہلال کی بریرہ باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد کی درخواست کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی کے مالکان سے خریدنے کو کہا، مالکان نے کہا: ہم یہ باندی اس شرط پر فروخت کریں گے کہ حق ولاء ہمیں ملے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مالکان نے باندی فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے الا یہ کہ ان کے لیے حق ولاء ہو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ جو شخص غلام باندی آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی خرید کر آزاد کردی پھر بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار عتق دیا انھوں نے خیار عتق اپنایا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری کا اعلان کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور ہدیہ دے دی بکری ذبح کر کے پکائی گئی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا مانگا گھر والوں نے کہا گھر میں وہی بکری پکی ہوئی ہے جو بریرہ کو ملی تھی آپ نے فرمایا: یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا۔ عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو مکاتبت میں خریدا اور بدلہ میں دراہم ادا کیے۔ اس کی کتابت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ حق ولاء کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۸......(ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ایک شخص مرجاتا اور اس کا کوئی وارث نہ ہوتا نبی کریم ﷺ وارث کو تلاش کرنے کا حکم دیتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی وارث نہ پاتے نبی کریم ﷺ میراث میت کے آزاد کردہ غلام کو دے دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۹......(ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص مر گیا اس نے سوائے ایک غلام کے اپنے پیچھے کوئی وارث نہ چھوڑا نبی کریم ﷺ نے غلام آزاد کیا اور میراث اسی کو دی. رواہ عبد الرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ (۳۱۲)

۲۹۷۱۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے ولاء کی شرط لگادی نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ثمن دیتا ہے ولاء اسی کا حق ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۷۱۱......فارسی مولائے بنی معاویہ کی روایت ہے کہ انھوں نے غزوہ احد کے دن ایک شخص پر حملہ کر کے اس کو قتل کردیا اور قتل کرتے وقت کہا: مزہ چکھو میں فارسی غلام ہوں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے یوں کہنے میں کیا ممانعت ہے کہ میں انصاری ہوں تم انصار میں سے ہو چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۷۱۲......"مسند عبداللہ بن عمر" رسول اکرم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۱۸۔

۲۹۷۱۳......"مسند ابن عمر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے کہا آپ اس شرط پر خریدلیں کہ بریرہ کا حق ولاء ہمیں ملے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ حق ولاء اس شخص کا ہوتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۷۱۴......ہذیل بن شرحبیل کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک غلام تھا اسے میں نے آزاد کر کے سائبہ بنادیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: اہل اسلام سائبہ نہیں بناتے سائبہ بنانے کا رواج اہل جاہلیت کے ہاں تھا، تم تو آزادی کی نعمت کے مالک ہو اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے حقدار ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۵......ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہو جاتا ہے تو باپ حق ولاء کھینچ لاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۶......عقبہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: غزوہ احد میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا میں نے ایک شخص پر وار کیا اور کہا: یہ لو میں فارسی غلام ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے میری بات سن کر فرمایا: تم نے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۷۱۷......یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرتے اگر آپ کے پاس کوئی غلام آتا آپ اسے آزاد کر دیتے تھے اور جب اس کا مالک دولت اسلام سے سرفراز ہوتا آپ ﷺ حق ولاء اسے عنایت کردیتے۔ رواہ ابوداؤد عن یزید بن ابی حبیب مرسلاً

۲۹۷۱۸......ابوملیکہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا کرنا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اسے آزاد کروں گی مالکان نے کہا: آپ ہمارے لیے بریرہ کے حق ولاء کی شرط لگادیں جب نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: جی ہاں ان کے لیے شرط لگادو ولاء تو اس کا حق ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ کیسی شرط ہے حالانکہ قبل ازیں اللہ تعالیٰ کا حق واقع ہو چکا ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے ولاء کا حق بھی اسی کا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۹......(ایضاً) "مسند علی رضی اللہ عنہ" زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حق ولاء عصبات میں سے بڑے کو دیتے تھے اور عورتوں کو حق ولاء کا وارث نہیں بناتے تھے البتہ جو عورتیں بذات خود غلام آزاد کریں یا ان کے آزاد کردہ غلام غلام آزاد کریں ان کا حق ولاء عورتوں کو دیتے تھے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۲۰ ... (ایضاً) ''مسند علی رضی اللہ عنہ محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۲۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حق ولاء کے بیچنے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اپنا نسب بھی بیچتا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۲۲ ... (ایضاً) نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے متعلق جس نے اپنے ورثاء میں ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ان دونوں حضرات نے حقیقی بھائی کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا اگر باپ شریک بھائی بھی مرجائے تو حق ولاء حقیقی بھائی کے بیٹوں پر لوٹ آئے گا۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۲۳ ... (ایضاً) شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کسی غلام یا باندی کو آزاد کرے پھر وہ عورت اپنے پیچھے ایک بیٹا چھوڑ کر مرجائے حق ولاء وراثت میں اس بیٹے کو ملے گا اسی طرح جب تک اس کی اولاد میں بیٹے ہوں گے حق ولاء وراثت میں انھیں مستقل ملتا رہے گا جب بیٹے منقطع ہوجائیں گے تو حق ولاء عورت کے اولیاء پر لوٹ جائے گا۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۲۴ ... (ایضاً) یزید رسیک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق ولاء کی کھینچا تانی کے قائل نہیں تھے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۲۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء حلف کی مانند ہوتا ہے جو بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے حق ولاء کو وہیں رکھنا چاہئے جہاں رب تعالیٰ نے اسے رکھا ہو۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور و البیھقی

۲۹۷۲۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص حق ولاء کو سمیٹ لیتا ہے وہ میراث کو بھی سمیٹ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۹۷۲۷ ... عبداللہ بن شبرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ صادر کیا کہ نسب کی طرح حق ولاء بھی منتقل ہوتا ہے جو شخص نعمت آزادی کا ولی ہو وہی حق ولاء پر ہمیشہ براجمان نہیں رہتا لیکن حق ولاء ولی نعمت کے اقرب کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۲۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق

استیلاد

۲۹۷۲۹ ... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت ساری امہات ولد آزاد کیں اور فرمایا: رسول کریم ﷺ نے بھی انھیں آزاد کیا ہے۔ رواہ الخطیب وفیہ عبدالرحمن الافریقی ضعیف

۲۹۷۳۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی کو اس کا بیٹا آزاد کردیتا ہے اگرچہ وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۹۷۳۱ ... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ میں نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کو آزاد کیا ہے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انھیں آزاد کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق والبیھقی وضعفہ

۲۹۷۳۲ ... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کے متعلق حکم دیا کہ ان کے

بیٹوں کے اموال میں ان کی انصاف پر مبنی قیمت لگائی جائے اور پھر انھیں آزاد کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اس میں ٹھہرا ؤ رہا پھر قریش کا ایک شخص مرگیا اس کی ام ولد کا ایک بیٹا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس لڑکے پر تعجب کرتے تھے چنانچہ باپ بلال کی وفات کے بعد یہ لڑکا مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے تم نے اپنی ماں کے متعلق کیا کیا؟ لڑکا بولا: امیر المؤمنین! میں نے بہتر کیا ہے چنانچہ میرے بھائیوں نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا ایک یہ کہ میری ماں کو بدستور غلامی میں رکھیں دوسرا یہ کہ مجھے میرے باپ کی میراث سے محروم کردیں تاہم میں نے میراث کی محرومیت کو ماں کی غلامی سے کمتر سمجھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں اس معاملہ میں انصاف بھری قیمت کا حکم نہیں دیا گیا میں ایک الگ رائے دیکھ رہا ہوں اور الگ ایک اور چیز کا حکم دے رہا ہوں الا یہ کہ تم اس میں اپنے اقوال شروع کردیتے ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور آہستہ آہستہ لوگ جمع ہونے لگے حتیٰ کہ جب اچھی خاصی تعداد میں لوگ جمع ہوگئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں امہات اولاد کے متعلق ایک حکم دیا تھا تم اسے بخوبی جانتے ہو پھر میرے سامنے ایک بات آئی ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس ام ولد ہو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت میں ہے اور جب مر جائے وہ ام ولد آزاد ہے اس پر کسی کا اختیار نہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والبیہقی وابن عساکر

۲۹۷۳۳ ... زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کو پہلے فروخت کرنے کا حکم دیا پھر اس سے رجوع کرلیا۔

رواہ البیہقی

ام ولد کا بیان

۲۹۷۳۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو باندی بھی اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ تاحیات اس کی ملکیت میں ہوتی ہے اور مرنے کے بعد وہ آزاد ہوجاتی ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۳۵ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق حکم جاری کیا کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں منتقل ہو اس کا مالک تاحیات اس سے نفع اٹھا سکتا ہے جب مالک مرجائے وہ آزاد ہوجاتی ہے (رواہ عبدالرزاق مسدد والبیہقی)

۲۹۷۳۶ ... "مسند عمر" ابواسحاق ہمدانی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امہات اولاد کو اپنے دور خلافت میں بیچتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نصف دور خلافت میں بھی امہات اولاد کی خرید وفروخت جاری رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ ام ولد کو کیسے فروخت کیا جائے حالانکہ اس کا بیٹا آزاد ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ام ولد کی بیع کو حرام قرار دیا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے اس کی شکایت کی اور گاہے گاہے اس فعل کا ارتکاب بھی کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۷ ... ابوعجفاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی اسلام قبول کرے یا کدامنی اختیار کرے اور اپنی حفاظت کرے تو اس کا بیٹا اسے آزاد کردیتا ہے اگر باندی کفر کرے اس سے فسق وفجور سرزد ہو اور زنا کرے غلامی کے پھندے میں جکڑی رہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۸ ... محمد بن عبداللہ ثقفی کی روایت ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن فارط نے چار ہزار دراہم میں باندی خریدی پھر تھوڑے عرصہ میں باندی نے ناتمام بچہ جنم دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا میرے والد عبداللہ بن فارط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو سخت ملامت کی اور فرمایا: بخدا! میں تمہیں اس عیب سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں پھر باندی فروخت کرنے والے کی طرف کوڑا لے کر متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم ایسی حالت میں باندیاں فروخت کرتے ہو جب تمہارا گوشت اور باندیوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون خلط ملط ہوجائیں تم اس حالت میں انھیں بیچ کران

کے پیسے ہڑپ کرنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ یہودیوں کا برا کرے ان پر چربی حرام کی گئی انھوں نے چربی بیچ کر اس کی رقم کھانا شروع کردی جس طرح بھی ہو باندی واپس کرو۔ چنانچہ میرے والد نے باندی واپس کردی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۷۳۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم امہات اولاد کی خرید وفروخت کرتے تھے جبکہ نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تھے اور آپ یہ معاملات دیکھتے تھے اور منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۰...... "مسند خلاد انصاری" خلاد انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا اس نے کچھ وصیت کی اور وصیت کا ذمہ دار مجھے مقرر کیا من جملہ جن چیزوں کی وصیت کی تھی ان میں ایک ام ولد اور ایک آزاد عورت تھی ام ولد اور آزاد عورت میں کچھ تنازع کھڑا ہو گیا آزاد عورت نے ام ولد سے کہا اے کمینی عورت! کل تجھے اپنی اوقات معلوم ہو جائے گی جب سربازار فروخت ہو رہی ہو گی۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ام ولد ہرگز فروخت نہ کی جائے۔ رواہ الطبرانی

۲۹۷۴۱...... خوات بن جبیر ابوسعید سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں امہات اولاد کی خرید فروخت کرتے تھے۔

رواہ الترمذی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۲۸

۲۹۷۴۲...... ابن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام ولد کے بارے فرمایا: ام ولد کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے، ام ولد آزاد عورت کی عدت شمار کرے گی۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ ضعیف

۲۹۷۴۳...... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں لکھا: امابعد! میری وہ باندیاں جن کے پاس میں چکر لگاتا ہوں ان کی تعداد انیس (۱۹) ہے ان میں سے بعض امہات اولاد ہیں اور ان کے ساتھ ان کی اولاد ہے ان میں سے بعض حاملہ ہیں ان میں سے بعض غیر حاملہ ہیں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس غزوے میں مجھے موت آجائے تو وہ باندیاں جو غیر حاملہ ہیں اور ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہیں ان پر کسی کا کوئی اختیار نہیں جن باندیوں کے ہاں اولاد ہو یا وہ حاملہ ہوں وہ اپنے بچے پر روکی جائے گی ایسی باندی بچے کے حصہ میں ہے اگر اس باندی کا بچہ مر جائے دراں حالیکہ باندی زندہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے یہ فیصلہ میں نے اپنی انیس (۱۹) باندیوں کے متعلق صادر کیا ہے واللہ المتسعان اس فیصلہ پر گواہان ھیاج بن ابی سفیان اور عبیداللہ بن ابی رافع تھے یہ فیصلہ جمادی الاولی ۳۷ھ میں لکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۴...... حکم بن عتیبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا کہ ام ولد آزاد نہیں ہوتی بشرطیکہ جب ام ولد نے اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دیا ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۷۴۵...... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ امہات اولاد کو نہ بیچنے میں میری اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہے پھر اس کے بعد امہات اولاد کو بیچنے کے متعلق میری رائے قائم ہوئی عبیدہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ دونوں کی اکٹھی رائے آپ کی متفرد رائے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میری بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

رواہ عبدالرزاق وابن عبد البر فی العلم و البیھقی فی السنن

۲۹۷۴۶...... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص ادائیگی قرض کے معاملہ میں اپنی ام ولد بیچنا چاہتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: اے باندی! تم جاؤ تمہیں عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اگر چاہے ام ولد کو آزاد کرے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر مقرر کر دے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان

۲۹۷۴۸۔۔۔۔ ''مسند تلب بن ثعلبۃ'' ابن تلب اپنے والد تلب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن نہیں بنایا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۴۹

۲۹۷۴۹۔۔۔۔ اسماعیل بن امیہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ان کے دادا کا طہمان یا ذکوان نامی غلام تھا ان کے دادا نے آدھا غلام آزاد کردیا پھر غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالک سے آزاد بھی ہو اور اس کی غلامی میں بھی ہو چنانچہ وہ غلام تاحیات اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔ رواہ عبدالرزاق والبغوی وابن مندہ

۲۹۷۵۰۔۔۔۔ خالد بن سلمہ مخزومی کہتے ہیں عرفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پورا غلام آزاد کرو چونکہ تمہارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الجامع والبیهقی

۲۹۷۵۱۔۔۔۔ عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں میرے اور اسود بن یزید اور ہماری ماں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا جنگ قادسیہ میں اس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزمائش سے بھی دوچار ہونا پڑا ان لوگوں نے اسے آزاد کرنا چاہا اس وقت میں چھوٹا تھا اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آزاد کردو اور عبدالرحمٰن اپنے حصہ کا مالک رہے گا حتیٰ کہ بالغ ہوجائے اور اسے بھی آزاد کرنے کی رغبت ہو یا اپنا حصہ ہی لے لے۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۵۲۔۔۔۔ ابن شبرمہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے کہا اس کا غلام میں حصہ تھا کہ: اپنے ساتھیوں کے حصوں میں فساد مت لاؤ ورنہ تم خود ضامن ہوگے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۳۔۔۔۔ نخعی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا جبکہ کچھ یتامیٰ اس کے شرکاء تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا انتظار کرو حتیٰ کہ بالغ ہوجائیں اگر چاہیں تو اپنے حصے بھی آزاد کردیں گے ورنہ تم ان کے ضامن ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۴۔۔۔۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کردیا اس کے شریک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ رواہ مسدد والبیهقی

۲۹۷۵۵۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن بنایا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۷۵۶۔۔۔۔ ''مسند ابی امامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ ابوملیح اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا یہ قضیہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ نے اس شخص کے مال سے غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: اس کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحارث وابونعیم فی المعرفۃ

مدبر کا بیان

۲۹۷۵۷۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنادیا جبکہ اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام بیچ دیا اور اسے نحام (نعیم بن عبداللہ بن اسید بن عوف) نے خرید لیا۔ رواہ الضیاء وابن ابی شیبۃ

۲۹۷۵۸ ..... ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنادیا جبکہ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ بنوعدی کے ایک شخص نے وہ غلام خریدلیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۹ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابومذکور نے یعقوب نامی قبطی غلام مدبر بنادیا جب نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے فرمایا: کیا اس شخص کا کوئی اور مال بھی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد نعیم بن نحام نے وہ غلام آٹھ سو دراہم میں خریدلیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مال اپنے اوپر خرچ کرو۔ اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو پھر اگر بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو پھر بھی اگر بچ جائے تو ادھر اُدھر تقسیم کردو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۰ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو غیرہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کو مدبرہ بنادے اگر چاہے اس سے ہمبستری کرسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۱ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدبر غلام بیچ دیا تھا چونکہ اس کے مالک کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

رواہ ابوداؤد وعبد الرزاق عن معمر عن ابن المنکدر مثلہ

۲۹۷۶۲ ..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اس کے تہائی مال میں سے غلام کو آزاد کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۳ ..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنادیا انصاری نے اپنے پیچھے غلام کے علاوہ کوئی مال نہ چھوڑا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ایک ثلث آزاد کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۴ ..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے پاس مرتے وقت غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام کے ایک تہائی حصہ کو آزاد کیا اور دو تہائی میں غلام سے محنت مزدوری کرائی۔

۲۹۷۶۵ ..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدبر کو ایک تہائی مال سے آزاد کیا ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض وعبدالرزاق والبیہقی

۲۹۷۶۶ ..... ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آدمی اس حال میں اپنا غلام آزاد کرسکتا ہے کہ جب اس کی پاس غلام کے علاوہ اور مال نہ ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں غلام کو مدبر بنادے وہ حقداروں کو محروم کردیتا ہے اور یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنا مال صدقہ کردیتا ہے اور خود مفلس ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۷ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کردیا اس شخص کے پاس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ اس شخص پر سخت غصہ ہوئے پھر غلام بلایا اور اسے سات سو درہم میں بیچ دیا پھر رقم اس کے پاس بھیجوادی اور فرمایا اسے اپنے لیے خرچ کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۹۷۶۸ ..... ''مسند علی'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مدبر مالک کے جمیع مال سے آزاد ہوگا۔ رواہ سفیان الثوری فی الفرائض

احکام کتابت

۲۹۷۶۹ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطحاوی والبیہقی

۲۹۷۷۰ ..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مکاتب نے اپنے مالک سے کہا میں بدل کتابت قسطوں میں ادا کروں گا مالک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور معاملہ بیان کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام بلایا اور کہا: اپنی مکاتبت لو! غلام نے کہا: میں بدل صرف

قسطوں میں ادا کروں گا غلام سے کہا مال لے آؤ غلام مال لایا اور اس کے لیے آزادی کا پروانہ لکھ دیا اور فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو میں یہ قسطوں میں دوں گا جب مالک نے یہ صورت دیکھی مال لے لیا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۱۔۔۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام تھا انھوں نے مجھے تجارت کے لیے بھیجا میں تجارت سے واپس آیا اور ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا تھا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ مجھ سے کتابت کرلیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترش روئی سے کہا: جی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کتابت کا ذکر نہ ہوتا میں ایسا نہ کرتا میں تمہارے ساتھ ایک لاکھ دراہم پر کتابت کا معاملہ کرتا ہوں یہ رقم تمہیں دو قسطوں میں ادا کرنی ہوگی بخدا! اس میں سے میں تمہیں ایک درہم بھی نہیں دوں گا میں باہر نکل گیا باہر جا کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لے گئے اور لے جا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے امیر المومنین آپ نے فلاں شخص کے ساتھ مکاتبت کی ہے اور آپ نے ترش روئی کا مظاہرہ کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اگر کتاب میں بلاشبہ ایک آیت نہ ہوتی میں ایسا نہ کرتا میں نے ایک لاکھ دراہم پر اس سے مکاتبت کی ہے اور بدل کتابت دو قسطوں میں اسے ادا کرنا ہوگا بخدا! اس میں سے میں اسے ایک درہم بھی واپس نہیں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ٹکا سا جواب سن کر غصہ ہو گئے اور کہا: غلام آپ کے سامنے کھڑا ہے میں آپ سے ایک حاجت کا خواہستگار ہوں اور آپ نے اپنے دوٹوک فیصلے پر قسم اٹھالی ہے چنانچہ مکاتبت پر ہمارا معاملہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک لاکھ دراہم مجھے دیئے پھر فرمایا: جاؤ اور اس رقم کے بارے اللہ تعالیٰ سے خیر و فضل طلب کرو میں باہر نکلا اور اللہ سے فضل و برکت کی دعا کی پھر اس رقم سے تجارت شروع کی اللہ تعالیٰ نے مجھے بیش بہا نفع عطا کیا، حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بدل کتابت بھی ادا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مال بھی واپس کیا پھر بھی میرے پاس اسی ہزار دراہم باقی بچ گئے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب نصف بدل کتابت ادا کردے اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض والبیہقی

۲۹۷۷۳۔۔۔ عبدالعزیز بن رفیع ابوبکر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتابت پر اپنا غلام آزاد کردیا اور بدل کتابت کی قسطیں مقرر کردیں۔ غلام بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حاضر ہوا مالک نے یک مشت رقم لینے سے انکار کردیا پھر مکاتب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مالک کو اپنے پاس بلوایا مالک جب حاضر ہوا اسے رقم پیش کی مگر اس نے لینے سے انکار کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ رقم بیت المال میں رکھتا ہوں مالک سے کہا تم بیت المال سے قسطوں میں لیتے رہو مکاتب سے فرمایا: تم جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۴۔۔۔ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مکاتب کی کتابت کے منقطع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے جس پر سونا ہو یا چاندی پھر وہ تین یا چار پر قطع ہو جائے اور فرمایا کرتے تھے یہ صورت سامان میں رکھ لو جیسے بھی تم چاہو۔ رواہ عبد الرزاق ابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۹۷۷۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کردے تو اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

بدل کتابت پوری طرح ادا کرنے کے بعد آزاد ہونا

۲۹۷۷۶۔۔۔ عامر شعبی کی روایت ہے جو مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کردے پھر مرجائے اس کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اس مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب مکاتب ایک تہائی یا چوتھائی بدل کتابت ادا کردے تو وہ تاوان دہندہ کے حکم میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی حساب سے وہ آزاد تصور ہوگا اور اسی حساب سے اس کی اولاد بھی وارث ہوگی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکاتب کے معاملہ میں جمع کیا زید رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کاتبوں کے لیے قیاس کریں گے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر مکاتب پر حد آئے اور وہ امہات المؤمنین کے پاس داخل ہوتا ہو کہا: ہم اس کی مانند قیاس کریں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو ترجیح دی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۷۷۷..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب مر جائے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالکان کا ہے اس کی اولاد کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۹۷۷۸..... حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا امابعد! مسلمانوں میں سے جو لوگ اپنے غلاموں کو مکاتب بنائیں لوگوں کے سوال پر اسے قبول کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شبیۃ و البیہقی

۲۹۷۷۹..... عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک غلام مکاتب بنایا اسے ابوامیۃ کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا وہ وقت ہونے پر قسط لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اور اپنی کتابت میں اس سے مدد لو غلام نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر میں اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ یہ آخری قسط ہو جائے فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں اسے شاید نہ پاسکوں پھر یہ آیت تلاوت کی ''آتوھم من مال اللہ الذی آتکم'' انھیں اللہ تعالیٰ کا مال دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے عکرمہ کہتے ہیں اسلام میں ادا ہونے والی یہ پہلی قسط ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن سعد وابن ابی حاتم والبیہقی

۲۹۷۸۰..... انس بن سیرین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درا ہم پر مکاتب بنا دیا چنانچہ فتح تستر میں، میں بھی شامل تھا میں نے سطحی قسم کا ساز وسامان خرید لیا مجھے اس میں کافی نفع ہوا میں بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے یکمشت بدل کتابت لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں قسطوں میں لوں گا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ تمہی ہو مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا میرے پاس کپڑے تھے میرے لیے برکت کی دعا کی میں نے عرض کیا جی ہاں میں وہی ہوں فرمایا: کیا انس میراث چاہتا ہے پھر انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رقم قبول کرو چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے بدل کتابت کی رقم قبول کر لی۔ رواہ ابن سعد والبیہقی

۲۹۷۸۱..... ابوسعید مقبری کی روایت ہے کہ مجھے میری مالکن نے کتابت پر آزاد کیا اور بدل کتابت چالیس ہزار درا ہم ٹھہرے میں نے اکثر مال ادا کر دیا پھر باقی مال اکھٹا لے کر مالکن کے پاس آیا اس نے یک مشت مال لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں مہینہ مہینہ یا سال سال کی قسط لوں گی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو پھر میری مالکہ کو پیغام بھیجا کہ یہ تیرا مال بیت المال میں ہے ابوسعید آزاد ہو چکا ہے جب چاہوں یہاں سے لیتی رہو مہینہ مہینہ یا سال سال میں جیسے بھی چاہو چنانچہ مالکہ نے آدمی بھیج کر سارا مال لے لیا۔ رواہ ابن سعد والبیہقی وحسنہ

۲۹۷۸۲..... قتادہ کی روایت ہے کہ ابومحمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کتابت کر لینے کا مطالبہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو درہ اٹھایا اور یہ آیت پڑھی ''فکاتبوھم'' ''غلاموں کو مکاتب بناؤ'' جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کر لی۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد وعبد بن حمید وابن جریر ورواہ البیہقی موصولاً عن قتادۃ عن انس

۲۹۷۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی کے بقدر آزاد ہو جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور والبیہقی

۲۹۷۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لگاتار دو قسطیں گزر جائیں اور غلام ادا نہ کرے اس کی غلامی لوٹ آتی ہے اور کتابت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی والحاکم

۲۹۷۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے دو۔

رواہ عبدالرزاق والشافعی وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والحاکم والبیہقی سعید بن المنصور

۲۹۷۸۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باری تعالیٰ ''و آتوھم من مال اللہ الذی آتکم ''غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے دو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مکاتب کو بدل کتابت کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وعبد بن حمید والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن مودویہ البیھقی صححہ وسعید بن المنصور

۲۹۷۸۷...... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکاتب سے بدل کتابت میں کمی کردی جائے اور بقیہ کا جلدی مطالبہ کرلیا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ البتہ ساز وسامان کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۸۸...... ''مسند علی'' ابو تیاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں مکاتبت کرنا چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو چنانچہ لوگوں نے اپنی اپنی وسعت کے مطابق رقم جمع کی کچھ رقم بچ گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچی ہوئی رقم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ رقم مکاتبوں پر خرچ کرو۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۸۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب ماتقی کے بقدر آزاد کی دیت ادا کرے گا اور غلامی کے بقدر غلام کی دیت ادا کرے گا۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبیھقی

۲۹۷۹۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب بقدر ادائیگی وارث ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۹۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتبت غلام کے بمنزلہ ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جب نصف رقم ادا کردے وہ قرضدار ہوتا ہے۔ رواہ سفیان

۲۹۷۹۳...... ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب مرجائے اور اس کی آزاد اولاد ہو اور ترکہ میں بدل کتابت سے زیادہ رقم چھوڑے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے بدل کتابت ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ اس کے بیٹوں کا ہوگا میں نے کہا آپ کو یہ حدیث کس سے پہنچی ہے؟ جواب دیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام کی طرف سے بدل کتابت ادا کرتے تھے اور باقی رقم اس کے بیٹوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۹۷۹۴...... شعبی کی روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے وہ وارث بنے گا اور نہ ہی موروث ہوگا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب مکاتب مرجائے اور ترکہ میں مال چھوڑے ترکے کو ادائیگی اور بقیہ بدل پر تقسیم کیا جائے گا جو ادائیگی کے بقدر ہوگا وہ اس کے ورثہ کا ہوگا اور جو بقیہ بدل کتابت کے بقدر ہوگا وہ اس کے مالکان کا ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو بدل کتابت سے باقی ہو پہلے وہ ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ ورثہ کا ہوگا۔

رواہ البیھقی

احکام متفرقہ

۲۹۷۹۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی آزاد کی جاسکتی ہے دراں حالیکہ اس کا شوہر غلام ہو باندی کو آزادی ملنے کے بعد جب خیار عتق کا علم ہو اس سے اس کا شوہر جماع کرلے پھر اس کے لیے خیار عتق باقی نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۹۷۹۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی کو آزادی مل جائے جب تک اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے اس کے لیے خیار عتق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو جوتے پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا

آزاد کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۸..... سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اولاد زنا کے بارے میں بہتری کی وصیت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انھیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص پر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کرنا لازم ہو وہ حمیر سے ہرگز کسی کو آزاد نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد ہو جاتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق وابو داؤد والبیھقی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۴۔

۲۹۸۰۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریبی رشتہ دار کو غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جا سکتا۔ رواہ البیھقی

۲۹۸۰۲..... ابراہیم کی روایت ہے کہ آل اسود کا ایک غلام قادسیہ کے معرکہ میں شریک ہوا اور وہ کچھ زخمی ہو گیا اسود نے اسے آزاد کرنا چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انھوں نے فرمایا: اسے چھوٹ دو حتیٰ کہ عبدالرحمن ضمان کے خوف سے آزاد جوان ہو جائے۔

رواہ البغوی فی الجعدیات وابن عساکر

۲۹۸۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام آزاد کر دیا جائے اور غلام کے پاس مال ہو تو مال غلام کا ہوگا الا یہ کہ آزاد کرنے والے کے لئے مال کی شرط لگا دی جائے۔ رواہ ابن جریر والبیھقی فی السنن

۲۹۸۰۴..... محمد بن زید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک باندی کے متعلق فیصلہ کیا باندی کے مالک نے جہاد میں شرکت کی اور ایک شخص کو اس نے باندی آزاد کرنے کا حکم دیا پھر اس کی رائے بدل گئی اور باندی آزاد کر دی اور اس پر گواہ بھی بنا لئے پھر باندی بیچ دی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا باندی آزاد ہے اور اس کی قیمت واپس کر دی جائے اور خریدار نے باندی سے جماع کیا ہے اس سے مہر لیا جائے۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۹۸۰۵..... خالد بن سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پورا آزاد ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ سفیان فی جامعہ وابن ابی شیبۃ والبیھقی فی السنن

۲۹۸۰۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے قیدیوں میں سے ہر نمازی کو آزاد کر دیا اور ان پر شرط لگا دی کہ تم میرے بعد تین سال تک خلیفہ کی خدمت کرو گے نیز یہ بھی شرط لگا دی کہ خلیفہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا میں نے تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ابوفروہ کی تین سالہ خدمت کا خیار خرید لیا عثمان رضی اللہ عنہ نے خیار کو چھوڑا اور ابوفروہ پر قبضہ کر لیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص باندی آزاد کر دے اور اس کے حمل کا استثناء کر دے۔

۲۹۸۰۸..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حالت مرض میں اپنا غلام آزاد کر دے تو یہ ایک طرح کی وصیت ہوتی ہے اگر چاہے تو اس میں رجوع بھی کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی فی السنن

۲۹۸۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب غلام آدھا آزاد کر دیا جائے تو وہ بقیہ حصہ میں محنت مزدوری کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۰..... قتادہ کی روایت ہے کہ جو شخص مرتے وقت اپنا غلام آزاد کر دے اور وہ شخص قرضہ چھوڑے اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو تو ایسے شخص کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اپنی قیمت محنت مزدوری سے ادا کرے۔ یہی روایت حجاج علی بن بدر عن ابی یحییٰ زیاد الاعرج نبی

کریم ﷺ کے طریق سے بھی مروی ہے)۔

کتاب العاریۃ ..... از قسم اقوال

۲۹۸۱۱..... آدمی جو چیز مستعار لے اس کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ وضعیف ابوداؤد ۷۶۱

۲۹۸۱۲..... مستعار چیز واپس کرنا ضروری ہے اور منحہ بھی واپس کیا جائے گا۔ رواہ ابن ماجہ، عن انس

فائدہ:..... منحہ دودھ دینے والے جانور کو کہا جاتا ہے خواہ وہ بکری ہو گائے ہو بھینس ہو یا اونٹنی ہو دوسرے کو دودھ پینے کے لیے جانور دینا بڑا فضیلت والا عمل ہے لہٰذا جو جانور بھی دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کی منفعت پر معاملہ طے ہوتا ہے اصل چیز مالک کی ہوتی ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۷۔

۲۹۸۱۳..... مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے منحہ کا واپس کرنا ضروری ہے قرض ادا کر دیا جائے اور ضامن ضمانت پوری کرنے پر مجبور ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والضیاء عن ابی امامۃ

۲۹۸۱۴..... مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم وابن ماجہ عن ابن عباس

اکمال

۲۹۸۱۵..... اسلام تمہارے لیے کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے نہیں بچاتا لہٰذا مستعار کا واپس کرنا واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عطاء بن ابی رباح مرسلاً

۲۹۸۱۶..... مستعار کا واپس کرنا واجب ہے منحہ کا واپس کرنا ضروری ہے جو شخص دودھ دینے والی اونٹنی کے تھنوں کو دھاگے سے باندھے ہوئے دیکھے وہ اس کا دھاگا نہ کھولے حتیٰ کہ اونٹنی واپس کر دے۔ رواہ ابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۹۸۱۷..... دودھ پینے کے لیے عطیہ پر دیا گیا جانور واپس کرنا واجب ہے مستعار کا واپس کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی وابن النجار عن ابی امامۃ

کتاب العاریۃ ..... از قسم افعال

۲۹۸۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز ودیعت کی طرح ہوتی ہے مستعار کے ضائع ہونے پر ضمان نہیں ہاں البتہ زیادتی سے ضائع ہو جائے تب اس پر ضمان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز لینے والے پر ضمان ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز پر ضمان نہیں چونکہ مستعار دینا ایک بھلائی ہے البتہ اگر لینے والا زیادتی کرے پھر اس پر ضمان آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۱..... قاسم بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امانت رکھنے والے پر ضمان نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۲..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے متعلق کہا: ہر وہ چیز جو مستعار لی گئی ہو اس کا واپس کرنا ضروری ہے اور ضامن پر ضمان عائد ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۳..... امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صفوان سے کچھ زرعیں مستعار لیں صفوان نے کہا: اے محمد! یہ زرعیں قابل ضمان ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ان کا ضمان ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض زرعیں ضائع ہوگئیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو ان کا ضمان لے لو صفوان نے کہا: میں ضمان نہیں لیتا چونکہ اس کی وجہ سے مجھے اسلام کی طرف رغبت ہو رہی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۸۲۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز کا ضمان دیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۵..... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں مستعار چیز کا ضمان دوں فرمایا: جی ہاں اگر مستعار کے مالکان ضمان کے خواہاں ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب العظمہ ......از قسم اقوال

۲۹۸۲۶..... اللہ تعالیٰ کسی کے آگے زیر نہیں ہوتا اور نہ ہی دھوکا کھاتا ہے جو کچھ وہ نہیں جانتا اس کے متعلق اسے آگاہ نہیں کیا جاتا۔

رواہ الطبرانی عن معاویہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۷

۲۹۸۲۷..... تیرا ناس ہو! اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق میں سے کسی کے خلاف مدد نہیں طلب کی جاتی چونکہ اللہ تعالیٰ اس سے عظیم تر ہے تیرا ناس ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کو جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر براجمان ہے اس کا عرش آسمانوں پر ہے جبکہ اس کی زمین قبے کی مانند ہے عرش چرچراتا ہے جس طرح سوار سے کجاوہ چرچرانے لگتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۷۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے

۲۹۸۲۸..... کلام پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہے تو کن کہتا ہے وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

رواہ ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۵۔

۲۹۸۲۹..... میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان میں چرچراہٹ ہے اور چرچرانا آسمان کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی جگہ نہیں جہاں فرشتے نے سر سجدے میں نہ رکھا ہو بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے ہنستے کم روتے زیادہ اور بچھونوں پر لیٹ کر اپنی بیویوں سے لذت نہ اٹھا سکتے تم پہاڑوں پر نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و بکا شروع کر دیتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۷ وضعیف الترمذی ۴۰۱

۲۹۸۳۰..... آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرانا اس کا حق بھی ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے آسمان میں بالشت برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح میں مشغول نہ ہو۔ رواہ ابن مردویہ عن انس

۲۹۸۳۱..... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو، میں آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور آسمان کے چرچرانے کو ملامت نہیں چونکہ آسمان پر

بالشت برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سربسجود ہے یا حالت قیام میں ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن حکیم بن حزام

۲۹۸۳۲..... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین کو ایک لقمہ بنا لے یقیناً وہ ایسا کرے گا ''سبحانک حیث کنت'' اس کی تسبیح ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۳۳..... اللہ تعالیٰ بزرگی والا ہے جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

حصہ اکمال

۲۹۸۳۴..... بیٹھو تا کہ میں تمہیں رب تعالیٰ کی عظمت سے آگاہ کروں اللہ تعالیٰ ابوجحش کی نماز سے بے نیاز ہے آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو رب تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنے سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا دوسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سربسجود ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا تیسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مسلسل رکوع میں جھکے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت ہوگی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرشتے کیا کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں: ''سبحان ذی الملک والملکوت'' دوسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: سبحان ذی العزة والجبروت تیسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: ''سبحان الحی الذی لایموت''۔

رواہ ابو الشمیع فی العظمة والحاکم والبیهقی عن ابن عمر وقال الذهبی منکر غریب

۲۹۸۳۵..... اے عمر! واپس آؤ تمہارا غصہ عزت ہے تمہاری خوشی حکم ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں میں محو عبادت ہیں اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز سے بے نیاز ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی! عمر نے آپ سے اہل آسمان کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے؟ فرمایا: جی ھاں جبرئیل امین نے کہا ہے کہ عمر کو سلام کہیں اور انھیں خبر دیں کہ آسمان دنیا کے فرشتے تا قیامت سجدے میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: ''سبحان ذی الملک والملکوت'' تیسرے آسمان کے فرشتے تا قیامت حالت قیام میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں ''سبحان الحی الذی لایموت''

رواہ ابن جریو وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن جبیر مرسلاً

فرشتوں کی تسبیحات

۲۹۸۳۶..... اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فرشتے ہیں جن کے پہلو خوف خدا سے کپکپاتے ہیں ان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے آنسو نہ بہے چنانچہ جو آنسو بھی بہتا ہے اس سے ایک اور فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے سربسجود ہیں انھوں نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا اور تا قیامت سر اوپر اٹھائیں گے بھی نہیں بے شمار فرشتے حالت رکوع میں ہیں انھوں نے اس سے پہلے سر اٹھایا اور نہ تا قیامت سر اٹھائیں گے بہت سارے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں تا قیامت صف بستہ رہیں گے جب قیامت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں پر اپنی تجلی ڈالے گا فرط محبت میں فرشتے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

رواہ البیهقی فی السنن وابو الشیخ فی العظمة والبیهقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر عن رجل من الصحابة

۲۹۸۳۷ ..... آسمان دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو سر تسلیم خم ہیں اور تا قیامت اسی حالت میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی الملک والملکوت قیامت کے دن کہیں گے اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ دوسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے تا قیامت حالت رکوع میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی العزة والجبروت قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا تیسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے تا قیامت سربسجود ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان الحی الذی لایموت یہ فرشتے پھر بھی قیامت کے دن کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۳۸ ..... جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرانا اس کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے۔ بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم جانتے ہنستے کم روتے زیادہ نرم بچھونوں پر عورتوں سے لذتیں نہ اٹھاتے اور تم پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وبکاہ کرنے لگتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب وابن منیع وابو الشیخ فی العظمة والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی زر

۲۹۸۲۹ نمبر کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۹۸۳۹ ..... آسمانوں میں پاؤں کے برابر جگہ نہیں ہتھیلی کے برابر جگہ نہیں اور بالشت جتنی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا رکوع میں ہے یا سجدے میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا سبھی فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا البتہ اتنی بات ہے کہ ہم سے شرک کا فعل سرزد نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۸۴۰ ..... آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ یا سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ الشیخ فی العظمة عن عائشة

۲۹۸۴۱ ..... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو؟ میں تو آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اس کے چرچرانے پر ملامت نہیں آسمان میں قدم کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر وابوالشیخ فی العظمة عن حکیم بن حزام

۲۹۸۴۲ ..... جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم سنتے ہو؟ آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرانا اس کا حق بھی ہے آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا سجدے میں ہے یا رکوع میں ہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمٰن بن العلاء بن سعد عن ابیہ

۲۹۸۴۳ ..... تمہاری زمین کے ماوراء اللہ تعالیٰ کی ایک اور زمین ہے اس کی روشنی سفید ہے اس کی مسافت تمہارے اس سورج سے چالیس دن کے برابر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے آباد ہیں جو پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی معصیت نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے آدم کو پیدا کیا ہے اور ابلیس کو پیدا کیا ہے اس قوم کو روحانی کہا جاتا ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا ہے۔

روا ابو الشیخ عن ابی ھریرة

۲۹۸۴۴ ..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبرئیل! میں نے ایک لاکھ امتوں کو پیدا کیا ہے کوئی امت نہیں جانتی کہ میں نے ان کے سوا کسی اور کو بھی پیدا کیا ہے میں نے ان پر لوح محفوظ کو بھی مطلع نہیں کیا اور نہ ہی قلم کو مطلع کیا ہے میرا معاملہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہوں کن کہتا ہوں تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے اور کاف ونون پر سبقت نہیں لے جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۴۵ ..... میں نے آسمانوں میں تسبیحات ہوتی سنی ہیں چنانچہ رب تعالیٰ کی ہیبت سے آسمان مصروف تسبیح ہیں اور عالیشان رب تعالیٰ سے ڈر رہے ہیں ان کی تسبیح یہ ہے کہ **سبحان العلی الاعلی سبحانہ تعالیٰ**

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی حاتم والطبرانی وابو نعیم فی الحلیة و البیھقی فی الا سماء عن عبد الرحمن بن قرط

۲۹۸۴۶..... اللہ تعالیٰ کے آگے نور وظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں کسی ذی روح نے ان پردوں کا حال نہیں سنا جو سن لے اس کی جان نکل جائے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عمر وسہل بن سعد معاً

نور کے ستّر ہزار پردے

۲۹۸۴۷..... اللہ تعالیٰ کے آگے نور وظلمت کے ستّر ہزار پردے حائل ہیں جو جان بھی ان پردوں کی خوبصورتی کے متعلق سن لے اس کی جان نکل جائے۔
رواہ ابویعلی والعقیلی والطبرانی ابن عمرو سہل بن سعد معا وضعف واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب

۲۹۸۴۸..... رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے آسمانوں میں چرچراہٹ ہے جس طرح نیا پالان چرچراتا ہے جب کوئی شخص پالان کے ایک حصہ میں سوار ہو۔ **رواہ البزاز عن عمر**

۲۹۸۴۹..... پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی معبود برحق ہے وہ عالم ہے قدیم ہے اس پر حدوث کبھی طاری نہیں ہوا اور نہ ہوگا قائم بالذات ہے چوکتا نہیں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو وجود بخشنے والا ہے حادث نہیں ہر چیز خواہ دکھائی دے نہ دکھائی دے اس کا خالق ہے ہر علم کا جاننے والا ہے وہ تعلم کے بغیر عالم ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی العظمة عن اسامة بن زید

۲۹۸۵۰..... اللہ تعالیٰ اس وقت موجود تھا جب اس کے ساتھ اور کوئی چیز موجود نہیں تھی اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ہونے والی چیز کو لکھا پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن عمران بن حصین الحاکم عن بریدة

۲۹۸۵۱..... اللہ تعالیٰ بادلوں میں تھا (یعنی اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا) اس کے اوپر اور نیچے ہوا تھی (یعنی فضا تھی) پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا عرش پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی وابوالشیخ فی العظمة عن ابی رزین

ابو رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے قبل کہاں تھا؟ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۵۲..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا اللہ تعالیٰ سوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا فرشتے نے موسیٰ علیہ السلام کو تین دن تک سلا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کو شیشیاں دیں ہر ہاتھ میں ایک ایک شیشی تھمائی پھر حکم دیا کہ ان کی حفاظت کرو موسیٰ علیہ السلام نے پھر سونا شروع کر دیا قریب تھا کہ بوتلیں ہاتھ سے گر جائیں مگر آپ علیہ السلام پھر جاگ گئے اور شیشیاں تھام لیں بالآخر موسیٰ علیہ السلام سو ہی گئے ہاتھ ڈھیلے پڑے اور شیشیاں گر کر ٹوٹ گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتا تو آسمان اور زمین اپنی جگہ پر کیونکر قائم رہ سکتے۔ رواہ ابویعلی عن ابی ہریرة وضعفه ورواہ عبدالرزاق فی تفسیرہ عن عکرمة موقوفاً علیه

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۲۳۔

۲۹۸۵۳..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ہر دن تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اول تا آخر اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے اور ایسا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھدیہ عن انس

۲۹۸۵۴..... اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب ہے جسے لوح محفوظ کہا جاتا ہے اس کا ایک رخ یاقوت کا ہے اور دوسرا رخ سبز زمرد کا ہے اس کتاب کا قلم نور کا ہے مخلوق کے احوال اس میں درج ہیں رزق کا معاملہ اس میں درج ہے زندگی اور موت کے احوال اس میں درج ہیں اللہ تعالیٰ اس میں دن رات جو چاہتا ہے کرتا۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابو الشیخ فی العظمة عن انس اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۸۵۵..... اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے لوح محفوظ کو پیدا کیا ہے اس کے ڈبے کا ایک رخ سبز زبرجد کا ہے اس کی کتابت نور سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہر دن اس کی طرف تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی رزق دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۰۱

۲۹۸۵۶.....جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے کام کا ارادہ کرتا ہے جس میں قدرے نرمی ہو تو اس کے متعلق فرشتوں کو فارسی میں حکم دیتا ہے اور اگر اس کام میں سختی ہو تو فرشتوں کو فصیح عربی زبان میں حکم دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی امامة وفیه جعفربن الزبیر متروک

۲۹۸۵۷.....جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ڈرانا چاہتا ہے تو زمین میں کوئی ایسی چیز پیدا کر دیتا ہے جس سے زمین کپ کپا اٹھتی ہے اور جب اپنی مخلوق کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ظلم کو مسلط کر دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس ورواہ الطبرانی فی السنة عنه موقوفاً نحوہ

۲۹۸۵۸.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین چیزوں کو میں نے اپنے بندوں کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے اگر میرے بندے ان چیزوں کو دیکھ لیں کبھی برائی نہ کریں اگر میں اپنے پردوں کو ہٹادوں۔حتیٰ کہ میرے بندے مجھے دیکھ لیں اور انھیں یقین ہو جائے اور یہ جان لیں کہ جب میں مخلوق کو موت دیتا ہوں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے آسمانوں کو مٹھی میں لیا پھر زمین کو مٹھی میں لیا پھر میں نے کہا: میں ہی بادشاہ ہوں کون ہے جو میرے سوا بادشاہ ہو پھر میں اپنے بندوں کو جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جنت میں جو جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ انھیں دیکھ کر یقین کر لیں پھر میں انھیں دوزخ دکھاؤں اور جو کچھ عذاب کی مختلف صورتیں اس میں تیار کر رکھی ہیں حتیٰ کہ اسے دیکھ کر یقین کر لیں لیکن میں نے ان سب کو (اپنے آپ کو جنت کو اور دوزخ کو) جان بوجھ کر اپنے بندوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے بندے کیسا عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ ساری چیزیں میں نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابوالشیخ فی العظمة عن ابی مالک الاشعری

۲۹۸۵۹.....اللہ تعالیٰ آسمان سے ہوا کا جو بگولا بھی نازل کرتا ہے وہ مقدار کے مطابق ہوتا ہے اور آسمان سے جو قطرہ بھی پانی کا نازل کرتا ہے وہ بھی مقدار کے مطابق ہوتا ہے البتہ طوفان نوح کے موقع پر پانی اور قوم عاد کے عذاب کے موقع پر ہوا بغیر مقدار کے چلی چنانچہ طوفان نوح کے دن پانی اللہ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل گیا اور قوم عاد کے عذاب کے دن ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل پڑی۔چنانچہ ہوا پر فرشتوں کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۸۶۰.....اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا بنانا چاہے تو بنا دیتا ہے اور جب کسی بڑے کو چھوٹا بنانا چاہے تو یہ بھی بنا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها

۲۹۸۶۱.....سبحان اللہ! جب دن آتا ہے رات کہاں چلی جاتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن التنوخی رسول هرقل

کہ ہرقل نے رسول کریم ﷺ کو خط لکھا کہ تم مجھے جنت کی طرف بلاتے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے مجھے بتاؤ دوزخ کہاں ہے۔اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲۷

۲۹۸۶۲.....مجھ سے فریاد نہ کی جائے فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

کتاب العظمة.......از قسم افعال

تعظیم کا بیان.......از قسم افعال

۲۹۸۶۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ مجھے جنت میں داخل کر دے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کی تعظیم بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرے رکھا ہے عرش چرچرارہا ہے جس طرح پالان سواری کے وقت چرچراتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ وابن ابی عاصم وابن خزیمة والدارقطنی فی الصفات والطبرانی فی السنة وابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۸۶۴..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ''ان الذین ینادونک من وراء الحجرات '' (بے شک جولوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ! میری تعریف زینت ہے اور میری خدمت عین ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

رواہ ابن الشرقی وقال تفردبه الحسین بن واقد وابن عساکر

۲۹۸۶۵..... عبدالرحمٰن بن عطاء بن بنی ساعدہ اپنے والد علاء بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں علاء ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن بیعت کی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ کچھ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیا سن رہے ہیں؟ فرمایا: آسمان چرچرارہا ہے اور چرچرانا اس کا حق ہے آسمان پر پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ نہ ہو الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہوتا ہے یا رکوع میں ہوتا ہے یا سجدہ میں ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ''وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون '' ہم صف بستہ ہیں اور ہم تسبیحات میں مصرف ہیں۔

رواہ ابن منده وابن عساکر

۲۹۸۶۶..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے یکا یک آپ نے فرمایا: جو کچھ میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے آپ نے فرمایا میں آسمان کے چرچرانے کی آواز سن رہا ہوں اور آسمان کو چرچرانے پر ملامت بھی نہیں چونکہ آسمان میں بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی یا قدم نہ رکھے ہوئے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

کتاب الاول......از حروف غین

کتاب الغزوات......از قسم اقوال

غزوہ بدر

۲۹۸۶۷.....میری بات کو تم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سننے والے ہاں البتہ اتنی بات ہے کہ یہ میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن انس

کعب بن اشرف کا قتل

۲۹۸۶۸.....کون کعب بن اشرف کی خبر لے گا چونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ رواہ البخاری عن جابر

اکمال

۲۹۸۶۹.....میں تم سے زیادہ اجر وثواب کا محتاج ہوں اور تم مجھ سے زیادہ چلنے کی قوت نہیں رکھتے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۸۷۰.....سطح زمین پر تمہارے سوا کوئی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کو پہچانتی ہو کہاں ہیں دنیا سے بے رغبتی کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سرخ خیمے سے باہر تشریف لائے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے دین کی مدد کی۔
رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۲۱

۲۹۸۷۲.....تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا اے اللہ کے دشمن یہ (ابوجہل) اس امت کا فرعون ہے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۲۹۸۷۳ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اس جماعت کو برا بدلہ دے تم نے مجھے خائن سمجھا حالانکہ میں امانتدار ہوں تم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ میں سچا ہوں پھر ابوجہل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس نے فرعون سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چونکہ فرعون کو جب ہلاکت کا یقین ہوا اس نے اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کا اقرار کرلیا تھا جبکہ اس (ملعون) کو جب موت کا یقین ہوا اس وقت بھی اس نے لات اور عزیٰ کو پکارا۔
رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر

کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے مقتولین پر کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۴ اے ابوجہل! اے عتبہ! اے شیبہ! اے امیہ! کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بے روح جسموں سے کلام کیوں کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری بات کو ان (مردوں) سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں) البتہ اتنی بات ہے کہ وہ

جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن انس

۲۹۸۷۵..... اے اہل قلیب کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا یہ سن سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح سنتے ہیں جس طرح تم سنتے ہو۔ لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سید ان عن ابیہ

۲۹۸۷۶..... اے اہل قلیب کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب نہیں دے پاتے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سیدان عن ابیہ

۲۹۸۷۷..... اے اہل قلیب کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مردوں سے کلام کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے وعدہ سچا کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشة

۲۹۸۷۸..... اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کے دلوں کو نرم کرتا ہے حتیٰ کہ انھیں دودھ سے بھی زیادہ نرم کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بعض مردوں کے دلوں کو سخت کرتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوجاتے ہیں اے ابوبکر تمہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا (اے میرے رب) جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے اے ابوبکر تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے انھوں نے کہا تھا اگر تو (انھیں نافرمانوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکی مغفرت کردے تو غالب ہے حکمت والا ہے اے عمر! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اے عمر تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا اے ہمارے رب ان اموال کو تباہ کردے اور ان کے دلوں پر سختی کر اور وہ ایمان سے بہرہ مند نہ ہوں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ تم مفلس لوگ ہو ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا الا یہ کہ فدیہ دے یا گردن مارے سوائے سہل بن بیضاء کے۔ راہ احمد بن حنبل والبیھقی فی السنن عن ابن مسعود

۲۹۸۷۹..... ان کی مثال ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام نے کہا تھا اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اے ہمارے رب ان (کافروں) کے اموال تباہ کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بخشنے والا ہے اور مہربان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اگر تو انھیں عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کردے تو تو غالب ہے اور حکمت والا ہے تم عیالدار لوگ ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چھوٹ نہیں پائے گا مگر فدیہ دے کر یا گردن مار کر۔ رواہ العقیلی والحاکم عن ابن مسعود

غزوہ احد کا بیان

۲۹۸۸۰..... اس پر مت روفرشتے اسے لگاتار اپنے پروں تلے کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ اسے تم نے اٹھالیا۔ رواہ النسائی عن جابر

۲۹۸۸۱..... کیا تم نے اس کا دل چیر کر نہ دیکھا حتیٰ کہ تمہیں علم ہوجاتا کہ اس نے کلمہ توحید کا اقرار اس وجہ سے کیا ہے یا کسی اور وجہ سے۔ قیامت کے دن تمہارے سامنے کون کلمہ توحید پڑھے گا؟

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی وابوداؤد والنسائی والبخاری ومسلم عن اسامة رضی اللہ عنہ

۲۹۸۸۲..... اے اسامہ! قیامت کے دن جب آ ؤ گے کلمہ توحید کا کیا کرو گے۔

رواہ مسلم عن جندب الطیالسی والبزار عن اسامة بن زید

غزوہ احد.....از اکمال

۲۹۸۸۳..... یا اللہ میری قوم کی مغفرت فرما چونکہ وہ نہیں جانتے۔

رواہ ابن حبان والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۴..... اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے جس قوم نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۹۸۸۵..... اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی هریرة

۲۹۸۸۶..... اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر فزوں تر ہو جاتا جسے اللہ کا رسول ﷺ قتل کر دے اور جو اللہ کے رسول کا چہرہ زخمی کر دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۸۷..... اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جسے اللہ کا رسول قتل کر دے اور اس شخص پر بھی اللہ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جس کا نام "ملک الاملاک" رکھا گیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی هریرة

۲۹۸۸۸..... اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ فزوں تر ہو جاتا ہے جو قوم اللہ تعالیٰ کے رسول کا چہرہ زخمی کر دے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۹..... میں ان لوگوں (جو احد میں شہید ہوئے) پر گواہی دیتا ہوں جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم آیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا وہ خون تازہ خون ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی ذرا دھان رکھنا ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے اتارا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبدالله بن ثعلبة بن صعیر

روایت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ نے احد کے مقتولین (شہداء احد) کو دیکھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۸۹۰..... میں ان (شہداء احد) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم بھی آئے اللہ تعالیٰ زخمی کو قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ زخم سے خون پھوٹ رہا ہوگا جو بالکل تازہ ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی ذرا دیکھو جس کو زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو (رواہ ابن منده وابن عساکر عن عبد الله بن ثعلبه بن صعیر العذری) کہ رسول کریم ﷺ شہداء احد کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۹۱..... میں ان لوگوں پر گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا قیامت کے دن وہ آئے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی لہٰذا جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ الطبرانی والبیهقی عن کعب بن مالک

۲۹۸۹۲..... میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء ہوں گے ان کے پاس آؤ اور ان کی زیارت کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی ان پر تا قیامت درود وسلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

رواہ الحاکم عن عبید بن عمیر عن ابی هریرة

۲۹۸۹۳..... تیسرا ناس ہو گیا پورے کا پورا زمانہ کل نہیں ہے جعال بن سراقہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف جا رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کل قتل کیے جائیں گے اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۸

۲۹۸۹۴..... میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہو لہٰذا ان کی زیارت کرو اور انھیں سلام پیش کرو۔

غزوہ خندق......از اکمال

۲۹۸۹۵.....اب ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہمارے اوپر چڑھائی نہیں کرسکیں گے آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ احزاب کے موقع پر ارشاد فرمائی۔
رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن سلیمان بن صرد

۲۹۸۹۶.....اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے دلوں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن علی ومسلم وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۹۸۹۷.....یا اللہ جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا ان کی گھروں کو آگ سے بھر دے ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۹۸.....یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) سے مشغول کیا ہے ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۹۸۹۹.....کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
رواہ النسائی والطحاوہ وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن حذیفۃ

کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ حدیث ارشاد فرمائی۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۰۰.....کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ عبدالرزاق عن علی

۲۹۹۰۱.....قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی ان پر درود وسلام بھیجے گا وہ تا قیامت اسے جواب دیتے رہیں گے۔
رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن عبید بن عمیر

کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس ہوتے وقت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۰۲.....میں ان شہداء پر گواہ ہوں انھیں انہی کے کپڑوں اور بہتے خون میں کفن دے دو۔
رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن عبداللّٰہ بن ثعلبہ بن صعیر

۲۹۹۰۳.....اے لوگو! شہداء احد کی زیارت کرو ان کے پاس آؤ اور انھیں سلام کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مسلمان بھی تا قیامت ان پر سلام پیش کرے گا یہ اس کا جواب دیتے رہیں گے۔رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر

۲۹۹۰۴.....یا اللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہدا ہیں جو بھی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام پیش کرے گا تا قیامت یہ اسے جواب دیں گے۔رواہ الحاکم عن عبداللّٰہ بن ابی فروۃ

سریہ بئر معونہ......از اکمال

۲۹۹۰۵.....تمہارے بھائیوں کی مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی۔مشرکین نے انھیں بے دردی سے قتل کر دیا اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا میں تمہاری طرف ان کا بھیجا ہوا قاصد ہوں انھوں نے کہا: اے ہمارے رب ہماری قوم کو خبر پہنچا دے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب بھی ہم سے راضی ہے میں ان کا قاصد ہوں وہ راضی ہیں اور رب تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۹۰۶...... یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور ایک راویت میں ہے آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں انصار ومہاجر کی اے اللہ مغفرت فرما۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن انس احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن سھل بن سعد

اللھم لا خیر الا خیر الاخرہ فاغفر لانصار والمھاجرۃ

یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما۔ رواہ الحاکم عن انس

غزوۃ قریظہ ونضیر......از اکمال

۲۹۹۰۷...... جس شخص نے اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوۃ قریظہ ونضیر کے دن ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن عبد

غزوۃ ذی قرد......از اکمال

۲۹۹۰۸...... ابوقتادہ ہمارے چوٹی کے شہسوار ہیں اور سلمہ ہمارے پیادوں میں سب سے زیادہ برق رفتار ہیں۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی ومسلم والبغوی والطبرانی وابن حبان عن ابن الاکوع

غزوۃ حدیبیہ

۲۹۹۰۹...... جوشخص مرار گھاٹی پر چڑھے گا اس کے گناہ اسی طرح جھڑیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑے تھے۔ رواہ مسلم عن جابر

۲۹۹۱۰...... یقیناً آپ کی مثال ایسی ہے کوئی شخص کہے: یا اللہ مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔

رواہ مسلم عن سلمۃ بن الاکوع

غزوہ خیبر......از اکمال

۲۹۹۱۱...... اللہ اکبر خیبر ویران ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرسنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم الترمذی والنسائی عن انس واحمد بن حنبل عن انس عن ابی طلحۃ

۲۹۹۱۲...... اللہ اکبر خبر ویران ہوگیا جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرسنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

رواہ البطرانی عن انس

۲۹۹۱۳...... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکل بھاگو گے اونٹنی تمہیں لے کر راتوں رات بھاگی ہوگی۔ رواہ البخاری عن عمر)

غزوۃ مؤتہ

۲۹۹۱۴...... کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ دو گے؟ تمہاری مثال اور ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس سے اونٹ یا بکریاں چروانے کا کام لیا جائے وہ بکریاں چرائے پھر جب پانی پلانے کا وقت ہو تو انھیں حوض پر لائے بکریاں حوض سے پانی پینے لگیں صاف صاف پانی پی لیں

اور گدلا پانی چھوڑ دیں۔رواہ مسلم عن عوف بن مالک

۲۹۹۱۵۔۔۔۔۔۔کیاتم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہارے لیے ان کے معاملہ کا صاف وشفاف حصہ ہے اوران کے لیے گدلا۔

رواہ ابوداؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۲۹۹۱۶۔۔۔۔۔۔حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں اسلام کا جھنڈا اٹھا ما اور داد شجاعت لیتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی دیدہ دلیری سے جھنڈے کا دفاع کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا جھنڈے کا دفاع کیا بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے مجھے جنت میں ان کا مقام دکھلا دیا گیا ہے چنانچہ خواب میں دیکھا کہ یہ سونے کی مسہریوں پر آرام کررہے ہیں البتہ عبداللہ بن رواحہ کی مسہری میں میں نے کچھ کنڈیاں دیکھی ہیں میں نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا عبداللہ بن رواحہ کچھ تردد کا شکار ہو گئے تھے بالآخر تردد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی عن رجل من الصحابة من بنی مرة بن عوف

۲۹۹۱۷۔۔۔۔۔۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک غزوہ پر گئے اور گھمسان کی جنگ لڑی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام رکھا تھا وہ شہید ہو گئے پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا انھوں نے پرچم تھامے رکھا پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پرچم کا دفاع کرتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھا لیا اور کہا: اب جنگ سخت ہوگی۔

رواہ ابن عائذ فی مغازیہ وابن عساکر عن العطاف عن خالد مخزومی مرسلاً

۲۹۹۱۸۔۔۔۔۔۔تمہارے بھائیوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی ہے زید نے پرچم اٹھا کر جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہو گئے، پھر اس کے بعد جعفر نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے دریغ لڑتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم لے لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی الحاکم الضیاء عن عبداللّٰہ بن جعفر

۲۹۹۱۹۔۔۔۔۔۔کیا میں تمہیں تمہارے لشکر کے اس غازی کے متعلق خبر نہ دوں؟ یہ گھروں سے نکل کر چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی چنانچہ زید کو شہید کر دیا گیا تم اس کے لیے استغفار کرو پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا اس نے دشمن پر ٹوٹ کر حملہ کیا بالآخر وہ بھی شہید کر دیا گیا میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے بھی استغفار کرو پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا حالانکہ وہ مقرر کیئے ہوئے امراء میں سے نہیں تھا وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے یا اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد کر پھیل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور کوئی بھی پیچھے نہ رہنے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلی وابن حبان والنصار عن ابی قتادہ

۲۹۹۲۰۔۔۔۔۔۔اے عبدالرحمٰن اپنے وقار میں رہوں پرچم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا وہ بے دریغ لڑتے رہے بالآخر شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتے رہے بالاخر وہ بھی شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے پرچم اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے خالد کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی خالد اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

رواہ الحکیم عن عبد اللّٰہ بن سمرة

غزوہ حنین

۲۹۹۲۱...... اب جنگ سخت ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن العباس الحاکم عن جابر الطبرانی عن شیبۃ

۲۹۹۲۲...... انشاء اللہ آئندہ کل ہمارا ٹھکانا بنی کنانہ کا کوہ دامن ہوگا جہاں وہ کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۹۹۲۳...... انشاء اللہ کل ہم بنی کنانہ کے کوہ دامن میں اتریں گے جہاں قریش کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ عن اسامۃ زید

۲۹۹۲۴...... چہرے بدشکل ہوں۔ رواہ مسلم عن سلمۃ بن الاکوع

اکمال

۲۹۹۲۵...... چہرے بدشکل ہوں رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ مسلم عن سلمۃ بن الاکوع احمد بن حنبل ۲۹۹۲۴ نمبر کے تحت حدیث گزر چکی ہے عن ابی عبدالرحمن الفھری واسمہ یزید بن اسید عن عبد بن حمید عن یزید بن عامر الطبرانی عن الحارث بن بدل السعدی، قال البغوی مالہ غیرہ قال وبلغنی انہ لم یسمعہ من النبی وانما رواہ عن عمر بن سفیان الثقفی لبغوی الطبرانی عن شیبۃ بن عثمان الطبرانی عن حکیم بن حزام انہ قالہ یوم بدر والحاکم عن ابن عباس انہ قال لقریش بمکۃ

۲۹۹۲۶...... اے ام ایمن خاموش رہو تمہاری زبان دانی میں لکنت ہے۔ رواہ ابن سعد عن ابی الحویرث

کہ ام المین نے غزوہ حنین کے موقع پر کہا: سبت اللہ اقدامکم (جبکہ سبت بجائے سین کے ثائے معجمہ کے ساتھ ہے) جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۲۷...... انشاء اللہ! کل ہمارے اترنے کی جگہ مقام حنیف کا دایاں کنارہ ہوگا جہاں مشرکین آپس میں قسمیں اٹھاتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

سریہ ابی قتادۃ ...... از اکمال

۲۹۹۲۸...... تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ آیا وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ رواہ ابویعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن جندب البجلی

غزوہ فتح مکہ ...... از اکمال

۲۹۹۲۹...... مکہ میں میرے لیے دن کے وقت گھڑی بھر کے لیے جنگ حلال کر دی گئی میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگی مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت سے محترم ہوا ہے مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ کاٹی جائے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اعلان کر کے اصل مالک تک پہنچا سکتا ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا اذخر گھاس کاٹی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں صرف اذخر گھاس کاٹی جا سکتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۳۰...... یہ لڑائی کا دن ہے اپنا روزہ افطار کرلو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ حکم دیا تھا۔ رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر مرسلاً

۲۹۹۳۱...... میں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی ”لا تثریب علیکم الیوم“ یعنی آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور وہ خوب رحم کرنے والا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرة، ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابن عمر

سریہ خالد بن ولید......از اکمال

۲۹۹۳۲...... عزیٰ کا زمانہ ختم ہو چکا آج کے بعد عزیٰ نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادة مرسلاً

اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا......از اکمال

۲۹۹۳۳...... اہل اُبنی پر غارت ڈال دو صبح صبح جب وہ غفلت میں ہوں پھر بستی کو آگ سے جلا دو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه ابن سعدو البغوی فی معجمه عن اسامة بن زید

متعلقات غزوات......از اکمال

۲۹۹۳۴...... اے عائشہ یہ جگہ ہے اگر حشرات ارض کی کثرت نہ ہو۔ رواہ البغوی عن سفیان بن ابی نمر عن ابیه

کہ رسول کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ عقیق نامی جگہ سے جب گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کتاب الغزوات والوفود......از قسم افعال

باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات، بعوث اور مرسلات کے بیان میں

غزوات کی تعداد

۲۹۹۳۵...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں حصہ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۳۶...... ابواسحاق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ (۱۷) غزوات کیے ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات ہوئے؟ انھوں نے کہا: سترہ۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۳۷...... ابو یعقوب اسحاق بن عثمان کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ستائیس غزوات، آٹھ غزوات میں مہینوں گھر سے غائب رہتے اور انیس غزوات میں کئی کئی دن گھر سے غائب رہتے میں نے پوچھا انس بن مالک نے کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے جواب دیا آٹھ غزوات میں۔ رواہ ابن عساکر

غزوہ بدر

۲۹۹۳۸...... "مسند فاروق" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کا واقعہ سنانے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے اگلے دن مشرکین کی قتل گاہیں دکھائیں اور فرمایا: انشاء اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی انشاء اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی چنانچہ آپ نے جس جس جگہ کی تعیین کی تھی کل اسی جگہ پر کفار پچھاڑے گئے میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کفار آپ کی بتائی ہوئی پچھاڑ گاہوں سے ذرہ برابر بھی نہیں چوکے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا مقتولین کفار کو ایک کنویں میں پھینک دیا گیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور آواز دے کر کہا اے فلاں اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے لوگوں سے بات کر رہے ہیں جو مردہ لاشیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سنتے (یعنی وہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابو عوانة وابویعلیٰ وابن جریر

۲۹۹۳۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کا واقعہ سنایا اور کہا بدر کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی ان کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ تھی جبکہ آپ ﷺ نے مشرکین کو ایک نظر دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی فریقین میں اتنا تفاوت دیکھ کر آپ قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے آپ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لیے آپ ﷺ نے اپنے اوپر چادر اوڑھ رکھی تھی اور تہبند باندھی ہوئی تھی آپ نے دعا کی اور کہا: یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرمایا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرمایا اللہ! اگر تو نے اسلام کی نام لیوا اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا زمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری عبادت بند ہو جائے گی آپ ﷺ برابر رب تعالیٰ سے فریاد اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ محویت میں آپ کی چادر گر گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چادر اٹھائی اور آپ پر اوڑھ دی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! رب تعالیٰ سے آپ کا واسطہ کافی ہو چکا اللہ تعالیٰ آپ کے وعدہ کو پورا فرمائے گا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممد کم بالف من الملائکة مردفین

ترجمہ:...... جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد سن لی اور تمہاری مدد کے لے لگا تار ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔

چنانچہ جب میدان کارزار گرم ہوا مشرکین شکست خوردہ ہوئے ستر (۷۰) مشرکین مارے گئے اور ستر (۷۰) قیدی ہوئے پھر رسول کریم ﷺ نے ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ قیدی چچا کے بیٹے ہیں رشتہ دار ہیں اور بھائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے فدیہ لے کر انھیں رہا کر دیں اس سے ہماری (معاشی) قوت مضبوط ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرما دے اور یہ ہمارے دست و بازو بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: بخدا! میری وہ رائے نہیں جو ابوبکر کی رائے ہے میری رائے کچھ اس طرح ہے کہ آپ میرے فلاں قریبی رشتہ دار کو میرے حوالے کریں تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں عقیل کو علی کے حوالے کر دیں وہ اس کی گردن اڑا دے اور فلاں شخص کو حمزہ کے حوالے کر دیں وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی گردن اڑا دے تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں ذرہ برابر بھی مشرکین کی محبت نہیں بلاشبہ یہ قیدی مشرکین کے روساء ہیں ان کے پیشوا ہیں اور ان کے قائدین ہیں تاہم رسول کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہو گئے اور میری رائے کی طرف توجہ نہ دی چنانچہ مشرکین سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دیا دوسرے دن علی الصباح میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ دونوں رو رہے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بھی خبر دیں آپ اور آپ کا رفیق کیوں رو رہے ہیں؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں بھی رؤوں اگر مجھے رونا نہ آئے کم از کم رونے کی صورت تو بنالوں گا نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: قیدیوں نے جو فدیہ پیش کیا ہے وہ فدیہ کیا ہے وہ تو عذاب ہے جو اس درخت سے بھی قریب دکھائی دیتا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ما کان لنبی ان یکون له اسری حتیٰ یثخن فی الارض لو لا کتاب من اللّٰہ سبق لمسکم فیما اخذتم

کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر کثرت سے خون نہ بہادے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو لئے ہوئے ہیں اگلے سال مسلمانوں کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑی چنانچہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے سر مبارک میں خود کے دندانے کھب گئے جس سے آپ کے چہرے پر خون بہ بڑا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اولما اصابتکم مصیبة قداصبتم مثلیها قلتم انی هذا قل هو من عند انفسکم ان اللّٰہ علیٰ کل شیء قدیر

کیا جب تمہیں مصیبت پیش آئی جبکہ تم دوگنی مصیبت پہنچا چکے ہو تم کہتے ہو یہ مصیبت کہاں سے آ گئی کہہ دیجئے یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابوالشیخ وابن مر دویه وابونعیم والبیهقی معافی الدلائل

۲۹۹۴۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے تھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۹۹۴۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے ہم نے مدینہ کے پھل کھائے اور ہمیں یہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی ہمیں بخار ہو گیا نبی کریم ﷺ کبھی کبھی بدر کے متعلق پوچھتے رہتے تھے جب ہمیں خبر پہنچی کہ مشرکین جنگ کے لیے آرہے ہیں رسول کریم ﷺ بدر کی طرف چل دیئے بدر ایک کنویں کا نام ہے، ہم مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے بدر میں ہمیں دو شخص ملے ایک شخص قریشی تھا جبکہ دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا قریشی تو بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا رہی بات عقبہ کے غلام کی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہم اس سے پوچھتے لوگوں کی کیا تعداد ہے، وہ کہتا: بخدا ان کی تعداد زیادہ ہے اور ان کی لڑائی شدید ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا مسلمان اسے مارتے، حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس پر زور دے کر پوچھا کہ مشرکین کی تعداد کیا ہے؟ اس نے تعداد بتانے سے انکار کر دیا آپ نے پوچھا وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلام نے کہا: وہ روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے چونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے پھر رات کو بارش برسی ہم درختوں کے نیچے چلے گئے اور ڈھالوں سے بچاؤ کا کام لیا جبکہ رسول کریم ﷺ نے رات دعا کرتے گزاری دعا میں کہتے: یا اللہ اگر تو نے یہ مختصر سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی طلوع فجر کے وقت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا لوگ درختوں کے نیچے سے نکل کر آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر جنگ پر ہمیں ابھارا پھر فرمایا: ابھی لوگ سرخی مائل پہاڑ کے اس حصہ کے نیچے رہیں جب مشرکین ہمارے قریب ہوئے ہم نے صفیں بنالیں یکا یک جماعت مشرکین سے ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مشرکین کے سامنے چلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! حمزہ کو بلاؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے اس شخص کے قریب کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین میں اگر کوئی شخص بھلی بات کرنے والا ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ کا سوار ہے عین ممکن ہے یہ کوئی بات کرے اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے یہ جنگ سے منع کر رہا ہے اور اپنی قوم سے کہہ رہا ہے: اے میری قوم: میں انھیں (مسلمانوں کو) موت کی پرواہ کیے بغیر لڑنے والا دیکھ رہا ہوں تم ان تک نہیں پہنچ پاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے اے میری قوم! جنگ کا خیال ترک کر دو اور اس بے عزتی کو میرے سر منڈ دو اور کہو کہ عتبہ بن ربیعہ نے سستی اور ڈرپوکی کا مظاہرہ کیا حالانکہ تم جانتے ہو میں کاہل اور ڈرپوک نہیں ہوں یہ آ فر ابوجہل نے سن لی وہ بولا: تم یہ بات کہتے ہو بخدا! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے اسے دانتوں سے کاٹ دیتا حالانکہ تیرے حسن منظر نے تیرے پیٹ کو رعب سے بھر دیا ہے عتبہ بولا: اے سرینوں کو زعفران سے رنگنے والے (یعنی عیاش پرست تجھے جنگی تدابیر سے کیا واسطہ) مجھے عارمت دو آج تم جان لو گے کہ ہم میں سے کون بزدل ہے؟ چنانچہ عتبہ اس کا بھائی

شیبہ اور بیٹا ولید باہر نکلے اور مدمقابل کے خواہشمند ہوئے ادھر سے انصار سے چھ نوجوان نکلے عتبہ نے کہا: ہم تمہارے خواہشمند نہیں ہیں تم ہمارے مقابل کے نہیں ہو ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں یعنی بنی عبد المطلب کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عتبہ بن ربیعہ! شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے پھر ہم مشرکین کے ستر آدمی قتل کیے اور ستر آدمی قید پھر ایک انصاری عباس بن عبد المطلب کو قید کر لایا عباس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اس نے گرفتار نہیں کیا البتہ مجھے ایک شخص نے قید کیا ہے اس کے سر سے کنارے کے بال اکھڑے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت تھا اور ابلق گھوڑے پر سوار تھا میں اسے نہیں دیکھ رہا انصاری نے کہا: یارسول اللہ میں نے ہی اسے قید کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے تمہاری مدد کی ہے حضرت علی نے فرمایا: بنی مطلب سے ہم نے عباس عقیل اور نوفل بن حارث کو قید کیا۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن جریر وصحح والبیهقی فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجهاد بعضه

۲۹۹۴۲...... ''مسند علی'' رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علاوت بدر کی دن سفید اون تھی۔ رواہ ابی شیبة والنسائی

۲۹۹۴۳...... ''ایضاً'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے تھے حالانکہ رسول ﷺ دشمن کے قریب ہوتے اس دن رسول اللہ ﷺ کا حملہ بے مثال تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن جریر وصححه والبیهقی فی الدلائل

۲۹۹۴۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جاگ رہا تھا صرف نبی کریم ﷺ جاگ رہے تھے آپ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے دعا میں مشغول ہو جاتے اور روتے حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح کی ہمارے درمیان مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شہسوار نہیں تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل ومسدد والنسائی وابویعلیٰ وابن جریر ابن خزیمة وابن حبان وابونعیم فی الحلیة والبیهقی فی الدلائل

۲۹۹۴۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو بنی عبد المطلب کو قید کر لو چونکہ انہیں زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة وابن جریر وصححه

۲۹۹۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مجھے اور ابوبکر سے کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل و اسرافیل جو کہ عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن منیع والدورقی وابن جریر وصححه والحاکم وابونعیم فی الحلیة واللالکائی فی السنة والبیهقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۴۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ باہر نکلا اس کے پیچھے اس کا بھائی اور بیٹا بھی ہوئے پھر عتبہ مقابل کا خواہاں ہوا انصار کے چند نوجوان صفوں سے باہر نکلے عتبہ نے کہا تم کون ہو نوجوانوں نے جواب دیا عتبہ بولا ہمیں تم سے کوئی کام نہیں ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے علی! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کی خبر لی، میں شیبہ کے سر ہو لیا جبکہ عبیدہ اور ولید کے درمیان دو دو ہاتھ ہوئے میں اور حمزہ نے اپنا اپنا مدمقابل قتل کر لیا پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے ہم نے اسے بھی واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے آئے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم والبیهقی فی الدلائل

۲۹۹۴۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مجھے اور ابوبکر کو فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل ہے جو کہ عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے یا فرمایا: صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ الدورقی وابن ابی داؤد والعشاری فی فضائل الصدیق واللالکائی فی السنة

۲۹۹۴۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن صبح کی آپ پوری رات بیدار رہے حالانکہ آپ مسافر تھے۔

رواہ ابویعلی وابن حبان

بدر میں خصوصی دعا

۲۹۹۵۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کی رات نماز پڑھتے رہے اور یہ دعا کرتے یا اللہ! اگر تو نے یہ تھوڑی سی جماعت ہلاک کردی تیری عبادت نہیں کی جائے گی اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۹۵۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں: یا حی یا قیوم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں پھر لڑنے کے لیے چلا گیا پھر تھوڑی دیر بعد آیا پھر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم آپ برابر یہی ورد کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی۔

رواہ النسائی والبزار وابویعلی وجعفر الفریابی فی الذکر والحاکم والبیهقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۵۲......عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے اصحاب رسول پر پانچ اور باقی لوگوں پر چار۔

رواہ الطحاوی

۲۹۹۵۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن قلیب کنویں پر تھا اور اس سے پانی نکالنا چاہتا تھا یکا یک سخت ہوا چلی، پھر دوبارہ تیز ہوا چلی میں نے ایسی تیز ہوا چلتی کبھی نہیں پائی پھر سہ بارہ تیز ہوا چلی چنانچہ پہلے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف سے تھے دوسرے نمبر پر اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی بائیں طرف تھے تیسرے نمبر پر جبرئیل امین تشریف لائے وہ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے ان کی دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ میں ان کی بائیں طرف تھا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہزیمت سے دوچارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ نے گھوڑے کی گردن پر چابک ماری میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے گھوڑے پر ثابت قدم رکھے میں نے اپنا نیزہ مارا حتیٰ کہ لہو کے چھینٹے میری بغل تک پہنچے۔

رواہ ابویعلی وابن جریر والبیهقی فی الدلائل وفیه ابوالحویرث عبد الرحمن بن معاویة وهو ضعیف

۲۹۹۵۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی پست کردوں۔

رواہ ابویعلی وابن جریر وصححه وابونعیم فی الحلیب والدورق والبیهقی فی السنن

۲۹۹۵۵......"مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ بدر میں شریک رہے کا خیال ہے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی ان کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی بخدا! ان کے ساتھ نہر کو صرف مومن ہی عبور کر پایا تھا۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۵۶......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے اور ابن عمر کو بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا (کمسن) سمجھ کر واپس کردیا البتہ غزوہ احد میں ہم پیش پیش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبة والرویانی والبغوی وابونعیم وابن عساکر

۲۹۹۵۷......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی ان میں سے چھتر (۷۶) مہاجرین تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۵۸......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعداد تین سو دس اور چند نفوس تھی ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھی جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر عبور کی تھی جبکہ ان کے ساتھ صرف مومن ہی نے نہر عبور کی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۵۹......"مسند بشیر بن تیم" بشر بن تیم، عبداللہ بن اجلح، اجلح، عکرمہ کی سند سے بشیر بن تیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بدر میں مختلف فدیہ دینے کا اعلان کیا اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی گردن آزاد کراؤ۔ (رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم فی الاصابة وقال: هذا مقلوب

یعنی سند میں ترتیب الٹ ہے اور صواب یوں ہے الاجلح عن بشیر بن تیم عن عکرمہ چونکہ بشیر بن تیم مکی شیخ ہیں اور تابعین سے روایت حدیث کرتے ہیں انھیں سفیان بن عینیہ نے پایا ہے امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۹۶۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا چونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ومسلم والترمذی والنسائی والبغوی والطبرانی وابونعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۶۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کو پانی دیتا رہا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۹۹۶۲...... ''مسند علقمہ بن وقاص'' محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ بدر کے لیے گھر سے نکلے حتیٰ کہ جب مقام روحاء پر پہنچے لوگوں سے خطاب کیا اور پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مشرکین فلاں فلاں جگہ پہنچ چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر کی طرح جواب دیا آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نسخہ میں موجود نہیں بیاض ہے۔

۲۹۹۶۳...... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور ابوحسل گھر سے نکلے ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد سے ملنا چاہتے ہو ہم نے بہانہ کیا کہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں کفار نے ہم سے پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ واپس لوٹ جائیں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ماجرا سنایا آپ نے فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور قریش کا وعدہ پورا کرو ہم واپس لوٹ گئے اور کفار کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والحسن بن سفیان وابونعیم

۲۹۹۶۴...... محمود بن لبید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی ہیں لہٰذا تم بھی اپنے اوپر علامتیں لگا لو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خودوں اور ٹوپیوں پر سفید اون بطور علامت لگائی۔ رواہ الواقدی وابن النجار

۲۹۹۶۵...... ''مسند حسین بن السائب انصاری'' حسین بن سائب کی روایت ہے کہ جب عقبہ کی رات ہوئی یا بدر کی رات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کیسے لڑائی کرو گے عاصم بن ثابت بن افلح کھڑے ہوئے اور تیر کمان لے کر کہا: یارسول اللہ! جب دشمن دوسو ذراع کے فاصلے پر ہوگا تو ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب دشمن اتنا قریب ہوگا کہ پتھر ان پر آسانی سے برسائے جاسکتے ہوں تو ان پر پتھر برسائے جائیں گے جب دشمن اور زیادہ قریب ہوجائے گا تو نیزوں سے اس کی خبر لی جائے گی حتیٰ کہ ان کی کمر ٹوٹ جائے پھر ہم تلواریں لے لیں گے اور تلواروں سے ان کو ناکوں چنے چبوائیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ کا حکم اسی طرح نازل ہوا ہے جو شخص بھی جنگ میں حصہ لے وہ عاصم کی طرح لڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۹۹۶۶...... ''مسند خلاد انصاری'' اسماء بن عمیر کی روایت ہے کہ بدر کے دن فرشتے اترے انھوں نے اپنے سروں پر عمامے باندھ رکھے تھے اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن اسامۃ بن عمیر

۲۹۹۶۷...... حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین مکہ نے امیہ بن خلف کے پاس اجتماع کرلیا میں نے اس کی زرہ میں پھٹن دیکھ لی جو اس کی بغل کے نیچے تھی چنانچہ میں نے بغل کے نیچے پھٹن میں نیزہ مارا اور اسے قتل کردیا بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا میری آنکھ پھوٹ گئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے میری آنکھ میں تھوکا اور میرے لیے دعا فرمائی چنانچہ میری آنکھ سے درد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی والحاکم

۲۹۹۶۸...... حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابلیس نے بدر کے دن مشرکین کی درگت ہوتی دیکھی تو ڈر گیا کہ جنگ کا پانسہ کہیں اس پر نہ پلٹ جائے چنانچہ حارث بن ھشام اسے سراقہ بن مالک سمجھ کر اس سے چمٹ گیا ابلیس نے حارث کے سینے پر مکا دے مارا

اور وہ نیچے گر گیا پھر کیا تھا ابلیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور سمندر میں جا کودا اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا: یا اللہ میں تجھ سے کرم فرمائی کا سوال کرتا ہوں ابلیس خوفزدہ تھا کہیں جنگ اسی کی طرف نہ پلٹ جائے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم فی الدلائل

۲۹۹۶۹..... معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی خلاد بدر کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے اور ہم اپنے ایک کمزور سے اونٹ پر سوار تھے حتیٰ کہ جب ہم روحاء کے قریب پہنچے اونٹ بیٹھ گیا میں نے کہا: یا اللہ اگر ہم مدینہ واپس آ گئے اس اونٹ کو ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کریں گے ہم یہیں پریشانی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں رسول کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے اپنی پریشانی کے متعلق آپ کو آگاہ کیا کہ ہمارا اونٹ کمزور ہے وہ بیٹھ گیا ہے رسول کریم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور وضو کیا پھر وضو کے پانی میں تھوکا پھر ہمیں اونٹ کا منہ کھولنے کا حکم دیا ہم نے اونٹ کا منہ کھولا آپ نے منہ میں پانی انڈیلا پھر اونٹ کے سر پر پانی ڈالا پھر گردن پر پانی ڈالا پھر دونوں کندھوں کے درمیان بالائی حصہ پر پانی ڈالا پھر کوہان پر ڈالا پھر سرینوں پر ڈالا پھر دم پر وضو کا پانی ڈالا پھر فرمایا: یا اللہ! رافع اور خلاد کی سواری کو ہمت عطا فرما، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے ہم بھی کوچ کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر چل دیئے اور نبی کریم ﷺ کو نصف راستے کی مسافت پر ہم نے جا لیا پھر ہم سواروں کے آگے آگے جانے والی جماعت میں شامل ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں دیکھا ہنس پڑے اور ہم آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ ہم بدر پہنچ گئے جب بدر کی وادی کے قریب ہو گئے اونٹ بیٹھ گیا ہم نے کہا: الحمد للہ! ہم نے اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ رواہ ابونعیم

۲۹۹۷۰..... "مسند سھل بن سعد ساعدی" سہل بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن بہت سارے سفید فام لوگوں کو دیکھا ہے جو چتکبرے گھوڑوں پر سوار زمین وآسمان کے درمیان فضا میں ہے انھوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی تھیں وہ دشمن کو قتل بھی کرتے تھے اور قید بھی کرتے تھے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۲۹۹۷۱..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر اسی کا عمامہ باندھ لیا پھر فرشتے نازل ہوئے انھوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل بدر کے تعداد تین سو دس (۳۱۰) تھی ان میں سے ستتر (۷۷) مہاجرین تھے جبکہ ۲۳۶ انصار تھے مہاجرین کے جھنڈا بردار حضرت علی بن ابی طالب تھے اور انصار کے جھنڈا بردار سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۴..... ابوالیسر کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا وہ کھڑے رو رہے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برا رشتہ دار ہونے کا بدلہ دے کیا آپ اپنے بھتیجے کو اس کے دشمن کے ساتھ مل کر قتل کرنا چاہتے ہیں؟ عباس نے کہا: کیا میرا بھتیجا قتل ہو گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا مددگار ہے پھر کہا: تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا: میں آپ کو قید کرنا چاہتا ہو چونکہ رسول کریم ﷺ نے آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے کہا: یہ اس کی کوئی پہلی صلۂ رحمی نہیں ہے (بلکہ قبل ازیں بارہا صلہ رحمی کر چکا ہے) چنانچہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۵..... ابوالیسر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اعلان کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہو آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا عباس کو زندہ سلامت رکھا ہے رسول کریم ﷺ نے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں خیر و بھلائی کی خوشخبری دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں سلامت رکھے یا اللہ! عمر کی مدد کر اور اسے تقویت بخش۔ رواہ الدیلمی

۲۹۹۷۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مقتولین بدر کے متعلق حکم دیا کہ انھیں قلیب کی طرف کھینچ کر لایا جائے چنانچہ قلیب میں مقتولین ڈال دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا

تھا وہ سچا ہے جب ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عتبہ کو کھینچتے ہوئے دیکھا رسول کریم ﷺ نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر نا گواری کے آثار بھانپ لیے اور فرمایا: اے ابوحذیفہ گویا تمہیں اس سے نا گواری ہو رہی ہے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ سر دار تھا میں پر امید تھا کہ رب تعالیٰ اسے ہدایت اسلام سے سرفراز فرمائے گا لیکن جب یہ واقعہ پیش آیا اس نے مجھے نہایت غمگین کر دیا ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے لے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور یہ لوگ کنویں میں پھینک دیئے گئے تو رسول کریم ﷺ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نبی کی قوم کو برا بدلہ دے جوانھوں نے نہایت بدگمانی کا مظاہرہ کیا اور میری تکذیب کی عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ مردوں سے کیسے بات کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سمجھ رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے انھیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ رواہ ابن عساکر

قلیب بدر پر مردوں سے خطاب

۲۹۹۷۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ قلیب پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ابوجہل بن ہشام! اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہم نے تو رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ لوگ مردے نہیں؟ آپ نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ اب میری بات کو اس طرح سن رہے ہیں جس طرح تم سنتے ہوحتیٰ کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر

۲۹۹۸۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین کا جھنڈا طلحہ نے اٹھا رکھا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے للکار کر قتل کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۱......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سعد اور عمار بدر کے دن مال غنیمت جمع کرتے رہے سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی لایا جبکہ میں نے اور عمار نے کوئی قیدی نہ لایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر

۲۹۹۸۲......ابراہیم کی رروایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن عربی قیدی کا فدیہ چالیس اوقیہ چاندی مقرر کی جبکہ عجمی کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر کیا ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور و ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۳......ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن مشرکین قریش کے ایک شخص کو قتل کیا اور اسے درخت پر لٹکا دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

بدر میں تین آدمیوں کا قتل

۲۹۹۸۴......سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن سامنے بٹھا کر صرف تین شخصوں کو قتل کیا ہے وہ یہ ہیں عقبہ بن ابی معیط خضر بن حارث اور طعیمہ بن عدی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۵......سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مہاجرین میں سے پانچ اشخاص شہید ہوئے اور یہ پانچوں قریش سے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام مھجع وہ یہ رجز پڑھتا تھا انا مھجع والی ربی ارجع ترجمہ میں مھجع ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں گا ذوشمالین ابن بیضاء عبیدہ بن الحارث اور عامر بن وقاص رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات ہمیں بخار کی شکایت ہوگئی اور بارش بھی ہوئی لوگ بارش سے بچاؤ کے لیے درختوں تلے بھاگ نکلے میں نے رسول کریم ﷺ کے سوا کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی آپ نے آواز لگائی: اے اللہ کے بندو! لوگ سنتے ہی درختوں تلے سے نکل پڑے آپ نے نماز پڑھائی پھر جنگ کی طرف متوجہ ہوگئے لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دی اور فرمایا: بنی عبدالمطلب زبردستی لائے گئے ہیں بخوشی نہیں آئے لہٰذا تم میں سے جو بھی کسی مطلبی کو پائے اسے قید کرلے اور قتل نہ کرے پھر فرمایا: قریش پہاڑ کے اس نا کے تلے جمع ہیں جب قریس صف بستہ ہوگئے رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سرخ اونٹ پر سوار دیکھا، آپ نے فرمایا: اگر قریش کے کسی فرد کے پاس کوئی بھلائی ہے تو اس سرخ اونٹ والے کے پاس کچھ بھلائی ہے پھر فرمایا: اے علی جاؤ حمزہ سے پوچھو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے قریب کھڑے تھے چنانچہ حضرت علی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے یہ قریش کو جنگ کرنے سے منع کررہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے وہ شخص بہادر تصور کیا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قریش کو ہزیمت سے دوچار کیا کیا دیکھتا ہوں کہ عقیل کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ رسی سے گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں میں ان سے طرح دے گیا مجھے چیخ کر کہا: اے علی! کیا تمہیں میرا مقام معلوم نہیں پھر جان بوجھ کر یہ بے رخی کیسی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ابویزید کو دیکھا ہے اس کے ہاتھ اسی کے گردن سے باندھے گئے ہیں آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم چلتے ہوئے عقیل کے پاس پہنچے جب عقیل نے ہمیں دیکھا کہا: یارسول اللہ! اگر آپ نے ابوجہل کو قتل کردیا تو آپ ظفر مند ہوگئے ورنہ قوم کی خبر لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کردیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۸۷......"مسند علی" محمد بن جبیر کہتے ہیں: مجھے بنی اود کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں بدر کے قلیب کنویں پر تھا یکا یک تیز ہوا چلی میں نے کبھی ایسی تیز ہوا نہیں دیکھی یہ جبرئیل امین ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے دوسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے ان کی دائیں طرف رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تیسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اور میں ان کی بائیں طرف تھے جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست فاش دی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا جب گھوڑا اچل پڑا میں گھوڑے کی گردن پر گر گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میں مضبوطی سے بیٹھ گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۹۸۸......عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں سہل بن حنیف پر نماز جنازہ پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں لوگوں نے پوچھا یہ پانچ تکبیریں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہل بن حنفی ہے اور یہ اہل بدر میں سے ہے جبکہ اہل بدر کو بقیہ لوگوں پر فضیلت حاصل ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کے فضل کا احساس دلاؤں۔ رواہ ابن ابی الفوارس

۲۹۹۸۹......"مسند علی" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بدر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو للکارتے ہوئے دیکھا اور گھوڑے کے ہنہنانے کی طرح آواز نکال رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

بازل عامین حدیث سنی سنحنح اللیل کانی جنی لمثل ھذا ولدتنی امی.

اے آٹھ سال کے کامل اونٹ دو سال سے میری عمر نئی ہوچکی ہے اور رات کو ہنہنانے کی آواز آتی ہے گویا میں ایک جن ہے اسی جنگ کے لیے میری ماں نے مجھے جنم دیا ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے ان کی تلوار خون آلود تھی۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۲۹۹۹۰......حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے لیے روانگی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عمیر بن ابی وقاص کو چھوٹا سمجھ کر واپس کردیا عمیر رضی اللہ عنہ رونے لگے آپ نے انھیں اجازت دے دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہی عمیر پر تلوار کا پڑتلا باندھا تھا میں بدر میں شریک ہوا میرے چہرے پر صرف ایک ہی بال تھا میں اس پر اپنا ہاتھ پھیرتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۱..... ”مسند ابن عوف“ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ بدر کی طرف نکلے ہماری حالت یہی تھی جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے ”وان فریقا من المومنین لکارھون اذیعدکم اللّٰہ احد ی الطا نفتین انھالکم“ یعنی ایک قافلہ اور دوسرا لشکر۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

ابوجہل کا قتل

۲۹۹۹۲..... ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن ایک صف میں کھڑا تھا میرے دائیں بائیں دونو جوان لڑکے کھڑے تھے میں نے انھیں اپنے آس پاس ہونے کو اپنے لیے کمزوری کا باعث سمجھا اور یہ حالت مجھے ناگوار گزری ان میں سے ایک نے مجھے کہا: اے چچا مجھے ذرا ابوجہل دکھائیں میں نے کہا: بھلا تمہیں اس سے کیا کام پڑا؟ اس نے کہا: میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھا ضرور اسے قتل کروں گا۔ دوسرے لڑکے نے بھی چپکے سے کہا: اے چچا مجھے ابو جہل دکھائیں میں نے کہا: تمہیں اس ستم گر سے کیا کام پڑا ہے؟ اس نے بھی وہی جواب دیا کہ میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا ضرور قتل کروں گا چنانچہ یکسر میری کیفیت بدل گئی اب میرے پاس ان کا ہونا باعث مسرت تھا میں نے ابوجہل کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ رہا پھر کیا تھا بس وہ دونوں شاہین کی طرح ابوجہل کی طرف لپکے وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے چنانچہ آنا فانا ان دونوں عقابوں نے ابوجہل کا غرور خاک میں ملا دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۹۳..... واقدی محمد بن عبداللہ زہری عروہ محمد صالح عاصم بن عمرو بن رومان کے سلسلہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن عتبہ مدمقابل کے لیے للکارا جبکہ رسول کریم ﷺ جھونپڑی میں تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صف بستہ تھے رسول اللہ ﷺ پر نیند کا غلبہ ہوا آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے (نیند کا غلبہ کیا تھا بلکہ عین حالت جنگ میں رحمت خداوندی نے ڈھانپ لیا تھا اس کی وجہ سے ڈھانپ لیا تھا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے اذ یغشیکم النعاس امنۃ الا یۃ) اور فرمایا: اسوقت تک جنگ شروع نہیں کرنی جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں اگر دشمن حرکت میں آ جائے ان پر تیر برساؤ اور تلواریں نہ سونتو حتی کہ دشمن تمہیں ڈھانپ نہ لے تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دشمن قریب آ چکا ہے اور ہمیں گھیرے میں لے رہا ہے رسول کریم ﷺ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی اور یوں مسلمانوں کی نظر میں بھی کفار کم دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر رب تعالیٰ سے دعائیں مانگنی شروع کیں اور کہا: یا اللہ! اگر تو نے کفار کو اس جماعت پر غالب کر دیا شرک غالب ہو جائے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور مدد کرے گا اور آپ کو خوش وخرم کرے گا۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ مشورہ دیئے جانے سے بالاتر ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مشورہ دیئے جانے سے بالاتر ہے آپ نے فرمایا: اے ابن رواحہ: کیا اللہ تعالیٰ کو اس کے وعدے کا واسطہ نہ دیا جائے اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا اتنے میں عتبہ جنگ کے لیے سامنے آیا خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بدر کے دن دیکھا جبکہ لوگوں نے صفیں باندھ رکھی تھیں اور ابھی تلواریں نہیں سونتی تھیں اور تیر کمانوں میں ڈال رکھے تھے جبکہ بعض لوگ دوسروں کی صفوف کو اپنے آگے ڈھال بنائے ہوئے تھے صفوں میں خلا نہیں تھا جبکہ بعض لوگوں نے تلواریں سونت لی تھیں میں نے بعد میں مہاجرین میں سے ایک شخص سے اس بارے میں سوال کیا۔ اس نے کہا: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس وقت تک ہم تلواریں نہ سونتیں جب تک دشمن ہمیں گھیر نہ لے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اتنے میں عتبہ، شیبہ اور ولید صف سے نکل کر باہر آئے پھر مبارزت کا نعرہ لگایا چنانچہ ان کی مبارزت پر انصار کے تین نوجوان معاذ، معوذ اور عوف بن حارث نکلے رسول کریم ﷺ کو اس سے شرم آئی کہ جنگ کے شروعات میں مشرکین کے مدمقابل انصار ہوں لہٰذا آپ نے چاہا کہ یہ کانٹا آپ کی قوم کے افراد کے لیے مختص ہو آپ نے انصار کو واپس کر دیا اور ان کی حوصلہ افزائی میں اچھی بات کہی پھر مشرکین کی صدا

سنائی دی۔ وہ یہ کہ اے محمد ہماری قوم سے ہمارے ہمسروں کو نکالو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم کھڑے ہو جاؤ اور اس حق کے لیے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے جبکہ یہ مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے آئے ہیں اتنے میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے چلتے چلتے مشرکین کے پاس آئے عتبہ نے کہا بات کرو تا کہ ہم تمہیں پہچان لیں چونکہ جنگی ٹوپیاں ہونے کی وجہ سے مشرکین انھیں نہ پہچان سکے۔ کہا: اگر تم ہمارے ہمسر ہوئے ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول کا شیر ہوں عتبہ نے کہا: کیا خوب مدمقابل ہے پھر عتبہ نے کہا: میں حلیفوں کا شیر ہوں تمہارے ساتھ یہ دوکون ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہیں عتبہ نے کہا: یہ بھی اچھے ہمسر ہیں پھر عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے ولید کھڑے ہو جاؤ ولید کھڑا ہوا اس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ چنانچہ دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کیا پھر عتبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے ان میں بھی دو دو ہاتھ ہوئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اس کی طرف عبیدہ رضی اللہ عنہ بڑھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معمر شخص تھے تاہم شیبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ تلوار سے زخمی کر دی جس سے پنڈلی کا گوشت کٹ گیا یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پلٹ کر شیبہ پر حملہ کر دیا اور اسے واصل جہنم کیا اور دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائے اپنے ساتھیوں میں آ ملے۔ جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ سے گودا بہہ رہا تھا عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید نہیں ہوں آپ نے فرمایا۔ جی ہاں تم شہید ہو پھر کہا: کاش ابو طالب زندہ ہوتے جان لیتے کہ ان کے شعر کا میں خوب مصداق ہوں:

كذبتم وبيت الله يبز محمد
ولما نطاعن دونه ونتاضل
ونسلمه حتىٰ نصرع دونه
ونذهل عن ابناء نا والحلائل

بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو محمد ﷺ مغلوب نہیں ہوں گے چونکہ ہم اس کے آگے پیچھے نیزوں اور تیروں سے اس کا دفاع کریں گے ہم انہیں صحیح وسلامت رکھیں گے اور اس کے آگے پیچھے ڈھیر ہو جائیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی ''هذان خصمان اختصموا فی ربهم'' یہ دو جھگڑنے والے اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے چار سال عمر میں بڑے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے تین سال بڑے تھے مؤرخین کا کہنا ہے کہ جب عتبہ نے مبارزت کا نعرہ لگایا تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اٹھ کر آگے بڑھی تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر اپنے باپ عتبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

رواه ابن عساكر

۲۹۹۹۴......عروہ کی روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ رسول کریم ﷺ بدر سے واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب کہاں ہوا فرمایا: تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔ رواه ابونعيم في المعرفة

۲۹۹۹۵......عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بدر سے لوٹنے کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے واپس آئے سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اجر وثواب بھی ہے۔ رواه ابن عائذ وابن عساكر الزهري مثله ،بن عساكر عن موسىٰ بن عقبة مثله ابن عسا كر وعن ابن اسحاق مثله

۲۹۹۹۶......عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدر سے واپس آ جانے کے بعد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے انھوں نے آپ

ﷺ سے بات کی آپ نے انھیں مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجروثواب؟ فرمایا: تمہارا اجروثواب بھی ہے۔

رواہ ابن عائذ، ابن عساکرو عن ابن شھاب، ابن عساکر وعن موسیٰ بن عقبة مثله ابن عساکر وعن ابن اسحاق مثله ابن عساکر

۲۹۹۹۷......عروہ کی روایت ہے کہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ وفات پا گئیں جبکہ رسول کریم ﷺ بدر کی طرف جا چکے تھے رقیہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کی بیوی تھیں اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے جب یہ لوگ میت دفنا رہے تھے یکا یک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز آئی تو کہا اے اسامہ دیکھو یہ کیسی تکبیر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جدلماء فانی اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے ہیں اور مشرکین کے قتل عام کا اعلان کر رہے ہیں سن کر منافقین نے کہا: بخدا یہ کچھ نہیں محض ڈھکوسلا ہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مشرکین بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۹۸......عروہ کی روایت ہے ایک شخص نے امیہ بن خلف کو گرفتار کرلیا تھا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا اور قتل کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۹۹......عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے کھڑے ہیں اور گھوڑے پر جنگی ہتھیار ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۰......عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ جب مسلمان بدر پہنچے اور مشرکین سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو رسول کریم ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کی طرف دیکھا وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر قوم کے کسی فرد کے پاس بھلائی ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ والا ہو سکتا ہے اگر مشرکین اس کی بات مان لیں ہدایت پا جائیں گے (چنانچہ عتبہ نے کہا: میری بات مانو اور ان لوگوں سے جنگ مت کرو چونکہ اگر تم نے جنگ کی تو آئندہ تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھ کر کڑھتا رہے گا۔ لہٰذا جنگ سے طرح دیکر چلے جاؤ ابوجہل کو عتبہ کی بات پہنچی کہنے لگا: بخدا! اس نے محمد کو دیکھ لیا ہے اور اس کا جادو پھیلتا جا رہا ہے حالانکہ بخدا! حقیقت اس کے برعکس ہے عتبہ کو یہ خیال اس لیے سوجھا ہے چونکہ اس کا بیٹا محمد کے ساتھیوں میں ہے جبکہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ وہ صرف ایک اونٹ کا نوالہ ہیں۔ اگر ہماری مڈبھیڑ ہوئی یہی صورت سامنے آئے گی۔ عتبہ نے کہا: بزدلی کی وجہ سے اپنی سرینوں کو رنگنے والا عنقریب جان لے گا جو اپنی قوم میں فساد برپا کرنے والا بھی ہے۔ بخدا! میں پوستین کے نیچے ایسی قوم کو چھپے دیکھ رہا ہوں جو تمہیں مار مار کر تمہاری درگت بنا ڈالے گی جس کا ڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ان کے سر یوں لگتے ہیں جیسے سانپوں کے سر ہوں ان کے چہرے تلواروں کی مانند ہیں پھر عتبہ نے اپنے بھائی اور بیٹے کو بلایا اور ان دونوں کے درمیان چلتا ہوا آیا حتیٰ کہ جب صفوں سے الگ ہوگیا تو مبارزت کا نعرہ لگایا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۱......عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: تم اگر بنی ہاشم کے کسی شخص سے ملوں اسے ہرگز قتل نہ کرو چونکہ بنی ہاشم کو زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۲......مجاہد کی روایت ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو قیدی بنالیا گیا اور عباس رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری نے گرفتار کیا جبکہ لوگ انھیں ڈرا رہے تھے کہ مسلمان انھیں قتل کر دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں آج رات عباس کی وجہ سے سویا نہیں ہوں جبکہ انصار کا گمان ہے کہ وہ انھیں قتل کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ انصار کے پاس جائیں چنانچہ آپ انصار کے پاس گئے اور فرمایا: عباس کو چھوڑ دو انصار نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ کی اس میں رضامندی ہے تو انھیں لے لیں۔رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۳......مجاہد کی روایت ہے کہ فرشتوں نے صرف بدر کے دن قتال کیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۴......ابن سیرین کی روایت ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں نے ابوجہل کو ادھ موا کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۵......زہری کی روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ نبی کریم ﷺ بدر سے فارغ ہو کر واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں اپنے حصہ کے متعلق بات کی آپ نے فرمایا تمہارے لیے حصہ ہے عرض کیا میرا اجروثواب یارسول

اللہ؟ فرمایا: تمہارے لیے اجروثواب بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۰۶......یحیٰی بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ستر مشرکین قید کر لئے قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی بیڑیوں کی دیکھ بھال کا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بخدا تمہیں میری بیڑیوں پر صرف اس بات نے اکسایا ہے کہ مجھے رسول ﷺ کے متعلق خیر خواہ نہیں سمجھتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اس سے میرے لیے تمہاری عزت میں اضافہ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سن رہے تھے اور انھیں نیند نہیں آنے پا رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ سوتے کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سوسکتا ہوں جبکہ میں اپنے چچا کے رونے کی آواز سنتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: انصار نے عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں کھول دی ہیں اور انصار ان کی دیکھ بھال کرر ہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

زرد رنگ کا عمامہ

۳۰۰۰۷......ابوجعفر کی روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا چنانچہ فرشتے بھی زرد عمامے باندھے ہوئے اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۸......محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے للکارا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کی طرف اٹھے اور یہ دونوں نوعمر نوجوان تھے اور آپس میں ملتے جلتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں ولید کا کام تمام کر دیا پھر شیبہ اٹھا اور اس کے مقابلہ کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک ہی وار میں انھوں نے بھی شیبہ کا کام تمام کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا اس کی خبر لینے کے لیے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یہ دونوں بھی آپس میں ایک جیسے تھے ان کے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا زوردار وار کیا جس سے عتبہ کا بایاں کاندھا کٹ گیا اس نے غصہ میں تلوار چلائی جس سے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ گئی یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹے اور پل جھپکنے میں عتبہ کا غرور خاک میں ملا دیا پھر یہ دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لائے اور رسول اللہ ﷺ کی جھونپڑی میں لٹا دیا آپ نے اپنی ران مبارک ان کے سر کے نیچے رکھ دی اور منہ سے غبار جھاڑنے لگے اس اثناء میں عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! بخدا! اگر آپ کو ابو طالب دیکھ لیتے وہ سمجھ لیتے کہ ان کے شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله　　　　ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم انھیں صحیح وسلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ان کے آس پاس گرا دیئے جائیں اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں سے غافل ہو جائے گے کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا: ؟ جی ہاں میں تمہاری شہادت پر گواہ ہوں پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے رسول اللہ ﷺ نے مقام صفراء کے پاس انھیں دفن کیا اور ان کی قبر میں خود اترے جبکہ آپ ان کی قبر کے سوا کسی قبر میں نہیں اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۹......زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مہاجرین وانصار کے لیے مال غنیمت سے پورا پورا حصہ دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہو سکے انصار میں سے ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۰......ابوصالح حنفی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کی دائیں طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسرے کے پاس میکائیل واسرافیل ہیں جو عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔ رواہ خثمة فی فضائل الصحابة وابو نعیم فی الحلیة

۳۰۰۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا لوگ سنتے ہی دوڑ پڑے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مشکیزہ اٹھالیا پھر عبد قصر کے کنویں پر آئے کنواں تاریک تھا کنویں میں ڈول لٹکایا اتنے میں اللہ تعالیٰ نے

جبرئیل امین میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمد ﷺ اور اس کی جماعت کی مدد کے لیے تیار ہو جاؤ چنانچہ یہ فرشتے جب آسمان سے گزرے ہر طرف شور برپا تھا جب اس کنویں کے پاس سے گزرے سبھی اسے سلام پیش کر رہے تھے۔

رواہ ابن شاھین وفیہ ابو الجارود قال احمد بن حنبل ھذا متروک وقال ابن حبان: رافضی یضع الفضائل والمثال

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۵۰۱۳۹۵ وذیل اللآ لی ۵۸۔

۳۰۰۱۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نماز میں مشغول رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے یا اللہ! اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی چنانچہ اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ

۳۰۰۱۳...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا ہمارا کوئی آدمی گھوڑے پر سوار نہیں تھا چنانچہ وہ ابلق گھوڑے پر سوار تھے (رواہ ابن مندہ فی غریب شعبۃ و البیھقی فی الد لائل)

۳۰۰۱۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن ہمارے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے زبیر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اور مقداد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل وابن عساکر

۳۰۰۱۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدر کے دن میں نے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے عبیدہ بن حارث کی مدد کی اور ان کے مدمقابل ولید بن عتبہ کو قتل کیا نبی کریم ﷺ نے اس پر مجھے کچھ نہیں کہا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۶...... "مسند ارقم" ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سامان ہے اسے نیچے رکھ دو چنانچہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے عائذ بن مرزبان کی تلوار نیچے رکھی اسے ارقم رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ میری تلوار ہے آپ ﷺ نے تلوار انہیں دے دی۔ رواہ الباوردی والطبرانی فی الاوسط والحاکم وابونعیم وسعید بن المنصور

۳۰۰۱۷...... "مسند اسامہ" جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو بشیر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہل سافلہ کی طرف۔ رواہ الحاکم

غزوہ بدر کے موقع پر رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۰۰۱۸...... (مسند اسامہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے انہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رقیہ رضی اللہ عنہ کی تیمار داری کے لیے پیچھے چھوڑ دیا تھا جبکہ آپ بدر کی طرف روانہ ہو گئے تھے چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی غضباء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح کی بشارت سنانے کے لیے آئے بخدا! میں نے اسوقت تک تصدیق نہ کی جب تک میں نے قیدیوں کو نہ دیکھ لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال غنیمت سے حصہ دیا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل وسندہ صحیح

۳۰۰۱۹...... "مسند اسامہ بن عمیر" ابوملیح اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن فرشتے نازل ہوئے فرشتوں نے عمامے باندھ رکھے تھے جبکہ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی والحاکم

۳۰۰۲۰...... "ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدر کے دن نشانی سفید اون تھی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۳۰۰۲۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کر رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر فرمایا: مجھے کوئی مشورہ دو اتنے میں ابوبکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارا ارادہ کیا ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں گھس جائیں ہم سمندر میں بھی گھس جائیں گے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم مقام برک غماد تک ابوسفیان کا پیچھا کریں گے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۲۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کون دیکھنے جائے گا کہ ابوجہل کس حال میں ہے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چل پڑے کیا دیکھتے ہیں کہ اسے عفراء کے دو بیٹوں نے نیم جان کر کے چھوڑا ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے داڑھی سے پکڑا آگے سے بولا: کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر بھی کسی عظیم شخص کو قتل کیا ہے یا کہا: کیا ایسا کوئی عظیم شخص ہوسکتا ہے جسے اس کی قوم قتل کردے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۲۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی آپ نے اعراض کردیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی آپ نے اس کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہ دی اتنے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں (یعنی انصار کو) خاطر میں لانا چاہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم برک عماد تک جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس رائے کو اچھا سمجھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل پڑے حتیٰ کہ بدر جا پہنچے یہاں کنوؤں پر پانی لینے کے لیے قریش کے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان میں بنی حجاج کا ایک غلام بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھنے لگے غلام بولا: مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبة، امیة بن خلف وغیرھم لوگ ادھر موجود ہیں جب غلام نے یہ جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مارا بولا: جی میں ابھی بتائے دیتا ہوں چنانچہ بولا: ابوسفیان نہیں ہے یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھا بولا مجھے ابوسفیان کا علم میں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبة اور امیر بن خلف وغیرھم یہ لوگ ادھر موجود ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ غلام سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: یہ فلاں کی پچھاڑ گاہ ہے اور یہ فلاں کی بخدا آپ ﷺ نے جس جس کافر کی پچھاڑ گاہ کی تعیین کی تھی اسی جگہ میں وہ مارا گیا ذرہ برابر بھی کوئی وہاں سے نہیں چوکا۔ رواہ ابن شیبة

۳۰۰۲۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا یہ نوجوان لڑکا تھا یہ دیکھنے بھالنے کے لیے گیا تھا جنگ لڑنے نہیں گیا تھا چنانچہ دوران جنگ اسے ایک نیزا لگا، یوں وہ شہید ہوگیا واپسی پر میری پھوپھی اس جوان کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو مین صبر کروں گی اور اسے باعث ثواب سمجھوں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ بہشتیں تو بے شمار ہیں اور حارثہ فردوس بریں میں ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والبیھقی

غزوہ احد

۳۰۰۲۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غزوہ احد کو یاد کرتے روجاتے پھر فرماتے۔ غزوہ احد کا دن سارے کا سارا طلحہ کے نام ہے پھر واقعہ سنانے لگتے اور فرماتے غزوہ احد کے دن میں نے سب سے پہلے مال غنیمت سمیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے ڈھال بنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جا تارہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ شخص میری قوم کا ہو جبکہ مجھ سے مشرق کی طرف ایک شخص کھڑا تھا میں اسے نہیں جانتا تھا جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تھا وہ شخص تیز تیز قدم اٹھارہا تھا ابھی تک میں اسے پہنچانے سے قاصر رہا جب وہ اور قریب ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے جبکہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے گئے تھے آپ کا چہرہ بھی زخمی تھا آپ کے چہرہ اقدس میں خود کی دو کڑیاں کھپ گئیں تھیں رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہ کی خبر لو تاہم آپ کی اس بات کی طرف توجہ نہ دی میں آگے بڑھا تاکہ آپ کے رخسار مبارک سے خود کی کڑیاں نکالوں تاہم جھٹ ابوعبیدہ بوئے اور کہا: میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ یہ کام میرے لیے چھوڑ دیں میں پیچھے ہٹ گیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کڑیاں نکالنا اچھا نہ سمجھا چنانچہ رخسار مبارک پر منہ رکھ کر کڑیاں نکالیں جب پہلی کڑی نکالی اسی کے ساتھ دانت مبارک گر گیا اب میں آگے بڑھا تاکہ دوسری کڑی میں نکالوں مگر اب کی بار بھی ابوعبیدہ بولے: میں اپنے حق کی آپ کو قسم دیتا ہوں کہ یہ بھی میرے لیے چھوڑ دیں چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دوسری کڑی بھی نکال دی اور دوسرا دانت مبارک بھی گر گیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ یہ کام کرنا اچھی طرح جانتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی حالت درست کی پھر ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بدن پر ستر سے زائد زخم ہیں ان میں سے کوئی تیروں کے زخم تھے کوئی نیزوں کے اور کوئی تلواروں کے ان کی ایک انگلی بھی کٹ گئی تھی میں نے ان کی حالت بھی درست کی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن سعد وابن السنی والشاشی والبزار والطبرانی فی الاوسط والطبرانی والدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر والضیاء

راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا

۳۰۰۲۶..... ایوب کی روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: احد کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ سے طرح دے گیا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں دیکھ لیتا ہرگز تم سے طرح نہ دیتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بدر کے دن چھٹ گئے میں نے آپ کو شہداء میں تلاش کیا آپ نہ ملے میں نے کہا: بخدا! آپ جنگ سے بھاگنے والے نہیں اور نہ ہی آپ شہداء میں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے کیے پر اللہ تعالیٰ کو سخت غصہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمانوں پر اٹھالیا ہے لہٰذا اب مجھ میں کوئی بھلائی نہیں تاوقتیکہ میں بے جگری سے لڑوں، حتیٰ کہ میں بھی راہ حق میں شہید ہو جاؤں چنانچہ میں نے اپنی تلوار کا نیام کاٹ کر پھینک دیا اور پھر دشمن پر اندھادھند حملہ کر دیا چنانچہ دشمن کا گھیرا توڑ ڈالا کیا دیکھتا ہوں کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوں اور رسول اللہ ﷺ دشمن کے نرغے میں ہیں۔

رواہ ابویعلیٰ وابن ابی عاصم فی الجهاد والبورقی وسعید بن المنصور

۳۰۰۲۸..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا اگر میں نے مدینہ میں اپنے پیچھے عورتیں، بیٹیاں اور بہنیں نہ چھوڑی ہوتیں میں تمہیں جیتے جی میدان کارزار میں پیش کرتا لیکن تم مدینہ ہی میں دیکھ بھال کے لیے رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری پھوپھی دو شہیدوں یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے جابر رضی اللہ عنہ کے چچا کی خبر لائیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۲۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم احد کے مقتولین کی طرف گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک چشمہ جاری کروایا چالیس سال بعد ہم نے مقتولین کو نکالا ان کے بدن نرم ونازک تھے اور اطراف سے مڑے ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۳۰..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کے دن لوگ پیچھے ہٹ گئے سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور مؤمنین کو آپ کے زندہ سلامت ہونے کی بشارت دی میں ایک گھاٹی میں تھا رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی زرع لی۔ رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کی زرع پہنی اور اپنی انھیں پہنائی احد کے دن کعب رضی اللہ عنہ جوانمردی سے لڑے حتیٰ کہ ان کے بدن پر ستر زخم آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۱..... کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کی دن سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں نے خود کے نیچے آپ کی آنکھیں دیکھ کر اعلان کیا: اے انصار کی جماعت! تمہیں بشارت ہو یہ ہیں رسول اللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ خاموش

رہو۔رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۲...... ابوبشیر مازنی کی روایت ہے کہ شیطان نے جب پکار کر کہا محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مسلمانوں کی قدرے ہمت پست ہو گئی اور اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑ پر چڑھنے لگے چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی سلامتی کی خبر حضرت کعب بن مالک نے دی میں نے چیخ کر کہا: یہ ہیں رسول اللہ ﷺ جب آپ مجھے انگلی کے اشارے سے چپ رہنے کی تلقین فرما رہے تھے۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۳...... قاسم بن محمد کہل ازدی رضی اللہ عنہ (انھیں شرف صحبت حاصل ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو جنگ احد میں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سارے مسلمان زخمی بھی ہوئے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: بہت سارے مسلمان زخمی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور راستے پر کھڑے ہو جاؤ جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے یہ دعا پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو۔ "بسم اللّٰه شفاء الحی الحمید من کل حد وحدید او خنجر بلید اللهم اشف انه لا شافی الا انت" اللہ کے نام سے وہی ذات شفا دینے والی ہے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دیتا ہے ہر تلوار سے لوہے سے یا کند خنجر سے یا اللہ شفا عطا فرما، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ حضرت کہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ کسی شخص کے زخم میں پیپ پڑی اور نہ ہی ورم بنا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۰۰۳۴...... "مسند انس رضی اللہ عنہ" احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے اور آپ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی میت دیکھ کر فرمایا: اگر صفیہ رضی اللہ عنہ کے رنج کی بات نہ ہوتی میں انھیں اسی حال میں چھوڑ دیتا تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے انھیں جمع کرتا آپ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۳۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہدا کو دفن کر دو اور ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۳۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ غمزدہ ہوں گی میں انھیں اسی حال میں چھوڑ دیتا حتیٰ کہ انھیں درندے کھا جاتے اور قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے انھیں جمع کیا جاتا پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جب سر کی طرف چادر کی جاتی پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں کی طرف کی جاتی سر ننگا ہو جاتا آپ نے فرمایا: چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر پتے ڈال دو اس دن کپڑے کم اور مقتولین زیادہ تھے چنانچہ ایک شخص دو دو اشخاص اور تین تین کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جاتا آپ ﷺ پوچھتے کہ ان میں سے کسے زیادہ قرآن یاد ہے۔ اسے قبر میں پہلے داخل کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۳۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن تلوار لی اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون لے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ بڑھائے ہر شخص کہہ رہا تھا میں لوں گا میں لوں گا پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کو کون لے کر اس کا حق ادا کرے گا لوگوں نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے اتنے میں حضرت سماک ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا اور اس کا حق ادا کروں گا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اس سے مشرکین کے سر کچلے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۳۸...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ میں ایک تلوار لے کر آئے اور کہا: اسے خوشی سے لے لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آج جنگ اچھی طرح سے لڑے تو تمہارے لیے شاباش ہے آپ کے پاس حضرت سھل بن حنیف حضرت عاصم بن ثابت حضرت حارث بن صمہ اور حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار کون لے گا جو اس کا حق ادا کر سکے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں بے دریغ چلائی۔ حتیٰ کہ جب تلوار لائے تلوار آگے سے مڑی ہوئی تھی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کا حق ادا کیا، عرض کیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۳۹...... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور کہا تلوار لو اور اس تلوار نے مجھے پشیمان نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، اگر تم نے جوانمردی سے جنگ لڑی ہے تو ابودجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف (یعنی انصار کے تین شخص اور قریش کا ایک شخص) بھی دلیری سے جنگ لڑ چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کی دن کفار نے حضور نبی کریم ﷺ کو نرغے میں لے لیا آپ نے فرمایا: جو شخص ان مشرکین کو مجھ سے پیچھے دھکیلے گا وہ جنت میں جائے گا۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑے ہوئے جان ہتھیلی پہ رکھ کر ہجوم پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑے۔ حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر اور انصاری کھڑے ہوئے اور سات مشرکین کو قتل کر کے پیچھے دھکیل دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے آگے احد کے دن ڈھال بنے رہے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تیر مارتے تو نبی کریم ﷺ نشانے کو غور سے دیکھتے تھے

رواہ ابن شاھین فی الافراد وقال تفرد بہ عبدالعزیز عن الولید عن الاوزاعی لااعلم حدث بہ غیرہ وھو حدیث غریب حسن وعبد العزیز رجل حسن من اھل الشام غریب الحدیث ورواہ ابن عساکر

۳۰۰۴۲...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احد کے دن فرمایا: حمزہ کی قتل گاہ کسی نے دیکھی ہے ایک شخص نے کہا: میں نے ان کی قتل گاہ دیکھی ہے فرمایا: چلو مجھے دکھاؤ آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا پیٹ چاک کیا گیا ہے اور مثلہ کیا گیا ہے وہ شخص بولا یارسول اللہ! بخدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی پھر آپ ﷺ نے شہداء کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: میں ان لوگوں پر گواہ ہوں انھیں ان کے خون سمیت کفن دو چونکہ قیامت کے دن یہ لوگ اٹھیں گے ان کے زخموں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور ان سے مشک کی سی خوشبو آرہی ہوگی جسے زیادہ قران یاد ہوا سے پہلے قبر میں اتارو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۷۔

شہید کا مقام جنت میں

۳۰۰۴۳...... ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' حضرت حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ احد کے دن جنگی تماشائی کے طور پر آئے تھے اور ابھی لڑکے تھے چنانچہ بھٹکتا ہوا ایک تیر ان کے جالگا اور شہید ہو گئے لشکر کی واپسی پر ان کی والدہ آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کو حارثہ کا مقام معلوم ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کرتی ہوں ورنہ بصورت دیگر آپ میری حالت دیکھ لیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنت کوئی ایک نہیں بلکہ وہ بے شمار بہشتیں ہیں تمہارا بیٹا فردوس بریں میں ہے ام حارثہ رضی اللہ عنہ بولیں تب میں صبر کروں گی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے تھے جب مشرکین کے علم بردار قتل ہوئے تو مشرکین ہزیمت خوردہ ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے لشکر پر لوٹ مار ڈال دی لیکن مشرکین نے پیچھے سے پلٹ کر دوبارہ حملہ کر دیا۔ مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو کر بکھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے علمبر داروں میں کھڑے ہو کر آواز دی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے۔ خزرج کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جبکہ رسول اللہ انہی کے جھنڈے تلے تھے مہاجرین کا جھنڈا ابوروم عبدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے اوس کا جھنڈا حضرت امیہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا پھر فریقین نے صفیں توڑ کر خلط ملط ہو کر جنگ لڑی۔ مشرکین لات وعزیٰ اور ہبل کے نعرے لگا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر تحقیر آمیز کلمات کس رہے تھے بخدا میں نے رسول کریم ﷺ کو اضطراب کی حالت میں بالشت بھر بھی اپنی جگہ سے پلٹے نہیں دیکھا آپ دشمن کے آگے سینہ سپر رہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آجاتی اور کبھی وہ بھی پیچھے ہٹ

جاتی۔ میں کبھی آپ کو کمان سے تیر برساتے دیکھتا اور کبھی پتھر پھینکتے ہوئے دیکھتا آپ یوں ثابت قدم رہے جس طرح ایک مضبوط جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہتے۔ آپ کے ساتھ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے سات مہاجرین اور سات انصار تھے وہ یہ ہیں ابوبکر، عبدالرحمن بن عوف، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، ابوعبیدہ بن الجراح، زبیر بن عوام انصار میں سے یہ تھے حباب بن منذر ابودجانہ عاصم بن ثابت حارث بن ضمہ سہل بن حنیف اسید بن حضیر اور سور بن معاذ رضی اللہ عنہ اجمعین۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۴۵...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بھی غزوہ احد کے موقع پر جنگ میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کرنا چاہا تاہم میرے چچا نے کہا: یارسول اللہ! یہ بہت اچھا تیرانداز ہے اسے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ دوران جنگ میرے سینے پر تیر لگا اور میرے چچا نے آپ ﷺ کو جا کر خبر کی آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی حالت میں چھوڑ دو تو وہ شہید ہوگا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۶...... ھشام بن عامر کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ سے شکایت کی گئی کہ زخمیوں کی تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا: قبریں کھودو اور قبریں کشادہ رکھو اور ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہیدوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو اور میرے باپ (یعنی میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کو دوسرے دو آدمیوں سے پہلے جنت میں داخل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۴۷...... "مسند رفاعہ بن رافع" جب مشرکین احد سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زرہ توجہ کروتا کہ میں اپنے رب کی ثناء کرلوں پھر یہ دعا کی:

اللھم لک الحمد کله اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لما اضللت ولا مضل لما ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقارب لما باعدت ولا مباعد لما قوبت اللھم ابسط علینا من بر کاتک ورحمتک وفضلک ورزقک اللھم انی اسالک النعیم المقیم الذی لایحول ولا یزول اللھم نی اسالک النعیم یوم العیلة و الا من یوم الخوف اللھم عائذ بک من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعت منا اللھم حبب الینا الا یمان وزینه فی قلوبنا و کره الینا الکفر والفسوق واجعلنا من الرا شدین اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصا لحین غیر خزا یا ولا مفتونین اللھم قاتل الکفرة الذین یکذبون رسلک ویصد ون عن سبیلک واجعل علیھم رجزک وعذابک اللھم قاتل الکفرة الذین اوتوا الکتاب اله الحق.

ترجمہ:...... یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ تیرے فراخی کو تنگی میں کوئی نہیں تبدیل کرسکتا اور تیری دی ہوئی تنگی کو کوئی فراخی میں نہیں تبدیں کرسکتا جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا تیرے عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا جس چیز کو تو دور کردے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو قریب کرے اسے کوئی دور نہیں کرسکتا یا اللہ اپنی برکتیں ہمیں عطا فرما۔ اپنی رحمت فضل اور رزق سے ہمیں نواز یا اللہ! میں تجھ سے دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی تبدیل نہیں ہوئیں اور جن پر کبھی زوال نہیں آتا یا اللہ کم مائیگی کے دن میں تجھ سے نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور خوف کے دن امن کا خواہستگار رہوں یا اللہ تو جو کچھ ہمیں عطا کرے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو ہم سے روک دے اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ ایمان ہمیں محبوب بنادے اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما، کفر کو ناپسندیدہ کردے فسوق سے ہمیں دور رکھ اور ہمیں رشد وہدایت پانے والوں میں سے بنادے یا اللہ! ہمیں مسلمانوں کی موت عطا فرما۔ ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور صالحین کے ساتھ شامل کردے دراں حالیکہ ہم پشیمان نہ ہوں اور آزمائشوں میں نہ ڈالے جائیں۔ یا اللہ کافروں کا صفایا کردے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما یا اللہ! ان کافروں کو قتل کردے جنہیں کتاب دی گئی اے معبود برحق۔

رواہ احمد بن حنبل وا لبخاری فی الا دب والنسائی والطبرانی والبغوی والبا وردی وابو نعیم فی الحلیة والحاکم وتعقب البیهقی

فی الدعوات والضیاء عن رفاعة بن رافع الزرقی
کلام: ..... حافظ ذھبی کہتے ہیں یہ حدیث باوجود نظافت اسناد کے منکر ہے مجھے تو خوف ہے کہ کہیں یہ موضوع نہ ہو۔
۳۰۰۴۸ ..... ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غروہ احد کے موقع پر مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ثنیۃ الوداع پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا لشکر ہے جو مکمل طور پر اسلحہ سے لیس ہے آپ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبداللہ بن ابی بنی قینقاع کے چھ سو یہودی سپاہیوں کے ہمراہ ہے آپ نے فرمایا: کیا ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا نہیں فرمایا: انھیں کہو واپس چلے جائیں چونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔ رواہ ابن النجار
۳۰۰۴۹ ..... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی حتیٰ کہ عارضی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی مگر مسلمان کفر کے سامنے ڈٹ گئے اور صبر واستقامت کا ثبوت دیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کو اپنے جسموں سے ڈھانپ لیا اور آپ کے آگے ڈھال بن گئے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہتے: یارسول اللہ! میری جان آپ کی جان پر قربان جائے میرا چہرہ آپ کے چہرے پر قربان ان میں سے بعض شہید ہوں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں ابوبکر، عمر علی، زبیر، طلحہ، سعد سھل بن حنیف ابن ابی افلح، حارث بن صمہ، ابودجانہ، حباب بن منذر، رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر آپ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں بوجھ بھاری ہونے کی وجہ سے چٹان پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اٹھا کر چٹان پر رکھا آپ چٹان پر سیدھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے فرمایا: طلحہ کے لیے جنت واجب ہوچکی ہے۔ رواہ ابن عساکر
۳۰۰۵۰ ..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا اور سامنے کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے آپ ﷺ ہاتھ اوپر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب نصرانیوں پر بھی سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے اس شخص پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور میری اولاد کے متعلق مجھے اذیت دی۔ رواہ ابن النجار وفیہ زیاد بن المنذر رافضی متروک
۳۰۰۵۱ ..... عبداللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے آیا نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا مانا کیا اور فرمایا: انا النبی غیر الکذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی ہوں اور میرے نبی ہونے میں جھوٹ نہیں ہے۔ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة
۳۰۰۵۲ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف چار آدمی باقی رہے تھے ان میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن عساکر
۳۰۰۵۳ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص احد کے دن قتل کیا گیا مشرکین نے اسے دوائی پلانا چاہی مگر اس نے علاج کروانے سے انکار کردیا مشرکین نے اسے دوائی دی۔ حتیٰ کہ مقام ویہ پر پہنچا اور مرگیا۔ رواہ ابن ابی شیبة
۳۰۰۵۴ ..... خالد بن مخلد، مالک بن انس عبداللہ بن ابی بکر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں خود کی کڑیاں کھب گئیں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ اقدس بھی زخمی ہوا آپ کا جلے ہوئے شیرے سے علاج کیا گیا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس مشکیزے میں پانی لاتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبة
۳۰۰۵۵ ..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول مقبول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے تنہا رہ گئے تھے جبکہ آپ کے اور مشرکین کے درمیان حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے اور بے جگری سے لڑتے جارہے تھے اسی اثناء میں وحشی گھات لگائے بیٹھا تھا موقع ملتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اکتیس (۳۱) کفار واصل جہنم ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ رواہ ابونعیم
۳۰۰۵۶ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے سال رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ واپس کردیا تھا ان میں اوس بن

عزابہ، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بھی تھے۔رواہ ابونعیم

۳۰۰۵۷..... ''مسند ابن عمر'' جاؤ راستے میں کھڑے جاؤ اور جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو اور پھر یہ دعا پڑھ:

بسم اللّٰہ شفاء الحی الحمید من کل حد وحدید وحجر تلید اللھم اشف انہ لاشا فی الا انت

اللہ کے نام سے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دینے والا ہے ہر تلخ سے تلوار سے دھاری دار پتھر سے یا اللہ شفاء دے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر عن ابی کھیل الازدی

کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: لوگوں کے جسموں پر بہت زخم ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۰۵۸..... قتادہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شہداء کو غسل دیا گیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۵۹..... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے ساتھ تدبیر (چال) چلی جبکہ تدبیر چلانے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۰..... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور غسیل ملائکہ حضرت حنظلہ بن راہب شہید کیے گئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۱..... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی ناک زخمی ہوئی آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے نیز حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے بچاتے رہے حتیٰ کہ ان کی انگلی ناکارہ ہوگئی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۲..... شعبی کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اس نے بیٹے کو تلوار دی لڑکا تلوار نہیں اٹھا سکتا تھا چنانچہ عورت نے رسی سے لڑکے کے بازو کے ساتھ تلوار باندھ دی پھر عورت بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول! یہ میرا بیٹا ہے یہ آپ کی طرف سے لڑے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو چنانچہ دوران جنگ لڑ کے زخم آیا اور گھائل ہوگیا اس کے پاس نبی کریم ﷺ آئے اور فرمایا: اے بیٹا شاید تم جزع فزع کر رہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۳..... عروہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا ان میں عبداللہ بن عمر بن خطاب تھے ان کی عمر چودہ (۱۴) سال تھی اسامہ بن زید، براء بن عازب، عزابۃ بن اوس بنی حارثہ کا ایک شخص زید بن ارقم، زید بن ثابت اور رافع رضی اللہ عنہم تاہم رافع رضی اللہ عنہ نے ایڑیاں اوپر اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کیا یوں انھیں اجازت مل گئی اور لشکر کے ساتھ چل پڑے جبکہ بقیہ کو مدینہ میں پیچھے چھوڑ گئے اور یہ لوگ مدینہ میں عورتوں اور بچوں کی رکھوالی کرتے رہے۔رواہ ابن عسا کر وسعید بن المنصور

۳۰۰۶۴..... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے شدت پیاس کی وجہ سے آپ گھٹنوں پر جھکا چاہتے تھے اتنے میں ابی بن خلف آیا اور وہ اپنے بھائی امیۃ بن خلف کا بدلہ لینا چاہتا تھا بولا! کہاں ہے وہ شخص جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ذرا میرے سامنے آئے اگر وہ سچا ہے مجھے قتل کرے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حربہ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ میں حربہ چلانے کی سکت ہے فرمایا: میں نے رب تعالیٰ سے اس کا خون مانگا ہے آپ نے حربہ لیا اور پھر اس کی طرف چل دیئے آپ نے حربہ اس دشمن کی طرف پھینکا۔حربہ نشانے پر لگا ابی بن خلف زخم کھا کر گھوڑے سے نیچے گرا اس کے ساتھی اسے گھسیٹتے ہوئے لے آئے اور کہا: تجھے کیا ہوا زخم تو گہرا نہیں۔اس نے کہا: محمد نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کی منت مان رکھی تھی میں اتنا درد پاتا ہوں کہ اگر یہ درد ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے انھیں بھی کافی ہو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۵..... عقال حماد بن سلمہ، ھشام بن عروہ عن ابیہ زبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مثل بالا حدیث مروی ہے

۳۰۰۶۶..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے والد کو غزوہ احد میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا جبکہ مسلمان اسے

مشرکین کا فرد سمجھ رہا تھا جب رسول ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اپنی طرف سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دی چنانچہ اس کا نام حسیل یا حسل تھا۔
رواہ ابونعیم

۳۰۰۶۷..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر صرف چھ آدمیوں کو ہوئی وہ یہ ہیں زبیر، طلحہ سعد بن ابی وقاص، کعب بن مالک، ابودجانہ اور سہل بن حنیف۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۶۸..... ''مسند علی'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں جبرائیل امین اور میکائیل علیہ السلام کو دیکھا انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۶۹..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص مسلمانوں کو جلانا چاہتا تھا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تیر مارو میں نے کمان میں تیر رکھ کر نشانہ درست کیا اور تیر چلایا تیر سیدھا اس شخص کو پیشانی پر جا لگا اور وہ زمین پر گر پڑا گرتے ہی اس کا ستر کھل گیا اس کی یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔
رواہ ابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۰۰۷۰..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن میں نے ایک تیر مارا ایک خوبصورت شخص نے میرا تیر مجھے واپس کردیا میں اس شخص کو نہیں جانتا تھا حتیٰ کہ کافی دیر بعد مجھے یقین ہوا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے۔ رواہ الواحدی وابن عساکر

۳۰۰۷۱ ''مسند طلحہ'' قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا شل ہاتھ دیکھا جس سے رسول اللہ ﷺ کو بچاتے رہے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر وابونعیم فی المعرفة

۳۰۰۷۲..... موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے جسم پر چوبیس (۲۴) زخم دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے آئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۷۳..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد میں جب وہ اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کو بچانے میں مصروف تھے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ٹوٹ گیا غفلت میں زبان سے ''حس'' کا کلمہ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تو اس دنیا رہتے ہوئے جنت میں اپنا محل دیکھ لیتے جو رب تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۰۷۴..... زہری کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اور مسلمان متفرق ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باقی رہے ان میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ ایک مشرک آگے بڑھا اور رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر تلوار سے حملہ آور ہونا چاہتا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ اقدس کے آگے اپنا ہاتھ رکھ دیا جب تلوار ہاتھ پر پڑی زبان سے ''حس'' کا کلمہ نکلا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ رک جاؤ اگر تم بسم اللہ کہتے کیا اچھا ہوتا؟ اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۵..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن مجھے ایک تیر لگا میری زبان سے ''حس'' نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے فرشتے تمہیں لے کر فضا میں پرواز کر جاتے اور لوگ تمہیں دیکھتے ہی رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۶..... ''مسند انس بن ظہیر'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چھوٹا سمجھ کر فرمایا: یہ چھوٹا لڑکا ہے آپ نے انھیں واپس کرنا چاہا رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہر بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا بھتیجا اچھا تیر انداز ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی (رواہ البخاری فی تاریخہ وابن السکن وابن مندہ وابونعیم فی المعرفۃ اور کہا ہے کہ ظہیر بن رافع کے نام میں کسی وہمی شخص سے تصحیف ہوئی ہے چونکہ صحیح نام اسید بن ظہرا ہے جبکہ الاصابہ میں ہے کہ درست وصواب وہی بات ہے جو جماعت نے کی ہے اور وہ یہ ہے انس بن ظہیر جو کہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں۔ حدیث کی سند یوں ہے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر عن اختہ سعدی بنت ثابت عن ابیھا عن جدھا انس رضی اللہ عنہ)

غزوۂ خندق

۳۰۰۷۷...... "مسند عمر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں غزوۂ خندق کی موقع پر گھر سے نکلی اور لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوئی حتیٰ کہ ایک باغیچے میں داخل ہوئی۔ باغیچے میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے کوئی آزمائش پیش آجائے یا ہم کسی جنگی چال کے لیے یہاں آئے ہوں، بخدا، عمر رضی اللہ عنہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے چاہا کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تم نے بہت باتیں کر دیں جنگی چال کہاں ہے اور جنگ سے بھاگنا کہاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن ظہر کی نماز پڑھی اور نہ ہی عصر کی نماز حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ المخلص فی حدیثه

خندق کے موقع پر رجزیہ اشعار

۳۰۰۷۹...... مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ بذات خود (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر) خندق سے مٹی نکالتے رہے حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹے پڑے تھے آپ ﷺ زبان مبارک سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے رہے۔

اللهم لو لا انت مااهتد ينا ولا تصد قنا ولا صلينا
فانزلن سكينة علينا وثبت الا قدام ان لا قينا
ان الاولى قد بغوا علينا وان ارادو افتنة ابينا

یا اللہ اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نمازیں پڑھتے ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ ان لوگوں نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے اور یہ جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم کبھی بھی اسے قبول نہیں کرتے۔

۳۰۰۸۰...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا خندق میں ایک جگہ بھاری چٹان آگئی جو نہ باہر نکل پائی تھی اور نہ ہی ٹوٹی تھی ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ تشریف لائے جب آپ نے چٹان دیکھی اپنی چادر نیچے رکھی اور ہتھوڑا اٹھالیا پھر بسم اللہ پڑھ کر ہتھوڑا مارا چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، اور آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں نے شام کے سرخ محلات دیکھ لئے پھر آپ نے دوسری بار ہتھوڑا مارا چٹان دو تہائی ٹوٹ گئی آپ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں آپ نے پھر تیسری بار ہتھوڑا مارا اور بسم اللہ پڑھی یوں چٹان کا بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں اپنی اس جگہ سے یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی المتفق والمفترق

۳۰۰۸۱...... "مسند ثعلبہ بن عبدالرحمٰن انصاری" حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے چادر پہنائی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے انجام میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کر کے واپس کیا اور انھیں کچھ غنیمت نہ ملی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزت میں کون اشعار کہے گا؟ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کہوں گا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں کہوں گا فرمایا: تم اچھے اشعار کہہ لیتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ

میں کہوں گا۔ فرمایا جی ہاں مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔ رواہ بن مندہ وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۰۰۸۳۔۔۔۔۔ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین دن تک خندق کھودتے رہے اور کھانا چکھا تک نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! خندق میں ایک چٹان آ گئی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی ڈالو پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال یا ہتھوڑا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر تین چوٹیں لگائیں چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب ہو کر دیکھا کہ آپ نے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) پتھر باندھ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۸۴۔۔۔۔۔ ''مسند حذیفہ بن یمان'' زید بن اسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری صحبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہم نے انھیں نہیں پایا تم نے انھیں دیکھا جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھ سکے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے ایمان کی شکایت کرتے ہیں چونکہ تم نے اللہ کو دیکھا نہیں، بخدا میں نہیں جانتا کہ تم اگر رسول اللہ۔۔۔۔۔ کو پالیتے تم کس حال میں ہوتے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کی وہ طوفانی رات دیکھی ہے جو شدید بارش اور سخت سردی والی رات تھی یکا یک رسول اللہ ﷺ نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: کون جا کر دشمن کی خبر لائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کا رفیق بنائے گا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص بھی تیار نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص جا کر دشمن کی خبر لائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا بخدا مجمع سے کوئی شخص کھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کوئی شخص جائے اور دشمن کی (جاسوسی کر کے) خبر لائے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا رفیق بنائے گا چنانچہ اس بار بھی مجمع سے کوئی نہ اٹھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ حذیفہ کو بھیج دیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا تم چپ رہو، بخدا! رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب نہیں کیا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے قتل ہونے کا ڈر نہیں، البتہ مجھے گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم گرفتار نہیں ہو گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جو چاہیں حکم دیں فرمایا: جاؤ اور قریش کے مجمع میں داخل ہو جاؤ اور کہو: اے جماعت قریش! لوگ چاہتے ہیں کہ کل کہیں: کہاں ہیں قریش کہاں ہیں لوگوں کے راہنما کہاں ہیں لوگوں کے سردار! آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ شروع کر دینا یوں جنگ تمہارے بل بوتے پر ہوگی پھر تم بنی کنانہ کے پاس جاؤ اور کہو: اے جماعت کنانہ! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ کہاں ہیں بنی کنانہ کہاں ہیں تیرانداز آگے بڑھو تم آگے بڑھنا یوں جنگ میں جا ملنا اور جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر تم قیس کے پاس آنا اور کہو: اے جماعت قیس! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ: کہاں ہے قبیلہ قیس جو بے مثال شہسوار ہیں کہاں ہیں شہسواروں کے پیشوا آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ میں جا ملنا یوں جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے مجھے تاکید کی کہ اپنے اسلحہ سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا حتیٰ کہ تم میرے پاس واپس آ جاؤ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قریش کی طرف چل دیا اور لشکر کے درمیان جا پہنچا اور ان کے ساتھ مل کر آگ تاپنے لگا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے مطابق بات کرنے لگا کہ قریش کہاں ہیں؟ کنانہ کہاں ہیں؟ قیس کہاں ہیں؟ حتیٰ کہ سحری کے وقت ابوسفیان کھڑا ہوا اور لات عزیٰ سے مناجات کیں پھر کہا: ہر شخص اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی تحقیق کرے کہ کون ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس ایک شخص بیٹھا آگ تاپ رہا تھا میں نے پھرتی سے اسے پکڑ لیا تاکہ مجھ سے پہلے وہ مجھے نہ پکڑے میں نے کہا: تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں ہوں میں نے کہا: اچھا اچھا ٹھیک ہے حضرت ابوسفیان نے صبح کے آثار دیکھے کہا: آواز دو کہاں ہیں قریش؟ کہاں ہیں لوگوں کے راہنما؟ کہاں میں لوگوں کے پیشوا؟ آگے بڑھو چنانچہ لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے ابوسفیان نے پھر کہا: کہاں ہیں کنانہ تیرانداز آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے پھر کہا: کہاں ہیں قیس کہاں ہیں شہسوار کہاں ہیں گھوڑے دوڑانے والے آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر مشرکین ڈر گئے اور ہمت ہار گئے اللہ تعالیٰ نے تند و تیز آندھی چلائی چنانچہ مشرکین کا کوئی خیمہ نہ رہا جسے ہوا نے الٹ نہ دیا ہو اور ان کا ہر برتن الٹ گیا ہر طرف کوچ کرنے کی صدائیں بلند ہوئیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوسفیان کو دیکھا اس نے اپنے اونٹ پر چھلانگ لگائی اونٹ بندھا ہوا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں! بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کرنے کی تاکید نہ کی ہوتی میں ابوسفیان پر تیروں کی بارش کر دیتا چونکہ وہ میرے بہت قریب کھڑا تھا چنانچہ قریش رسوا ہو کر چل دیئے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا اور ساری کارگزاری آپ کے گوش گزار کی آپ کارگزاری سن کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ رواہ ابو داؤد وابن عساکر

۳۰۰۸۵...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا: مشرکین نے ہمیں نماز عصر سے مشغول رکھا چنانچہ آپ نے تا غروب آفتاب نماز نہ پڑھی اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیھقی فی عذاب القبر

۳۰۰۸۶...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے اپنی زرہ اتاری پتھروں سے استنجا کیا اور پھر غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر وقال رجالہ ثقات والحدیث غریب

۳۰۰۸۷...... ''مسند رافع بن خدیج'' ھرمز بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر سب سے اچھا قلعہ بنی حارثہ کا قلعہ تھا نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو اسی قلعہ میں محفوظ کیا اور عورتوں کو تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر حملہ آور ہو تو تلواروں سے اس کی خبر لو چنانچہ بخدان نامی شخص جو بنی حجاش سے تھا گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے عین نیچے آ کھڑا ہوا اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا ایک بہترین شخص کی طرف نیچے اترو عورتوں نے قلعہ کے اوپر سے تلواریں لہرائیں جنہیں مسلمانوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی ایک جماعت خبر لینے قلعے کی طرف دوڑ پڑی ان میں بنی حارثہ کا ایک شخص ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بھی تھا اس نے مشرک سے کہا: سامنے آ کر مقابلہ کر۔ چنانچہ ظہیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گردن اڑا دی پھر سر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۸...... ہرمز بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق میں شرکت کرنے کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے ایک چادر بھی اوڑائی۔

رواہ ابن عساکر وفیہ یعقوب بن محمد الزھری ضعیف

۳۰۰۸۹...... ابن جہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا (ابن جہاد رضی اللہ عنہ کو شرف صحبت حاصل ہے) اے ابا جان! آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اگر میں آپ ﷺ کو دیکھ لیتا آپ کے ساتھ ایسا اور ایسا برتاؤ کرتا ابن جہاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اصلاح کرتے رہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہم غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: جو شخص مشرکین کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا چنانچہ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا چونکہ بھوک اور سردی نے لوگوں کو نہایت کسم پرسی کے عالم میں دھکیل دیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں صرف اس خوف سے نہیں اٹھا کہ ممکن ہے میں آپ کے پاس مشرکین کی خبر نہ لاسکوں آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۹۰...... واقدی ابن ابی عباس بن سہل عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے ہتھوڑا لیا اور پتھر پر ضرب لگائی آپ ﷺ کی ضرب سے پتھر کی کھوکھلی آواز آئی آپ ہنس پڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک قوم سے ہنسا ہوں جس کا تعلق مشرق سے ہے اسے جنت کی طرف بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جا رہا ہے جبکہ وہ جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۹۱...... ''مسند ابی سعید'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں سے روک دیئے گئے پھر ہماری کفایت کر دی گئی چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیز'' اللہ تعالیٰ مومنین کی طرف سے جنگ کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر نماز قائم کی پہلے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح کہ اس سے پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جس

طرح قبل ازیں عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے، آپ نے یہ نمازیں یہ آیت نازل ہونے سے پہلے پڑھیں ''فان خفتم فرجالا او رکبانا'' یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ پا نماز پڑھ لو یا سوار ہو کر۔ یعنی نماز خوف کے حکم کے نزول سے قبل کا وقعہ ہے۔

رواہ ابو داؤد والطیالسی وعبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید والنسائی وابویعلی وابوالشیخ فی الاذان والبیہقی

۳۰۰۹۲۔۔۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احزاب (لشکروں) پر یوں بددعا کی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب ھازم الاحزاب اھزمھم وزلزلھم اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے جلد از جلد حساب چکانے والے لشکروں کو شکست دینے والے لشکروں کو شکست دے اور انھیں جھنجھوڑ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۹۳۔۔۔ مصعب کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ غزوہ خندق کے دن وہ قلعہ میں ایک بلند جگہ پر تھے جبکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ عمر بن ابی سلمہ بھی تھے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ پر کھونٹا گاڑ رکھا تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین پر حملہ کرتے حسان رضی اللہ عنہ کھونٹے پر تلوار سے حملہ کر دیتے اور جب مشرکین ہجوم بنا کر آئے تب بھی کھونٹے پر حملہ کرتے تا کہ یوں لگے گویا حسان رضی اللہ عنہ کسی بہادر دشمن سے لڑ رہے ہیں اور ایک طرح کی مشابہت بھی ہو جائے دیکھنے سے یوں لگے گویا جہاد میں مصروف ہیں وہ ایسا ضعف کی وجہ سے کرتے تھے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ اگرچہ دست وبازو سے جہاد کرنے سے ضعیف تھے لیکن جو جہاد انھوں نے زبان سے مشرکین کے خلاف اشعار کہہ کر کیا ہے اس کی مثال نہیں ملی) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن میں نے ابن ابی سلمہ پر بڑا ظلم کیا وہ مجھ سے دو سال بڑا تھا میں اسے کہتا پہلے تم مجھے اپنی گردن پر اٹھاؤ تا کہ میں تماشا دیکھوں (چونکہ ابن زبیر ۳، ۴ سال کے بچے تھے) پھر میں تمہیں اٹھاؤں گا جب اس کے اٹھانے کی باری آتی میں کہتا اس بار نہیں اگلی بار ابھی میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں میرے باپ نے زور رنگ کا عمامہ باندھ رکھا ہے۔ بعد میں میں نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم اس وقت کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں ابن ابی سلمہ کی گردن پر تھا اس نے مجھے اٹھا رکھا تھا میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت رسول کریم ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع کیے (یعنی فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی اثناء میں ایک یہودی قلعہ کی طرف آنکلا اور قلعے پر چڑھنے لگا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حسان! اس یہودی کی خبر لو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں جنگ لڑ سکتا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا اپنی تلوار مجھے دو حسان رضی اللہ عنہ نے انھیں تلوار دے دی جب یہودی اوپر چڑھ آیا صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حملہ کر دیا اور یہودی کو قتل کر کے اس کا سرتن سے جدا کر دیا پھر حسان رضی اللہ عنہ کو سر دے کر کہا یہ سر نیچے پھینکو چونکہ مرد عورت کی بنسبت دور تک پھینک سکتا ہے صفیہ رضی اللہ عنہا چاہتی تھیں تا کہ یہودی کے دوسرے ساتھیوں پر رعب پڑے کہ قلعہ میں بھی کچھ مسلمان سپاہی موجود ہیں۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

غزوہ خندق کے موقعہ پر نمازیں قضاء ہونا

۳۰۰۹۴۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مشرکین کے ساتھ مصروف جنگ رہے جس کی وجہ سے آپ کی نماز فوت ہوئی آپ نے فرمایا: مشرکین نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول رکھا جو کہ نماز وسطی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیہقی فی السنن فی اعذاب القبر

۳۰۰۹۵۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اعلان کیا کہ کوئی شخص بھی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ کی بستی میں تاہم بنو قریظہ کے ہاں پہنچنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاخیر ہوئی اور نماز عصر

فوت ہوجانے کا اندیشہ ہوا اس لیے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رستے ہی میں نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم وہیں پڑھیں گے جہاں کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے گو نماز کا وقت نکل جائے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فریقین میں سے کسی پر نکیر نہیں کی۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۹۶..... "مسند ابن عمرؓ" حاکم (فی مناقب الشافعی) فضل بن ابی نصر ابوبکر رضی اللہ عنہ احمد بن یعقوب بن عبدالملک بن عبدالجبار قرشی جرجانی ابوالعباس احمد بن خالد بن یزید بن غزوان فضل بن ربیع کی اولاد سے ایک شخص سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ہارون الرشید نے مجھے پیغام بھیجا پھر ہارون الرشید کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کا قصہ ذکر کیا اور اس دعا کا ذکر کیا جو امام شافعی نے کی تھی پھر وہ حدیث پوچھی جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مالک بن انس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر قریش کی لیے بددعا کی جس کے الفاظ یہ ہیں اے اللہ! میں تیرے مقدس نور اور تیری طہارت کی عظمت اور تیرے جلال کی برکت کی ہر طرح کی آفت سے پناہ چاہتا ہوں۔

کلام:..... چنانچہ امام بیہقی نے "کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی" میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند موضوع ہے اور اس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں چونکہ فضل بن ربیع کا حال مجہول ہے اور اس کی اولاد کا حال بھی مجہول ہے احمد بن یعقوب یہ ابن بغطرہ قرشی اموی ہے اس کی اس طرح کی بے شمار موضوع احادیث ہیں جن کی روایت کسی طرح حلال نہیں اور نہ وہ روایت حلال ہے جو ہمارے شیخ نے نقل کی ہے اگر وہ اس روایت سے اجتناب کرتے بہت اچھا ہوتا۔ امام شافعی اس طرح کی روایت سے پاکدامن ہیں اسی طرح مالک نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی مبرا ہیں البتہ میں نے یہ حدیث ابونعیم احد بن عبداللہ اصبہانی کی کتاب میں دیکھی ہے اس کی سند یوں ہے ابی بکر احمد بن محمد بن موسیٰ محمد بن حسین ابن مکرم عبدالاعلی بن حماد نرسی کا کہنا ہے کہ ایک دن رشید نے فضل بن ربیع سے کہا۔ پھر حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث اپنی سند سے شافعی مالک کے طریق سے ذکر کی ہے اور یہ بھی موضوع ہے۔ نیز ابوبکر محمد بن جعفر بغدادی ابی بکر محمد بن عبید ابونصر مخزومی فضل بن ربیع کی سند سے ذکر کی ہے اور اس میں ذکر نہیں کہ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جبکہ پڑھی اسی جیسی روایت ہے یہ انکار نہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا نہیں کی لیکن وہ روایت منکر ہے جو شافعی مالک نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے طریق سی مروی ہے۔ انتھی۔

۳۰۰۹۷..... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: مشرکین نے ہمیں نماز وسطی یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۹۸..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ دے رہے تھے جبکہ آپ کے سینے کے بال غبار آلود تھے اور آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

اللم ان الخیر خیر الاخرہ فاغفر الانصار و المهاجرہ.

اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۳۰۰۹۹..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ خندق کے دن چار نمازوں سے مشغول رکھا حتیٰ کہ رات کا بھی کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی (جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے) پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عشائی کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۰۰..... ابن اسحاق، یزید بن رومان عروہ، عبیداللہ بن کعب بن مالک انصاری کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن عمرو بن عبدود اپنے لشکر سے نکل کر باہر آیا تاکہ میدان جنگ کا اندازہ کرے جب وہ اور اس کے شہسوار ایک جگہ رکے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو سے کہا: اے عمرو! تم نے اللہ تعالیٰ سے قریش کے لیے عہد کر رکھا تھا کہ اگر تمہیں کوئی شخص دو چیزوں کی دعوت دے تو ان میں سے ایک کو اختیار کرے گا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں عمرو نے کہا: مجھے اسلام کی حاجت نہیں حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: پھر میں تمہیں مبارزت (جنگ) کے لیے دعوت دیتا ہوں۔ کہا: اے بھتیجے کیوں بخدا مجھے پسند نہیں کہ میں تمہیں قتل کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں قتل کروں۔ اس پر عمرو کو غیرت آئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا چنانچہ دونوں گتھم گتھا ہوگئے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۱..... عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ خندق کے دن مشرکین کا جائزہ لے رہے تھے یہ دن بڑے آزمائش کا دن تھا اس جیسا دن مسلمانوں نے دیکھا نہیں تھا رسول کریم ﷺ زمین پر بیٹھے تھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کھجوروں کے خوشے نکلنے کا موسم تھا خوشے دیکھ کر لوگوں کو بہت خوشی ہوتی تھی چونکہ ان کی سال بھر کی معیشت کا دارومدار کھجوروں پر ہوتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا انھیں ایک خوشہ نظر آیا اور یہ پہلا خوشہ تھا جو دیکھا گیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا: یا رسول اللہ! فرحت وشادمانی کا خوشہ نمودار ہو چکا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اپنی عطا کی ہوئی نعمتوں کو ہم سے نہ چھیننا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۲..... عکرمہ کی روایت ہے کہ نوفل یا ابن نوفل غزوہ خندق کے موقع پر گھوڑے سے گر کر ہلاک ہوگیا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کو سو اونٹ بطور دیت بھجوائے نبی کریم ﷺ نے دیت لینے سے انکار کردیا اور فرمایا: تم خود ہی اسے لو چونکہ یہ دیت خبث ہے اور وہ جنت کا خبث ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۳..... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور مبارزت کا نعرہ لگایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! میرا غم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ، زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کرے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ مشرک پر غالب آگئے اور اسے قتل کردیا پھر اس کا ساز وسامان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ساز وسامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں دے دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۴..... "مسند انس" رسول کریم ﷺ صبح صبح نہایت سردی میں تشریف لائے جبکہ مہاجرین اور انصار خندق کھودنے میں مصروف تھے جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا تو فرمایا:

اللهم ان العيش عيش الا خرة فاغفر للا نصار وا لمها جرة.

یا اللہ درحقیقت زندگی تو آخرت کی زندگی ہے انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً کہا۔

نحن الذين بايعوا محمدًا على الجهاد مابقينا ابدا.

ہم نے محمد ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کررکھی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔

۳۰۱۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: یا اللہ! تو نے عبیدہ بن حارث کو بدر میں لے لیا اور حمزہ بن عبدالمطلب کو احد میں لے لیا اور یہ ہے علی یا اللہ مجھے تنہا نہ چھوڑنا بے شک تو بھلائی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۱۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ عمرو بن عبدود غزوہ خندق کے موقع پر خندق پر آیا اور اپنا گھوڑ لیے چکر لگا تا رہا بالآخر ایک جگہ سے خندق عبور کر آیا اور کہنے لگا میرے مقابلہ میں کون آئے گا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس کے مدمقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں اس کا مدمقابل ہونا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص اس کا مدمقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ یئے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں چونکہ مجھے دو طرح کی نیکیوں میں اختیار حاصل ہے اگر میں نے اسے قتل کیا تو وہ دوزخ میں چلا جائے گا اور اگر اس نے مجھے قتل کیا میں جنت میں داخل ہوں گا رسول کریم ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے علی! جاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرو کے مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جب اس کے قریب ہوئے اس نے پوچھا اے بھتیجے تم کون ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں علی ہوں، عمرو نے کہا: تیرا باپ میرا شراب کا ساتھی ہے میں تجھے قتل کرنا اچھا نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے قسم اٹھا

رکھی ہے کہ تجھ سے جو شخص بھی تین چیزوں کا مطالبہ کرے گا تو اسے ضرور پورا کرے گا سو میں تجھ سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں، عمرو نے استفسار کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللّٰہ و ان محمد رسول اللہ کی گواہی دے دے عمرو نے کہا: مجھے تیری رسوائی کا اختیار نہیں چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر واپس چلے جاؤ نہ ہمارے خلاف رہو اور نہ ہمارے ساتھ عمرو نے کہا: میں نے منت مان رکھی ہی کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن وحشی مجھ پر سبقت لے گیا میں نے پھر منت مانی ہے کہ میں محمد کو قتل کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر نیچے اترو عمرو گھوڑے سے نیچے اترا پھر دونوں کی تلواریں کوندنے لگیں تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔رواہ المحاملی فی امالیہ

۳۰۱۰۷.....مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو خدشہ ہوا کہ ابوسفیان شب خون نہ مار دے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے اور تم حم کا ورد کرو تو مشرکین کی مدد نہیں ہوگی۔رواہ ابن ابی شیبة

غزوہ بنی قریظہ

۳۰۱۰۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اسلحہ اتارا اور غسل کیا آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے جبکہ ان کا سر غبار سے اٹا پڑا تھا فرمایا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا! میں نے اسلحہ نہیں اتارا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب کس طرف حکم ہے؟ جبرئیل امین نے فرمایا: اب اس طرف کا ارادہ ہے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ اس وقت رسول کریم ﷺ بنی قریظہ کی طرف چل پڑے۔رواہ ابن عساکر

۳۰۱۰۹.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اپنے قلعہ سے نیچے اترے رسول کریم ﷺ نے ان کی تین سو آدمی تہ تیغ کئے اور جو باقی بچے ان سے فرمایا: سرزمین محشر کی طرف چلے جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں یعنی شام کی طرف چنانچہ آپ نے انھیں شام کی طرف چلتا کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۰.....شعبی کی روایت ہے کہ اہل قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر مارا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! مجھے اسوقت تک موت نہ دے جب تک مجھے ان (قریظہ) سے تشفی نہ ہو جائے چنانچہ بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابقت قلعوں سے نیچے اترے آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۱.....عروہ کی روایت ہے کہ بنو قریظہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اترے چنانچہ انھوں نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کردیئے جائیں عروہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۲.....عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ایک یہودی نے مقابلہ کے لیے للکارا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ اگر (میرا بیٹا) زبیر مارا جائے مجھے اس پر از حد دکھ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کردے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ یہودی پر غالب ہوگئے اور اسے قتل کردیا اسکا ساز وسامان رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام کے طور پر دے دیا۔رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۳.....عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خوات بن جبیر کو بنی قریظہ کی طرف گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا اس گھوڑے کا نام ''جناح'' تھا۔رواہ ابن ابی شیبة

حیی بن اخطب کا قتل

۳۰۱۱۴ ...... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حی بن اخطب نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کی پشت پناہی نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کو ضامن رکھا غزوہ قریظہ کے دن حی بن اخطب اور اس کا بیٹا لایا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیمانہ پورا پورا دو چنانچہ حکم دیا اور اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی قتل کیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۵ ...... یزید بن اصم کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو رسوا کر کے واپس کر دیا نبی کریم ﷺ اپنے گھر واپس آئے اور سر دھو رہے تھے کہ اتنے میں جبرئیل امین آ نکلے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ نے اسلحہ کھول دیا ہے حالانکہ فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نیچے نہیں رکھا بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس ہمارے ساتھ چلئے (رسول کریم ﷺ نے اعلان کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس جا پہنچے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۶ ...... ابن شہاب کی روایت ہے کہ بنو قریظہ نے ابوسفیان اور اس کے اتحادیوں کی طرف غزوہ خندق کے موقع پر پیغام بھیجا کہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو ہم عنقریب مسلمانوں کے پیچھے سے ان کے مرکز پر حملہ کریں گے یہ بات نعیم بن مسعود اشجعی نے سن لی نعیم نے رسول اللہ ﷺ معاہدہ کر رکھا تھا نعیم اس وقت عیینہ بن حصن کے پاس تھا وہ اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا اور آپ کو وہ تمام خبر کر دی جسے بنی قریظہ اتحادیوں کی طرف بھیجا چاہتے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم ہی نے انھیں اس کا حکم دیا ہو نعیم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر اٹھ گیا تا کہ غطفان تک پہنچا دے نعیم ایسا شخص تھا کہ اسے کوئی بات ہضم نہیں ہوتی تھی نعیم جب بنی غطفان کی طرف جانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ جو کچھ فرمایا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اسے کر گزریئے اگر یہ آپ کی رائے ہے تو بنی قریظہ کا معاملہ اس سے آسان تر ہے کہ آپ کچھ کہیں اور اس میں آپ پر اسے ترجیح دی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رائے ہے چونکہ جنگ ایک دھوکا اور چال ہے پھر رسول کریم ﷺ نے نعیم کے پیچھے قاصد دوڑایا جب نعیم واپس آ گیا آپ نے اس سے کہا: میں نے جو تجھ ابھی کہا ہے اس کا کسی سے تذکرہ نہ کرنا چنانچہ نعیم چلا گیا اور عیینہ بن حصن کے پاس جا پہنچا عیینہ کے پاس بنی غطفان کے لوگ بھی تھے نعیم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ حق ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں کہا: محمد نے مجھے وہی بات بتائی ہے جسے بنو قریظہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے'' کہ شاید ہم ہی نے انھیں اس کا حکم دیا ہے'' پھر محمد نے مجھے کسی سے تذکرہ کرنے سے منع کیا۔ عیینہ ابوسفیان کے پاس آیا اور اسے نعیم کی کہی ہوئی بات بتلا دی ابوسفیان نے کہا: ہم بنی قریظہ کو پیغام بھیجیں گے اور ہم ان سے رہن کا مطالبہ کریں گے اگر انھوں نے ہمیں رہن دے دیا تو وہ سچے ہوں گے اور اگر انھوں نے رہن سے انکار کر دیا تو لامحالہ وہ دھوکا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بنی قریظہ کے پاس ابوسفیان کا ایلچی آیا اور ان سے رہن کا مطالبہ کیا کہ اگر تم رہن دو گے تو تم محمد اور اس کے ساتھیوں کی مخالفت میں سچے ہو لہٰذا تم اپنے بچوں کو بطور رہن ہمارے حوالے کرو اور کل صبح لیتے آؤ بنی قریظہ نے کہا: اب ہفتہ کی رات داخل ہو چکی ہے لہٰذا ہمیں ایک دن کی مہلت دو تا کہ ہفتے کا دن گزر جائے۔

قاصد یہ پیغام لے کر ابوسفیان کے پاس واپس لوٹ آیا چنانچہ ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے کہا کہ یہ بنی قریظہ کی چال اور دھوکا ہے لہٰذا تم چلو ادھر سے اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں پر آندھی بھیج دی حتیٰ کہ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو اپنی سواری تک رسائی حاصل کر پاتا۔ یہ اتحادیوں کی شکست تھی اسی وجہ سے علماء نے جنگ میں دھوکا اور چال چلنے کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن جریر

غزوہ خیبر

۳۰۱۱۷ ...... یحییٰ بن سہل بن ابی خیثمہ کی روایت ہے کہ مظہر بن رافع حارثی شام کے دس غلام لایا تا کہ اس کی زمین میں کام کریں جب خیبر پہنچے تین دن وہاں قیام کیا اس دوران یہودیوں نے غلاموں کو مظہر کے قتل کرنے پر اکسایا اور انھیں یہودیوں نے دو یا تین چھریاں بھی دے دیں

چنانچہ جب خیبر سے نکل کر مقام ثبار پر پہنچے غلاموں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ کو چاک کر کے اسے قتل کر دیا غلام خیبر واپس لوٹ گئے یہودیوں نے انھیں زادراہ دیا وہ واپس شام جا پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو انھوں نے فرمایا: میں خیبر کی زمین مسلمانوں میں تقسیم کروں گا اور اموال بھی تقسیم کروں گا اس کی حد بندی کروں گا اور نشان لگا کر یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کروں گا رسول کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قرار نہیں دیگا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جلاوطنی کی اجازت دی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۰۱۱۸ ..... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے مرحب یہودی کو قتل کیا اس کا سر کاٹ کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا۔ رواہ احمد بن حنبل و العقیلی و البخاری ومسلم

۳۰۱۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں حملہ کے لیے لوگوں کو بھیجا چنانچہ لوگوں نے جم کر حملہ کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کوستے ہوئے اور لوگ انھیں کوستے ہوئے واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حالت ناگوار گزری آپ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ اہل خیبر سے لڑائی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور بھاگے گا بھی۔ لوگوں کو اس شرف کے حاصل کرنے کی طمع ہوئی حتیٰ کہ سر اوپر اٹھا کر دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: انھیں آشوب چشم ہے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری آنکھیں کھولیں اور آنکھوں میں لعاب ڈال دیا۔ پھر مجھے جھنڈا دیا میں تیزی سے چل پڑا مجھے ڈر تھا کہ آپ کوئی نئی بات نہ کر دیں میں اہل خیبر کے پاس آن پہنچا اور ان پر حملہ کر دیا مرحب رجز پڑھتا ہوا سامنے آیا میں بھی رجز پڑھتا ہوا اس کے مدمقابل ہوا حتیٰ کہ ہماری مڈبھیڑ ہوئی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اسے قتل کیا اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعے کا دروازہ بند کر دیا میں دروازے پر آیا اور برابر دروازہ کھولنے میں کوشاں رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار وسندہ حسن

فائدہ: ..... نبی کریم ﷺ خیبر کے مختلف قلعوں کو فتح کرنے کے لیے اعیان مہاجرین کو جھنڈا دیتے تھے یوں ہر روز جس قلعے کا ارادہ کرتے اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دیتا چنانچہ قضائے ازل ہی سے یہ مقدر تھا کہ یہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست راست پر فتح ہوگا۔ یہی بات یوں پوری ہوئی روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کم نہیں ہوتی چنانچہ پہلی روایت اس کا ازالہ ہے اہل خیبر انجام کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی دور میں آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہاں سے نکالے گئے یہ فضلیت تو لامحالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں'' اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ معاذ اللہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت نہیں کرتے تھے یا اللہ اور اللہ کے رسول کو بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں تھی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات از روئے قدردانی اور حوصلہ افزائی فرمائے۔ اس روایت سے روافض غلط غلط نظریات گھڑ لیتے ہیں اس لیے ان نکات پر تنبیہ کرنی پڑی۔

۳۰۱۲۰ ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا آپ رضی اللہ عنہ جہد مسلسل کے باوجود واپس لوٹ آئے اور قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور یوں فتح ان کے ہاتھ پر بھی مقدر نہ تھی ابن مسلمہ قتل ہوا اور لشکر واپس لوٹ آیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں (صبح کو) جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بغیر فتح کیے واپس نہیں لوٹے گا چنانچہ ہم نے رات گزاری اور ہم خوش تھے کہ کل فتح نصیب ہوگی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر جھنڈا منگوایا ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں تھا جو اس امید میں نہ ہو کہ یہ شرف اسے حاصل ہو حتیٰ کہ اس شرف کے حصول کے لیے میں نے طمع میں سر اوپر اٹھالیا۔ تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا اور قلعہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۲۱......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ خیبر کے قریب پہنچے۔ اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے: محمد اہل یثرب کو لے کر آ گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چڑھائی کے لیے بھیجا یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری جدوجہد سے قتال کیا لیکن بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اور لوگ انھیں کوستے رہے، پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ دوسرے دن جھنڈا لینے کے لیے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آرزومند ہوئے تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اس دن انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر انھیں جھنڈا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر قلعے کی طرف چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ کا اہل خیبر سے سامنا ہوا خصوصاً مرحب کا سامنا کرنا پڑا مرحب یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذاللیوث اقبلت تلھب

اطعن احیاناً وحینا اضرب

ترجمہ:......اہل خیبر کو خوب معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں سلاح پوش بہادر اور تجربہ کار میں چنانچہ جب شیر مدمقابل ہونے کے لیے سامنے آتے ہیں آگ برسا رہے ہوتے ہیں میں مہارت سے نیزے بھی چلاتا ہوں اور کبھی تلوار کے وار بھی کرتا ہوں۔

چنانچہ مرحب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آمنا سامنا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تلوار سر کو کچلتی ہوئی اس کے جبڑوں تک جا پہنچی تلوار اس زور سے اس کے سر پر پڑی تھی کہ سارے لشکر نے تلوار چلنے کی آواز سن لی پھر یہودیوں کی ہوا نکل گئی اور یوں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۲......"مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی یہ رجز پڑھتا ہوا باہر آیا۔

قدعلمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اطعن احیانا وحینا اضرب

اذا اللیوث اقبلت تجرب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں جب شیر مدمقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں جب شیر مدمقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں۔

چنانچہ مرحب "ھل من مبارز" کیا کوئی مدمقابل ہے؟ کا نعرہ لگا رہا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کام تمام کرنا چاہتا ہوں اس نے کل میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ بخدا! اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا آپ نے فرمایا: چلو اس کے طرف کھڑے ہو جاؤ یا اللہ! اس کی مدد کر جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ان کے درمیان ایک درخت حائل ہو جاتا تاہم مرحب نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ڈھال پر تلوار کا وار لیا جس سے ڈھال کٹ گئی لیکن حضرت محمد بن مسلمہ کو ڈھال نے بچالیا اگلا وار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کیا اور مرحب کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر والبغوی وابن عساکر

۳۰۱۲۳......"مسند حسیل بن خارجہ اشجعی" حضرت حسیل بن خارجہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں تجارت کا کچھ مال لے کر مدینہ آیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا: اے حسیل! اگر میں تمہیں بیس صاع کھجوریں دوں کیا تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خیبر تک راہبری کرو گے؟ میں نے حامی بھری جب رسول کریم ﷺ خیبر پہنچے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے بیس صاع کھجوریں دیں پھر مجھے

فرمایا: اے حسیل! میرے ساتھ جو شخص بھی تین دن تک رہا ہے وہ ضرور دولت اسلام سے سرفراز ہوا ہے چنانچہ یہ سنتے ہی میں نے اسلام قبول کرلیا۔

رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۰۱۲۴..... ''مسند ربیعہ بن کعب اسلمی'' ابوطلحہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اگر میں کہوں کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو چھوتے تھے تو میں یہ کہنے سے خاموش رہا حتی کہ سحری کے وقت اہل خیبر پر حملہ کردیا اور آپ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۲۵..... ''مسند رفاعہ بن رافع'' حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے جبکہ اہل خیبر کدالیں اور ٹوکرے لیے کھیتوں کی طرف جارہے تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو الٹے پاؤں واپس لپکے رسول کریم ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خیبر اجڑ گیا جب ہم قوم کے پاس جا اترتے ہیں تو ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی

۳۰۱۲۶..... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے چچا نے غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی کو مقابلہ کے لیے للکارا۔ مرحب نے جواب میں یہ رجز یہ پڑھا۔

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلهب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں اس وقت کہ جب جنگوں کے شعلے بھڑک رہے ہو۔

میرے چچا عامر نے جواب میں یہ رجز پڑھا:

قد علمت خیبر انی عامر

شاکی السلاح بطل مغامر.

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ پوش بہادر اور نیزے سے کاری ضرب لگانے والا ہوں۔

چنانچہ پھر دونوں میں دو دو وار ہوئے مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی پھر ان کی اپنی تلوار گھٹنے پر لگی جس سے گھٹنا کٹ گیا اور اسی زخم سے اللہ کو پیارے ہوگئے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: عامر کا عمل ضائع ہوگیا، چونکہ اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! عامر کا عمل باطل ہوگیا؟ فرمایا: کون کہتا ہے میں نے عرض کیا: آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس نے کہا ہے اس نے جھوٹ بولا بلکہ ان کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے جب وہ خیبر کی طرف نکلے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رجز پڑھتے رہے جبکہ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان سواریاں ہانک رہے تھے اور عامر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔

تاللّٰہ لو لا اللّٰہ ما اهتد ینا ولا تصد قنا ولا صلینا ان الذین قد بغو اعلینا اذا ارا دو افتنة ابینا ونحن عن فضلک ما استغنینا فثبت الا قدام ان لا قینا وانزلن سکینة علینا.

بخدا! اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے جن لوگوں نے ہمارے اوپر سرکشی کی ہے جب وہ کسی فتنہ کے درپے ہوتے ہیں ہم اس فتنے سے پہلو تہی کر جاتے ہیں، ہم تیرے فضل وکرم سے بے نیاز نہیں، ہمیں ثابت قدم رکھ اگر دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہو اور ہمارے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔

رسول کریم ﷺ نے یہ رجز سن کر فرمایا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! یہ عامر ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے جس شخص کے لیے بھی مغفرت طلب کی ہے وہ ضرور شہید ہوا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے یہ بات سنی عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش اگر آپ عامر سے کام لینے دیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ پیروی حق کے لیے کھڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول کریم ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر لایا چونکہ انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی رسول کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا انھیں دیا چنانچہ قلعہ سے مرحب تلوار لہراتا ہوا نمودار ہوا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خيبر انی مرحب

شاكی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلهب

پورا خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں جس وقت کہ جنگیں شعلہ زن ہوں، جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رجز پڑھا۔

انا الذی سمتنی امی حيدره

كليث غابات كريه المنظره

او فيهم بالصاع كيل السندره.

میں وہ ہوں کہ جس کا نام میری ماں نے حیدر (شیر) رکھا ہے میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ جنگلات کا شیر جو نہایت ڈراؤنہ سماں پیش کر رہا ہوتا ہے میں صاع سے پیمانہ پورا پورا ناپ کے دیتا ہوں۔

چنانچہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے تلوار سے مرحب کا سر کچل دیا اور فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست راست پر ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۷..... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا جب ہم خیبر پہنچے دیکھا کہ اہل خیبر کدالیں اور پھاوڑے لئے اپنے کھیتوں کی طرف جارہے ہیں جب اہل خیبر نے ہمیں دیکھا کہنے لگے: بخدا محمد اور اس کا لشکر آ گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے نعرہ تکبیر لگا کر فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں اس قوم کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۸..... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے تو یہ آیت تلاوت کی:

''انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين''

جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو اس قوم کی وہ صبح بہت ہی بری ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۲۹..... ''مسند ابی لیلی'' رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں یہودیوں کی طرف ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح کرے گا میرے پاس علی کو بلاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پکڑ کر لائے گے چونکہ انہیں آشوب چشم کی شکایت تھی دیکھ نہیں سکتے تھے آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور شفا پانے کی دعا کی پھر جھنڈا نھیں دیا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر کا آخری سپاہی ان سے ملنے نہیں آیا تھا حتیٰ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قلعہ فتح کردیا۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة ورجاله ثقات

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا

۳۰۱۳۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس دن کے سوا کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی چنانچہ مجھے از حد شوق ہوا کہ اس شرف کے لیے مجھے بلایا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو جھنڈا دیا اور فرمایا جاؤ اور جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے دائیں بائیں توجہ نہیں دینی حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر کو لے کر چل پڑے اور چلتے وقت عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس چیز کی بنیاد پر جنگ لڑوں فرمایا: یہود سے لڑتے رہو تاوقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ شہادتین کا اقرار کرلیں گویا انھوں نے تم سے اپنی جانوں اور اموال کو بچالیا الا یہ کہ کوئی حق ان پر واجب ہوجائے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۳۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی اور انکا بھائی ہے اور ان کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والا ہے کی طرف سے خبردار اللہ تعالیٰ نے تم سے کہا ہے: اے یہود کی جماعت اور اہل تورات بلاشبہ تم اسے اپنی کتاب میں پاتے ہو"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار "محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ میں وہ کفاروں کے خلاف بہت سخت ہیں الایۃ۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور اس کتاب کا واسطہ دیتا ہوں جو تمہارے اوپر نازل کی گئی ہے تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے قبل ازیں پہلے لوگوں کو من اور سلویٰ عطا کیا اور جس نے تمہارے آباء کے لیے دریا کو خشک کیا حتیٰ کہ تمہیں فرعون سے نجات دی اس کے عمل سے نجات دی مگر یہ کہ تم مجھے خبر دو کہ کیا تم اپنی کتابوں میں پاتے ہو کہ تم محمد پر ایمان لاؤ گے رشد و ہدایت گمراہی سے ممتاز ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

رواہ ابن اسحاق و ابونعیم

۳۰۱۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیبر فتح کردیا میں نے کہا: یا رسول اللہ! اب ہم کھجوروں سے شکم سیر ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

باغات بٹائی پر دینا

۳۰۱۳۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کی زمین اور باغات اہل خیبر کو اس شرط پر دے دیئے کہ وہ ان کے اموال میں رسول اللہ ﷺ کے لیے کام کریں گے اور آپ کے لیے اس کا نصف ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۴...... مکحول کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تکیہ لگا کر کھانا کھایا ٹوپی پہنی اور چہرہ اقدس پر تازگی آگئی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۳۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مکہ میں میرا مال ہے اور میرا اہل وعیال بھی وہیں ہے میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں اور مجھے کھلی چھٹی دی جائے تاکہ آپ کے متعلق کچھ کہہ کر میں مال لے آؤں۔ رسول کریم ﷺ نے انھیں اجازت دے دی کہ جو جی چاہے کہو چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کرو میں محمد اور اس کے ساتھیوں کی غنیمتیں خریدنا چاہتا ہوں چونکہ انھیں شکست ہوچکی ہے اور ان کے اموال چھین لیے گئے ہیں یہی افواہ مکہ میں عام کردی مسلمان سن کر کبیدہ خاطر ہوئے جبکہ مشرکین فرحاں وشاداں ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو پریشانی کے عالم میں ٹانگوں میں کھڑے ہونے کی سکت باقی نہ رہی پھر اپنے غلام کو حجاج رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہلوا بھیجا کہ تیرا ناس ہو تو نے کیسی خبر لائی ہے اور تو کیا کہتا پھر رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی کا وعدہ کررکھا ہے حجاج رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: ابو الفضل رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ مجھ سے کہیں خلوت میں ملیں میرے پاس ایسی خبر ہے جس سے وہ خوش ہوجائیں گے چنانچہ غلام واپس لوٹ آیا اور آتے ہی کہا: اے ابوالفضل خوش ہوجائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے اچھل پڑے حتیٰ کہ غلام کی پیشانی چوم لی پھر غلام نے حجاج رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غلام کو انعام میں آزادی سے سرفراز کیا۔ پھر طے شدہ امر کے مطابق حجاج رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کرلیا ہے اور اہل خیبر کے اموال غنیمت کی مد میں رکھے

ہیں۔اور مسلمانوں میں ان کے حصے تقسیم کردیئے ہیں رسول کریم ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو اپنے لیے منتخب کیا ہے پھر صفیہ کو اختیار دیا کہ انھیں آزاد کردیں پھر چاہے تو آپ کی زوجیت میں رہے یا اپنے خاندان سے جاملے۔ چنانچہ صفیہ رضی اللہ عنہ نے یہ اختیار اپنایا کہ انھیں آزاد کیا جائے اور اپنی زوجیت میں لے لیا جائے البتہ میں نے یہ افواہی تدبیر محض اپنا مال حاصل کرنے کے لیے کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی لہٰذا آپ تین دن تک یہ خبر مخفی رکھیں پھر جیسے چاہیں افشا کریں چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے مال و متاع جمع کیا جس میں زیورات بھی تھے بیوی نے حجاج رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر حجاج رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کی تیاری کی۔

تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے کہا: تمہارے خاوند نے کیا کیا بیوی نے کہا: وہ تو فلاں دن یہاں سے روانہ ہو گیا ہے اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپکو پریشان نہ کرے یقیناً یہ خبر سن کر ہم بھی پریشان ہوئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بے یارومددگار نہیں چھوڑا جبکہ حالات وہی ہیں جو ہم چاہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو فتح میں دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے اگر تمہیں اپنے خاوند کی ضرورت ہے تو اس کے پاس چلی جاؤ۔ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا بخدا! میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں سچ کہتا ہوں حقیقت وہی ہے جو میں نے تمہیں بتادی ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کی ایک مجلس کے پاس گئے جبکہ قریش کہہ رہے تھے اے ابوالفضل تمہیں خیر و بھلائی ملے عباس رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اللہ کا شکر ہے مجھے صرف اور صرف خیر و بھلائی ہی ملی ہے مجھے حجاج بن علاط نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کے لیے فتح کردیا ہے اور اس کے حصے بھی مسلمانوں میں تقسیم کردیئے ہیں اور رسول کریم ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے حجاج نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں تین دن تک حقیقت حال مخفی رکھوں وہ تو اس طرح کی افواہ پھیلا کر اپنا مال یہاں سے لے جانا چاہتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پریشانی کو مشرکین پر پلٹ دیا اور مسلمان یہ خبر سن کر فرحاں و شاداں ہو گئے مسلمان جمگھٹا بنا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا سن کر مسلمان خوش ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ والطبرانی وابونعیم وابن عساکر وروی النسائی بعضہ

غزوہ حدیبیہ

۳۰۱۳۶......واقدی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی فتح سے بڑھ کر اسلام میں کوئی اور فتح عظیم نہیں۔لیکن اس دن مسلمانوں کی آراء کوتاہ تھیں بندے تو جلد باز ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جلد بازی سے پاک ہے حتیٰ کہ معاملات رب تعالیٰ کے مرضی کے مطابق ہوئے میں نے سہیل بن عمرو کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا کہ وہ ذبح گاہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا اونٹوں کو آپ کے قریب کررہا تھا جبکہ آپ ﷺ اپنے دست اقدس سے اونٹوں کا نحر کررہے تھے پھر حجام کو بلوا کر سر منڈوایا۔ میں نے سہیل کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے بال مبارک چن رہا تھا میں نے اسے دیکھا آپ کے موئے مبارک وہ اپنی آنکھوں پر لگا رہا تھا جبکہ مجھے حدیبیہ کے دن اس کی وہ بات بھی یاد ہے کہ وہ معاہدہ نامہ کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوانے سے انکار کررہا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ لکھوانے سے بھی انکار کررہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے سہیل کو اسلام کی ہدایت سے مالا مال کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور انھیں کچھ دیا بھی اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ مجھ پر کسی اور شخص کو امیر مقرر کرتے اور وہ وہی کچھ کرتا جو اللہ کے پیغمبر نے کیا ہے میں قطعاً اس کی بات سنتا اور نہ اس کی اطاعت کرتا، آپ ﷺ نے مشرکین کی یہ شرط تسلیم کرلی کہ کفار سے جو شخص مسلمانوں سے آملے گا مسلمان اسے واپس کردیں گے اور اور جو شخص کفار سے جا ملے گا کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔ رواہ ابن سعدہ وسند صحیح

۳۰۱۳۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر صلح سے قبل کچھ غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل کر آئے آپ ﷺ کو ان

غلاموں کے آقاؤں نے خط لکھا کہ یہ لوگ تمہارے دین میں راغب ہو کر نہیں آئے وہ تو غلامی سے بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ان کے آقاؤں نے سچ کہا ہے آپ انھیں واپس کر دیں رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت قریش! میں تمہیں حق بات سے باز رہتے کیوں دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ رب تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کر دے جو تمہارے گردنیں مارے آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندے ہیں جبکہ صلح کے بعد کچھ اور غلام نکل کر آپ کے پاس آئے آپ نے شرط معاہدہ کے مطابق انھیں کفار کی طرف واپس کر دیا۔ رواہ ابو داؤد وابن جریر وصححہ والبخاری ومسلم والضیاء

۳۰۱۳۹ ..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا گیا تو آپ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کر دی اور اس کی شرائط میں یہ تھا کہ آئندہ صرف تین دن رہیں مسلمان تلواریں نیام میں کر کے آئیں اہل مکہ سے اپنے ساتھ کسی شخص کو نہیں لے کر جائیں گے اور جو شخص مکہ میں رہنا چاہے، اسے نہیں روکیں گے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ شرائط لکھ دو چنانچہ معاہدہ نامہ کی ابتداء یوں کی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے مشرکین نے اسے پر اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے آپ کی اتباع کر لیتے البتہ یوں لکھو "محمد بن عبداللہ" آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد رسول اللہ مٹا دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ جگہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ نے اپنے دست اقدس سے مٹا دیا اور اس کی بجائے ابن عبداللہ لکھوایا چنانچہ تین دن تک قیام کیا جب تیسرا دن ہوا مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہو: آج شرط کا تیسرا اور آخری دن ہے لہٰذا ان سے کہو کہ چلے جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا: آپ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ آپ یہاں سے کوچ کر گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۰ ..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر حدیبیہ اترے جو لوگ پہلے پہنچے انھوں نے پانی پی لیا جبکہ بعد میں آنے والوں کے لیے پانی نہ بچا نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھے پھر ڈول منگوایا پانی لیا اور کلی کر کے کنویں میں پانی ڈالا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ کنویں کا پانی وافر ہو گیا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۱ ..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ (۱۴۰۰) سو تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۰۴۲ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کی تعداد پندرہ (۱۵) سو تھی۔ ابو نعیم فی المعرفة

۳۰۱۴۳ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد ۱۴ سو تھی اس دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم آج اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو نعیم

حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور

۳۰۱۴۴ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگوں کو شدت پیاس نے سخت تنگ کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان کی گردنیں جھڑ جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم ہلاک ہو گئے آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں میرے ہوتے ہوئے تم ہلاک نہیں ہو گے پھر آپ نے ڈول میں ہاتھ ڈالا ڈول میں مدھر پانی تھا اس میں انگلیاں پھیلا دیں قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے میں نے کنویں میں پھوٹ پھوٹ کر پانی جاتے دیکھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے نکل رہا تھا آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے زندہ ہو جا پھر ہم نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا اپنی مشکیزے بھی بھر لئے رسول کریم ﷺ ہمیں دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا نبی اور اس کا رسول ہوں جو شخص بھی صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اگر یہ لوگ مئی جاتے تو ان کے لیے کافی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۴۵...... ''مسند جریر بجلی'' جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو قریش کی طرف سے خبر ملی کہ انھوں نے خالد بن ولید کی کمان میں کچھ شہسوار رسول اللہ ﷺ کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بھیجے رسول کریم ﷺ نے ان سے مڈبھیڑ کرنا اچھا نہ سمجھا آپ ﷺ ان پر رحم دل تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو متبادل راستے میں ہماری راہنمائی کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر فدا ہو اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔ چنانچہ ہم نے یہ راستہ چھوڑ دیا اور متبادل راستے پر چلتے ہوئے ہم حدیبیہ آن پہنچے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس میں آپ نے ایک یا دو تیر ڈالے پھر کنویں میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا حتیٰ کہ پانی اتنا اوپر آ گیا کہ اگر ہم چاہتے چلو بھر لیتے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۴۶...... ناجیہ بن جندب بن ناجیہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو خبر پہنچی کہ قریش نے خالد بن ولید کی کمان میں گھوڑ سواروں کا لشکر دے کہ رسول کریم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے لیے بھیجا آپ ﷺ نے ان کے مدمقابل ہونا اچھا نہ سمجھا آپ کو ان پر رحم بھی آ رہا تھا آپ نے فرمایا: کون شخص ہمیں متبادل راستے پر لے جائے گا میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کام کے لیے میں تیار ہوں چنانچہ میں لشکر کو متبادل راستے پر لے کر چلا اور یوں ہم راستہ طے کرتے ہوئے حدیبیہ آ پہنچے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر کنویں میں ڈالے پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا اگر ہم چاہتے اپنے پیالے بھر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبة و ابو نعیم

۳۰۱۴۷...... ''رفاعہ بن عرابہ جہنی کی روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام کدید پہنچے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت چاہنے لگے آپ ﷺ انھیں اجازت دیتے رہے اور فرمایا: اس درخت کا کیا حال ہے جو اللہ کے رسول کے قریب ہے وہ غم سے نڈھال ہے اس کے بعد ہم نے جسے بھی دیکھا وہ رو رہا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی آپ سے اجازت چاہے وہ بے وقوف ہے پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھاتا ہوں آپ جب قسم اٹھاتے یوں کہتے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی دولت ایمان سے بہرہ مند ہوا اور پھر وہ درستی پہ رہے جنت میں جائے گا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور انھیں کوئی عذاب نہیں ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں اسوقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک تم جنت کا حق نہیں ادا کرو گے یہی حال تمہاری بیویوں اور اولاد کا ہے پھر جب نصف رات یا تہائی رات گذر چکی فرمایا: اللہ تعالیٰ اسوقت آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھ سے جو شخص بھی مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں، جو بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جو بھی مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کی بخشش کرتا ہوں حتیٰ کہ اسی حال میں فجر ہو جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن خزیمة وابن حبان والطبرانی

۳۰۱۴۸...... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے سو اونٹوں کا نحر (ذبح) کیا ہم تعداد میں ستر اسو (۱۷۰۰) تھے ہمارے پاس اسلحہ اور گھوڑے بھی تھے آپ کے اونٹوں میں ابوجہل کے اونٹ بھی تھے آپ حدیبیہ جا اترے وہیں قریش نے صلح کی کہ یہی جگہ ہدیوں کے ذبح کرنے کا مقام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۹...... ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزی اور مکرز بن حفص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ آپ سے صلح کریں جب رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سہیل بھی ہے تو فرمایا: مشرکین نے تمہارے معاملے کو اور آسان کر دیا ہے تمہارے پاس رشتہ داری کا واسطہ لے کر صلح کرنے آئے ہیں لہٰذا قربانی کے اونٹوں کو اٹھاؤ اور زور زور سے تلبیہ کہو شاید یوں ان کے دل نرم ہو جائیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تلبیہ کیا جس سے مضافات کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور صلح کی درخواست کی چنانچہ لوگ اسی لے دے میں مصروف تھے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ مشرکین تھے اور مشرکین میں بھی کچھ مسلمان تھے ابوسفیان نے معاہدہ توڑ ڈالا یک دیکھتے ہیں کہ وادی جنگجوؤں اور اسلحہ سے اٹی پڑی ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھ مشرکین کو ہانکتے ہوئے لے آیا جبکہ وہ مسلح تھے وہ اپنے نفع ونقصان سے یکسر بے نیاز تھے میں انھیں ہانکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا

آپ ﷺ نے ان سے ساز وسامان چھینا اور نہ انھیں قتل کیا بلکہ معاف کر دیا ہم جھپٹا مار کر مشرکین کے قبضے سے مسلمانوں کو چھڑا لائے ان کے قبضے میں ایک مسلمان بھی نہ چھوڑا پھر قریش نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزی کو صلح کے لیے بھیجا جبکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کی ہے ان شرائط پر کہ دھوکا دہی اور چوری چکاری نہیں ہوگی یہ کہ محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا تجارت کی غرض سے مکہ آئے وہ امن میں ہوگا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہوگا قریش میں سے کوئی شخص اگر مصر یا شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے اور وہ تجارت کے لیے جا رہا ہوں وہ امن میں ہوگا اور اس کی جان اور مال محفوظ ہوگا یہ کہ قریش میں سے کوئی شخص اگر محمد کے پاس چلا جائے اسے واپس کیا جائے گا اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اس شرط پر مسلمانوں کا غصہ دوبالا ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے جو شخص قریش کے ساتھ جا ملے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آ جائے ہم اسے واپس کر دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب اور نمایاں کرنا چاہتا ہے نیز صلح نامہ میں یہ شرط بھی رکھی گئی کہ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور اسی مہینہ میں آئیں ہمارے پاس گھوڑوں پر سوار اور مسلح ہو کر نہ آئیں البتہ مسافر جتنا سامان ساتھ رکھ سکتے ہیں تین دن تک رہیں پھر واپس چلے جائیں یہ کہ ذبح کے اونٹوں کے لیے یہی جگہ ہو ہمارے پاس نہ لائیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہم اونٹوں کو ہانکتے ہیں تم انھیں آگے سے واپس کرنا چاہتے ہو۔

۳۰۱۵۰..... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو یا تیرہ سو تھی اس دن قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھوں حصہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابونعیم فی الفرقۃ

۳۰۱۵۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح کی ان میں سے ایک سہیل بن عمرو بھی تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے وہی لکھو جو ہم جانتے ہیں یعنی ''باسمک اللھم'' آپ ﷺ نے فرمایا: لکھ: محمد رسول اللہ کی جانب سے قریش نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے آپ کا اعتبار کر لیتے البتہ اس کی بجائے محمد بن عبداللہ لکھوآپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد بن عبداللہ قریش نے نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور جو شخص ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے گا آپ اسے واپس کرنے کے مجاز ہوں گے صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھ دیں؟ فرمایا: جی ہاں ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا جائے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

مراسیل عروہ

۳۰۱۵۲..... عروہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ اترے قریش میں کھلبلی مچ گئی رسول اللہ کریم ﷺ نے کسی آدمی کو مکہ بطور ایلچی بھیجنا چاہا آپ نے اس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تاکہ انھیں بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں قریش پر لعنت بھیجتا ہوں بنی کعب کا کوئی شخص مکہ میں نہیں جو مجھے اذیت پہنچانے پر غصہ ہو آپ عثمان کو بھیج دیں چونکہ مکہ میں ان کے رشتہ دار ہیں وہ سفارت اچھی طرح سے کریں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو قریش کی پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں نیز انھیں اسلام کی دعوت دو اور مکہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس جاؤ انھیں بشارت دو کہ فتح عنقریب نصیب ہونے والی ہے انھیں خبر دو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب دین حق کو غالب کر دے گا حتیٰ کہ دین اسلام کا نام لیوا کوئی شخص نہیں چھپے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے اور مقام بلدح میں قریش کے پاس سے گزرے قریش نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ میں تمہیں دعوت اسلام دوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں نیز میں تمہیں یہ خبر کرنے آیا ہوں کہ ہم لوگ کسی شخص سے جنگ کرنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں قریش نے کہا: ہم نے تمہاری بات سن لی اپنا کام کرو اتنے میں امان بن سعید بن العاص کھڑا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اپنے گھوڑے پر زین درست کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کیا آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی اور خود ان کے پیچھے سوار ہو گیا حتیٰ کہ مکہ آن پہنچے پھر قریش نے بدیل بن ورقاخزاعی اور بنی کنانہ کے ایک شخص کو بھیجا پھر عروہ بن مسعود ثقفی آیا (پھر پوری حدیث ذکر کی) پھر عروہ قریش کے پاس آیا اور کہا: محمد اور اس کے ساتھی عمرہ کے لیے آئے ہیں لہٰذا انھیں بیت اللہ میں عمرہ کے لیے جانے دو پھر قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزیٰ اور مکرز بن حفص کو صلح کے لیے بھیجا انھوں نے آ کر رسول کریم ﷺ کو صلح اور معاہدہ کی دعوت دی جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور مشرکین کے پاس جو مسلمان تھے وہ بھی صلح کے انتظار میں تھے اسی اثناء میں فریقین میں سے کسی شخص نے دوسرے فریق کو تیر مارا اور یوں جنگ چھڑ گئی فریقین ایک دسرے پر تیر اور پتھر برسانے لگے چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کے ایلچیوں کو گرفتار کر لیا مسلمانوں نے سہیل بن عمرو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور مشرکین نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو (مر مٹنے کی) بیعت کے لیے بلایا، ایک منادی نے اعلان کیا کہ جبرئیل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو بیعت کا حکم دیا ہے لہٰذا اللہ کا نام لے کر نکلو اور بیعت کرو مسلمانوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بیعت کے لیے لپک پڑے جبکہ رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شرط پر بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو مرعوب کیا اور انھوں نے جن مسلمانوں کو گرفتار کر لیا تھا انھیں چھوڑ دیا اور صلح اور معاہدہ کی دعوت دینے لگے۔

مسلمان کہنے لگے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے واپس لوٹنے سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف ہم سے نکل کر جا چکے ہیں انھوں نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہوگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں کہ عثمان نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو اور ہم یہاں محصور ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انھیں طوف کرنے میں کیا ممانعت ہے حالانکہ وہ بیت اللہ تک پہنچ گئے ہیں فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ طواف نہیں کرے گا تاوقتیکہ ہم سب مل کر طواف نہ کریں حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے۔ مسلمانوں نے کہا: اے ابو عبداللہ کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم لوگ بدگمانی کا شکار ہوئے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک مکہ میں قیام کیے رہوں رسول اللہ ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہیں کروں گا حالانکہ مجھے قریش نے طواف کی دعوت دی تھی میں نے طواف کرنے سے انکار کر دیا مسلمانوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر و ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۵۳......ابو اسامہ ھشام اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ کی طرف نکل پڑے صلح حدیبیہ کا واقعہ شوال کے مہینہ میں رونما ہوا چنانچہ جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو آپ کو بنی کعب کا ایک شخص ملا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے قریش کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انھوں نے اپنے تمام خاندان آپ کے خلاف جمع کر لیے ہیں اور انھیں گوشت میں بنایا گیا چورا کھلایا جاتا ہے وہ آپ کو بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں جب رسول کریم ﷺ عسفان میں نمودار ہوئے تو آپ ﷺ کی قریش کے چھوٹے سے لشکر سے مڈبھیڑ ہوگئی اس کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی آپ نے خالد بن ولید کی خبر پاتے ہی راستہ تبدیل کر دیا حتیٰ کہ مقام عمیم پر پہنچے اور یہاں پہنچ کر لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد! قریش نے تمہارے خلاف انڈے بچے جمع کر لیئے ہیں اور تمہیں بیت اللہ کے پاس جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ جو بہتر سمجھتے ہو مجھے مشورہ دو تم اہل مکہ کی سرکوبی کرنا چاہتے ہو یا ان قبائل کی جنھوں نے اہل مکہ کی معاونت کی ہے کی عورتوں اور بچوں پر چھاپہ مارنا چاہتے ہو یوں قریش ان کے معاونین شکست خوردہ ہو جائیں گے اگر اہل مکہ ہمارا پیچھا کریں گے رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل کرے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل مکہ پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپکو غلبہ عطا کرے گا جبکہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! بخدا! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا تھا: تم

اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جنگ لڑو ہم یہیں بیٹھے رہیں گے لیکن ہم یوں کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جنگ کے لیے جائیں ہم آپ کے شانہ بشانہ لڑیں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ پہنچنے کے ارادہ سے چل پڑے جب حرم کے قریب پہنچے آپ کی جدعاء نامی اونٹنی بیٹھ گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اونٹنی تھک گئی جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اونٹنی نہیں تھکی اسے تو اسی ذات نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے جس نے ہاتھیوں کو آگے جانے سے روک دیا تھا مجھے قریش حرم پاک کی تعظیم کی دعوت دیں اور مجھ سے آگے بڑھ جائیں ایسا نہ ہونے پائے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ آپ گھاٹی میں دائیں طرف مڑ گئے اسی جگہ کو ذات الحنظل کہا جاتا ہے حتیٰ کہ آپ حدیبیہ میں آن پہنچے۔ جوں ہی حدیبیہ پہنچے لوگوں نے شدت پیاس کی شکایت کی جبکہ کنویں میں پانی برائے نام تھا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے کنویں میں گاڑ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کنویں میں تیر گاڑا کنواں پانی سے پھوٹ پڑا پانی کافی اوپر آ گیا حتیٰ کہ لوگ پانی سے سیر ہو گئے جب قریش نے شور سنا تو انھوں نے بنی حیس کا ایک شخص بھیجا یہ وہ لوگ تھے جو حرم کے جانوروں کی تعظیم کرتے تھے اس نے کہا: جانوروں کو بھیج دو جب اس نے مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ سنا واپس قریش کے پاس چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! مسلمانوں نے حرم کے جانوروں کو نشان زدہ کر کے لایا ہے ان کے گلوں میں قلائد ڈال رکھے ہیں قریش کو ڈرایا دھمکایا اور بیت اللہ کے پاس آنے والوں کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی قریش نے اسے سخت وسست کہا اور انھیں گالیاں دیں اور کہا: تو گنوار ہے اور اجڈ ہے ہم تجھ پر تعجب نہیں کرتے ہمیں خود اپنے اوپر تعجب ہے جو تمہیں قبل ازیں مسلمانوں کے پاس بھیجا میں تم یہیں بیٹھ جاؤ۔

پھر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا: تم محمد کے پاس جاؤ اور اپنے پیچھے خیال رکھنا عروہ چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا: اے محمد! میں نے عرب کا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تمہاری طرح چلا ہو تم اپنے نام لیواؤں کو لے کر آئے ہو اور اپنے خاندان کو ختم کرنا چاہتے ہو تمہیں معلوم ہے کہ میں کعب بن لوی کے پاس سے آ رہا ہوں انھوں نے چیتوں کی کھالیں پہن لی ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ تم جس طرح بھی ان سے تعرض کرو گے وہ اسی طرح تم سے پیش آئیں گے یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جنگ وجدل کے لیے نہیں آئے البتہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں اور ذبح کے لیے جانور لائے ہیں تم اپنی قوم کے پاس جاؤ تمہاری قوم اونٹ پالتی ہے اور اونٹ لڑائی سے دور بھاگتے ہیں اب ان کے لیے جنگ میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ جنگ ان میں سے چیدہ چیدہ افراد کو ہڑپ کر چکی ہے بیت اللہ تک پہنچنے میں میری رکاوٹ نہ ہونا کہ ہم عمرہ ادا کریں اور لائے ہوئے جانور ذبح کر لیں وہ میرے اور اپنے درمیان مدت مقرر کر دیں ان کی عورتیں اور بچے امن میں ہوں گے مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں بخدا! میں اس دعوت پر میں ہر گورے اور کالے سے لڑوں گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا کرے اگر لوگوں نے مجھے پالیا تو یہی ان کی چاہت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ دے دیا تو انھیں اختیار ہے (یا تو حد سے بڑھتے ہوئے جنگ کرتے رہیں یا اسلام میں داخل ہو جائیں عروہ یہ گفتگو سن کر واپس لوٹ گیا اور کہا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ سطح زمین پر مجھے تم سے زیادہ محبوب کوئی قوم نہیں تم میرے بھائی ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو میں نے محبت میں تمہارے لیے لوگوں سے مدد طلب کی جب لوگوں نے تمہاری مدد نہ کی میں اپنے اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تاکہ تمہاری غمخواری کر سکوں بخدا! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں تم جانتے ہو میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں میں نے بڑے بڑے سرداروں کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم میں نے عقیدت تعظیم واجلال کا جو منظر محمد کے ساتھیوں میں دیکھا وہ کسی بادشاہ یا سردار کے ہاں نہیں دیکھا۔ جب تک اس کے ساتھی اجازت نہ لیں بات نہیں کرتے اگر محمد اجازت دے تب وہ بات کرنے پاتے ہیں، اگر وہ اجازت نہ دے خاموش رہتے ہیں، جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے غسالہ کو اس کے ساتھی سروں پر ملتے ہیں، جب قریش نے عروہ کی گفتگو سنی تو رسول کریم ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا: محمد کے پاس جاؤ اور دیکھو جو کچھ عروہ نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اس سے صلح کر لو اور کہو کہ اس سال واپس چلے جائیں اور بیت اللہ کے پاس کوئی نہ جائے چنانچہ سہیل اور مکرز نبی کریم ﷺ کے پاس آ گئے حالات دیکھ کر صلح کی پیشکش کی آپ نے صلح قبول کر لی اور فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم: قریش نے کہا: بخدا! ہم یہ کسی طرح بھی نہیں لکھیں گے فرمایا: کیوں؟ قریش نے کہا: ہم تو ''بسمک اللھم'' لکھیں گے فرمایا چلو یہی لکھو قریش نے بسم اللہ کے بجائے یہ کلمات لکھے پھر فرمایا: لکھو یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے قریش نے کہا: بخدا ہمیں تو اسی میں اختلاف ہے فرمایا: پھر میں کیا لکھوں قریش نے

کہا: محمد بن عبداللہ لکھو یہی بہتر ہے فرمایا یہی لکھو، چنانچہ یہی لکھا لیا ان کی شرائط میں تھا کہ دھوکا اور فریب نہیں ہوگا یہ کہ جو شخص تمہارے پاس چلا جائے گا تم اسے واپس کرو گے او جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ داخل ہوگا وہ میری شرائط میں برابر کا شریک ہوگا قریش نے بھی یہی بات کہی بنو کعب نے کہا: یارسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں، جبکہ بنوبکر نے کہا: ہم قریش کے ساتھ ہیں اسی اثناء میں ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے آئے مسلمانوں نے کہا: ابوجندل ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے حصہ میں ہے سہیل نے کہا: یہ میرے حصہ کا آدمی ہے پھر کہا: چلو صلح نامہ پڑھو۔ چنانچہ صلح نامہ کی رو سے ابوجندل رضی اللہ عنہ مشرکین کے حصہ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجندل! یہ ہے تلوار اور وہ بھی تو ایک آدمی ہے سہیل نے کہا: اے عمر تم نے مجھ پر ظلم کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے مجھے ھبہ کردو سہیل نے انکار کیا فرمایا: چلو اسے میری پناہ میں دے دو اس کا بھی انکار کیا مکرز نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے اسے تمہاری پناہ میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ

۳۰۱۵۴ ..... خالد بن مخلد، عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز انصاری ابن شہاب عروہ بن زبیر کہتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ اٹھارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے نکلے آپ نے خزاعہ سے ناجیہ کو بطور جاسوس روانہ کیا جب آپ غدیر اشطاط پر پہنچے تو آپ کے جاسوس نے یہ اطلاع کی کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی نے آپ کے لیے لشکر عظیم جمع کر لیا ہے وہ آپ کے سفر کی خبر سن چکے ہیں میں نے انھیں اجتماعی طور پر کھاتے پیتے چھوڑا ہے۔ نیز خالد بن ولید مقدمہ الجیش کے سواروں کو لے کر آ چکا ہے رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ تمہیں قریش کی خبر معلوم ہو چکی ہے نیز خالد بن ولید بھی مقدمہ الجیش کے ساتھ مقام غمیم میں آن پہنچا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم اپنی راہ پر چلتے جائیں اور جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے اس سے جنگ کریں یا یہ رائے دیتے ہو کہ ہم متبادل راستہ اختیار کرلیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! حقیقت میں فیصلہ آپ کا فیصلہ ہے۔ اور قابل عمل رائے آپ ہی کی رائے ہے چنانچہ مسلمانوں نے متبادل راستہ اختیار کیا حتیٰ کہ خالد بن ولید نے مسلمانوں کی غبار بھی نہ پائی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے اونٹنی مقام بلدح پر پہنچی اور بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: اونٹنی بیٹھ گئی چنانچہ اونٹنی اٹھنے نہیں پاتی تھی لوگوں نے کہا: اونٹنی بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: بخدا! یہ اس کی عادت نہیں البتہ اسے ہاتھیوں کو روکنے والے نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: بخدا! قریش مجھ سے جس ایسے امر کی درخواست کریں گے کہ جس میں شعار اللہ کی تعظیم ہوتی ہو میں ضرور اسکو منظور کروں گا یہ کہہ کر اونٹنی کو کوچا دیا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی وہاں سے ہٹ کر آپ نے حدیبیہ میں قیام کیا گرمی کا موسم تھا پیاس کی شدت ہوئی پانی قلیل تھا گڑھے میں جس قدر پانی تھا وہ کھینچ لیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے گڈھے میں گاڑ دو اسی وقت پانی جوش مارنے لگا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا۔

اسی دوران بدیل بن ورقا خزاعی آپ کے پاس سے گزرا اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے چند سوار بھی تھے بدیل نے کہا: اے محمد! آپ کی قوم (قریش) نے نواحی حدیبیہ میں پانی کے بڑے بڑے چشموں پر آپ کے مقابلہ کے لیے لشکر عظیم جمع کیا ہے کہ آپ کو کسی طرح مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں کھاتے پیتے ہیں (یعنی طویل قیام کا ارادہ ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بدیل، ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں تاکہ بیت اللہ کا طواف کریں اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لیے صلح کی ایک مدت مقرر کردوں اس مدت میں کوئی ایک دوسرے سے تعرض نہ کرے، اور مجھ کو اور عرب کو چھوڑ دیں اگر میں لوگوں پر غالب آ جاؤں تو چاہیں اس دین میں داخل ہو جائیں اگر بالفرض عرب غالب آ جائیں تو تمہاری تمنا پوری ہو گئی۔

بدیل نے کہا: یہ پیغام میں قریش تک پہنچائے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب بدیل قریش کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟

کہا میں تمہارے پاس رسول کریم ﷺ کے پاس سے آیا ہوں اگر تم چاہو تو اس کی سنی ہوئی بات تمہیں کہوں چنانچہ قریش کے چند ناہنجار لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات سننے کی حاجت نہیں جبکہ سمجھدار اور دانا لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں خبر دو چنانچہ بدیل نے ساری بات سنائی اور مدت صلح کا بھی تذکرہ کیا۔

کفار قریش میں اس دن عروہ بن مسعود ثقفی بھی تھا اس نے اچھل کر کہا: اے جماعت قریش کیا تم مجھ سے کوئی بدگمانی رکھتے ہو کیا میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے اور تم میرے لیے بمنزلہ اولاد کے نہیں کیا میں اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے دعوت نہیں دے چکا؟ جب انھوں نے تمہاری مدد سے انکار کیا تو میں اپنی جان اور اپنی اولاد لے کر تمہارے پاس حاضر ہو گیا؟ قریس نے کہا: بلاشبہ تم نے یہ سب کچھ کیا عروہ نے کہا: لہٰذا یہ بدیل جو پیغام لایا ہے اور اسے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے اوپر پیش کیا ہے اسے بغیر لیت و لعل کے قبول کرو مجھے محمد کے پاس بھیجو تا کہ میں اس سے مل کر اس معاملہ میں گفتگو کروں قریش نے عروہ کو اجازت دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے محمد یہ تمہاری قوم کعب بن لوی اور عامر بن لوی ہے یہ دودھ دینے والی اونٹنیوں کو لے کر آئے ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ آپ کو بیت اللہ میں نہیں جانے دیں گے حتیٰ کہ تم ان کا صفایا نہ کر دوں آپ کو دو باتوں کا اختیار ہے (۱) یہ کہ تم اپنی قوم کو استحصال کر دو حتیٰ کہ قوم کے کسی فرد کو باقی نہ چھوڑو (۲) اور یہ کہ آپ سلامتی میں رہیں اور قوم کو بھی سلامت رکھیں میں مختلف قوموں کے لوگ تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں میں ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے چہرے دیکھے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ میں عروہ کو گالی دی کہ تو لات کی شرمگاہ چومیں، کیا ہم رسول کریم ﷺ کو چھوڑ دیں گے عروہ نے کہا: خدا کی قسم اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں بدلہ نہیں چکا سکا میں تمہیں ضرور جواب دیتا کسی وقت عروہ کو دیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی مدد کی تھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے تھے عروہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا جب بھی کوئی بات کرتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر یہ حالت سخت ناگوار گزری اور نیزے سے عروہ کا ہاتھ پیچھے دھکیل دیا عروہ نے کہا: یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا: اے دھوکا باز یہ تم ہو کیا میں نے تیری دھوکا دہی کو عکاظ کے بازار میں نہیں صاف کیا نبی کریم ﷺ نے عروہ سے وہی بات کہی جو بدیل سے کہی تھی۔

عروہ واپس اپنی قوم کی طرف چل دیا اور آ کر کہا: اے جماعت قریش میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں شام میں قیصر کے پاس گیا ہوں حبشہ میں نجاشی کے پاس گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس گیا ہوں خدا کی قسم میں نے ایسا عظیم بادشاہ کوئی نہیں دیکھا چنانچہ محمد کے ساتھیوں میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے یا اس کے سامنے کوئی آواز بلند کرے محمد کے وضو کے غسالہ پر اس کے ساتھی مرتے ہیں لہٰذا بدیل تمہارے پاس جو پیغام لایا ہے اسے بغیر کم و کاست کے قبول کر لو بلاشبہ اسی میں اچھائی ہے قریش نے عروہ سے کہا تم بیٹھ جاؤ پھر قریش نے بنی حارث بن مناف کے ایک شخص کو بلایا اسے حلیس کے نام سے پکارا جاتا تھا اس سے کہا: تم جاؤ اور حالات کا جائزہ لے کر آؤ چنانچہ حلیس چل پڑا رسول کریم ﷺ نے جب حلیس کو دیکھا فرمایا: یہ حلیس ہے اور اس کا تعلق ایسی قوم سے ہے جو بیت کی نذر کیے ہوئے جانوروں کی تعظیم کرتی ہے۔ لہٰذا اس کی راہ میں جانوروں کو کھڑا کر دو۔

اس کے بعد حلیس کے متعلق اختلاف ہے ابن شہاب کی روایت ہے کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلیس سے وہی بات کہی جو عروہ اور بدیل سے کہی تھی بعض کہتے ہیں کہ حلیس نے جونہی ہدی کے جانور دیکھے واپس لوٹ گیا اور قریش سے کہا: میں نے ایسی چیز دیکھی ہے کہ یہ لوگ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں پس ان کی راہوں میں رکاوٹ بننا بدبختی سے کم نہیں ہوگا قریش نے اس سے بھی کہا: تو بیٹھ جا پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف جو کہ بنی عامر بن لوی سے تھا بھیجا جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا فرمایا: یہ فاجر شخص ہے اور ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے آپ نے اس سے بھی وہی بات کہی جو بدیل عروہ اور اس کے ساتھیوں سے قبل ازیں کہی تھی مکرز نے قریش کو خبر کی اب کی بار قریش نے بنی عامر بن لوی سے سہیل بن عمرو کو بھیجا تا کہ وہی صلح کا معاملہ طے کرے۔ اس نے کہا: مجھے قریش نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ میں صلح نامہ لکھوں جس پر میں اور آپ راضی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سہیل نے کہا: میں اللہ اور رحمٰن کو نہیں جانتا البتہ وہی لفظ لکھو جو ہم لکھا کرتے تھے یعنی ''باسمک اللّٰھم'' مسلمانوں کو اس پر غصہ آیا اور کہا: ہم اس وقت تک صلح نامہ نہیں لکھتے جب تک تم رحمٰن اور رحیم کا اقرار نہ

کرلو سہیل نے کہا میں بھی صلح نامہ نہیں لکھوں گا حتیٰ کہ میں یونہی واپس چلا جاؤں گا۔ رسول کریم ﷺ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: باسمک اللھم یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا: سہیل نے کہا میں اس کا اقرار نہیں کرتا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا آپ کی مخالفت نہ کرتا آپ کی نا فرمانی نہ کرتا البتہ محمد بن عبداللہ لکھو مسلمانوں کو اس پر بھی گہرا غم وغصہ ہوا۔ آپ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یارسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: پھر ہم کیوں اپنے دین کے معاملہ میں پستی کا مظاہرہ کریں۔ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں ہرگز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک طرف کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! جواب دیا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انھوں نے بھی جواب دیا جی ہاں کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں اتنی پستی کا مظاہرہ کیوں کریں؟ فرمایا: اے عمر! اپنی رائے کو چھوڑ دو چونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا اور نبی کریم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

صلح نامے کی شرائط میں یہ مندرجات تھے یہ کہ ہمارا کوئی شخص جو تمہارے دین پر ہو اور وہ تمہارے پاس آجائے تم اسے واپس کرنے کے مجاز ہو گے اور تمہارا جو آدمی ہمارے پاس آجائے گا ہم اسے واپس کریں گے آپ نے فرمایا: رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس چلا جائے سو ہمیں اس کے واپس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ پہلی شرط ہمیں منظور رہے۔

اسی اثنا میں لوگ یہ شرط سن کر اس پر گفتگو کر رہے تھے اتنے میں حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹتے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ ہاتھوں میں تلوار بھی اٹھا رکھی تھی جب سہیل نے ان کا اوپر اٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اپنا بیٹا ہے سہیل نے کہا: یہ ہمارے صلح نامہ کا پہلا فیصلہ ہوگا لہٰذا آپ اسے واپس کردیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سہیل ہم نے صلح نامہ ابھی مکمل نہیں کیا ہے سہیل نے کہا: میں کسی بات پر آپ کے ساتھ صلح نہیں کرتا حتیٰ کہ تم لوگ اسے واپس نہ کردو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسے واپس لے جاؤ، ابو جندل رضی اللہ عنہ نے نہایت حسرت سے مسلمانوں سے کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے مشرکین کے پاس واپس لوٹایا جائے گا یوں مشرکین مجھے میرے دین میں سخت آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوجندل رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹ گئے جبکہ سہیل نے ابوجندل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ بھی تو ایک آدمی ہے اور تمہارے پاس تلوار ہے چنانچہ اس شرط کی پاداش میں مشرکین سے جو شخص بھی مسلمانوں کے پاس آتا آپ اسے واپس لوٹا دیتے یوں واپس جانے والوں کی اچھی خاصی جماعت اکٹھی ہوگئی ان میں حضرت ابوبصیرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے ساحل سمندر کے قریب ایک جگہ اقامت اختیار کرلی اور قریش کا جو قافلہ بھی شام تجارت کے لیئے جاتا اسے لوٹ لیتے قریش نے تنگ آکر نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جن لوگوں کو واپس کرتے رہے ہیں انھوں نے ہماری ناک میں دم کر دیا ہے لہٰذا انھیں اپنے پاس بلوالو اور یوں اس کڑی شرط کا خاتمہ ہوا۔

ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس سال آپ لوگ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور ہدی کے جانور بھی لاسکتے ہیں نیز عمرہ کی غرض کے لیے آپ کو صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت ہوگی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ لوگوں کو حکم دیا کہ اٹھو جانوروں کو ذبح کرو سر منڈواؤ اور احرام سے حلال ہو جاؤ مگر بیت اللہ اور عمرہ کے شوق میں مسلمانوں میں سے کسی فرد نے حرکت تک بھی نہ کی آپ ﷺ یہ حالت دیکھ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوا جو میں انھیں تین مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جانور ذبح کرو، سر منڈواؤ اور حلال ہو جاؤ مگر کسی نے حرکت تک نہیں کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! پہلے آپ خود جانور ذبح کریں حجام کو بلا کر سر منڈوائیں اور حلال ہو جائیں آپ کی دیکھا دیکھی لوگ بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو دیکھ کر کود پڑے جانور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر بھی مونڈنے لگے حتیٰ کہ شدید ازدحام ہوگیا ابن شہاب کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستر اونٹ قربانی کے لئے لائے تھے پھر خیبر سے ملنے والا سارا مال غنیمت آپ ﷺ نے ان لوگوں میں تقسیم کیا جو صلح حدیبیہ میں شامل تھے مال کے اٹھارہ حصے کیے اور ہر سو آدمیوں کو ایک ایک حصہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۵۵......عطاء کی روایت ہے کہ ماہ ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ مہاجرین وانصار کے ساتھ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب آپ حدیبیہ پہنچے قریش نے رکاوٹ کھڑی کردی اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا قریقین میں نرم وگرم گفتگو ہوئی حتیٰ کہ قریب تھا کہ فریقین میں جنگ چھڑ جاتی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پندرہ سو (۱۵۰۰) تھی آپ نے درخت کے نیچے بیعت لی۔ اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے قریش سے معاہدہ کیا قریش نے کہا: ہم اس شرط پر معاہدہ کرتے ہیں کہ آپ قربانی اسی جگہ کریں گے حلق کروا کر واپس لوٹ جائیں حتیٰ کہ آئندہ سال ہم آپ کے لیے رکاوٹ نہیں بنیں گے اور بیت اللہ تین دن کے لیے آپ کے لیے خالی چھوڑ دیں گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا آپ عکاظ چلے گئے وہیں تین دن قیام کیا پھر واپس لوٹ گئے قریش نے ایک شرط یہ بھی طے کی تھی کہ آپ تلوار کے سوا اسلحہ نہیں لا سکتے آپ اپنے ساتھ اہل مکہ کا کوئی شخص لے کر باہر نہیں جائیں گے ورنہ آپ کو قربانی کرنی ہوگی، حتیٰ کہ اگلے سال آپ ﷺ انہی دنوں مکہ داخل ہوئے اور اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی لائے لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لقد صدق اللّٰہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام انشا اللّٰہ آمنین.

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو مطابق واقع کے ہے تم لوگ انشاء اللہ امن کے ساتھ مسجد میں ضرور جاؤ گے۔''

نیز یہ آیت بھی نازل فرمائی:

الشھر الحرام بالشھر الحرام

حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ مسجد میں اگر قریش آپ سے جنگ کریں تو آپ کے لیے بھی مسجد میں جنگ کرنا حلال ہے حدیبیہ میں صلح کے بعد ابو جندل بن سہل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گھسٹ گھسٹ کر آئے انھیں باپ سہیل بن عمرو نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا آپ ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ باپ کو واپس کردیئے۔ رواہ ابن ابی

۳۰۱۵۶...... عطاء کی روایت ہے کہ حدیبیہ والا دن آئندہ سال رسول اللہ ﷺ حرم پاک میں پڑاؤ کا دن تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غزوہ فتح مکہ

۳۰۱۵۷......''مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال ابو قحافہ کی ایک بیٹی گھر سے باہر نکلی کچھ گھڑ سواروں کی اس سے ملاقات ہوئی اور کسی شخص نے اس کے گلے سے چاندی کا ہار چھین لیا جب رسول کریم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری بہن کا ہار برآمد کیا جائے۔ بخدا! کسی شخص نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات کا جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار یہی گذارش کی مگر اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا، یہاں آپ رضی اللہ عنہ نے بہن سے کہا: اے بہن اپنے ہار کو اللہ کی راہ میں باعث ثواب سمجھو بخدا! آج لوگوں میں امانتداری کا احساس کم ہے۔

رواہ البیھقی فی الدلائل

۳۰۱۵۸......زہری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے آپ نے صفوان بن امیہ، ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے اور میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا: ''**لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین**'' ''آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری

مغفرت کرے اور وہ رحم کرنے والا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر مجھے رسول اللہ ﷺ سے حیاء آنے لگی کہ میں نے کیا بات کہہ دی۔
رواہ بن عساکر

۳۰۱۵۹......عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن کپڑے پہنے پھر میں گھر سے چل پڑا اور نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی جبکہ آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں کیا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں نماز ادا کی ہے۔ رواہ ابن سعد الطحاوی

۳۰۱۶۰......''مسند عثمان'' معان بن رفاعہ سلامی، ابوخلف اعمٰی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ابن ابی سرح تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابن ابی سرح کو پائے وہ اس کی گردن اڑا دے اگرچہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں نہ چمٹا ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جو معاملہ عام لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ابن ابی سرح کے ساتھ بھی کیا جائے ابن ابی سرح نے ہاتھ آگے بڑھایا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا، پھر ہاتھ بڑھا کر اس سے بیعت لی اور اسے امن دیا پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا جب میں نے اس سے اعراض کیا تم مجھے دیکھ نہیں رہے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں اشارہ کیوں نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اشارے اور کنایات کی اجازت نہیں اور نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ خیانت کے لئے اشارہ کرے۔ رواہ ابن عساکر ومعان بن رفاعۃ ضعیف

۳۰۱۶۱......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے جبکہ بیت اللہ کے آس پاس تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے جن کی اللہ کے سوا پوجا کی جاتی تھی رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تو یہ بت اوندھے منہ کردیئے گئے پھر فرمایا: حق آیا اور باطل بھاگ نکلا بیشک باطل بھاگنے کا سزاوار ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں بیت اللہ میں ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں بایں طور کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں قسمت کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مشرکین کا ناس کرے ابراہیم علیہ السلام تیروں سے قسمت نہیں معلوم کرتے تھے پھر آپ نے زعفران منگوا کر ان تصویروں کو مسخ کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ

۳۰۱۶۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۶۳......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ بطحاء میں تھے کہ کعبہ میں جاؤ اور جو تصویر بھی پاؤ اسے مٹادو چنانچہ آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک کہ ہر تصویر مٹا نہ دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۶۴......حارث بن غزیہ انصاری کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں۔ اب بس ایمان ہی بہت ہے اور جہاد ہے متعہ نسواں حرام ہے متعہ نسواں حرام ہے پھر دوسرے دن فرمایا: اے خزاعہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم کسی شخص کو قتل کردو گے میں اس کی دیت دوں گا میں اس شخص سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں سمجھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کرے۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور دوسرے دن فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں جانتا ہوں کہ مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے اور امن والی جگہ ہے نیز اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین جگہ ہے اگر مجھے اس شہر سے نہ نکالا جاتا میں یہاں سے نہ نکلتا اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کی جھاڑیاں کاٹی

جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! سوائے اذخر گھاس کے جو سناروں کے لیے لائی جاتی ہے چھتیں ڈھالنے کے لیے کاٹی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز کو کوئی شخص اپنے لیے حلال نہ سمجھے البتہ اعلان کے لیے اٹھا سکتا ہے۔ رواه الحسن بن سفيان و ابونعيم

۳۰۱۶۵۔۔۔ حارث بن مالک حضرت برصاء لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد تا قیامت جہاد ہوتا رہے گا۔ رواه ابن ابی شيبة ابونعيم

فائدہ:۔۔۔۔ اس حدیث کو اس طرح بھی مفہوم عام میں بیان کیا جاتا ہے "الجهاد ماض الی یوم القیامة" یعنی جہاد تا قیامت جاری رہے گا۔ از مترحم

۳۰۱۶۶۔۔۔ "مسند مسور بن مخرمہ" ابن اسحاق، زہری عروہ بن زبیر مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن سالم خزاعی مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس خزاعہ اور بنی بکر پر ہونے والے ظلم وزیادتی کے متعلق حاضر ہوا اور آپ کو خبر کرنے لگا اس نے اشعار بھی کہے تھے آپ کے پاس حاضر ہو کہ یہ اشعار کہے۔

لا هم انی ناشد محمدا
حلف ابینا وابیه الا تلدا
فوالدا کنا وکنت ولدا
ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول اللّٰه نصرا عبدا
فادع عباداللّٰه یاتوا مددا
فیهم رسول اللّٰه قد تجددا
فی فیلق کالبحر یجری مذبدا
ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک المؤکدا
وزعموا ان لست تدعواحدا
فهم اذل واقل عددا
قد جعلوالی بکداء مرصدا
هم بیتونا بالوتیر هجدا فقتلونا رکعاوسجدا

ترجمہ:۔۔۔۔ اے اللہ! میں محمد ﷺ کو واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے باپ اور ان کے باپ کا پرانا معاہدہ ہے ہم والد تھے اور آپ اولاد تھے وہیں ہم نے اسلام قبول کیا لہٰذا آپ ہم سے دست کش نہ ہوں اے اللہ کے رسول! ہماری مدد کیجئے اور اللہ کے بندوں کو کمک کے لیے بلوائیں انہی میں اللہ کے رسول موجود ہیں وہ یکسر الگ ہوئے ہیں جس طرح سمندر کا پانی جھاگ سے الگ ہوجاتا ہے قریش نے آپ کا معاہدہ توڑ دیا ہے اور آپ کا لیا ہوا پختہ عہد ختم کردیا ہے چونکہ قریش کا دعوی ہے کہ آپ کسی کو اپنے ساتھ نہیں ملاتے یوں آپ بے یارومددگار ہیں اور آپ کی تعداد بھی کم ہے قریش نے مقام کداء میں میرے لیے گھات لگا رکھی ہے انھوں نے ہمارے اوپر شب مارنے کی چال چلی حتی کہ انھوں نے رکوع اور سجدے میں ہمیں قتل کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن سالم تمہاری مدد کی جائے گی اتنے میں بادلوں کا ٹکڑا بھٹکتا ہوا فضا کے دوش پر تیرنے لگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بادلوں کے اس ٹکڑے نے بنی کعب کی مدد میں آسانی کردی ہے اسی وقت رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیار ہونے کا حکم دیا اور اپنے

کوچ کرنے کی خبر کو مخفی رکھا اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انھیں ہماری روانگی کی خبر نہ ہوحتیٰ کہ ان کے علاقے میں قریش کو آن لیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

عبداللہ بن خطل کا قتل

۳۰۱۶۷.....''مسند سائب بن یزید'' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن عبداللہ بن خطل کو قتل کرتے دیکھا عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں تلے دبکا ہوا تھا وہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے نکالا اور اس کی گردن اڑادی گئی۔

۳۰۱۶۸.....''مسند سہل بن سعد ساعدی'' حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور اہل مکہ پر غلبہ حاصل ہوا تو میں اپنے گھر میں گھسا اور دروازہ بند کردیا پھر میں نے اپنا بیٹا عبداللہ بھیجا کہ محمد ﷺ سے میرے لیے امن کی درخواست کرے چونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں قتل کردیا جاؤں گا عبداللہ بن سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے باپ کو امن دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اسے اللہ تعالیٰ کا امان ہے لہٰذا وہ سامنے آجائے پھر آپ نے اپنے پاس موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو بھی سہیل ملے اس کی طرف سخت نظروں سے نہ دیکھے سہیل کو اب باہر آجانا چاہیے چونکہ سہیل صاحب عقل اور صاحب شرف انسان ہے سہیل جیسا شخص اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا وہ سمجھتا ہے کہ جہالت اس کے نفع میں نہیں ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جاکر اپنے والد کو خبر کی سہیل نے کہا: بخدا! محمد جب چھوٹا تھا اس وقت بھی احسان کرتا رہا اور آج جب بڑا ہوا ہے تب بھی احسان کررہا ہے پھر سہیل آپ کے پاس آتے جاتے رہے پھر رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک رہے اور بالآخر جعرانہ کے مقام پر دولت اسلام سے سرفراز ہوئے اس دن رسول کریم ﷺ نے حنین کے مال غنیمت سے سو۔ (۱۰۰) اونٹ سہیل کو دیئے۔ رواہ الواقدی وابن سعد وابن عساکر

۳۰۱۶۹.....یحییٰ بن یزید بن ابی مریم سلولی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ کے پاس حارث بن ھشام آیا اور کہا: اے محمد! تم مختلف خاندانوں کے لوگوں کو لے کر آئے ہو اور ہمیں قتل کروانا چاہتے ہو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو یہ لوگ تم سے بہتر ہیں چونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۰.....عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن صفوان بن امیہ کی بیوی بغوم بنت معدل نے اسلام قبول کرلیا جبکہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھاگ نکلے اور ایک گھاٹی میں آچھپے اپنے غلام یسار سے بار بار کہتے کہ (جبکہ ان کے ساتھ غلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا تیرا ناس ہو دیکھ زرہ تجھے کوئی نظر آرہا ہے غلام نے کہا: یہ رہا عمیر بن وہب صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عمیر کو کیا کروں گا بخدا! یہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہے اس نے میرے خلاف محمد کی مدد کی ہے عمیر رضی اللہ عنہ صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آن پہنچے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمیر رضی اللہ عنہ! ابھی تک جو کچھ تو کرگزرا ہے اس پر بس نہیں کرتا اب مجھے قتل کرنے کے لیے یہاں تک آدھمکا ہے عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابووہب! میں تجھ پر فدا جاؤں میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے۔

قبل ازیں عمیر نے رسول کریم ﷺ سے کہا تھا یارسول اللہ! میری قوم کا سردار بھاگ نکلا ہے تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دے، وہ نہایت خوفزدہ تھا کہ آپ اسے امن نہیں دیں گے لہٰذا میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ اسے امن دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے صفوان کو امن دے دیا۔ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ صفوان کے پیچھے چل پڑے اور ان کے پاس پہنچ کر کہا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے امن دے دیا ہے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! میں اس وقت تک تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم میرے پاس کوئی نشانی نہیں لے کر آؤ گے عمیر رضی اللہ عنہ نے واپس لوٹ کر رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: میرا عمامہ لیتے جاؤ آپ کا عمامہ وہی چادر تھی جسے رسول

کریم ﷺ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ دوبارہ عمامہ لیے صفوان رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل پڑے اور جب ان کے پاس پہنچے کہا: اے ابووہب! میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے افضل سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ بردبار ہے اس کی عزت تیری عزت ہے اس کی بزرگی تیری بزرگی ہے اس کی بادشاہت تیری بادشاہت ہے تمہارا خاندان ایک میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ بے خوف ہو کر میرے ساتھ چل پڑو۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے تمہیں اسلام کی دعوت دی ہے اگر تم اسلام میں داخل ہو جاؤ تو بہت اچھا ورنہ رسول ﷺ سے دو مہینوں کی مہلت لے لینا آپ ﷺ تمہیں مہلت دے دیں گے چونکہ آپ نہایت مہربان اور نہایت صلہ رحمی کرنے والے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے تمہارے پاس اپنی چادر بھیجی ہے یہ وہی چادر ہے جسے آپ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے صفوان رضی اللہ عنہ نے چادر پہچان لی اور کہا: ہاں یہ وہی چادر ہے۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ واپس ہوئے اور جب رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے صفوان رضی اللہ عنہ باہر ہی رک گئے؟ اور کہا: مسلمان دن میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ نمازیں پڑھتے ہیں پھر پوچھا: کیا مسلمانوں کو محمد نماز پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے چلا کر کہا: اے محمد! عمیر بن وہب میرے پاس تمہاری چادر لے کر آیا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ تم نے مجھے واپس لوٹ آنے کی دعوت دی ہے اگر تم راضی ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے دو مہینے کی مہلت دے دو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابووہب! سواری سے نیچے اترو صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا، میں اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم معاملہ صاف نہ کردو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہیں چار ماہ تک مہلت ہے۔ صفوان رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر آئے۔

پھر آپ نے ھوازن پر چڑھائی کی جبکہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ سے اسلحہ مستعار لینا چاہا۔ عرض کیا: کیا آپ خوشی سے اور رضامندی سے لینا چاہتے ہیں یا زبردستی رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ عاریۃً لینا چاہتا ہوں یہ اسلحہ یعنی ۱۰۰ (سو) زرہیں قابل واپسی ہوں گی چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ نے زرہیں عاریۃً دے دیں آپ ﷺ نے انھیں بھی حنین اور طائف ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ حنین اور طائف میں رہے پھر رسول ﷺ جعرانہ واپس آ گئے اسی اثناء میں آپ ﷺ مال غنیمت میں چل پھر رہے تھے اور صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور مال غنیمت سے بھری ہوئی گھاٹی کو دیکھے جا رہے تھے جو جانوروں بکریوں وغیرہ اموال سے اٹی پڑی تھی صفوان رضی اللہ عنہ بڑے انہماک سے مال غنیمت دیکھے جا رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کنکھیوں سے صفوان رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے پھر فرمایا: اے ابووہب! کیا یہ گھاٹی مال سے بھری ہوئی تمہیں اچھی لگتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سارا مال تمہارا ہے پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اتنی بڑی سخاوت کا مظاہرہ سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ اسی جگہ اور اسی لمحے اسلام لے آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۱۷۱...... ابن عبادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا ہر جگہ ہوتا تھا مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن قضاعہ کا جھنڈا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت

۳۰۱۷۲...... ''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول کی طرف مدینہ کی طرف نکلے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ مرالظہر ان کے مقام پر پہنچے وہاں آپ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۳۰۱۷۳...... واقدی عبداللہ بن جعفر یعقوب بن عتبہ عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مقام

مرالظہر ان پر پہنچے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا: افسوس ہے قریش پر اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوۃ (غلبہ پاکر) داخل ہوئے تو قریش پر ہلاکت آئے گی میں نے رسول کریم ﷺ کا خچر پکڑا اور اس پر سوار ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب یا کسی اور شخص کو تلاش کر کے لے آؤ تاکہ اسے میں قریش کے پاس بھیجوں اور وہ آپ ﷺ سے آکر ملاقات کرلیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوۃ داخل ہوں عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! میں جھاڑیوں میں گھوم پھر کر کسی انسان کو ڈھونڈ رہا تھا یک میں نے باتوں کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: بخدا میں نے رات کو جگہ آگ جلتی دیکھی ہے بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ تو قبیلہ خزاعہ ہے ابوسفیان نے کہا: خزاعہ کی تعداد بہت تھوڑی ہے انھیں اتنی زیادہ جگہوں میں آگ جلانے کی ہمت کیسے ہوئی اچانک میں دیکھتا ہوں کہ ابوسفیان ہے میں نے آواز دی: اے ابوحنظلہ! اس نے جواب دیا: جی ہاں اے ابوالفضل اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کے ساتھ دس ہزار کا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ فدا ہوں کوئی حیلہ ہوسکتا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہے خچر میرے پیچھے سوار ہو جائیں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ورنہ بصورت دیگر تو ہتھے چڑھ گیا قتل سے کم تیری سزا نہیں ہوگی ابوسفیان نے کہا: بخدا میری بھی یہی رائے ہے جبکہ بدیل اور حکیم واپس لوٹ گئے۔ ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھا، میں اسے لے کر چل پڑا جب بھی مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا مسلمان پوچھتے یہ کون ہے جب مجھے دیکھتے کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں حتیٰ کہ میں عمر بن خطاب کی جلائی ہوئی آگ کے پاس سے گزرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا فوراً کھڑے ہوگئے اور کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں عباس ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے جو غور سے دیکھا تو میرے پیچھے ابوسفیان کو بیٹھے دیکھا اور کہا: بخدا یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے الحمد للہ! بغیر کسی عہد اور قرار کے ہاتھ آ گیا پھر کیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور میرے پیچھے ہولئے جبکہ میں نے خچر کو چابک مار کر ایڑ لگا دی چنانچہ ہم اکٹھے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے تھے جونہی آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہا: یا رسول اللہ! یہ رہا اللہ اور اس کے رسول کا دشمن بغیر کسی عہد و پیمان کے ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے مجھے چھوڑ یئے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اسے پناہ دے چکا ہوں پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہا جب عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ ہی اصرار کیا میں نے کہا: اے عمر! رک جاؤ اگر کوئی شخص بنی عدی بن کعب سے ہوتا تم ایسی بات نہ کہتے البتہ یہ بنی عبد مناف میں سے ہے تب تمہیں جرات ہو رہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل! چھوڑو بخدا! تمہارا اسلام مجھے خطاب کے کسی بیٹے کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے چلو میں نے اسے پناہ دے دی میں نے اسے تمہاری وجہ سے پناہ دی ہے اور اسے اپنے پاس رات بسر کراؤ اور صبح دوبارہ ہمارے پاس لاؤ۔

صبح ہوتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جو ہی ابوسفیان کو دیکھا فرمایا: افسوس! اے ابوسفیان! لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کا ابھی وقت نہیں آیا؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نہایت ہی حلیم اور کریم اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے ہیں خدا کی قسم اگر اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہمارے کچھ کام آتا اور آپ کے مقابلہ میں میں اس سے مدد چاہتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افسوس اے ابوسفیان! کیا تیرے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تو مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرے؟ ابو سفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیشک آپ نہایت حلیم و کریم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ابھی تک مہربانی کر رہے ہیں ابھی مجھے اس میں ذرہ تردد ہے کہ آپ نبی ہیں یا نہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! میں نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں بخدا قتل کیے جانے سے قبل اس کا اقرار کرلو چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: **اشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمد عبده' ورسوله** عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان صاحب جاہ اور صاحب شرف سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے کوئی ایسی شیءعطیہ کریں جو اس کے لیے باعث عزت و افتخار ہو آپ نے فرمایا: جی ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ بھی امن میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اسے لے کر گھاٹی میں سر راہ کھڑے ہو جائیں تاکہ یہ اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھ سکے چنانچہ جب میں ابوسفیان کو لے کر گھاٹی میں اونچی جگہ کھڑا ہوا اس نے کہا: اے بنی ہاشم کیا ہم سے دھوکا

کرو گے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جولوگ نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ دھوکا نہیں کرتے البتہ مجھے تم سے ایک حاجت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم اس راستے سے گزرتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا اتنے میں قبائل اپنے قائدین کے ساتھ اور مختلف لشکر اپنے جھنڈوں کے ساتھ امڈ پڑے۔

سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار کے لگ بھگ کا دستہ لے کر گزرے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بنی سلیم پر کمان کر رہے تھے ان کا ایک جھنڈا حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا حضرت خفاف بن ندبہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا تیسرا جھنڈا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ خالد بن ولید ہے ابوسفیان نے کہا: یہ لڑکا فرمایا: جی ہاں۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ان کے دستے نے تین مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آگے چل پڑے پھر ان کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پانچ سو کا دستہ لے کر گزرے ان میں مہاجرین اور مضافات کے لوگ شامل تھے ان کے پاس سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا جب ابوسفیان کے پاس سے دستہ گزرنے لگا تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہے ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا بھانجا ہے فرمایا: جی ہاں پھر قبیلہ غفار کا دستہ گزرا اور یہ آٹھ سو افراد تھے ان کا جھنڈا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا اور پھر آگے نکل گیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ بنوغفار ہیں ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کیا غرض: پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ دستہ چار سو نفوس پر مشتمل تھا ان کے پاس دو جھنڈے تھے ایک جھنڈا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا ناجیہ بن اعجم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ اسلم ہے ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے قبیلہ اسلم سے کیا غرض میری ان کے ساتھ کوئی کھنڈت نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسلمان لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر بنوکعب کا پانچ سو افراد کا دستہ گزرا ان کا جھنڈا بشر بن شیبان نے اٹھا رکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ بنوکعب بن عمرو ہیں کہا: جی ہاں یہ محمد کے حلیف لوگ ہیں جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر مزنیہ کا دستہ گزرا یہ دستہ ایک ہزار سپاہیوں پہ مشتمل تھا ان کے پاس تین جھنڈے تھے اور سو کے لگ بھگ گھوڑے تھے ایک جھنڈا نعمان بن مقرن نے دوسرا بلال بن حارث نے اور تیسرا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اٹھا رکھا تھا جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا: یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے مزینہ سے کیا غرض، یہ اپنا پورا جمگھٹا لیے آچکے ہیں پھر جہنیہ کا دستہ گزرا جو آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھا ان میں چار جھنڈے تھے ایک جھنڈا ابوزرعہ معبد بن خالد کے پاس تھا دوسرا سوید بن صخر کے پاس تیسرا رافع بن مکیث کے پاس چوتھا عبداللہ بن بدر کی پاس جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی تین بار با آواز بلند نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر کنانہ یہ بنولیث ضمرہ اور سعد بن بکر دو سو کے دستہ میں گزرے ان کا جھنڈا حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے بالمقابل پہنچا اس نے بھی تین بار زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنوبکر ہیں ابوسفیان نے کہا: جی ہاں یہ نحوست والے لوگ ہیں انہی کی وجہ سے تجھ سے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے۔ *

پھر ابوسفیان نے کہا: بخدا! اس کے متعلق مجھ سے نہ مشورہ لیا گیا اور نہ ہی میں اسے ناپسند کرتا ہوں لیکن یہ ایک معاملہ ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمہارے پر چڑھایا ہے اور تم سبھی اسلام میں داخل ہوئے ہو۔

واقدی عبداللہ بن عامر ابوعمرو بن حماس سے مروی ہے کہ پھر بنولیث گزرے ان کی تعداد دو سو پچاس (۲۵۰) تھی ان کا جھنڈا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا: ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنولیث ہیں پھر قبیلہ اشجع گزرا یہ آخری دستہ تھا اس میں تین سو نفوس شامل تھے ان کا جھنڈا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا دوسرا جھنڈا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ابوسفیان نے کہا: یہ لوگ محمد ﷺ کے عرب بھر میں سب سے زیادہ مخالف تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اسلام ڈال دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ابوسفیان نے کہا: ابھی تک محمد ﷺ نہیں

آئے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس دستہ کو دیکھ لو جس میں محمد ﷺ ہیں تو تم اسلحہ گھوڑے اور بے مثال مردوں کو دیکھو گے جس کی طاقت کی مثال کہیں نہیں ملتی ابوسفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ طاقت کسی کے پاس نہیں۔ جب رسول کریم ﷺ کا دستہ نمودار ہوا تو یوں لگا جیسے طوفان بلاخیز امڈ آیا ہو گھوڑے غبار اڑتے ہوئے چلے آرہے تھے چنانچہ جو شخص بھی گزرا ابوسفیان کہتا: محمد نہیں گزرے؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار تشریف لائے آپ کے ایک طرف ابوبکر اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ ان دونوں سے باتیں کررہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہیں رسول اللہ ان کے دستہ میں مہاجرین وانصار ہیں یہ دستہ چاق وچوبند دستہ ہے اور لوہے کی دیوار کی مانند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی دستے میں تھے انھوں نے زرہ پہن رکھی تھی اور گرجدار آواز سے باتیں کررہے تھے ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! یہ باتیں کون کررہا ہے جواب دیا یہ عمر بن خطاب ہیں ابوسفیان نے کہا: بنوعدی کی شان وشوکت بڑھ گئی ہے حالانکہ ان کا قبیلہ قلیل اور بے مقام بے مرتبہ تھا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلندی عطا کرتا ہے عمر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام نے عزت وشوکت عطا کی ہے۔ اس دستے میں دو ہزار زرہ پوش تھے رسول کریم ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا اور سعد رضی اللہ عنہ دستے کے آگے آگے جارہے تھے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے آواز دی: اے ابوسفیان! آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں قتل وقتال حلال ہوگا۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا چنانچہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے ابوسفیان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں کا یہی خیال ہے۔ آپ ﷺ نے بھی وہی حضرت سعد والی بات کہی کہ اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کے دن کعبہ میں قتل وقتال حلال ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا میں آپ کو اپنی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں سعد پر اعتماد نہیں وہ قریش پر حملہ کردے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوسفیان! آج کا دن رحمت ومہربانی کا دن ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا رسول کریم ﷺ نے پیغام بھیج کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کردیا اور جھنڈا ان سے لے کر حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا جب سعد رضی اللہ عنہ کو جھنڈا سپرد کرنے کا حکم ملا آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد سے انکار کردیا اور کہا میں جھنڈا تب دوں گا جب میں کوئی نشانی دیکھوں گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنا عمامہ بھیجا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمامہ دیکھ کر جھنڈا اپنے بیٹے قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ والے سال رسول کریم ﷺ مرالظہر ان کے مقام پر پہنچے تو آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آئے ابوسفیان نے یہیں اسلام قبول کیا پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ابوسفیان قوم کا سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے اگر آپ اسے کوئی ایسی چیز دے دیں جو اس کے لیے باعث فخر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کردے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۷۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے لیے تشریف لائے جبکہ رمضان کے دس دن گزر چکے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا

۳۰۱۷۶..... صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ بخدا! جب صبح رسول کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں چنانچہ آپ کعبہ سے باہر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں کبوتر کی شکل کی ایک مورت تھی جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی آپ نے باہر آکر مورت کو توڑ دیا اور پھر دور پھینک دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۷...... صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے جیسے فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں اور آپ کے ہاتھوں میں کعبہ کی کنجیاں میں حضرت علی بن ابی طالب اٹھ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! سقایہ اور حجابت (پانی کا کام اور تالا چابی کا شرف ہمیں عطا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان بن طلحہ؟ چنانچہ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا کر کنجیاں ان کے حوالے کردیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ کعبہ کے دروازے میں کھڑے تھے آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور لشکروں کو اکیلے اسی نے شکست فاش دی اپنے بندے کی مدد کی۔ خبردار! ہر وہ چیز جس کا جاہلیت میں قابل فخر ہونا اعتبار کیا جاتا تھا وہ آج میرے قدموں تلے ہے البتہ وہ عمل اور وہ چیز جس کا تعلق بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے سے تھا وہ اب بھی باقی ہے خبردار قتل عمد اور قتل خطاء کے درمیان ڈنڈے اور پتھر سے بھی قتل ہوتا ہے ایسی صورت میں قاتل مقتول کے ورثاء کو سو اونٹ بطور دیت دے گا ان میں سے چالیس اونٹ ایسے ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۱۷۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اوپر سے داخل ہوئے اور جاتے وقت نیچے سے گئے۔ رواہ البزار

۳۰۱۸۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو عورتیں چادریں گھوڑوں کے منہوں پر مارنے لگیں رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کر کے مسکرانے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: حسان نے کیا خوب کہا ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

عدمنا خيلنا ان لم تردها
تثير النقع موعدها كداء
ينازعن الأعنة مصعدات
ويلطمهن بالخمرا لنساء

ہم گھوڑوں سے آگے نکل جائیں گے اگر انھیں روکا نہ گیا گھوڑے گرد وغبار اڑاتے آرہے ہیں اور ان کی گزرگاہ مقام کداء ہے تیر گھوڑوں کے لیئے رکاوٹ ہیں اور وہ اوپر چڑھ رہے ہیں جبکہ عورتیں انھیں چادروں سے مار رہی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مکہ میں اسی راستے سے داخل ہو جس کا حسان نے کہا ہے چنانچہ آپ ﷺ مقام کداء سے داخل ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۳۰۱۸۱...... ام عثمان بنت سفیان جو کہ شیبہ کے بڑے بڑے بیٹوں کی ماں ہے نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی انکی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شیبۃ کو بلایا شیبہ نے کعبہ کا دروازہ کھولا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے رکوع کر کے واپس لوٹ آئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی آیا آپ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں ایک سینگ دیکھا ہے اور میں نے اسے غائب کردیا ہے چونکہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نماز کو غافل کرتی ہو۔ رواہ البخاری فی تاریخه وابن عساکر

۳۰۱۸۲...... سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ کی رات ہوئی تو لوگ مکہ میں داخل ہوئے لوگ برابر تکبیر تہلیل اور طواف میں لگے رہے صبح ہوئی تو ابوسفیان نے اپنی بیوی ھند سے کہا: کیا تم یہ کچھ اللہ کی طرف سے دیکھ رہی ہو؟ پھر صبح ہوتے ہی ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ھند سے کہا تھا کیا تم سمجھتی ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے؟ جی ہاں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ابوسفیان نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں قسم اس ذات کی جس کی ابوسفیان قسم کھاتا ہے میری یہ بات اللہ اور ھند کے سوا کسی نے نہیں سنی۔ رواہ ابن عساکر وسنده صحيح

فائدہ:...... حدیث سے یہ استدلال قطعی ... رسول اللہ ﷺ (فداہ ابی وامی) عالم الغیب تھے جس طرح کہ بعض جہال نے کیا ہے

چونکہ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ ہے نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کردیا تھا۔

۳۰۱۸۳......سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ سے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے لشکر جرار کے ہمراہ نکلے تھے؟ ان میں دو ہزار اہل مکہ بھی شامل تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

کعبہ کی چھت پر اذان

۳۰۱۸۴......عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۸۵......عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا جب آپ عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ کا نائب مقرر کیا اور انھیں حکم دیا کہ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ اس سال جو شخص حج کرے گا وہ امن میں ہوگا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر طواف کرسکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۸۶......عروہ کی روایت ہی کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں غنائم تقسیم کیے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اتجعل نهبي ونهب عبيد
بين عيينة والا قرع
وما كان حصن ولا حابس
يفوقان مرداس في المجمع
وقد كنت في الحرب ذا تُدرى
فلم اعط شياء ولم امنع
وما كنت دون امرىء منهما
ومن تضع اليوم لا يرفع.

ترجمہ:......کیا آپ میرے تاخت و تاراج کو ان غلاموں کے برابر قرار دیں گے جو عیینہ اور اقرع کے درمیان لوٹ مار مچاتے تھے۔ حالانکہ معرکہ میں مرداس پر نہ حصن کو فوقیت تھی اور نہ ہی حابس کو جبکہ میں جنگ میں قوت و مدافعت والا ہوں پر مجھے کچھ دیا گیا اور نہ روکا گیا اور میں ان دونوں آدمیوں سے کم نہیں تھا لیکن آج جس شخص کا مرتبہ اور مقام گھٹا دیا گیا اس کا مقام پھر کبھی بلند نہیں ہوسکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جاؤ اور اس کی زبان کاٹ دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کی طرف اٹھ کر چل دیئے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ دہائیاں دینے لگے کہ اے مسلمانو! اسلام قبول کرنے کے بعد میری زبان کاٹی جائے گی یارسول اللہ! آئندہ میں ایسا کبھی نہیں کروں گا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو دہائیاں دیتے دیکھا کہا: رسول اللہ ﷺ نے فی الواقع تمہاری زبان ہی کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میں تمہیں عالیشان جوڑا دیکر تمہاری زبان بند کردوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۸۷......"مسند علی رضی اللہ عنہ" مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے سب لوگوں کے لیے امن عام کا علان کیا ان چھ کے لیے فرمایا کہ انھیں قتل کرو خواہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں وہ یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رہی بات عبداللہ بن خطل کی وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا چنانچہ اس کی طرف حضرت سعید بن کریب اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ لپکے تاہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ پھرتیلے تھے

کریب رضی اللہ عنہ پر سبقت کر گئے اور عبداللہ بن خطل کو واصل جہنم کر دیا۔ رہی بات مقیس بن صبابہ کی تو مسلمانوں نے اسے بازار میں پایا اور وہیں قتل کر دیا رہی بات عکرمہ کی سو اس نے سمندر کا رخ کیا جب کشتی سمندر میں تیرنے لگی زور کی آندھی چلی اور کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی کشتی کے صبابہ سواروں سے کہنے لگے: خالص اللہ کو پکارو چونکہ یہاں تمہارے معبودان کچھ کام نہیں آسکتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! جب سمندری طوفان سے صرف اخلاص ربوبیت نجات دیتا ہے تو بر میں بھی رب تعالیٰ کے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں یا اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں سلامت رہا تو میں نکلتے ہی واپس جا کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا مجھے ان کی طرف سے معافی کی امید ہے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ رہی بات عبداللہ بن ابی سرح کی چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر پوشیدہ ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ انھیں ساتھ لے آئے اور لا کر رسول کریم ﷺ کے قریب کھڑے کر دیئے: عبداللہ نے تین بار سر اٹھا کر دیکھا آپ ﷺ نے ہر بار بیعت کرنے سے انکار کر دیا البتہ پھر آپ نے بیعت لے لی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار شخص نہیں جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اس کا کیا علم آپ ہمیں اشارہ کر دیتے آپ نے فرمایا: کسی نبی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اشارے کرے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابویعلی

جاہلیت کا مفاخر کا مدفون ہونا

۳۰۱۸۸...... ''مسند اسود بن ربیعہ'' خارث بن عبید ایادی کی روایت ہے کہ اسود بن اسود کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار جاہلیت کے خون اور جاہلیت کے مفاخر میرے پاؤں تلے ہیں البتہ وہ امور جو بیت اللہ کی خدمت سے متعلق ہوں جیسے سقایت کا شرف وہ قابل اعتبار ہوگا۔ رواہ ابن مندہ وابو نعیم وقال فی الاصابہ اسنادہ مجھول

۳۰۱۸۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان تمہارے قریب ہے لہٰذا اسے پکڑنے کے لیے متفرق ہو جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابوسفیان کو پکڑ لائے آپ نے اس سے کہا: اے ابوسفیان: اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے ابوسفیان نے کہا: یا رسول اللہ! میری قوم کا کیا بنے گا؟ فرمایا: تمہاری قوم کا جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ امن میں ہوا عرض کیا: میرے لیے کوئی فخر کی چیز کر دیں فرمایا! جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہوگا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار آدمیوں کے سب لوگوں کو امن دیا۔ وہ یہ ہیں عبدالعزیٰ بن خطل مقیس بن صبابہ کنانی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ چنانچہ عبدالعزیٰ کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا اسے پردوں سے الگ کر کے قتل کر دیا گیا جبکہ عبداللہ بن سعد کے متعلق ایک انصاری نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ اسے جہاں بھی دیکھے گا قتل کر دیگا عبداللہ بن سعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ان کی سفارش کی۔ ادھر انصاری نے تلوار بے نیام کی اور عبد بن ابی سرح کی تلاش میں نکل پڑا جب واپس لوٹا تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا تاہم انھیں قتل کرنے سے چوک گیا چونکہ عبداللہ بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے حلقے میں داخل ہو چکے تھے پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت لے لی پھر انصاری سے فرمایا میں نے تیرا انتظار کیا تا کہ تو اپنی منت پوری کرے انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے ڈر گیا تھا آپ نے آنکھ سے میری طرف اشارہ کیوں نہیں کیا: فرمایا: آنکھوں سے اشارہ کرنا کسی نبی کو زیب نہیں۔

رہی بات مقیس کی چنانچہ اس کا ایک بھائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا وہ (کسی جنگ میں) خطا مقتول ہوا رسول اللہ ﷺ نے بنی فہر کا ایک شخص مقیس کے ساتھ بھیجا تا کہ انصار سے مقتول کی [illegible] وصول کریں جب دیت جمع کر دی گئی اور دونوں واپس لوٹ آئے ایک جگہ پہنچ کر دونوں نے

آرام کیا فہری سو گیا موقع ملتے ہی مقیس نے بھاری پتھر اٹھا کر فہری کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر کچل گیا اور وہ اسی جگہ مرگیا پھر مقیس واپس لوٹ آیا اور یہ اشعار کہے:

شفی النفس من قد بات با لقا ع مسندا
تضرج تو بیه دماء الا خادع
وکانت هموم النفس من قبل قتله
تلم فتنسینی وطی المضا جع
قتلت به فهر وغرمت عقله
سراة بنی النجار ارباب فارغ
حللت به نذری وادرکت ثورتی
وکنت الی الا وثان اول راجع

ترجمہ:......ایک شخص جو کھلی جگہ پر ٹیک لگا کر سو گیا تھا اسے قتل کر کے میرے نفس کو شفا ملی ہے دھوکا دینے والوں کے خون سے اس کے کپڑے آلودہ تھے جبکہ اس کے قتل سے قبل میرے نفس نے نرم بستروں کو بھلا دیا تھا میں نے فہری کو قتل کیا ہے اور اس کی دیت بنی نجار کے سرداروں کو دینے کے لئے تیار ہوں اسے قتل کر کے میں نے اپنی نذر پوری کی ہے اور اور اپنا بدلہ لیا ہے اور اب میں سب سے پہلا وہ شخص ہو جو بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ رہا ہے۔

رہی بات ام سارہ کی وہ قریش کی آزاد کردہ باندی تھی وہ مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی کوئی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت پوری کی پھر اس عورت کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا تا کہ ان پر احسان کرے اور اہل مکہ اس کے اہل وعیال کی حفاظت کریں (خط میں فتح مکہ کی پیشگی خبر دی گئی تھی یہ ایک راز تھا جسے وہ افشا کرنا چاہتا تھا) چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے پیچھے دوڑایا ان دونوں حضرات نے ایک جگہ عورت کو روک لیا اور اس کی تلاشی لی اور پوچھ گچھ کی لیکن عورت نے صاف انکار کر دیا دونوں حضرات واپس لوٹنے لگے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں لہٰذا دوبارہ عورت پر دباؤ ڈالو اور اس سے خط لو چنانچہ دونوں حضرات دوبارہ عورت کے پاس لوٹ آئے اور اپنی تلواریں ننگی کر کے اس کے پاس آئے اور کہا: یا تو میں خط دے ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے پہلے عورت نے انکار کیا لیکن جب بس نہ چلا اس نے یہ شرط لگائی کہ میں اس شرط پر خط دوں گی کہ آپ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو واپس نہیں کریں گے انھوں نے عورت کی یہ شرط منظور کر لی عورت نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر انھیں دیا پھر یہ دونوں حضرات خط لے کر رسول اللہ کے پاس واپس لوٹ آئے اور خط آپ کو دیا آپ نے مرسل کو بلایا اور پوچھا: یہ کیسا خط ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے صرف اس لیے یہ خط لکھا ہے کہ مکہ میں میرے اہل وعیال ہیں میں نے چاہا اہل مکہ پر احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء......الا یة: اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ رواه ابن عساکر

۳۰۱۹۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا جب آپ عین مکہ میں داخل ہوئے خود اتار دیا آپ کو اطلاع کی گئی کہ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

رواه ابن ابی شیبة

کفار کو پناہ دینا

۳۰۱۹۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو عاص بن عبد الشمس کو پناہ دے رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پناہ کی اجازت مرحمت فرمائی ام ھانی بنت ابی طالب نے اپنے بھائی عقیل بن ابی طالب کو پناہ دے رکھی تھی آپ ﷺ نے اس پناہ کو بھی برقرار رکھا (رواہ ابن عساکر ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے چونکہ ام ھانی نے بنی مخزوم کے دو آدمیوں کو پناہ دی تھی)۔

۳۰۱۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جاؤ اور مقام ''روضہ خاخ'' میں تمہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لیتے آؤ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے روضہ خاخ تک پہنچے ہمیں یہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملی میں نے کہا: خط نکالو بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے چنانچہ دھمکی سنتے ہی عورت نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا ہم نے خط لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، خط کھولا گیا اس میں یہ مضمون مندرج تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف خط میں بعض اہم امور کو افشار کیا گیا تھا رسول کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ کیجئے میں قریش میں اٹکا ہوا ہوں فی الواقع قریش سے میرا کوئی تعلق نہیں آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اہل مکہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلقات ہیں جو ان کے اہل وعیال کی حفاظت کا سامان ہیں تاہم مکہ میں میرا کوئی تعلقدار نہیں جب میرا اہل مکہ سے کوئی خونی رشتہ نہیں میں نے چاہا ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں میں نے ایسا کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی مرتد ہونے کی وجہ سے اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر سے راضی ہوا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے (اور رگ فاروقی نے جوش مارا) فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑیئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں یہ منافق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق حاطب غزوہ بدر میں شریک رہا ہے اے عمر تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے اہل بدر کو یہ فرما دیا ہے کہ جو چاہے کرو بلا شبہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئے:

یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء الایة

رواہ الحمیدی واحمد بن حنبل والعدنی وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابو یعلیٰ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابن مردویه وابو نعیم و البیھقی معافی الدلائل

۳۰۱۹۴..... ''ایضاً'' حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا تو یہ راز محض چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک محدود رکھا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ لوگوں میں یہ خبر عام کر دی گئی کہ آپ حنین کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا کہ رسول کریم ﷺ تمہارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خبر کر دی آپ ﷺ نے مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا ہمارے پاس تیز رفتار گھوڑے تھے آپ نے فرمایا: روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو ہم چل پڑے اور مقررہ جگہ جا پہنچے اور یہیں ہمیں ایک عورت ملی، ہم نے عورت سے خط طلب کیا عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے ہم نے عورت کا سامان زمین پر رکھ دیا اور تلاشی لی ہمیں اس کے ساز وسامان سے خط نہ ملا ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے: شاید اس کے پاس خط نہ ہو لیکن ہم نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں ہم نے عورت کو دھمکی دی کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ننگی کر دیں گے عورت بولی کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا تم مسلمان نہیں ہو ہم نے دوبارہ دھمکی دی خط نکالو ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ اب کی بار عورت نے خط اپنے نیفہ سے نکال دیا ایک روایت میں ہے کہ عورت نے شرمگاہ سے خط نکال کر دیا چنانچہ ہم خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خط میں لکھا تھا: حاطب

بن ابی بلتعہ کی طرف سے خط کا مضمون سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یارسول اللہ! حاطب نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا تا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر میں حاضر نہیں ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ حاضر ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لیکن اس نے بدعہدی کی ہے اور آپ کے دشمنوں کی پشت پناہی کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم جو چاہے کرو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قریش سے میری کوئی قرابت نہیں فقط حلیفانہ تعلقات ہیں میرے اہل وعیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں بخلاف مہاجرین کے کہ مکہ میں ان کی قریش میں قرابتوں کی وجہ سے ان کے اہل وعیال محفوظ ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ جب قریش سے میری کوئی قرابت نہیں تو ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں خدا کی قسم میں پکا مومن ہوں اور میرا اللہ اور رسول پر ایمان ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے لہٰذا اس کی شان میں بری بات مت کہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یاایھا الذین امنو لاتتحذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة

رواہ ابویعلیٰ وابن جریر وابن المنذر وابن عساکر

تتمہ فتح مکہ

اس میں غزوہ طائف کا ذکر بھی ہے۔

۳۰۱۹۵......ابن ابی شیبہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ کی سند سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ اہل مکہ سے رخصت ہوئے اور جاہلیت میں قبیلہ خزاعہ رسول اللہ ﷺ کا حلیف قبیلہ تھا جبکہ قبیلہ بنوبکر قریش کا حلیف تھا چنانچہ بنوخزاعہ رسول کریم ﷺ کی صلح میں داخل تھے اور بنوبکر قریش کی صلح میں داخل تھے خزاعہ اور بنوبکر کے درمیان جنگ چھڑ گئی قریش نے بنوبکر کو باہم کمک پہنچائی حتیٰ کہ اسلحہ دیا اشیائے خورد ونوش دیں اور پھر بھی ان کی پشت پناہی کی۔ اس کی پاداش میں بنوبکر کو خزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا اور ان کے بہت سارے جنگجوؤں کو قتل کر دیا قریش خوفزدہ ہوئے کہ مسلمان کہیں معاہدہ نہ توڑ دیں تاہم اس بچاؤ کے لیے قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ محمد کے پاس جاؤ اور معاہدے کو مضبوط کرو اور لوگوں میں صلح کراؤ چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ابوسفیان آ رہا ہے اور وہ اپنی حاجت پوری کئے بغیر خوش وراضی واپس لوٹ جائے گا ابوسفیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابوبکر! لوگوں سے کہو کہ معاہدے کی پاسداری کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اختیار میرے پاس نہیں اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ پھر ابوسفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی جیسی بات کہی انھوں نے فرمایا: تم نے معاہدہ توڑ دیا ہے جو معاہدہ میں جدید قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالے اور جو زبردست ہو اللہ سے منقطع کرے ابوسفیان نے کہا: میں نے آج تک ایسا معاشرہ نہیں دیکھا جو زبردست رائے کا حامل ہو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنی قوم کی عورتوں کی فرمانروائی کروگی پھر وہی مسئلہ ذکر کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس معاملے کا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہ بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایسا گمراہ شخص نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم خود ہی معاہدہ کو جاری کرواؤ اور لوگوں میں صلح کرواؤ چنانچہ ابوسفیان نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا اور کہا: میں نے لوگوں میں معاہدے کا اجراء کر دیا پھر مکہ واپس لوٹ گیا اور اہل مکہ کو خبر دی اہل مکہ نے کہا: بخدا! ہم نے آج کی طرح کوئی دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی قوم کا سفیر غیر واضح معاملہ لے کر واپس لوٹے تم ہمارے پاس جنگ کی خبر نہیں لائے کہ ہم کوئی بچاؤ کا سامان کریں نہ تم صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم بے خوف ہو جائیں۔

ادھر خزاعہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پوری خبر دی اور مدد مانگی پھر ایک شخص نے یہ شعر پڑھا۔

لا هم ان نا شد محمدا　　　حلف ابينا و ابيه الا تلدا

اے میرے پروردگار! میں محمد ﷺ کو اپنے باپ اور ان کے باپ عبدالمطلب کا قدیم عہد یاد دلانے آیا ہوں۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا چنانچہ لشکر راستے قطع کرتے ہوئے مقام ''مز'' پر پہنچا، ادھر ابوسفیان رات کو نکلا اور مقام ''مز'' پر آیا اس نے لشکر اور جگہ جگہ آگ جلتی دیکھی کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس کے ساتھیوں نے جواب دیا یہ قبیلہ تمیم ہے ان کے علاقہ میں قحط پڑ گیا ہے آور آسودگی کے لیے ادھر آ نکلے ہیں ابوسفیان نے کہا: بخدا یہ لوگ تو بہت زیادہ ہیں بنوتمیم اتنے کہاں سے ہو گئے جب ابوسفیان کو خبر ہوئی کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے عباس سے ملاؤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس آئے ابوسفیان نے اپنا حال سنایا عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو رسول کریم ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ میں تھے فرمایا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا پھر عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو اپنے خیمے میں لے گئے صبح ہوئی مسلمان وضو کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! لوگوں کو کیا ہوا کیا انھیں کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ لوگ نماز کے لیے تیاری کررہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو وضو کرنے کو کہا پھر عباس رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر رکوع کیا ساتھ مسلمانوں نے بھی رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سر اٹھالیا (ھکذا ھلم جرا) یہ کیفیت دیکھ کر ابوسفیان نے کہا: میں آج تک کسی قوم کو ایسی زبردست اطاعت بجالاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ ایسی اطاعت رومیوں اور اہل فارس کے ہاں بھی نہیں دیکھی، اے ابوفضل! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بادشاہت نہیں بلکہ نبوت ہے ابوسفیان نے کہا: ہاں یہ وہی ہے ہاں یہ وہی ہے پھر ابوسفیان نے کہا: افسوس قریش کی ہلاکت آگئی پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں میں قریش کو جا کر دعوت دیتا ہوں اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی فخر کی چیز مقرر کردیں عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر چل دیئے تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: میرے والد کو واپس لاؤ میرے والد کو واپس لاؤ (عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے) مجھے خوف ہے کہ قریش انھیں کوئی گزند نہ پہنچائیں جس طرح ثقیف نے عروہ بن مسعود کو گزند پہنچایا تھا عروہ نے انھیں دعوت دی اور وہ عروہ کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے اگر عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو اہل مکہ ان پر آگ پھینکیں گے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے اہل مکہ اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے بیشک تم نے بڑا انتظار کرلیا رسول کریم ﷺ نے زبیر کو مکہ کے بالائی حصہ سے بھیجا ہے جبکہ خالد بن ولید کو زیریں حصہ سے بھیجا ہے نیز تم لوگ خالد کی یلغار کو جانتے ہو جبکہ قبیلہ خزاعہ بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ ہے سو جو شخص اسلحہ سے دور رہے گا اسے امن دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اہل مکہ کے ساتھ تیراندازی ہوئی پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے امن عامہ کا اعلان کیا البتہ چار آدمیوں کو مستثنیٰ کیا وہ یہ ہیں مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح ابن خطل بنی ھاشم کی آزاد کردہ باندی سارہ انھیں خزاعہ قتل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''الا تقا تلون قو ما نکثو ایمانھم'' ''تم ان لوگوں کو قتل کیوں نہیں کرتے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۶......عکرمہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی تصویریں دیکھیں دراں حالیکہ ان کے ہاتھوں میں قسمت کے تیر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کو قسمت کے تیروں سے کیا لگاؤ اللہ کی قسم ابراہیم علیہ السلام نے کبھی بھی قسمت آزمانے کے لیے تیر نہیں پھینکے پھر آپ نے حکم دیا ایک کپڑا پانی میں گیلا کرکے لایا گیا اور وہ تصویریں مٹادی گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۷......مجاہد کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ کعبہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بت نصب تھے آپ نے بتوں کو اوندھے منہ کردیا پھر رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! مکہ حرمت والا شہر ہے اور تاقیامت حرمت والا

رہے گا مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا البتہ گھڑی بھر کے لیے حرم پاک میرے لیے حلال کیا گیا حرم پاک کی گھاس بھی محترم ہے ہرگز نہ کاٹے جائے حرم کا شکار نہ بھگایا جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں حرم میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! البتہ اذخر گھاس کی اجازت ہے چونکہ سناروں قبروں اور گھروں کے لیے یہ گھاس کام آتی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے۔ جی ہاں سوائے اذخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۸...... محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور دروازے پر بیٹھ گئے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تنہائی میں بیٹھے تو آپ کے پاس کوئی نہیں آتا تھا تاوقتیکہ آپ خود نہ بلالیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرمایا: میرے پاس ابوبکر کو بلالاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلالائے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے پھر سامنے سے اٹھا کر اپنے دائیں یا بائیں بٹھا رہے پھر فرمایا: عمر کو بلالاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ان سے بھی کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوگئی وہ کہہ رہے تھے یارسول اللہ! اہل مکہ کفر کا سرغنہ ہیں ان کا گمان ہے کہ آپ جادوگر ہیں اور کاہن ہیں آپ جھوٹے ہیں اور افتراپرداز ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیدہ چیدہ باتیں جو اہل مکہ آپ ﷺ کے خلاف کرتے تھے کہہ ڈالیں پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری طرف پھر آپ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو اصحاب کی مثالیں نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے چہرہ اقدس حضرت ابوبکر کی طرف کر کے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دودھ میں پڑے گھی سے بھی زیادہ نرم تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے لہٰذا معاملہ وہی طے پایا ہے جو عمر کا تجویز کردہ ہے لہٰذا تم لوگ تیاری کرو لوگ اٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیے اور کہنے لگے: ابوبکر! ہم عمر سے نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی کی ہے آپ ہمیں بتادیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا کہ مکہ پر چڑھائی کے بارے میں کیا کہتے ہو اور کیا رائے ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ اہل مکہ آپ کی قوم ہے (گویا میں نے نرمی برتنے کا مشورہ دیا) میں سمجھا شاید آپ میری ہی بات مان لیں گے پھر آپ نے عمر کو بلایا عمر نے کہا: اہل مکہ سرغنہ کفر ہیں حتیٰ کہ اہل مکہ کی ہر برائی بیان کی اور کہا اللہ کی قسم عرب اس وقت تک زیر نہیں ہوں گے جب تک اہل مکہ زیر نہیں ہوتے آپ ﷺ نے تمہیں مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۹...... جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے کعبہ کے آس پاس بنی ہوئی تصویروں کو مٹا دینے کا حکم دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

حدود حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۳۰۲۰۰...... زہری کی روایت ہے کہ بنی ویل بن بکر کے ایک شخص نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لوں ایک دوسرے شخص سے کہا: میرے ساتھ چلو دوسرا بولا مجھے ڈر ہے کہ مجھے خزاعہ قتل کر دیں گے چنانچہ ویلی اسے ساتھ لیتا گیا راستے میں خزاعی ایک شخص ملا اور اسے پہنچان لیا خزاعہ کے اس شخص نے ویلی کے پیٹ میں تلوار ماری بولا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ خزاعہ مجھے قتل کر دیں گے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم (حرمت والا) قرار دیا ہے لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا لہٰذا اس کی حرمت بجالاؤ مکہ گھڑی بھر کے لیے دن کے وقت میرے لیے حلال ہوا ہے تین شخص اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ایک وہ شخص جو مکہ میں قتل کرنے دوسرا وہ شخص جو غیر قاتل کو قتل کرے تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کے کینہ اور بغض کا بدلہ لے میں اس شخص کی دیت

ضرور دلاؤں گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۰۱.....یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ مکہ میں فتح کے موقع پر صفا پر تین سو ساٹھ بت تھے مروہ پر ایک بت تھا جبکہ ان کے درمیان کا علاقہ بتوں سے اٹا پڑا تھا اور کعبہ بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا محمد بن منکدر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے اور بت گر جاتے حتیٰ کہ آپ اساف اور نائلہ کے پاس آگئے یہ دونوں بت کعبہ کے دروازے کے بالمقابل نصب تھے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ انھیں توڑ ڈالو اور کہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا کہیں؟ فرمایا: کہو اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچ کر دکھایا۔اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی نے لشکروں کو ہزیمت دی۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۰۲.....ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی انھیں دیکھ کر صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا کیا تم اس غلام کی طرف نہیں دیکھ رہے حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے تو اس کی شکل مسخ کر دے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۰۳.....ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گئے اور سمندر میں کشتی پر جا سوار ہوئے سمندری طوفان کو دیکھ کر ملاح اور کشتی سواروں نے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ ہی سے فریادیں کرنے لگے عکرمہ نے توحید پرستی کی وجہ پوچھی کشتی بانوں نے کہا: اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی عکرمہ رضی اللہ عنہ کہا: یہ ہی تو محمد کا معبود ہے جسے وہ پکارتا ہے مجھے واپس کرو چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا جبکہ ان سے پہلے ان کی بیوی اسلام قبول کر چکی تھی اور یہ دونوں اسی نکاح پر برقرار ہے

رواہ ابن عساکر من مراسیل ابی جعفر وابن ابی شیبة

معاہدہ کی پاسداری

۳۰۲۰۴.....ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جبکہ بنی کعب اور بنی بکر کے درمیان مکہ میں جنگ ہوئی تھی بنی کعب کا ایک شخص فریاد رسی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاھم انی ناشد محمدا

حلف ابینا وابیہ الا تلدا

فانصر ھداک اللّٰہ نصر اعتدا

وادع عباداللّٰہ یاتو امددا.

اے میرے پروردگار میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو میرے اور ان کے باپ کے درمیان ہوا تھا اللہ تمہیں ہدایت دے ہماری زبردست مدد کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی مدد کے لیے بلائیں۔

اتنے میں بادلوں کا ایک آوارہ ٹکڑا گزرا رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بادلوں کا یہ ٹکڑا بنی کعب کی مدد کا پیغام رساں ہے پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری تیاری کا سامان کرو اور کسی کو مت بتاؤ تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انھیں متحرک دیکھ کر پوچھا: کیا وجہ ہے؟ عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تیاری کا حکم دیا ہے پوچھا: کہاں کے لیے عرض کی مکہ کے لیے (جب نبی کریم ﷺ نے تاکیداً فرمایا تھا کہ معاملہ صیغہ راز میں رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیوں بتادیا؟ مطلب یہ کہ عوام الناس میں سے کسی کو نہ بتاؤ رہی بات ابوبکر وعمر یعنی خواص کی سو انھیں خود رسول اللہ ﷺ نے بلا کر سب سے پہلے انہی سے مشورہ لیا گویا ضمناً ان کے لیے اجازت ہوگئی الختصر کہ ممانعت اوروں کے لیے تھی یہ حضرات اس سے مستثنیٰ تھے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! بعد ازیں ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں رہے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ...... کے پاس آگئے اور ان سے تذکرہ کیا آپ نے

فرمایا: اہل مکہ نے دھوکا کیا ہے اور انھوں نے معاہدہ توڑ دیا ہے پھر آپ مسلمانوں کو لے کر چل پڑے آپ راز داری میں چلے تا کہ اہل مکہ کو خبر نہ ہونے پائے۔

ادھر ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا: بخدا! ہم غفلت میں ہیں کیا تم مرالظہر ان تک میرے ساتھ جاؤ گے تا کہ ہمیں کوئی خبر ملے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا ابوسفیان نے کہا اگر چاہو تو جا سکتے ہو چنانچہ یہ تینوں گھوڑوں پر سوار ہو کر چل دیئے چنانچہ اس جگہ پہنچے تاریکی پھیل چکی تھی کیا دیکھتے کہ پوری وادی میں جگہ جگہ آگ جل رہی ہے ابوسفیان نے کہا: اے حکیم! یہ کیسی آگ ہے؟ بدیل نے کہا: یہ بنی عمرو کی آگ ہے انھیں جنگ نے دھوکا میں ڈال دیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: تیرے باپ کی قسم! بنی عمرو بہت کم تعداد میں ہیں جبکہ یہ لوگ تو کہیں زیادہ ہیں۔

اتنے میں ان تینوں کو رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے آن لیا اور یہ انصار کے چند لوگ تھے جبکہ پہرے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی پہرہ دار انھیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے اور کہا: اگر تم ابوسفیان کو پکڑ لاتے کیا ہی اچھا ہوتا پہرہ داروں نے کہا: بخدا! ہم ابوسفیان کو پکڑ لائے ہیں فرمایا: اسے اپنے پاس گرفتار رکھو صبح ہوتے ہی عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے ابوسفیان کو بیعت کا کہا گیا یہ بولا میرے لیے بیعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ورنہ میرا برا حال ہوگا۔ پھر حکیم بن حزام کو بیعت کا کہا گیا چنانچہ انھوں نے بھی بیعت کرلی۔ جب یہ لوگ واپس پلٹے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ابوسفیان شہرت کو پسند کرتا ہے آپ اسے شہرت کی کوئی چیز دے دیں البتہ ابن خطل مقیس بن صبابہ لیثی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور دو باندیوں کے لیے کوئی امن نہیں انھیں قتل کروا گر چہ یہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ آپ حکم دیں تا کہ ابوسفیان کو سرراہ روک لیا جائے اور وہ اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو سرراہ روک لیا اور کہا تم یہاں بیٹھو گے تا کہ مسلمانوں کو دیکھو؟ ابوسفیان نے اثبات میں جواب دیا، وہ سمجھا مٹھی بھر مسلمان ہوں گے اس لیے دیکھنے میں کیا حرج اتنے میں قبیلہ جہینہ کا دستہ گزرا ابوسفیان نے کہا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ جہنیہ ہے کہا: مجھے جہینہ سے کیا غرض بخدا ان سے ہماری کبھی لڑائی نہیں ہوئی پھر مزنیہ کا دستہ گزرا اس کے متعلق پوچھا کہا: یہ مزنیہ ہے ابوسفیان بولا: میرا مزنیہ سے کیا تعلق میری ان سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی، پھر قبیلہ سلیم گزرا اس کے متعلق پوچھا: عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سلیم ہے پھر فرداً فرداً یکے بعد دیگرے اسلامی دستے گزرتے رہے بالکل آخر میں رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مہاجرین وانصار کے دستے میں گزرے ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ رسول اللہ ﷺ میں مہاجرین وانصار کے ساتھ ابوسفیان بولا: تمہارا بھتیجا اعظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ نبوت کی شان وشوکت ہے مسلمانوں کی تعداد ۱۰، ۱۲ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا

رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا پھر سعد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے بیٹے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا پھر ابوسفیان گھوڑے پر سوار ہو کر آگے نکل گیا حتیٰ کہ ثنیہ میں جا پہنچا اہل مکہ نے پوچھا: تمہارے پیچھے کیا حال ہے کہا میرے پیچھے مسلمانوں کا سیل رواں ہے ایسا شوکت والا لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا پھر لوگوں کا ہجوم ابوسفیان کے گھر پر امنڈ آیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مقام حجون پر آ کر رکے مقام حجون کے اوپر کی طرف ہے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہ سواروں کے دستے پر امیر مقرر کر کے مکہ کی بالائی طرف سے روانہ کیے جبکہ حضرت خالد بن ولید کو مکہ کے زیریں حصہ سے روانہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے مکہ! تو اللہ تعالیٰ کی زمین کا سب سے اعلیٰ وافضل حصہ ہے، بخدا! اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا میں کبھی نہ نکلتا مجھ سے قبل مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا میرے لیے دن میں گھڑی بھر کے لیے

حلال ہوا ہے مکہ قابل حرمت ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا لقطہ نہ اٹھایا جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے، ابوشاہ نامی ایک شخص نے کہا جبکہ بعض محدثین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے کہ انھوں نے کہا: یارسول اللہ اس حکم سے اذخر گھاس مستثنیٰ ہے چونکہ اذخر گھاس ہمارے گھروں اور لوہاروں کے کام آتا ہے۔

رہی بات ابن خطل کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا اور وہیں قتل کر دیا گیا جبکہ مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا بنی کعب کے چند لوگ اسے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے اس کے چچازاد بھائی نمیلہ نے کہا: اس کا راستہ چھوڑ دو بخدا! جو بھی اس کے قریب آئے گا میں اس کا سر قلم کردوں گا آگے بڑھنے والے چوک گئے اور پیچھے ہٹ گئے پھر خود ہی نمیلہ نے مقیس پر تلوار سے حملہ کر دیا اور تلوار سر پر دے ماری جس سے اس کا سر کٹ گیا اور مقیس ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر گیا نمیلہ نے ایسا اس لیے کیا تا کہ اس کے قتل پر کوئی اور فخر نہ کر سکے پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا؛ اتنے میں عثمان بن طلحہ داخل ہوا آپ نے فرمایا: اے عثمان! کہاں ہے بیت اللہ کی چابی؟ کہا وہ میری ماں سلامہ بنت سعد کے پاس ہے رسول اللہ ﷺ نے سلامہ کے پاس آدمی بھیجا سلامہ نے کہا: لات اور عزی کی قسم میں کبھی بھی چابی نہیں دوں گی عثمان نے ماں سے کہا: بخدا معاملہ بدل چکا ہے اگر تو چابی نہیں دے گی مجھے اور میرے بھائی کو قتل کر دیا جائے گا پھر عثمان چابی لے کر چلا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، چابی نیچے گر گئی اور اس پر کپڑا ڈال دیا اور پھر بیت اللہ کا دروزہ کھولا آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ چابی مجھے عطا کریں گے یوں اس طرح سقایت اور حجابت (یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف اور دربانی) کا شرف ہمیں مل جائے گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان؟ جو شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے باقی رکھنا چاہتا ہوں یہ لو چابی۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی خالد بن اسیر نے انھیں دیکھ کر کہا: یہ کیسی آواز ہے لوگوں نے کہا: یہ بلال بن رباح ہے خالد نے کہا: ابوبکر کا حبشی غلام لوگوں نے کہا: جی ہاں، کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ کہتا ہے: **اشھدان الا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد رسول اللّٰہ**۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے خالد کے باپ اسیر کو یہ آواز نہیں سننے دی اسیر جنگ بدر میں مشرک قتل کر دیا گیا۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لے گئے جبکہ آپ کے مقابلہ کے لیے ہوازن نے اپنے انڈے بچے جمع کر رکھے تھے وہاں پہنچنے پر جنگ چھڑ گئی مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''**ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً**'' اور غزوہ حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا تھا جبکہ تمہاری کثرت تمہارے کچھ کام نہ آسکی'' پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کہا: یا اللہ! اگر تو چاہے تو سطح زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: ''شاھت الوجوہ'' چہرے قبیح ہو جائیں پھر مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں، کنکریاں پھینکی تھیں کہ دشمن الٹے پاؤں بھاگ گیا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر قیدیوں سے کہا: اگر چاہو تو قید میں رہو چاہو تو فدیہ دے کر جان چھڑالو اہل حنین نے کہا: آج کے دن ہم خاندانی شرافت کو ترجیح دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا جب میں جاؤں تو مجھ سے سوال کرنا میرے پاس جو کچھ ہوا میں تمہیں دوں گا، البتہ مسلمانوں میں سے کسی کو مشکل نہ پیش آئے! جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اسی کی مثل مسلمانوں نے کہا ہے سوائے عینیہ بن حصن کے۔ اس نے کہا ہے کہ جو میرے لئے ہے وہ میں اسے نہیں دوں گا فرمایا: تو حق پر ہے چنانچہ اس دن اس کے حصہ میں ایک بڑھیا آئی اور وہ بھی نابینا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے اہل طائف کے ہاں بھیجیں میں انھیں دعوت دوں گا، فرمایا: اہل طائف تو تمہیں قتل کر دیں گے چنانچہ عروہ اہل طائف کے پاس گئے اور انھیں دعوت الی اللہ دی انھیں ایک مشرک نے تیر مارا اور انھیں قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عروہ کے متعلق فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا واقعہ سورت یٰس میں بیان ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل طائف کے مال مویشی پکڑ لو تا کہ انھیں سخت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے۔

مہر نبوت کا دیدار

پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور مقام نخلہ پر پہنچے تو لوگوں نے آپ سے مال مانگنا شروع کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اس قدر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ آپ کی کمر سے چادر بھی چھین لی اور اس کی پاداش میں مہر نبوت سامنے ہوگئی یوں دکھائی دی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو آپ ﷺ نے از روئے ظرافت فرمایا: تمہارا باپ نہ رہے میری چادر مجھے واپس کرو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتیں جن سے ان دونوں پہاڑیوں کا درمیانی علاقہ بھرا پڑا ہوتا میں وہ بھی تمہیں دے دیتا اس دن آپ نے تالیف قلب کے طور پر لوگوں کو ایک ایک سو اونٹ تک عطا کیے اس موقع پر انصار نے کہا: کہ ہمیں کچھ نہ ملے آپ ﷺ نے انصار کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم ایسی ایسی باتیں کرتے ہو کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، کیا میں نے تمہیں کم مائیگی کے عالم میں نہیں پایا اور اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے بے پرواہ کر دیا؟ انصار نے کہا: جی ہاں کیا میں نے تمہیں آپس میں دشمن نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، اگر تم کہنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی تو بے یار و مددگار آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہترین اجر دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بے گھر آئے ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا؟ انصار نے کہا، اللہ اور اس کا رسول اس کا بہتر صلہ دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ کسمپرسی کے عالم میں آئے ہم نے آپ کی غمخواری کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر صلہ دینے والے ہیں فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ انصار نے عرض کی: جی ہاں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور تم خاص ہو۔

آپ ﷺ نے غنائم پر بنی عبدالاشہل کے بھائی عباد بن رقش کو ذمہ دار بنایا تھا قبیلہ اسلم کا ایک شخص ننگا آیا اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا، کہنے لگا: ان چادروں سے مجھے ایک چادر پہنا دو عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ غنائم مسلمانوں کی ہیں میرے لیے حلال نہیں کہ ان سے تمہیں کچھ دوں؟ اس شخص کی قوم نے کہا: ایک چادر اسے دے دو اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ مال ہمارا ہے اور ہمارا دیا ہوا ہے چنانچہ عباد رضی اللہ عنہ نے اسے ایک چادر دے دی پھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی خدشہ نہیں کہ تم نے خیانت کی ہے عباد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے چادر نہیں دی حتیٰ کہ اس کی قوم نے کہا: اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ ہمارا مال ہے اور ہمارا دیا ہوا آپ نے تین بار فرمایا: جزاکم اللہ خیرا۔ رواہ ابن ابی شیبة

غزوہ حنین

۳۰۲۰۵...... "مسند بدیل بن ورقاء" ابن بدیل بن ورقاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے دن انہیں حکم دیا کہ جعرانہ کی مقام پر قیدیوں اور غنائم کو روک لیا جائے تا کہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئیں چنانچہ قیدی اور غنائم روک دیئے گئے۔

رواہ البخاری فی تاریخه والبغوی وقال فی الاصابة اسنادہ حسن

۳۰۲۰۶...... "مسند براء بن عازب" ابواسحاق کی روایت ہے کہ ایک شیخ نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو مارہ! کیا تم لوگ حنین میں پسپا ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ پسپا نہیں ہوئے البتہ کچھ لوگ ھوازن کی بستی کے پاس جمع ہو گئے تھے ھوازن زبردست تیر انداز تھے انھوں نے مسلمانوں کی اس جماعت پر تیروں کی بارش کر دی یہ جماعت کمک لینے رسول اللہ ﷺ کی پاس آ گئی تھی ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کی سواری کی نکیل پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور دعا کی آپ

فرمارہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر فرمایا! یا اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اللہ کی قسم جب جنگ زور پکڑتی ہے ہم اس سے ڈر جاتے ہیں بہادر تو وہ ہوتا ہے جو اس میں کود جائے۔ رواہ ابن ابی شیبة و ابن جریر

۳۰۲۰۷......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بخدا! غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ پسپا نہیں ہوئے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان آپ کے خچر کی لگام پکڑے رہے آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة و ابونعیم

۳۰۲۰۸......حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان نبی کریم ﷺ کا خچر پکڑے چل رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے بڑھ کر حملہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۲۰۹......"مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" عبداللہ بن برید کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن مسلمانوں کو (عارضی طور پر) پسپا ہونا پڑا اور آپ ﷺ کے پاس صرف زید نامی ایک شخص باقی رہا اس نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی یہ خچر نجاشی نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کو بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے لوگو! یہ ہیں رسول اللہ ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اس پکار پر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا: خصوصاً اوس اور خزرج کو آواز دیکر بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اوس وخزرج کی جماعت! رسول اللہ ﷺ یہ ہیں تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے زید اتیرا ناس ہو مہاجرین کو بلاؤ چونکہ انھوں نے بیعت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں مجھے بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اس پر ایک ہزار مہاجرین امڈ آئے اور اپنی تلواریں بے نیام کرلیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۱۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے ان میں سے ایک ایمن ابن ام ایمن یعنی ایمن بن عبید بھی تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۲۱۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا پھر آپ نے اپنی رکابیں کس لیں اور فرمایا رب کعبہ کی قسم مشرکین کو شکست ہوگئی ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۱۲......"مسند حارث بن بدل السعدی" حارث بن بدل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہزیمت ہوئی البتہ عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ جمے رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے چہروں پر مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ماریں ہمیں شکست ہوئی میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہیں تھا جو ہمارے پیچھے بھاگ نہ رہا ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابونعیم وابن عساکر

۳۰۲۱۳......حارث بن سلیم بن بدل کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں مشرکین کے ساتھ تھا رسول کریم ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کے چہروں پر ماریں اور فرمایا شاهت الوجوه یعنی چہرے قبیح ہو جائیں پھر یکا یک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کردیا۔

رواہ ابن منده وابن عساکر

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا

۳۰۲۱۴..... ''مسند حسین بن علی'' حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ جمے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۵..... حسین بن علی کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمے رہے ان میں یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالبہ عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۶..... ''مسند ابی سائب خباب'' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آسمان سے زمین پر ایک آواز سنی جو یوں لگتی تھی جیسے کسی تھال میں کنکریاں پڑنے کی آواز ہوتی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کنکریاں ماری تھیں اور ہمیں شکست ہوگئی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۱۷..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن ابوسفیان بن حارث صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو سو اونٹ (تالیفِ قلب کے طور پر) عطا کیے جبکہ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ان سے کم اونٹ دیئے اس پر عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار ہے:

انجعل نهبی ونهب العبيد

بدبين عيينه والاقرع

وما كان بدرو ولا حابس

يفوقان مرداس فی المجمع

وما كنت دون امری منهما

ومن يحفض اليوم لا يرفع

کیا آپ نے میرا تاخت وتاراج اور غلاموں کا تاخت وتاراج عیینہ اور اقرع کے برابر کر دیا ہے جبکہ بدر اور حابن جنگ میں مرداس پر فوقیت نہیں لے جاتے تھے میں کسی طرح بھی ان دونوں سے کمتر نہیں ہوں لیکن جو شخص آج پست ہوگیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہوسکتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بھی سو اونٹ مکمل کر رہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۸..... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ''ایاس بن سلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ہوازن کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اسی دوران ہم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ہم میں سے عموماً لوگ پیادہ تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا، اس نے اپنے تھیلے سے رسی نکالی اور ایک نوجوان نے اس کا اونٹ باندھ دیا پھر وہ شخص آکر مسلمانوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے مسلمانوں کی کمزوری کا مشاہدہ کر لیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں اٹھ کر اپنے اونٹ کی طرف دوڑ پڑا اس نے اونٹ کھولا پھر بٹھایا اور جلدی سے اس پر سوار ہو کر چل دیا اور اونٹ کو کوچا دے کر بھگانے لگا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص اٹھا اس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور اس شخص کے پیچھے ہولیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا جب میں نے انھیں جالیا تو دیکھا کہ اونٹنی کا سر (جاسوس کے) اونٹ کی سرینوں سے لگتا تھا اور میں اونٹنی کے عین پیچھے تھا پھر میں پھرتی سے آگے بڑھا اونٹ کی لگام پکڑلی پھر اونٹ کو بٹھایا جب اونٹ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے میں نے جھٹ تلوار سونت لی اور لمحہ بھر میں اس کا سر کاٹ دیا یوں وہ ٹھنڈا ہوگیا میں اس کا ساز وسامان اور اونٹ لے کر واپس لوٹ آیا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: جاسوس کو کس نے قتل کیا ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا سلمہ بن اکوع نے چنانچہ آپ ﷺ نے مقتول کا ساز وسامان مجھے انعام میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۱۹...... "مسند شیبۃ بن عثمان عبدی صاحب کعبہ" مصعب بن شیبۃ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا بخدا! میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا البتہ میں اس لیے گیا تھا تاکہ ھوازن قریش پر چڑھائی کریں اور میں تماشا دیکھوں اسی اثناء میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا یکایک میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں ابلق گھوڑوں پر سوار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: اے شیبہ! ان گھڑ سواروں کو کسی کافر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر تین بار فرمایا: یا اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور سطح زمین پر مجھے رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ مسلمانوں نے بے جگری سے جنگ لڑی جس نے جنگ میں قتل ہونا تھا وہ ہوا پھر نبی کریم ﷺ واپس لوٹے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: کہاں ہیں مہاجرین عباس رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند یہ اعلان کیا رسول اللہ ﷺ یہ ہیں پھر لوگوں نے آپ کی طرف اُمڈ آنا شروع کیا جبکہ آپ یہ رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر مسلمان اپنی تلواریں ننگی کی ہوئی لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

۳۰۲۲۰...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی اسی اثناء میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری کی لگام برابر پکڑے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا کی اور مشرکین کو شکست دی۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۱...... حضرت عباس بن مطلب کی روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث تھے ہم دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چمٹے رہے آپ سے الگ نہیں ہوئے، آپ خچر پر سوار تھے میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور برابر خچر کو روک رہا تھا جبکہ خچر مشرکین کی طرف دوڑے جا رہا تھا آپ نے مجھے فرمایا: اصحاب سمرہ کو بلاؤ اتنے میں مسلمان واپس لوٹ آئے دیکھا کہ آپ لڑائی کے لیے تیار ہیں آپ نے فرمایا: اب جنگ کے شعلے بلند ہوں گے پھر آپ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کی طرف پھنکیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین ہزیمت خوردہ ہو چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا وہ وقت مجھے یوں یاد ہے گویا میں ابھی ابھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں آپ کے پیچھے ہوں۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۲...... ابوبکر بن سبرہ ابراہیم بن عبداللہ عبید بن عبداللہ بن عتبہ ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی مہم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو آپ کی رضاعی بہن سعد یہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائیں آپ نے انھیں دیکھ کر مرحبا فرمایا اور ان کی لیے اپنی چادر بچھائی جب سعد یہ چادر پر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی ڈاڑھی تر ہوگئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں مجھے ان کی رحمت پر رونا آتا ہے بالفرض اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد کے برابر سونا ہو پھر وہ خرچ کردے وہ ان کی رضاعت کا حق ادا نہیں کر سکتا، رہی بات میرے حق کی جو میں نے تم سے لیا ہے وہ تمہارا ہے رہا مسلمانوں کا حق سو وہ انکا اپنا حق ہے میں ان کی دلی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے جو بھی لیا تھا وہ دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... مغنی میں ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن سبرہ موضوع احادیث بیان کرتا تھا۔

۳۰۲۲۳ ..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چھ ہزار کے لگ بھگ مرد اور عورتیں قید کیں اور ابوسفیان بن حارث کو ان پر نگران مقرر کیا۔ رواہ الزبیر بن بکار و ابن عساکر

۳۰۲۲۴ ..... عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ عطیہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عطیہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ہوازن کے قیدیوں کے متعلق رسول اللہ سے بات چیت کی تھی چنانچہ عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا خاندان ہے آپ کے علاوہ سب کو دودھ پلانے والے ہیں ہم نے آج کے دن کے لیے اس رشتہ کو چھپا رکھا ہے ہوازن کی عورتیں آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں اور آپ کی خالائیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بات چیت کی چنانچہ آپ نے قیدیوں کو واپس کر دیا البتہ دو شخصوں نے قیدی واپس کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں ساتھ لے جاؤ اور انہیں اختیار دو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بھی اپنا حصہ چھوڑتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں اپنا حصہ نہیں چھوڑتا جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا آپ نے فرمایا: یااللہ! اس کے حصہ کو بے برکت کر دے چنانچہ وہ جس غلام یا باندی کے پاس سے گزر تا چشم پوشی کر جاتا حتیٰ کہ ایک بوڑھیا کے پاس سے گزرا کہنے لگا: میں اپنے حصہ میں اسے لوں گا چونکہ یہ بستی والوں کی ماں ہے بستی والے گراں بدل دے کر اسے چھڑائیں گے اس پر عطیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: چلو اسی کو لے لو نہ تو یہ بارونق چہرے والی ہے نہ اس کے پستانوں سے دودھ نکلے گا اور نہ ہی اس کے قرب کی کسی کو خواہش ہوتی ہے ایک بڑھیا ہے جس کی طرف کسی کو رغبت نہیں جب اس شخص نے دیکھا کہ بڑھیا کے لیے کوئی تعرض نہیں کر رہا اس نے اسے بھی چھوڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب لڑائی کے شعلے بھڑکیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن آپ ﷺ کے سامنے زبردست حملے کرتے تھے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۶ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے دعا تھی یااللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبة

حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری

۳۰۲۲۷ ..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ عمر بن محمد بن جبیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہی کہ حنین سے واپسی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے پھر اعراب میں آپ تھوڑی دیر کے لیے رک گئے اعراب آپ سے مانگتے تھے حتیٰ کہ اسی عالم میں آپ کی چادر ایک درخت کے ساتھ اٹک گئی رسول اللہ ﷺ رک گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان جھاڑیوں کے بقدر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے اور نہ بزدل پاتے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیب

۳۰۲۲۸ ..... نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے فارغ ہوئے آپ ثنیۃ الاراکہ کے مقام پر تھے اور لوگوں کو مال دے رہے تھے یوں آپ ﷺ ایک جھاڑی کے پاس جا پہنچے جھاڑی کی ایک ٹہنی سے آپ کی چادر اٹک گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو فرمایا میری چادر مجھے دو ہم نے چادر آپ کو دی پھر فرمایا! کیا تم مجھ پر بخل کا خوف کرتے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ان دو پہاڑوں کے درمیان خلا کے برابر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔

رواہ ابن جریر

۳۰۲۲۹ ..... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا (یعنی غزوہ حنین) حتیٰ کہ جب ہم واپسی پر مقام بطن نخلہ پر پہنچے تو وہاں آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو گیا آپ لوگوں میں الجھے ہوئے تھے کہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس سے اٹک کر آپ کی چادر اتر گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کے بدن کی سلوٹیں ایسی دکھائی دیتی تھیں جیسے سونے کی لکیریں ہوں فرمایا: اے لوگوں مجھے میری چادر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس درختوں اور پرندوں کے بقدر چوپائے

ہوتے میں وہ سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۲۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے موقع پر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا آپ نے لوگوں کو گائیں اونٹ اور بکریاں دیں حتیٰ کہ جب آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا اور لوگوں نے پھر بھی آپ کا ہجوم بنائے رکھا فرمایا: اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو؟ بخدا میں بخیل نہیں ہوں نہ بزدل ہوں اور نہ جھوٹا ہوں لوگوں نے آپ کی چادر کھینچ لی حتیٰ کہ آپ کا کاندھا ننگا ہو گیا جب کاندھا مبارک ننگا ہوا مجھے یوں لگا جیسے میں چاند کا ٹکڑا دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن جریر وسندہ علی شرط الشیخین

۳۰۲۳۱..... ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف جم غفیر جمع کر لیا جبکہ مسلمانوں کی تعداد دس ہزر (۱۰۰۰۰) کے لگ بھگ تھی نیز مسلمانوں کے ساتھ طلقاء (وہ لوگ جن کی فتح مکہ کے دن جان بخشی کر دی گئی تھے) بھی تھے جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا اس دن نبی کریم ﷺ سفید خچر پر سوار تھے آپ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس دن آپ نے دومرتبہ آواز دی ان دونوں آوازوں کے درمیان کوئی اور کلام حائل نہیں تھا آپ نے دائیں طرف دیکھا فرمایا: اے انصار کی جماعت! انصار نے عرض کی: یارسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت انصار! نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ آگے بڑھے فریقین کے درمیان جنگ ہوئی نتیجہ مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو مال کثیر غنیمت میں ملا نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت (تالیف قلب کے طور پر) طلقاء میں تقسیم کیا اس پر انصار نے کہا: سختی کے وقت ہمیں بلا لیا جاتا ہے اور اموال غنیمت دوسروں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ نے انصار کو جمع کیا اور آپ ایک خیمے میں تشریف لے گئے پھر فرمایا: اے جماعت انصار! میں یہ کیا سن رہا ہوں؟ انصار خاموش رہے آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار کسی دوسری گھاٹی میں چل رہے ہوں میں انصار کی گھاٹی میں چلنے کو ترجیح دوں گا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انصار نے عرض کی یارسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

ہشام بن زید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس واقعہ میں موجود تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہاں غائب ہوتا۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبة

ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر

۲۰۲۳۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ہنساتے ہوئے آئے اور وہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ! آپ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا اس نے اپنے پاس خنجر رکھا ہوا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے ام سلیم تم نے خنجر کس لئے رکھا ہوا ہے؟ وہ بولیں: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا میں اسے زخمی کروں گی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۳۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین سے ملنے والے تاخت وتاراج میں سے رسول اللہ ﷺ نے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کو سو سو اونٹ دیئے انصار میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے غنائم ایسے لوگوں کو دے دی ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یا کہا جن کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے انصار کو پیغام بھیج کر بلوایا جب انصار خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی ہے؟ انصار نے عرض کی: نہیں البتہ ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے ہو؟ کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ، بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے کر جاؤ؟ عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم راضی

ہیں آپ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور انصار خاص ہیں اور انصار میری جماعت اور میرے خاص لوگ ہیں اگر ہجرت کی تقدیر نہ ہوتی میں جماعت انصار میں سے ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہوازن حنین کے موقع پر اپنے بچے عورتیں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے آئے اور صفیں بناڈالیں انھوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی کثرت معلوم ہو جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کوئی تلوار نہیں چلائی اور نہ ہی کوئی نیزہ چلایا اس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا کافر کا ساز وسامان قاتل کے لیے ہوگا چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور سب کا ساز وسامان انھوں نے لے لیا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک شخص کی کاندھے پر کاری ضرب لگائی ہے اس نے زرہ پہن رکھی تھی زرہ کٹ گئی تھی تاہم میں اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا آپ نے فرمایا: دیکھو کس نے اس کا ساز وسامان لیا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: میں نے اس کا ساز وسامان لیا ہے آپ قتادہ کو اور کچھ دے دیں اور یہ سامان مجھی کو لینے دیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے یا خاموش ہو جاتے تھے آپ اس مرتبہ خاموش رہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شیر کے مال کو چھین کر دوسرے شیر کو دے دے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: عمر نے سچ کہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم سے ملے اور ام سلیم کے پاس خنجر تھا ابوطلحہ نے پوچھا: اے ام سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس سے میں اسے زخمی کروں گی اور اس کے پیٹ میں کچوکے لگاؤں گی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ام سلیم کو نہیں سنا کہ وہ کیا کہتی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! طلقاء میں سے ہمارے بعد جو شخص ہوگا میں اسے قتل کروں گی اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور ہمارے حق میں جنگ کا اچھا نتیجہ دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

غزوہ طائف

۳۰۲۳۵..... "مسند صدیق" قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر کو غزوہ طائف کی موقع پر ایک تیر لگا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے جان لیوا ثابت ہوا یہ تیر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ ثقیف کا وفد آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وفد کو یہ تیر دکھایا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہنچانتا ہے؟ چنانچہ سعد بن عبید بنی عجلان کے بھائی نے کہا: یہ تیر میں نے بنایا ہے اور اس کے پر بھی میں نے ہی لگائے ہیں اور میں نے ہی یہ تیر چلایا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی تیر ہے جس نے عبداللہ بن ابی بکر کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے عبداللہ کو عزت بخشی تمہارے ہاتھ سے اور اس کے ہاتھ سے تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیا۔

رواہ البیهقی فی السنن

۳۰۲۳۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حنظلہ بن ربیع کو اہل طائف کے پاس بات چیت کرنے کے لیے بھیجا، اہل طائف حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنے قلعہ میں داخل کرنا چاہتے تھے: یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان لوگوں سے حنظلہ کو واگزار کرا کر لائے گا اس کے لیے اس غزوے جیسا اجر وثواب ہوگا چنانچہ اس کام کے لیے صرف عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اٹھے انھوں نے دشمن کو قلعے کے دروازے پر جالیا قریب تھا کہ وہ لوگ حنظلہ رضی اللہ عنہ کو قلعہ میں داخل کر لیتے لیکن جھپٹ کر عباس رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو ان سے چھین لیا عباس رضی اللہ عنہ زبردست تندھی کے مالک تھے جونہی حنظلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس پلٹے قلعہ کے اوپر سے ان پر دشمن نے پتھروں کی بارش برسادی نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی لیے دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ عباس رضی اللہ عنہ صحیح وسلامت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۷......''مسند سعد انصاری'' سعید بن عبید ثقفی کی روایت ہے کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو غزوہ طائف کے دن دیکھا کہ وہ ابویعلیٰ کے باغ میں بیٹھے رہے تھے اور کچھ کھا رہے تھے میں نے آنکھ کا نشانہ لے کر تیر مارا جو سیدھا نشانے پہ جا لگا اور ان کی آنکھ جاتی رہی ابوسفیان اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری آنکھ شہید ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہو تمہاری آنکھ درست ہو جائے گی اور اگر چاہو کہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت ملے ابوسفیان نے عرض کی: مجھے جنت ملے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:......حدیث میں ان بد باطن لوگوں کے شبے کا ازالہ ہے کہ ابوسفیان کبھی بھی دل سے مسلمان نہیں ہوئے محض جان بچانے کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہمیشہ تا وفات نفاق پر رہے بھلا ایک شخص اسلام قبول کرے اور کفر سے تائب ہو جیسا کہ فتح مکہ کے متعلق بے شمار مرویات میں گزر چکا ہے اور پھر اپنی آنکھ کو خدا کی راہ میں شہید کرے پھر شام کی فتوحات میں اہل خانہ کے ساتھ شریک ہو اس کے متعلق لب کشائی کرنا پرلے درجے کی بے ہودگی ہے کیا اسلام ماقبل کی برائیوں کو ختم نہیں کر دیتا۔

۳۰۲۳۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طائف کے موقع پر مشرکین کے ہر اس غلام کو آزا کر دیا جو مشرکین کے پاس سے نکل کر آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۳۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو غلام نکل کر رسول اللہ ﷺ کی پاس آئے آپ نے انھیں آزاد کر دیا ان میں سے ایک حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی تھی۔ رواہ العقیلی

کلام:......حدیث موضوع ہے چونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن خراش بن خوکشب راوی ہے امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے دیکھے حسن الاثر ۴۸۰۔

غزوہ موتہ

۳۰۲۴۱......حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوہ موتہ میں شریک رہا ہوں اس دن میں نے ایک شخص کو مقابلے کے لیے للکارا تاہم وہ میرے مقابلے پر اتر آیا اس کے سر پر خود تھا اور خود میں قیمتی موتی جڑا ہوا تھا اسے للکارنے سے میرا مقصد یہی قیمتی جوہر تھا میں نے اسے قتل کر کے موتی لے لیا پھر جب ہم پسپا ہوئے میں یہ موتی لے کر مدینہ واپس ہوا اور موتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انعام میں وہ موتی مجھے عطا کر دیا پھر میں نے یہ موتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سو دینار میں فروخت کیا۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۴۲......حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ''سوئے موتہ جیش الامراء'' کو بھیجا، اور تاکید کی کہ تمہارا امیر زید بن حارثہ ہوگا اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا، اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیسے مان جاؤں کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر مقرر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم چلو تمہیں کیا معلوم کس میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہے چنانچہ لشکر اسلام روانہ ہو گیا پھر جیسا اللہ نے چاہا وہی انھیں پیش آیا کچھ دنوں بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگوں کو مسجد میں جمع ہو جانے کے لیے اعلان کرو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا: یہ خیر کا دروازہ ہے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر کے متعلق خبر نہ دوں۔ چنانچہ ہمارا لشکر منزل بہ منزل روانہ ہوا پھر دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا زید شہید ہو گیا لہٰذا تم لوگ اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا تھام لیا اس نے بردست حملہ کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے استغفار کرو لوگوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کیا پھر جھنڈا عبداللہ

بن رواحہ نے سنبھال لیا وہ بھی استقلال سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہوگیا میں اس کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا فرمایا: پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھال لیا حالانکہ وہ مقررہ کردہ امراء میں سے نہیں، وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ یہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد کر، اسی لیئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا: چلو جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو تم میں سے کوئی شخص بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ سخت گرمی میں لوگ پیادہ وسوار ہر حال میں چل پڑے اسی دوران راستے میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کو سواری پر بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی آپ کجاوے میں ایک طرف جھک گئے، میں نے آ کر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا، آپ نے میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی اور سیدھے ہوکر بیٹھ گئے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ابوقتادہ ہوں آپ چلتے رہے پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو اونگھ آ گئی اور کجاوے میں ایک طرف جھک گئے میں نے آ کر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی آپ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں چنانچہ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا: میں نے آج رات تمہیں مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں البتہ میں سمجھتا ہوں کہ اونگھ نے مشقت میں ڈال دیا ہے اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں تاکہ سواری سے نیچے اتر کر نیند پوری کر لیں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ بے یار و مددگار نہ ہو جائیں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوگا فرمایا: ہمارے لیے کوئی جگہ تلاش کرو جہاں میں تھوڑی دیر کے لیے نیند کرلوں میں راستے سے ہٹ گیا اور جھاڑیوں کے درمیان مستور جگہ تلاش کر لی میں نے آ کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ پاس ہی جھاڑیوں میں ایک جگہ ہے اللہ نے رحم فرمایا، میں نے جگہ ڈھونڈ لی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہی راستے سے الگ ہوگئے اور اس جگہ جا کر آرام کیا پھر ہم ایسے سوئے کہ سورج کی تمازت نے ہماری آنکھ کھولی ہم پشیمانی کے عالم میں اٹھے اور نماز کے لیے دوڑ دھوپ کرنے لگے آپ نے فرمایا: آرام سے آرام سے ذرا سورج کو بلند ہونے دو پھر آپ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھنی ہیں وہ جماعت سے پہلے پڑھ لے چنانچہ جس نے پڑھنی تھیں اس نے پڑھ لیں پھر آپ نے حکم دیا اذان دی گئی اور آپ نے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول ہوکر نماز سے غافل نہیں ہوئے البتہ ہماری روحیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے روحوں کو اپنے قبضہ سے وا کر دیتا ہے غور سے سن لو جس شخص کی بھی یہ نماز فوت ہو جائے وہ اسی طرح کی نماز ادا کرے۔

برتن پانی سے ابل پڑا

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت پیاس کی شکایت کی فرمایا: اے ابوقتادہ: کوئی پیاس نہیں میرے پاس کوزہ لاؤ میں کوزہ لے آیا آپ نے کوزہ گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کوزے پر منہ کیا واللہ اعلم آپ نے کوزے میں پھونکا یا نہیں پھر فرمایا: اے ابوقتادہ مجھے چھوٹا پیالہ لا دو چنانچہ میں کجاوے سے چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے پیالہ کوزے میں انڈیلا پھر فرمایا: لوگوں کو پانی پلاؤ پھر آپ نے بآواز بلند فرمایا: جس کے پاس برتن آئے وہ پانی پی لے میں ایک آدمی کے پاس گیا اسے پانی پلایا پھر میں پیالے میں بچا ہوا پانی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا پھر میں نے حلقہ میں موجود سبھی لوگوں کو پلایا پھر میں بچا ہوا پانی لے آیا میں طمع کرتے ہوئے پیالے میں دیکھنے لگا کہ اس میں پانی بچا ہے آپ نے پیالے میں اور پانی ڈالا اور فرمایا: پیو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: پیو مجھے رہنے دو چونکہ میں آج قوم کا ساقی ہوں (اور ساقی آخر میں پیتا ہے) پھر آپ نے پیالے میں پانی ڈالا اور خود پیا پھر اور ڈال کر پیا پھر سوار ہوگئے اور ہم بھی سوار ہوکر چل دیئے۔

آپ نے فرمایا: تم نے اس وقت لوگوں کو کس حال میں پایا جب انھوں نے اپنے نبی کو گم پایا وار پھر نماز کا وقت بھی ہوگیا تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا: کیا لوگوں میں ابوبکر اور عمر نہیں اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو ہدایت پر قائم رہیں

گے اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی حتیٰ کہ آپ چل دیئے اور ہم چل دیئے جب ہم نحر الظہر ہ کے مقام پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ لوگ درختوں کے سائے تلے ہیں ہم ان کے پاس آئے مہاجرین کے کچھ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے پوچھا: جب تم لوگوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے کہا: بخدا! ہم تمہیں خبر دیتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: ''انک میت و انھم میتون'' آپ نے بھی مرنا ہے اور لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلایا ہو لہٰذا آپ نماز پڑھائیں میں جا کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہوں اگر میں نے کچھ دیکھا ورنہ میں آپ کے ساتھ مل جاؤں گا چنانچہ نماز کھڑی کردی گئی اور بات یوں ختم ہو گئی۔

رواه ابن ابی شيبة والرويانی ورحاله ثقات وروی بعضه البيهقی فی الدلائل

۳۰۲۴۳...... عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت زید بن حارثہ ﷺ کو امیر مقرر کیا اور تاکید فرمائی کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا چنانچہ لشکر منزل بہ منزل آگے بڑھتا گیا اور جھنڈا حضرت زید بن حارثہ ﷺ نے لے لیا دشمن سے جنگ ہوئی دلیری سے لڑتے رہے لیکن شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت خالد بن ولید ﷺ نے جھنڈا اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی نبی کریم ﷺ کو لشکر کی خبر پہنچی آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا: بعد! تمہارے بھائی نے دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا اور لڑتا رہا بالآخر وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا پھر جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے سنبھال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی آپ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی مہلت دی پھر آپ تین دن کے بعد آئے اور فرمایا آج کے بعد جعفر پر مت رو پھر آپ نے فرمایا میرے پاس میرے بھائی کے بیٹوں کو لے آؤ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم یوں لگتے تھے جیسے چھوٹے چھوٹے چوزے ہوں پھر آپ نے حجام کو بلایا اور آپ نے ہمارے سر منڈوائے پھر آپ نے فرمایا: رہی بات محمد کی سو یہ ہمارے چچا ابوطالب کے زیادہ مشابہ ہے رہی بات عون کی یہ صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! اسے جعفر کا اس کے گھر میں اچھا جانشین بنادے اور عبداللہ کے ہاتھ کے سودے میں برکت عطا فرما آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی ہماری ماں آپ کے پاس آئی اور ہماری یتیمی کا تذکرہ کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ان بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف ہے حالانکہ دنیا وآخرت میں میں خود ان کا ولی ہوں۔ رواه احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر

۳۰۲۴۴...... ابویسر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ: آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا چنانچہ جب میں موتہ پہنچا لوگوں نے صفیں بنالیں پھر جعفر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے زرہ پہنی اور جھنڈا ہاتھ میں اٹھالیا پھر آگے آگے چلنے لگے یہاں تک کہ دشمن کو دیکھ لیا پھر گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور کہا: یہ گھوڑا اس کے مالک تک کون پہنچائے ا؟ ایک شخص بولا میں پہنچادوں گا پھر زرہ اتاری اور کہا: یہ زرہ اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک دوسر اشخص بولا میں پہنچادوں گا پھر آگے بڑھے اور اپنی تلوار سے بہادری کے جواہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے خبر سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے چنانچہ آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور آپ بغیر کوئی بات کئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے آپ نے مغرب وعشاء کی نمازوں میں بھی یہی کیا حالانکہ نماز کے بعد آپ کا معمول ہوتا تھا کہ رخ انور ہماری طرف پھیر لیتے تھے چنانچہ آپ صبح کو حسب معمول نماز کے وقت سے قبل تشریف لائے میں اور ابو عامر بیٹھے ہوئے تھے آپ یہیں آکر ہمارے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خواب نہ بتاؤں جو میں نے دیکھا ہے؟ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا میں نے جعفر کو دو پروں کے ساتھ دیکھا جبکہ اس کا بدن خون آلود تھا زید اس کے آگے تھا ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھا لیکن ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان سے

بے رخی کیے ہوا تھا اس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب جعفر جنگ کے لیے آگے بڑھا اس نے جنگ سے منہ نہیں موڑا اس طرح زید نے بھی جنگ سے منہ نہیں موڑا جبکہ ابن رواحہ نے موڑ لیا تھا۔ رواہ ابن اعساکر

۳۰۲۴۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موتہ کی طرف لشکر روانہ کیا اور زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا ساتھ تاکید فرمائی کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہو گا اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو ابن رواحہ امیر ہو گا چنانچہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گئے انھیں لشکر کے پیچھے دیکھ کر آپ ﷺ نے سبب پوچھا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر گزارنا چاہتا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام صرف کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۴۶......''مسند عبداللہ بن عمر'' غزوہ موتہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ فرمادیا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہو اگر جعفر بھی شہید کر دیا جائے تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہو گا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں میں لشکر کے ساتھ تھا چنانچہ ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا چلنے پر دیکھا کہ ان کے بدن پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم آئے ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۴۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے غزوہ موتہ کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن خاموش رہو (میں خود خبر دیتا ہوں) زید نے جھنڈا اٹھایا اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ زید پر رحم فرمائے پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جعفر پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ عبداللہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا اور تن دہی سے دشمن کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۰۲۴۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم جہاد کے لیے روانہ کئے اور لشکر کا جھنڈا زید رضی اللہ عنہ کو دے دیا چنانچہ یہ تینوں حضرات جنگ میں شہید ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر ملنے سے قبل ہی ان حضرات کے شہید ہونے کی خبر دے دی اور فرمایا: جھنڈا زید کے پاس تھا وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد جھنڈا سیف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا آپ ﷺ لوگوں کو خبر سنا رہے تھے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ رواہ ابویعلیٰ و ابن عساکر

غزوہ تبوک

۳۰۲۴۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں غزوہ طائف کے چھ ماہ بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غزوہ تبوک کا حکم دیا یہ وہی غزوہ ہے جسے غزوہ ذات العسرہ بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہ غزوہ شدید گرمی کے موسم میں پیش آیا جبکہ لوگوں میں نفاق بھی بڑھا ہوا تھا اہل صفہ کی تعداد آئے دن بڑھتی رہتی تھی صفہ ایک مکان تھا جو فقیروں کے لیے بنایا گیا تھا اس میں فقراء جمع رہتے تھے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے صدقات ان کے پاس آتے تھے جب کوئی غزوہ پیش آتا تو کوئی ایک شخص ان فقیروں میں سے کسی کو اپنے ساتھ سوار کر لیتا تھا یوں مسلمان ان فقیروں کو ثواب کی نیت سے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دل کھول کر خرچ کرنے کا حکم دیا جبکہ بہت سارے لوگوں نے دکھلاوے کے لیے خرچ کیا بہت سارے لوگ متذکرہ بالا فقراء کو سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور کچھ تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے تھے اس دن سب سے زیادہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا انھوں نے دوسو اوقیہ چاندی اللہ کی راہ میں لا کر جمع کرائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سو اوقیہ چاندی لا کر دی جبکہ

حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ نے نوے وسق کھجوریں دیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میرا خیال ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن سے پوچھا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے عرض کی: میں نے اس سے کہیں زیادہ اور کہیں اچھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے آپ نے پوچھا: بھلا اس کی مقدار کیا ہے عرض کی میں نے وہ رزق اور وہ مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ تبوک پہنچے آپ نے وہاں سے علقمہ بن مجزز کو فلسطین روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۱.....حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۲.....ابن عائذ کی روایت ہے کہ ولید بن محمد محمد بن مسلم زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے آپ ﷺ رومیوں اور شام کے عرب کفار سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے، حتیٰ کہ جب آپ تبوک پہنچے تو آپ نے بیس پچیس دن یہیں قیام کیا اور یہیں اذرح اور ابلہ کے وفود آپ سے ملنے آئے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر آپ تبوک ہی سے واپس لوٹ آئے اس سے آگے تجاوز نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات السلاسل

۳۰۲۵۳.....ابن عائذ، ولید بن مسلم، عبداللہ بن لہیعہ، ابو اسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شام کے مشرق میں غزوہ ذات السلاسل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بلی جو کہ عاص بن وائل کے ننھال کا خاندان تھا کی طرف روانہ کیا نیز قضاعہ کی ایک جماعت کی سرکوبی بھی اس سریہ سے مقصود تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام مقصود پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد لشکر اسلام سے کہیں زیادہ ہے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا اور کمک کی درخواست کی چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دستے پر امیر مقرر کر کے بھیجا اس دستے میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پہنچے ان کے ساتھ مہاجرین اولین تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں امیر ہوں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی ہے اور آپ نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیجا ہے جبکہ مہاجرین نے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو اور ہمارا امیر ابوعبیدہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے لہٰذا میں امیر ہوں جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فریقین کے درمیان اختلاف بڑھتا ہوا دیکھا تو کہا مجھے آتے وقت رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا لہٰذا اگر تم میری نافرمانی کرو گے بخدا میں تمہاری اطاعت کروں گا چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت تسلیم کر لی۔ رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات الرقاع

۳۰۲۵۴.....حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے چھ چھ آدمیوں کو سواری کے لیے ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے گویا ہمیں سوار ہونے کی نسبت چلنا زیادہ پڑتا یوں ہمارے پاؤں میں چھالے پڑ گئے اور میرے تو ناخن بھی گر گئے ہم نے بچاؤ کے لئے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (کپڑے) لپیٹ لئے اسی لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

جنگ یرموک

۳۰۲۵۵......حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حارث بن ہشام عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں لڑنے کے لئے نکلے جوانمردی اور ثابت قدمی سے لڑتے رہے (اور بدن زخموں سے چور چور تھے) پھر حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی مانگا پانی لایا گیا چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پانی کی طرف دیکھا حارث رضی اللہ عنہ نے ساقی سے کہا عکرمہ کو دو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جام ہاتھ میں لیا اتنے میں عیاش رضی اللہ عنہ جام کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: جام عیاش کو دو چنانچہ پانی عیاش رضی اللہ عنہ تک پہنچے نہیں پایا تھا کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ساقی واپس عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹتا مگر وہ بھی جام بہشت نوش کرنے کے لئے کوچ کر چکے تھے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر

فائدہ:...... یہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا بخدا ایثار کی ایسی مثال ان کے سوا کوئی نہیں پیش کر سکتا۔

غزوہ اوطاس

۳۰۲۵۶......ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر چڑھائی کے لیے بھیجا چنانچہ درید بن صمہ سے مقابلہ ہوا درید مقتول ہوا اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ گئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا بنی جشم کے ایک شخص نے تیر مارا جو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے انھوں نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا میں جھٹ سے اس شخص کے پاس جا پہنچا میں نے کہا: کیا تو عربی نہیں ہے کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں نے اس پر حملہ کر دیا ہماری تلواریں ٹکرائیں بالآخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جس نے آپ کو تیر مارا ہے ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھٹنے سے تیر نکالو میں نے تیر کھینچ کر نکال دیا پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور انھیں میری طرف سے سلام کہو بعد سلام کہو: میرے لئے استغفار کریں پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لشکر کا امیر بنایا اور تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارے ہو گئے جب میں واپس لوٹا رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں چار پائی پر تشریف فرما تھے چار پائی کی رسیوں کے نشانات جسم اقدس پر پڑے ہوئے تھے میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور عرض کی: ابو عامر نے آپ سے استغفار کی درخواست کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما یا آپ نے اتنے اوپر ہاتھ اٹھائے کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر فرمایا: یا اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو نور عظیم عطا فرما، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے) کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اسے بہشت میں داخل فرما ابو بردہ کہتے ہیں: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور دوسری دعا ابوموسیٰ کے لیے۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ بنی مصطلق

۳۰۲۵۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اس وقت بنی مصطلق اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کو غنیمت میں ملی تھیں میں گھوڑ سواروں میں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

سریہ عاصم

۳۰۲۵۸...... "مسند انس رضی اللہ عنہ" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کے ستر سے زائد افراد ایسے تھے کہ جب رات چھا جاتی وہ مدینہ میں کسی معلم کے پاس آ جاتے وہیں رات بسر کرتے اور قرآن مجید پڑھتے تھے صبح ہوتی اور جس کے پاس کچھ ہوتا کھالیتا اور پانی پی لیتا اور جن کے پاس زیادہ خرچ کرنے کی وسعت ہوتی وہ بکری ذبح کر لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے سامنے لٹکا دیتے جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ پر مصیبت نازل ہوئی تو انصار کے ان آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ یہ لوگ بنی سلیم کی ایک بستی میں آئے، حرام رضی اللہ عنہ نے اپنے امیر سے کہا: کیا ہم اس بستی والوں کو خبر نہ کر دیں کہ ہم ان پر حملہ کرنے نہیں آئے تاکہ جنگ کا خیال ان کے دلوں سے نکل جائے؟ چنانچہ حرام رضی اللہ عنہ بستی والوں کے پاس آئے اور انھیں یہ بات کہی تاہم ایک شخص نے حرام رضی اللہ عنہ کو پیٹ میں تیر مارا تیر لگتے ہی حرام رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلا: اللہ اکبر فزت برب الکعبۃ: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا چنانچہ مسلمان ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تاہم کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ رہا۔ ان لوگوں کی شہادت پر رسول اللہ ﷺ کو از حد دکھ اور رنج ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر روز صبح کی نماز میں ہاتھ اٹھا کر بنی سلیم کے لیے بددعا کرتے رہے کچھ عرصہ بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں حرام کے قاتل کا کوئی علم ہے؟ اللہ اسے غارت کرے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا نہ فرمائیں حرام رضی اللہ عنہ کا قاتل مسلمان ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی وابو عوانۃ

سریہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات

۳۰۲۵۹...... "مسند خباب بن الارت" حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے جاسوس بنا کر قریش کے پاس بھیجا تاکہ خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش اتار لاؤں چنانچہ جس درخت پر خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش لٹکی ہوئی تھی میں اس درخت پر چڑھا، لاش کھولی لاش زمین پر گری نیچے اتر کر لاش میں نے بہت تلاش کی لیکن مجھے لاش نہ ملی گویا انھیں زمین نگل گئی (یا آسمان نے اٹھالیے) چنانچہ آج تک حبیب رضی اللہ عنہ کی بوسیدہ ہڈی کا بھی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن امیۃ الضمری

سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زید بن حارثہ آئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر اٹھ کر ساتھ اپنے کپڑے بھی لیتے گئے پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا ام قرفہ نے اپنی اولاد میں سے چالیس سوار رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے بھیجے تھے رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا تھا زید رضی اللہ عنہ کے دستہ نے ام قرفہ اور اس کے سبھی آدمیوں کو قتل کیا ام قرفہ کی زرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی زرہ دو نیزوں کے سہارے مدینہ میں سر راہ نصب کر دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عریاں نہیں دیکھا البتہ ایک مرتبہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے فتح یاب ہو کر واپس آئے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ ﷺ عریاں اٹھ کر ان کی طرف لپکے اور اپنے کپڑے ساتھ کھینچتے لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس عریاں پہنچ گئے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیا، بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر اور حجرے کے اندر عریاں ہوئے اور آپ کو عریاں دیکھنے والی صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں اور دروازے سے نکلنے سے

پہلے پہلے کپڑوں سے ستر کرلیا یا باہر بھی عریاں گئے لیکن واجبی ستر کا اہتمام ضرور کرلیا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے کبھی عریاں نہیں ہوئے حتیٰ کہ تعمیر کعبہ کے دوران قریش کے عہد میں جب آپ بچے تھے ستر کھل گیا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور عریاں ہونے سے بچالیا۔

۳۰۲۶۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام قرفہ کی مہم سے فارغ ہوکر زید بن حارثہ واپس آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے زید رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے آپ عریاں تھے اور اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے آپ کپڑے ساتھ کھینچ رہے تھے قبل ازیں میں نے آپ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ دروازے پر آئے زید رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور انھیں گلے لگالیا پھر مہم کے متعلق پوچھا اور زید رضی اللہ عنہ نے آپ کو فتح کی ساری خبر سنائی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۶۳......عروہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے اردگرد کے حلیف قبائل کو عرب کے طول وعرض میں مختلف قبائل کے ہاں بھیجا جن کے ساتھ انصار کے جنگی کمک کے معاہدے تھے یا جن کے ساتھ جنگ وجدال تھا چنانچہ انصار نے تمام امور سے قبائل کو آگاہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انصار کو حکم دیا کہ قبائل کے معاہدوں سے دستبردار ہوجائیں اور انھیں جنگ کا اعلان کریں چنانچہ انصار نے ایسا ہی کیا چنانچہ مکہ تک قرب وجوار میں مختلف سریا بھیجے حتیٰ کہ موتہ جو جذام کا علاقہ ہے یہاں تک بیس سے زائد سرایا بھیجے اور موتہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو چھ ہزار کا لشکر دیکر بھیجا۔ رواہ ابن عائذ وابن عساکر

سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۴......عروہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوئے موتہ حضرت اسامہ بن زید کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اس لشکر میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) جیسے اساطین اسلام بھی شامل تھے کچھ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر (ان کے لڑکا ہونے کی وجہ سے) طعنے کرنے لگے رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو جمع کرکے ان سے خطاب کیا فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر طعنے دیتے ہیں جبکہ لوگ قبل ازیں اس کے والد زید کی امارت پر بھی طعنے دے چکے ہیں اللہ کی قسم زید امارت کا سزاوار تھے اور مجھے سب سے زیادہ وہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے مجھے امید ہے کہ اسامہ صالحین میں سے ہے لہٰذا اس سے بہتری اور خیرخواہی کا سلوک کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۶۵......عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لیئے تیاری کی اور ساز وسامان پہلی منزل مقام جرف میں منتقل کردیا جرف پہنچ کر اسامہ رضی اللہ عنہ نے قیام کرلیا چونکہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے بیمار ہونے کی خبر پہنچ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تھا لشکر میں مہاجرین بھی تھے۔ حتیٰ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ موتہ پر جا کر چڑھائی کردو اور فلسطین کی جانب جہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں پر بھی حملہ کرو لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رخصت ہوتے رہے، بالآخر آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر صبح یہاں سے کوچ کرجاؤ میں نے تمہیں جہاں حملہ آور ہونے کا حکم دیا ہے وہیں جا کر حملہ کرو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کو صبح کے وقت افاقہ ہوا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں رک جاؤں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفایاب کردے اگر اسی حالت میں میں چلا گیا میرے دل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تردد رہے گا میں اچھا نہیں سمجھتا کہ آپ کے متعلق پھر لوگوں سے پوچھتا پھروں رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۶......"مسند صدیق" واقدی عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمٰن بن ازہر بن عوف زہری عروہ کی سند سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اہل ابنی پر صبح صبح حملہ کریں اوران کے اموال (گھر وغیرہ) جلادیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کرکوچ کر جاؤاور آپ نے اپنے دست اقدس پر چم کوگرہیں لگا کر بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کوعطا کیا بریدہ رضی اللہ عنہ پر چم لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کا پہلا پڑاؤ مقام جرف میں کیا چنانچہ لوگ مدینہ سے نکل کر جرف میں لشکر کے ساتھ شامل ہوجاتے اور جسے کوئی تھوڑی بہت مشغولیت ہوتی یا کوئی کام ہوتا وہ فارغ ہوکر لشکر سے جاملتا چنانچہ مہاجرین سابقین واولین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جواس لشکر میں شامل نہ ہوا ہوحتیٰ کہ عمر بن خطاب، ابوعبیدہ، سعد بن ابی وقاص، ابو اعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جیسے عمائدین اسلام بھی اس لشکر میں شامل تھے اس لشکر میں قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے جبکہ مہاجرین میں سے بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اس میں عباس بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے اور کہتے تھے اس لڑکے کو مہاجرین اولین پر امیر بنادیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر پر زور تردید کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ کو سخت غصہ آیا آپ (بیماری کی حالت ہی میں) گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھیں اوراپنے اوپر چادراوڑھی ہوئی تھی پھر منبر پرتشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں کچھ چہ میگوئیاں سن رہاہوں جواسامہ کوامیر مقرر کرنے پر کی جارہی ہیں اگر تم نے اسامہ کوامیر مقرر کرنے پر طعنے دیئے ہیں تو قبل ازیں تم لوگ اس کے باپ کوامیر مقرر کرنے پر طعنے دے چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوارتھا اوراس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارت کا سزاوار ہے اس کا باپ مجھے محبوب تھا اور یہ بھی مجھے محبوب ہے یہ دونوں (باپ بیٹا) طالب خیر ہیں لہٰذا تمہیں اسامہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہوگئے یہ واقعہ بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الاول کا ہے اس کے بعد مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کوالوداع کہہ کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (صرف میں) چلے جاتے، رخصت ہونے والوں میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے فرمایا: اسامہ کے لشکر کوبھیج دو اسی اثناء میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) آپ ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اسامہ کو یہیں لشکر گاہ ہی میں عارض طور پرقیام کی اجازت مرحمت فرمادیں حتیٰ کہ آپ کی صحت اچھی ہوجائے چونکہ اگر وہ آپ کواسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے دل میں آپ کے متعلق تردد رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اسامہ کے لشکر کوجانے دو چنانچہ جولوگ پس وپیش میں تھے وہ بھی لشکر سے جاملے یوں گیارہ ربیع الاول کی رات لوگوں نے لشکر گاہ میں گزاری پھراتوار کواسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کا بدن بیماری کی وجہ سے بوجھل ہوا جارہا تھا اور آپ پرغشی بھی طاری ہوجاتی تھی اسی دن لوگوں نے آپ کولدود (ایک دوائی) پلایا تھا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے اردگرد عورتیں جمع تھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے قریب پہنچ کر سر جھکالیا اور آپ کا بوسہ لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بات نہیں کرسکتے تھے آپ دونوں ہاتھ اوپرآسمان کی طرف اٹھاتے اور پھراسامہ رضی اللہ عنہ پرڈال دیتے اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا کررہے ہیں بالآخر میں لشگر گاہ میں چلا گیا پیر کی صبح اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی لشکر گاہ میں تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کوآج صبح افاقہ تھا اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہوجاؤ۔

آپ علیہ السلام کوافاقہ

اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ کوالوداع کہا آپ کوافاقہ تھا اورعورتوں نے آپ کوافاقہ میں دیکھ کر کنگھی کرنی شروع کردی اورعورتیں خوش ہوگئیں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اورعرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج آپ کوافاقہ ہے آج میری ابن خارجہ کے ہاں جانے کی باری ہے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں چنانچہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کواجازت مرحمت فرمائی ابوبکر رضی اللہ عنہ مقام سخ کی

طرف روانہ ہو گئے اور ادھر اسامہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی لشکر گاہ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کو بھی لشکر سے جا ملنے کا حکم دیا جب لشکر گاہ میں پہنچ کر لوگوں کو جمع کر کے کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ کوچ کی تیاریاں مکمل ہو گئیں اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بس کوچ کرنے لگے تھے کہ اتنے میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا قاصد پہنچ گیا اس نے پیغام لایا کہ ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری وقت ہے چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس لوٹ آئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے آپ دنیا سے رخصت ہوئے جا رہے تھے چنانچہ جب سورج بلند ہوا آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن تھا مسلمانوں کا جو لشکر مقام صرف میں جمع تھا وہ بھی مدینہ میں واپس لوٹ آئے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی لپٹا ہوا جھنڈا لے کر واپس لوٹ آئے اور جھنڈا لا کر رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر گاڑ دیاں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پرچم اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤ اور اسے کھولنا نہیں چنانچہ میں جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر یہ جھنڈا اسی حالت میں میں لے کر بسوئے شام گیا اور جھنڈا برابر لپٹا رہا پھر یہ جھنڈا لے کر میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور اسی حالت میں ان کے گھر رہا حتیٰ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

جب عرب کے طول وعرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو بہت سارے لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم اسی مہم کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کے لیے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا چنانچہ لوگ پہلی لشکر گاہ مقام جرف میں جمع ہونے شروع ہوئے بریدہ رضی اللہ عنہ بھی پرچم لے کر لشکر گاہ میں تشریف لائے، قبائل کی ارتدادی حالت دیکھ کر مہاجرین اولین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو مہم کے لیے جانا مناسب نہ سمجھا حتیٰ کہ حضرت عمر عثمان ابوعبیدہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مرتدین نے چاروں طرف سے پر تولنے شروع کر دیئے ہیں لہٰذا اس لشکر کا جانا حالات کے موافق نہیں فی الحال آپ لشکر کو مرتدین کے فتنہ کو رفو کرنے کے لیے بھیجیں تاکہ آپ مرتدین کے فتنہ کا سدباب کر سکیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ لشکر میں چلے جائیں گے پیچھے مدینہ خالی رہ جائے گا کیا معلوم عورتوں اور بچوں پر کوئی حملہ کر دے یوں جب داخلی شورش ختم ہو جائے گی اور مرکز پر کسی قسم کی یلغار کا امکان نہیں رہے گا تب آپ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دیں، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو سنی فرمایا: کیا تم میں سے کسی اور شخص نے بھی کچھ کہنا ہے؟ انھوں نے عرض کی: نہیں ہم نے جو کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے چرند پرند مدینہ میں نوچ لیں میں تب بھی اسامہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی ہے اور آپ آخر وقت تک اس لشکر کے روانہ کرنے کی تاکید فرماتے رہے ہیں البتہ میں اسامہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بات کروں گا کہ وہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں چونکہ عمر کے بغیر ہمارا کوئی چارہ کار نہیں بخدا مجھے معلوم نہیں اسامہ ایسا کرے گا یا نہیں۔

اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان

چنانچہ سب ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنے کا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پختہ عزم کر لیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ کے ساتھ ان کے گھر تک گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دینے کے متعلق گفتگو کی چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم خوشی سے عمر کو پیچھے رہنے کی اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کرایا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس لشکر کے لئے نکلا تھا وہ ضرور جائے اور پیچھے نہ رہے، اگر میں نے کسی کو پیچھے پالیا میں اسے پیادہ لشکر سے ملاؤں گا جن حضرات مہاجرین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں سختی سے ڈانٹا اور لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، چنانچہ لشکر سے پیچھے کوئی شخص نہ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کے ساتھ مشابہت کے لیے

چلے لشکر میں تین ہزار افراد شامل تھے ان میں سے ایک ہزار گھوڑ سوار تھے مقام جرف سے جب لشکر نے جمع کیا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھوڑا آگے تک چلتے رہے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نافذ کیا ہے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام تر نصیحت کر دی ہے میں تمہیں مزید کچھ حکم نہیں دیتا اور نہ منع کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل آگے بڑھتے گئے جب کہ قبیلہ جہینہ اور قضاعہ تقریباً پورا ہی اسلام سے برگشتہ ہو گیا تھا جب اسامہ رضی اللہ عنہ مقام وادی القری میں پہنچے تو یہاں سے ایک جاسوس روانہ کیا یہ جاسوس بنی عذرہ کا ایک حریث نامی آدمی تھا چنانچہ جاسوس اونٹنی پر سوار ہو کر لشکر سے پہلے ہی روانہ ہو گیا اور اُبنی جا پہنچا یوں راستہ اور حالات کا جائزہ لے کر جاسوس واپس لوٹ آیا اور اُبنی سے دو دن کی مسافت کی دوری پر اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اس نے خبر دی کہ دشمن غفلت میں ہے اور دشمن نے ہمارے خلاف کوئی جمعیت اکٹھی نہیں کی جاسوس نے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں وقت ضائع کیے بغیر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہیے تا کہ دشمن کو جمع ہونے کی فرصت نہ ملے اور یوں ان پر دفعۃً حملہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۷ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا:: خبردار! شنید ہے کہ تم لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہو جبکہ تم لوگ قبل ازیں اس کے باپ پر بھی تنقید کر چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب بھی یہ حدیث سنائی ضرور کہا: بخدا! سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ اسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فاطمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۸ ...... ”مسند صدیق“ سیف بن عمر، زہری، ابوضمرہ وابوعمرو وغیرہما حسن ابن ابی الحسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا چنانچہ لشکر کے آخری فرد نے خندق عبور نہیں کر پائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر وہیں روک لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے پاس واپس جائیں اور اجازت لیں کہ میں لشکر لے کر واپس آ جاؤں چونکہ میرے ساتھ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ مشرکین مسلمانوں کو کوئی گزند نہ پہنچائیں انصار نے کہا: اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ مانیں تو ہماری بات ان تک پہنچا دیں کہ ہمارا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں اسامہ کا پیغام دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بدن کو کتے اور بھیڑیے نوچ نوچ کر کھا جائیں میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ کو کسی قیمت رد نہیں کر سکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے انصار نے کہا ہے کہ آپ کو ان کا پیغام پہنچا دوں کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر مقرر کر دیں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو انصار اس کا مطالبہ کر رہے ہیں چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جھٹ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور فرمایا: اے ابن خطاب تیری ماں تجھے گم پائے اسامہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اسے معزول کر دوں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو کر لشکر میں واپس لوٹ آئے اور لوگوں سے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں چلو آگے بڑھو، مجھے آج تمہاری وجہ سے خلیفہ رسول اللہ ﷺ سے سخت ڈانٹ پڑی ہے۔

پھر بذات خود ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر کے پاس تشریف لائے تا کہ لشکر کو رخصت کریں اور چند قدم بطور مشابہت کے لشکر کے ساتھ چلیں آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سواری کو پکڑے چل رہے تھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خلیفہ رسول یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر جاؤں گا؟ فرمایا: بخدا! تم نیچے نہ اترو بخدا میں سوار نہیں ہوں گا میں تو اس لیے پیدل چل رہا ہوں تا کہ گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوں چنانچہ مجاہد کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اس کے بعد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لیے چھوڑ دو چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! رک

جاؤ میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں انھیں یاد رکھو خیانت مت کرو، مال غنیمت میں دھوکا مت کرو، غدر سے اجتناب کرو لاشوں کا مثلہ نہیں کرنا چھوٹے بچے کو قتل نہیں کرنا نہ ہی بوڑھے کو قتل کرنا عورت کو بھی قتل نہیں کرنا باغات نہ کاٹنا اور نہ باغات جلانا پھلدار درخت بھی نہیں کاٹنا بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا ہاں اگر انہیں ذبح کرو تو کھاؤ عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرو گے جو گرجوں میں پڑے ہوں گے انھیں اپنے حال پر رہنے دینا عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جو تمہارے پاس برتن لائیں گے جو طرح طرح کے کھانوں سے سجے ہوں گے جب تم اس سے کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لو عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جنہوں نے اپنے سر درمیان سے مونڈ رکھے ہوں گے اور اطراف سے چھوڑے ہوں گے تو تلواروں سے انھیں کچل دینا اب اللہ کا نام لے کر چل پڑو اللہ تعالیٰ تمہیں طعن وطاعون سے محفوظ رکھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۹...... ”مسند صدیق رضی اللہ عنہ“ ابن عائذ ولید بن مسلم عبداللہ بن لہیعہ ابواسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ جب مسلمان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اس مہم کے لیے چلو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا تھا مہاجرین اور انصار میں سے کچھ حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ فی الحال حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو روک لیں چونکہ ہمیں ڈر ہے کہ عرب ہمارے اوپر پل نہ پڑیں چونکہ جب عرب کے طول وعرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پھیلے گی لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت زبردست معاملہ فہم تھی فرمایا،! میں اس لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے تب تو میں بڑی جرأت کر بیٹھوں گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر بھی عرب مجھ پر ٹوٹ پڑیں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسامہ کے لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے اے اسامہ تم اپنے لشکر کو لے کر چلو اور وہاں پہنچ جاؤ جہاں جہاد کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یعنی فلسطین اور موتہ کی طرف البتہ اگر تم بہتر سمجھو تو عمر کو اپنے دو میں ان سے مشورہ لوں گا اور میری مدد کریں گے اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی رخصت کی خبر سن کر عام عرب دین سے پھر گئے اسی طرح عامہ اہل مشرق غطفان، بنواسد اور عامہ اشجع بھی دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے البتہ بنی طے اسلام پر ڈٹے رہے ان حالات کے پیش نظر عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اسامہ اور ان کے لشکر کو روک لیں اور فی الحال انھیں غطفان اور دیگر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لیے بھیجیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں سے جدا ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں آپ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اس پر تمہارے اوپر کوئی حجت نازل نہیں ہوئی تم مشورہ دیتے رہے ہیں نے بھی تم سے مشورہ لیا ہے تمہیں جو ہدایت والی راہ ملے اس کا امتثال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس گمراہی پر جمع نہیں کرے گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں جہاد سے افضل کوئی کام نہیں سمجھتا حتیٰ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو بکری کی رسی دیتا تھا اور اب وہ اس سے انکار کرے گا میں اس سے بھی جہاد کروں گا چنانچہ سبھی مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر سر جھکا لیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۷۰...... ”مسند حسین بن علی“ رسول کریم ﷺ نے بوقت وفات تین چیزوں کی وصیت کی (۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر بہر حال روانہ کیا جائے (۲) مدینہ میں دین اسلام کا نام لیوا ہی رہے کسی دوسرے دین کے پیروکار کو نکال باہر کیا جائے محمد کہتے ہیں تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

رواہ الطبرانی عن محمد بن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:...... دوسری روایت میں ہے کہ تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلاف نہ کیا جائے یا نماز کی پابندی کی وصیت کی یا جہاد کرنے کی وصیت کی۔

۳۰۲۷۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اسامہ کا لشکر روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی مرض الوفات کی وجہ سے لشکر جرف سے آگے نہ جا سکا نیز مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے بھی اپنی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا رکھا تھا بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر بھی تنقید کر رہے تھے حتیٰ کہ بیماری میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر درد کی وجہ سے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی

تھی آپ نے فرمایا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خواب دیکھا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرے بازوؤں میں سونے کے دوکنگن ہیں میں نے انھیں سخت ناپسند کیا اور پھینک دیئے میں نے ان کی تعبیر ان دوکذابوں سے لی ہے یعنی صاحب یمامہ اور صاحب یمن میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کرر ہے ہیں بخدا قبل ازیں لوگ اس کے باپ کی امارت پر بھی تنقید کر چکے ہیں بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اسامہ بھی امارت کا سزاوار ہے لہٰذا اسامہ کے لشکر کو چلتا کرو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے نکل کر مقام جرف میں پڑاؤ ڈال لیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت آ گئی آپ ﷺ کی صحت یابی کے انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۰۲۷۲...... ''مسند اسامہ'' اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ابنی پر حملہ کروں اوران کے اموال جلاؤں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد الطیالسی والشافعی و احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والبغوی والطبرانی

۳۰۲۷۳...... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر دومۃ الجندل

۳۰۲۷۴...... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دومۃ الجندل کی طرف ایک سریہ روانہ کیا اور فرمایا: تم لوگ اکیدر کو بستی سے باہر شکار کرتا دیکھو گے چنانچہ سریہ مہم سر کرنے چل پڑا اور اکیدر کو اسی حال میں پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: مسلمان اکیدر کو پکڑ لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کے پاس آوارد ہوئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیدر سے کہا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کا ذکر پاتے ہو؟ وہ بولا! نہیں جبکہ اس کے پہلو میں ایک شخص کھڑا تھا وہ بولا: ہم اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پاتے ہیں۔ اسی شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ان لوگوں نے ابھی ابھی کفر نہیں کر دیا فرمایا: جی ہاں پس تم خاموش رہو تم بھی عنقریب کفر پر اتر آؤ گے چنانچہ وہ شخص خاموش ہو کر گھر میں داخل ہو گیا چنانچہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کر دیا ایک شخص نے کہا: میں نے تجھے دومۃ الجندل میں کہتے سنا ہے کہ تم عنقریب کفر پر اتر آؤ گے اور یہ مسیلمہ کا خروج ہے کہا: نہیں البتہ وہ آخر زمانہ میں ہوگا۔

رواہ ابن مندہ والحاملی فی امالیہ وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۰۲۷۵...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف دستہ دیکر بھیجا اور فرمایا: تم عرب کی جس بستی کی پاس سے گزرو اگر ان کی اذان کی آواز سنو تو ان سے تعرض مت کرو، اگر اذان کی آواز نہ سنو تو انھیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول نہ کریں ان پر چڑھائی کردو۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن سعید بن العاص

شاہ اکیدر کی گرفتاری

۳۰۲۷۶...... ''مسند بجیر بن بجرہ طائی'' ابو معارک شاخ بن معارک بن مرہ بن صخر بن بجیر بن بجرہ معارک بن مرہ بن ضحر، مرہ بن ضحر کی سند سے بجیر بن نجبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف لشکر دے کر بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نیل گائے کا شکار کرتے پاؤں گے چنانچہ ہم نے اکیدر کو رسول اللہ ﷺ کی پیشنگوئی کے عین مطابق پایا چاندنی رات میں وہ باہر شکار کے لیے نکلا تھا ہم نے اکیدر کو پکڑ لیا اور اس کا بھائی ہمارے مقابلے پہ اتر آیا ہم نے اسے قتل کر دیا اس نے دیباج کی قباء پہن رکھی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قباء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات انی
رایت اللّٰہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

گائیوں کو ہانکنے والی ذات بڑے برکت والی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے کہ وہ ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے جو بھی تبوک والے سے واپس لوٹے گا ہمیں تو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو گرنے سے محفوظ رکھ۔ چنانچہ بجیر رضی اللہ عنہ کی عمر نوے سال ہوئی اور ان کے منہ میں کوئی دانت ہلا تک نہیں اور نہ کوئی داڑھ ہلنے پائی۔ رواہ ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر

۳۰۲۷۷.....ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے یزید بن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کندی کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا تم اسے نیل گائے شکار کرتے ہوئے پاؤں گے خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے تو چاندنی رات میں اس سے ملے وہ اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ باہر گھوم رہا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کرلیا اس کا بھائی مقابلے پہ اتر آیا اور مقتول ہوا پھر خالد رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخشی کی اور جزیے پر اس سے صلح کرلی پھر اسے رہا کردیا اور وہ اپنی بستی میں واپس لوٹ آیا، چنانچہ قبیلہ طی کے بجیر بن بجرہ نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا خالد رضی اللہ عنہ سے کہے ہوئے فرمان کہ ”تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے“ کا تذکرہ کیا اور یہ اشعار کئے۔

تبارک سائق البقرات لیلا
کذاک اللّٰہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائذا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر قال ابن مندہ ھذا حدیث مرسل فی المغازی

۳۰۲۷۸.....خالد بن سعید بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے خط دے کر روم کے بادشاہ قیصر کے پاس بھیجا جب میں قیصر کے دربار میں پہنچا میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اجازت دو قیصر کو اطلاع کی گئی کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا دعوی ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے اور ان پر گھبراہٹ طاری ہوگئی قیصر نے دربان سے کہا: اسے اندر داخل کرو دربان مجھے اندر لے گیا قیصر کے پاس اس کے وزراء اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے نامہ والا دیا قیصر کو نامہ مبارک پڑھ کر سنایا گیا خط میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول (ﷺ) کی جانب سے قیصر صاحب روم کی طرف اس پر قیصر کے ایک بھتیجے نے جو گورا نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے لمبے بالوں والا تھا نے کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ خط کے مرسل نے خط کی ابتداء اپنے نام سے کی ہے اور پھر ملک روم (روم کا بادشاہ) کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ چنانچہ خط پڑھا گیا اور ختم کردیا گیا پھر قیصر نے دربار میں موجودین کو چلے جانے کا حکم دیا پھر پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے خط کے متعلق دریافت کیا میں نے اسے خبر کی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلوایا جب پادری نے خط پڑھا بولا: اللہ کی قسم یہ وہی پیغمبر ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے اور جس کے آج تک ہم منتظر تھے قیصر نے کہا: تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا میں تو اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی اتباع کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول برحق ہے لیکن میں اس کی اتباع کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری بادشاہت ختم ہوجائے گی اور رومی مجھے قتل کردیں گے۔

رواہ الطبرانی عن دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

۳۰۲۷۹.....”مسند ابی سائب خباب“ حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حیرہ کی سرزمین

مجھے دکھائی گئی میں نے شیماء بنت نفیلہ ازدیہ کو سفید خچر پر سوار دیکھا ہے اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہم سرزمین حیرہ میں داخل ہوئے اور میں نے شیماء کو اسی حالت میں پالیا تو وہ میری ہو جائے گی آپ نے فرمایا: اچھا وہ تمہاری ہوئی چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد عرب اسلام سے پھر گئے لیکن بنی طے کا کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوا ہم قیس سے اسلام پر لڑتے رہے ان میں عیینہ بن حصن بھی تھا اسی طرح ہم بنی اسد سے بھی لڑتے رہے ان میں طلحہ بن خویلد فقعسی بھی تھا: پھر خالد رضی اللہ عنہ مسلیمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا جب ہم مسیلمہ کذاب اور اس کے اتباع سے فارغ ہوئے تو ہم نے بقر کے مضافات کی خبر لی کاظمیہ میں ہرمز جم غفیر کے ساتھ ہمارا مقابل ہوا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور تمام احوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہرمز کا ساز وسامان خالد رضی اللہ عنہ کو انعام میں دیا پھر ہم طف کے راستے پر چلے اور حیرہ میں داخل ہوئے اور حیرہ میں سب سے پہلے ہماری جس سے ملاقات ہوئی وہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ تھی وہ سفید خچر پر سوار تھی اور اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا میں فوراً شیماء کے ساتھ لپٹ گیا اور میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت مجھے ہبہ کی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہ طلب کیے میں نے گواہ پیش کیے خالد رضی اللہ عنہ نے شیماء میرے حوالے کر دی۔ رواہ الطبرانی عن حریم بن اوس

۳۰۲۸۰ ... ''مسند ابن عباس'' واقدی، ابن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ، ابن عباس ومحمد بن صالح، عاصم بن عمر بن قتادہ ومعاذ بن محمد، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ واسماعیل بن ابراہیم موسیٰ بن عقبہ ان تمام اسناد سے حدیث مروی ہے اور اس کا اساس ابن ابی حبیبہ کی حدیث ہے روایت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں کے لشکر کا امیر مقرر کر کے بسوئے تبوک دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اکیدر کا تعلق قبیلہ کندہ سے تھا اور نصرانی تھا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اکیدر کو اپنی گرفت میں کیسے لے سکتا ہوں حالانکہ وہ کلب کے علاقوں کے بیچوں بیچ ہے، جبکہ میرے پاس تھوڑی سی جمعیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے اسے گرفتار کر لینا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اللہ کا نام لے کر چل پڑے، جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے چاندنی رات تھی اور سماں واضح دکھائی دیتا تھا اکیدر گرمی سے بچاؤ کے لیے قلعہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی رباب بنت انیف بن عامر کندیہ بھی تھی، اس کے آس پاس کنیزیں گانا بجا رہی تھیں، پھر اکیدر نے شراب طلب کی اور شکم سیر ہو کر پی اتنے میں نیل گایوں کا ریوڑ نمودار ہوا اور کچھ گائیں قلعہ کے دروازے کو سینگوں سے کھرچنے لگیں اکیدر کی بیوی نے کہا: آج رات کی طرح میں نے کوئی رات نہیں دیکھی جس میں اتنی کثرت سے ہمارے پاس گوشت آیا ہو کیا تم نے ایسی رات دیکھی ہے؟ اکیدر نے کہا: نہیں پھر کہنے لگی ان جیسی گایوں کو کون چھوڑتا ہے؟ اکیدر نے کہا: کوئی نہیں چھوڑتا بخدا! میں نے اتنی کثرت میں کبھی بھی گائیں نہیں دیکھیں میں نے انہی کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رکھے ہیں جنہیں تیار کرنے میں مجھے ایک ماہ سے زیادہ وقت لگا ہے۔ پھر اوپر چھت سے نیچے اترا اور اپنا گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گھوڑے پر زین ڈال دی گئی چنانچہ اس کے ساتھ اس کے گھر کے بھی چند افراد گھوڑوں پر سوار ہوئے اس کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور دو غلام بھی تھے چنانچہ شکار کے اوزار لے کر قلعہ سے باہر نکلے جب قلعے سے تھوڑا آگے پہنچے جبکہ خالد رضی اللہ عنہ کے شہسوار اکیدر اور اس کے ساتھیوں کو نمایاں دیکھ رہے تھے مسلمانوں کے گھوڑوں نے ہنہنانا بند کر دیا حتیٰ کہ کسی گھوڑے نے حرکت تک نہ کی جب اکیدر مسلمانوں کے احاطہ میں آ گیا فوراً اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے بھائی حسان نے لڑنا چاہا لیکن مقتول ہوا جبکہ غلام اور دوسرے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے حسان نے دیباج کی قباء پہن رکھی تھی جو سونے کے تروں سے جڑی ہوئی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے قباء اتار لی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر دی اس قباء کو حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اکیدر کو زندہ گرفتار کر کے لاؤ اگر وہ جھڑپ پر اتر آئے تو اسے قتل کر دو لیکن بغیر جھڑپ کے اکیدر مسلمانوں کی گرفت میں آ گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں قتل سے پناہ دیتا ہوں کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے ہمارے لیے دومہ کا قلعہ کھول دو اور میں تمہیں محفوظ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اکیدر نے اس کی حامی بھر لی اکیدر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا خالد رضی اللہ عنہ اسے قلعہ تک لے گئے اکیدر نے آواز بلند اہل قلعہ کو پکارا کہ دروازہ کھولو اہل قلعہ نے دروازہ کھولنے کا ارادہ

کیا لیکن اکیدر کے بھائی مصاد نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اکیدر نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تک اہل قلعہ مجھے بیڑیوں میں دیکھیں گے دروازہ نہیں کھولیں گے، لہٰذا تم میری بیڑیاں کھول دو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ دروازہ کھلواؤں گا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو میں اس پر تمہارے ساتھ حلم کرتا ہوں اکیدر نے کہا میں دروازہ کھلواتا ہوں بشرطیکہ اہل قلعہ سے تم صلح کرلو خالد رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی پھر اکیدر نے کہا: بدل صلح کے لیے اگر چاہو تو مجھے حکم تسلیم کرو چاہو تم خو فیصلہ کرو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جو کچھ دو گے ہم اسے قبول کرلیں گے چنانچہ اکیدر نے دو ہزار اونٹ آٹھ سو غلام چار سو زر ہیں اور چار سو نیزوں پر صلح کی اور خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھ یہ شرط رکھی کہ اکیدر اور اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کئے جائیں گے اور آپ ﷺ خود ان دونوں کے متعلق فیصلہ کریں گے چنانچہ جب فریقین کا اتفاق ہو گیا اور کی بیڑیاں کھول دی گئیں اکیدر نے قلعے کا دروازہ کھول دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے اور اکیدر کے بھائی مصاد کو گرفتار کر کے بیڑیوں میں جکڑ لیا پھر بدل صلح یعنی اونٹ غلام اور اسلحہ لیا پھر مدینہ واپس لوٹ آئے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکیدر اور اس کا بھائی مصاد بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے جزیہ پر اکیدر کے ساتھ صلح کر لی اور اکیدر اور اس کے بھائی کی جان بخشی کی اور ان کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے صلح نامہ بھی لکھوایا اور اس پر اپنے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۱ ...... عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (بادشاہ دومۃ الجندل) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اکیدر کے بیٹے کی طرف خط لکھا آپ کے پاس اسوقت مہر نہیں تھی آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۲ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خالد تیرا ناس ہو تم نے بنی جذیمہ سے وہ سلوک کیا جو جاہلیت کا عیاں کار ہے۔ کیا اسلام جاہلیت کی گندگی کو مٹا نہیں دیتا؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوحفص میں نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ مبنی برحق ہے میں نے مشرکین پر حملہ کیا جب وہ مقابلے پر اتر آئے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، میں نے انھیں گرفتار کیا پھر تلاوت کی دھار پر لے آیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون شخص ہے جو عبداللہ بن عمر کو جانتا ہو؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے جانتا ہوں بخدا وہ نیک صالح شخص ہے پس عبداللہ بن عمر نے مجھے تمہارے بیان کے الٹ بات بتائی ہے۔ حالانکہ وہ اس لشکر میں تمہارے ساتھ تھا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس پر عمر رضی اللہ عنہ طرح دے گئے اور کہا: تیرا ناس ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے لیے استغفار کریں۔ رواہ ابو اقدی وابن عساکر

۳۰۲۸۳ ...... قتادہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے بت عزیٰ کو گرانے کے لیے بھیجا اس بت کی دیکھ بھال کا کام بنو سلیم کے سپرد تھا آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ تمہارے پاس ایک عورت آئے گی جو بہت سیاہ لمبے بالوں والی بڑے بڑے پستانوں والی اور کوتاہ قد ہو گی چنانچہ اسی صفات کی عورت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئی خالد رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے آپ نے پوچھا اے خالد تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے اس عورت کو قتل کر دیا ہے آپ نے فرمایا: عزیٰ کا خاتمہ ہوا آج کے بعد عزیٰ کا وجود نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۴ ...... جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس اور اشعث بن قیس کو میرے پاس بھیجا میرا قیام مقام قرقیساء میں تھا ان دونوں نے کہا، امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور انھوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھا کیا ہے جو تمہیں معاویہ سے جدا کر دیا میں تمہیں وہی مقام دوں گا جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیتے تھے میں نے جواب میں کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تھا تاکہ اہل یمن سے جہاد کروں اور انھیں اسلام کی دعوت دوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو انھوں نے اپنے اموال اور جانیں محفوظ کرلیں میں ایسے شخص سے جنگ نہیں کروں گا جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ چنانچہ حضرات واپس لوٹ گئے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۸۵......جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے یمن کے ذی الخلصہ بتکدہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟ چنانچہ میں ۱۵۰ اسواروں کا دستہ لے کر بسوئے یمن روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو آگ سے جلا دیا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ کو مژدہ سنانے بھیجا ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں یمن سے روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑا ہے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۰۲۸۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذی الکلاع بدیع بن باکوراء اور ذی ظلیم حوشب بن طخیہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ

۳۰۲۸۷......خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک دستہ دیکر بھیجا راستے میں ہمیں شدت سے پیاس لگی جبکہ ہمارے پاس نام کا پانی بھی نہیں تھا ہمارے ایک ساتھی کی اونٹنی بیٹھ گئی یکا یک اس کی ٹانگوں کے درمیان مشکیزے کی مانند کوئی چیز نمودار ہوئی چنانچہ ہم نے سیر ہو کر اس کا دودھ لیا۔ رواہ الطبرانی عن جابر

سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کو بنی صیداء کے عوف ورقانی کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور حکم دیا کہ تیاری کرو میں تمہیں آج ہی ایک سریہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں یا فرمایا کل صبح انشاء اللہ بھیجوں گا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب یہ فرمان سنا میں نے کہا: میں صبح ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں گا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں گا تا کہ عبدالرحمٰن کو کی گئی وصیت سن سکوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہا پھر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر، عبدالرحمٰن بن عوف اور کچھ دیگر لوگ کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ آج رات ہی دومة الجندل کی طرف کوچ کر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ دوسرے لوگ چلے گئے لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ دریافت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھی سحری کے وقت کوچ کر گئے تھے اور مقام جرف میں جا ٹھہرے تھے۔ ان کی تعداد سات سو تھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری آخری ملاقات آپ سے ہو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سر پر عمامہ پہن رکھا تھا آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست اقدس سے ان کا عمامہ کھولا پھر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا پھر فرمایا: اے ابن عوف یوں عماہ باندھنا چاہیے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن پر تلوار لٹکا رکھی تھی پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہو جاؤ جو بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اس سے قتال کرو مال غنیمت میں خیانت نہیں کرنی کسی سے دھوکا نہیں کرنا اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر چل پڑے اور اپنے

ساتھیوں سے جاملے پھر لشکر لے کر دومۃ الجندل جا پہنچے جب مطلوبہ بستی میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ تین دن تک انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے تاہم پہلے اور دوسرے دن ان لوگوں نے اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا عندیہ دیا البتہ تیسرے دن اصبغ بن عمرو کلبی نے اسلام قبول کر لیا یہ نصرانی تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اطلاع کے لیے خط لکھ کر رافع بن مکیث کو بھیجا اور خط میں رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں ان لوگوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواباً لکھا بلکہ اصبغ کی بیٹی تماضر سے شادی کرو چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے تماضر سے شادی کر لی اور یہیں زفاف ہوئی پھر اسے لے کر واپس لوٹے اور اسی عورت کے بطن سے سلمہ بن عبدالرحمٰن مشہور تابعی پیدا ہوئے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۲۹۰ ...... عطاء خراسانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا اور ان کے لیے پرچم اپنے دست اقدس سے باندھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۱ ...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن روانہ کیا میرے ساتھ آپ ﷺ ایک میل سے زیادہ چلے اور فرمایا: اے معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو سچائی کا دامن مت چھوڑو، امانت ادا کرو خیانت ترک کردو پڑوسی کے حقوق کی رعایت کرو نرمی اپناؤ نرم کلام کرو، یتیم پر شفقت کرو قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو یوم حساب سے ڈرتے رہو آخرت سے محبت کرو، اے معاذ زمین پر ہرگز فساد مت پھیلاؤ مسلمان کو گالی مت دو جھوٹے کی تصدیق نہ کرو سچے کی تکذیب مت کرو امام عادل کی نافرمانی مت کرو اے معاذ! میں تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ کرتے رہو اگر خفیہ گناہ کیا ہے تو خفیہ توبہ کرو اگر اعلانیہ گناہ کیا ہے تو اعلانیہ توبہ کرو، اے معاذ میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور وہی چیز تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں اے معاذ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی میں تمہیں کم سے کم وصیت کرتا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی اے معاذ! تم میں سے وہ شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو مجھ سے اسی حالت میں ملاقات کرے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے نیز معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھی دیا کہ آدمی جس عورت کا مالک نہیں اسے طلاق نہیں ہوتی آدمی جس غلام کا مالک نہیں اسے آزاد بھی نہیں کرسکتا معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ نذر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو قطع رحمی میں مانی گئی ہو اور اس چیز کی نذر بھی نہیں جس کا آدمی مالک نہ ہو اور یہ کہ ہر بالغ سے ایک دینار لو یا اس کے برابر کی قیمت کے کپڑے قرآن کو غیر طہارت سے مت چھوؤ جب تم یمن پہنچو گے تو یمن کے نصرانی تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کنجی کیا چیز ہے؟ تم کہو: لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ جنت کی کنجی ہے۔ رواہ ابن عساکر وفیہ رکن الشافی متروک

۳۰۲۹۲ ...... اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے متعلق سوال کریں گے، انھیں کہہ دو کہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجیاں ہیں، یہ کلمہ ہر طرح کی رکاوٹ کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ اس کلمے کو لائے گا تو یہ کلمہ ہر طرح کے گناہ پر بھاری رہے گا اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند فرمائے گا دنیا کو حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ تمہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کر دے گا چنانچہ جو شخص دنیا کو حقیر سمجھتا ہے اور اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں امر کر دیتے ہیں پھر وہ منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے اس سے علم کے موتی ٹپک رہے ہوتے ہیں اگر کسی معاملہ میں تمہیں مشکل پیش آئے کسی دوسرے سے پوچھ لو اور شرم نہ کرو مختلف امور میں مشورہ کرتے رہو چونکہ مشورہ کرنے والا بے یار ومددگار نہیں رہتا، جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہئے پھر اجتہاد سے کام لو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتہاد میں بھلائی دیکھی تو اس کی توفیق دیگا اگر کوئی معاملہ متلبس (مشتبہ) ہو تو اسے موقوف کردو اور رک جاؤ تاوقتیکہ اس کی کوئی صورت واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو ایسا فیصلہ ہرگز نہ کرو جو کتاب اللہ یا میری

سنت کے موافق نہ ہوالاً یہ کہ وہ درست اجتہاد پر مبنی ہو۔ خواہش نفس سے دور رہو چونکہ خواہش نفس بدبختوں کا قائد ہے جو انھیں انجام کار دوزخ میں لے جاتا ہے جب تم اہل یمن کے ہاں پہنچوں ان میں کتاب اللہ کا نفاذ کرواور اچھے طریقہ سے ان کی تربیت کرو اہل یمن کو قرآن پڑھاؤ چونکہ قرآن انھیں حق بات اور اخلاق جمیلہ پر ابھارے گا لوگوں کو ان کے مقام پر اتارو اور ان کے مراتب کی رعایت کرو چنانچہ حدود کے معاملہ میں لوگوں میں مساوات ہونی چاہئے خیر وشر میں لوگ برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سستی مت کرو امانت کی چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسے مالک تک ضرور پہنچاؤ جس شخص کے لیے معافی اور درگزر کی راہ نہیں نکل پاتی اسے اپنی گرفت میں لو نرمی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو جب تم سے غلطی ہو جائے تو لوگوں سے معذرت کرلو توبہ کرنے میں عجلت کرو، جب لوگ تم سے جہالت سے پیش آئیں تو معاملہ عیاں کردو تاکہ لوگوں کو بخوبی آگاہی ہو جائے لوگوں کے متعلق دل میں کینہ مت رکھو جاہلی امور کا سختی سے خاتمہ کرو البتہ اس چیز کو باقی رہنے دو جسے اسلام نے اچھا سمجھا ہے۔ غیر اسلامی اخلاق کا اسلامی اخلاق کے ساتھ موازنہ نہ کرو اور اسلامی اخلاق کو غیر اسلامی تہذیب پر مت پیش کرو، لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے رہو میانہ روی اختیار کرو اور نماز کا اہتمام کرو چونکہ نماز دین اسلام کی بنیاد ہے گویا نماز کو اپنا مقصد بنالو نماز کی مشغولیت کو بقیہ اشغال پر ترجیح دو، لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرو اور لوگوں کو فتنوں میں نہ ڈالو ہر نماز کے وقت کی رعایت رکھو ایسی نماز پڑھاؤ جو ان کے حال کے زیادہ موافق ہو سردیوں میں نماز فجر اندھیرے اندھیرے میں پڑھ لو اور قرات اتنی ہی طویل کرو جس کی لوگوں میں طاقت ہو لوگوں کو اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں سردیوں میں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھ لو عصر کی نماز اول وقت میں پڑھو دراں حالیکہ سورج بالکل واضح ہو مغرب کی نماز اسوقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے گرمی سردی میں مغرب کی نماز ایک ہی وقت پر پڑھو البتہ عذر کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھو چونکہ رات لمبی ہوتی ہے ہاں البتہ اگر عشاء کی نماز اول وقت میں نمازیوں کی حالت کے لئے موزوں ہو تو اول وقت میں پڑھ لو، گرمی کے موسم میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں یوں ایسا کرنے سے سونے والا بھی نماز کو پا سکتا ہے ظہر کی نماز (گرمیوں میں) تب پڑھو جب سایہ بڑھنے لگے اور ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہو جائے عصر کی نماز درمیانی وقت میں پڑھو مغرب اس وقت پڑھو جب سورج کی ٹکیہ غائب ہو جائے عشاء کی نماز تب پڑھو جب شفق غائب ہو جائے الا یہ کہ اس کے علاوہ کی صورت لوگوں کے لیے زیادہ باعث راحت ہو لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے رہو چونکہ وعظ ونصیحت سے عمل میں پختگی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف سبھی نے لوٹ کر جانا ہے۔ اے معاذ! مجھے دین کے معاملہ میں تمہاری آزمائش کا اعتراف ہے جو تمہارے مال اور سواری کو لے چکی ہے البتہ میں نے ہدیہ تمہارے لیے حلال کیا ہے اگر تمہیں ہدیہ میں کوئی چیز دے اسے قبول کرلو۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر عن عبید بن صخر بن لوذان الانصاری السلمی

سریہ عمرو بن مرہ

۳۰۲۹۳..... حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جہینہ اور مزینہ کو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ھاشمی کی سرکوبی کے لیے بھیجا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا جب یہ دستہ تھوڑا آگے گیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے کونسی مہم سر کرنے کے لیے دو مینڈھوں کو بھیجا ہے جو جاہلیت میں تیار ہوتے رہے اور پھر اسلام نے انھیں پالیا حالانکہ ان کا بقیہ جاہلیت پر ہے نبی کریم ﷺ نے دستے کو واپس بلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ دستہ واپس لوٹ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اے مزینہ جہینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی خبر لو اے جہینہ مزینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے) کی خبر لو، عمرو بن عمر رضی اللہ عنہ کو جہینہ اور مزینہ دونوں پر امیر مقرر کیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر ابوسفیان بن حارث کی طرف چل پڑا اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان حارث کو شکست سے دوچار کیا اور اس کے بہت سارے ساتھی مقتول ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

سریہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۴۔۔۔۔۔ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کلب غسان اور شام کے مضافات کے کفار کی سرکوبی کے لیے دو سریے بھیجے ان میں سے ایک سریہ کے امیر ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیے دوسرے سریہ پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، روانگی کے وقت رسول کریم ﷺ نے ابوعبیدہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہیں کرنا جب دونوں سریے مدینہ سے باہر نکلے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو کو لے کر الگ ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں چلتے وقت وصیت کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں یا تم میری اطاعت کرو یا میں تمہاری اطاعت کروں؟ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ تم میری اطاعت کرو چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے لگے اور عمرو رضی اللہ عنہ دونوں سریوں کے امیر رہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ تردد ہوا (چونکہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور عمرو بن العاص سے رتبہ میں افضل تھے) اور کہا: کیا تم نے نابغہ کے بیٹے کی اطاعت اختیار کرلی اور اسے اپنے اوپر امارت کا اختیار دے دیا اور ابوبکر پر بھی اسی کو امیر تسلیم کرلیا اور ہمارے اوپر بھی اسی کو امیر بنا دیا یہ کیسا فیصلہ کیا؟ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے ماں جائے رسول اللہ ﷺ نے چلتے وقت ہم دونوں کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں اور اختلاف سے گریز کریں مجھے خوف ہے کہ اگر میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا شکار ہو جاؤں گا اور ہمارے درمیان لوگ منقسم ہو جائیں گے بخدا میں تا واپسی اس کی اطاعت کروں گا جب لشکر واپس لوٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج کے بعد عمرو کو تمہارے اوپر امیر نہیں مقرر کروں گا البتہ اسی شخص کو امیر مقرر کروں گا جسے مہاجرین چاہیں گے۔ رواہ ابن عساکر

سریہ بسوئے بنی قریظہ

۳۰۲۹۵۔۔۔۔۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم بنی قریظہ کے قلعہ تک پہنچے تو انھوں نے ہمیں دیکھا انھیں جنگ کا یقین ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پرچم قلعے کی دیوار کے عین نیچے گاڑ دیا بنی قریظہ اپنے قلعوں کے اوپر سے سامنے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے اور آپ کی ازواج مطہرات کو گالیاں دینے لگے ہم خاموش رہے اور ہم نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اتنے میں رسول اللہ ﷺ نمودار ہوئے آپ کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف چل دیئے اور مجھے کہا کہ پرچم کے پاس رہو چنانچہ میں جم کر پرچم کے پاس کھڑا ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اچھا نہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی گستاخیاں سنیں تاہم رسول اللہ ﷺ قلعہ کی طرف چل دیئے آپ کے آگے آگے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! میں یہاں سے نہیں ہلوں گا تاوقتیکہ تم بھوکوں مر جاؤ تم مکار لومڑ کی طرح ہو جو اپنے سوراخ میں گھسا ہوتا ہے (جب سوراخ میں پانی ڈالا جائے یا دھواں کیا جائے لومڑ باہر آ جاتا ہے) بنی قریظہ نے چیخ کر کہا اے ابن حضیر ہم تمہارے دوست ہیں خزرج کے دوست ہیں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کیا خوب جواب دیا کہا: میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے اور نہ ہی دوستی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

سریہ بسوئے بنی نضیر

۳۰۲۹۶۔۔۔۔۔ محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں بنی نضیر کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ بنی نضیر کو جلاوطنی کی تین سال کی مہلت

دے دیں۔ رواہ ابن عساکر

سریہ بسوئے بنی کلاب

۳۰۲۹۷......محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ کریم ﷺ نے مجھے تیس سواروں کے دستہ کے ساتھ بنی بکر بن کلاب کی طرف بھیجا دستے میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ رات کو چلیں اور دن کو چھپ جائیں اور منزل مقصود تک پہنچ کر غارتگری ڈال دیں۔ رواہ ابن عساکر

سریہ کعب بن عمیر

۳۰۲۹۸......زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت کعب بن عمیر غفاری رضی اللہ عنہ کو پندرہ (۱۵) سواروں کے دستہ کے ساتھ سرزمین شام کے نواح میں ذات اطلاح کی طرف روانہ کیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منزل مقصود پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تاہم انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تیروں کی بارش برسادی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ صورتحال دیکھی تو دشمن پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ سبھی صحابہ شہید ہوئے اور ان میں سے ایک صحابی کسی طرح دشمن سے جان بچا کر نکل آئے اور رسول اللہ ﷺ کو آ کر خبر کی آپ کو سن کر بڑا رنج ہوا اور لشکر جرار بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کو خبر ہوئی کہ دشمن وہاں سے کہیں اور نقل مکانی کر چکا ہے آپ نے لشکر بھیجنے کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۹۹......زہری وعروہ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بلقاء کے نواحی علاقہ ذات اباطح کی طرف بھیجا چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے سبھی ساتھی شہید ہو گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان والبیہقی فی السنن وابن عساکر

متعلقات غزوات

۳۰۳۰۰......"مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور سریہ کے ساتھ ایک شخص بھی بھیجا جو آپ کی طرف حالات کی خبریں لکھ کر بھیجے۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۰۳۰۱......"مسند بشیر بن یزید ضبعی" اشہب ضبعی کہتے ہیں مجھے بشیر بن یزید ضبعی نے حدیث سنائی بشیر بن یزید رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ذی قار کی جنگ کے دن فرمایا: یہ پہلا دن ہے کہ جس میں عرب نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وبقی بن مخلد والبغوی وابن السکن والطبرانی وابونعیم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۵۷۹۔

۳۰۳۰۲......"مسند جابر بن سمرۃ" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا ہمیں شکست ہوئی ان کے پیچھے سعد کو بھیجا اور وہ سوار ہو کر آئے انھیں پنڈلی پر تیر لگا جس سے خون بہہ نکلا میں نے خون بہتے دیکھا ایسے لگا جیسے جوتے کا تسمہ ہو۔ (رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۳۰۳۰۳......حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عقبہ والی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے میرے ماموں نے مجھے باہر نکالا میں پتھر مارنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۳۰۴......"مسند خباب کنانی" زہری، سعید بن مسیّب حاطب بن خباب کنانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا اتنے میں ہمارے پاس سے لشکر جرار گزرا کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا لشکر ہے۔ رواہ ابونعیم

رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات

۳۰۳۰۵..... عبدالملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حزام نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کے لیے یہ خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد اللہ کے رسول کی طرف سے جنادہ اور اس کی قوم کی جانب ہے۔ جس شخص نے نماز قائم کی زکوۃ ادا کی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے غنائم سے خمس دے اور مشرکین سے الگ رہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ میں ہے۔ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۰۶..... مذکورہ بالا سند سے عمرو بن حزام کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حصین بن نضلہ اسدی کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے حصین بن نضلہ اسدی کی جانب ترمد اور کتیفہ کے علاقے اس کی عملداری میں رہیں گے ان میں اس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کرے گا یہ خط مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۰۷..... یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب عن ابیہ عن جدہ حاطب بن ابی بلتعہ کی سند سے حدیث مروی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا میں رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر مقوقس کے پاس گیا مقوقس نے مجھے ایک مکان میں ٹھہرایا میں کئی دنوں تک اس کے پاس رہا پھر مقوقس نے مجھے اپنے پاس بلایا اس نے اپنے امراء اور وزراء بھی اپنے پاس بٹھا رکھے تھے اس نے کہا: میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم اسے سمجھو میں نے کہا جو کچھ کہنا ہے کہو مقوقس نے کہا: مجھے اپنے صاحب کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں وہ نبی ہیں اور اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا: جب قوم نے تمہارے رسول کو جلاوطن کیا تو پھر کیا وجہ ہے تمہارا نبی ان کے لیے بددعا کیوں نہیں کرتا؟ میں نے کہا: کیا عیسیٰ بن مریم نبی نہیں تھے؟ بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول تھے میں نے کہا: پھر کیا وجہ ہے جب ان کی قوم انھیں پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہتی تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے انھیں آسمان پر اٹھالیا انھوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کیوں نہ کی؟ مقوقس نے کہا: بہت اچھا شاباش بلاشبہ تو حکیم ہے اور حکیم کے پاس سے آیا ہے۔ یہ کچھ تحائف ہیں جو میں تمہارے ہاتھ محمد ﷺ کو بھیجنا چاہتا ہوں حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تین باندیاں ہدیہ میں بھیجیں ان باندیوں میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ماں بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک باندی ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو ہبہ کردی اور پھر تیسری حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہبہ کردی مقوقس نے عمدہ عمدہ کپڑے اور کچھ خوبصورت نوادرات بھی تحفہ میں بھیجے۔ رواہ ابونعیم

ہرقل کو دعوت اسلام

۳۰۳۰۹..... "مسند صدیق" شرحبیل بن مسلم ابوامامہ باہلی، ہشام بن عاص اموی، کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ساتھ ایک اور شخص کو روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس دعوت اسلام کے لیے بھیجا گیا چنانچہ ہم دمشق جا پہنچے اور جبلہ بن ایہم کے پاس ٹھہرے ہم جبلہ کے پاس داخل ہوئے وہ عالیشان تخت پر بیٹھا ہوا تھا، جبلہ نے اپنا قاصد ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم اس سے بات کریں ہم نے کہا: بخدا! ہم قاصد سے بات نہیں کریں گے ہمیں تو بادشاہ کے پاس بھیجا گیا ہے، اگر بادشاہ ہمیں اجازت دے تو ہم بات کریں گے ورنہ ہم قاصد سے بات نہیں کرتے قاصد نے جبلہ کو خبر کردی چنانچہ ہمیں بات کرنے کی اجازت دے دی اور جبلہ نے کہا: بات کرو چنانچہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس سے بات کی اور اسے اسلام کی دعوت دی جبلہ نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے یہ کپڑے پہنے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ یہ کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے باہر نہ کردوں ہم نے کہا: بخدا! یہ جگہ جہاں تو بیٹھا ہوا ہے ہم اسے تجھ سے چھین لیں گے اور تجھ سے یہ عظیم بادشاہت چھین کر چھوڑ دیں گے ان شاء اللہ ہمیں محمد ﷺ نے اس کی خبر دی ہے جبلہ بولا: وہ تم نہیں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہوں گے جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو قیام کریں گے تمہارے روزے کا کیا حال

ہے؟ ہم نے اسے روزے کے متعلق خبر دی چنانچہ گھبرا کر اس نے منہ بسور لیا جبلہ نے کہا: چلو جاؤ پھر اس نے ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا جو ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس لے گیا: چنانچہ جب ہم ہرقل کے شہر کے قریب پہنچے تو ہمارے راہبر نے کہا: تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے اگر تم چاہو ہم تمہیں برذون گھوڑوں اور خچروں پر سوار کر کے لے جاو ہم نے کہا: بخدا! ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوں گے چنانچہ دربانوں نے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ عرب کے ایلچی نہیں مانتے وہ اپنی سواریوں پر ہی شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ ہم اپنی سواریوں پر ہی داخل ہوئے ہم نے تلواریں لٹکا رکھی تھیں اور ہم نے سواریاں بادشاہ کے محل کے عین سامنے بٹھائیں بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا، ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر نعرہ تکبیر بلند کیا بخدا! ہماری آواز سے محل لرز اٹھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ پتا ہے جسے ہوا ادھر ادھر ہلا رہی ہے بادشاہ نے ہمیں پیغام بھجوایا کہ تم زبردستی اپنے دین کو ہمارے اوپر نہ پیش کرو بادشاہ نے پیغام بھیجوا کر: میں اندر داخل ہونے کو کہا: ہم اندر داخل ہوئے بادشاہ عالیشان بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کے امراء وزراء جمع تھے اس کے پاس موجود ہر چیز سرخ تھی اس نے کپڑے بھی سرخ پہن رکھے تھے ہم اس کے قریب ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا: کیا اچھا ہوگا اگر تم مجھے اپنے مروج طریقے سے سلام کرو بادشاہ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو فصیح عربی میں گفتگو کر رہا تھا اور بہت باتیں کرتا تھا ہم نے کہا: ہمارا طریقہ سلام وہ ہمارے درمیان مروجہ ہے وہ تیرے لیے حلال نہیں اور جو تمہارا مروجہ طریقہ سلام ہے وہ ہمارے لیے حلال نہیں پوچھا: تمہارا سلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم کہا کرتے ہیں: "السلام علیکم" بادشاہ نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے بادشاہ کو بھی یہ سلام کرتے ہیں کہا: بادشاہ کیسے جواب دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ جواب میں یہی کلمات دہراتا ہے بادشاہ نے کہا: تمہارا اعظیم کلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا ہرقل بولا: بخدا! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کمرہ کپکپا رہا ہے حتیٰ کہ بادشاہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا پھر کہا: یہ کلمہ تم جونہی پڑھتے ہو کمرہ کپکپانے لگتا ہے کیا اس کلمے سے تمہارے کمرے بھی کپکپاتے تھے؟ ہم نے کہا: ہم نے اپنے کمروں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا ہمیں اس کا مشاہدہ صرف تمہارے پاس ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا: میں چاہتا ہوں تم یہ کلمہ پڑھتے رہو اور کمرہ جھولتا رہے اور اس سے میں اپنی نصف بادشاہت سے نکل جاؤں ہم نے کہا: وہ کیوں؟ چونکہ یہ ایسا ہونے سے عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ سزاوار نبوت نہ ہو اور تم لوگوں کی جادوگری ہو۔ پھر ہرقل نے ہم سے مختلف سوالات کیے ہم نے ترکی بہ ترکی ہر ہر سوال کا جواب دیا۔

پھر ہرقل نے کہا: تمہاری نماز اور روزہ کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب بھی دیا، پھر ہرقل نے کہا: اٹھ جاؤ، ہم اٹھ کر چل دیئے پھر ہمیں عالیشان مکان میں ٹھہرایا گیا، ہم اس مکان میں تین دن تک رہے پھر ہمیں اپنے پاس بلایا اور اپنی بات دہرائی ہم نے جواب دہرا دیا، پھر ہرقل نے مربع شکل کی ایک صندوق نما چیز منگوائی اس میں سونے کے چھوٹے چھوٹے گھروندے رکھے ہوئے تھے اور ان میں دروازے بھی تھے بادشاہ نے ایک دروازہ کھولا اور پھر اس سے ریشم کا ایک دیوان نکالا جو رنگت میں سیاہی مائل تھا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی تصویر ایک ایسے شخص کی بنی ہوئی تھی کہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی سرینیں موٹی لمبی گردن اس کی داڑھی نہیں تھی اس کے گیسو خدائی تخلیق کا شاہکار تھے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا یہ بھی سیاہی مائل تھا اس میں کسی سفید فام شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے لمبے تھے آنکھیں سرخ بڑا سر خوبصورت داڑھی بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا پرت پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس شخص کی رنگت گہری سفید تھی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی لمبے اور نمایاں رخسار اور داڑھی سفید یوں لگتا تھا، جیسے وہ مسکرا رہا ہے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں بولا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا! اس گھروندے سے بھی سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک خوبصورت سفید رنگت کی تصویر تھی بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی ہم یہ تصویر دیکھ کر رو دیئے بادشاہ پہلے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! کیا یہ وہی شخص ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یہ ہمارے نبی آخر الزماں ہیں گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر بادشاہ خاموش رہا اور تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا یہ آخری

گھر رونده ہے البتہ میں نے جلدی کر دی تا کہ میں تمہارا امتحان لے سکوں پھر ایک اور گھر وندے کا دروازہ کھولا: اس سے ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یوں لگتا تھا کہ وہ شخص گندم گوں ہے اس کے بال سید ھے نسبتاً گھنگھریالے تھے، آنکھیں اندھر دھنسی ہوئی تیز نظر والا چہرے پر ترشی کے آثار نمایاں، دانت باہم جڑے ہوئے ہونٹ سکڑے ہوئے جیسے یہ شخص غصہ میں ہو بادشاہ نے کہا: کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اس تصویر کے پہلو میں ایک دوسری تصویر بھی تھی جو پہلی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا پیشانی کشادہ آنکھوں کے درمیان کا حصہ نمایاں تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی وہ گندم گوں تھا بال سیدھے میانہ قد یوں دکھائی دیتا تھا جیسے وہ شخص غصہ میں ہو، بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس گھروندے سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر تھی اس کی رنگت سرخی مائل سفیدی تھی ستواں ناک چھوٹے رخسار اور چہرہ خوبصورت کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر تھی جو اسحاق علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے نیچے ہونٹ پر تل تھا کہا کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو خوبصورت چہرے والا اور سفید رنگت والا تھا ستواں ناک خوبصورت قد وقامت اس کے چہرے سے نور کے تارے بٹ رہے تھے اس کے چہرے سے خشوع ٹپک رہا تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو ہم نے کہا نہیں کہا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو تمہارے نبی کے جدامجد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک تصویر بنی ہوئی تھی جو آدم علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو دیکھنے سے لگتا تھا کہ اس کی رنگت سرخ پنڈلیاں چھوٹی آنکھیں قدرے چندھیائی ہوئی پیٹ نسبتاً بڑا میانہ قد اور تلوار لٹکائی ہوئی تھی، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا ایک پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو بڑی سرینوں والی لمبی ٹانگیں اور گھوڑے پر سوار تھا کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں: کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یہ کوئی نوجوان سفید فام شخص تھا داڑھی سیاہ جسم پر بال غیر معمولی تھے آنکھیں خوبصورت چہرہ بھی خوبصورت بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں: بولا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ہم نے تصویریں دیکھ لینے کے بعد کہا یہ تصویریں تمہارے پاس کہاں سے آئی ہیں تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہا کہ واقعی انبیاء کرام کی شکلیں ایسی ہی تھیں چونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کی تصویر انہی کی ہمشکل تھی؟ بادشاہ نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ انھیں انبیاء کرام جوان کی اولاد میں ہوں گے دکھا دے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تصویریں اتاری تھیں یہ تصویریں آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں اور یہ مغرب شمس میں محفوظ تھیں وہاں سے ذوالقرنین نکال لایا اور اس نے دانیال علیہ السلام کو دیں۔ پھر کہا: بخدا! میں اس بات پر خوش ہوں کہ اپنی بادشاہت سے دستبردار ہو جاؤں اور تمہارے امیر کا ادنیٰ غلام بن جاؤں پھر اسی کی غلامی میں مجھے موت آجائے، پھر بادشاہ نے ہمیں قیمتی قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا پھر ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا انھیں سنایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سن کر رو دیئے اور کہا: ہرقل بچارہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے بھلائی چاہتا وہ ایسا کر گزرتا پھر فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ نصرانی اور یہودی محمد ﷺ کی شکل مبارک کو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔

رواه البيهقي في الدلائل قال ابن كثير هذا حديث جيد الاسنا دور جاله ثقات

وفود کا بیان

۳۰۳۱۰..... ابوغدیرہ عبدالرحمن بن خصفۃ ضبی کی روایت ہے کہ ہم بنی ضبہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے چھلانگ لگائی اور ان کے پیچھے سوار ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون شخص ہے؟ میں نے جواب دیا: ضبی ہوں فرمایا یہ درشتی کیسی؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میری درشتی دشمن کے لیے ہے فرمایا: اور دوست پر بھی ہے فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو پھر میری حاجت پوری کی اور فرمایا: اب میری سواری کی پیٹھ فارغ کر دو۔ رواہ ابن سعد والحاکم فی الکنی

۳۰۳۱۱..... "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے ماموں جد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کے ہمراہ اپنے ساتھ سوار کیا یہ انصار کی ایک جماعت تھی اور ان لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا: اے چچا! مجھ سے اپنے ماموں کے متعلق عہد لے لیں۔ چنانچہ انصار کے ان ستر لوگوں نے کہا: ہم سے اپنے رب کے لیے کسی چیز کا سوال کریں اور اپنے لیے بھی جو چاہیں ہم سے سوال کریں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جس چیز کا تم سے میں اپنے لیے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز سے تم رکتے ہو اس سے مجھے بھی روکتے رہو وفد نے کہا: جب ہم ایسا کریں گے ہمارے لیے کیا ہوگا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۲..... "مسند جری بن عمرو عذری" جری بن عمرو عذری کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وثیقہ لکھا کہ تمہارے اوپر ٹیکس ہوگا اور نہ ہی جلاوطنی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۳..... "مسند جزء بن حدرجان بن مالک" جزء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا بھائی قداد بن حدرجان بن مالک یمن سے ایک وفد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مقام قنونی سے قبیلہ ازد کی ٹولیوں کے ساتھ چلا تا کہ آپ ﷺ کو اپنے اور اپنے مطیعین کے ایمان کی خبر دیں ان میں سے اکثر ان کے خاندان کے لوگ تھے ان کی تعداد چھ سو گھرانوں کے لگ بھگ تھی، چنانچہ قداد اپنے والد جدرجان کا خط لے کر محو سفر ہو گیا راستے میں قداد کی ملاقات رسول اللہ ﷺ کے کسی لشکر سے ہوئی لشکر کے سواروں نے قداد پر حملہ کر دیا قداد نے بارہا کہا کہ میں مؤمن ہوں لیکن لشکر نے اس کی بات قبول نہ کی اور اسے قتل کر دیا ہمیں اس کی خبر ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا اور آپ کو ماجرا سنایا اور اپنے بھائی کے قصاص کا مطالبہ کیا اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی "یاایھا الذین آمنوا اذ اضربتم فی سبیل اللّٰہ فتبینوا" الایۃ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی کی دیت میں ایک ہزار دینار دیئے اور میرے لیے ایک سو اونٹوں کا حکم دیا پھر فرمایا: میں تمہیں ایک سو اونٹ اور دیتا لیکن ہم نے اور لشکر بھی بھیجنے ہیں یوں وہم ہو جائے گا کہ مسلمان کی دیت دگنی ہے چنانچہ میں نے سر تسلیم خم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے ایک سریہ پر امیر مقرر کیا اور میں نے قبیلہ طی کی ایک بستی پر حملہ کیا وہاں سے مجھے بہت سارا مال غنیمت میں ملا اور میں اپنے ساتھ چالیس عورتیں بھی قید کر کے لے آیا ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادیاں کرا دیں۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۴..... "مسند جنادہ بن زید حارثی" سودہ بنت متلمس اپنی دادی ام متلمس بنت جنادہ بن زید سے روایت نقل کرتی ہیں کہ ان کے والد جنادہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بحرین سے اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے دشمن مضر اور ربیعہ کے خلاف ہماری مدد کرے تاوقتیکہ وہ اسلام قبول کر لیں آپ نے دعا فرمائی اور ایک ایک وثیقہ بھی لکھا وہ وثیقہ آج بھی ہمارے پاس وجود ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۵..... "مسند جندب بن مکیث بن جراد" جندب بن مکیث کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی وفد حاضر ہوتا آپ اچھے کپڑے

زیب تن کرتے اور اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیتے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت میں کندہ کا وفد حاضر ہوا آپ نے یمانی جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

رواہ الواقدی وابونعیم

وفد بنی تمیم

۳۰۳۱۶.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی تمیم کے (سرکردہ) لوگ اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور باہر کھڑے ہو کر آوازیں لگانے لگے کہ اے محمد! باہر نکلو اور ہمارے پاس آؤ ہماری مدح باعث زینت ہے اور ہمیں گالی دینا سراسر عیب و رسوائی ہے۔ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کا شور سن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان ہے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو شرکائے وفد نے کہا: ہم بنی تمیم کے سرکردہ لوگ ہیں ہم تمہارے پاس اپنا ایک شاعر اور ایک خطیب لائے ہیں ہم تمہارے ساتھ مشاعرہ چاہتے ہیں اور تمہارے اوپر اپنا فخر قائم رکھنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں شعر گوئی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی ہمیں فخر کرنے کا حکم دیا گیا البتہ اپنے شاعر کو سامنے لاؤ چنانچہ اقرع بن حابس نے ایک نوجوان سے کہا: اے فلاں کھڑا ہو جا اور اپنے اور اپنی قوم کے فضائل بیان کرو نوجوان نے اٹھ کر کہنا شروع کیا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی مخلوق پر فضیلت دی ہمیں اموال کثرت سے عطا کیے ہم جو چاہیں ان میں کرتے ہیں ہم زمین پر رہنے والوں میں سب سے افضل ہیں اور تعداد میں زیادہ ہیں ہمارے پاس اسلحہ کی بھی بہتات ہے جو ہماری فضیلت اور برتری کا انکار کرے وہ ہمارے دعویٰ سے اچھا دعویٰ لائے اور ہمارے کام سے اچھا کام کر کے دکھائے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اٹھو اور اس کا جواب دو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا خاص خطیب تھے ثابت رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہنا شروع کیا ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی میں حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بنی نمر کے مہاجرین کو لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت قرار دیا اور لوگوں میں سب سے زیادہ دانشمند قرار دیا پھر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں محمد ﷺ کا انصار اور وزراء بنایا اور اپنے دین کو عزت بخشی، ہم اسوقت تک لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں جس نے بھی اس کلمے کا اقرار کیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی جس نے انکار کیا ہم اس سے جنگ کریں گے یوں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں آسکی شان ہمارے سامنے ہیچ ہے بس میں یہی بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ پھر زبرقان بن بدر نے ایک شخص سے کہا: اے فلاں اٹھو اور اشعار کہو جن میں اپنی اور اپنی قوم کی برتری کا بیان ہو۔ چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے۔

نحن الکرام فلا حی یعادلنا

نحن الرؤوس وفینا یقسم

الربع ونطعم والناس عندا لمحل کلھم

من السیف اذالم یؤنس

القزع اذاابینا فلا یابی لنا احد

انا کذالک عندالفخر نر تفع.

ہم لطف وکرم کے خوگر لوگ ہیں کوئی قبیلہ نہیں جو شرافت وعظمت میں ہمارا ہمسر ہو ہم سردار ہیں اور ہماری سرداری ہمیں میں تقسیم

ہوتی ہے جب قحط پڑتا ہے اور آسمان پر بادلوں کا نام ونشان نہیں ہوتا تب ہم ہی سبھی لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جب ہم انکار کر دیں تو اس کا ہمیں حق حاصل ہے جبکہ کوئی اور ہمارے لیے انکار نہیں کر سکتا ہمیں جب ایسا فخر حاصل ہے تو اسی فخر سے ہمارا مقام بلند ہوا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: حسان بن ثابت کو بلالاؤ چنانچہ ایک صحابی گئے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلارہے ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کو مجھ سے کیا کام پڑ گیا قاصد نے کہا: بنو تمیم اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لائے ہیں ان کے خطیب نے تقریر کی اور اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے قیس بن ثابت کو کھڑا کیا انھوں نے ترکی بہ ترکی جواب دے دیا۔ پھر بنو تمیم کے شاعر نے اشعار کہے اب ان کو جواب دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تمھیں کو بلایا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تم میرے پاس یہ بڑا اونٹ بھیجو جب حسان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان کھڑے ہو جاؤ اور اس شاعر کو جواب دو عرض کی: یارسول اللہ اسے حکم دیں کہ مجھے اپنا کلام سنائے چنانچہ تمیمی شاعر نے اشعار دوبارہ کہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے کہا اب بھیجے پہ ہاتھ رکھ کر مجھے بھی سنو۔ اور یہ اشعار کہے:

نصرنا رسول اللّٰه والدین عنو ة

علی رغم باد من معد وحاضر

بضرب کا یزاع المحا ض مشاشه

وطعن کا فواه اللقاح الصوادر

وسل احدا یوم استقلت شعابه

بضرب لنا مثل اللیوث الخوادر السنا

نخوض الموت فی حومة الوغی

اذا طاب ور دالموت بین العسا کر

ونضرب هام الدارعین ونتمی

الی خسب من جذم غسان قاهر

واحیاء نا من خیر من وطی الحصی

واموا تنا من خیر اهل المقابر فلولا حیاء الله قلنا تکرما

علی الناس بالخیفین هل من منا فر

ہم نے رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی بھر پور مدد کی ہماری مدد کا جادو دشمنوں کے سر چڑھ کر بولا باوجودیکہ معد کے دیہاتی اور شہری ذلیل ورسوا ہوئے دشمن پر ہماری کاری ضرب ایسی ہوتی ہے جیسے دردزہ کا متفرق کردہ پیشاب اور ہمارے دیئے ہوئے زخم ایسے ہوتے ہیں جیسے پیاسی اونٹنیوں کے کھلے ہوئے منہ جو گھاٹ پر وارد ہونا چاہتی ہوں یقین نہیں آتا تو احد سے جا کر پوچھ لو اس کی ہر ہر گھاٹی ہمارے استقلال کا ثبوت دیگی وہاں ہم نے ایسی کاری ضربیں لگائیں ہیں جیسے کچھاروں میں چھپے ہوئے شہروں کے حملے۔ کیا ہم گھمسان کی جنگ میں موت کو گلے سے نہیں لگا لیتے جب موت لشکروں کے درمیان خوشی سے گھوم رہی ہوتی ہے، ہم زرہ پوشوں کے سر کچل دیتے ہیں اور پھر تمام تر شرافت اور فضیلت ہماری ملکیت بن جاتی ہے زمین پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ ہماری بستیاں اور ہمارے قبیلے افضل واعلیٰ ہیں اور ہمارے مردے قبروں میں پڑے ہوئے سب مردوں سے افضل ہیں اگر مجھے رب تعالیٰ سے حیاء نہ آرہی ہوتی میں تمھیں بتا دیتا کہ لوگوں پر ہمیں کتنی بڑی فضیلت حاصل ہے اگر کسی کو انکار ہے تو وہ سامنے آئے۔

چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مسکت اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! میں ایک ایسے کام کے لیے آیا ہوں جس کے لیے یہ لوگ نہیں آئے میں اشعار کہتا ہوں تم انھیں سنو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہو چنانچہ اقرع نے یہ اشعار کہے:

اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا

اذااختلفو اعند اد کار المکارم

وانا رؤوس الناس من کل معشر

وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

وان لنا المر باع فی کل غارة

تکون بنجد او بارض التهائم

ترجمہ:......ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تا کہ لوگوں کو ہماری برتری کا علم ہو جائے خصوصاً اس وقت جب لوگ شرافتوں کے تذکرہ میں اختلاف کر رہے ہوں ہم نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے سردار ہیں ہمارے پاس سرزمین نجد و تہامہ میں پائی جانے والی تیز رفتار اونٹنیاں ہیں جنھوں نے ابھی تک صرف ایک ہی اگر بچہ جنم دیا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسان اسے جواب دو حضرت حسان رضی اللہ عنہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا:

بنو دارم لاتفخروا ان فخرکم

یعودوبالا بعد ذکر المکارم

هبلتم علینا نفخرون وانتم

لنا خول ما بین قن وخادم

بنودار ہمارے اوپر فخر نہیں جتلا سکتے چونکہ تمہارا فخر تمہارے لیے وبال بن جائے گا بعد ازیں کہ تم مکارم کا ذکر کر چکے ہو تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم ہمارے اوپر فخر جتلا رہے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو تم میں سے بعض غلام ہیں اور بعض خادم ہیں۔

یہ شعر کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی دارم کے بھائی تم غنی ہوا گر تمہارے فضائل گنوائے جائیں تم دیکھو گے کہ لوگ انھیں بھول چکے ہیں یوں رسول اللہ ﷺ کی یہ بات بنی تمیم کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کے شعر سے زیادہ سخت واقع ہوئی پھر حسان رضی اللہ عنہ دوبارہ اشعار کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:۔

وافضل ما نلتم من الفضل والعلی

ردافتنا من بعد ذکر المکارم

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم

وامو الکم ان تقسموافی الماقسم

فلا تجعلو اللہ ندا وا سلموا

ولا تفخر واعند انبی بدارم

والا ورب البیت مالت اکفنا

علی راسکم بالمرهفات الصوارم

تم نے جو بڑی بڑی برتریاں اور بلندیاں حاصل کر رکھی ہیں وہ مکارم کے تذکرہ کے بعد ہمارے پچھوڑے میں پڑی ہیں، اگر تم اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ بنانے آئے ہو کہ وہ غنیمت میں تقسیم ہونے سے بچے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور

اسلام قبول کرلو اور نبی کریم ﷺ کے پاس دارم کا نام لے کر فخر مت کرو، ورنہ رب کعبہ کی قسم ہمارے ہاتھ تمہارے سروں پر ہوں گے اور ہماری کوندتی ہوئی تلواریں تمہاری کھوپڑیاں چل رہی ہوں گی۔

یہ اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! مجھے نہیں معلوم یہ کیا معمہ ہے ہمارے خطیب نے تقریر کی لیکن ان کے خطیب کی آواز بلند تھی اور کیا خوبصورت تقریر کی ہے ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا لیکن ان کے شاعر کا کلام کیا خوب تھا اور اس کی آواز کتنی زبردست تھی پھر اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے قبل ازیں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواه الرویانی وابن منده وابو نعیم وقال: غریب تفرد به المعلی بن عبد الرحمن بن الحکیم الو اسطی وقال الدارقطنی هو کذاب ورواه ابن عساکر

۳۰۳۱۷......عمران بن حصیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نہد بن زید کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے نمائندے نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سرزمین تہامہ کے زیریں علاقہ سے آئے ہیں اور ہم درخت کے بنے ہوئے کجاوٴں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے، ہم موسلا دھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی بناتات ختم ہو چکی ہیں، پیلو کے درخت ختم ہو چکے (چلو ہم ان کے پھل کھا کر گزارا کر لیتے تھے) اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم بوچھاڑ کی آس لگا بیٹھے ہیں مگر بادلوں کا وہ آوارہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے جہاں ہر طرف ہلاکت منہ کو لے کھڑی ہوتی ہے ہم کوئی نشیب وفراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے رے ناکامی بوندیں بھی خشک ہو گئیں مضافات پانی سے خالی ہو گئے نباتات اور جڑی بوٹیوں کی جڑیں بھی خشک ہو چکی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہو گئی گویا اونٹ ہلاک ہو گئے اور باغات سوکھ گئے یارسول اللہ! ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم کر دیا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے اور جب تک نعار پہاڑ قائم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نام کی کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں کوسوں دور بھٹکتی پھرتی ہیں مگر ان کے چرنے کے لیے سبزہ نام کی کوئی چیز نہیں ان کے تھن قحط زدہ ہو چکے ہیں قحط سالی نے ہمارا برا حال کر دیا ہے قحط کی وجہ سے ہمیں پہلے پینا ملتا ہے نہ بعد ہیں۔

وفد کے نمائندے کی غیر مانوس الفاظ سے لبریز تقریر سننے کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما ان کے بلوئے جانے والے دودھ میں بھی برکت عطا فرما، ان کی چھاچھ اور ان کے پیمانے میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی سرزمین کو شاداب بنا دے اور ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کرتا ہے یا اللہ ان کی اولاد میں سے جو مؤمن ہو اور نماز قائم کرتا ہو اسے برکت عطا فرما اسے بھی برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور غافل نہ ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہے اے بنی نہد مضافات کے کفار کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں اور تم بادشاہی ٹیکس دیتے ہو۔

نماز سے غافل نہ رہو زکوٰۃ سے انکار نہیں کرنا جب تک زندہ رہو بے دینی سے گریز کرو جو شخص اسلام پہ کاربند رہتا ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو کتاب میں ہے جو شخص جزیہ کا اقرار کرتا ہے اس پر زکوٰۃ سے زائد بوجھ پڑتا ہے البتہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وفائے عہد اور ذمہ کا پاس ہے۔ رواه الدیلمی

۳۰۳۱۸......حبیب بن فدیک بن عمرو سلامانی کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلامان کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔

رواه ابو نعیم

۳۰۳۱۹......ابوظبیان عمیر بن حارث ازدی کی روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد میں یہ لوگ بھی تھے جن بن موقع ابو سبرہ مخلف عبد اللہ بن سلیمان، عبد شمس بن عفیف بن زہیر نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا جندب بن زہیر جندب بن کعب، حارث بن حارث، زہیر بن مخشی، حارث بن عامر، اس وفد کے لیے نبی کریم ﷺ نے وثیقہ بھی لکھا جس کا

مضمون یہ تھا: قبیلہ غامد میں سے جو لوگ اسلام لائے ہیں ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں یعنی ان کے اموال اور جانیں محفوظ ہوں گی انھیں جنگوں میں لایا جائے گا اور نہ ٹیکس لیا جائے گا جو اسلام قبول کرے گا اس کے لیے جائیداد کا حصہ۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر

تتمہ وفود

۳۰۳۲۰...... ''مسند حصین بن عوف خثعمی''، حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کی اور آپ کی خدمت میں اپنے مال کے صدقات پیش کئے نبی کریم ﷺ نے انھیں جائداد میں مختلف علاقے دیئے جن میں بہت سارے چشمے بھی تھے ان جگہوں میں کچھ قابل ذکر یہ ہیں۔ مروت اسناد اجرا اصہب عامرہ اھوی مہاد سدیرہ نبی کریم ﷺ نے حصین بن مشت پر یہ شرط لگادی کہ چراگاہ سے انتفاع بند نہیں کروگے اور پانی نہیں بیچو گے اور فالتو پانی بیچنے سے بھی احتراز کروگے زبیر بن عاصم بن حصین نے یہ اشعار کہے:

ان بلادی لم تکن املاسا
بھن خط القلم الا نقاسا
من النبی حیث اعطی النا سا
فلم یدع لبسا ولا التباسا

ہمارا علاقہ جنگل اور بیابان نہیں ہمارے علاقے پر قلم کی روشنائی سے خط کھینچا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے چونکہ آپ لوگوں کو عطا یا دیئے ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں چھوڑا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن حصین بن مشمت الحمانی

۳۰۳۲۱...... ''مسند حوشب ذی ظلیم'' محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کیا تو میں نے عبد شر کے ساتھ چالیس سواروں کو روانہ کیا یہ لوگ میرا خط لے کر مدینہ پہنچے اور وہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے محمد کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ ہیں وفد کے نمائندہ عبد شر نے کہا: آپ کونسی تعلیمات لائے ہیں اگر وہ حق ہیں تو ہم آپ کی پیروی کریں گے آپ نے فرمایا: نماز قائم کرو زکوۃ دو اور اپنی جانوں کو محفوظ بنالو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو عبد شر نے کہا: یہ تو بیعت اچھی تعلیمات ہیں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں بیعت کرلوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ جواب دیا: میرا نام عبد شر ہے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام عبد خیر ہے آپ نے حوشب ذی ظلیم کی طرف جوابا خط لکھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۲۲...... ابوحمید کی روایت ہے کہ ایلہ کے حکمران کا ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے خچر تحفہ میں بھیجا اور خط بھی بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے جوابا خط لکھا اور تحفہ میں چادریں بھیجیں۔ رواہ ابن جریر

۳۰۳۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جھیش بن اویس نخعی قبیلہ مذحج کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم قبیلہ مذحج کی شاخ ہیں پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں کچھ اشعار بھی ہیں۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۲۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بحرین کے لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے ساتھ جارود بھی آیا آپ ﷺ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۲۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ نہد کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں طھفہ بن زہیر بھی تھا اس نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے ان الفاظ میں تقریر کی یارسول اللہ! ہم سرزمین تہام کے زیریں حصہ سے آئے ہیں اور میس کے بنے

ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہو چکی ہیں پیلو کے درخت جن کے ہم پھل کھاتے تھے ختم ہو چکے ہیں اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوازہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم بوچھار کی آس لگا بیٹھتے ہیں مگر کیا کریں بادلوں کا وہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے، ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے مگر ہر طرف سے ہلاکت ہمارا استقبال کرتی ہے، ہم کوئی نشیب اور کوئی فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے ناکامی! بوندیں بھی خشک ہو چکی ہیں مضافات پانی سے کلیر خالی ہو چکے ہیں نباتات کی جڑیں بھی خشک ہو گئی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہو چکی ہے اونٹ ہلاک ہوئے جا رہے ہیں اور باغات سوکھ چکے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم ہو چکا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں ہم اسلام پر اسوقت تک قائم رہنا چاہتے جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اور اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں سبزے کے لیے کوسوں دور بھٹکتی رہتی ہیں مگر ان کے تھن قحط زدہ ہو گئے ہیں گویا ان کے تھن بخل کا منہ بولتا ثبوت ہیں چونکہ بکریاں قحط کی ستائی ہوئی ہیں سبزہ ختم ہو چکا ہے تبھی تھنوں میں دودھ نہیں اترتا اب ہمیں پہلے پینا ملتا ہے اور نہ بعد میں۔

رسول کریم ﷺ نے طہفہ کی تقریر سن کر فرمایا: یا اللہ بنی نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما، ان کے بلوئے جانے والے دودھ دہی لسی اور پیمانے میں بھی برکت عطا فرما۔ ان کی زمینوں کو سرسبز اور شاداب بنا دے ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کر دے یا اللہ ان کی اولاد میں جو مومن ہو اور نماز پڑھتا ہو اسے برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اسے بھی برکت عطا فرما۔

پھر آپ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے بنی نہد کی جانب السلام علیکم، جو نماز قائم کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ غافل نہیں ہے تمہارے اوپر زکوٰۃ فرض ہے اور زکوٰۃ میں ہم ردی مال نہیں لیتے (جس طرح بڑھیا مال نہیں لیتے) لاغر اور عمدہ مال تمہارا ہے ہم اسے نہیں لیں گے سواری کے جانور جانوروں کے بچے اور جس گھوڑے کی سواری مشکل ہو وہ سب زکوٰۃ سے فارغ ہیں تمہارے جانوروں کو چراگاہوں سے نہیں روکا جائے گا اور تمہارے غیر مثمر اشجار نہیں کاٹے جائیں گے ہم زکوٰۃ میں دودھ دینے والے جانور بھی نہیں لیں گے جب تک تم حمیت کے طور پر انھیں متروک نہ کر دو یہ عہد اس وقت تک برقرار ہے گا جب تک تم اسلام پر قائم ہو اگر تم اسلام سے پھر گئے پھر تمہارے اوپر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو کفر پر عائد ہوتی ہیں۔

رواہ الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وفیہ مجھولون وضعفاء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۲۸۴۔

۳۰۳۲۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالفقار نامی تلوار ہدیہ میں دی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے سفید خچر ہدیہ میں دیا۔ رواہ ابو نعیم

قتل کعب بن اشرف

۳۰۳۲۷......واقدی ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مروان بن حکم مدینہ کا گورنر تھا اور اس کے پاس ابن یامین نضری بیٹھا ہوا تھا، مروان نے کہا: کعب بن اشرف کیسے قتل ہو بن یامین نے کہا: اس کا قتل ایک دھوکا اور غدر تھا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ بوڑھے ہو چکے تھے انھوں نے فرمایا: اے مروان تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کو دھوکا باز کہلایا جا رہا ہے، بخدا ہم نے کعب بن اشرف کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل کیا ہے جبکہ مجھے اور تمہیں صرف مسجد کی چھت تلے پناہ ملی ہے اے ابن یامین! اگر مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوئی میں تیرا سر قلم کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

رسول کریم ﷺ کے مراسلات

۳۰۳۲۸...... ”مسند حشیش بن دیلمی“، ضحاک، فیروز، حشیش بن دیلمی کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زبر بن تحنس نبی کریم ﷺ کا خط لے کر آئے خط میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین پر قائم اپنے جہاد کے لیے تیار رہنے اور اسود عنسی کی خبر لینے کا حکم دیا آپ نے ہمیں تاکید بھی کی کہ ہم آپ کو بروقت حالات سے آگاہ کرتے رہیں نیز نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے عرب اور عرب میں رہنے والے عجمیوں کو بھی خطوط لکھے چنانچہ مختلف قبائل زیر کر لئے گئے اور اسود عنسی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی پھر نبی کریم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ آئے اور اپنی عملداریوں میں قیام پذیر ہو گئے ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی عملداری میں تھے، معاذ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے پھر ہم نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا چنانچہ ہمارا خط جب پہنچا آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے ہمارے خط کا جواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ رواہ ابن ماجه وسیف وابن عساکر

۳۰۳۲۹...... عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (دومۃ الجندل کا بادشاہ) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن اکیدر کو خط لکھا آپ کے پاس مہر نہیں تھی تاہم آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۰...... سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جن کا مضمون یہ تھا: امابعد! ایسے کلمہ پہ آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ مانیں اگر تم اس سے روگردانی کرو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسریٰ نے آپ کا نامہ مبارک چاق کر دیا اور اس میں دیکھا تک نہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگا اور اس کی سلطنت بھی پاش پاش ہوگی، رہی بات نجاشی کی سو اس نے ایمان لایا اور اس کے پاس جو لوگ موجود تھے وہ بھی ایمان لے آئے نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوڑے ارسال کئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے حال پر رہنے دو رہی بات قیصر کی سو اس نے نامہ مبارک پڑھا اور پھر کہا میں نے سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا خط نہیں پڑھا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہو پھر قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو اپنے پاس بلایا یہ دونوں سرزمین شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے چنانچہ قیصر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق مختلف سوالات کیے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس کی اتباع کیسے لوگوں نے کی ہے انھوں نے جواب دیا عورتوں اور کمزور لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے ایک سوال یہ بھی کیا کہ مجھے بتاؤ اس کے دین میں داخل ہو کر کوئی شخص اس کے دین سے نکلا بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں قیصر بولا: یقیناً وہ شخص نبی برحق ہے وہ میری حکومت پر قبضہ کرلے گا اگر میں اس کے پاس ہوتا اس کے پاؤں دھوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

ذی یزن کے نام خط

۳۰۳۳۱...... عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیب ذی یزن کو خط لکھا خط کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امابعد، محمد نبی ﷺ کی جانب سے زرعہ بن ذی یزن کی طرف جب میرے قاصدین تمہارے پاس آئیں تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

رواہ معاذ بن جبل وابن رواحة ومالک بن عبادة وعقبة بن غر وان بن منده وابن عساکر

۳۰۳۳۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ قیصر اور دومہ کے اکیدر کو خطوط لکھے اور انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۰۳۳۳...... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا اور شجاع بن وہب کو منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف خط دے کر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر وابن اسحاق

۳۰۳۳۴......ابن شہاب عروہ بن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ مسور بن مخرمہ نے رسول اللہ کے خطبہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا فرستادوں کے بھیجنے کے متعلق خبر دی اور حواریوں کے اختلاف عیسیٰ علیہ السلام کی شکایت اور ہر حواری کا قوم کی زبان میں کلام کرنا اور مہاجرین کا رسول اللہ کی طرف کھڑا ہونا اور مہاجرین نے جو رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ ہمیں حکم دیں اور آپ ہمیں اسی طرح بھیجیں کے متعلق خبر دی عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: دعوت کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر عزم کرلیا ہے لہٰذا چلو اور دعوت دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام (دعوت کا کام) کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! ہرقل کے پاس جاؤ اور تمہارے ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی بھی جائے گا چونکہ وہ سرزمین شام سے بخوبی واقف ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۵......مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے لوگو! میری طرف سے اس فریضہ کو ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے او پر رحمت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے اسی چیز کی انھیں دعوت دی تھی جس کی میں تمہیں دعوت دیتا ہوں چنانچہ جس کی جگہ قریب ہوتی وہ اسے ناپسند کرتا عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ وہ لوگ جس قوم کی طرف بھیجے جاتے انہی کی زبان میں بات کرنے لگتے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا عزم کرلیا ہے چلو اور یہ کام کرو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع بن ابی وہب تم ہرقل کے پاس جاؤ اور ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی کو لیتے جاؤ اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۶......مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے میری طرف سے دعوت کا فریضہ ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے او پر رحم فرمائے، عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا، عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں اسی چیز کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں چنانچہ جس حواری کو قریب کی جگہ میں بھیجتے وہ بخوشی چلا جاتا اگر دور بھیجتے تو بوجھل ہو کر بیٹھ جاتا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ ہر شخص جس قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ اسی قوم کی زبان میں بات کرنے لگا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا تمہارے او پر عزم کرلیا ہے لہٰذا تم چلو اور یہ کام کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کے دربار میں بھیجا سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے بادشاہ ھوذہ بن علی کی طرف بھیجا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے بادشاہوں جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کے پاس بھیجا حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث ابی شمر کے ہاں بھیجا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ چنانچہ یہ سبھی قاصد بن رسول اللہ ﷺ کی رخصت سے پہلے واپس لوٹ آئے البتہ حضرت عمرو بن العاص واپس نہ لوٹ سکے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت بحرین میں تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۳۷......حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ قیصر کے پاس خط دیکر بھیجا چنانچہ میں نے روم پہنچ کر دربانوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لیے اجازت طلب کرو چنانچہ دربانوں نے قیصر سے کہا کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے چنانچہ درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے قیصر نے دربانوں سے کہا: اسے اندر لے آؤ میں اندر داخل ہوا اس کے پاس عیسائی مذہبی پیشوا بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا چنانچہ قیصر کو خط پڑھ کر سنایا گیا خط میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اس کے بعد لکھا تھا: محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قیصر شاہ روم کی طرف خط کی اس طرز سے قیصر کا بھتیجا جو سرخ نیلگوں آنکھوں والا اور سید ھے بالوں والا تھا چیں بجبیں ہو گیا، اور کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ مرسل نے خط میں پہلے اپنا نام لکھا ہے اور پھر ملک روم کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ بہر حال خط پڑھا گیا پھر دربار میں بیٹھے ہوئے مذہبی پیشواؤں کو وہاں سے چلے جانے کا کہا پھر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے مختلف سوالات کیے میں نے بحسن وخوبی اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلایا اور جب پادری کو خط پڑھ کر سنایا گیا اس نے کہا: اللہ کی قسم

یہ وہی نبی آخر الزماں ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں خبر دی ہے اور جس کا ہم انتظار کر رہے تھے قیصر نے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا: رہی بات میری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا اتباع اختیار کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ معاملہ یونہی ہے لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری بادشاہت ختم ہوجائے گی اور رومی مجھے قتل کردیں گے۔
رواہ الطبرانی

کتاب الثانی از حرف غین

کتاب الغصب از قسم اقوال

اس کتاب کی بعض احادیث ظلم کے عنوان کے تحت مذکور ہیں جو بعض مذموم اخلاق کے بیان میں ہیں وہیں دیکھ لی جائیں۔

۳۰۳۳۸.....انسان کے ہاتھ پر وہ چیز (واپس کرنا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادانہ کردے۔
رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ وضعیف ابی داؤد ۷۶

۳۰۳۳۹.....جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے ہاں پائے وہ اسے لینے کا حقدار ہے اور خریدنے والا فروخت کرنے والے کا پیچھا کرے۔
رواہ ابوداؤد عن سمرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۵۸ وضعیف الجامع ۵۸۷۰

۳۰۳۴۰.....جب کسی شخص کا مال گم ہوجائے یا چوری ہوجائے پھر وہ کسی اور کے ہاتھ میں دیکھے جو اس نے خریدا ہو اصل مالک اس کا حقدار ہے اور مشتری بائع سے ثمن کا مطالبہ کرے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن سمرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۱ وضعیف الجامع ۵۸۰

۳۰۳۴۱.....تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے کسی ساتھی کا مال نہ لے نہ مذاقا اور نہ ہی سنجیدگی (سچ مچ) سے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا مال لے وہ اسے واپس کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤ والحاکم عن السائب ابن بریدۃ

حصہ اکمال

۳۰۳۴۲.....جو شخص بھی کسی کا مال ہتھیا تا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا جبکہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔
رواہ الطبرانی عن اشعث بن قیس

۳۰۳۴۳.....کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے لے لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۴۴.....کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۴۵.....کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔
رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی عن عمرو بن یثربی

۳۰۳۴۶..... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کا مال نہ خریدے الا یہ کہ وہ بیچنے پر دل سے راضی ہو۔ رواہ الدارقطنی عن انس وضعف
۳۰۳۴۷..... اگر تم بے آب وگیاہ صحراء میں بھیڑ کو پاؤ کہ تم نے چھری اور آگ اٹھا رکھی ہو اس بھیڑ کو چھوؤ بھی مت۔

رواہ البیھقی عن عمر وبن یثربی

۳۰۳۴۸..... جس شخص نے اپنے بھائی کے ترکش سے تیر لیا خواہ مزاحا یا سچ مچ، وہ چور ہے تاوقتیکہ تیر واپس نہ کردے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ
۳۰۳۴۹..... جس شخص نے ناحق بالشت برابر بھی کسی دوسرے کی زمین چھینی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن عائشۃ

۳۰۳۵۰..... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین ہتھیائی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنادیا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۸

۳۰۳۵۱..... جس شخص نے ناحق کسی کی زمین چھین لی تا قیامت زبردستی اس سے زمین کی مٹی اٹھوائی جائے گی۔ رواہ ابن جریر عن یعلیٰ بن مرۃ
۳۰۳۵۲..... جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین لی حالانکہ وہ اس کا حق نہیں تھا قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنادی جائے گی اور وہ ساتویں زمین تک دھنستا چلا جائے گا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل کردیا گیا وہ شہید ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن قانع عن سعید بن زید

۳۰۳۵۳..... جس شخص نے بالشت برابر بھی ناحق کسی کی زمین ہتھیائی تو سات زمینوں تک وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن زید
۳۰۳۵۴..... جس شخص نے مکہ کی زمین میں سے بالشت برابر بھی کسی حق کے بغیر لی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قدموں تلے سے زمین ہتھیانے کی جسارت کی جس شخص نے بقیہ زمین میں سے کچھ زمین بغیر کسی حق کے غصب کی وہ قیامت کے دن آئے گا کہ سات زمینوں کا وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
۳۰۳۵۵..... جس شخص نے زمین کا کچھ حصہ غصب کیا قیامت کے دن سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنادیا جائے گا۔

رواہ الطبرانی عن المسور بن مخرمۃ

۳۰۳۵۶..... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنائی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الخزاعی وابونعیم فی المعرفۃ عن سعید بن زید

۳۰۳۵۷..... جس شخص نے بالشت برابر بھی کسی پر ظلم کرکے اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنا[illegible] گے جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت نہ دے۔ جس شخص نے کسی قوم کے حق ولاء کو ان کی اجا[illegible]ے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر والحاکم عن سعید بن زید
۳۰۳۵۸..... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی وہ سات زمینوں تک دھنسا چلا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ
۳۰۳۵۹..... جس شخص نے زمین کی بالشت برابر بھی چوری کی تو وہ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔ رواہ عبدالرحمن عن سعید بن زید

۳۰۳۶۰.... جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بنائیں گے۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن سعید بن زید

۳۰۳۶۱.... جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین کی چوری کی یا اس میں دھوکا دیا قیامت کے دن سات زمینوں تک کا یہ حصہ گردن پر اٹھائے لائے گا۔ رواہ ابن جریم والبغوی والطبرانی وابو نعیم وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرة الثقفی ابونعیم عن ابی ثابت ایمن بن یعلیٰ الثقفی

۳۰۳۶۲.... جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اسے گلے کا طوق بنائیں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشة واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری وابن حبان عن سعید بن زید الخطیب عن ابی هریرة والطبرانی عن شداد بن اوس

۳۰۳۶۳.... جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے اس کی بالشت برابر بھی زمین غصب کی وہ اس زمین کو سر پر اٹھائے تا قیامت دھنستا رہے گا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۳۰۳۶۴.... جس شخص نے بالشت برابر یا اس سے زیادہ زمین غصب کی قیامت کے دن یہ زمین اس سے زبردستی کھودوائی جائے گی حتیٰ کہ کھودتے کھودتے پانی تک پہنچ جائے پھر زمین کے اس حصہ کو اٹھا کر محشر میں لائے۔ رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن مرة

۳۰۳۶۵.... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی تو سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ رواہ ابن جریر عن سعید بن زید

۳۰۳۶۶.... جس شخص نے کسی کی زمین غصب کی اور اس پر ظلم کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن وائل بن حجر

زمین غصب کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۰۳۶۷.... جو شخص زمین کی حدود میں دھوکا دے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کرے گا اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۳۰۳۶۸.... جس شخص نے بھی بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی اور اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر عن سعد

۳۰۳۶۹.... زمین کی حدود میں اضافہ ہرگز مت کرو چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کی مقدار کے بقدر گردن پر لادے لاؤ گے۔

رواہ ابن جریر عن امیة مولاة رسول اللہ ﷺ

۳۰۳۷۰.... تم اسے نصیحت کرو اور اپنے مال کا دفاع کرو۔ رواہ ابن قانع عن قابوس بن حجاج عن ابیہ

کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۳۷۱.... جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہوا مال کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو چاہے تو وہ قیمت دے کر اپنا مال لے لے چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ ابونعیم عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۲.... فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوری شدہ مال جب کسی شخص کے پاس پایا جائے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو مالک چاہے تو قیمۃ خرید لے اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ الطبرانی عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۳.... جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے عمارت کی قیمت ہوگی اور جس شخص نے بغیر اجازت کے عمارت بنائی اس کے لیے صرف ملبہ ہے۔ رواہ ابن عدی و البیهقی فی السنن عن عائشة)

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ۔

۳۰۳۷۴......جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر عمارت بنائی اور اب وہ قوم اسے نکالنا چاہتی ہو تو اس کے لیے عمارت کا ملبہ ہوگا اور اگر اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے خرچہ ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن حمزہ الجوزی مرسلاً

۳۰۳۷۵......جس شخص کا مال گم ہوگیا یا اس سے چوری ہوگیا وہ اسے کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے وہ اسے واپس لینے کا زیادہ حقدار ہے پھر مشتری بائع سے اس کی قیمت لے لے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سمرۃ

حرف غین......کتاب الغصب......از قسم افعال

۳۰۳۷۶......مجاہد کی روایت ہے کہ ایک قوم نے دوسری قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر باغات لگائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ زمین کے مالکان کاشتکاروں کو باغات کی قیمت دے دیں۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر کاشتکار مالکان کو زمین کی قیمت دے دیں۔

رواہ عبدالرازق وابو عبید فی الاموال

۳۰۳۷۷......زاذان کہتے ہیں میں نے ام یعفور سے اس کی تسبیح لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام یعفور کو اس کی تسبیح واپس کرو۔

رواہ ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر

۳۰۳۷۸......حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات کئے ہیں آخری غزوہ حنین ہے میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے بالشت برابر بھی راستہ غصب کرے گا وہ سات زمینوں سے اس کا حصہ اٹھائے گا۔

رواہ ابو نعیم وعبدالرزاق

۳۰۳۷۹......از مراسیل ابن سیرین معمر ایوب، ابن سیرین کی سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک مہاجر کو اپنے گھر میں جگہ دی کچھ عرصہ بعد انصاری کو اپنے گھر کی حاجت پیش آئی اور مہاجر سے گھر کا مطالبہ کیا مہاجر نے دینے سے انکار کر دیا دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے حاضر ہوئے انصاری کے پاس گواہ نہیں تھے البتہ مہاجر نے قسم اٹھالی، کچھ عرصہ بعد انصاری مرگیا اور مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: مہاجر اللہ کی طرف سے اس گھر پر راضی ہے اور میں اللہ کی طرف سے راضی ہوں عنقریب مہاجر نادم ہو کر تمہیں گھر واپس کر دے گا تم گھر واپس نہ لو جب انصاری وفات پا گیا مہاجر کو سخت ندامت ہوئی اور انصاری کے بیٹوں کے پاس آیا اور کہا: اپنا گھر لے لو بیٹوں نے گھر لینے سے انکار کر دیا مہاجر نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بیٹوں کو بلا کر وجہ دریافت کی انھوں نے کہا: ہمارے باپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ گھر واپس نہ لینا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سات زمینوں سے اس گھر کو اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو تا ہم آپ نے انصاری کے بیٹوں کو گھر پہ قبضہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی جلد ۱۰ کا اردو ترجمہ آج صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعۃ المبارک تمام ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ التجاء ہے اس حقیر خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فقط......ابوعبداللہ محمد یوسف تنولی